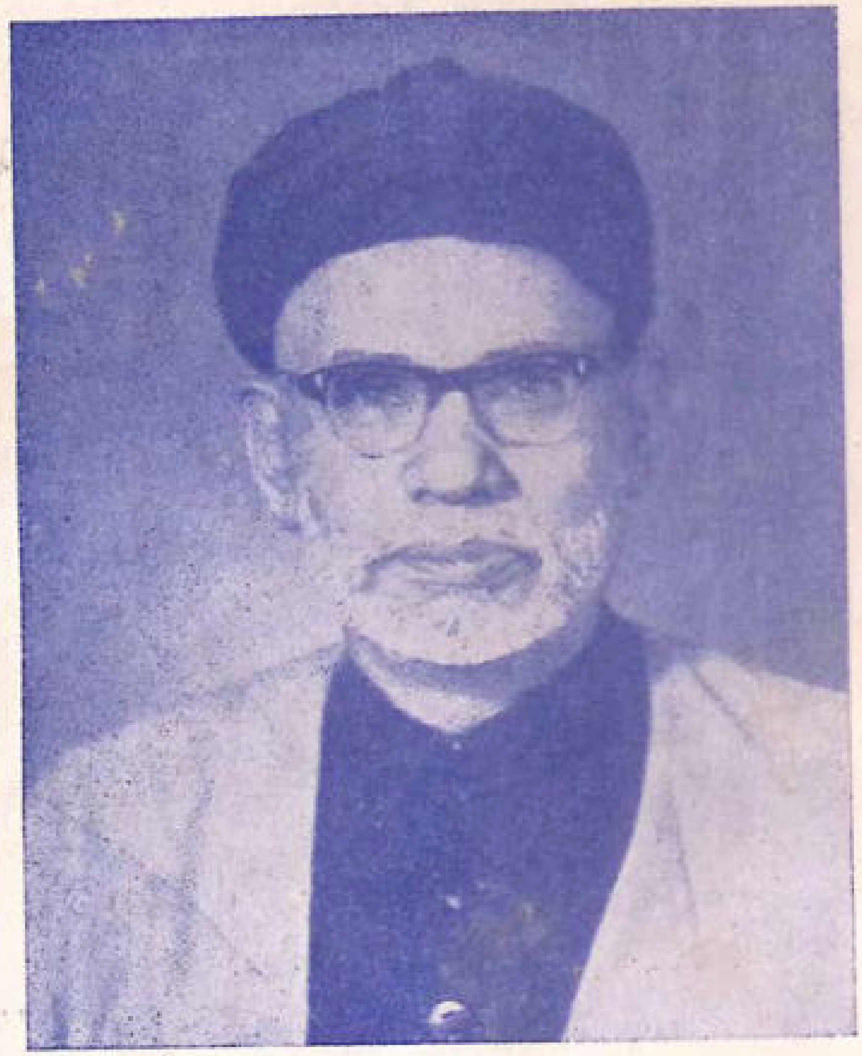


حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ امروہوی

کتاب مستطاب

الشّافی

ترجمہ

فروعِ کافی

جلد اول حصہ ۲

مشتمل بر

احادیث زکوٰۃ، خمس، صوم و حج و اعتکاف و جہاد

(مطبوعہ مسلم پریس کراچی)

تبصرہ

از

جناب سرکار شریعت مدار فخر المتکلمین رئیس المحدثین و حید المورخین علامہ السید امداد حسین صاحب قبلہ الکاظمی المشہدی صدر ادارہ معارف اسلام لاہور مولوی فاضل. منشی فاضل. شمس الافاضل. ادیب فاضل گیلانی خطاب ابو الفضل ثانی و خلعت فاخرہ یافتہ از دربار پونچھ کشمیر. دامت برکاتہ و عمت افاضاتہ. وطول اللہ حیاتہ

یہ تبصرہ سرکار علامہ نے رسالہ معارف اسلام لاہور رسول نمبر ۱۹۷۹ء میں جلد اول کے متعلق تحریر فرمایا تھا

ادیب اعظم سرکار علامہ سید ظفر حسن صاحب قبلہ نقوی الامروہوی دنیائے تحریر و تقریر میں تعارف کے محتاج نہیں راقم الحروف کو تب سے غائبانہ تعارف ۱۹۴۰ء سے حاصل ہے جبکہ آپ کی زیر نگرانی ماہوار مجلہ نورا مراد آباد (بھارت) سے جناب مولانا سید انور حسن صاحب انور نقوی کامل و منشی فاضل کی ادارت میں شائع ہوا کرتا تھا اور اس میں مواد جسمانی و روحانی کی لطیف و دقیق بحث چل نکلی تھی جو نہایت علمی اور پر لطف تھی اکثر اہل علم و قلم نے اس میں حصہ لیا تھا پھر میں نے آپ کو برزخی نامہ نگار کی صورت میں رسالہ ابرق لدھیانہ میں جلوہ گر ہوتے دیکھا جس میں آپ نے نمایاں مقام حاصل کیا اور مخالفین کو نہ صرف دم بخود کیا بلکہ ان کے قلم توڑ کر رکھ دیے۔ آپ اس وقت عمر عزیز کی اسی منزلیں طے کر چکے ہیں لیکن قلم ہاتھ سے نہیں چھوٹا آپ نے اب تک تقریباً دو سو کتاب تصنیف فرمائی ہے ان میں جو مذہبی کتابیں ہیں وہ قوم سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں

ابھی حال ہی میں آپ کی تصنیف لطیف الشافی جلد اول و دوم ترجمہ اصول کافی جلد اول و دوم منظر عام پر آ چکی ہیں جسے اہل علم نے ہاتھوں ہاتھ لیا ہے اور آپ کو اس اہم خدمت کی بے حد داد دی ہے اب جناب نے باوجود پیری اور ضعیفی کافی کی تیسری کتاب فروع کافی جلد اول کے حصہ اول کا یعنی کتاب الطہارت سے کتاب الصلوٰۃ تک ترجمہ فرمایا ہے جسے الشافی جلد سوم کا نام دیا ہے یہ وہ چیز ہے جس کا قوم نہایت بے چینی سے انتظار کر رہی تھی ؂

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

یہ ترجمہ کیا ہے علم و فضل و عوارف و معارف کا ایک گنجینہ ہے اسرار و غوامض فروع دین کا بحر بیکراں ہے مجھے اپنی کوتاہ علمی کے سبب وہ الفاظ نہیں ملتے جن کے ذریعے اس کے محاسن بیان کرنے کے لئے اپنا مافی الضمیر ادا کر سکوں لاریب یہ خدمت تعریف و توصیف سے بالاتر ہے ترجمہ نہایت سادہ آسان عام فہم سلیس اور بامحاورہ ہے اردو دان طبقہ جو عربی نہ جاننے کے سبب احکام ائمہ علیہم السلام سمجھنے سے قاصر تھا اب اس مشکل سے نجات پا گیا اور زبان لطافت بیان معصومین علیہم السلام ہی میں ان کے احکام سننے اور ان پر عمل پیرا ہونے کی قابل ہو گیا الحمد للہ

مترجم مدظلہ نے کتاب کے شروع میں چند نہایت مفید اور کار آمد چیزیں لکھی ہیں مثلاً علامہ کلینی علیہ الرحمہ مصنف کافی نے کتاب مستطاب کافی کی جا بجلد ول (۱) اصول کافی جلد اول (۲) اصول کافی جلد دوم (۳) فروع کافی جلد اول (۴) فروع کافی جلد دوم اور روضہ کافی کی تدوین و تصنیف میں جو طویل طویل با پیادہ سفر کئے اور مصیبتیں جھیلیں اور قریہ قریہ گھر گھر جا کر حدیثیں جمع کیں ان سب کا

فرمایا ہے اس زمانہ کے نامساعد حالات میں جبکہ زمانہ پر آشوب تھا اور حکومت وقت سخت مخالف تھی سترہ ہزار حدیث کے جمع کرنے کو عظیم الشان جہاد سے تعبیر فرمایا ہے جو بالکل درست ہے۔ نیز یہ قول جو عام طور پر مشہور ہے کہ کافی حضرت امام صاحب العصر والزمان صلوات اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کی گئی تو آپ نے فرمایا ھذا کاف لشیعتنا مترجم مدظلہ نے اسے غلط بتایا ہے اور لکھا ہے علمائے شیعہ کے نزدیک یہ قول ثابت نہیں ہے (بے شک) پھر اس قول کی بہترین توجیہ فرمائی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں

> اگر بالفرض یہ فرمودہ امام ہو بھی تو اس کے یہ معنی کہاں سے لئے جائیں گے کہ اس کتاب کی ہر حدیث صحیح و مستند ہی ہے بلکہ اس کے یہ معنی ہو سکتے ہیں کہ اس کے اصولی و فروعی مسائل کے لحاظ سے یہ مجموعہ احادیث مذہبی ضروریات کے لئے کافی ہے (الشافی جلد سوم صفحہ ۵)

ایک باب میں مترجم مدظلہ نے ہر معصوم علیہ السلام کے دور میں احادیث شیعہ کی تدوین کی جو صورت پیش آئی اس کو بیان فرمایا ہے آپ نے ضرورت تدوین حدیث پر علیحدہ باب میں ایک سیر حاصل تبصرہ فرمایا ہے جو حقائق سے لبریز اور پر از معلومات ہے آپ نے بحوالہ کتاب الفرائض صحیح بخاری سے ثابت کیا ہے کہ

> تدوین احادیث کا پہلا نقش حضرت علی علیہ السلام کا وہ صحیفہ ہے جس کا تذکرہ امام بخاری نے اپنی صحیح کے کتاب الفرائض کے باب "من تبرا من موالیہ" میں کیا ہے (الشافی جلد سوم ص۱۱) حدیث کی یہ کتاب دوسری صدی تک اہلبیت کے پاس موجود تھی چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔ تاریخ کے لحاظ سے یہ پہلی کتاب ہے جس میں ترتیب کے ساتھ احادیث کو جمع کیا گیا ہے (الشافی ص۸)

اس کے بعد مترجم علام نے عدد صحابہ کرام کی بحث فرمائی ہے اہلسنت حضرات کی صحاح ستہ اور دیگر کتب احادیث میں جو مختلف راویوں سے روایتیں آئی ہیں انہیں ہر راوی کی بیان کردہ روایات کی تعداد اور قدر و قیمت کے بارہ میں اجمالاً لکھا ہے جناب ابوہریرہ سے دوسروں کے مقابلہ میں پانچ ہزار تین سو چوہتر روایات کا مندرج ہونا قابل تعجب بتایا ہے کیونکہ جناب ابوہریرہ فتح مکہ کے بعد مسلمان ہوئے اور انہیں حضرت رسول خدا کی خدمت میں حاضر ہونے کا شرف صرف دو سال ہی ملا اس لئے ان کا اتنی کثیر احادیث کا راوی ہونا محیر العقول ہے جبکہ دیگر صحابہ مثلاً حضرت ابوبکر و حضرت عمر سے ۱۴۲ اور ۵۳۷ احادیث منقول ہیں حد ہو گئی کہ حضرت فاطمہؑ سے صرف ۱۸ احادیث مروی ہیں اور مصنف علام نے بظاہر مذکورہ احادیث شیعہ کا تذکرہ فرمایا ہے اور ایک باب میں صحت احادیث جانچنے کا طریقہ لکھا ہے ایک باب میں احادیث کی مختلف قسمیں لکھی ہیں مثلاً صحیح۔ حسن۔ متواتر۔ احاد۔ ضعیف۔ موضوع۔ متصل۔ مرفوع۔ معلق۔ مدرج۔ مشہور۔ مصحف۔ مسلسل۔ معتبر۔ موقوف۔ مرسل۔ منقطع۔ معضل۔ مدلس۔ مجہول پھر ان سب کی تعریف فرمائی ہے کہ علماء نے یہ نام کیوں لکھے ہیں اور ہر نام کا مطلب کیا ہے اور حدیث کی پوزیشن کیا ہے

احادیث کا ترجمہ فرماتے وقت جو حدیث آپ کو ایسی نظر آتی ہے جس کا مطلب نہ سمجھ کر مخالفین اعتراض کرتے ہیں اس کے ذیل میں کہیں کہیں تو مختصر سا جواب بھی لکھ دیا ہے لیکن چونکہ ہر ایک کا جواب لکھنے میں طوالت کا خوف تھا اس لئے آپ نے ہر حدیث کے بعد لکھ دیا ہے کہ یہ صحیح ہے یہ موثق یہ حسن ہے یہ ضعیف یا مجہول ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس سے اس ترجمہ میں ایک خصوصیت پیدا ہو گئی ہے جو اہل علم حضرات کے لئے بے حد مفید ہے یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر مومن اسے حرز جان بنائے اور ترجمہ کی روشنی میں اپنا نامہ اعمال درست کرے علمائے کرام کے لئے رفع شکوک کی ایک بہترین مثال ہے کتا [illegible] کام آنے والی چیز ہے

ہمارے فرقہ میں علمائے کرام تو بہت ہیں جن میں سے اکثر اسٹیج پر آکر اپنی زبان طلاقت بیان سے اپنے زور علم و فضل کا مظاہرہ فرماتے ہیں اور بیشتر خدائے قلم کو پیارے ہو چکے ہیں لیکن یہ کسی کو توفیق نصیب نہ ہوئی کہ ہماری مایہ ناز کتب اربعہ میں سے کسی ایک کا ترجمہ کرتا یہ سعادت مترجم مدظلہ ہی کے نصیب میں لکھی تھی کہ آپ ہی اس کو حاصل فرمائیں چنانچہ ممدوح پہلے بزرگ ہیں جنہوں نے اصول کافی کے بعد کتاب فروع کافی کو اردو کا جامہ پہنا کر قوم پر وہ احسان عظیم فرمایا ہے جس کے بوجھ سے افراد قوم عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ مترجم مدظلہ نے فروع کافی ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ سے کتاب الصلوٰۃ تک ترجمہ کرنے کے بعد بقیہ کتاب (یہ کتاب جلد ۲) ترجمہ پر توجہ مرکوز فرمائی ہے اور عنقریب اس کی جلد چہارم منظر عام پر انشاء اللہ آ جائے گی۔ میری دعا ہے کہ خداوند تعالیٰ مولانا ممدوح کو اس قدر زندگی اور توانائی بخشے کہ آپ فروع کافی کے ترجمہ سے فارغ ہو کر دیگر شیعی کتب احادیث مثل تہذیب الاحکام، من لا یحضرہ الفقیہ استبصار اور روضہ کافی کا بھی ترجمہ فرما دیں علامہ ممدوح کا یہ کارنامہ ان کی نجات اخروی کا ضامن اور توشۂ آخرت ہو آپ کو اس کار سترگ اور امر بزرگ کا صلہ درگاہ رب العزت سے ملے گا جس کی انتہا نہ ہوگی اور جن معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام کے فرامین اور احکام مقدس کو آپ نے اردو کا جامہ پہنایا ہے ان سے خوشنودی کا پروانہ ملے گا

علامہ سید ظفر حسن مدظلہ زندہ باد ۔ پائندہ باد ۔ این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

اللھم صل علی محمد و آل محمد ۔ العبد المذنب سید امداد حسین کاظمی المشہدی عفی عنہ

مترجم مدظلہ کی دینی خدمات

از سید شمیم الحسن صاحب نقوی ایم اے ایل ایل بی سینیئر وائس پریذیڈنٹ یونائیٹڈ بینک فرزند اکبر قبلہ ادیب اعظم

مجھے اس بات پر فخر ہے کہ میں ایک ایسے نامور شہرۂ آفاق اور مذہب حقہ کے بہترین خدمت گزار کا فرزند ہوں جس نے اپنی عمر کا بیشتر حصہ مذہبی خدمات میں گزارا ہے ہندو پاکستان میں شاید ہی کوئی اہل قلم مصنف ایسا گزرا ہو جس کی تصنیفات کی تعداد دو سو تک پہنچ گئی ہو بقول سرکار علامہ حضرت خطیب اعظم مولانا سید محمد صاحب قبلہ دہلوی مدظلہ دو سو کا لفظ زبان سے کہہ دینا تو آسان ہے لیکن جس کے قلم نے یہ دو سو منزلیں طے کی ہیں اس کا دل ہی جانتا ہوگا کہ کیسی محنت و جانکاہی سے یہ تعداد پوری کی ہے۔ تحریر کے علاوہ تقریر میں بھی ابا جان قبلہ نے ایک خاص مقام حاصل کیا۔ جن حضرات کو ان کی مجالس سننے کا اتفاق ہوا ہے وہ جانتے ہیں کہ ان کا بیان حقائق و معارف علمیہ کا نہایت مفید اور موثر مرقع ہوتا ہے وہ مجالس میں نکات تو رکھتے ہیں تو تاہم مہیا بھانا اور گل و بلبل کا افسانہ سنانا نہیں جانتے۔ ان کے پیش نظر یہ ہوتا ہے کہ سامعین مجلس سے کچھ لے کر اٹھیں۔ یہ خصوصیت بی دادا علام کی ہے کہ انہوں نے پچاس سال عشرہ محرم ایک ہی منبر پر پڑھا انہوں نے اپنی مجلس خوانی کو نیلام پر نہیں چڑھایا جو مجالس انہوں نے چھیالیس خلیفہ خاندان کے عزاخانہ میں ۱۹۳۲ء میں شروع کی تھیں اب اپنی مجالس کو وہ ہر سال ایبٹ روڈ لاہور کے عزاخانہ گلستان زہرا میں ہر سال پڑھتے ہیں اور جب تک زبان یاری دے گی پڑھتے رہیں گے ان کا مجمع دیکھنے کے قابل ہوتا ہے۔ ابا جان قبلہ نے تقریر پر تحریر کو ہمیشہ ترجیح دی وہ فرمایا کرتے ہیں کہ تقریر ہوا کا جھونکا ہے ادھر آیا ادھر گیا۔ چند روز چرچا رہ کر ختم ہو جاتا ہے مرنے کے بعد سحر بیانی کا دم بھی نکل جاتا ہے برخلاف تحریر کے کہ وہ دماغی کاوشوں اور ذہنی صلاحیتوں کے باقی رکھنے کی ضامن ہوتی ہے اچھا مصنف کبھی نہیں مرتا۔

میں مطابق فقہ جعفری عمل کیا جائے چنانچہ آپ کو کتب احادیث میں بہت کم حدیثیں ایسی ملیں گی جو امام کے اصلی نام سے نقل ہوئی ہیں بلکہ انکی کنیت سے منقول ہیں مثلاً عن ابی جعفر علیہ السلام۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام۔ عن ابی الحسن علیہ السلام بعض ائمہ علیہ السلام بلکہ بعض میں تو عن رجل (ایک مرد سے) ہی ملے گا۔ تاکہ مخالفوں کو یہ پتہ نہ چلے کہ یہ حدیث ائمہ اہلبیت سے منقول ہے چونکہ کنیتیں اکثر مشترک ہوتی ہیں اس سے وہ حدیثیں بیان کرنے میں اگرچہ خطرات کم ہو جاتے تھے تاہم جب پتہ چل جاتا تھا تو مخالف بارشیاں خلاف ہو کر آرا ہوتی تھیں

صاحب مصائب الائمہ نے لکھا ہے کہ سلاطین بنی امیہ اور بنی عباس نے یہ اعلان کرا دیا تھا کہ رقم خمس شاہی خزانہ میں جمع کی جائے اگر کوئی اہلبیت تک پہنچائے گا تو اس کو سخت سزا دی جائے گی۔ ان زمانوں میں مومنین کو خمس کی رقم کسی امام تک پہنچانا جان جوکھوں کا معاملہ تھا بڑے پوشیدہ طریقہ سے ایسی رقوم امام تک پہنچائی جاتی تھیں۔ متوکل عباسی کے زمانہ میں حکومت کے جاسوس ایک شخص کو گرفتار کر کے لائے الزام یہ تھا کہ یہ شخص لوگوں سے ایسی احادیث بیان کرتا ہے جن سے خمس حق اولاد رسول ثابت ہوتا ہے۔ متوکل نے بغیر کچھ کہے حکم دیدیا کہ اس کی زبان کاٹ دو۔ غور کیجئے ان مشکلات آگین اور ستم پرور ادوار میں احادیث ائمہ کا بیان کرنا کیسا اس زمانہ میں پریس تو تھا نہیں کہ احادیث چھپوائی جاتیں اور اگر ہوتا بھی تو کون شائع کرنے دیتا۔ اس وقت طریقہ اشاعت احادیث یہ تھا کہ دور دراز سے جو لوگ ائمہ اہلبیت علیہم السلام کی زیارت کو آتے تھے وہ مختلف قسم کے مسائل دریافت کرتے اور جو جواب امام سے سنتے تھے اسے یا تو لکھ لیتے تھے یا یاد کر لیتے جب اپنے مقام پر واپس جاتے تو دیگر مومنین سے بیان کرتے یا ائمہ علیہم السلام کی طرف سے جو محصل زکوٰۃ و خمس خفیہ بھیجے جاتے وہ اصول و فروع کے متعلق لوگوں سے احادیث اور اس طرح ایک سے دوسرے تک ہمارے ائمہ کی احادیث کی تبلیغ ہوتی

حقیقت یہ ہے کہ جس چراغ کو اللہ جلائے کس کی طاقت کہ اسے بجھا دے باوجود ان بےشمار موانع کے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے پھر بھی ائمہ اہلبیت کی احادیث کا اتنا عظیم الشان ذخیرہ دنیا میں موجود ہے کہ نہ صرف شیعوں کی بلکہ اسلام کے دیگر فرقوں کی ان سے جھولیاں بھری ہیں ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

لدا ماجد مدظلہ نے اپنی زندگی کبھی صرف تفریح و غیر مشغولیت میں نہیں گزاری اور اپنی زندگی کے ایک ایک لمحہ کو کتنی قدر کی نگاہ سے دیکھا وقت دعا کے دامنوں میں کس طرح گرہ لگائی اسے کے جاننے والے صرف وہ لوگ ہیں جو ان کے ساتھ رہے ہیں ہم نے دیکھا ہے کی راتیں کس بے ہر یکتب بینی میں گزری ہیں۔ اکثر راتیں اسی طرح گزریں کہ دم بھر کے لئے ان کی پلک نہیں جھپکی۔ وہ فرمایا کرتے ہیں شوق کی وارفتگی میں جو کام کیا جاتا ہے اس میں تکان نہیں ہوتی۔ ہم نے دیکھا ہے کہ تمام ضرورتوں سے بے نیاز ہو کر ان کے دن کس طرح قلم چلانے میں گزرے انھوں نے تصنیف و تالیف کے شوق میں رجسٹر کے رجسٹر سیاہ کر دیئے اور کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے۔

جان قبلہ نہایت سیدھی سادی ہر قسم کے تکلف سے خالی زندگی بسر کرنے والے انسان ہیں۔ انھیں نہ پر تکلف کھانے کا شوق نہ پر تکلف س کی خواہش۔ وہ متکبرانہ انداز میں اپنے کو نمایاں کرنے نہ جامہ تبرکات پر فرشتوں کا روپ دھارنے اور انا و خود غرضی کے بلند بانگ دعوی کو پسندیدگی کی نظر سے نہیں دیکھتے وہ ہر ادنی و اعلی سے ایک ہی صورت سے ملتے ہیں۔ انھوں نے اپنا اور اپنے اہل و عیال کا بوجھ کبھی م پر نہیں ڈالا۔ بلکہ اپنی قوت بازو سے کما کر اپنی تمام ضروریات کو پورا کیا۔ جامعہ امامیہ اور رسالہ کی امداد میں جو رقم قوم سے ان کو صل ہوئیں انھوں نے اس کو اپنے اوپر خرچ کرنا حرام سمجھا۔ انھوں نے اپنے قلم کے زور اور دماغی کاوشوں کے بل پر اتنا حاصل کیا کہ ہم سات بھائیوں کو اعلی درجہ کی تعلیم دلائی کوئی ایم اے سے کم نہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہم سب بھائی اعلی مناصب پر فائز ہیں یہ سب ابا جان قبلہ کی نیک نیتی کا ثمرہ اور ان کی پر خلوص دعاؤں کا اثر ہے۔

صول کافی اور فروع کافی کے ترجمہ میں جیسی سخت محنت انھیں کرنا پڑی ہے اس کو بھی کم لوگ جانتے ہیں۔ اس سلسلہ میں بہت سی کتابیں مسلسل ان کے مطالعہ میں رہیں اور زر کثیر خرچ کر کے ان کو طبع کرایا ہے۔ اصول کافی کی دونوں جلدوں کا ترجمہ جیسے سخت آزمائشی دور میں انھوں نے کیا ہے وہ ان ہی کی ہمت تھی۔ میری والدہ مرحومہ اسی زمانہ میں مرض فالج میں مبتلا ہوئیں اور یہ ایک سخت حملہ تھا جس نے ان کے تمام جسم کو بے حس بنا دیا تھا۔ بیماری کا یہ سلسلہ مسلسل ڈھائی سال رہا اور وہ شدید ہوئے کہ سارا گھر پریشان تھا آخر اسی میں ان کی موت واقع ہوئی۔ ابا جان قبلہ کے لئے اس سے زیادہ پریشانی کا وقت کوئی اور نہ تھا۔ ایک ایسے مریض کے پہلو بہ پہلو ترجمہ کی یہ اہم خدمت بھی انجام دی جا رہی تھی رسالہ الواعظ کے لئے مضامین بھی لکھے جا رہے تھے اور اس کے ساتھ جامعہ امامیہ کے انتظامی معاملات کی طرف بھی توجہ تھی پھر زندگی کی دیگر ضروریات بھی اپنی جگہ ہیں۔ ضعف پیری نے اگرچہ تمام جسمانی قوتوں کا رس چوس لیا ہے مگر دینی خدمت کا ولولہ جوش مارتا ہے شباب پر ہے۔ ایک کتاب ختم نہیں ہونے پاتی کہ دوسری کتاب کی تیاریاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس محنت سے نہ وہ گھبراتے ہیں نہ اکتاتے ہیں۔ جو کام کرنے کے اوقات شروع سے چلے آ رہے ہیں ان میں فرق نہیں آتا۔ ان کی تکلیف کا احساس کر کے بار بار عرض کیا جاتا ہے کہ خدا کے لئے محنت کم کیجئے مگر ہماری یہ درخواست ہمیشہ بے اثر ہو کر رہ جاتی ہے۔ کبھی کبھی مجھے ایسا احساس ہوتا ہے کہ ہمارا روکنا ان کے لئے تکلیف دہ ثابت ہوتا ہے ان کا نظریہ یہ ہے کہ زندگانی کا بہترین حصہ وہ ہے جو دین الہی کی خدمت میں بسر ہو۔ اللہ سے دعا ہے کہ ان کا سایہ عاطفت تا دیر ہمارے سروں پر باقی رہے آمین رب العالمین۔

احادیث کے متعلق چند ضروری باتیں

اصول کافی کی دونوں جلدوں کے ترجمہ کے بعد مجھے اپنی پیرانہ سالی پر نظر رکھتے ہوئے یہ امید نہ تھی کہ میں فروع کافی کے ترجمہ کی بھی سعادت حاصل کرسکوں گا اول تو اسّی برس کے بڈھے کی دماغی قوتیں مضمحل ہو جاتی ہیں اور ہاتھ پیر ڈھیلے پڑ جاتے ہیں پھر متواتر ایک ہی قسم کا کام کرتے کرتے دماغ اکتا بھی جاتا ہے۔ مگر اپنے خالق بے نیاز کا کس زبان سے شکر ادا کروں کہ فروع کافی جلد اول کے دونوں حصوں کا ترجمہ بھی اس کے فضل وکرم سے ہو گیا۔ پہلا حصہ کتاب طہارت و کتاب الجنائز اور نماز پر مشتمل ہے جو سال گزشتہ چھپ کر مومنین کی خدمت میں پہنچ چکا ہے اب یہ جلد اول کا دوسرا حصہ ہے جس میں زکوٰۃ و خمس و صوم و اعتکاف و حج و جہاد ہے۔ اس کے ساتھ پہلے حصہ کو ضرور خرید لیا جائے تاکہ احادیث معصومین کے متعلق جو توضیحات اس حصہ میں کی گئی ہیں وہ آپ کے پیش نظر رہیں۔ ان سے آگاہی بہت ضروری ہے۔

مجھے اس امر کا اعتراف ہے کہ میں فقیہ نہیں ہوں بلکہ مجھے جو کچھ تھوڑی بہت مناسبت ہے وہ علم کلام سے ہے اس بنا پر بہت ممکن ہے کہ مسائل فقہیہ میں جو ان دونوں جلدوں کے اندر ہیں مجھ سے کچھ غلطیاں ہو گئی ہوں اور بعض مطالب کو سمجھانے سے قاصر رہا ہوں یہ کام تو علما ہی بخوبی انجام دے سکتے ہیں تاہم جس قدر میرے امکان میں تھا ہر حدیث کو سمجھنے کی کوشش کی ہے اور علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی بہترین شرح کافی کو جو مرآۃ العقول کے نام سے شہرت پذیر ہے پیش نظر رکھا ہے بارگاہ خالق میں دست بدعا ہوں کہ نادانستہ جو غلطیاں مجھ سے ہو گئی ہوں ان کو معاف فرمادے کیونکہ عمداً ایسا نہیں ہوا۔ میرا قلم اس سلسلہ میں محض اس خیال کے تحت اٹھا ہے کہ جتنا بھی فائدہ لوگوں کو پہنچ جائے وہ نہ جانے سے بہتر ہوگا

اس کتاب میں ہر حدیث کے بعد جو اس کی نوعیت ہے علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کی مرآۃ العقول سے نقل کر دی گئی ہے تاکہ عامل عمل کرتے وقت اس کی نوعیت کا خیال رکھے اور یہ نہ سمجھے کہ کافی میں جو حدیث بھی ہے وہ صحیح ہے۔ کیونکہ اس میں ہر قسم کی حدیثیں ہیں ان میں ضعیف و مجہول بھی ہیں۔ احادیث کی یہ اقسام راویوں کی جہت سے پیدا ہوتی ہیں یعنی یا تو اس کے راوی اول سے آخر تک غیر موثق ہیں یا سلسلہ رواۃ میں بعض معتبر ہیں اور بعض غیر معتبر یا کسی حدیث کے راویوں کا سلسلہ امام تک بالاتصال نہیں یا ایک دو راویوں ہی سے حدیث نقل ہو کر رہ گئی ہے یا کسی حدیث کا مضمون دوسری حدیثوں کے معا

ائمہ علیہم السلام سے جو احادیث مروی ہیں وہ دو قسم کی ہیں اول حدیث باللفظ یعنی جب کبھی امام نے کوئی حدیث بیان کی تو راوی حدیث نے امام کے الفاظ من وعن نقل کیے اور یہی الفاظ دوسرے راویوں سے نقل ہوئے ایسی احادیث کی صحت میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا اگر راو ثقہ و معتبر ہوں تو یہ حدیث صحیح سمجھی جاتی ہے بشرطیکہ امام کے الفاظ تواتر کے ساتھ نقل ہوتے ہوں۔ ایسی احادیث متواتر بھی کہلاتی ہیں

دوسری احادیث بالمعنی کہلاتی ہیں یعنی راوی نے اس مفہوم کو جو امام نے اپنے الفاظ میں بیان فرمایا ہو اپنے الفاظ میں نقل کیا ہو ایسی حدیث کے الفاظ میں اختلاف پیدا ہو جاتا ہے اور ایک حدیث دوسری سے معارض ہو جاتی ہے کیونکہ رواۃ مضمون حدیث کو اپنے اپنے لفظوں میں بیان کرتے ہیں۔ ایسی صورت میں سہو و نسیان کا بھی امکان ہوتا ہے۔ اکثر احادیث بالمعنی پائی جاتی ہیں خصوصاً وہ احادیث جن میں راوی نے کہا میں نے فلاں معصوم سے سنا ہے ایسی احادیث چونکہ لکھی نہیں جاتیں ان کا تعلق سماعت سے ہوتا ہے اس لئے امکان ہوتا ہے کہ راوی اول سے یا اس کے بعد نقل کرنے والوں سے کچھ سہو ہو جائے اور الفاظ بدل جائیں اور الفاظ بدل جانے سے مفہوم بدل جائے۔

ایسی احادیث بھی ہیں کہ کسی نے امام کو خط لکھ کر کوئی مسئلہ بیان کیا ہے اور امام نے اپنے قلم سے اس کا جواب تحریر کر کے بھیجا ہے۔ درمیان کے الفاظ میں غیر نے راہ نہیں پائی۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو ائمہ نے سلاطین اور مخالفین کے فتنہ و فساد کی روک تھام کے لئے تقیۃً بیان فرمائی ہیں۔ ورنہ حقیقت شیعوں کے لئے باعث اذیت ہو جاتی۔ بعد میں خطرہ دور ہونے پر مسئلہ کے صحیح حکم سے آگاہ کر دیا جاتا تھا

اس میں شک نہیں کہ احادیث کا سمجھنا بڑا مشکل ہے۔ ان حضرات نے خود فرمایا ہے کہ ہماری حدیث صعب و مستصعب ہے اس کو یا تو ملک مقرب سمجھ سکتا ہے یا وہ بندہ مومن جس کے قلب کا اللہ نے امتحان لے لیا ہو۔ احادیث ائمہ سے استنباط احکام کرنے والے مجتہدین کرام ہیں جن کی نظر میں بکثرت احادیث ہوں۔ ایسی احادیث بھی ہیں جو ایک دوسرے بالکل نقیض ہیں جیسے ایک جگہ رسولخدا نے فرمایا ہے الفقر فخری یعنی فقیری میرا فخر ہے دوسری حدیث ہے الفقر سواد الوجہ فی الدارین یعنی فقیری کا دونوں جہان میں منہ کالا۔ تیسری حدیث ہے کاد الفقران یکون کفراً یعنی قریب ہے کہ فقیری کفر ہو جائے ایسی احادیث میں مجتہد کا کام یہ ہے کہ ان کے متعلق کوئی ایسی تاویل کرے جس سے یہ تینوں حدیثیں صحیح ہو جائیں۔

مثلاً فقر کے معنی احتیاج کے ہیں اور احتیاج کی تین صورتیں ہیں اول بندوں کی احتیاج اگر صرف خدا کی طرف ہو یعنی بندہ یہی سمجھے کہ مجھے جو کچھ دے گا وہ خدا ہی دے گا لہٰذا مجھے جو کچھ مانگنا ہے اسی سے مانگوں۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کوئی بندہ اپنی احتیاج کا تعلق خدا اور بندہ دونوں سے رکھے یعنی دونوں کو اپنا حاجت روا سمجھے اس صورت میں اندیشہ ہے کہ یہ احتیاج کفر کی صورت نہ اختیار کر لے۔ اس طرح کہ وہ اپنا قاضی الحاجات صرف بندوں ہی کو سمجھنے لگے اور خدا کو کارساز نہ جانے۔ تیسری صورت یہ ہے کہ صرف بندوں ہی سے تعلق رکھے یعنی ہر ضرورت کو بندوں ہی سے پورا کرنا چاہے اور خدا سے مانگتے ہی نہیں تو ایسے فقر کا دو جہان میں منہ کالا۔ غور کرو جو شخص فقیری کی یہ تینوں صورتیں نہیں جانتا وہ آخر ان دونوں حدیثوں کو خلاف عقل سمجھ کر کہہ دے گا کہ یہ قول معصوم نہیں

جو احادیث بصورت تقیہ وارد ہوئی ہیں ان کا سمجھنا بھی وقت کے حالات پر موقوف ہے جس میں وہ امام تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے ائمہ پر بڑے سخت وقت آئے ہیں ان کی مقدس زندگیاں ہر طرف سے خطروں میں گھری ہوئی تھیں اسی طرح ان کے شیعوں پر حکومت کے جاسوس لگے رہتے تھے بسا اوقات وہ کھلم کھلا اپنی نماز ادا نہیں کر سکتے تھے اگر ذرا شیعیت کا پتہ چل جاتا تو گردن مار دئے جاتے یہی وجہ ہے کہ اب آزادی کے دور میں بھی وہ بہ نسبت مسجد کے اپنے گھروں میں زیادہ پڑھتے ہیں۔ بنی امیہ اور بنی عباس کی حکومتیں نہ اپنے عقاید کے خلاف سننا چاہتی تھیں اور نہ اپنے عمل کے خلاف کسی کا عمل دیکھنا گوارا کرتی تھیں ان کے عقیدے اور عمل کے مخالف کی ایک ہی سزا تھی اور وہ تھی سزائے موت ایسی صورت میں ائمہ کا فرض تھا کہ وہ اپنے شیعوں کو قتل ہونے سے بچائیں۔ علی بن یقطین کا واقعہ اس کا گواہ ہے۔ یہ ہارون کے وزیر تھے ایک بار انہوں نے امام کو لکھا کہ وضو کا صحیح طریقہ کیا ہے آپ نے اہلسنت کا طریقہ وضو لکھ بھیجا اور یہ بھی لکھ دیا اس کے خلاف ہرگز نہ کرنا۔ جب خطرہ ٹل گیا تو آپ نے انکو صحیح طریقہ لکھ کر بھیج دیا۔

اس کتاب کے حصہ اول میں کتاب الجنائز میں غسل میت و حنوط و جرائد وغیرہ کے متعلق امام جعفر صادق علیہ السلام کی کچھ احادیث ایسی ملیں گی جو مسلک اہلسنت کے مطابق ہونگی جب مومنین نے پوچھا کہ ہمارے یہاں تو ایسا نہیں ہوتا فرمایا یہ صحیح ہے لیکن اس وقت وہی اگر دو جو میں نے کہا ہے تو جو نماز جنازہ میں شریک کچھ ایسے لوگ ہونگے جو تمہاری تجہیز و تکفین کو غور سے دیکھیں گے اور اگر کچھ باتیں اپنے مذہب کے خلاف پائیں گے تو حاکم شہر سے بیان کر کے تمہیں سزا دلوانے کے خواہشمند ہونگے اور تمہارے ساتھ میرے لئے بھی پریشانی کا باعث ہوگا

حکومتیں نہیں چاہتی تھیں کہ اسلامی حکومت کے کسی گوشہ صرف اتنا ہی نہیں تھا بلکہ نقل کرنا بھی جرم تھا۔

فہرست کتاب الشافی

اعتکاف

کتاب الحج

کتاب الجہاد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

ترجمہ

فروع کافی کلینی

جلد اول حصہ دوم

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

پرنٹر و پبلشر

شمیم بکڈپو ناظم آباد نمبر ۲ کراچی ۱۸

قیمت بارہ روپیہ

حق ترجمہ بحق مترجم محفوظ

بار اول ۵۰۰

طبع شدہ مارچ ۱۹۶۰ء

(مسلم پریس کراچی)

۱۲/-

انتساب

چونکہ میری اس دینی خدمت کا تعلق سراسر عبادت و ریاضت سے ہے لہذا میں اس کو اپنے چوتھے امام سید الساجدین زین العابدین حضرت سیدنا و مولانا علی بن الحسین صلوات اللہ و سلامہ علیہ کے اسم مقدس سے تیمنا و تبرکا معنون کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ اگر ان کی بارگاہ قدس میں میرا یہ ناچیز ہدیہ قبول ہو جائے تو مجھ غریق بحر معاصی کو اپنی نجات کی امید ہو جائے۔ شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدا را

عبد مذنب
سید ظفر حسن امروہوی

شکریہ

جناب محترم خلیفہ سید اقبال حسین صاحب پٹیالوی مقیم لاہور کیا اللہ تم جزائے خیر دے کہ اس کتاب کی اشاعت میں، انھوں نے ایک ہزار روپیہ سے مدد کی۔ نیز بصمیم قلب شکریہ ادا کیا جاتا ہے جناب محترم سید کرار حسین شاہ صاحب آف ملایا کا جنھوں نے مبلغ چار سو روپیہ سے مدد کی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب الزکوٰۃ

از فروع کافی جلد اوّل

باب

فرض زکوٰۃ اور مال میں واجب حقوق

عن زرارۃ ومحمد بن مسلم قالا لابی عبد اللہ علیہ السلام ارایتَ قول اللہ عز وجلّ

انّما الصّدقاتُ للفقراء والمساکین والعاملین علیہا والمؤلّفۃ قلوبھم وَفی الرّقابِ والغارمینَ وفی سبیل اللّٰہ وابن السّبیل فریضۃً من اللّٰہ ۵

اکلّ ھولاء یُعطی وان کانوا لا یعرفون فقال انّ الامام یُعطی ھولاء جمیعاً لانّھم یقرّون لہٗ بالطاعۃِ قُلت فان کانوا لا یعرفون فقال لہ یا زرارۃ لو کان یعطی من یعرف دون من لا یعرف لم یوجد لہا موضع وانّما یُعطی من لا یعرف لیرغب فی الدین فیثبتُ علیہ فالیوم فلا تعطہا انت واصحابک الّا من یعرف فمن وجدتَ من ھولاء المسلمین عارفاً

زرارہ اور مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہا آپ نے سورۂ توبہ کی اس آیت پر غور فرمایا

صدقات فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور کارندوں کے لئے اور مولفۃ القلوب کے لئے اور غلاموں کے آزاد کرانے اور مقروضوں کا قرض دینے اور راہ خدا میں جہاد کے لئے اور پردیسیوں کے لئے یہ اللہ کی طرف سے فریضہ ہے

کیا ان سب کو دیا جائے گا چاہے یہ معرفت نہ رکھتے ہوں فرمایا امام ان سب کو دیتا ہے کیونکہ وہ اس کی اطاعت کا اقرار کرتے ہیں۔ میں نے کہا اگرچہ معرفت نہ رکھتے ہوں فرمایا اگر معرفت رکھنے والوں ہی کو دیا جائے اور بے معرفت والوں کو محروم رکھا جائے تو صدقات کے لئے پھر کوئی ملے گا ہی نہیں بے معرفت والوں کو تو اس لئے دیا جاتا ہے کہ وہ دین کی طرف رغبت کریں اور اس پر ثابت قدم رہیں۔ لیکن اس زمانہ میں تم اور تمہارے اصحاب اہل معرفت ہی کو دیں۔ جب تم ان مسلمانوں میں مومن عارف کو پاؤ

فاعلمه دون الناس ثم قال منهم المؤلفة قلوبهم و منهم الرقاب عام والباقي خاص قال قلت فإن لم يوجد وا قال لا يكون فريضة فرضها الله عز وجل لا يوجد لها اهل قال قلت فإن لم تسعهم الصدقات فقال ان الله فرض للفقراء في مال الاغنياء ما يسعهم ولو علم ان ذلك لا يسعهم لزادهم انهم لم يؤتوا من قبل فريضة الله ولكن اوتوا من منع من منعهم حقهم لا مما فرض الله لهم ولو ان الناس ادوا حقوقهم كانوا عائشين بخير (صح)

۲۔ عن عبد الله بن سنان قال قال ابو عبد الله عليه السلام لما انزلت آية الزكوٰة خذ من اموالهم صدقة تطهرهم وتزكيهم وانزلت في شهر رمضان فامر رسول الله صلى الله عليه وآله مناديه فنادى في الناس ان الله فرض عليكم الزكوٰة كما فرض عليكم الصلوٰة ففرض الله عليهم من الذهب والفضة وفرض الصدقة من الابل والبقر والغنم ومن الحنطة والشعير والتمر والزبيب فنادى بهم بذلك في شهر رمضان وعفا لهم عما سوى ذلك قال ثم لم يفرض لشيء من اموالهم حتى حال عليهم الحول من قابل فصاموا وافطروا فامر مناديه فنادى في المسلمين ايها المسلمون زكوا اموالكم تقبل صلاتكم قال ثم وجه عمال الصدقة وعمال الطسوق (صح)

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام يقول ما فرض الله على هذه الامة شيئا اشد عليهم من الزكوٰة وفيها تهلك عامتهم

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عز وجل جعل للفقراء في اموال الاغنياء ما يكفيهم ولولا ذلك

تو اور لوگوں کو چھوڑ کر انہیں دو۔ پھر فرمایا ان میں بعض مولفۃ القلوب ہیں اور بعض غلام ہیں یہ تو عوام میں شامل ہیں باقی خاص ہیں میں نے کہا اگر یہ لوگ نہ پائے جائیں فرمایا تو یہ ایسا فریضہ نہ ہوگا جسے خدا نے فرض کیا ہے مگر اس کے اہل نہیں ملتے۔ میں نے کہا اگر صدقات میں سب کی گنجائش نہ ہو فرمایا اللہ نے اغنیا کے مال میں فقرا کا حق رکھا ہے جتنی وسعت ہو اگر معلوم ہو کہ وہ رقم کافی نہ ہوگی تو اس میں کچھ زیادتی کر دیں یہ بلحاظ فریضہ نہ ہوگی بلکہ جس مال کا حق نہیں اس میں سے ہوگی۔ اگر لوگ محتاجوں کا حق ادا کرتے رہیں تو وہ آرام سے زندگی بسر کریں۔

عبد اللہ بن سنان سے مروی ہے کہ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب آیہ زکوٰۃ نازل ہو چکی ہے تو صدقہ کے مال لوگوں سے لو تاکہ ان کی تطہیر و تزکیہ ہو جائے۔ جب یہ آیت ماہ رمضان میں نازل ہوئی تو حضرت رسول خدا نے منادی کو حکم دیا کہ لوگوں میں ندا کر دے کہ اللہ نے تم پر زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ پس خدا نے زکوٰۃ کو فرض کیا سونے اور چاندی پر اور صدقہ فرض کیا اونٹ، گائے، بکری، گندم، جو، چھوارا اور خشک انگور پر اس کے متعلق ماہ رمضان میں منادی کرا دی گئی اور باقی پر معافی۔ پھر ایک سال گزرنے سے پہلے زکوٰۃ فرض نہ ہو جب اگلا سال آیا تو منادی نے ندا دی اے مسلمانو! اپنے مال کی زکوٰۃ دو تاکہ تمہاری نماز قبول ہو۔ اس کے بعد صدقہ وصول کرنے والے اور ناپ تول کرنے والے لوگوں کے پاس پہنچے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اس امت پر زکوٰۃ سے زیادہ سخت اور کوئی شے فرض نہیں کی گئی عام لوگ اس کے نہ دینے کی وجہ سے ہلاکت میں پڑ گئے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے اموال اغنیا میں اتنا حق رکھا ہے جو ان کے لیے کافی ہو اگر ایسا نہ ہو تو

لزادهم و انما یؤتون من منع من منعهم (حسن)

- عن ابی جعفر و عن ابی عبد الله علیهما السلام قالا فرض الله الزکوة مع الصلوة (حسن)

۷- قال قال ابو الحسن علیه السلام ان الله عز وجل جعل الزکوة قوتاً للفقراء و توفیراً لاموالکم (صحیح)

- عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله فرض الزکوة کما فرض الصلوة ولو ان رجلاً حمل الزکوة فاعطاها علانیة لم یکن علیه فی ذلک عیب و ذلک ان الله عز وجل فرض فی اموال الاغنیاء ما یکتفون به الفقراء ولو علم ان الذی فرض لهم لا یکفیهم لزادهم و انما یؤتی الفقراء فیما اتوا من منع من منعهم حقوقهم لا من الفریضة (م)

- عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان الله عز وجل فرض للفقراء فی اموال الاغنیاء فریضة لا یحمدون الا بادائها وهی الزکوة بها حقنوا دماءهم و بها سموا مسلمین ولکن الله عز وجل فرض فی اموال الاغنیاء حقوقاً غیر الزکوة فقال عز وجل والذین فی اموالهم حق معلوم فالحق المعلوم غیر الزکوة و هو شیء یفرضه الرجل علی نفسه فی ماله یجب علیه ان یفرضه علی قدر طاقته وسعة ماله فیؤدی الذی فرض علی نفسه ان شاء فی کل یوم و ان شاء فی کل جمعة و ان شاء فی کل شهر وقد قال الله عز وجل ایضاً اقرضوا الله قرضاً حسناً و هذا غیر الزکوة وقد قال الله عز وجل ایضاً ینفقون مما رزقناهم سراً و علانیة والماعون ایضاً وهو القرض یقرضه والمتاع یعیره والمعروف یصنعه ومما فرض الله

زیادہ کردیتا۔ ان کو دیا جائے اس میں سے جس پر زکوٰۃ نہیں

امام محمد باقر اور امام جعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ نماز کے ساتھ ساتھ ہے۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اللہ نے زکوٰۃ کو فقرا کا قوت قرار دیا ہے اور لوگوں کے مال میں زیادتی کا سبب

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ نے زکوٰۃ کو اسی طرح فرض کیا ہے جس طرح نماز کو۔ اگر کسی پر زکوٰۃ ہو اور وہ اسے علانیہ دیدے تو کوئی عیب نہیں۔ اس لئے کہ اموال اغنیا میں زکوٰۃ کو فرض کیا ہے تاکہ اس سے فقرا کی مدد ہو سکے اگر معلوم ہو کہ وہ رقم فقرا کے لئے کافی نہ ہوگی تو اور رقموں سے اسے بڑھا دے تاکہ فقرا پر پوری ہو جائے یہ فریضہ میں شمار نہ ہوگی۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اللہ نے اموال اغنیا میں فقرا کے لئے حصہ معین کیا ہے۔ تاوقتیکہ اسے ادا نہ کریں قابل مدح نہیں ہو سکتے اور وہ زکوٰۃ ہے جس کی وجہ سے وہ قتل ہونے سے بچ جاتے ہیں اور ان کا نام مسلمان ہوتا ہے، لیکن اللہ نے اموال اغنیا میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی کچھ حقوق رکھے ہیں فرماتا ہے۔ وہ لوگ جن کے اموال میں حق معلوم ہے علاوہ زکوٰۃ کے اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے نفس پر اپنے مال میں سے بقدر اپنی طاقت اور مال کی گنجائش کے کچھ دینا اپنے اوپر فرض کر لے اس کو چاہئے کہ جو اپنے اوپر فرض کیا ہے اسے دے چاہے ہر جمعہ کو چاہے ہر مہینہ اور اللہ نے فرمایا ہے، اللہ کو قرض حسنہ دو اور یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے وہ اسے راہ خدا میں ظاہر بظاہر اور خفیہ خرچ کرتے ہیں اور ماعون (لوٹا ڈول وغیرہ کے چیزیں بھی) اور یہ لوگوں کو عاریتاً دینا ان کا فرض ہے اور اپنے عزیزوں اور ہمسایوں پر احسان کرنا اور اللہ نے یہ بھی فرض

ایضاً فی المال من غیر الزکوٰۃ قوله عزوجل والذین یصلون ما امر الله به ان یوصل ومن ادّی ما فرض الله علیه فقد قضی ما علیه وشکر ما انعم الله علیه فی ماله اذا هو حمده علی ما انعم الله علیه فیه مما فضّله به من السعة علی غیره ولما وفقه لاداء ما فرض الله عزوجل علیه واعانه علیه (موثق)

۹ - عن ابی بصیر قال کنا عند ابی عبدالله علیه السلام ومعنا بعض اصحاب الاموال فذکروا الزکوٰۃ فقال ابو عبدالله علیه السلام ان الزکوٰۃ لیس یحمد بها صاحبها انما هو شیء ظاهر انما حقن بها دمه وسمی بها مسلماً ولو لم یؤدها لم تقبل له صلوٰۃ وان علیکم فی اموالکم غیر الزکوٰۃ فقلت اصلحک الله وما علینا فی اموالنا غیر الزکوٰۃ فقال سبحان الله اما تسمع الله عزوجل یقول فی کتابه

والذین فی اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم

قال قلت ماذا الحق المعلوم الذی علینا قال هو الشیء یعمله الرجل فی ماله یعطیه فی الیوم او فی الجمعة او فی الشهر قلّ او کثر غیر انه یدوم علیه وقول عزوجل ویمنعون الماعون قال هو القرض یقرضه والمعروف یصطنعه ومتاع البیت یعیره ومنه الزکوٰۃ فقلت له ان لنا جیراناً اذا اعرناهم متاعاً کسروه وافسدوه فعلینا جناح ان نمنعهم قال لا لیس علیکم جناح ان تمنعوهم اذا کانوا کذلک قال قلت له ویطعمون الطعام علی حبه مسکیناً ویتیماً واسیراً قال لیس من الزکوٰۃ

کیا ہے علاوہ زکوٰۃ کے یہ بھی کہ وہ اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کریں۔ جس نے اس فرض کو پورا کیا جو اللہ نے اس پر عاید کیا ہے تو وہ بری الذمہ ہوا اور شکر کیا اس نعمت کا جو اللہ نے اسے مال کی دی ہے اور اس کا شکریہ ادا کیا جو اللہ نے اسے وسعت رزق دے کر دوسروں پر فضیلت دی ہے اور اس کا شکریہ کہ اللہ نے اُسے ادائے فرض کی توفیق دی اور اس امر میں اسے مدد دی

ابو بصیر سے مروی ہے کہ ہم حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھے اور ہمارے ساتھ کچھ مالدار لوگ بھی تھے انہوں نے زکوٰۃ کا ذکر کیا۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ زکوٰۃ ادا کرنے والا مستحق مدح نہیں ہوتا کیونکہ اس کی وجہ سے تو وہ قتل سے بچ جاتا ہے اور مسلمان کہا جاتا ہے اگر ادا نہ کرے گا تو اس کی نماز ہی مقبول نہ ہوگی۔ تمہارے اوپر تمہارے مال میں زکوٰۃ کے علاوہ بھی ہے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے علاوہ زکوٰۃ کے اور کیا ہے فرمایا سبحان اللہ کیا تم نے یہ اللہ کا قول نہیں سنا "ان کے اموال میں حق سائل و محروم ہے"

میں نے کہا وہ حق معلوم کیا ہے فرمایا یہ وہ چیز ہے کہ ایک شخص اپنے مال سے ہر روز یا ہر جمعہ یا ہر ماہ دیتا ہے کم یا زیادہ یہ اس کے لئے دوامی نہیں ہوتا اور خدا فرماتا ہے کہ ماعون کو منع کرتے ہیں حالانکہ وہ ان پر فرض ہے۔ اور احسان کرنا اور گرہستی کی چیزیں لوگوں کو مستعار دینا اور ان میں زکوٰۃ بھی ہے۔ میں نے کہا ہمارے کچھ پڑوسی ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز عاریتاً دیتے ہیں تو اسے یا تو توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں یا خراب کر دیتے ہیں کیا اس صورت میں منع کرنا گناہ ہے۔ فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آیت "وہ خدا کی محبت میں مسکینوں، یتیموں اور اسیروں کو کھانا دیتے ہیں" داخل زکوٰۃ ہے فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں۔

قلت له قوله عزوجلّ الذین ینفقون اموالهم باللیل و النهار سرا و علانیة قال لیس من الزکوٰة قال فقلت له قوله عزوجلّ ان تبدوا الصدقات فنعما هی و ان تخفوها و تؤتوها الفقراء فهو خیر لکم قال لیس من الزکوٰة و صلتک قرابتک لیس من الزکوٰة (حسن)

۱۰ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجلّ و الذین فی اموالهم حق للسائل و المحروم اهو سوی الزکوٰة او هو سوی الزکوٰة فقال هو الرجل یؤتیه الله الثروة من المال فیخرج منه الالف و الالفین و الثلاثة آلاف و الاقل و الاکثر فیصل به رحمه و یحمل به الکل من قومه (مجهول)

۱۱ - قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان رجلا جاء الی ابی علی بن الحسین علیه السلام فقال اخبرنی عن قول الله عزوجلّ و الذین فی اموالهم حق معلوم للسائل و المحروم ما هذا الحق المعلوم فقال له علی بن الحسین علیه السلام الحق المعلوم الشیٔ یخرجه من ماله لیس من الزکوٰة و لا من الصدقة المفروضتین قال فاذا لم یکن من الزکوٰة و لا من الصدقة فما هو فقال هو الشیٔ یخرجه الرجل من ماله ان شاء اکثر و ان شاء اقل علی قدر ما یملک فقال له الرجل فما یصنع به قال یصنع به قال یصل به رحما و یقوی به ضعیفا و یحمل به کلا و یصل به اخا له فی الله او لنائبة تنوبه فقال الرجل الله یعلم حیث یجعل رسالته (مجهول)

۱۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله عزوجلّ للسائل و المحروم قال المحروم المحارف الذی قد حرم کدّ یده فی الشراء و البیع و فی روایة اخری

میں نے کہا کیا یہ آیت زکوٰۃ کے متعلق ہے " وہ لوگ اپنے مال راہ خدا میں خرچ کرتے ہیں دن میں اور رات میں اور پوشیدہ اور علانیہ فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں۔ پھر میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا " اگر تم صدقات کو ظاہر کر دو تو یہ اچھا ہے اور اگر چھپا کر فقرا کو دیدو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے " فرمایا یہ زکوٰۃ نہیں اور جو صلہ رحم اپنے اقربا کے ساتھ کرو وہ بھی زکوٰۃ نہیں

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ اس آیت سے کیا مراد ہے " وہ لوگ ہیں جن کے اموال میں سائل و محروم کا حق ہے کیا زکوٰۃ کے علاوہ ہے یہ۔ فرمایا اس سے مراد وہ شخص ہے جسے اللہ نے بہت سا مال دیا ہو اور وہ اس میں سے ایک ہزار دو ہزار یا تین ہزار یا کم یا زیادہ نکالے اور اس سے صلہ رحم کرے اور اپنی قوم کا بوجھ ہٹائے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے پدر بزرگوار حضرت علی بن الحسین کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے اس آیت کے متعلق پوچھا اور " وہ وہ ہیں جن کے اموال میں ایک معلوم حق ہے سائل اور محروم کے لئے " حق معلوم سے کیا مراد ہے فرمایا حق معلوم وہ شے ہے جسے کوئی اپنے مال سے نکالے جو نہ زکوٰۃ موسومہ ہے نہ صدقہ مفروضہ۔ اس نے کہا پھر وہ کیا ہے فرمایا وہ وہ چیز ہے جسے کوئی اپنے مال سے (راہ خدا میں دینے کے لئے) نکالے چاہے زیادہ ہو یا کم۔ بقدر اپنی حیثیت کے نکالے، اس نے کہا پھر کیا کرے فرمایا صلہ رحم کرے اور کمزوروں کو قوی بنائے اور سب کی مدد کرے اور اپنے بھائی کو راہ خدا میں دے اس کی مصیبت کو دور کرے۔ یہ سنکر اس نے کہا اللہ جانتا ہے کہ اپنی رسالت کو کہاں قرار دے

کسی نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے محروم کے متعلق پوچھا فرمایا وہ وہ ہے جسے نہ کسی شے کے بیچنے پر قدرت ہو اور نہ کسی شے کے خریدنے پر اور ایک دوسری روایت میں ہے

عن ابی جعفر علیه السلام و عن ابی عبد الله علیه السلام انهما قالا المحروم الرجل الذی لیس بعقله بأس و لم یبسط له فی الرزق و هو محارف (مجہول)

۱۲ - عن المفضل قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام فسأله رجل فی کم تجب الزکوة من المال فقال له الزکوة الظاهرة ام الباطنة ترید فقال اریدهما جمیعا فقال اما الظاهرة ففی کل الف خمسة و عشرون و اما الباطنة فلا تستأثر علی اخیک بما هو احوج الیه منک (ضعیف)

۱۳ - قال جاء رجل الی ابی عبد الله علیه السلام فقال له یا ابا عبد الله قرض الی میسرة فقال له ابو عبد الله علیه السلام الی غلة تدرک فقال الرجل لا و الله قال فالی تجارة تؤب قال لا و الله قال فالی عقدة تباع فقال لا و الله فقال ابو عبد الله علیه السلام فانت ممن جعل الله فی اموالنا حقا ثم دعا بکیس فیه دراهم فادخل یده فیه فناوله منه قبضة فقال له اتق الله و لا تسرف و لا تقتر و لکن بین ذلک قواما ان التبذیر من الاسراف قال الله عز و جل و لا تبذر تبذیرا (مرسل) - عن سعدان بن مسلم عن عبد الله مثل ذلک

۱۴ - قال قال ابو عبد الله علیه السلام لعمار الساباطی یا عمار انت رب مال کثیر قال نعم جعلت فداک قال فتؤدی ما افترض الله علیک من الزکوة قال نعم قال یا عمار ان المال یفنی و البدن یبلی و العمل یبقی و الدیان لا یموت یا عمار اما ما قدمت فلن یسبقک و ما اخرت فلن یلحقک (حسن)

۱۵ - قلت لابی عبد الله علیه السلام قول الله عز و جل

حضرت امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے فرمایا محروم وہ ہے جس کی عقل میں نقصان ہو اور جس کا رزق تنگ ہو وہ محارف ہے

مفضل کہتے ہیں میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ ایک شخص نے پوچھا زکوٰۃ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے فرمایا ظاہری زکوٰۃ پوچھتے ہو یا باطنی۔ اس نے کہا دونوں فرمایا ہر ہزار پر پچیس ظاہری ہے رہی باطنی تو جب تمہارا کوئی بھائی کسی چیز میں تمہاری طرف محتاج ہو تو اس کی حاجت بر لاؤ

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھے خوشحالی تک قرض دیجئے۔ حضرت نے فرمایا غلہ آنے تک اس نے کہا نہیں فرمایا تجارت تک اس نے کہا نہیں فرمایا کچھ بیچنے تک اس نے کہا نہیں۔ حضرت نے فرمایا پس معلوم ہوا تم ان لوگوں میں سے ہو جن کا حق ہمارے اموال میں ہے اس کے بعد ایک تھیلی منگا کر اس میں ہاتھ ڈالا اور ایک مٹھی درہم نکالے اور اسے دے کر کہا اللہ سے ڈرتے ہوئے نہ تو فضول خرچی کرنا اور نہ بخل بلکہ درمیانی حالت اختیار کرنا۔ غیر ضرور خرچ کرنا فضول خرچی ہے خدا نے اس کی ممانعت فرمائی ہے

دوسری روایت میں سعدان سے بھی یہی مضمون ہے

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے عمار ساباطی سے فرمایا اے عمار تم مالدار آدمی ہو اس نے کہا ہاں تو فرمایا تو جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی ہے اسے ادا کرو۔ اس نے کہا بہت اچھا فرمایا، عمار مال فنا ہو جاتا ہے اور بدن گل سڑ جاتا ہے صرف عمل باقی رہنے والی چیز ہے اور بدلہ دینے والا حی لا یموت ہے اے عمار جو تم نے آگے بھیج دیا وہ تمہارے ساتھ رہے گا اور جو تم نے چھوڑ دیا وہ تم سے ملے گا نہیں۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا

الصدقات للفقراء والمساکین قال الفقیر الذی
لا یسأل الناس والمسکین اجهد منه والبائس
اجهدهم فکل ما فرض الله علیک فاعلانه افضل من
سرّه وکل ما کان تطوعاً فاسراره افضل من اعلانه
ولو ان رجلاً یحمل زکوٰة ماله علی عاتقه فقسمها علانیة
کان ذلک حسناً جمیلاً (حسن)

صدقات فقراء و مساکین کے لئے ہیں اور فرمایا فقیر وہ ہے
جو لوگوں سے سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو فقیر سے زیادہ
بے حال ہوتا ہے اور وہ سعی میں جد و جہد کرتا ہے اور بائس وہ ہے
جو مانگنے میں زیادہ کوشش کرتا ہے پس خدا نے جو تم پر فرض کیا ہے
تو اس کو با اعلان دینا پوشیدہ دینے سے بہتر ہے اور اگر کوئی
تحصیل ثواب کچھ دے تو اس کا چھپانا اعلان سے بہتر ہے اور
اگر کسی کے پاس مال زکوٰۃ رکھا ہے تو اسے علانیہ تقسیم کر دے
یہ بہت اچھی صورت ہے

١٦ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز و
جل ان تخفوها و تؤتوها الفقراء فهو خیر لکم فقال هی
سوی الزکوٰة ان الزکوٰة علانیة غیر سر (ح)

آیہ ان تخفوہا کے متعلق حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے
فرمایا کہ یہ زکوٰۃ کے علاوہ ہے کیونکہ زکوٰۃ علانیہ دی جاتی ہے
نہ کہ پوشیدہ

١٧ - عن احدهما علیهما السلام انه سأله عن الفقیر
والمسکین فقال الفقیر الذی لا یسأل والمسکین
الذی هو اجهد منه الذی لا یسأل (م)

اماموں میں سے کسی سے پوچھا گیا فقیر کے متعلق اور مسکین کے فرمایا
فقیر وہ ہے جو سوال نہیں کرتا اور مسکین وہ ہے جو سوال کرتا ہے

١٨ - قال ذکرت للرضا علیه السلام شیئاً فقال
اصبر فانی ارجو ان یصنع الله لک ان شاء الله فقال
فو الله ما اخّر الله عن المؤمن من هذه الدنیا خیر له
مما عجّل له فیها ثم صغّر الدنیا وقال ای شیء هی ثم قال
صاحب النعمة علی خطر انه تجب علیه حقوق الله فیها
والله انه لتکون علیّ النعم من الله عز و جل فما ازال منها
علی وجل وحرّک یده حتی اخرج من الحقوق التی تجب
لله علیّ فیها فقلت جعلت فداک فی قدرک تخاف
هذا قال نعم فاحمد ربی علی ما منّ به علیّ (م)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے ایک بات کہی فرمایا صبر کرو مجھے
امید ہے کہ اللہ تمہارے لئے بہتر کرنے والا ہے پھر فرمایا اللہ تو
اس دنیا میں کسی مومن کی حاجت برآری میں تاخیر نہیں کرتا مگر جبکہ
تاخیر جلدی سے بہتر ہوتی ہے پھر فرمایا یہ دنیا ہے ہی کیا پھر فرمایا
صاحب دولت خطرہ میں رہتا ہے اس لئے کہ اس دولت میں اللہ
کے حقوق اس پر واجب ہوتے ہیں قسم خدا کی جب مجھ پر اللہ کی نعمتیں
نازل ہوتی ہیں تو میں خوف میں رہتا ہے اور حضرت نے ہاتھ کو حرکت
دی اور فرمایا یہاں تک کہ میں نکالوں ان حقوق کو جو اللہ نے
مجھ پر واجب کئے ہیں میں نے کہا باوجود اس قدر و منزلت کے
آپ بھی ڈرتے ہیں فرمایا ہاں میں خدا کی حمد کرتا ہوں کہ اس نے
مجھ پر احسان کیا ہے۔

زکوٰۃ نہ دینے والا

۱ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن قول الله عزوجل - سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة فقال یا محمد ما من احد یمنع من الزکوٰة ماله شیئاً الا جعل الله ذالک یوم القیامة ثعباناً من نار مطوقاً فی عنقه ینهش من لحمه حتی یفرغ من الحساب ثم قال هو قول الله عزوجل سیطوقون ما بخلوا به یوم القیامة یعنی ما بخلوا من الزکوٰة (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس آیت کے متعلق سوال سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ - فرمایا اے محمد زکوٰۃ سے کوئی شے روکے گا اللہ تو روز قیامت اس کے ایک اژدہے کی صورت میں طوق بنا کر اسکی گردن میں ڈال اور وہ حساب سے فارغ ہونے تک اس کا گوشت نوچے گا کے متعلق ہے یہ قول باری تعالیٰ سیطوقون ما بخلوا بہ

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام قال بینا رسول الله صلی الله علیه واٰله فی المسجد اذ قال قم یا فلان قم یا فلان قم یا فلان حتی اخرج خمسة نفر فقال اخرجوا من مسجدنا لا تصلوا فیه وانتم لا تزکون (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے - جب حضرت رسول خدا مسجد میں آپ نے فرمایا اے فلاں اٹھ اے فلاں اٹھ اے فلاں اٹھ آپ نے پانچ آدمیوں کو نکالا اور فرمایا مسجد سے نکل جاؤ اس نماز نہ پڑھو کیونکہ تم زکوٰۃ نہیں دیتے ۔

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من منع قیراطاً من الزکوٰة فلیس بمومن ولا مسلم وهو قوله عزوجل رب ارجعون لعلی اعمل صالحاً فیما ترکت (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جو زکوٰۃ کا ایک قیراط نہ دے گا وہ نہ مومن ہے نہ مسلمان - اسی کے متعلق ہے یہ وہ کہے گا اے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو چھوڑ گیا عمل نیک میں کروں ۔

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال رسول الله صلی الله علیه واٰله ما من ذی زکوٰة مال نخل او زرع او کرم یمنع زکوٰة ماله الا قلده الله تربة ارضه یطوق به من سبع ارضین الی یوم القیامة (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر زکوٰۃ نہ دینے والے ملکیت کھجور کے درخت یا انگور کے پیڑ ہونگے تو اللہ روز اس کی مٹی سات زمینوں سے لے کر اس کی گردن کا طوق بنا دے گا

۵ - عن ابان بن تغلب قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام دمان فی الاسلام حلال من الله لا یقضی فیهما احد حتی یبعث الله قائمنا اهل البیت فاذا بعث الله عزوجل قائمنا اهل البیت حکم فیهما بحکم الله لا یرید فیهما بینة الزانی المحصن یرجمه و مانع الزکوٰة یضرب عنقه (ض)

ابان بن تغلب سے مروی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ نے اسلام میں دو خون حلال کیے ہیں ان کے درمیان نہیں کرے گا یہاں تک کہ قائم آل محمد کا ظہور ہو - جب ظہور تو آپ بحکم خدا بغیر شہادت طلب کیے حکم صادر فرمائیں گے زن شوہر دار سے زنا کرنے والے کو سنگسار کریں گے اور مانع زکوٰۃ

عن ابان بن تغلب عن ابی عبداللہ علیہ السلام نحوہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من رجل ادّی الزکوٰۃ فنقصت من مالہ ولا منعہا احد فزادت فی مالہ (حسن)

قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول ما من عبد یمنع درہماً فی حقہ الا انفق اثنین فی غیر حقہ وما من رجل یمنع حقاً من مالہ الا طوّقہ اللہ بہ حیۃ من نار یوم القیامۃ (حسن)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلّی اللہ علیہ و آلہ ملعون ملعون مال لا یزکّی (حسن)

عن ابی الحسن علیہ السلام یعنی الاوّل قال سمعتہ یقول من اخرج زکوٰۃ مالہ تامۃ فیضعہا فی موضعہا لم یسأل من این اکتسب مالہ (صحیح)

قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ عزوجل سیطوّقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ قال ما من عبد منع زکوٰۃ مالہ شیئاً الا جعل اللہ لہ ذلک یوم القیامۃ ثعباناً من نار یطوّق فی عنقہ ینہش من لحمہ حتی یفرغ من الحساب وھو قول اللہ عزوجل سیطوّقون ما بخلوا بہ یوم القیامۃ قال ما بخلوا بہ من الزکوٰۃ (ضعیف)

۱۲ ۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول من منع الزکوٰۃ سأل الرجعۃ عند الموت وھو قول اللہ عزوجل رب ارجعون لعلّی اعمل صالحاً فیما ترکت

۱۳ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صلوٰۃ مکتوبۃ خیر من عشرین حجۃ وحجۃ خیر من بیت مملوّ ذہباً ینفقہ فی برّ حتی ینفد قال ثم قال ولا افلح من ضیّع عشرین

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو کوئی زکوٰۃ ادا کرے اور اس کے مال سے کم ہو جائے تو اس کا مال بڑھ جائے گا اگر کوئی مانع نہیں ہے ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو شخص بمد زکوٰۃ ایک درہم روکتا ہے اور دوسرے کام میں دو درہم خرچ کرتا ہے اور جو اپنے مال سے حق زکوٰۃ روکتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز قیامت آگ کا ایک سانپ اس کے گلے میں ڈال دے گا ۔

ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا جس مال کی زکوٰۃ نہیں دی جاتی وہ ملعون ہے ملعون ہے

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا جو اپنے مال کی پوری زکوٰۃ دیدے گا اور اسے حقداروں تک پہنچا دے گا تو اس سے یہ سوال نہ کیا جائے گا کہ کہاں سے حاصل کیا تھا ۔

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کا مطلب پوچھا روز قیامت اس بخل کے باعث جو انھوں نے کیا ان کے گلے میں طوق ڈالا جائے گا " فرمایا جو کوئی اپنے مال کی کچھ بھی زکوٰۃ روک لے گا روز قیامت اللہ تعالیٰ ایک آتشیں اژدہے کو اسکی گردن کا طوق بنا دے گا ۔ وہ حساب سے فارغ ہونے تک اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھائے گا یہی مطلب ہے اس آیت کا ۔ بخل سے مراد بخل زکوٰۃ ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو زکوٰۃ کو روکے گا وہ موت کے وقت دنیا کی طرف لوٹنے کی خواہش کرے گا جیسا کہ اس آیت میں ہے " اے میرے رب مجھے لوٹا دے تاکہ جو عمل نیک میں نے چھوڑے ہیں وہ بجا لاؤں ۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ واجب نماز بہتر ہے بیس حج سے اور ایک حج بہتر ہے اس سونے کے بھرے ہوئے گھر سے جو امور نیک میں صرف کیا جائے تاآنکہ وہ ختم ہو جائے پھر فرمایا

بيتاً من ذهب بخمسة وعشرين درهماً قلت وما معنى بخمسة وعشرين درهماً قال من منع الزكوة وقفت صلوته حتى يزكى - (ضعيف)

اور نہیں بہتری ہے اس کے لئے بچہ ہو نے کہ نہیں مگر جنایا گیا ۲۵ درہم کے عوض میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے فرمایا ادا سے منع کرے - جب تک زکوٰۃ نہ دی جائے گی نماز قبولیت رکی رہے گی -

۱۴ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال من منع قيراطاً من الزكوة فليمت ان شاء يهودياً او نصرانيا (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو ایک قیراط زکوٰۃ بچا رکھے گا وہ اگر اللہ نے چاہا تو یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا

۱۵ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال ملعون ملعون مال لا يزكى (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس مال کی زکوٰۃ نہ دی جائے وہ ملعون ہے

۱۶ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال ما ضاع مال فی بر و لا بحر الا بتضييع الزكوة ولا يصاد من الطير الا ما ضيع تسبيحه (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی مال خشکی یا تری ضایع نہیں ہوا مگر جبکہ اس کی زکات نہ دی جائے -

۱۷ - سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول مانع الزكوة يطوق بحية قرعاء تاكل من دماغه وذلك قوله عزوجل سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے مانع زکوٰۃ کے گلے میں ایک زہریلے سانپ کا طوق ہوگا جیسا کہ خدا فرماتا ہے روز قیامت زکوٰۃ میں بخل کرنے والوں کے گلے میں طوق ہونگے -

۱۸ من ابی جعفر عليه السلام قال وجدنا فی كتاب علی صلوات الله عليه قال رسول الله صلى الله عليه واله اذا منعت الزكوة منعت الارض بركاتها (مجہول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت علی علیہ السلام کی کتاب میں ہم نے دیکھا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا جب زکوٰۃ روکی جاتی ہے تو زمین پر برکتوں کا نزول رک جاتا ہے

۱۹ - قال ابو عبد الله عليه السلام ما من ذی مال ذهب و فضة يمنع زكوة ماله الا حبسه الله يوم القيامة بقاع قفر و سلط عليه شجاعاً اقرع يريده وهو يحيد عنه فاذا رای انه لا مخلص له عنه امكنه من يده فقضمها كما يقضم الفجل ثم يصير طوقاً فی عنقه وذلك قول الله عزوجل سيطوقون ما بخلوا به يوم القيامة وما من ذی مال ابل او غنم او بقر يمنع زكوة ماله الا حبسه الله يوم القيامة بقاع قفر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو سونے اور چاندی کا مالک ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو روز قیامت خدا اسے ایک چٹیل میدان میں روز قیامت مقید کرے گا اور ایک زہریلے اژدہے کو اس پر مسلط کرے گا جس سے وہ ڈر کر بھاگے گا جب دیکھے گا بچنے کی کوئی صورت نہیں تو اس کو اپنے ہاتھ سے پکڑے گا وہ اسے مولی کی طرح چبالے گا اور پھر اس کی گردن میں طوق بن کر رہے گا - یہی اس آیت کا مطلب ہے روز قیامت جس مال کے دینے میں بخل کیا ہے قیامت میں وہ گردن کا طوق ہوگا جو مالدار اونٹوں بکریوں اور گائے کی زکوٰۃ نہ دے گا روز قیامت وہ

ليطاء كل ذات ظلف بظلفها وينهشه كل ذات ناب بانيابها وما من ذي مال نخل او كرم او زرع يمنع زكوتها الا طوقه الله ساعة ارضه الى سبع ارضين الى يوم القيامة (حس)

ایک ویران خطہ زمین میں اور ہر کھروں والا جانور اسے اپنے کھروں سے کچلے گا اور جو کھجور اور انگور کے باغ رکھتا ہو اور کھیتی والا ہو اور زکوٰۃ نہ دے تو جتنے رقبہ میں یہ سب کچھ ہے تو روز قیامت زمین کے ساتوں طبقوں کی اتنی مٹی کا طوق اس کی گردن میں ڈال دیا جائے گا۔

۲۰۔ سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ما من طير يصاد الا بتركه التسبيح وما من مال يصاب الا بترك الزكوٰة

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کوئی طایر شکار نہیں ہوتا مگر ترک تسبیح کے بعد اور کسی مال پر مصیبت نہیں آتی مگر ترک زکوٰۃ کے بعد۔

۲۱۔ عن ابي عبد الله عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما حبس عبد زكوٰة فزادت في ماله (ض)

حضرت رسول خدا نے فرمایا جس نے زکوٰۃ کو روکا اس کے مال میں زیادتی ہوئی۔

۲۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام من منع حقاً لله عز وجل انفق في باطل مثليه

فرمایا حضرت نے جو حق اللہ ادا نہیں کرتا اس کا دگنا مال باطل کاموں میں صرف ہو جاتا ہے

۲۳۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال ان الله عز وجل يبعث يوم القيامة ناساً من قبورهم مشدودة ايديهم الى اعناقهم لا يستطيعون ان يتناولوا بها قيس انملة معهم الملائكة يعيرونهم تعييراً شديداً يقولون هؤلاء الذين منعوا خيراً قليلاً من خير كثير هؤلاء الذين اعطاهم الله فمنعوا حق الله في اموالهم (ع)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اللہ تعالیٰ کچھ لوگوں کو قبروں سے نکالے گا اس طرح کہ ان کے ہاتھ پس گردن سے بندھے ہونگے اور وہ ایک انگلی بھی نہیں اٹھا سکیں گے ملائکہ ان کے ساتھ ہونگے اور انکو شدت کے ساتھ عیب لگا رہے ہونگے اور کہتے ہونگے یہ وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کو دیا تھا لیکن انھوں نے اپنے مال میں سے اللہ کا حق نہ دیا۔

۲۴۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال ان الله عز وجل قرن الزكوٰة بالصلوٰة فقال اقيموا الصلوٰة وآتوا الزكوٰة فمن اقام الصلوٰة ولم يؤت الزكوٰة لم يقم الصلوٰة

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اللہ نے زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ کیا ہے فرمایا ہے نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو پس جس نے زکوٰۃ نہ دی اس نے گویا نماز ہی نہ پڑھی

باب ۳
علت فرض زکوٰۃ اور کمیت میں نہ کمی ہے نہ زیادہ

۱- عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال قیل لابی عبد اللہ علیہ السلام لای شیٔ جعل اللہ الزکوٰۃ خمسۃ وعشرین فی کل الف ولم یجعلھا ثلثین فقال ان اللہ عزوجل جعلھا خمسۃ وعشرین اخرج من مال الاغنیاء بقدر ما یکتفی بہ الفقراء ولو اخرج الناس زکوٰۃ اموالھم ما احتاج احد۔

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ اللہ نے ہر ہزار پر ۲۵ کو کیوں قرار دیا ہے ۳۰ کیوں نہیں کیا فرمایا اللہ نے زکوٰۃ ۲۵ یوں رکھی ہے کہ یہ تعداد فقراء کے لیے کافی ہے کاش لوگ اپنے مال کی زکوٰۃ نکالتے جن کی کسی کو ضرورت ہوتی ہے۔

۲- قال کتب ابو جعفر المنصور الی محمد بن خالد وکان عاملہ علی المدینۃ ان یسأل اھل المدینۃ عن الخمسۃ فی الزکوٰۃ من المائتین کیف صارت وزن سبعۃ ولم یکن ھذا علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وامرہ ان یسأل فیمن یسأل عبد اللہ بن الحسن وجعفر بن محمد علیھما السلام قال فسئل اھل المدینۃ فقالوا ادرکنا من کان قبلنا ھذا فبعث الی عبد اللہ بن الحسن وجعفر بن محمد علیھما السلام فسأل عبد اللہ فقال کما قال المستفتون من اھل المدینۃ فقال ما تقول یا ابا عبد اللہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ جعل فی کل اربعین اوقیہ اوقیۃ فاذا حسبت ذلک کان علی وزن سبعۃ وقد کان وزن ستۃ کانت الدراھم خمسۃ دوانیق قال حبیب فحسبناہ فوجدناہ کما قال فاقبل علیہ عبد اللہ بن الحسن فقال من این اخذت ھذا قال قرأت فی کتاب امک فاطمۃ قال ثم انصرف فبعث الیہ محمد بن خالد ابعث الی بکتاب فاطمۃ علیھا السلام فارسل الیہ ابو عبد اللہ

ابو جعفر منصور نے حاکم مدینہ محمد بن خالد کو لکھا کہ وہ اہل مدینہ سے پوچھے دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ کے متعلق کہ یہ سات کا وزن کیسے ہوا۔ رسول اللہ کے زمانہ میں تو ایسا نہ تھا اور حکم دیا کہ وہ یہ سوال کرے ایسے شخص سے جو پوچھے عبد اللہ بن حسن اور جعفر بن محمد سے۔ پس اس نے اہل مدینہ سے سوال کیا انھوں نے کہا ہم نے اپنوں سے پہلے اسی پر عمل پایا ہے۔ پھر کسی کو عبد اللہ بن الحسن اور جعفر بن محمد کے پاس بھیجا۔ عبد اللہ نے امام جعفر صادق سے وہی پوچھا جو اہل مدینہ نے پوچھا تھا اور کہا اے ابو عبد اللہ آپ اس بارہ میں کیا فرماتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ نے ہر چالیس پر ایک ایک اوقیہ فرمایا ہے۔ جب تم حساب کرو گے تو اس کا وزن سات ہوگا اور کبھی چھ ہوگا اور ایک درہم پانچ دوانیق کا ہوتا ہے حبیب نے کہا جب ہم نے حساب لگایا تو جیسا فرمایا تھا ویسا ہی پایا۔ پھر عبد اللہ بن حسن حضرت کے پاس آئے اور کہا آپ نے یہ کہاں سے بیان کیا فرمایا میں نے تمہاری دادی حضرت فاطمہ کی کتاب میں یہی پڑھا ہے۔ یہ سنکر عبد اللہ چلے گئے اور محمد بن خالد کو بھیجا کہ کتاب فاطمہ علیہا السلام میرے پاس بھیج دیجئے۔ حضرت نے [illegible] کہلا بھیجا۔

إني إنما خبرتك أني قرأته ولم أخبرك أنه عندي قال حبيب فجعل محمد بن خالد يقول لي ما رأيت مثل هذا قط (۴)

میں نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ میں نے یہ پڑھا ہے یہ تو نہیں کہا کہ وہ میرے پاس ہے حبیب کا بیان ہے کہ محمد بن خالد نے کہا میں نے ایسا کبھی نہیں دیکھا۔

۳ - قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام جعلت فداك أخبرني عن الزكاة كيف صارت من كل ألف خمسة وعشرين لم تكن أقل أو أكثر ما وجهها فقال إن الله عز وجل خلق الخلق كلهم فعلم صغيرهم وكبيرهم وغنيهم وفقيرهم من كل ألف انسان خمسة وعشرين مسكيناً ولو علم أن ذلك لا يسعهم لزادهم لأنه خالقهم وهو أعلم بهم (۳)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں زکوٰۃ کے متعلق مجھے بتائیے کہ ہر ہزار پر ۲۵ ہی کیوں ہے نہ کم نہ زیادہ اس کی وجہ کیا ہے فرمایا اللہ نے تمام مخلوق کو پیدا کیا چھوٹے ہوں یا بڑے غنی ہوں یا فقیر اور ہر ہزار انسانوں میں سے پچیس مسکین کے لئے اگر جانتا کہ یہ کم ہیں تو زیادہ کر دیتا کیونکہ وہ ان کا خالق ہے اور ان کے متعلق سب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

۴ - عن أبي جعفر الأحول قال سألني رجل من الزنادقة فقال كيف صارت الزكاة من كل ألف خمسة وعشرين درهماً فقلت له إنما ذلك مثل الصلاة ثلاث وثنتان وأربع قال فقبل مني ثم لقيت بعد ذلك أبا عبد الله عليه السلام فسألته عن ذلك فقال إن الله عز وجل حسب الأموال والمساكين فوجد ما يكفيهم من كل ألف خمسة وعشرين ولو لم يكفهم لزادهم قال فرجعت إليه فأخبرته فقال جاءت هذه المسألة على الإبل من الحجاز ثم قال لو أني أعطيت أحداً طاعة لأعطيت صاحب هذا الكلام (۳)

ابو جعفر احول نے کہا مجھ سے ایک زندیق نے کہا ہر ہزار پر ۲۵ درہم زکوٰۃ کیوں ہے میں نے کہا یہ ایسا ہی ہے جیسے نماز تین دو اور چار رکعت اس نے مان لیا پھر میں ابو عبداللہ علیہ السلام سے ملا اور اس کے متعلق پوچھا فرمایا اللہ نے حساب لگایا اموال و مساکین کا پس ہر ہزار پر ۲۵ کو ان کے لئے کافی پایا اگر کافی نہ پاتا تو زیادہ کر دیتا۔ یہ سن کر میں اس زندیق کے پاس آیا اور میں نے یہ جواب اسے سنایا اس نے کہا یہ مسئلہ اونٹوں کی پشت پر حجاز سے آیا ہے پھر کہا اگر میں کسی کی اطاعت کرنے والا ہوتا تو اس کلام والے کی اطاعت کرتا۔

باب ۲

کن چیزوں پر زکوٰۃ ہے

۱ - عن أبي جعفر وأبي عبد الله عليهما السلام قالا فرض الله الزكاة مع الصلاة في الأموال وسنها رسول الله صلى الله عليه وآله في تسعة أشياء وعفى عما سواهن

ابو عبداللہ اور ابو جعفر علیہما السلام نے فرمایا کہ اللہ نے فرض کیا ہے زکوٰۃ کو نماز کے ساتھ اور سنت قرار دیا ہے اس کو رسول اللہ نے نو چیزوں میں اور باقی کو معاف کیا ہے۔

فی الذهب والفضة والابل والبقر والغنم والحنطة والشعير والتمر والزبيب وعفى عما سوى ذلك (م)

۲- عنه ابى عبد الله عليه السلام قال وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزكوٰة على تسعة اشياء الحنطة والشعير والتمر والزبيب والذهب والفضة والابل والبقر والغنم وعفى عما سوى ذلك قال يونس معنى قوله ان الزكوٰة فى تسعة اشياء وعفى عما سوى ذلك فى اول النبوة كما كانت الصلوٰة ركعتين ثم زاد رسول الله صلى الله عليه وآله فيها سبع ركعات وكذلك الزكوٰة وضعها وسنها فى اول نبوته على تسعة اشياء ثم وضعها على جميع الحبوب (م)

سونا چاندی، اونٹ، گائے، بکری، گیہوں، جو، چھوارا اور منقیٰ اور باقی پر معاف کر دیا ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے مقرر کی زکوٰۃ نو چیزوں میں گندم، جو، چھوارا، منقیٰ، سونا، چاندی، اونٹ، گائے اور بکری باقی پر معاف کیا یونس نے کہا اس قول کے معنی کہ زکوٰۃ ان اشیاء پر زکوٰۃ ہے باقی پر معاف کر دی گئی ہے یہ ہیں کہ اول نبوت میں جیسے نماز دو رکعت تھی پھر رسول اللہ نے سات رکعت اور زیادہ کیں اسی طرح زکوٰۃ اول نبوت میں نو چیزوں پر تھی پھر تمام غلات پر ہو گئی

باب

کن غلوں پر زکوٰۃ ہے

۱- قال سالته عليه السلام عن الحبوب ما يزكى منها قال البر والشعير والذرة والدخن والارز والسلت والعدس والسمسم كل هذا يزكى واشباهه (ح)

۲- عن ابى عبد الله عليه السلام قال كل ما كيل بالصاع فبلغ الاوساق فعليه الزكوٰة وقال جعل رسول الله صلى الله عليه وآله الصدقة فى كل شئ انبتت الارض الا ما كان فى الخضر والبقول وكل شئ يفسد من يومه (ح)

۳- قال قرأت فى كتاب عبد الله بن محمد الى ابى الحسن عليه السلام جعلت فداك روى عن ابى عبد الله عليه السلام انه قال وضع رسول الله صلى الله عليه

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے غلوں کی زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا گیہوں، جو، مکئی، باجرا، چاول، بے چھلکے کا جو، مسور، تل ہے اور ان سے مشابہ تمام غلوں پر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو غلے ناپے جاتے ہیں اور ان کا وزن اوساق (ایک وسق ساٹھ صاع) تک پہنچ جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے اور رسول اللہ نے ہر اس چیز پر زکوٰۃ مقرر کی ہے جو زمین سے اُگے سوائے سبزے اور ترکاریوں اور اس شے کے جو دن بھر میں خراب ہو جائے

میں نے کتاب عبد اللہ بن محمد میں جو انھوں نے ابو الحسن علیہ السلام کو لکھا دیکھا جعلت فداک پڑھا ہوں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ انھوں نے فرمایا حضرت رسولخدا نے مقرر کی ہے

الزکوٰۃ علی تسعۃ اشیاء الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب
الذھب والفضۃ والغنم والبقر والابل وعفی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عما سوی ذلک فقال لہ القائل
عندنا شیئ کثیر یکون اضعاف ذلک فقال وما ھو
فقال لہ الارز فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اقول
لک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وضع الزکوٰۃ
علی تسعۃ اشیاء وعفی عما سوی ذلک وتقول عندنا
ارز وقد کانت الذرۃ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ فوقع علیہ السلام کذلک ھو والزکوٰۃ علی
کل ما کیل بالصاع وکتب عبد اللہ وروی غیر ھذا الرجل
عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال کلما دخل القفیز
فھو یجری مجری الحنطۃ والشعیر والتمر والزبیب قال
فاخبرنی جعلت فداک ھل علی ھذا الارز وما اشبہہ
من الحبوب الحمص والعدس زکوٰۃ فوقع علیہ السلام
صدقوا الزکوٰۃ فی کل شیئ کیل (۳)

۳ - قال قلت لابی الحسن علیہ السلام ان لنا
رطبۃ وارزا فما الذی علینا فیھا فقال علیہ السلام
اما الرطبۃ فلیس علیک فیھا شیئ واما الارز فما سقت
السماء العشر وما سقی بالدلو فنصف العشر من کل
ما کلت بالصاع او قال وکیل بالمکیال (۴)

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ
عن الحرث ما یزکی منہ فقال البر والشعیر والذرۃ
والارز والسلت والعدس کل ھذا مما یزکی وقال
کل ما کیل بالصاع فبلغ الاوساق فعلیہ الزکوٰۃ (۴)

زکوٰۃ نو چیزوں پر ہے گیہوں جو چھوارہ منقیٰ سونا چاندی
بکری گائے اور اونٹ ان کے علاوہ چیزوں پر رسول اللہ
نے زکوٰۃ نہیں رکھی کہنے والے نے کہا ہمارے پاس ایک شے
بہت زیادہ ہے فرمایا وہ کیا ہے اس نے کہا چاول حضرت
نے فرمایا میں تم کو بتاتا ہوں کہ رسول اللہ نے نو چیزوں پر
زکوٰۃ رکھی ہے اور باقی کو معاف کیا ہے اور تم کہتے ہو کہ
ہمارے پاس چاول ہیں اور چاول عہد رسول میں تھے حضرت
نے لکھا وہ بھی زکوٰۃ والوں میں سے ہے جو غلہ پیمانے سے ناپا جائے
اس پر زکوٰۃ ہے اور عبد اللہ نے لکھا اس خط کے ماسوا
اور خطوں میں جو پیمانوں سے ناپے جاتے ہیں پس وہ قائم مقام
ہیں گیہوں - جو - چھوارا اور منقیٰ کے - اس نے کہا میں آپ
پر فدا ہوں کیا چاول پر اور جو اس سے مشابہ ہیں جیسے چنا اور
مسور کیا ان پر زکوٰۃ ہے تحریر فرمایا ہر وہ شے جو پیمانہ سے
ناپی جاتی ہے اس پر زکوٰۃ ہے -

میں نے ابی الحسن علیہ السلام سے کہا میرے پاس خرمے اور
چاول ہیں ان پر کتنی زکوٰۃ ہے حضرت نے فرمایا خرمہ پر کچھ
نہیں چاول اگر بارش کے پانی سے اگا ہے تو دسواں حصہ
اور اگر آب پاشی ہوئی ہے تو بیسواں حصہ - جن چیزوں کو تم
پیمانوں سے ناپو ان پر زکوٰۃ ہے
میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کھیتی کی زکوٰۃ کے متعلق
فرمایا گیہوں - جو - مکا - چاول - بے چھلکے کا جو اور مسور پر ہے
اور فرمایا ہر اس غلہ پر ہے جسے پیمانہ سے ناپا جاتا ہو -

باب

نباتات میں کس پر زکوٰۃ نہیں

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس علی البقول و علی البطیخ و اشباھہ زکوٰۃ الا ما اجتمع عندک من غلتہ فبقی عندک سنۃ (موثق)

۲ - عن ابی جعفر علیہ السلام انہ سئل عن الخضر فیھا زکوٰۃ وان بیعت بالمال العظیم فقال لا حتی یحول علیہ الحول (ص)

۳ - قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما فی الخضر قال وما ھی قلت القضب والبطیخ ومثلہ من الخضر قال لیس علیہ شیء الا ان یباع مثلہ بمال ویحول علیہ الحول ففیہ الصدقۃ وعن الغضاۃ من الفرسک واشباھہ فیہ زکوٰۃ قال لا قلت فثمنہ قال ما حال علیہ الحول من ثمنہ فزکہ (حسن)

۴ - قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن القطن والزعفران علیھما الزکوٰۃ قال لا (م)

۵ - عن ابی جعفر و عن ابی عبد اللہ علیہما السلام فی البستان یکون فیہ الثمار ما لو بیع کان مالا ھل فیہ صدقۃ قال لا

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ترکاریوں اور خربوزے تربوز اور ان جیسے پھلوں پر زکوٰۃ نہیں ہاں جو ان میں سے سال بھر تک تمہارے پاس باقی رہے

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا سبزیوں کے متعلق جبکہ فروخت کی جائیں مال کثیر میں فرمایا ان پر زکوٰۃ نہیں جب تک ایک سال نہ گزر جائے

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ کیا زکوٰۃ ہے ہری چیزوں میں فرمایا وہ کیا ہیں میں نے کہا گنا اور خربوزہ وغیرہ فرمایا ان پر کچھ نہیں مگر جبکہ فروخت کیا جائے ان کا مثل کسی ایسے مال سے جس پر ایک سال گزر جائے اس میں صدقہ ہوگا میں نے کہا ان درختوں پر جو لگائے جائیں زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ان کی قیمت پر فرمایا ایک سال گزرنے کے بعد۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا روئی اور زعفران پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں

میں نے امامین علیہما السلام سے پوچھا اس باغ کے متعلق جس میں پھل لگے ہوں اور وہ مال کے عوض فروخت ہوں کیا ان پر صدقہ ہے فرمایا نہیں۔

باب

زراعت میں وجوب زکوٰۃ کے لئے وزن

۱ - قال سالتہ عن الزکوٰۃ فی الزبیب والتمر

میں نے حضرت سے پوچھا منقٰی اور چھوارے میں زکوٰۃ کی کیا صورت

فقال في كل خمسة أوساق وسق والوسق ستون صاعاً والزكاة فيهما سواء فأما الطعام فالعشر فيما سقت السماء وأما ما سقي بالغرب والدوالي فإنما عليه نصف العشر (موثق)

فرمایا ہر پانچ وسق پر ایک وسق اور ایک وسق برابر ہے ساٹھ صاع کے اور ایک صاع برابر ہے دو سیر ۱۲ چھٹانک اور چار تولے کے لیکن کھانے کے اناج پر اگر بارش سے کھیتی تیار ہوئی ہے تو دسواں حصہ اور اگر ڈول وغیرہ سے سیراب ہوئی ہے تو بیسواں حصہ

۲۔ عن صفوان بن يحيى وأحمد بن محمد بن أبي نصر قالا ذكرنا له الكوفة وما وضع عليها من الخراج وما سار فيها أهل بيته فقال من أسلم طوعاً تركت أرضه في يده وأخذ منه العشر مما سقت السماء والأنهار ونصف العشر بالرشا فيما عمروه منها وما لم يعمروه منها أخذه الإمام فقبله ممن يعمره وكان للمسلمين وعلى المتقبلين في حصصهم العشر ونصف العشر وليس في أقل من خمسة أوساق شيء من الزكاة وما أخذ بالسيف فذلك إلى الإمام يقبله بالذي يرى كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله بخيبر قبل سوادها وبياضها يعني أرضها ونخلها والناس يقولون لا يصلح قبالة الأرض والنخل وقد قبل رسول الله خيبر وعلى المتقبلين سوى قبالة الأرض العشر ونصف العشر في حصصهم وقال إن أهل الطائف أسلموا وجعلوا عليهم العشر ونصف العشر وإن مكة دخلها رسول الله صلى الله عليه وآله عنوة فكانوا أسراء في يده فأعتقهم وقال اذهبوا فأنتم الطلقاء (م)

دونوں راویوں نے کہا ہم نے امام سے کوفہ کا ذکر کیا اور اس خراج کا جو ان پر عاید کیا گیا ہے اور اس کا جو جاری کیا تھا ان کے اہلبیت نے۔ حضرت نے فرمایا صورت زکوٰۃ یہ ہے کہ جو بخوشی اسلام قبول کرلے تو اس کی زمین اسی کے قبضہ میں رکھی جائے گی اور اس سے دسواں حصہ لیا جائے گا اس غلہ کا جو بارش کے پانی سے اگا بڑھا اور بیسواں حصہ اس کھیت سے جس میں آبپاشی کی گئی ہو اور جسے کاشتکار نے آباد کیا ہو اور اگر آباد نہیں کیا بنجر رکھا ہے تو اس پر امام قابض ہوگا اور ذمہ دار بنائے گا اس کو جو اسے آباد بنائے اور مسلمانوں کا اور قبول کرنے والوں کا دسواں اور بیسواں حصہ ہوگا اور پانچ وسق سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور جو علاقہ بزور شمشیر لیا جائے وہ امام کی طرف آئے گا اور وہ جیسے مناسب سمجھے گا دے گا جیسا کہ رسول اللہ نے خیبر میں کیا اس کی زمین اور درخت دونوں کے لئے لوگ کہتے ہیں کہ زمین اور درخت دونوں پر قبضہ نہیں ہونا چاہیے حالانکہ خیبر میں رسول اللہ نے ایسا نہیں کیا تھا اور اور قبول کرنے والوں پر قبالہ زمین کے سوا دسواں حصہ اور بیسواں حصہ ان کو دینا تھا۔ جب طائف والے مسلمان ہوئے تو ان پر دسواں اور بیسواں حصہ لازم قرار دیا گیا اور مکہ میں چونکہ رسول اللہ یکایک داخل ہوئے تھے اور بزور قبضہ کیا تھا اور وہاں کے لوگ حضرت کے ہاتھ میں قید تھے لہذا حضرت نے ان کو آزاد کرکے فرمایا جاؤ تم طلقا ہو (غلام آزاد کردہ ہو)

۳۔ قال أبو عبد الله عليه السلام في الصدقة فيما سقت السماء والأنهار إذا كان سيحاً أو كان بعلاً العشر وما سقت السواني والدوالي أو سقي بالغرب فنصف العشر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے صدقہ کے بارہ میں جو کھیتی بارش سے نہروں سے سیراب ہو جاری یا چشمے سے تیار ہو اس کی زکوٰۃ دسواں حصہ اور جو ڈولوں کے ذریعہ پانی کھینچنے یا ڈولوں اور رہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام۔ قال له هذه الارض
التی تزارع اهلها ما ترى فيها فقال كل ارض دفعها
اليك السلطان فما حرثته فيها فعليك فيما اخرج الله منها
الذى قاطعك عليه وليس على جميع ما اخرج الله منها
العشر انما عليك العشر فيما يحصل فى يدك بعد مقاسمته
لك (حسن)

۵۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن اقل ما تجب
فيه الزكوٰة من البر والشعير والتمر والزبيب فقال
خمسة اوساق بوسق النبى صلى الله عليه وآله
قلت كم الوسق قال ستون صاعاً قلت هل على العنب
زكوٰة او انما تجب عليه اذا صيره زبيبا قال نعم
اذا خرصه اخرج زكوته (صحیح)

۶۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال فيما سقت السماء
والانهار او كان بعلا العشر واما ما سقت السوانى
والدوالى نصف العشر فقلت له فالارض تكون عندنا
تسقى بالدوالى ثم يزيد الماء فتسقى سيحاً فقال وان ذا
ليكون عندكم كذلك قلت نعم قال النصف والنصف
نصف بنصف العشر ونصف بالعشر فقلت الارض
تسقى بالدوالى ثم يزيد الماء فتسقى السقية والسقيتين
سيحا قال وفى كم تسقى السقية والسقيتين سيحاً قلت فى
ثلثين ليلة واربعين ليلة وقد مضت قبل ذلك فى
الارض ستة اشهر سبعة اشهر قال نصف العشر (مجہول)

۷۔ قال سألت ابا عبد الله علیہ السلام عن التمر والزبيب
ما اقل ما تجب فيه الزكوٰة فقال خمسة اوساق ويترك
معافارة وام جعرور لا يزكيان وان كثرا ويترك للحارس

دو راویوں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا۔ جس زمین میں ہم
زراعت کرتے ہوں اس کے متعلق آپ کا کیا حکم ہے فرمایا ہر
زمین جو بادشاہ تمہیں دے اور تم اس میں کھیتی کرو تو جو کچھ
اس میں سے اللہ پیدا کرے تو زکوٰۃ اس پر ہوگی جو تمہارے حصہ
میں آئے نہ ہر اس چیز پر جو زمین سے پھوٹ نکلی ہو۔ دسواں حصہ
صرف اس پر ہوگا جو تقسیم کے بعد تمہارے حصہ میں آئے

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کم سے کم کتنے وزن
پر زکوٰۃ ہے گیہوں۔ جو۔ چھوارے اور منقی کی فرمایا پانچ
وسق نبی سے میں نے کہا ایک وسق کتنا ہوتا ہے فرمایا ساٹھ
صاع (صاع ۲ سیر ۱۳ چھٹانک چار تولہ) میں نے کہا کیا انگور
پر زکوٰۃ ہے یا اس وقت واجب ہوتی ہے جب وہ منقی ہو جائے
فرمایا ہاں اس کا تخمینہ کرنے کے بعد زکوٰۃ ہوگی۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس غلہ میں جو سیراب کیا گیا ہو
بارش اور نہروں سے یا آب جاری سے تو اس میں دسواں حصہ
لیکن جو آب پاشی یا رہٹ سے ہو تو بیسواں حصہ ہے۔ میں نے
ایک زمین ہمارے پاس ایسی ہوتی ہے کہ جس کو رہٹ سے سیراب
کیا جاتا ہے پھر پانی زیادہ برس جاتا ہے تو وہ زمین آب جاری
سے سیراب ہوتی ہے۔ فرمایا تمہارے لئے ایسا بھی ہوتا ہے
میں نے کہا ہاں فرمایا غلہ آدھا آدھا کرو اور نصف میں سے دسویں حصہ کا
نصف کرو۔ میں نے کہا جو زمین رہٹ سے سیراب کی جائے۔ پھر پانی
زیادہ ہو جائے تو آب جاری سے ایک مرتبہ یا دو مرتبہ سے سیراب
کیا جائے۔ فرمایا ایسا کتنے دن ہو میں نے کہا تیس رات یا چالیس رات
اور اس سے پہلے بھی زمین چھ سات ماہ پانی دیا گیا ہو فرمایا
تو بیسواں حصہ زکوٰۃ ہوگی

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا چھوارے اور منقی
میں سے کم کتنے پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا پانچ وسق پر اور چھوڑ دیا جائے
نارسیدہ اور ناز کا ردرختہ کو چاہے کتنے ہی ہوں اور چھوڑا جائے گا

يكون في النخل بينهما فيترك ذاك للنساء

نگہبانی کرنے والے کا حق اس کے پال پھولوں کے لیے

باب ۸

صدقہ ثمرات میں ایک بار ہے

عن ابی عبدالله علیه السلام قال ایما رجل کان له حرث او ثمرة فصدقها فلیس علیه فیه شئ وان حال علیه الحول عنده فعلیه ان یزکیه والا فلا شئ علیه وان ثبت ذلک الف عام اذا کان بعینه فانما علیه فیه صدقة العشر فاذا اداها مرة واحدة فلا شئ علیه فیها حتی یحوله مالا ویحول علیه الحول وهو عنده (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس شخص کی کھیتی ہو یا پھل ہوں اور صدقہ دیدے تو پھر اس پر کچھ نہیں اگر پھر اس کے پاس اس پر ایک سال گزر جائے لیکن اگر مال اس کے پاس ہو اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر لازم ہے کہ اس کی زکوٰۃ دے ورنہ اس پر کچھ نہیں اگرچہ ہزار برس تک کے پاس بعینہ رہے کیونکہ اس پر دسواں حصہ صدقہ کا ہے پس جب اس نے ایک بار ادا کر دیا تو اب اس پر کچھ نہیں۔ ہاں اگر مال کی صورت میں وہ رقم ایک سال اس کے پاس رہے گی تو زکوٰۃ دینی ہوگی

[illegible]

باب ۹

زکوٰۃ طلا و نقرہ

- عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال فی کل مائتی درهم خمسة دراهم من الفضة وان نقص فلیس علیک زکوة ومن الذهب من کل عشرین دینارا نصف دینار وان نقص فلیس علیک شئ (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے چاندی میں ہر دو سو درہم پر پانچ درہم زکوٰۃ ہے اس سے کم پر کچھ نہیں اور سونے پر بیس دینار پر نصف دینار اس سے کم پر کوئی زکوٰۃ نہیں۔

- قال سئل رجل عن ابی عبدالله علیه السلام فقال انی رجل صائغ اعمل بیدی وانه یجتمع عندی الخمسة والعشرة ففیها زکوة فقال اذا اجتمع مائتا درهم

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں سنار ہوں اپنے ہاتھ سے چیزیں بناتا ہوں میرے پاس جمع ہو جاتے ہیں پانچ اور دس کیا اس میں زکوٰۃ ہے فرمایا جب جمع ہو جائیں

فقال عليها الحول فان عليها زكوة

۳۔ عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام قالا ليس فيما دون العشرين مثقالاً من الذهب شئ فاذا اكملت عشرين مثقالاً ففيها نصف مثقال الى اربعة وعشرين فاذا اكملت اربعة وعشرين ففيها ثلاثة اخماس دينار الى ثمانية وعشرين فعلى هذا الحساب كلما زاد اربعة (موثق)

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا جازت الزكوة العشرين ديناراً ففي كل اربعة دنانير عشر دينار (ض)

۵۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الذهب كم فيه من الزكوة فقال اذا بلغ قيمته مائتي درهم فعليه الزكوة (حسن)

۶۔ قال سألت ابا الحسن عليه السلام كم وضع رسول الله صلى الله عليه وآله الزكوة فقال في كل مائتي درهم خمسة دراهم وان نقصت فلا زكوة فيها وفي الذهب في كل عشرين ديناراً نصف دينار فان نقص فلا زكوة فيها (حسن)

۷۔ قال سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الذهب والفضة ما اقل ما يكون فيه الزكوة قال مائتا درهم وعدلها من الذهب قال وسألته عن النيف الخمسة والعشرة قال ليس عليه شئ حتى يبلغ اربعين فيعطى من اربعين درهماً درهم (م)

۸۔ عن ابي ابراهيم عليه السلام قال قلت له تسعون ومائة درهم وتسعة عشر ديناراً أعليها في الزكوة شئ فقال اذا اجتمع الذهب والفضة فبلغ ذلك مائتي درهم ففيها الزكوة لان عين المال الدراهم وكل ما خلا الدراهم من ذهب او متاع فهو عرض

اور ان پر ایک سال گزر جائے تب زکوۃ ہوگی

حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے
کہ بیس مثقال سونے سے کم پر زکوۃ نہیں۔ جب بیس مثقال
پورے ہو جائیں تو انکی زکوۃ نصف مثقال ہوگی چوبیس تک
اور جب چوبیس پورے ہو جائیں تو ایک دینار کے پانچ
کے تین اٹھائیس تک اسی طرح جب چار بڑھتے جائیں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب زکوۃ بیس دینار
تجاوز کر جائے تو ہر چار دینار پر ایک دینار کا دسواں حصہ
میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا کہ کتنے سونے پر زکوۃ
ہے فرمایا جب اس کی قیمت دو سو درہم کو پہنچ جائے

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ رسول اللہ
کتنے پر زکوۃ مقرر کی ہے فرمایا دو سو درہم پر پانچ درہم
اس سے کم ہو تو اس پر زکوۃ نہیں اور سونے میں بیس دینار
پر نصف دینار اور اگر کم ہو تو اس پر زکوۃ نہیں

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سونے چاندی کے متعلق
گیا کہ کم سے کم کتنے پر ہے فرمایا دو سو درہم پر اور اسی قیمت
کی برابر سونے پر میں نے کہا اس کے بعد اگر پندرہ ہوں
پر کچھ نہیں جب چالیس پر پہنچیں تو ہر چالیس درہم پر ایک در

میں نے امام سے پوچھا اگر ایک سو نوے درہم ہوں اور
انیس دینار تو کیا ان پر زکوۃ ہوگی فرمایا جب سونا چاندی
جمع ہوں اور دونوں مل کر دو سو درہم تک پہنچ جائیں
پھر زکوۃ ہوگی کیونکہ عین المال زکوۃ ہے درہم کی
درہم کے ماسوا جو سونا یا دیگر متاع ہو تو وہ لوٹایا جائے

ودایع الدراهم فی الزکوٰة والدیات (ص)

- قال قلت لابی عبدالله علیه السلام انی کنت فی قریة من قری خراسان یقال لها بخارا فرأیت فیها دراهم تعمل ثلث فضة وثلث من نحاس وثلث رصاص وکانت تجوز عندهم وکنت اعملها وانفقها قال فقال ابو عبدالله علیه السلام لا بأس بذلک اذا کانت تجوز عندهم فقلت أرأیت ان حال علیه الحول وهی عندی وفیها ما یجب علیّ فیه الزکوٰة ازکیها قال نعم انما هو مالک قلت فان اخرجتها الی بلدة لا ینفق فیها مثلها فبقیت عندی حتی یحول علیها الحول ازکیها قال ان کنت تعرف ان فیها من الفضة الخالصة ما یجب علیک فیه الزکوٰة فزک ما کان لک فیها من الفضة الخالصة ودع ما سوی ذلک من الخبیث قلت وان کنت لا اعلم ما فیها من الفضة الخالصة الا انی اعلم ان فیها ما یجب فیه الزکوٰة قال فاسبکها حتی تخلص الفضة ویحترق الخبیث ثم تزکی ما خلص من الفضة لسنة واحدة (مجهول)

درہموں کی طرف زکوٰۃ اور دیات میں

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں خراسان کے بخارا نامی گاؤں میں گیا تھا جہاں میں نے ایسے درہم دیکھے جن میں ایک ثلث چاندی تھی ایک ثلث تانبا اور ایک ثلث رانگ۔ یہ وہاں کے لوگوں میں چلتا تھا اور میں بھی انہیں لے کر خرچ کرتا تھا۔ حضرت نے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر ان میں چلتا ہے۔ میں نے کہا اگر وہ میرے پاس ہوں اور سال گزر جائے تو مجھے کیا زکوٰۃ دینی چاہیے۔ کیا میں زکوٰۃ دوں فرمایا ہاں کیونکہ وہ تمہارا مال ہے۔ میں نے کہا اگر میں انہیں دوسرے شہر میں لے جاؤں جہاں وہ نہیں چلتے اور ان درہموں پر سال گزر جائے تو میں زکوٰۃ دوں فرمایا اگر تم جانتے ہو کہ اس میں خالص چاندی ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر زکوٰۃ دو جتنی اس میں خالص چاندی ہو اور جو کھوٹ ہو اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا اگر مجھے پتہ نہ چلے کہ خالص چاندی کتنی ہے البتہ یہ معلوم ہو کہ زکوٰۃ کتنے پر واجب ہوتی ہے فرمایا اس کو گلا کر دیکھو تاکہ خالص چاندی ملاوٹ سے الگ ہو جائے پس جو خالص ہو اس پر ایک سال کی زکوٰۃ دو

باب ۱۰

زیور اور غیر مسکوک سونے اور چاندی پر زکوٰۃ نہیں

- عن ابی عبدالله علیه السلام قال سألته عن الحلی فیه زکوٰة قال لا (مجهول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا زیور کے متعلق کہ اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔ فرمایا نہیں۔

- عن ابی عبدالله علیه السلام قال سألته عن الحلی فیه زکوٰة قال لا (موثق)

ترجمہ اوپر گزرا

- قال سألت ابا عبدالله علیه السلام عن الحلی ایزکی فقال اذاً لا یبقی منه شیء (ص)

میں نے زیور کے متعلق پوچھا کیا اس میں زکوٰۃ ہے فرمایا کوئی شے اس سے باقی نہ رہے

۴ - قال سمعت اباعبدالله علیه السلام وسالهٗ بعضهم عن الحلی فیه زکوٰة فقال لا ولو بلغ مائة الف (ض)

حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا زیور کی زکات کے متعلق۔ فرمایا نہیں اگرچہ ایک لاکھ کو پہنچ جائے

۵ - قال سالت ابا الحسن علیه السلام عن المال الذی لا یعمل به ولا یقلب قال یلزمه الزکوٰة فی کل سنة الا ان یسبک (م)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جو صرف میں نہیں آتا اور نہ اس کو بدل کیا جاتا ہے فرمایا اس پر ہر سال زکوٰۃ دینی لازم ہوگی مگر جب وہ گلا دیا جائے

۶ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال زکوٰة الحلی عاریته (م)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے زیور کی زکوٰۃ عاریتہً

۷ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال قلت له ان اخی یوسف ولی لهولاء القوم اعمالا اصاب فیها اموالا کثیرة وانه جعل تلک الاموال حلیاً اراد به ان یفر به من الزکوٰة اعلیه الزکوٰة قال لیس علی الحلی زکوٰة وما ادخل علی نفسه من النقصان فی وضعه ومنعه نفسه فضله اکثر مما یخاف من الزکوٰة (حسن)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میرا بھائی یوسف ایک قوم کا سرپرست ہے اعمال میں اس نے بہت سا مال جمع کیا اور اس کا زیور بنوا لیا تاکہ زکوٰۃ سے بچ جائے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا زکوٰۃ تو نہیں زیور پر لیکن زکوٰۃ روک کر جس نقصان سے بچنا چاہا ہے اس سے کہیں زیادہ نقصان اس زکوٰۃ کے نہ دینے میں ہے جس سے وہ ڈر رہا ہے دینے کی صورت میں

۸ - عن ابی ابراهیم علیه السلام قال قلت له انه یجتمع عندی الشیٔ فیبقی نحواً من سنة انزکیه قال لا کل ما لم یحل علیه عندک الحول فلیس علیک فیه زکوٰة وکل ما لم یکن رکازاً فلیس علیک فیه شیٔ قال قلت وما الرکاز قال الصامت المنقوش ثم قال اذا اردت ذلک فاسبکه فانه لیس فی سبائک الذهب ونقار الفضة شیٔ من الزکوٰة (م)

میں نے امام علیہ السلام سے کہا میں نے کچھ مال جمع رکھا تقریباً ایک سال کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک سال پورا نہ ہو جائے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی۔ جب تک رکاز نہ ہو زکوٰۃ نہ ہوگی میں نے کہا رکاز کیا ہے فرمایا وہ صامت منقوش پھر فرمایا اگر تمہارا یہ ارادہ ہو تو اسے گلا ڈالو کیونکہ جب سونے اور چاندی کو گلا ڈالا جائے اس پر زکوٰۃ نہیں

۹ - عن بعض اصحابنا انه قال لیس فی التبر زکوٰة انما هی علی الدنانیر والدراهم (ض)

ہمارے بعض اصحاب نے کہا کہ حضرت نے فرمایا کہ سونے پر زکوٰۃ نہیں بلکہ درہم و دینار پر ہے

۱۰ - عن ابی جعفر علیه السلام لیس علی الجوهر واشباهه زکوٰة وان کثر (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ جواہرات پر زکوٰۃ نہیں چاہے کتنے ہی زیادہ ہوں

باب ۱۱

زکوٰۃ مال غائب و قرض و ودیعت

ـ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام ما تقول فی رجل کان له مال فانطلق به فدفنه فی موضع فلما حال علیه الحول ذهب لیخرجه من موضعه فاحتفر الموضع الذی ظن ان المال فیه مدفون فلم یصبه فمکث بعد ذلک ثلث سنین ثم انه احتفر الموضع من جوانبه کله فوقع علی المال کله کیف یزکیه قال یزکیه لسنة واحدة لانه کان غائبا عنه وان کان احتبسه (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے بارہ میں جس کے پاس کچھ مال ہو اس کو وہ کسی جگہ دفن کردے جب اس پر ایک سال گزر جائے تو وہ اس جگہ کو کھودے جہاں اسے دفن کرنے کا خیال تھا پس وہاں نہ پائے اس کے بعد تین سال گزر جائیں پھر وہ اس جگہ کے آس پاس کھودے اور بعینہ کل مال مل جائے تو وہ زکوٰۃ کس طرح دے فرمایا صرف ایک سال کی دے کیونکہ اور سالوں میں یہ مال اس سے غائب رہا اگرچہ اس نے دبا دیا تھا۔

۲ـ قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یغیب عنه ماله خمس سنین ثم یاتیه فلا یرد راس المال فقال کم یزکیه قال سنة واحدة (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا جس کا مال پانچ سال اس سے غائب رہا پھر اسے مل گیا تو اسے زکوٰۃ کیونکر دینی چاہیے فرمایا صرف ایک سال۔

۳ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لیس فی الدین زکوٰة الا ان یکون صاحب الدین هو الذی یؤخره اذا کان لا یقدر علی اخذه فلیس علیه زکوٰة حتی یقبضه (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے قرض میں زکوٰۃ نہیں اگر مقروض قرض چکانے میں دیر کرے اور قرض دینے والا لینے پر قادر نہ ہو تو جب تک مال پر قابض نہ ہو زکوٰۃ نہیں۔

۴ـ قال سألته عن الرجل یکون له الدین علی الناس تجب فیه الزکوٰة قال لیس علیه الزکوٰة حتی یقبضه فاذا قبضه فعلیه الزکوٰة وان هو طال حبسه علی الناس حتی یتم لذلک سنون فلیس علیه الزکوٰة حتی یخرج فاذا هو خرج زکاه لعامه ذلک وان هو یاخذ منه قلیلا قلیلا فلیزک ما خرج منه اولا اولا فان کان متاعه و دینه و ماله فی تجارته التی یتقلب فیها یوما بیوم یاخذ ویعطی ویبیع ویشتری فهو یشبه العین فی یده فعلیه الزکوٰة

میں نے اس شخص کے بارہ میں سوال کیا جس کا قرضہ لوگوں پر ہو آیا اس میں زکوٰۃ ہے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں جب تک مال قبضہ میں نہ آئے جب قابض ہو جائے تو اس پر زکوٰۃ ہے۔ اور اگر وہ دوسروں کے قبضہ میں سالہا سال رہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں۔ جب نکل آئے تو اسی سال کی زکوٰۃ دے اور اگر تھوڑا تھوڑا ملے تو اسی کے لحاظ سے جو ملتا جائے زکوٰۃ دیا جائے اگر اس کی پونجی قرضہ اور راس المال تجارت میں لگا ہوا ہو اور زیر و زبر اس میں تبدیلی ہوتی رہے کبھی لے کبھی دے کبھی بیچے کبھی خریدے تو وہ ایسا ہے گویا راس المال اسی کے ہاتھ میں ہے

ولا ينبغي له ان يغير ذلك ان كان حال منفعته وماله على ما وصفت لك فيؤخر الزكوٰة (موثق)

اور اس کے لئے زیبا نہیں کہ جب اس کے مال پر حول گزر جائے پھر کوئی تبدیلی کرے اور زکوٰۃ کو تاخیر میں ڈالے

٥ - عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل استقرض مالاً فحال عليه الحول وهو عنده قال ان كان الذي اقرضه يؤدي زكاته فلا زكوٰة عليه وان كان لا يؤدي ادى المستقرض (مجہول)

میں نے ابو عبداللہ سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال کو قرض لے اور اس کو اپنے پاس رکھے یہاں تک کہ ایک سال گزر جائے فرمایا دینے والے نے زکوٰۃ دیدی ہے تب تو خیر ورنہ قرض لینے والا

٦ - قال قلت لابي عبد الله رجل دفع الى رجل مالاً قرضاً على من زكوته على المقرض او على المقترض قال لا بل زكوتها ان كانت موضوعة عنده حولاً على المقترض قال قلت فليس على المقرض زكوتها قال لا يزكى المال من وجهين في عام واحد وليس على الدافع شيء لانه ليس في يده شيء انما المال في يد الآخر فمن كان المال في يده زكاه قال قلت افيزكي مال غيره من ماله فقال انه ماله ما دام في يده وليس ذلك المال لاحد غيره ثم قال يا زرارة ارايت وضيعة ذلك المال وربحه لمن هو وعلى من قلت للمقترض قال فله الفضل وعليه النقصان وله ان ينكح ويلبس منه ويأكل منه ولا ينبغي له ان يزكيه بل يزكيه فانه عليه (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس کے بارہ میں جو مال کسی کو قرض دے تو آیا زکوٰۃ قرض دینے والے پر ہوگی یا قرض لینے والے پر فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں بلکہ اس کی زکوٰۃ قرض لینے والے پر اس وقت ہوگی جب سال بھر اس کے پاس رہے۔ میں نے کہا قرض دینے والے پر زکوٰۃ ہی نہ ہوئی۔ فرمایا مال پر زکوٰۃ نہیں ہوتی دو وجہ سے ایک سال کے اندر دینے والے پر کچھ نہیں کہ وہ مال اس کے قبضہ میں نہیں ہوتا بلکہ دوسرے کے ہاتھ میں اگر اس کے قبضہ میں ہوتا تو وہ دیتا۔ میں نے کہا تو قرض لینے والا مال کی زکوٰۃ دے گا فرمایا اب تو وہ اس کا ہی مال ہے جب تک اس کے قبضہ میں رہے اس کے سوا کسی غیر کا نہیں پھر فرمایا اے زرارہ تم نے غور کیا کہ اس مال کا ضائع ہونا فائدہ یا نقصان کس کے لئے ہے۔ میں نے کہا قرض لینے والے کے لئے فرمایا بس جب بڑھنا گھٹنا اس کے لئے ہے وہ اس سے نکاح کرتا ہے لباس بنتا ہے اور اس سے کھاتا ہے تو کیا زکوٰۃ اس کے لئے ضروری نہیں ہے

٧ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل عليه دين وفي يده مال لغيره هل عليه زكوٰة قال اذا كان قرضاً فحال عليه الحول فزكه (مرسل)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو مقروض ہو اور اس کے پاس دوسرے کا مال ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا جو اس پر قرض ہے اگر اس کو رکھے ہوئے ایک سال گزر جائے تو زکوٰۃ دینی ہوگی

٨ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن رجل باع بيعاً الى ثلث سنين من رجل مليّ بحقه وماله في ثقة يزكي ذلك المال في كل سنة تمر به او يزكيه اذا اخذه فقال لا بل يزكيه

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے متعلق تین سال تک ایسے شخص کے ہاتھ بطور قرض جو معتبر ہو تو کیا اس مال کی زکوٰۃ دے گا یا اس وقت جب اس سے لے فرمایا

اخذہ قلت یکم یزکیہ قال قال قلت تسع سنین (مجہول)

میں نے کہا کتنی بار فرمایا تیئس سال

قال سئلت احدھما علیہما السلام عن رجل علیہ دین وبالٰ وفی بدینہ والمال لغیرہ ھل علیہ زکوٰۃ اذا استقرض فحال علیہ الحول فزکوٰتہ علیہ اذا کان فضلٰ (مرسل)

میں نے دونوں اماموں میں سے کسی ایک سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس پر قرض ہو اور اس کے پاس مال غیر سے اتنا ہو کہ وہ قرض ادا کرنے کی قابل ہو آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا جب قرض لے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی جبکہ اس سے نفع حاصل ہو

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان کان عندک ودیعۃ تحرکھا فعلیک الزکوٰۃ فان لم تحرکھا فلیس علیک شئی

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے پاس امانت ہو اور تم اس کو کام میں لا رہے ہو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر کام میں نہیں لاتے تو نہیں۔

کتبت الیہ اسالہ عن رجل علیہ مہر امراتہ لاتطلبہ منہ اما لرفق بزوجھا واما حیاءً فمکث بذلک علی الرجل عمرھا وعمرہ یجب علیہ زکوٰۃ ذلک المہر ام لا فکتب لا یجب علیہ الزکوٰۃ الا فی مالہ (ص)

میں نے حضرت کو لکھا اس شخص کے بارہ میں جس پر اس کی زوجہ کا مہر ہو مگر اس سے طلب نہیں کرتی خواہ موافقت شوہر کی وجہ سے خواہ حیا کی وجہ سے اسی طرح دونوں کی عمر گزرتی چلی جا رہی ہے آیا شوہر پر اس مہر کی زکوٰۃ ہے حضرت نے لکھا اس پر زکوٰۃ نہیں مگر صرف اپنے مال میں۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل ینسی او یعیر فلا یزال مالہ دیناً کیف یصنع فی زکوتہ قال لا یزکیہ ولا یزکی من الدین انما الزکوٰۃ علی صاحب المال (حسن)

پوچھا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں جو بھول جاتا ہے یا عاریتاً دیدیتا ہے اور اس کا مال برابر قرضہ میں رہتا ہے تو اپنی زکوٰۃ کیسے دے فرمایا وہ نہ اس کی زکوٰۃ دے گا اور نہ اس کی جو اس پر قرضہ ہے۔ زکوٰۃ صاحب مال پر ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انھما قالا ایما رجل کان لہ مال موضوع حتی یحول علیہ الحول فانہ یزکیہ وان کان علیہ من الدین مثلہ واکثر منہ فلیزک ما فی یدہ

دو شخصوں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے اور اس کو ایک سال پورا ہوگیا تو کیا وہ زکوٰۃ دے درانحالیکہ اس پر قرضہ ہے فرمایا اتنا ہی یا اس سے زیادہ جو اس کے ہاتھ میں ہے اس پر زکوٰۃ دے

باب ۱۲

اوقات زکوٰۃ

قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الزکوٰۃ

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا

فقالَ انظر شهراً من السّنة فانوِ ان تؤدّی زکاتك
فیه فاذا دخل ذلك الشهر فانظر ما نضّ یعنی ما حصل
فی یدك من مالك فزكّه فاذا حال الحول من الشهر
الذی زكّیته فیه فاستقبل بمثل ما صنعت لیس لك
اكثر منه (مجهول)

۲ - عن ابی عبد الله علیه السّلام قال قلت له هل
للزکٰوة وقت معلوم تعطی فیه فقال انّ ذلك لیختلف
فی اصابة الرّجل المال واما الفطرة فانها معلومة (مرفوع)

۳ - قلت لابی عبد الله علیه السلام زكاتی تحلّ علیّ فی
شهر ایصلح لی ان احبس منها شیئاً مخافة ان یجیئنی من یسألنی
فقال اذا حال الحول فاخرجها من مالك لا تخلطها بشیء
ثمّ اعطها كیف شئت قال قلت انا كتبتها واثبتها
لیستقیم لی قال لا یضرّك (موثق)

۴ - عن ابی الحسن الرضا علیه السّلام قال سألته
عن الرجل تحلّ علیه الزکٰوة فی السنة فی ثلث اوقات
ایؤخّرها حتّی یدفعها فی وقت واحد فقال متی حلّت اخرجها
عن الزکٰوة فی الحنطة والشعیر والتمر والزبیب متی تجب
علی صاحبها قال اذا صرم واذا خرص (ص)

۵ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام یکون علی الرجل مال
فاقبضه منه متی ازكیه قال اذا قبضته فزكّه قلت فانی اقبض
بعضه فی صدر السّنة وبعضه بعد ذلك قال فتبسّم ثم قال ما
احسن ما دخلت فیها ثم قال ما قبضته منه فی الستة الاشهر الاولی
فزكّه لسنته وما قبضته بعد فی الستة الاخری فاستقبل
به فی السنة المستقبلة كذلك اذا استفدت مالاً منقطعاً
فی السنة كلها فما استفدت منه فی اول السنة الی ستة اشهر

فرمایا سال کا ایک مہینہ مقرر کر لو اور یہ نیت کر لو کہ اپنی زکوٰۃ
اس مہینہ میں دیا کرو گے جب وہ مہینہ آئے تو دیکھو تمہارے مال
سے تمہارے ہاتھ میں کیا ہے اسی پر زکوٰۃ دو جب کہ اس مہینے کے
بعد جس میں زکوٰۃ دی ہے ایک سال گزر جایا کرے تو زکوٰۃ دیا
کرو۔ اس سے زیادہ وقت میں نہیں۔

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا کیا زکوٰۃ کے لئے کوئی وقت
معلوم ہے جس میں دی جائے فرمایا اس میں تو اختلاف ہوگا
بلحاظ کسی شخص کے مال پانے کے لیکن فطرہ کے لئے وقت معلوم ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا زکوٰۃ عاید ہو جاتی
ایک ایسے مہینہ میں کہ میں اس میں سے کچھ روکنا چاہتا ہوں اس
خوف سے کہ میرے پاس سے کوئی مانگنے کو آئے فرمایا جب سال
جائے تو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالو اور اسے کسی مال میں ملاؤ نہیں
پھر جیسے چاہو اسے دو راوی نے کہا میں نے اسے لکھ لیا تاکہ میرے
پاس یہ حکم محفوظ رہے۔ فرمایا اس میں کوئی نقصان نہیں

فرمایا راوی نے میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا اس شخص
کے بارہ میں جس کے اوپر سال کے تین حصوں میں زکوٰۃ ہو تو کیا وہ اس
خیال سے روکے رہے کہ سب زکاتیں ایک ساتھ دے دیگا
فرمایا جب زکوٰۃ کا وقت آ جائے تو وہ اسے نکال دے گیہوں،
چھوارے اور منقیٰ میں وجوب اس وقت ہوگا جب پک جائیں اور
تخمینہ ہو جائے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے
اس میں سے وہ بعض پر قابض ہو گیا تو کب زکوٰۃ دے فرمایا جب
قبضہ ہو جائے تو زکوٰۃ دو میں نے کہا بعض پر قبضہ ہوتا ہے ابتدائی
سال میں اور بعض پر اس کے بعد یہ سن کر حضرت ہنسے اور فرمایا جس پر
تم پہلی ششماہی میں قابض ہو جاؤ تو اس سال کی زکوٰۃ دو اور جس پر
آخری ششماہی میں قابض ہو اسے اگلے سال کے لئے رکھو۔ یہی صورت
ہو گی جو مال ملے تھوڑا تھوڑا ہو کر تمام سال میں پس جو ملا گیا اول ششماہی میں

دركه فی عامك ذلك كله وما استفدت بعد ذلك فاجعله به السنة المستقبلة (مجهول)

اس کی اس سال کی پوری زکوٰۃ دیدو اور جو بعد میں ملے اسکی اگلے سال دینا۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئلته عن رجل يكون نصف ماله عيناً ونصفه ديناً فتحل عليه الزكوة قال يزكي العين ويدع الدين قلت فانه اقتضاه بعد ستة اشهر قال يزكيه حين اقتضاه قلت فان هو حال عليه الحول وحل الشهر الذی كان يزكی فيه وقد اتى لنصف ماله سنة ولنصف الآخر ستة اشهر قال يزكي الذي مرت عليه سنة ويدع الآخر حتى يمر عليه سنة قلت فانه اشتهى ان يزكي ذلك قال ما احسن ذلك (مجهول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کے مال میں نصف اس کے پاس ہو اور نصف قرض ہو اور اس پر سال گزر جائے فرمایا عین المال پر زکوٰۃ دے اور قرضہ کو چھوڑ دے میں نے کہا اگر وہ قرض کا مال چھ ماہ بعد مل جائے فرمایا تو زکوٰۃ دی جائے جب سے وہ ملا ہے میں نے کہا اگر ایک سال گزر گیا اور وہ مہینہ آ جائے جس میں زکوٰۃ دی جاتی ہے اور اس میں سے نصف مال ایک سال کا ہے اور نصف آخر چھ ماہ کا فرمایا زکوٰۃ دی جائے گی اس کی جس پر ایک سال گزر گیا ہو اور باقی کو سال پورا ہونے تک چھوڑ دیا جائے گا۔ میں نے کہا اگر وہ زکوٰۃ دینا چاہے فرمایا اس سے بہتر اور کیا ہے

۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال فی الرجل يخرج زكوته فيقسم بعضها ويبقى بعضها يلتمس بها الموضع فيكون من اوله الى آخره ثلثة اشهر قال لا بأس (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ اگر کوئی شخص زکوٰۃ نکالے اس میں سے کچھ تقسیم کر دے اور کچھ مستحق کی تلاش میں باقی رہے تین ماہ تک اس تلاش میں کوئی مضائقہ نہیں۔

۸ - قال قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل يكون عنده المال يزكيه اذا مضى نصف السنة قال لا ولكن حتى يحول عليه الحول ويحل عليه انه ليس لاحد ان يصلي صلوة الا لوقتها وكذلك الزكوة ولا يصوم احد شهر رمضان الا في شهره الا قضاءً وكل فريضة انما تؤدى اذا حلت (ض)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا ایک شخص کے پاس مال ہے کیا وہ چھ ماہ بعد زکوٰۃ دیدے فرمایا نہیں بلکہ جب سال گزر جائے اور زکوٰۃ واجب ہو جائے کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ وقت سے پہلے نماز پڑھ لے اور نہ ماہ رمضان سے پہلے روزہ رکھے ہاں قضا ہر وقت بجا لا سکتا ہے ہر فریضہ اپنے وقت وجوب پر ادا کیا جاتا ہے۔

۹ - قال قلت لابی جعفر علیه السلام ايزكي الرجل ماله اذا مضى ثلث السنة قال لا ايصلي الاولى قبل الزوال وقد روي ايضاً انه يجوز اذا اتاه من يصلح له الزكوة ان يعجل له قبل وقت الزكوة الا انه يضمنها اذا جاء وقت الزكوة وقد ايسر المعطى او ارتد اعاد الزكوة (حسن)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کیا اپنے مال کی زکوٰۃ دے وہ شخص جس کے مال پر ایک تہائی سال گزرا ہو فرمایا نہیں۔ کیا وہ ظہر کی نماز قبل زوال پڑھ لے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جب ایسا مال ہو کہ اس پر زکوٰۃ عاید ہو گئی تو وقت زکوٰۃ ختم ہونے سے پہلے دیدے اگر وقت زکوٰۃ تک پہنچا شامل ہوا اور دینے کے لئے سہولت ہو

باب ۱۳

شرط زکوٰۃ وقت بیع

۱ - عن ابی عبد اللہ قال باع ابی ارضاً من سلیمان بن عبد الملک بمال فاشترط فی بیعہ ان یزکی ھذا المال من عندہ لست سنین (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ میرے والد نے ایک زمین بیچی سلیمان بن عبد الملک کے ہاتھ اس شرط پر کہ اس زمین کی چھ سال کی زکوٰۃ اپنے پاس سے دے

۲ - قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول باع ابی من ہشام ابن عبد الملک ارضاً لہ بکذا وکذا الف دینار و اشترط علیہ زکوٰۃ ذلک المال عشر سنین وانما فعل ذلک لان ہشاماً کان ہو الوالی (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے میرے والد نے اپنی ایک زمین ہشام بن عبد الملک کے ہاتھ اس شرط پر فروخت کی کہ اس کی دس سال کی زکات دے۔ یہ اس لیے کیا کہ وہ بادشاہ وقت تھا۔

باب ۱۴

وہ مال جس پر صاحب مال کے ہاتھ میں ایک سال نہ گزرے

۱ - قال سئلت ابا ابراہیم علیہ السلام عن الرجل یکون لہ الولد فیغیب بعض ولدہ فلا یدری این ہو ومات الرجل کیف یصنع بمیراث الغائب من ابیہ قال یعزل حتی یجیئی قلت فاذا ہو جاء یزکیہ قال لا حتی یحول علیہ الحول فی یدہ (م)

وبہذا الاسناد عن صفوان عن عبد اللہ بن مسکان عن محمد الحلبی قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یفید المال قال لا یزکیہ حتی یحول علیہ الحول (مجہول)

۲ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل کان لہ مال موضوع حتی اذا کان قریباً من راس الحول انفقہ قبل ان یحول علیہ اعلیہ صدقۃ قال لا (مجہول)

۳ - عن زرارۃ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام

میں نے امام موسیٰ تقی علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو صاحب اولاد ہو اور اس کا ایک بیٹا غائب ہو جائے اور پتہ نہ چلے کہ وہ کہاں ہے اور یہ شخص مر جائے اور اس غائب کے متعلق اس باپ کی میراث کا کیا ہوگا فرمایا اس کے آنے تک روکا جائے میں نے کہا اگر وہ آجائے تو کیا زکوٰۃ دے۔ اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس کو مال ملے فرمایا سال گزرنے سے پہلے اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس مال رکھا ہوا اور وہ سال ختم ہونے کے قریب اسے خرچ کر ڈالے آیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا نہیں۔

زرارہ کہتے ہیں میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا

رجل كان عنده مائتا درهم غير درهم احد عشر شهرا ثم
اصاب درهما بعد ذلك في الشهر الثاني عشر فكملت عنده
مائتا درهم اعليه زكوتها قال لا حتى يحول عليه الحول
وهي مائتا درهم فان كانت مائة وخمسين درهما فاصاب
خمسين بعد ان مضى شهر فلا زكوة عليه حتى يحول على
المائتين الحول قلت فان كانت عنده مائتا درهم غير
درهم فمضى عليها ايام قبل ان ينقضي الشهر ثم اصاب درهما
فاتى على الدراهم مع الدرهم حول أعليه زكوة قال نعم وان
لم يمض عليها جميعا الحول فلا شيء عليه فيها قال وقال زرارة
و محمد بن مسلم قال ابو عبد الله عليه السلام ايما رجل كان
له مال وحال عليه الحول فانه يزكيه قلت له فان هو
وهبه قبل حله بشهر او بيوم قال ليس عليه شيء ابدا
قال وقال زرارة عنه انه قال انما هذا بمنزلة رجل
افطر في شهر رمضان يوما في اقامته ثم خرج في آخر النهار
في سفر فاراد بسفره ذلك ابطال الكفارة التي وجبت عليه و
قال انه حين راى هلال الثاني عشر وجبت عليه الزكوة
ولكنه لو كان وهبها قبل ذلك لجاز ولم يكن عليه شيء
بمنزلة من خرج ثم افطر انما لا يمنع ما حال عليه فاما
ما لم يحل فله منعه ولا يحل له منع مال غيره فيما قد حل
عليه

ایک شخص کے پاس ۱۹۹ درہم ہیں جن پر گیارہ مہینے گزر گئے ہیں اس کے
بعد بارہویں مہینہ ایک درہم اس کو مل گیا اور دو سو درہم پورے
ہو گئے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں جب تک دو سو پر
ایک سال نہ گزر جائے اگر کسی کے پاس ایک سو پچاس درہم ہیں
ایک ماہ بعد پچاس اور مل گئے پس زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک دو سو
پر سال نہ گزر رہے۔ میں نے کہا اگر اس کے پاس ایک درہم
کم دو سو ہوں اور اس پر مہینہ ختم ہونے سے پہلے کچھ دن گزر جائیں
پھر ایک درہم اسے مل جائے اور اس درہم کے ساتھ ان درہموں
پر سال گزر جائے تو کیا اس شخص پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا ہاں اور اگر ان
پر سال پورا نہ ہوگا تو زکوٰۃ نہ ہوگی۔ زرارہ اور محمد بن مسلم نے روایت
کی ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا۔ جس کے پاس مال ہو
اور اس پر سال گزر جائے تو وہ زکوٰۃ دے گا۔ میں نے کہا اگر
وہ وجوب زکوٰۃ سے ایک ماہ یا ایک دن پہلے ہبہ کر دے
فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں اے زرارہ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی اپنی
اقامت کی حالت میں روزہ نہ رکھے اور اس کفارہ سے بچنے کے لئے
جو اس پر واجب ہو گیا ہے آخر دن میں سفر کرے۔ پھر فرمایا
جب بارہویں مہینہ کا چاند دیکھ لے تو زکوٰۃ واجب ہوگی اگر اس سے
پہلے ہبہ کیا ہے تو جائز ہے اور اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی وہ اس شخص
کی مثل ہوگا جو گھر سے نکلنے کے بعد افطار کرے۔ جس پر سال گزر گیا
اس کی زکوٰۃ روکی نہ جائے اور جس پر سال نہیں گزرا اس کو
دیا نہیں جب بارہویں مہینہ کا چاند نہ دیکھے اور دوسرے کو
روکے جبکہ اس پر سال ہو گیا ہو۔

قال زرارة قلت له رجل كانت له مائتا درهم فوهبها
لبعض اخوانه او ولده او اهله فرارا بها من الزكوة
فعل ذلك قبل حلها بشهر فقال اذا دخل الشهر الثاني
عشر فقد حال عليه الحول ووجبت عليه فيها الزكوة
قلت له فان احدث فيها قبل الحول قال جائز ذلك له

زرارہ نے کہا میں نے حضرت سے کہا ایک شخص کے پاس دو سو
درہم ہیں اس نے زکوٰۃ سے بچنے کے لئے ایک مہینہ وجوب زکوٰۃ سے
پہلے اپنے بھائی بیٹے یا بی بی کو وہ مال ہبہ کر دیا۔ فرمایا جب
بارہواں مہینہ داخل ہو جاتا تب اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی۔
میں نے کہا اگر وہ سال گزرنے سے پہلے ایسا کرے فرمایا اس کے لئے جائز ہے

قُلتَ انه فربها من الزكوة قال ما ادخل على نفسه اعظم مما منع من زكوتها فقلت له انه يقدر عليها قال فقال وما علمه انه يقدر عليها وقد خرجت من ملكه قلت فانه دفعها اليه على شرط فقال انه اذا سماها هبة جازت الهبة وسقط الشرط وضمن الزكوة قلت له وكيف يسقط الشرط وتمضى الهبة ويضمن الزكوة فقال هذا شرط فاسد والهبة المضمونة ماضية والزكوة له لازمة عقوبة له

میں نے کہا اس نے زکوٰۃ سے بھاگنے کے لئے ایسا کیا فرمایا جو اس نے اپنے دل میں خیال کیا ہے وہ زکوٰۃ کے روکنے سے زیادہ برا ہے۔ میں نے کہا وہ اس پر قدرت رکھتا ہے فرمایا اسے کیسے معلوم کہ وہ اس پر قدرت رکھتا ہے حالانکہ ہبہ کے بعد وہ چیز اس کی ملک سے خارج ہو گئی۔ میں نے کہا اس نے شرط کے ساتھ ایسا کیا ہے فرمایا جب اس کا نام ہبہ ہوا تو ہبہ جائز ہوا اور شرط ساقط ہوئی اور زکوٰۃ کا ضامن ہوا۔ میں نے کہا۔ شرط کیسے ساقط ہوئی اور ہبہ جاری رہا اور زکوٰۃ لازم ہوئی فرمایا یہ شرط غلط ہے اور جو ضامن مال کے لئے موجب زکوٰۃ تھا جاری ہے اور زکوٰۃ اس کے لئے لازم ہے اور نہ دینا باعث عقوبت ہے

ثم قال انما ذلك له اذا اشترى بها دارا او ارضا او متاعا ثم قال نعما قلت له ان اباك قال لي من فر بها من الزكوة فعليه ان يؤديها قال صدق ابي عليه السلام ان يؤدي ما وجب عليه وما لم يجب عليه فلا شيء عليه فيه ثم قال ارايت لو ان رجلا اغمي عليه يوما ثم مات فذهبت صلاته اكان عليه وقد مات ان يؤديها قلت لا الا ان يكون افاق من يومه ثم قال لو ان رجلا مرض في شهر رمضان ثم مات فيه اكان يصام عنه قلت لا قال فكذلك الرجل لا يؤدي عن ماله الا ما حال عليه الحول (حسن)

پھر فرمایا یہی صورت ہوگی اگر وہ گھر زمین یا کوئی سامان خریدے زیادہ کہتے ہیں میں نے کہا آپ کے والد نے مجھ سے فرمایا تھا جو زکوٰۃ سے بھاگے اس پر واجب ہے کہ زکوٰۃ دے۔ فرمایا میرے والد نے یہ کہا جس پر واجب ہے وہ دے اور جس پر واجب نہیں اس پر کچھ نہیں۔ پھر فرمایا کیا تم نے غور نہیں کیا اس بات پر کہ ایک شخص ایک دن بیہوش رہے پھر مر جائے اس کی نماز قضا ہو جائے تو کیا مرنے کے بعد اس کے لئے ادا کرنا ہے میں نے کہا نہیں مگر اس صورت میں کہ غش سے افاقہ ہو جائے پھر اگر کوئی شخص ماہ رمضان میں بیمار ہو اور پھر مر جائے کیا اس پر روزہ کی قضا ہوگی۔ میں نے کہا نہیں فرمایا پس یہی صورت اس کی ہے جو اپنے مال سے نہیں دیتا مگر اس جگہ جب اس پر سال گزر جائے۔

باب ۱۵

ایک مال کے بعد اگر دوسرا مال ملے

۱۔ قال ابو عبد الله علیه السلام كل شيء جر عليك المال

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر وہ شے جو مال کو تمہاری طرف

فزکّه وکلّما ورثته او وهب لک فاستقبل به حولاً

اس کی زکوٰۃ دو اور ہر وہ شے جو وراثت میں ملے اور ہبہ کی جائے اسے قبول کرو۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الرجل یکون عنده المال فیحول علیه الحول ثم یصیب مالاً آخر قبل ان یحول علی المال الحول قال اذا حال علی المال الاول الحول زکّاهما جمیعاً (م)

راوی نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس مال ہو اور اس کا سال پورا ہو جائے اور پھر اور مال مل جائے قبل پہلے پر سال پورا ہونے کے تو کیا ہو فرمایا جب مال اول پر سال پورا ہو جائے تو اس سب کی زکوٰۃ دیدے۔

باب ۱۶

کساد بازاری کی صورت میں

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل اشتری متاعاً فکسد علیه متاعه وقد کان زکّی ماله قبل ان یشتری به هل علیه الزکوٰة او حتی یبیعه فقال ان کان امسکه لیلتمس الفضل علی راس المال فعلیه الزکوٰة (مجهول)

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو کوئی چیز خریدے اور خریدنے سے پہلے اپنے مال کی زکوٰۃ دیدی ہو حتیٰ وہ پھر زکوٰۃ دے یا اس چیز کی فروخت پر فرمایا اگر اس نے اس لئے روکی ہے کہ راس المال میں زیادتی ہو تو اس پر زکوٰۃ ہوگی

۲۔ قال سألت اباعبد الله علیه السلام عن رجل اشتری متاعاً وکسد علیه وقد زکّی ماله قبل ان یشتری المتاع متی یزکّیه فقال ان کان امسک متاعه یبتغی به راس ماله فلیس علیه زکوٰة وان کان حبسه بعد ما یجد راس ماله فعلیه الزکوٰة بعد ما امسکه بعد راس المال قال وسألته عن الرجل یوضع عنده الاموال یعمل بها فقال اذا حال الحول فلیزکّها (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو کوئی چیز خریدے اور بازار مندا پڑ جائے اور اس چیز کے خریدنے سے پہلے وہ زکوٰۃ دے چکا ہو تو وہ اس مال کی زکوٰۃ کب دے فرمایا اگر اس نے مال کو اپنے راس المال کو پورا کرنے کے لئے روکا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر اصلی سرمایہ حاصل کرنے کے بعد روکا ہے تو اس پر زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد سے جب اس نے راس المال حاصل کر لیا ہو۔ میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مال سے اپنا کاروبار کرتا ہے فرمایا وہ سال ختم ہونے پر زکوٰۃ دے گا۔

۳۔ قال سألته عن الرجل یکون عنده المال موضوعاً فیمکث عنده السنة والسنتین واکثر من ذلک قال لیس علیه زکوٰة حتی یبیعه الا ان یکون اعطی به راس ماله

میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے پاس تجارتی مال اور وہ سال دو سال یا اس سے زیادہ مدت رکھا رہے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی مگر جب اس کو بیچے گا مگر اس صورت میں کہ راس المال اصل کو عطا کیا گیا ہو اس صورت میں منع ہوگا اس کے لئے فائدہ حاصل کرنا

فاذا هو فعل ذلک وجبت فیه الزکوٰۃ وان لم اعطی به
رأس ماله فلیس علیه زکوٰۃ حتی یبیعه وان حبسه بما
حبسه فاذا هو باعه فانما علیه زکوٰۃ سنة واحدة

عن سماعه قال و سألته عن الرجل یکون معه المال مضاربة
هل علیه فی ذلک المال زکوٰۃ اذا کان یتجر به فقال ینبغی
له ان یقول لاصحاب المال زکّوه فان قالوا انا نزکیه
فلیس علیه غیر ذلک وان هم امروه ان یزکیه فلیفعل
قلت ارایت لو قالوا انا نزکیه والرجل یعلم انهم لا یزکونه
فقال اذا هم اقروا بانهم یزکونه فلیس علیه غیر ذلک وان
هم قالوا انا لا نزکیه فلا ینبغی له ان یقبل ذلک المال
ولا یعمل به حتی یزکوه (موثق)

وفی روایة اخری عنه الا ان تطیب نفسک ان تزکیه من
ربحک قال وسألته عن الرجل یربح فی السنة خمسمائة درهم
او ستمائة او سبعمائة هی نفقته واصل المال مضاربة
قال لیس علیه فی الربح زکوٰۃ

۴ - قال کل مال عملت به فعلیک فیه الزکوٰۃ اذا حال
علیه الحول قال یونس تفسیر ذلک انه کل ما عمل للتجارة من
حیوان وغیره فعلیه فیه الزکوٰۃ (مجہول)

۵ - قلت لابی ابراهیم علیه السلام الرجل یشتری
الوصیفة یثبتها عنده لتزید وهو یرید بیعها اعلی
ثمنها زکوٰۃ قال لا حتی یبیعها قلت فاذا باعها یزکی ثمنها
قال لا حتی یحول علیه الحول وهو فی یده (مجہول)

۶ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الزکوٰۃ

اگر وہ ایسا کرے گا تو زکوٰۃ اس پر واجب ہوگی اور اگر عطا نہیں کیا
گیا راس المال تو فروخت کے بعد اس پر زکوٰۃ ہوگی اور اگر اس
کو روکے رہے جتنی مدت بھی روکے تو جب اس کو روکے گا ز
اس پر ایک سال کی زکوٰۃ ہوگی۔

سماعہ نے اس شخص کے متعلق سوال کیا جس کے پاس شرکت کا مال
ہو تو اگر اس سے تجارت ہو تو کیا اس میں زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اس کو
چاہیئے کہ زکوٰۃ کے لئے اپنے ساتھیوں سے کہے۔ اگر وہ کہیں ہم ز
دے چکے تو پھر اس پر کچھ نہیں اور اگر وہ اس سے کہیں زکوٰۃ دیدو
تو وہ ایسا کرے۔ میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ ہم نے زکوٰۃ دیدی ک
اور اس شخص کے علم میں ہو کہ نہیں دی۔ فرمایا جب وہ اقرار کریں
کہ زکوٰۃ دی ہے تو اس پر اس کے سوا اور کچھ نہیں اور اگر کہیں کہ
زکوٰۃ نہیں دی تو اس کے لئے سزاوار نہیں کہ اس مال کو قبول کرے
اس سے کاروبار نہ کرے جب تک کہ وہ زکوٰۃ نہ دیں

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر تم اپنی خوشی سے چاہو تو نفع سے
زکوٰۃ دیدو۔ میں نے کہا کیا حکم ہے اس کے بارہ میں جو ایک سال
پانچ، چھ سو یا سات سو درہم منافع حاصل کرتا ہے اور وہ اس
نفقہ ہوتا ہے اور رہا بھی تجارت کا اصلی سرمایہ الگ رہتا ہے ز
منافع میں اس کے لئے زکوٰۃ نہیں۔

فرمایا ہر وہ مال جس سے تم تجارت کرو اس میں زکوٰۃ ہے جب
پورا ہو جائے۔ یونس نے کہا تفسیر اس کی یہ ہے کہ جو تجارتی کا
ہے حیوان وغیرہ کا تو اس میں صاحب مال پر زکوٰۃ ہے

میں نے امام ابو ابراہیم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص ا
خریدتا ہے اور زیادہ قیمت پر بیچنے کے ارادہ سے اسے ا
رکھتا ہے کیا وہ زکوٰۃ دے فرمایا۔ جب فروخت کرے اور
قیمت ملے اور وہ مال اس کے قبضہ میں سال بھر رہے ت
دے گا۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پو

ال لا تؤخذ من مال المضاربة الا مّا تی یکبه او یزکیه احبه وقال ان کان عندك متاع فی البیت موضوع عطیت به راس مّالك فرغبت عنه فعلیك زکوٰته (مجہول)

فرمایا مال مضاربت نہ لیا جائے گا مگر اس صورت میں کہ اس کی زکوٰۃ یا تو تم دو یا اس کا مالک دے اور فرمایا اگر کوئی مال تمہارے گھر میں رکھا ہوا ور تمہارا راس المال دیا جائے اور تم اس سے نفرت کا اظہار کرو تو تم پر زکوٰۃ ہوگی۔

نال سألہ سعید بن الاعرج وانا اسمع فقال انا نکبس الزیت والتمن نطلب به التجارة فربما مکث عندنا السنة او لسنتین هل علیه زکوٰة قال فقال ان کنت تربح فیه شیئاً تجد راس مالك فعلیك زکوٰته وان کنت انما تربص به لانك لا تجد الا وضیعة فلیس علیك زکوٰة حتی یصیر ذهباً او فضة فاذا صار ذهباً فزکه للسنة التی اتجرت بها (ض)

راوی نے کہا میں محفوظ رکھتا ہوں روغن زیتون اور تیل کو بغرض تجارت اور بسا اوقات ایک دو سال نوبت فروخت نہیں آتی تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی۔ فرمایا اگر تم اس سے راس المال اور منافع چاہتے ہو تو زکوٰۃ ہوگی لیکن اگر بمجبوری انتظار فروخت ہے تو زکوٰۃ نہیں جب تک اس قیمت میں سونا یا چاندی نہ آئے جب آ جائے تو اسی سال کی زکوٰۃ ہوگی جس سال فروخت کیا ہوگا

باب ۱۷

حیوانوں پر زکوٰۃ

۱ ۔ قال وضع امیر المومنین علیه السلام علی الخیل العتاق الراعیة فی کل فرس فی کل عام دینارین وجعل علی البراذین دیناراً (حسن)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو گھوڑیاں آزادی سے چراگاہ میں چرتی ہوں انہیں سے ہر گھوڑی پر دو دینار اور جو ترکی ہوں ہر ایک پر ایک دینار

۲ ۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام هل فی البغال شیء قال لا قلت فکیف صار علی الخیل ولم یصر علی البغال فقال لان البغال لا تلقح والخیل الاناث ینتجن ولیس علی الخیل الذکور شیء قال قلت فما فی الحمیر فقال لیس فیها شیء قال قلت هل علی الفرس او البعیر یکون للرجل یرکبهما شیء فقال لا لیس علی ما یعلف شیء انما الصدقة علی السائمة المرسلة فی مرجها عامها الذی یقتنیها فیه الرجل فاما ما سوی ذلك فلیس فیه شیء (حسن)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا خچر پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ گھوڑی پر ہے خچر پر نہیں فرمایا خچر کے پیٹ میں بچہ نہیں ہوتا اور گھوڑی بچہ دیتی ہے۔ مردوں پر کوئی نے نہیں راوی نے کہا اور گدھوں پر کیا ہے فرمایا کچھ نہیں میں نے پوچھا ایسے گھوڑے اور اونٹ پر جو کسی کی سواری میں رہتا ہو فرمایا کچھ نہیں اور نہ ان پر جو گھر پر چارہ کھاتے ہوں۔ صدقہ تو ان پر ہے جو چراگاہوں میں سال بھر چرتے ہوں اور مالک کو کچھ خرچ نہ کرنا پڑتا ہو ان کے ماسوا پر کچھ نہیں۔

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس علی الدقیق زکوٰۃ الا دقیق یبتغی بہ التجارۃ فانہ من المال الذی یزکی (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے غلّے پر زکوٰۃ نہیں لیکن اگر تجارت کی جائے تو وہ اس مال سے ہوگا جس پر زکوٰۃ ہے

۴ - عن ابی جعفر و ابی عبد اللہ علیہما السلام انہما سئلا عما فی الرقیق فقالا لیس فی الرأس شیٔ اکثر من صاع من تمر اذا حال علیہ الحول ولیس فی ثمنہ شیٔ حتی یحول علیہ الحول (حسن)

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کے غلاموں کے متعلق فرمایا اگرچہ ایک صاع تمر سے زیادہ ہو اس پر کچھ نہیں اگر چہ سال گزر جائے ہاں اس کی قیمت پر سال گزرنے کے بعد ہوگا

۵ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل لم یزک ابلہ و شاتہ عامین فباعہا علی من اشتراہا ان یزکیہا لما مضیٰ قال نعم تؤخذ منہ زکوٰتہا و یتبع بہا البائع او یؤدی زکوٰتہا البائع (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا کہ ایک شخص نے دو سال سے اپنے اونٹ اور بکری کی زکوٰۃ نہیں دی پھر اس نے ان کو فروخت کیا تو کیا ان زکوٰۃ مشتری پر ہوگی ان پچھلے دو سالوں کی فرمایا ہاں زکوٰۃ لی جائے گی بیچنے والے کو اس کے متعلق طے کرنا ہوگا ورنہ بائع کو دینا ہوگی۔

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یکون لہ ابل او بقر او غنم او متاع فیحول علیہا الحول فیموت الابل والبقر والغنم و یحترق المتاع قال لیس علیہ شیٔ (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس کے پاس اونٹ گائے بکری اور سامان ہو اور ان پر سال گزر جائے اور اونٹ گائے اور بکری مر جائیں اور سامان جل جائے تو زکوٰۃ اسے دینی ہوگی فرمایا نہیں۔

۷ قال کان علی علیہ السلام لا یاخذ من صغار الابل شیئا حتی یحول علیہا الحول ولا یاخذ من جمال العمل صدقۃ وکانہ لم یحب ان یاخذ من المذکور شیئا لانہ ظہر یحمل علیہا (حسن)

حضرت علی علیہ السلام چھوٹے اونٹوں پر کچھ نہیں لیتے تھے جب تک ایک سال ان پر نہ گزرے اور بار برداری کے اونٹوں پر کچھ پسند نہیں کرتے تھے کیونکہ انکی پیٹھ پر بوجھ لادا جاتا ہے

باب ۱۵

صدقہ شتر

۱ - عن ابی جعفر و عن ابی عبد اللہ علیہما السلام قالا فی صدقۃ الابل فی کل خمس شاۃ الی ان تبلغ

فرمایا امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام نے اونٹ کے صدقہ میں کہ ہر پانچ پر ایک بکری ہے اور جب تعداد ہو جائے

خمساً وعشرين فاذا بلغت ذلك ففيها ابنة مخاض ثم ليس
فيها شيء حتى تبلغ خمساً وثلاثين ففيها ابنة لبون ثم ليس
فيها شيء حتى تبلغ خمساً واربعين فاذا بلغت خمساً واربعين
ففيها حقة طروقة الفحل ثم ليس فيها شيء حتى تبلغ ستين
فاذا بلغت ستين ففيها جذعة ثم ليس فيها شيء حتى
تبلغ خمساً وسبعين فاذا بلغت خمساً وسبعين ففيها
ابنتا لبون ثم ليس فيها شيء حتى تبلغ تسعين فاذا بلغت
تسعين ففيها حقتان طروقتا الفحل فاذا زادت واحدة
على عشرين ومائة ففي كل خمسين حقة وفي كل اربعين
ابنة لبون ثم ترجع الابل على اسنانها وليس على
النيف شيء ولا على الكسور شيء وليس على العوامل شيء
انما ذلك على السائمة الراعية قال قلت ما في
البخت السائمة شيء قال مثل ما في الابل العربية

پچیس تو چھبیس پر ایک اونٹنی جو دوسرے سال میں ہو دی جائے
اس کے بعد اضافہ نہ ہوگا جب تک ۳۵ تک پہنچے جب ۳۶ ہوں تو
تو اس میں ایک اونٹنی جو تیسرے سال میں ہو دی جائے پھر ۴۵ تک
یہی زکوٰۃ رہے گی لیکن جب ۴۶ ہو جائیں تو چوتھے سال میں داخل
ہونے والی دے جائے اور جب ساٹھ تک پہنچ جائیں تو ساٹھ
کے بعد ایک اونٹ پانچ سالہ دیا جائے اور جب پچھتر سے آگے
بڑھیں تو ایسے دو اونٹ دیں جو تیسرے سال لگے ہوں جب
نوے سے آگے بڑھیں تو دو اونٹ دے جائیں جو چوتھے سال
میں لگے ہوں۔ جب ایک سو اکیس سے بڑھیں تو ہر پچاس پر ایک
اونٹ جو چوتھے سال میں لگا ہو یا ہر چالیس پر ایک اونٹ
جو تیسرے سال میں لگا ہو دو نصابوں کے درمیان جو تعداد ہو
یا کسر ہو اس پر زکوٰۃ نہیں اور نہ باربردار اونٹوں پہ ہے زکوٰۃ
چراگاہوں میں چرنے والوں پہ ہے میں نے کہا چراگاہ میں چرنے
والے بختی اونٹوں پر فرمایا عربی اونٹوں کی طرح انکی بھی زکوٰۃ ہوگی

۲ عن ابي عبد الله عليه السلام قال في خمس قلائص
شاة وليس فيما دون الخمس شيء وفي عشر شاتان وفي
خمس عشرة ثلاث شياه وفي عشرين اربع وفي خمس
وعشرين خمس وفي ست وعشرين بنت مخاض الى
خمس وثلاثين وقال عبد الرحمن هذا فرق بيننا
وبين الناس فاذا زادت واحدة ففيها جذعة الى
خمس وسبعين فاذا زادت واحدة ففيها ابنتا
لبون الى تسعين فاذا كثرت الابل ففي كل خمسين حقة
(حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پانچ اونٹوں کی زکوٰۃ ایک بکری
پانچ سے کم پر کچھ نہیں دس پر دو بکریاں۔ پندرہ پر تین بیس پر
چار پچیس پر پانچ ۲۶ پر ایک اونٹ جو دوسرے سال میں ہو
پینتیس تک۔ عبدالرحمن نے کہا یہ فرق ہمارے اور لوگوں کے
درمیان اس کے بعد اگر ایک بھی زیادہ ہو تو پچھتر تک ایک اونٹ
پانچ سال کا دیا جائے گا اور اگر اس سے زیادہ ہونگے تو دو
دوسرے سال میں داخل ہونے والے اور اگر کثرت ہو جائے
تو ہر پچاس پر ایک چار سال کا۔

۳ عن ابي جعفر عليه السلام قال ليس في صغار الابل شيء
حتى يحول عليه الحول من يوم تنتج (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے چھوٹے اونٹوں پر کوئی زکوٰۃ
نہیں جب تک پیدائش کے بعد ایک سال پورا نہ ہو جائے۔

نوٹ۔ اونٹ کی زکوٰۃ میں اونٹنی دی جائے گی۔

باب ۱۹
گائے کی زکوٰۃ

۱۔ عن ابی جعفر و ابی عبد الله علیهما السلام قالا فی البقر
فی کل ثلاثین بقرة تبیع حولی ولیس فی اقل من ذلک شیء و
فی اربعین بقرة مسنة ولیس فیما بین الاربعین الی ستین
شیء فاذا بلغت الستین ففیها تبیعان الی سبعین
فاذا بلغت سبعین ففیها تبیع ومسنة الی ثمانین فاذا
بلغت ثمانین ففی کل اربعین مسنة الی تسعین فاذا بلغت
تسعین ففیها ثلاث تبایع حولیات واذا بلغت عشرین و
مائة ففی کل اربعین مسنة ثم ترجع البقر علی اسنانها
ولیس علی النیف شیء ولا علی الکسور شیء ولا علی العوامل
شیء انما الصدقة علی السائمة الراعیة وکل ما لم یحل علیه
الحول عند ربه فلا شیء علیه حتی یحول علیه الحول فاذا
حال علیه الحول وجب علیه (حسن)

فرمایا امام ابو جعفر و ابو عبد اللہ علیہما السلام نے کہ گائے میں ہر تیس پر
ایک گائے دی جائے گی جو ایک سال کی ہو (اس میں نر و مادہ کی
قید نہیں) اور تیس سے کم پر زکوٰۃ نہیں اور ہر چالیس پر ایک گائے
جو تیسرے سال میں لگی ہو اور چالیس سے لے کر ساٹھ تک کوئی
زکوٰۃ نہیں جب ساٹھ کو پہنچ جائیں تو ستر تک ایک ایک سال کی
دو گائیں دی جائیں اور جب ستر ہو جائیں تو اسی تک ایک گائے
ایک سال کی اور ایک تیسرے سال والی دی جائے اور جب اسی
ہو جائیں تو نوے تک ایک گائے تیسرے سال والی اور جب نوے
ہو جائیں تو تین گائیں ایک سال والی اور جب ایک سو بیس ہو جائیں
تو ہر چالیس پر ایک سہ سالہ پھر گائے اپنی عمر کے لحاظ سے زکوٰۃ میں
آئے گی دو نصابوں کے اندر جو تعداد ہوگی اس پر زکوٰۃ نہ ہوگی
اور نہ بار برداری کے جانوروں پر زکوٰۃ ان جانوروں پر ہوگی
جو چراگاہوں میں چرتے ہیں اور ایک سال سے کم والے جانور
پر نہ ہوگی۔

باب ۲۰
اونٹوں کی عمر کا بیان

من اول یوم تطرحه امه الی تمام السنة حوار فاذا دخل
فی الثانیة سمی ابن مخاض لان امه قد حملت فاذا دخل فی
السنة الثالثة سمی ابن لبون وذلک ان امه قد وضعت
وصار لها لبن فاذا دخل فی السنة الرابعة سمی الذکر حقا

اول روز سے جب ماں بچہ کو جنم دے تو وہ ایک سال تک حوار کہلائے گا
دوسرے سال اس کا نام ابن مخاض ہوگا کیونکہ اس کی ماں حاملہ ہو گئی ہے
اور تیسرے سال اس کو ابن لبون کہیں گے کیونکہ اس کی ماں جننے کے
بعد دودھ والی ہو گئی ہے اور جب چوتھے سال میں ہوگا تو نر کو حق

والانثى حقة لانه قد استحق ان يحمل عليه فاذا دخل في السنة الخامسة يسمى جذعا فاذا دخل في السادسة يسمى ثنيا لانه قد القى ثنيته فاذا دخل في السابعة القى رباعيته وسمي رباعيا فاذا دخل في الثامنة القى السن التي بعد الرباعية وسمي سديسا فاذا دخل في التاسعة وطرح نابه سمي بازلا فاذا دخل في العاشر فهو مخلف وليس له بعد هذا اسم والاسنان التي يؤخذ منها في الصدقة من ابنة مخاض الى الجذع (حسن)

اور مادہ کو حقہ کہتے ہیں کیونکہ وہ بوجھ لادنے کا حق دار ہو جاتا ہے اور جب پانچویں سال میں داخل ہوتا ہے تو جذع کہتے ہیں اور جب چھ سال کا ہوتا ہے تو ثنی کہتے ہیں کیونکہ اس کے دو دانت نکل آتے ہیں اور سات سال والے کو رباعیہ کہتے ہیں اور جب آٹھویں سال میں داخل ہو تو اس کو سدیس کہتے ہیں اور جب نویں سال میں داخل ہو تو اس کو بازل کہتے ہیں اور دسویں سال والے کو مخلف اس کے بعد کوئی نام نہیں اور جن دانتوں والے پر زکوٰۃ ہوتی ہے وہ مخاض اور جذع ہیں۔

باب ۲۱
بکری کی زکات

۱۔ عن ابي جعفر وابي عبد الله عليهما السلام في الشاة في كل اربعين شاة شاة وليس فيما دون الاربعين شيء ثم ليس فيها شيء حتى تبلغ عشرين ومائة فاذا بلغت عشرين ومائة ففيها مثل ذلك شاة واحدة فاذا زادت على مائة وعشرين ففيها شاتان وليس فيها اكثر من شاتين حتى تبلغ مائتين فاذا بلغت مائتين ففيها مثل ذلك فاذا زادت على المائتين شاة واحدة ففيها ثلاث شياه ثم ليس فيها شيء اكثر من ذلك حتى تبلغ ثلاثمائة فاذا بلغت ثلاث مائة ففيها مثل ذلك ثلاث شياه فاذا زادت واحدة ففيها اربع شياه حتى تبلغ اربعمائة فاذا تمت اربعمائة كان على كل مائة شاة شاة وسقط الامر الاول وليس على ما دون المائة بعد ذلك شيء وليس في النيف شيء وقالا كل مال لم يحل عليه الحول عند ربه فلا شيء عليه فاذا حال عليه الحول وجب عليه (حسن)

حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے بکری کی زکوٰۃ کے متعلق فرمایا ہر چالیس پر ایک بکری اس سے کم پر کچھ نہیں ایک سو بیس تک پہنچنے سے پہلے اور کچھ نہیں جب ایک سو بیس کو پہنچ جائے تو اس پر ایک ہی بکری ہے اور جب اس سے زائد ہوں تو دو بکریاں دو سو تک دو ہی رہیں گی اگر دو سو سے ایک بکری بھی زیادہ ہوگی تو تین بکریاں ہونگی پھر آگے کچھ نہ ہوگا جب تین سو تک پہنچیں گی تو تین ہونگی لیکن اگر ایک بکری زیادہ ہو جائے گی تو پھر چار بکریاں ہونگی اور جب چار سو تک پہنچ جائیں گی تو ہر سو پر ایک بکری ہوگی اور پہلا نصاب ختم ہو جائے گا۔ پھر سو سے کم پر کچھ نہ ہوگا اور کسر پر بھی کچھ نہیں۔ جس مال پر اس کے مالک کے نزدیک سال نہ گزرے گا تو اس پر کوئی زکوٰۃ نہ ہوگی اور جب ہو جائے گا تو واجب ہوگی۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ليس في الاكيلة و

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہیں ہے صدقہ اس بکری میں جو بت

ولا ذات عوار ولا الهرمة ولا الربى التي تربي اثنين ولا شاة لبن ولا فحل الغنم صدقة (حسن)

کھانے والی ہو اور نہ وہ جو دور وزیں بچہ دینے والی اور بکرا یہ زکوٰۃ میں نہیں لئے جائیں گے۔

۳ عن ابي عبد الله عليه السّلام قال لا تؤخذ اكولة والاكولة الكبيرة من الشاة تكون في الغنم ولا والد ولا الكبش الفحل (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زکوٰۃ میں نہیں لی جائے گی زیادہ کھانے والی اور بوڑھی بکری اور نہ بچہ دالی اور نہ مینڈھا۔

۴ - قلت لابي عبد الله عليه السّلام السخل متى تجب فيه الصدقة قال اذا اجذع (موثق)

میں نے حضرت سے پوچھا بکری کے بچہ پر کب زکوٰۃ ہوگی فرمایا جب چھ برس کا ہو جائے۔

باب ۲۲

آداب صدقہ

۱ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السّلام يقول بعث امير المؤمنين عليه السلام مصدقا من الكوفة الى باديتها فقال يا عبد الله انطلق وعليك بتقوى الله وحده لا شريك له ولا تؤثرن دنياك على آخرتك وكن حافظا لما ائتمنتك عليه داعيا لحق الله فيه حتى تاتي نادي بني فلان فاذا قدمت فانزل بمائهم من غير ان تخالط ابياتهم ثم امض اليهم بسكينة ووقار حتى تقوم بينهم وتسلم عليهم ثم تقول لهم يا عباد الله ارسلني اليكم ولي الله لآخذ منكم حق الله في اموالكم فهل لله في اموالكم من حق فتؤدوه الى وليه فان قال لك قائل لا فلا تراجعه وان انعم لك منعم منهم فانطلق معه من غير ان تخيفه او تعده الا خيرا فاذا اتيت ماله فلا تدخله الا باذنه فان اكثره له فقل يا عبد الله اتاذن لي في دخول مالك

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے ایک تحصیل صدقات کو کوفہ سے مواضعات کی طرف بھیجا اور فرمایا اے بندہ خدا جا اور تجھ پر اللہ سے ڈرنا لازم ہے وہ وحدہ لاشریک ہے دیکھ دنیا کو آخرت پر ترجیح نہ دینا اور جس چیز کا میں نے تجھے امین بنایا ہے اس کی حفاظت کر اور حق خدا کی طرف دعوت دینا جب وہاں پہنچنا تو کہنا اے اولاد فلاں جب اس گاؤں پہنچو تو ان کے چشمہ کے پاس اترنا ان کے گھروں سے الگ اور سکینہ و وقار کے ساتھ ان کے پاس جانا اور ان کو سلام کر کے کہنا اے اللہ کے بندو مجھے ولی خدا نے تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ میں تمہارے مالوں میں جو اللہ کا حق ہے وہ لوں لہٰذا تم اسے ولی خدا کو دو اگر ان میں کوئی کہے کہ ہم پر نہیں ہے تو اس کی طرف رجوع نہ کرو اور اگر ان میں کوئی دولت مند ہے اس کے ساتھ جاؤ بغیر اس کو ڈرائے دھمکائے جب تم اس کے مال کے پاس پہنچو تو بغیر اس کی اجازت کے داخل نہ ہو اگر وہ زیادہ مال ہو تو اس سے کہو اے بندۂ خدا اجازت ہے کہ میں داخل ہوں

فان اذن لك فلا تدخله دخول متسلط عليه فيه ولا
عنف به واصدع المال صدعين ثم خيره اى الصدعين
شاء فايهما اختار فلا تعرض له ثم اصدع الباقي في
صدعين ثم خيره فايهما اختار فلا تعرض له
ولا تزال كذلك حتى يبقى ما فيه وفاء لحق الله تبارك
تعالى من ماله فاذا بقي ذلك فاقبض حق الله منه
فاذا قبضته فلا توكل به الا ناصحا شفيقا امينا حفيظا
غير معنف لشئ منها ثم احدر كل ما اجتمع عندك من كل
ناد الينا نصيره حيث امر الله عز وجل فاذا انحدر بها
رسولك فاوعز اليه ان لا يحول بين ناقة وبين فصيلها
ولا يفرق بينهما ولا يمصرن لبنها فيضر ذلك بفصيلها
ولا يجهد بها ركوبا وليعدل بينهن في ذلك وليوردهن
ماء يمر به ولا يعدل بهن عن نبت الارض الى جواد
الطريق في الساعة التي فيها تريح وتعنق وليرفق بهن جهده
حتى يأتينا باذن الله سحاحا سمانا غير متعبات ولا مجهدات
فيقسمن باذن الله على كتاب الله وسنة نبيه صلى
الله عليه وآله على اولياء الله فان ذلك اعظم لاجرك
واقرب لرشدك ينظر الله اليها واليك والى جهدك
ونصيحتك لمن بعثك وبعثت في حاجته فان رسول
الله صلى الله عليه وآله قال ما ينظر الله الى ولي يجهد
نفسه بالطاعة والنصيحة ولامامه الا كان معنا في
الرفيق الاعلى قال ثم بكى ابو عبد الله عليه السلام ثم قال
يا بريد لا والله ما بقيت لله حرمة الا انتهكت ولا عمل
بكتاب الله ولا سنة نبيه في هذا العالم ولا اقيم
في هذا الخلق حد منذ قبض امير المومنين عليه السلام

اور جب وہ اجازت دے تو تحکمانہ انداز کے ساتھ داخل نہ ہو
اور نہ ظلم کرو۔ اس مال کے دو حصے کرو اور صاحب مال کو اختیار
دو کہ وہ جو حصہ چاہے لے لے۔ جو حصہ لے لے اس سے تعرض نہ
کرو یہ تقسیم بالسویہ برابر کرتے رہو یہاں تک کہ اس حد پر آ جائے کہ جو حق
اللہ لینا ہے اس کے مال سے۔ پس اس کو اپنے قبضہ میں کرو
اس کے بعد ایسے کی سپردگی میں دو جو ناصح شفیق امانت دار اور
حفاظت کرنے والا ہو کسی چیز پر ظلم نہ کرے پھر اس سب مال کو جو تمہارے
پاس جمع ہے ہمارے پاس بھیجو اسی طریقہ سے جیسا اللہ نے حکم دیا ہے جب
اپنے پیغامبر کے ساتھ مال زکوٰۃ بھیجو تو اسے تاکید کر دو کہ وہ
اونٹنی سے اس کے بچہ کو جدا نہ کرے اور مویشیوں کے درمیان تفریق
نہ ڈالے اور ان کا دودھ نہ دوہے کہ اس سے بچہ کو نقصان
پہنچے گا اور یہ کہ ان پر سوار نہ ہو۔ اور ان کے درمیان عدل قائم
رکھے اور پانی کے گھاٹ پر سب کو لیجائے اور راستہ کے کناروں پر
جہاں گھاس ہو ان کے آرام کرنے اور کھانے کے وقت ان کو کھینچ
سے نہ روکے اور نرمی و مہربانی کا برتاؤ ان کے ساتھ کرے تاکہ
خدا کے فضل و کرم سے وہ صحیح و سالم فربہ اندامی کے ساتھ ہمارے
پاس پہنچ جائیں بغیر تعب و تکان کے اور ہم ان کو مطابق کتاب و سنت
کے لوگوں پر تقسیم کر دیں خدا کے دوستوں پر یہ تمہارے لئے سب سے
بڑا اجر ہوگا اور ہدایت سے زیادہ قریب اللہ تعالیٰ اس عمل کی
طرف بھی دیکھتا ہے تمہاری طرف بھی اور تمہاری کوشش کی
طرف بھی اور اس نصیحت کی طرف جو تمہارے بھیجنے والے نے تم کو
کی۔ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے جو صاحب حکم طاعت الٰہی اور امام
کو نصیحت کے لئے اپنے نفس کو تعب میں ڈالے گا وہ ہمارا رفیق مراتب اعلیٰ میں ہوگا
پھر حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام روئے اور فرمایا اے برید!
اس زمانہ میں اللہ کی کوئی حرمت ایسی نہیں رہی جس کی ہتک نہ کی گئی ہو
اب نہ کتاب خدا پر عمل ہے اور نہ سنت رسول پر اور جب سے
امیر المومنین علیہ السلام مرے ہیں اس قوم پر حد جاری نہیں کی گئی

ولا عمل بشیء من الحق الی یوم الناس هذا ثم قال اما
والله لا تذهب الایام واللیالی حتی یحیی الله الموتی
ویمیت الاحیاء ویرد الله الحق الی اهله ویقیم
دینه الذی ارتضاه لنفسه ونبیه فابشروا ثم ابشروا
ثم ابشروا فوالله ما الحق الا فی ایدیکم (حسن)

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل ایجمع الناس
المصدق ام یاتیهم علی مناهلهم قال لا یاتیهم علی
مناهلهم فیصدقهم (حسن)

۳- لا تباع الصدقة حتی تعقل (موثق)

۴- قال کان علی صلوات الله علیه اذا بعث مصدقه
قال له اذا اتیت علی رب المال فقل له تصدق رحمک
الله مما اعطاک الله فان ولی عنک فلا تراجعه (موثق)

۵- قال ابو عبد الله علیه السلام مر مصدقک ان لا یحشر
من ماء الی ماء ولا یجمع بین المتفرق ولا یفرق بین المجتمع
واذا دخل المال فلیقسم الغنم نصفین ثم یخیر صاحبها ای
القسمین شاء فاذا اختار فلیدفعه الیه فان تتبعت
نفس صاحب الغنم من النصف الآخر منها شاة او شاتین
او ثلاثا فلیدفعها الیه ثم لیاخذ صدقته فاذا اخرجها
فلیقومها فیمن یرید فاذا قامت علی ثمن فان ارادها صاحبها
فهو احق بها وان لم یردها فلیبعها (مجهول)

۶- قال سئلت ابا الحسن علیه السلام عمن یلی صدقة العشر
علی من لا باس به فقال ان کان ثقة فمره یضعها فی
مواضعها وان لم یکن ثقة فخذها وضعها فی مواضعها (م)

اور نہ اس زمانے کے لوگوں کا کوئی عمل حق ہے پھر فرمایا
دن اور راتیں نہ جائیں گی جب تک وہ وقت نہ آئے کہ اللہ
کو زندہ کرے اور زندوں کو مارے اور حق کو اس کے اہل
کی طرف لوٹائے اور اپنے اس دین کو قائم کرے جس کو اس نے
اپنے لیے پسند کیا ہے اور اپنے نبی کے لیے بشارت ہو تم کو بشارت
ہو تم کو بشارت ہو تم کو خدا کی قسم حق نہیں ہے مگر تمہارے ہاتھ

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا گیا آیا صدقہ
والے کے پاس لوگ جمع ہوں یا وہ لوگوں کے پاس جائے
وہی لوگوں کے پاس جائے اور ان کے صدقات لے

صدقہ کو فروخت نہ کیا جائے جب تک وہ قبضہ میں نہ آ

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب عامل صدقات کو بھیجتے
جب تم صاحب مال کے پاس جانا تو اس سے کہنا جو کچھ تمہیں اللہ
دیا ہے اس کا صدقہ دو اگر وہ تم سے گریز کرے تو اس کا

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے صدقہ لینے والے
کہو کہ وہ جا بجا لوگوں کو جمع نہ کرے اور جو لوگ متفرق ہوں
ایک جگہ جمع نہ کرے اور جو جمع ہو گئے ہوں انہیں متفرق نہ
اور جب زکوٰۃ لینے مال کے پاس جائے تو دو حصوں میں تقسیم
اس کی بکریوں کو اور پھر مالک کو اختیار دے کہ وہ ان دو حصوں
جسے چاہے اپنے لیے اختیار کرے۔ جب وہ انتخاب کر لے
دیدے اور اگر نصف آخر میں سے وہ ایک دو یا تین بکریاں
بدلنا چاہے تو انہیں دیدے اور صدقہ اس سے لے لے۔ پھر
نکالے تو اسے پکارے اس بات پر کہ وہ کیا چاہتا ہے اگر
ہو تو مالک ان کی خریداری کا زیادہ مستحق ہے اگر وہ کسی بکری کو دینا
تو اسی کے ہاتھ فروخت کر دے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو
کی طرف سے بے پرواہ ہو فرمایا اگر وہ مرد معتمد ہے تو اس
کہ وہ اس مال کو اس کی جگہ رکھے ورنہ اس سے لے کر صحیح مقام پر

عن محمد بن مقرن بن عبد الله بن زمعة بن سبيع عن ابيه
عن جده عن جد ابيه ان امير المومنين صلوات الله عليه كتب له
في كتابه الذي كتب له بخطه لما بعثه على الصدقات
من بلغت عنده من الابل صدقة الجذعة وليست عنده
جذعة وعنده حقة فانه يقبل منه الحقة ويجعل معها
شاتين وعشرين درهماً ومن بلغت عنده صدقة الحقة
وليست عنده حقة وعنده جذعة فانه يقبل منه
الجذعة ويعطيه المصدق شاتين او عشرين درهماً
ومن بلغت صدقته حقة وليست عنده حقة وعنده
ابنة لبون فانه يقبل منه ابنة لبون ويعطي
شاتين او عشرين درهماً ومن بلغت صدقته ابنة
لبون وعنده حقة فانه يقبل منه الحقة ويعطيه
المصدق شاتين او عشرين درهماً ومن بلغت صدقته
ابنة لبون وليست عنده ابنة لبون وعنده ابنة مخاض
فانه يقبل منه ابنة مخاض ويعطي معها شاتين او عشرين
درهماً ومن بلغت صدقته ابنة مخاض وليست عنده
وعنده ابنة لبون فانه تقبل منه ابنة لبون ويعطيه
المصدق شاتين او عشرين درهماً ومن لم يكن
عنده ابنة مخاض على وجهها وعنده ابن لبون ذكر
فانه يقبل منه ابن لبون ذكر وليس معه شيء ومن
لم يكن معه الا اربعة من الابل وليس له مال غيرها
فليس فيها شيء الا ان يشاء ربها فاذا بلغ ماله خمساً من
الابل ففيها شاة (مجہول)

عن رجل من ثقيف قال استعملني علي بن ابي طالب عليه السلام
على بانقيا وسواد من سواد الكوفة فقال لي والناس
حضور انظر خراجك فجد فيه ولا تترك منه درهماً
فاذا اردت ان تتوجه الى عملك فمر علي

امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے دست مبارک سے محصل صدقات
کو لکھا جس اونٹوں والے کو صدقہ میں پانچ سال کا اونٹ دینا
ہو اور اس کے پاس اس عمر کا اونٹ نہ ہو بلکہ چار سال کا ہو
تو وہی اس سے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اور
بیس درہم اور لئے جائیں اور جسے صدقہ میں چار سال والا دینا
ہو اور اس کے پاس پانچ سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور
محصل صدقات اسے دو بکریاں اور بیس درہم دے اور
جسے ۴ سال والا دینا ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو بلکہ تین
سال کا ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں
اور بیس درہم اور دے اور جسے ۳ سال والا دینا ہے
اور اس کے پاس چار سال کا ہے تو لے لیا جائے اور محصل اسے
دو بکریاں اور بیس درہم دے اور جسے تین سال والا دینا
ہے اور اس کے پاس دو سال والا ہے تو اسے لے لیا جائے
اور اس کے دو بکریاں اور بیس درہم اور لئے جائیں اور
جسے دو سال والا دینا ہو اور اس کے پاس تین سال کا
ہو تو لے لیا جائے اور محصل اسے دو بکریاں اور بیس درہم
دے اور جس کے پاس دو سال کا نہ ہو اور اس کے پاس
تین سال کا نر ہو تو اسے لے لیا جائے اور اس کے ساتھ کچھ
نہیں اور جس کے پاس صرف چار ہی اونٹ ہوں اور ان کے
علاوہ کوئی جانور نہ ہو تو اس سے کچھ نہ لیا جائے ہاں ان کا مالک
دیدے یہ دوسری بات ہے۔ جب اس کے پاس پانچ اونٹ
ہو جائیں تو ان میں ایک بکری ہے۔

راوی کہتا ہے جب علی علیہ السلام نے مجھے مضافات کوفہ
کا عامل صدقات بنایا تو لوگوں کی موجودگی میں فرمایا اپنے
خراج پر نظر رکھنا اور ایک درہم نہ چھوڑنا اور جب جانے
کا ارادہ ہو تو میری طرف سے گزرنا۔

فاستیه، فقال لی ان الذی سمعت منی خدعته ایاك ان تضرب مسلما او یهودیاً او نصرانیاً فی درهم خراج او تبیع دابة عمل فی درهم فانا امرنا ان ناخذ منهم العفو (ض)

جب میں حضرت کے پاس آیا تو فرمایا کہ جو کچھ مجھ سے سنا تھا وہ از راہ تقیہ تھا۔ اپنے کو بچائے رکھنا اس سے کہ کسی مسلمان، یہودی یا نصرانی کو ایک درہم خراج نہ دینے پر مارے ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ ان سے عفو چاہیں

باب ۲۳

زکوٰۃ مالِ یتیم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام فی مال الیتیم علیه زکوٰة قال اذا کان موضوعاً فلیس علیه زکوٰة واذا عملت به فانت له ضامن والربح للیتیم (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مال یتیم اگر رکھا ہوا ہے تو اس پر زکوٰۃ نہیں اور اگر اس سے تم تجارت کرو تو تم اس کے ضامن ہو اور نفع یتیم کو دیا جائے گا۔

۲ قال قلت لابی عبد اللہ علیه السلام مال الیتیم یکون عندی فاتجر به قال اذا حرکته فعلیك زکوٰة قال قلت فانی احرکه ثمانیة اشهر وادعه اربعة اشهر قال علیك زکوٰة (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا یتیم کا مال میرے پاس ہے میں اس سے تجارت کرتا ہوں فرمایا تم پر زکوٰۃ ہوگی میں نے کہا میں آٹھ ماہ تو کام میں لاتا ہوں اور چار ماہ چھوڑ دیتا ہوں فرمایا تو بھی تم پر زکوٰۃ ہوگی۔

۳ - قلت لابی عبد اللہ علیه السلام هل علی مال الیتیم زکوٰة قال لا الا ان یتجر به او یعمل به (حسن)

میں نے پوچھا مال یتیم پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں لیکن اگر تجارت اس سے کی جائے گی یا کوئی اور کام کیا جائے گا تو ہوگی

۴ - قال سمعت اباعبد اللہ علیه السلام یقول لیس علی مال الیتیم زکوٰة وان بلغ الیتیم فلیس علیه لما مضی زکوٰة ولا علیه فیما بقی حتی یدرك فاذا ادرك فانما علیه زکوٰة واحدة ثم کان علیه مثل ما علی غیره من الناس (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ مال یتیم پر زکوٰۃ نہیں۔ اور جب بالغ ہو جائے تو پچھلے زمانہ کی زکوٰۃ اس پر ہوگی اور نہ اس پر جو باقی ہے ہاں اگر نفع حاصل کیا ہے تو اس پر ایک زکوٰۃ ہوگی اس کے بعد اسی طرح ہوگی جیسے اوروں پر

۵ - قال لیس علی مال الیتیم فی الدین والمال الصامت شئ فاما الغلات فعلیها الصدقة واجبة (حسن)

فرمایا یتیم پر دین اور مال صامت پر زکوٰۃ نہیں لیکن غلات میں زکوٰۃ واجب ہے

۶ - قال سمعت اباعبد اللہ علیه السلام یقول لیس فی مال الیتیم زکوٰة الا ان یتجر به فالربح للیتیم فان

فرمایا یتیم کے مال میں زکوٰۃ نہیں مگر جبکہ تجارت کی جائے اور اس سے جو نفع ہوگا وہ یتیم کا ہوگا۔ اگر

تبع فعلى الذى يتجر به (مجهول)

٧ - قال ارسلت الى ابى عبد الله عليه السلام ان لى اخوة صغارا فمتى تجب على اموالهم الزكوة قال اذا وجبت عليهم الصلوة وجبت الزكوة قلت فما لم تجب عليهم الصلوة قال اذا اتجر به فزكه (موثق)

قال كتبت الى ابى الحسن الرضا عليه السلام اسأله عن الوصى ايزكى زكوة الفطرة عن اليتامى اذا كان لهم مال قال فكتب عليه السلام لا زكوة على يتيم (ص)

رکھا رہے تو اسی پر ہوگا جس سے تجارت کی جائے

میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا میرے چند چھوٹے بھائی ہیں ان کے مال میں زکوٰۃ کب واجب ہوگی فرمایا جب نماز واجب ہوگی میں نے کہا جب تک نماز واجب نہ ہو فرمایا اگر اس مال سے تجارت ہوگی تو زکوٰۃ ہوگی۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے بذریعہ خط پوچھا وصی کے متعلق کہ آیا اس پر یتیموں کے مال سے زکوٰۃ دینا ہے حضرت نے لکھا یتیم پر زکوٰۃ نہیں۔

باب ۲۳

زکوٰۃ مالِ مملوک و مکاتب و مجنون

١ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال ليس فى مال المملوك شئ ولو كان له الف الف ولو احتاج لم يعط من الزكوة شئ (حسن)

٢ - قلت لابى عبد الله عليه السلام امرأة من اهلنا مختلطة اعليها زكوة مال فقال ان كان عمل به فعليها زكوة وان لم يعمل به فلا (مجهول)

٣ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن امرأة مصابة لها مال فى يد اخيها هل عليه زكوة فقال ان كان اخوها يتجر به فعليه زكوة (ض) عن عبد صالح عليه السلام مثله

٤ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال ليس فى مال المكاتب زكوة

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ غلام کے مال میں زکوٰۃ نہیں اگرچہ ہزاروں اس کے پاس ہوں اور اگر وہ محتاج ہو تو اسے زکوٰۃ سے کچھ نہ دیا جائے گا

میں نے پوچھا ہمارے خاندان میں ایک احمق عورت ہے۔ تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا اگر اس مال سے کچھ کاروبار ہوتا ہے تو زکوٰۃ ہوگی ورنہ نہیں۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک عورت صحیح الدماغ نہیں اس کا مال اس کے بھائی کے پاس ہے تو کیا اس پر زکوٰۃ ہوگی فرمایا اگر اس کا بھائی اس مال سے تجارت کرے گا تو اس پر زکوٰۃ ہوگی امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے

فرمایا حضرت نے مال مکاتب میں زکوٰۃ نہیں

مکاتب وہ غلام ہے جس نے اپنے آقا سے کچھ تحریری معاہدہ اپنی آزادی کا کیا ہو۔

۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام مملوك في يده مال اعليه زكوة قال لا قلت ولا على سيده قال لا انه لم يصل الى سيده وليس هو للمملوك (مجهول)

میں نے حضرت سے کہا ایک غلام کے پاس مال ہے آیا اس پر زکوٰۃ ہے فرمایا نہیں میں نے کہا اور اس کے آقا پر فرمایا نہیں کیونکہ وہ مال اس کے قبضہ میں نہیں اور وہ مملوک کا بھی نہیں کیونکہ وہ خود آقا کی ملکیت ہے

باب ۲۴

سرکاری ٹیکس کے متعلق

۱ ۔ سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ان اصحاب ابي اتوه فسالوه عما ياخذ السلطان فرق لهم وانه ليعلم ان الزكوة لا تحل الا لاهلها فامرهم ان يحتسبوا به فجال فكري والله لهم فقلت يا ابت انهم ان سمعوا اذا لم يزك احد فقال يا بني حق احب الله ان يظهره (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میرے والد کے اصحاب ان کے پاس آئے اور سوال کیا جو ٹیکس بادشاہ لیتا ہے تو زکوٰۃ میں شمار ہو جائے گا حالانکہ یہ معلوم ہے کہ زکوٰۃ اس کے اہل کو دی جاتی ہے آپ نے ان کو حکم دیا کہ اسکو حساب زکوٰۃ میں رکھیں۔ میں اس حکم سے بڑا فکر مند ہوا میں نے کہا بابا جان اگر لوگ اس حکم کو سنیں گے تو کوئی بھی زکوٰۃ نہ دے گا فرمایا بیٹا حق کا ظاہر کرنا اللہ پسند کرتا ہے

نوٹ۔ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرأۃ العقول میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث محمول بر تقیہ ہے۔ ظاہر ہے اگر ان لوگوں کو جو مخالف مذہب اہلبیت تھے اگر یہ پتہ چل جاتا کہ امام سرکاری خراج کو داخل زکوٰۃ نہیں جانتے تو فوراً بادشاہ کے عتاب میں آجاتے

۲ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن العشور التي تؤخذ من الرجل ايحتسب بها من زكاته قال نعم ان شاء (ص)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ (ظالم بادشاہ) دسواں حصہ جو لیتا ہے اس کو زکوٰۃ میں شمار کیا جائے فرمایا ہاں اگر چاہے (احوط یہ ہے کہ زکوٰۃ دوبارہ دے)

۳ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل يرث الارض وليشتريها فيؤدي خراجها الى السلطان هل عليه عشر قال لا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص زمین کا وارث ہوتا ہے اور اسے خریدتا ہے اور بادشاہ کو خراج دیتا ہے کیا اس پر دسواں حصہ زکات کا دینا ہوگا فرمایا نہ

۴ عن ابي عبد الله عليه السلام في الزكوة فقال ما اخذ منكم بنو امية فاحتسبوا به ولا تعطوهم شيئا ما استطعتم فان المال لا يبقى على هذا ان تزكيه مرتين (مجهول)

میں نے حضرت سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا فرمایا جو مال تم سے بنی امیہ لے لیں اسے حساب میں رکھو اور جہاں تک ممکن ہو ان کو نہ دو کیونکہ اگر تم دو بار دیدو گے تو مال ہی باقی نہ رہے گا

۵ ۔ سئل ابا الحسن موسى عليه السلام عما يخرج منها

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا اس مال کے متعلق جس سے

ما علیه فقال ان کان السلطان یاخذ خراجه فلیس علیك شئ وان لم یاخذ السلطان منك شیئاً فعلیك اخراج عشر ما یکون فیها (مجهول)

تو اس پر کیا ہے فرمایا اگر بادشاہ نے اپنا خراج لے لیا تو تم پر کچھ نہیں اور اگر نہیں لیا تو تم پر دسواں حصہ نکالنا ہے

۴۔ قال ما اخذه منك العاشر فطرحه فی کوزه فهو من زکوتك وما لم یطرح فی الکوز فلا تحتسبه من زکوتك (ض)

فرمایا جب محصّل تم سے زکوۃ لے کر اپنی جھولی میں ڈال لے تو وہ تمہاری زکوۃ ادا ہوگی اور اگر نہ ڈالے تو اسے اپنی زکوۃ نہ سمجھو

باب ۲۵

اپنے اہل میں مال نفقہ کیلئے چھوڑنا

۱۔ عن ابی الحسن الماضی علیه السلام قال قلت له رجل خلف عند اهله نفقة الفین لسنتین علیها زکوة مال قال ان کان شاهداً فعلیه زکوة وان کان غائباً فلیس علیه زکوة (موثق)

میں نے امام علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو اپنے اہل و عیال کے دو سال کے نفقہ کے لئے دو ہزار روپیہ چھوڑے تو کیا اس پر زکوۃ ہوگی فرمایا اگر وہ موجود ہے تو زکوۃ ہوگی اور اگر غائب ہے تو نہیں۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل وضع لعیاله الف درهم نفقة فحال علیها الحول قال ان کان مقیماً زکاه وان کان غائباً لم یزک (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جو اپنے اہل کے نفقہ کے لئے ایک ہزار روپیہ رکھے اور اس پر سال گزر جائے تو اگر وہ مقیم ہے تو زکوۃ دے گا اور غائب ہے تو نہیں۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له الرجل یخلف لاهله ثلاثة آلاف درهم نفقة سنتین علیه زکوة قال ان کان شاهداً فعلیها زکوة وان کان غائباً فلیس فیها شئ (مجهول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا اگر ایک شخص اپنے اہل کے دو سال کے نفقہ کے لئے تین ہزار روپیہ چھوڑے تو آیا اس پر زکوۃ ہوگی فرمایا اگر وہ موجود ہے تو ہوگی ورنہ نہیں۔

باب ۲۶

دھوکہ سے بجائے محتاج کے مالدار کو زکوٰۃ دینا

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام فی رجل یعطی زکوٰۃ مالہ رجلاً وھو یریٰ انہ معسرٌ فوجدہ موسراً قال لا تجزی عنہ (مرسلہ)

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک و تعالیٰ اشرک بین الاغنیاء و الفقراء فی الاموال فلیس لھم ان یصرفوا فی غیر شرکائھم (موثق)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ایک شخص کو محتاج سمجھکر زکوٰۃ دے اور بعد میں معلوم ہو کہ وہ مالدار تھا فرمایا یہ زکوٰۃ کافی نہ ہوگی۔

فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ نے اموال میں اغنیا و فقرا کو شریک کیا ہے پس اغنیا کو نہ چاہیے کہ وہ فقرا کے غیر کو اس میں شریک کریں

باب ۲۷

وہ زکوٰۃ جو اہل ولایہ کے غیر کو دی جائے

۱- عن ابی جعفر و عن ابی عبد اللہ علیہما السّلام انہما قالا فی الرجل یکون فی بعض الاھواء الحروریۃ والمرجیۃ والعثمانیۃ والقدریۃ ثم یتوب و یعرف ھذا الامر و یحسن رایہ ایعید کل صلوٰۃ صلاھا او صوم او زکوٰۃ او حج او لیس علیہ اعادۃ شیٔ من ذلک قال لیس علیہ اعادۃ شیٔ من ذلک غیر الزکوٰۃ لابد ان یؤدیھا لانہ وضع الزکوٰۃ فی غیر موضعھا وانما موضعھا اھل الولایۃ (حسن)

۲- قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول ما من رجل یمنع درھماً من حق الا انفق اثنین فی غیر حقہ و ما من رجل منع حقاً فی مالہ الا طوقہ اللہ بہ حیۃ من نار یوم القیامۃ قال تلث رجل عارف ادی زکوٰۃ

فرمایا ابو عبداللہ اور ابو جعفر علیہما السلام نے اس شخص کے بارہ میں جو خارجی۔ مرجیہ۔ عثمانیہ یا قدریہ مذہب میں داخل ہو گیا ہو پھر توبہ کر لے اور اپنی صحیح رائے سے امر حق کو پہچان لے تو اس کو نماز روزہ وغیرہ کے اعادہ کی ضرورت نہیں البتہ زکوٰۃ جو اس نے اس زمانہ میں دی ہو وہ دوبارہ دینی ہوگی کیونکہ غلط ہاتھوں میں دی گئی اس کا صحیح مقام و مصرف اہل ولایت یعنی امام کی خدمت میں پہنچانا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو ایک درہم بھی راہ خدا میں نہ دے اور دو درہم ایسے کاموں میں خرچ کر دے اللہ جو کوئی اپنے مال سے زکوٰۃ نہ دے تو روز قیامت خدا اس کی گردن میں آگ کا طوق ڈال دے گا میں نے کہا ایک مرد عارف نے زکوٰۃ

الى غير اهلها زمانا هل عليه ان يؤديها ثانية الى
اهلها اذا علمهم قال نعم قال قلت فان لم يعرف لها
اهلا فلم يؤدها او لم يعلم انها عليه فعلم بعد
ذلك قال يؤديها الى اهلها لما مضى قال قلت له
فانه لم يعلم اهلها فدفعها الى من ليس هو لها
باهل وقد كان طلب واجتهد ثم علم بعد ذلك
سوء ما صنع قال ليس عليه ان يؤديها مرة اخرى (حسن)
عن زرارة مثله غير انه قال ان اجتهد فقد برئ
وان قصر في الاجتهاد في الطلب فلا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصدقۃ
والزکوٰۃ لا یحابی بها قریب ولا یمنعها بعید (حسن)

۴۔ قال لی شهاب بن عبد ربه اقرأ ابا عبد اللہ
علیہ السلام السلام واعلمه انه یصیبنی فزع فی منامی
قال قلت له ان شهابا یقرئک السلام ویقول لک انه
یصیبنی فزع فی منامی قال قل له فلیزک ماله قال فابلغت
شهابا ذلک فقال لی فتبلغه عنی فقلت نعم فقال قل له
ان الصبیان فضلا عن الرجال لیعلمون انی ازکی مالی
قال فابلغته فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام قل له
انک تخرجها ولا تضعها فی مواضعها (حسن)

۵۔ قال کتب الیّ ابو عبد اللہ علیہ السلام ان کل
عمل عمله الناصب فی حال ضلاله او حال نصبه
ثم منّ اللہ علیه وعرّفه هذا الامر فانه یؤجر علیه
ویکتب له الا الزکوٰۃ فانه یعیدها لانه وضعها فی
غیر موضعها وانما موضعها اهل الولایة واما الصلوٰۃ
والصوم فلیس علیه قضاؤهما (حسن)

۶۔ عن الرضا علیہ السلام قال سألته عن الزکوٰۃ

اس کے غیر اہل کو ایک مدت تک تو کیا وہ دوبارہ زکوٰۃ دے اس کے
اہل کو جب ان کا پتہ چل جائے فرمایا ہاں میں نے کہا اگر وہ
مستحق کو نہ پہچانے اور نہ دے یا یہی نہ جانتا ہو کہ اس پر زکوٰۃ
واجب ہے اور بعد کو معلوم ہو فرمایا تو گزرے ہوئے زمانہ
کی زکوٰۃ اس کے مستحقوں کو دے۔ میں نے کہا اگر حقدار معلوم
نہ ہوں اور وہ غیر مستحق کو دیدے اور جستجو کے بعد یہ پتہ چلے
کہ اس نے غلط جگہ دی ہے فرمایا تو اس صورت میں دوبارہ
نہ دے گا۔ اور زرارہ سے مروی ہے کہ فرمایا اگر پوری طرح
تلاش کر لی ہے تب تو بری ہوگا ورنہ نہیں۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ صدقہ اور زکوٰۃ دینے
میں قریب و بعید کا لحاظ نہیں

مجھ سے شہاب بن عبد ربہ نے کہا کہ حضرت ابو عبداللہ کو میرا سلام
پہنچا کر کہو کہ رات کو میں خواب میں ڈرتا ہوں میں نے حضرت سے
جا کر یہی کہا۔ فرمایا اس سے کہو کہ اپنے مال کی زکوٰۃ دے
میں نے شہاب سے جا کر کہدیا اس نے کہا میری طرف سے حضرت
سے کہو کہ بچے بہتر ہیں مردوں سے وہ جانتے ہیں کہ میں اپنے
مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اس سے کہو کہ
تم جو زکوٰۃ دیتے ہو اس کو صحیح طریقہ سے صرف نہیں کرتے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر عمل جو ایک ناصبی ضلالت
و ناصبیت کی حالت میں بجا لائے گا۔ اور پھر خدا اس پر احسان کرے
کہ وہ مذہب حقہ کو اختیار کرے تو اس کو اس کا اجر ملے گا اور
اس کے نامۂ عمل میں لکھا جائے گا سوائے زکوٰۃ کے کہ وہ اسے
دوبارہ دینی ہوگی کیونکہ اس نے غلط ہاتھوں میں اسے دیا
وہ دینی چاہیے تھی اہل ولایت کو۔ رہے نماز و روزہ تو ان کی
قضا اس پر نہیں ہے۔

میں نے امام رضا علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا

هل توضع فيمن لا يعرف قال لا ولا زكوة الفطرة

آیا وہ اس کو دی جائے جو معرفت نہیں رکھتا فرمایا نہیں اور نہ زکوٰۃ فطرہ۔

باب ۲۵

میت کی طرف سے ادائیگی زکوٰۃ

۱۔ عن ابي عبدالله عليه السلام في رجل فرط في اخراج زكوته في حيوته فلما حضرته الوفاة حسب جميع ما كان فرط فيه مما لزمه من الزكوة ثم اوصى به ان يخرج ذلك فيدفع الى من يجب له قال جائز يخرج ذلك من جميع المال انما هو بمنزلة دين لو كان عليه ليس للورثة شيء حتى يؤدوا ما اوصى به من الزكوة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اس شخص کے بارہ میں جس سے کوتاہی ہوئی ہو زکوٰۃ نکالنے کے بارہ میں۔ جب موت کا وقت آئے اور وہ اس زکوٰۃ کا حساب کرے جس کو اس نے نہیں دیا پھر وصیت کرے کہ اس کو اس کے مال سے ادا کیا جائے تو جائز ہے کہ اس کے تمام مال سے وہ زکوٰۃ نکالی جائے کیونکہ وہ مثل قرضہ کے ہے جو اس پر ہے ورثہ کو اس زکوٰۃ نکالنے بعد ورثہ ملے گا

۲۔ قال قلت لابي جعفر عليه السلام رجل لم يزك ماله فاخرج زكوته عند موته فادّاها كان ذلك يجزي عنه قال نعم قلت فان اوصى بوصيته من ثلثه ولم يكن زكّى ايجزي عنه من زكوته قال نعم تحسب له زكوة ولا يكون له نافلة وعليه فريضة (حسن)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دی وہ وقت مرگ اسے دیتا ہے کیا یہ کافی ہوگی فرمایا ہاں میں نے کہا اگر وہ وصیت کرے ثلث مال کی اور اس نے زکوٰۃ نہیں دی ہے کیا یہ اسکی زکوٰۃ کے لئے کافی ہوگی فرمایا ہاں زکوٰۃ میں محسوب ہوگا یہ مال اور جب زکوٰۃ فرض ہو تو نافلہ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

۳۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام ان على اخي زكوة كثيرة افاقضيها او اؤديها عنه فقال لي وكيف لك بذلك قلت احتاط قال نعم اذا تفرج عنه (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میرے بھائی پر بہت زکوٰۃ ہے میں اپنی طرف سے دوں یا وہ اپنی طرف سے ادا کرے فرمایا تم کیوں دو میں نے کہا از راہ احتیاط۔ فرمایا ہاں اگر دو اس سے اسکی اللہ کشائش ہوگی

۴۔ قال قلت له رجل يموت وعليه خمسمائة درهم من الزكوة وعليه حجة الاسلام وترك ثلاثمائة درهم فاوصى بحجة الاسلام وان يقضى عنه دين الزكوة قال يحج عنه من اقرب ما يكون ويخرج البقية في الزكوة (حسن)

میں نے کہا ایک شخص مرگیا اور اس کے ذمہ پانچ سو درہم زکوٰۃ ہے اور حج بھی ہے اور اس کا ترکہ تین سو درہم ہے اس نے حج کی وصیت کی اور یہ کہ زکوٰۃ کا قرضہ دیا جائے فرمایا پہلے اس مقدار سے حج کیا جائے اور باقی سے زکوٰۃ

۵۔ قلت لابي الحسن عليه السلام رجل مات وعليه

ایک شخص مرگیا اور اس پر

زکوٰۃ واوصی ان تقضی عنه الزکوٰۃ وولده محاویج ان دفعوها اضر ذلك بهم ضررا شدیدا فقال یخرجونها فیعودون بها علی انفسهم ویخرجون منها شیئاً فیدفع الی غیرهم (حسن)

زکوٰۃ ہے اور اس نے زکوٰۃ دینے کی وصیت کی ہے اس کی اولاد صاحب حاجت ہے اگر زکوٰۃ دی جاتی ہے تو ان کو سخت نقصان پہنچتا ہے فرمایا وہ زکوٰۃ تو نکالیں لیکن اسے اپنے اوپر تقسیم کر لیں اور اس میں سے کچھ اوروں کو دیدیں

باب ۲۹

کم از کم اور زیادہ سے زیادہ زکوٰۃ دینا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول لا یعطی احد من الزکوٰۃ اقل من خمسة دراهم وهو اقل ما فرض الله عزوجل من الزکوٰۃ فی اموال المسلمین فلا تعطوا احدا من الزکوٰۃ اقل من خمسة دراهم فصاعدا (ص)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ کسی کو زکوٰۃ پانچ درہم سے کم نہ دی جائے خدا نے پانچ درہم سے کم زکوٰۃ نہیں رکھی پس اس سے کم نہ دو زیادہ دے سکتے ہو۔

۲۔ قال قلت له اعطی الرجل ثمانین درهما من الزکوٰۃ قال نعم وزده قلت اعطیه مائة قال نعم واغنه ان قدرت ان تغنیه (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص کو اسی درہم دیدیے جائیں فرمایا ہاں بلکہ اور زیادہ میں نے کہا سو فرمایا ہاں اگر تم کر سکتے ہو تو اسے غنی کر دو۔

۳۔ عن ابی الحسن موسی علیه السلام قال قلت له اعطی الرجل من الزکوٰۃ ثمانین درهما قال نعم وزده قلت اعطیه مائة قال نعم واغنه ان قدرت ان تغنیه

ترجمہ اوپر گزرا

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل کم یعطی الرجل من الزکوٰۃ قال قال ابو جعفر علیه السلام اذا اعطیته فاغنه (موثق)

حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا ایک شخص کو کتنی زکوٰۃ دی جائے فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال تعطیه من الزکوٰۃ حتی تغنیه

اتنا دے سکتے ہو کہ وہ غنی ہو جائے۔

باب ۳۰
زکوٰۃ عیال مومن کو دی جائے

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یموت ویترک العیال ایعطون الزکوٰۃ قال نعم حتی ینشوا ویبلغوا ویسالوا من این کانوا یعیشون اذا قطع ذالک عنہم فقلت انہم لا یعرفون قال یحفظ فیہم میتہم ویحبب الیہم دین ابیہم فلا یلبثوا ان یہتموا بدین ابیہم فاذا بلغوا وعدلوا الی غیرکم فلا تعطوہم (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص مرجاتا ہے اور اولاد چھوڑ جاتا ہے کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے فرمایا ہاں جب انکی نشو و نما ہو اور بالغ ہوں اور ان سے پوچھا جائے کہ جب یہ زکوٰۃ ان کو نہ دی جاتی تو وہ کہاں سے کھاتے تھے۔ میں نے کہا وہ کچھ معرفت نہیں رکھتے فرمایا ان کے مرنے والوں کی یاد دلائی جائے اور ان کے باپ کے دین کی محبت ان کے دل میں پیدا کی جائے اور یہاں تک کہ وہ اپنے باپ کے دین پر قائم ہوں اگر بالغ ہونے کے بعد وہ کسی دوسرے دین کی طرف چلے جائیں تو پھر زکوٰۃ ان کو نہ دی جائے۔

۲۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن رجل عارف فاضل توفی وترک علیہ دینا قد ابتلی بہ لم یکن بمفسد ولا بمسرف ولا معروف بالسئلۃ ہل یقضی عنہ من الزکوٰۃ الالف والالفان قال نعم

میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو مرد عارف فاضل ہو وہ مرجائے اور اس پر قرضہ ہو جس میں وہ مبتلا تھا اور وہ مفسد تھا نہ مسرف اور نہ احمق تو کیا اس کا قرضہ زکوٰۃ سے چکا دیا جائے ہزار دو ہزار روپیہ کا فرمایا ہاں

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ذریۃ الرجل المسلم اذا مات اعطوا من الزکوٰۃ والفطرۃ کما کان یعطی ابوہم حتی یبلغوا فاذا بلغوا وعرفوا ما کان ابوہم یعرف اعطوا وان نصبوا لم یعطوا (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ مرد مسلمان کی اولاد کو جب ان کا باپ مرجائے زکوٰۃ و فطرہ دیا جائے جیسے ان کے باپ کو دیا جاتا تھا۔ ان کے بالغ ہونے تک۔ جب بالغ ہو جائیں اور اپنے باپ کی طرح صاحب معرفت ہوں تو زکوٰۃ دی جائے اور اگر ناصبی ہو جائیں تو نہ دی جائے۔

باب ۳۱
تفضیل زکوٰۃ

۱۔ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام انی ربما

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں بسا اوقات

قسمت الشئ بين اصحابي اصلهم به فكيف اعطيهم
فقال اعطهم على الهجرة في الدين والعقل والفقه (۲)

قال سالت ابا الحسن عليه السلام عن الزكوٰة
يفضل بعض من يعطى ممن لا يسئل على غيره قال نعم
يفضل الذى لا يسئل على الذى يسئل (مجهول)

۳ قال ابو عبد الله عليه السلام ان صدقة الخف
والظلف تدفع الى المتجملين من المسلمين فاما صدقة
الذهب والفضة وما كيل بالقفيز مما اخرجت
الارض فللفقراء المدقعين قال ابن سنان قلت
كيف صار هذا هكذا فقال لان هولاء متجملون يستحيون
من الناس فيدفع اليهم اجمل الامرين عند الناس
وكل صدقة (م)

۴ - عن ابى ابراهيم عليه السلام قال قلت له
الرجل يعطى الالف الدراهم من الزكوٰة يقسمها فيحدث
نفسه ان يعطى الرجل منها ثم يبدو له ويعزله
ويعطى غيره قال لا باس به (مجهول)

۵ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول
اتى النبى صلى الله عليه وآله بشئ فقسمه فلم يسع اهل الصفة
جميعا فخص به اناسا منهم فخاف رسول الله صلى
الله عليه وآله ان يكون قد دخل قلوب الاخرين
شئ فخرج اليهم فقال معذرة الى الله عز وجل
واليكم يا اهل الصفة انا اوتينا بشئ فاردنا
ان نقسمه بينكم فلم يسعكم فخصصت به اناسا
منكم خشينا جزعهم وهلعهم (ض)

۶ - عن ابى عبد الله عليه السلام و عن ابى الحسن
عليه السلام فى الرجل ياخذ الشئ للرجل ثم يبدو له فيجعله

میں اپنے اصحاب میں زکوٰۃ تقسیم کرتا ہوں اور انکو پہنچاتا ہوں پس
میں کس صورت سے تقسیم کروں فرمایا ان کو فضیلت دی جائے بلحاظ
ہجرت فی الدین اور بلحاظ عقل و علم دین کے

میں نے ابی الحسن علیہ السلام سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھا کیا اس
کو جو سوال نہیں کرتا سوال کرنے والے پر فضیلت ہے فرمایا ہاں
جو سوال نہیں کرتا اسے سوال کرنے والے پر فضیلت ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ صدقہ اونٹ اور گائے
کو دیا جائے شاندار مسلمانوں کو لیکن سونے چاندی یا غلات کا
صدقہ ان فقراء کے لئے ہے جن بیچاروں کے چہرے گرد آلود
ہوں ابن سنان نے کہا میں نے حضرت سے کہا کہ یہ کیسے فرمایا
جو شاندار لوگ ہوتے ہیں وہ لوگوں سے مانگنے میں حیا کرتے
ہیں پس ان کو سب سے اچھی چیز دی جائے اور وہ کل صدقہ ہو

میں نے کہا ایک شخص ہزار درہم زکوٰۃ دیتا ہے اور اسے تقسیم
کرتا ہے پھر اس کے دل میں آتا ہے کہ فلاں شخص کو دے چکا ہے
پھر اسے معزول کرکے دوسرے کو دیتا ہے فرمایا کیا مضائقہ
ہے

رسول اللہ کے پاس کچھ مال لایا گیا آپ نے اسے تقسیم کیا وہ
چونکہ تمام اہل صفہ کے لئے کافی نہ تھا اس لئے آپ نے ان
میں سے بعض پر تقسیم کیا۔ پھر حضرت کو یہ خوف ہوا کہ جنہیں
نہیں ملا ہے انہیں ملال ہوگا۔ آپ ان کے پاس آئے فرمایا
اللہ سے اور تم سے معذرت خواہ ہوں اے اہل صفہ ہمارے
پاس تھوڑی سی چیز آئی تھی ہم نے چاہا کہ تم سب میں تقسیم کردیں
لیکن وہ سب کے لئے کافی نہ تھی لہذا تم میں سے کچھ لوگوں کو
مخصوص کرنا پڑا جن کی فریاد و زاری کا ہم کو خوف تھا

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو کسی چیز کو ایک شخص کے لئے لے پھر اسے
دوسرے کو دیدے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

باب ۳۲

زکوٰۃ میں فضیلت قرابت

۱۔ عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال قلت لہ لی قرابۃ انفق علی بعضھم وافضل بعضھم فیاتینی ابان الزکوٰۃ فاعطیھم منھا قال مستحقون لھا قلت نعم قال ھم افضل من غیرھم اعطھم قال قلت فمن ذا الذی یلزمنی من ذوی قرابتی حتی لا احسب الزکوٰۃ علیھم فقال ابوک وامک قلت ابی وامی قال الوالدان والولد (موثق)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرے رشتہ دار ہیں جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دے کر میں انکی نفقہ پر خرچ کرتا ہوں۔ میری زکوٰۃ کا وقت آگیا تو کیا میں ان کو زکوٰۃ دیدوں؟ فرمایا کیا وہ مستحق ہیں میں نے کہا ہاں فرمایا تو وہ غیروں سے افضل ہیں انہیں دیدو۔ میں نے کہا وہ کون رشتہ دار ہیں جن کو میں نہ دوں فرمایا وہ تمہارے باپ اور ماں ہیں میں نے کہا میرے ماں باپ فرمایا ماں باپ اور بیٹا۔

۲۔ قال سالہ رجل وانا اسمع قال اعطی قرابتی زکوٰۃ مالی وھم لا یعرفون قال فقال لا تعط الزکوٰۃ الا مسلماً واعطھم من غیر ذلک ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اترون انما فی المال الزکوٰۃ وحدھا ما فرض اللہ فی المال من غیر الزکوٰۃ اکثر تعطی منہ القرابۃ والمعترض لک ممن یسالک فتعطیہ ما لم تعرفہ بالنصب فاذا عرفتہ بالنصب فلا تعطہ الا ان تخاف لسانہ فتشتری دینک وعرضک منہ (حسن)

ایک شخص نے کہا میں اپنے رشتہ داروں کو اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہوں درانحالیکہ وہ معرفت نہیں رکھتے فرمایا زکوٰۃ مسلمان کے سوا کسی کو نہ دو اور نصابی زکوٰۃ کے علاوہ ان کو دے سکتے ہو پھر حضرت نے فرمایا کیا تم کو معلوم نہیں کہ زکوٰۃ اور دوسرے صدقات تم قرابت داروں کو دے سکتے ہو مانگنے والوں میں سے جو ناصبی نہ ہوں ان کو دو اور جب کا ناصبی ہونا معلوم ہو جائے تو مت دو ہاں اگر ان کی زبان درازی کا خوف ہو تو اپنے دین اور آبرو کو ان سے بچاؤ۔

۳۔ قال سألت الرضا علیہ السلام عن الرجل لہ قرابۃ وموال واتباع یحبون امیر المومنین علیہ السلام ولیس یعرفون صاحب ھذا الامر ایعطون من الزکوٰۃ قال لا (ض)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے قرابت دار، دوست اور پیرو امیر المومنین کو دوست رکھتے ہیں لیکن صاحب الامر کی معرفت نہیں رکھتے، کیا ان کو زکوٰۃ دی جائے فرمایا نہیں۔

۴۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یکون لہ الزکوٰۃ ولہ قرابۃ محتاجون غیر عارفین ایعطیھم من الزکوٰۃ فقال لا ولا کرامۃ لا یجعل الزکوٰۃ وقایۃ لمالہ یعطیھم من غیر الزکوٰۃ ان اراد (موثق)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جسے زکوٰۃ دینی ہے اور اس کے کچھ محتاج رشتہ دار بے معرفت ہیں آیا وہ ان کو زکوٰۃ دے فرمایا نہیں۔ دینا اسکے کرامت و بزرگی ہے اور زکوٰۃ کو اپنے مال کی حفاظت قرار نہ دے علاوہ زکوٰۃ کے انہیں دے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خمسة لا يعطون من الزكوة شيئاً الاب والام والولد والمملوك والمرأة وذلك انهم عياله لازمون له (۳)

فرمایا پانچ کو زکوٰۃ میں سے کچھ نہ دیا جائے گا۔ باپ ماں اولاد غلام اور زوجہ کیونکہ یہ اس کے عیال ہیں لازم النفقہ۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تعطى الزكوة الاخ والاخت والعم والعمة والخال والخالة ولا يعطى الجد والجدة (۴)

فرمایا حضرت نے زکوٰۃ دیجائے گی بھائی بہن چچا اور پھوپی ماموں اور خالہ کو اور نہ دی جائے گی دادا اور دادی کو۔

قلت لابی الحسن علیہ السلام رجل من مواليك له قرابة كلهم يقولون بك وله زكوة ايجوز له ان يعطيهم جميع زكوته قال نعم (مجہول)

میں نے کہا ابو الحسن علیہ السلام سے ایک شخص کے بہت سے قرابت دار ہیں اور اس کے پاس مال زکوٰۃ ہے آیا جائز ہے کہ وہ ان سب کو مال زکوٰۃ دیدے فرمایا ہاں۔

سألت ابا الحسن علیہ السلام فقلت ما تقول في الرجل يضع زكوته كلها في اهل بيته وهم يتولونك فقال نعم (مجہول)

میں نے امام علیہ السلام سے سوال کیا اس شخص کے متعلق جو اپنی کل زکوٰۃ اپنے اہل بیت کو دیتا ہے اور وہ آپ کے دوستوں میں سے ہیں۔ فرمایا ٹھیک ہے

قال كتبت الى ابی الحسن الثالث علیہ السلام ان لي ارحاما ونساء فيجوز ان اعطيهم من الزكوة شيئاً فكتب الى ابو الحسن الثالث ان ذلك جائز لكم (مجہول)

میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ میرے لئے کچھ لڑکے اور لڑکیاں (غیر واجب النفقہ) ہیں کیا ان کو زکوٰۃ میں سے کچھ دوں حضرت نے مجھے لکھا تمہارے لئے جائز ہے

سألت صادق علیہ السلام ادفع عشر مالي الى ولد ابني قال نعم لا بأس (مرسل)

میں نے پوچھا میں اپنے مال کا دسواں حصہ اپنے پوتے کو دے سکتا ہوں فرمایا ہاں کوئی مضائقہ نہیں۔

باب ۳۳

نادر (متفرقات)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سأله بعض اصحابنا عن رجل اشترى اباه من الزكوة زكوة ماله قال اشترى خير رقبة لا بأس بذلك (مجہول)

کسی نے حضرت سے پوچھا کیا ایک شخص مال زکوٰۃ سے اپنے غلام باپ کو خرید سکتا ہے فرمایا یہ تو آزاد کرنے کی بہترین صورت ہے اس میں کوئی حرج نہیں

سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل على ابيه دين ولابيه مؤنة ايعطي اباه من زكوته يقضي دينه

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس کے باپ پر قرض ہے اور اس کے لئے خرچ بھی ہے آیا بیٹا زکوٰۃ میں سے کچھ دے کر قرضہ چکادے

قال نعم ومن احق من ابيه (موثق)

فرمایا ہاں اور اس سے زیادہ مستحق اور کون ہوگا

۳ - قلت لابي عبد الله عليه السلام رجل حلّت عليه الزكوٰة ومات ابوه وعليه دين أيؤدّي زكوته في دين ابيه وللابن مال كثير فقال ان كان ابوه اورثه مالاً ثم ظهر عليه دين لم يعلم به يومئذ فيقضيه عنه قضاه من جميع الميراث ولم يقضه من زكوته وان لم اورثه مالاً لم يكن احد احق بزكوته من دين ابيه فاذا اداها في دين ابيه على هذه الحال اجزأت عنه (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس پر مال زکوٰۃ ہو اور اس کا باپ مقروض مرجائے تو کیا وہ اپنی زکوٰۃ سے اس کا قرض ادا کر دے درانحالیکہ لڑکے کے پاس مال کثیر ہو فرمایا اگر اس کا باپ میراث میں مال چھوڑ گیا ہے اور بعد میں اس پر قرضہ معلوم ہو جو پہلے معلوم نہ تھا تو باپ کے مال سے قرضہ ادا کیا جائے اور زکوٰۃ سے نہیں اور اگر مال نہیں چھوڑا تو اس کی زکوٰۃ کے لیے باپ کے قرضہ کو ادا کرنے سے بہتر اور کیا ہو سکتا ہے اگر وہ ادا کر دے تو یہ کافی ہوگا

باب ۳۴

زکوٰۃ کا ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجنا

۱ - قلت لابي عبد الله عليه السلام رجل بعث بمال لزكوته لتقسم فضاعت هل عليه ضمانها حتى تقسم فقال اذا وجد لها موضعاً فلم يدفعها فهو لها ضامن حتى يدفعها فان لم يجد لها من يدفعها اليه فبعث بها الى اهلها فليس عليه ضمان لانها خرجت من يده وكذلك الوصي الذي يوصى اليه يكون ضامناً لما دفع اليه اذا وجد ربه الذي امر بدفعه اليه فان لم يجد فليس عليه ضمان (حسن)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے اپنا مال زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے کہیں بھیجا ہو اور وہ ضائع ہو جائے تو کیا وہ اس کا ضامن ہوگا جب تک وہ تقسیم ہو فرمایا اگر اس کے مستحق موجود ہوں اور ان کو نہ دے تو ضامن ہوگا جب تک وہ مستحقوں کو نہ پہنچے اور اگر کوئی مستحق نہ ملے اور وہ کسی دوسری جگہ اس کے اہل کو بھیجے تو پھر وہ ضامن نہ ہوگا کیونکہ وہ مال اب اس کے ہاتھ میں نہیں۔ یہی صورت وصی کی ہوگی کہ جو چیز اس کے سپرد کی گئی ہے وہ اس کا ضامن ہوگا اور جب صاحب مال اس شخص کو پائے جس کو دینے کا حکم ہے تو اسے دیدے اور اگر نہ ملے تو وہ ضامن نہ ہوگا

۲ - عن ابي جعفر عليه السلام قال اذا اخرج الرجل الزكوٰة من ماله ثم سمّاها لقوم فضاعت او ارسل بها اليهم فضاعت فلا شيء عليه (حسن)

فرمایا حضرت نے جب کوئی اپنے مال کی زکوٰۃ نکالے پھر کچھ لوگوں کی سپرد کر دے اور وہ مال ضائع ہو جائے کیا ان کے پاس اس مال کو کسی کے ہاتھ لوگوں کے پاس بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے تو اس صاحب مال کی برأت ہوگی

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال اذا اخرجہا من مالہ فذہبت ولم یسمہا لاحد فقد برئ منہا (حسن)

فرمایا اگر اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور وہ بغیر کسی کو دئے ہاتھ سے چلی جائے تو وہ بری ہوگا

۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل بعث الیہ اخ لہ زکوٰتہ لیقسمہا فضاعت فقال لیس علی الرسول ولا علی المودی ضمان قلت فانہ لم یجد لہا اہلاً ففسدت وتغیرت ایضمنہا قال لا ولکن ان عرف لہا اہلاً فعطبت او فسدت فہو لہا ضامن حتی یخرجہا (حسن)

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس کا بھائی اس کے پاس اپنی زکوٰۃ تقسیم کرنے کے لئے بھیجے اور وہ ضائع ہو جائے فرمایا اس کی ضمانت نہ لے جانے والے پر ہوگی اور نہ جس کو بھیجی گئی تھی میں نے پوچھا اگر مستحق نہ ملنے سے خراب ہو جائے یا اس میں تغیر آ جائے تو کیا وہ اس کا ذمہ دار ہوگا فرمایا نہیں لیکن اگر مستحق موجود ہے اور نہ دے اور وہ شے تباہ ہو جائے یا فاسد ہو جائے تو وہ اس کا ضامن ہوگا اور اس کا ادا کرنا لازم ہوگا

۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن الرجل یبعث بزکوٰتہ فتسرق او تضیع قال لیس علیہ شئ (موثق)

میں نے پوچھا ایسے شخص کے بارہ میں جو کسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے اور وہ چوری ہو جائے یا ضائع ہو جائے فرمایا اس پر کوئی تاوان نہیں

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال فی الزکوٰۃ یبعث بہا الرجل الی بلد غیر بلدہ قال لا بأس ان یبعث بالثلث او الربع شک ابو احمد

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو مال زکوٰۃ کسی دوسرے شہر میں بھیجتا ہے فرمایا وہ تہائی یا چوتھائی مال بھیجے

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یعطی الزکوٰۃ یقسمہا الہ ان یخرج الشئ منہا من البلدۃ التی ہو فیہا الی غیرہا قال لا بأس (حسن)

پوچھا ایک شخص کو زکوٰۃ تقسیم کے لئے دی جائے اور وہ اسے دوسرے شہر میں لے جائے تو وہ اپنا حق لے لے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقسم صدقۃ اہل البوادی فی اہل البوادی وصدقۃ اہل الحضر فی اہل الحضر ولا یقسمہا بینہم بالسویۃ انما یقسمہا علی قدر ما یحضرہ منہم وما یری لیس فی ذلک شئ موقت (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ صدقات اہل بادیہ کو اہل بادیہ پر تقسیم کرتے تھے اور شہر والوں کے صدقات کو شہر والوں پر اور سب پر برابر تقسیم نہیں کرتے تھے بلکہ بقدر انکی ضرورتوں کے اور یہ نہیں دیکھتے تھے کہ اس میں کوئی شئے موقت ہے

۹۔ قال کنا مع ابی بصیر فاتاہ عمرو بن الیاس فقال لہ یا ابا محمد ان اخی بحلب بعث الیّ بمال من الزکوٰۃ اقسمہ بالکوفۃ فقطع علیہ الطریق فہل عندک فیہ روایۃ فقال نعم سالت ابا جعفر علیہ السلام عن ہذہ المسئلۃ ولم اظن ان احداً یسئلنی عنہا ابداً فقلت

ہم ابوبصیر کے ساتھ تھے کہ ان کے پاس عمرو بن الیاس آیا اور کہنے لگا اے ابو محمد حلب میں میرا بھائی ہے اس نے میرے پاس مال زکوٰۃ بھیجا تاکہ میں کوفہ میں تقسیم کر دوں راستہ میں ڈاکہ پڑ گیا کیا اس کے بارہ میں آپ کے پاس کوئی روایت ہے انہوں نے کہا ہے میں نے امام محمد باقرؑ سے یہ سوال کیا تھا اور مجھے گمان نہ تھا کہ کوئی اس کو پوچھے گا

لابی جعفر علیہ السلام جعلت فداک الرجل یبعث بزکوته من ارض الی ارض فیقطع علیه الطریق فقال قد اجزأت عنه ولو کنت انا لاعدتها (موثق)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں شخص مال زکوۃ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھیجتا ہے راستہ پر جاتا ہے فرمایا اس کے لئے کافی ہے لیکن اگر میں ہوتا دوبارہ دیتا۔

۱۰ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تحل صدقة المهاجرین للاعراب ولا صدقة الاعراب للمهاجرین (۴)

فرمایا نہیں حلال ہے مہاجرین کا صدقہ بدو عربوں کے لئے نہ بدو عربوں کا مہاجروں کے لئے۔

۱۱ - عن یونس قال سأل المدائنی ابا جعفر علیه السلام قال ان لنا زکوة نخرجها من اموالنا ففی من نضعها فقال فی اهل ولایتک فقال انی فی بلاد لیس فیها احد من اولیائک فقال ابعث بها الی بلدهم تدفع الیهم ولا تدفعها الی قوم ان دعوتهم غداً الی امرک لم یجیبوک وکان والله الذبح (م)

مدائنی نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ جو زکوۃ ہم اپنے مال سے نکالتے ہیں تو وہ کسے دیں فرمایا اپنے اہل ولایت کو۔ کہا ہم ایسے شہر میں ہیں جہاں آپ کے دوستوں میں کوئی نہیں۔ فرمایا اسے کسی اور شہر میں بھیج جہاں ایسے لوگ موجود ہوں ایسے لوگوں کو نہ دو جنہیں امر حق کی طرف بلاؤ تو وہ قبول نہ کریں ایسے لوگوں کو دینا مستحقوں کے حقوق ذبح کرنا ہے

قاسم زکوۃ کیا اپنے لئے بھی لے سکتا ہے

۱ - قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یعطی الزکوة یقسمها فی اصحابه ایأخذ منها شیئاً قال نعم (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص کو اس کے اصحاب میں تقسیم کرنے کو دی جاتی ہے آیا وہ خود اس میں سے کچھ لے سکتا ہے

۲ - عن ابی ابراهیم علیه السلام فی رجل اعطی مالاً یفرقه فیمن یحل له أن یأخذ منه شیئاً لنفسه وان لم یسم له قال یأخذ منه لنفسه مثل ما یعطی غیره (حسن)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جسے مال تقسیم کرنے کے لئے دیا گیا تو کیا وہ اس میں کچھ اپنے لئے لے لے بغیر نامزد کئے ہوئے فرمایا اپنے لئے اتنا ہی لے جتنا غیر کو دے

۳ - قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن الرجل یعطی الرجل الدراهم یقسمها ویضعها فی مواضعها وهو ممن تحل له الصدقة قال لا بأس ان یأخذ لنفسه کما یعطی غیره قال ولا یجوز له ان یأخذ اذا امره ان یضعها فی مواضع مسماة الا باذنه (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جسے درہم تقسیم کرنے اور مستحقوں تک پہنچانے کے لئے دے گئے ہوں اور مستحق زکوۃ ہو فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ اپنے لئے اتنا لے لے جتنا حق اس کے غیر کا ہے لیکن ایسی صورت میں جائز نہ ہوگا جبکہ صاحب زکوۃ نے کچھ لوگوں کو نامزد کر دیا ہو۔ ہاں اس کے اذن سے لے سکتا ہے

باب ۳۶

جب کوئی زکوٰة لے لے تو پھر وہ اس کا مال ہے

قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتقال الرجل الزکوٰة فهی کماله یصنع بها ما یشاء قال ان اللہ عزوجل فرض للفقراء فی اموال الاغنیاء فریضة لا یحمدون بادائها وهی الزکوٰة فاذا هی وصلت الی الفقیر فهی بمنزلة ماله یصنع بها ما یشاء فقلت یتزوج بها و یحج منها قال نعم هی ماله قلت فهل یوجر الفقیر اذا حج من الزکوٰة کما یوجر صاحب المال قال نعم (موثق)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا جب کوئی شخص زکوٰة لے تو وہ اس کے مال کی طرح ہو جاتی ہے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اموال اغنیا سے فقرا کا حق رکھا ہے۔ زکوٰة ادا کر کے اغنیا صاحب مدح نہیں ہوتے۔ جب زکوٰة فقیر لے تو وہ بمنزلہ اس کے مال ہو جاتی ہے جیسے چاہے خرچ کرے میں نے کہا چاہے شادی کرے یا حج کرے فرمایا ہاں میں نے کہا کیا زکوٰة سے حج کرنے والے کو وہی ثواب ملے گا جو صاحب مال کو ملتا ہے فرمایا ہاں

قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان شیخا من اصحابنا یقال له عمر سأل عیسی بن اعین وهو محتاج فقال له عیسی اما عندی من الزکوٰة ولکن لا اعطیک منها فقال له ولم فقال لانی رأیتک اشتریت لحما و تمرا فقال انما ربحت درهما فاشتریت بدانقین لحما و بدانقین تمرا ثم رجعت بدانقین لحاجة قال فوضع ابو عبد اللہ علیہ السلام یده علی جبهته ساعة ثم رفع راسه ثم قال ان اللہ تبارک وتعالی نظر فی اموال الاغنیاء ثم نظر فی الفقراء فجعل فی اموال الاغنیاء ما یکتفون به ولو لم یکفهم لزادهم بلی فلیعطه ما یأکل ویشرب ویکتسی ویتزوج ویتصدق ویحج (ص)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کہ ہمارے اصحاب میں سے ایک شیخ تھے جس کا نام عمر تھا عیسیٰ بن اعین سے سوال کیا درانحالیکہ وہ محتاج تھا عیسیٰ نے کہا میرے پاس مال زکوٰة ہے تو مگر میں دونگا نہیں اس نے کہا یہ کیوں۔ انھوں نے کہا اس لئے کہ میں نے تجھے گوشت اور تمر خریدتے دیکھا ہے اس نے کہا مجھے منافع ایک درہم ملا تھا میں نے اس میں سے دو دانگ کا گوشت خریدا اور دو دانگ کے تمر اور دو دانگ اپنی ضرورت کے لئے بچالئے اس نے کہا حضرت نے اپنا ہاتھ اپنی پیشانی پر رکھ لیا پھر سر اٹھا کر فرمایا اللہ تعالیٰ نے نظر کی مال اغنیا کی طرف پھر دیکھا فقرا کی طرف پس مال اغنیا میں اس چیز کو قرار دیا جس سے فقرا کا خرچ پورا ہو سکے اور در صورت کافی نہ ہونے کے اور زیادہ کریں بلکہ اتنا دیں کہ وہ کھائیں پئیں لباس بنائیں شادی بیاہ کریں صدقہ دیں اور حج کریں۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل رجل ابا عبد اللہ علیہ السلام وانا جالس فقال انی اعطی

ایک شخص نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مجھے جو زکوٰة دی جاتی ہے

فاجمعه حتى احج به قال نعم ياجرك الله من يعطيك (حسن)

میں اسے جمع کر رہا ہوں تاکہ حج کروں فرمایا ٹھیک ہے اللہ اجر دے گا
دینے والوں کو

باب ۳۷
مال زکوٰۃ سے حج کرنا اور غلام آزاد کرنا

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل یعطی الرجل من زکوٰۃ ماله یحج بها قال مال الزکوٰۃ یحج به فقلت له انه رجل مسلم اعطی رجلا مسلما فقال ان کان محتاجا فلیعطه لحاجته وفقره ولا یقول له حج بها یصنع بها بعد ما یشاء (م)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ ایک آدمی ایک شخص کو زکوٰۃ دیتا ہے کیا وہ اس سے حج کر سکتا ہے فرمایا مال زکوٰۃ سے حج ہو سکتا ہے میں نے کہا ایک مسلمان نے دوسرے مسلمان کو زکوٰۃ دی فرمایا اگر وہ محتاج ہے تو دینے والا اس کی ضرورت پوری کرنے کے لئے دے یہ نہ کہے کہ اس سے حج کرو اس کو اس کی مرضی پر چھوڑ دے کہ جو چاہے کرے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالته عن الرجل یجتمع عنده من الزکوٰۃ الخمس مائة والست مائة یشتری به نسمه ویعتقها فقال اذا یظلم قوما آخرین حقوقهم ثم مکث ملیا ثم قال الا ان یکون عبدا مسلما فی ضرورة فیشتریه ویعتقه (م)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کے پاس زکوٰۃ کے سوا درچھ سو روپیہ جمع ہوا اور وہ اس سے کنیز خرید کر آزاد کر دے فرمایا جب کسی قوم کے حقوق پر ظلم کیا جائے اور اسکی مدت طویل ہو جائے پھر فرمایا اگر غلام مسلمان ہو اور ضرورت مند ہو تو اسے خرید کر آزاد کر دے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن رجل اخرج زکوٰۃ ماله الف درهم فلم یجد موضعا یدفع ذلک الیه فنظر الی مملوک یباع فیمن یزیده فاشتراه بتلک الالف الدراهم التی اخرجها من زکوٰته فاعتقه هل یجوز ذلک قال نعم لا باس بذلک قلت فانه لما ان اعتق وصار حرا اتجر واحترف واصاب مالا ثم مات ولیس له وارث فمن یرثه اذا لم یکن له وارث قال یرثه الفقراء المومنون الذین یستحقون الزکوٰۃ لانه انما اشتری بمالهم (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے ایک ہزار درہم زکوٰۃ نکالی ہوا اور اس کے دینے کے لئے مستحق نہ ملے اور وہ ایک غلام کو بکتا ہوا دیکھے جس کو خریدنا چاہتا ہو پس اس رقم میں اسے خرید لے آیا یہ اس کے لئے جائز ہے فرمایا ہاں کوئی مضائقہ نہیں۔ میں نے کہا اگر یہ غلام آزادی کے بعد تجارت کرے یا کوئی پیشہ کر کے مال حاصل کرے اور پھر مر جائے اور کوئی وارث نہ ہو تو اس کا مال کہاں جائے گا فرمایا اس کے وارث فقرا ہونگے جن کے مال سے وہ خریدا گیا تھا۔

باب ۳۸
قرض کی ادائیگی زکوٰۃ سے

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول قرض المؤمن غنیمۃ وتعجیل اجر ان ایسر قضاک وان مات قبل ذلک احتسب بہ من الزکوٰۃ

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مومن کا قرض غنیمت ہے اور اس کی ادائیگی میں تعجیل تمہارے ادا کرنے کے لئے آسان ہے، اگر وہ قبل اس کے مر جائے تو یہ اس کی زکوٰۃ میں محسوب ہوگا

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال کان علیؑ صلوات اللہ علیہ یقول قرض المال حمی الزکوٰۃ (ض)

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کہ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا زکوٰۃ سے قرض چکایا جا سکتا ہے

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من اقرض رجلا رضا الی میسرۃ کان مالہ فی زکوٰۃ فکان ھو فی الصلوٰۃ مع الملائکۃ حتی یقضیہ (ض)

فرمایا جو کسی کو اس کی بحالی تک کے لئے قرض دے وہ اس کی ادائیگی تک ملائکہ کے ساتھ ہوگا

باب ۳۹
زکوٰۃ عوض قرض

۱۔ قال سألت ابا الحسن الاول علیہ السلام عن دین لی علی قوم قد طال حبسہ عندھم لا یقدرون علی قضائہ وھم مستوجبون الزکوٰۃ ھل لی ان ادعہ واحتسب بہ علیھم من الزکوٰۃ قال نعم (ض)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا میرا قرضہ کچھ لوگوں پر ہے اور عرصہ ہو گیا وہ ادا کرنے پر قادر نہیں اور وہ مستحق زکوٰۃ بھی ہیں کیا بمد زکوٰۃ میں یہ روپیہ ان کے لئے چھوڑ دوں فرمایا ہاں ۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یکون لہ الدین علی رجل فقیر یرید ان یعطیہ من الزکوٰۃ فقال ان کان الفقیر عندہ وفاء بما کان علیہ من دین من عرض من دار او متاع من متاع البیت او یعالج عملا یتقلب فیھا بوجھہ فھو یرجوا ان یاخذ منہ مالہ عندہ من دینہ

میں نے پوچھا ایک شخص کا قرضہ ایک فقیر پر ہے وہ اسے زکوٰۃ دینی چاہتا ہے تاکہ قرضہ چک جائے فرمایا اگر اس کے پاس جو چیز ایسی ہے جس سے قرضہ چک جائے گھر یا گھر کا سامان یا کوئی اور صورت ایسی ہو جس سے قرضہ ادا ہو جائے تو اس کے اس مال سے قرضہ لے لیا جائے۔

فلا باس ان یقاصہ بما اراد ان یعطیہ من الزکوٰۃ او یحتسب بھا فان لم یکن عند الفقیر وفاء ولا یرجو ان یاخذ منہ شیئاً فلیعطہ من زکوٰتہ ولا یقاصہ بشئی من الزکوٰۃ (موثق)

اگر اسے زکوٰۃ دینے کا ارادہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اگر یہ رقم قرضہ میں کاٹ دی جائے اگر فقیر کے پاس ادائیگی کے لئے کچھ نہ ہو اور اس سے قرضہ لینے کی امید بھی نہ ہو تو اسے زکوٰۃ دی جائے اور کوئی رقم قرضہ میں منہا نہ کی جائے ۔

باب ۳۹

زکوٰۃ سے بچنے کے لئے تدبیر کرنا

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل فرّ بمالہ من الزکوٰۃ فاشتری بہ ارضاً او داراً اعلیہ فیہ شئی فقال لا ولو جعلہ حلیاً او نقراً فلا شئی علیہ فیہ وما منع نفسہ من فضلہ اکثر مما منع من حق اللہ بان فیہ (حسن)

میں نے حضرت سے اس کے بارہ میں پوچھا جو زکوٰۃ سے بچنے کے لئے زمین یا مکان خرید لے فرمایا اس پر زکوٰۃ نہیں ایسے ہی اگر وہ زیور بنوا لے یا چاندی کی ڈلی کرلے تو اس پر کچھ نہیں اور جس نے حق اللہ کو روکا تو اس سے زیادہ نفس کو فضیلت سے روکنے والی دوسری چیز نہیں ۔

باب ۴۰

جنس زکوٰۃ بدل کر دینا

۱۔ قال کتبت الی ابی جعفر الثانی علیہ السلام ھل یجوز ان یخرج عن ما یجب فی الحرث من الحنطۃ والشعیر وما یجب علی الذھب دراھم بقیمۃ ما یسوی ام لا یجوز الا ان یخرج من کل شئی ما فیہ فاجاب علیہ السلام ایما تیسر یخرج (م)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا آیا جائز ہے کہ جو زکوٰۃ گیہوں یا جَو اور سونے کی نکالی جائے تو اس کے بدلے درہم یا چیز قیمت میں برابر ہو دیدی جائے یا وہی جنس دی جائے جس سے زکوٰۃ نکالی ہے فرمایا جس میں آسانی ہو وہ نکالے

۲۔ سالت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام عن الرجل یعطی عن زکوٰتہ من الدراھم دنانیر وعن الدنانیر دراھم بالقیمۃ ایحل ذالک قال لا باس بہ (م)

میں نے ابو الحسن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو درہموں کی زکوٰۃ دیناروں میں اور دیناروں کی درہموں میں مساوی صورت میں دیتا ہے فرمایا اس میں کیا مضائقہ؟

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت یشتری الرجل من زکوۃ الثیاب والسویق والدقیق والبطیخ والعنب فیقسمه قال لا یعطیهم الا الدراهم کما امر اللہ تبارک وتعالیٰ (ض)

میں نے کہا کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ سے کپڑے، ستو، خربوزے اور انگور خریدتا ہے اور پھر وہ محتاجوں پر تقسیم کر دیتا ہے فرمایا حکم خدا کے مطابق اسے درہم دینے چاہئیں۔

باب ۴۲
کس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے

۱- سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول یاخذ الزکوۃ صاحب السبع مائة اذا لم یجد غیرہ قلت انما صاحب السبع مائة تجب علیه الزکوۃ قال زکوته صدقة علی عیاله ولا یاخذها الا ان یکون اذا اعتمد علی السبع مائة انفدها فی اقل من سنة فهذا یاخذها ولا تحل الزکوۃ لمن کان محترفاً وعندہ ما تجب فیه الزکوۃ ان یاخذ الزکوۃ (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا اگر کسی کے پاس سات سو درہم ہوں تو اسے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے جبکہ اس کے سوا کچھ اور نہ ملے میں نے کہا اس پر تو خود زکوٰۃ واجب ہوگی فرمایا اس کی زکوٰۃ صدقہ ہوگی اپنے عیال کا۔ وہ ایسی صورت میں مستحق ہوگا جب کل کائنات اس کی سات سو ہوں اور جب وہ ان کو خرچ کرے تو ایک سال کا خرچ پورا نہ ہو ایسا شخص زکوٰۃ لے گا اور وہ شخص مستحق نہیں جو صاحب حرفہ ہو اور اس کے پاس اتنا ہو کہ اگر وہ زکوٰۃ لے تو زکوٰۃ اس پر واجب ہو جائے

۲- عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعته یقول ان الصدقة لا تحل لمحترف ولا لذی مرة سوی قوی فتنزهوا عنها (حسن)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ صدقہ نہیں حلال ہے پیشہ ور کو اور اس قوی کو جو صحیح الاعضا ہو اور ان سے اپنی روزی حاصل کر سکتا ہو

۳- قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل من اصحابنا له ثمان مائة درهم وهو رجل خفاف وله عیال کثیر أله ان یاخذ من الزکوۃ فقال یا ابا محمد أیربح فی دراهمه ما یقوت به عیاله ویفضل قال قلت نعم قال کم یفضل قلت لا ادری قال ان کان یفضل عن القوت مقدار نصف القوت فلا یاخذ الزکوۃ

میں نے سوال کیا کہ ہمارے اصحاب میں ایک شخص ایسا ہے جس کے پاس آٹھ سو درہم ہیں اور وہ کم حیثیت آدمی ہے کثیر العیال ہے کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا کیا وہ اپنے ان درہموں سے اتنا نفع حاصل کر لیتا ہے کہ اس کے عیال کے قوت کے لئے کافی ہو اور بچ رہے۔ میں نے کہا ہاں فرمایا بھلا کتنا بچ جاتا ہے میں نے کہا یہ تو معلوم نہیں فرمایا اگر قوت کی مقدار کا نصف بچ جاتا ہے تو وہ زکوٰۃ نہیں لے گا

وان کان اقل من نصف القوت اخذ الزکوٰۃ قلت افعلیه فی ماله الزکوٰۃ تلزمه قال بلیٰ قلت کیف یصنع قال یوسع بها علی عیاله فی طعامهم وشرابهم وکسوتهم وان بقی منها شیئ یناوله غیرهم وما اخذ من الزکوٰۃ فضه علی عیاله حتی یلحقهم بالناس (موثق)

اور اگر نصف قوت سے کم بچے تو زکوٰۃ لے لے میں نے کہا کیا اس کو اپنے مال سے زکوٰۃ دینی لازم ہوگی فرمایا ہاں میں نے کہا اس کی کیا صورت ہوگی فرمایا وہ اپنے عیال کے کھانے پینے اور لباس میں توسیع کرے اور جو بچے اسے غریبوں کو دے اور جو زکوٰۃ لے اسے اپنے عیال پر تقسیم کرے تاکہ وہ دوسروں کے برابر ہو جائیں

۴ - سالت اباعبدالله علیه السلام عن الزکوٰۃ هل تصلح لصاحب الدار والخادم فقال نعم الا ان یکون داره دار غلة فیخرج له من غلتها دراهم ما یکفیه لنفسه وعیاله فان لم تکن الغلة تکفیه لنفسه وعیاله فی طعامهم وکسوتهم وحاجتهم من غیر اسراف فقد حلت له الزکوٰۃ فان کان غلتها تکفیهم فلا (موثق)

میں نے پوچھا زکوٰۃ کے متعلق اس شخص کے جو اہل و عیال و خادم رکھتا ہو فرمایا ہاں مگر اس صورت میں کہ اس کے گھر میں غلہ ہو تو وہ نکالے اپنے غلہ سے اتنے درہم جو کافی ہوں اس کے اور اس کی عیال کے خرچ کے لئے اگر غلہ اتنا نہ ہو کہ کافی ہو اس کے اور اس کی عیال کے لئے کھانے پینے اور بغیر اسراف دوسری ضرورتوں میں خرچ تو اس کے لئے زکوٰۃ حلال ہے اور اگر غلہ کافی ہو تو نہیں

۵ - عن ابی الحسن علیه السلام قال سالته عن الرجل یکون ابوه وعمه واخوه یکفیه مؤنته ایاخذ من الزکوٰۃ فیتوسع به ان کانوا لا یوسعون علیه فی کل ما یحتاج الیه فقال لا باس (م)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس پر باپ چچا اور بھائی کے خرچ کی ذمہ داری ہو کیا وہ زکوٰۃ لے کر ان کی ضرورتوں کو اچھی طرح پورا کرے جبکہ وہ لوگ اپنی ضرورتوں کو پورا نہ کرتے ہوں فرمایا کوئی حرج نہیں ۔

۶ - قال سالت اباعبدالله علیه السلام عن الرجل یکون له ثلاث مائة درهم او اربع مائة درهم وله عیال وهو یحترف فلا یصیب نفقته فیها ایکب فیاکلها ولا یاخذ الزکوٰۃ او یاخذ الزکوٰۃ قال لا بل ینظر الی فضلها فیقوت بها نفسه ومن وسعه ذلک من عیاله ویاخذ البقیة ویتصرف بهذه لا ینفقها (م)

میں نے پوچھا ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں جس کے پاس تین سو یا چار سو درہم ہوں اور اس کے اہل و عیال ہوں اور وہ پیشہ ور بھی ہو لیکن نفقہ پورا نہیں ہوتا تو آیا وہ اسی میں سے کھاتے جائے اور زکوٰۃ نہ لے یا زکوٰۃ لے لے فرمایا نہ لے اور انتظار کرے کشادگی رزق کا اس میں خرچ کرے اپنے پر اور اپنے عیال پر بقدر گنجائش اور بقیہ سے کچھ کام کرے اسے خرچ نہ کرے

۷ - عن ابی جعفر وعن ابی عبدالله علیهما السلام انهما سئلا عن الرجل له دار وخادم او عبد ایقبل الزکوٰۃ قال نعم ان الدار والخادم لیسا بمال (مرسل)

حضرت امام محمد باقر اور حضرت صادق علیہما السلام سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جو گھر رکھتا ہو نوکر یا غلام رکھتا ہو کیا وہ زکوٰۃ لے لے فرمایا ہاں نوکر اور گھر مال نہیں کہ ان کو صرف کیا جائے

۸ - قلت لابی عبدالله علیه السلام

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا

فروع کافی

یحل له ثمان مائة درهم ولابن له مائتا درهم وله عشر عیال وهو یقوتهم فیها قوتاً شدیداً ولیس له حرفة وانما یستبضعها فتغیب عنه الاشهر ثم یاکل من فضلها اتری له اذا حضرت الزکوٰة ان یخرجها من ماله فیعود بها علی عیاله یسبغ علیهم بها النفقة قال نعم ولکن یخرج منها الشیٔ الدرهم (موثق)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال قد تحل الزکوٰة لصاحب السبع مائة وتحرم علی صاحب الخمسین درهماً فقلت له وکیف یکون هذا فقال اذا کان صاحب السبع مائة له عیال کثیر فلو قسمها بینهم لم تکفه فلیعف عنها نفسه ولیاخذها لعیاله واما صاحب الخمسین فانه یحرم علیه اذا کان وحده وهو محترف یعمل بها وهو یصیب منها ما یکفیه ان شاء الله (مجهول)

۱۰ قال دخلت انا و ابو بصیر علی ابی عبد الله علیه السلام فقال له ابو بصیر ان لنا صدیقاً وهو رجل صدوق یدین الله بما ندین به فقال من هذا یا ابا محمد الذی ترکیه فقال العباس بن الولید بن صبیح فقال رحم الله الولید بن صبیح ماله یا ابا محمد قال جعلت فداک له دار تسوی اربعة آلاف درهم وله جاریة وله غلام یستقی علی الجمل کل یوم ما بین الدرهمین الی الاربعة سوی علف الجمل وله عیال اله ان یاخذ من الزکوٰة قال نعم قال وله هذه العروض فقال یا ابا محمد فتامرنی ان آمره ببیع داره وهی عزه ومسقط راسه او یبیع جاریة التی تقیه الحر والبرد وتصون وجهه ووجه عیاله او آمره ان یبیع غلامه

اس شخص کے متعلق پوچھا جس کے پاس ایک سو درہم ہوں اور اس کے بیٹے کے پاس دو سو ہوں اور دس آدمی گھر میں کھانے والے ہوں اور اس کو انہیں پورا پورا کھانا دینا پڑتا ہو اور اس کے ہاتھ میں کوئی پیشہ بھی نہ ہو وہ پریشان ہو کر کئی ماہ کے لئے غائب ہو جاتا ہے اور اپنی کمائی سے کھاتا پیتا ہے جب اسے زکوٰۃ نکالنے کا وقت آتا ہے تو وہ اپنے گھر لوٹ آتا ہے تاکہ وہ اپنے عیال کے نفقہ میں خرچ کرے کیا یہ درست ہے فرمایا ہاں لیکن کچھ درہم ان میں سے نکالے بھی

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے سات سو درہم رکھنے والے پر زکوٰۃ حلال ہے اور پچاس رکھنے والے پر حرام۔ میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس صورت میں کہ سات سو والے کا کنبہ زیادہ ہے اگر وہ انہیں تقسیم کر دے تو ان کے لئے کافی نہ ہوگی پس وہ چاہئے کہ اپنے نفس کو بچا لے اور اپنے عیال کے لئے زکوٰۃ لے لے۔ لیکن پچاس والے پر یوں حرام ہوگی جب وہ اکیلا ہو صاحب حرفہ ہو کام میں لگا ہو اور اپنی ضرورت بھر کما لیتا ہو

میں ابو بصیر کے ساتھ ابو عبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور حضرت سے ابو بصیر نے کہا ہمارا ایک دوست ہے جو ہماری طرح دین خدا پر ثابت قدم ہے۔ حضرت نے پوچھا وہ کون ہے۔ انھوں نے کہا عباس بن ولید بن صبیح فرمایا اللہ ولید بن صبیح پر رحم کرے اے ابو محمد اس کے متعلق کیا کہنا چاہتے ہو انھوں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کے پاس چار ہزار روپیہ قیمت کا گھر ہے ایک لونڈی ہے ایک غلام ہے جو اونٹ پر پانی لاتا ہے جو دو درہم سے چار درہم تک روزانہ کماتا ہے علاوہ اونٹ کی گھاس کے اور وہ صاحب عیال بھی ہے کیا وہ زکوٰۃ لے سکتا ہے فرمایا ہاں انھوں نے کہا با وجود ان اسباب کے فرمایا اے ابو محمد کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں اسے حکم دوں گھر بیچنے کا حالانکہ وہ باعث عزت ہے اس کے پیدا ہونے کی جگہ ہے یا یہ کہ میں اسے لونڈی بیچنے کا حکم دوں جو اسے سردی اور گرمی سے بچاتی ہے

وحمله وهو معيشته وقوته بل هو يأخذ الزكاة
فهي له حلال ولا يبيع داره ولا غلامه ولا
جمله (موثق)

١١ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته
عن الرجل يكون له الدراهم يعمل بها وقد وجب عليه
فيها الزكاة ويكون فضله الذي يكسب بماله كفاف عياله
لطعامهم وكسوتهم ولا يسعه لأدمهم وإنما
هو ما يقوتهم في الطعام والكسوة قال فلينظر
إلى زكاة ماله ذلك فليخرج منها شيئاً قل أو كثر
فيعطيه بعض من تحل له الزكاة وليعد بما بقي من
الزكاة على عياله وليشتر بذلك إدامهم وما
يصلحهم من طعامهم من غير إسراف ولا يأكل
هو منه فإنه رب فقير أسرف من غني فقلت كيف
يكون الفقير أسرف من الغني فقال إن الغني ينفق
مما أوتي والفقير ينفق من غير ما أوتي (م)

١٢ - قلت لأبي عبد الله عليه السلام يروون
عن النبي صلى الله عليه وآله أن الصدقة لا تحل
لغني ولا لذي مرة سوي فقال أبو عبد الله عليه
السلام لا تصلح لغني (حسن)

١٣ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له
ما يعطى المصدق قال ما يرى الإمام ولا يقدر له شيء
(مجهول)

١٤ - قلت لأبي الحسن عليه السلام رجل مسلم مملوك
ومولاه رجل مسلم وله مال يزكيه وللمملوك ولد
حر صغير أيجزي مولاه أن يعطي ابن عبده من الزكاة
قال لا بأس به (مجهول)

اور اس کی اور اس کے عیال کی گزر بسر کا سامان کرتی ہے یا یہ حکم دوں
کہ وہ اپنے غلام کو فروخت کردے یا اپنے اونٹ کو بیچ لے
جس پر اس کی معاش کا انحصار ہے۔ وہ زکوٰۃ لے کیونکہ وہ اس کے
لئے حلال ہے وہ نہ گھر بیچے نہ غلام اور نہ اونٹ

میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کے پاس
کچھ درہم ہوں اور وہ ان سے کاروبار کرتا ہو اور زکوٰۃ
اس مال میں اس پر واجب ہو اور منافع اتنا ہو کہ اس کے
عیال کے لئے صرف کھانے اور کپڑے کو کافی ہو اتنی گنجائش نہ ہو
کہ سالن بھی ہو سکے صرف روٹی اور کپڑے ہی کے لئے کافی ہو، فرمایا
وہ اپنے مال کی زکوٰۃ پر نظر کرے اور اس میں سے کچھ زکوٰۃ
نکالے کم ہو یا زیادہ اور اسے ایسے شخص کو دے جس کے لئے
زکوٰۃ حلال ہو اور باقی زکوٰۃ اپنے عیال کے لئے رکھے
اور اس سے ان کے لئے سالن خریدے اور کھانے کی دیگر
ضروریات لیکن اسراف نہ ہو اور خود اس سے نہ کھائے
کیونکہ اکثر فقیر مالدار سے زیادہ مسرف ہوتے ہیں۔ میں نے کہا
یہ کیسے فرمایا مالدار خرچ کرتا ہے وہ مال جو اسے دیا گیا ہے
اور فقیر خرچ کرتا ہے وہ جو اسے نہیں دیا گیا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا لوگ حضرت رسول خدا
سے روایت کرتے ہیں کہ صدقہ مالدار کے لئے حلال نہیں اور
نہ قوی الاعضا کے لئے فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے صدقہ
مالدار پر حلال نہیں

میں نے امام علیہ السلام سے کہا کہ صدقہ وصول کرنے والے
کو کیا دیا جائے فرمایا جو امام تجویز کرے کوئی شے معین نہیں

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا ایک غلام مسلمان ہے اور
اس کا آقا بھی مسلمان ہے اور اس کے پاس مال ہے زکوٰۃ
ہے اور غلام کا ایک کم عمر لڑکا آزاد ہے تو کیا آقا اس غلام
کے لڑکے کو زکوٰۃ دے سکتا ہے۔ فرمایا کوئی مضائقہ نہیں

۱۵ - قال سالتہ عن شارب الخمر یعطی من الزکوٰۃ شیئاً قال لا

میں نے پوچھا شرابی کو زکوٰۃ کا کوئی حصہ دیا جائے فرمایا نہیں

باب ۲۴
مستحق زکوٰۃ کا زکوٰۃ لینے سے انکار کرنا

۱ - قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول تارک الزکوٰۃ وقد وجبت لہ مثل مانعھا وقد وجبت علیہ (مجہول)

مجھ سے فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تارک زکوٰۃ یعنی مستحق زکوٰۃ ہو کر زکوٰۃ نہ لینے والا ایسا ہے جیسے زکوٰۃ واجب کو روکنے والا

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تارک الزکوٰۃ کمانعھا وقد وجبت علیہ (ض)

ترجمہ اوپر

۳ - قلت لابی جعفر علیہ السلام الرجل من اصحابنا یستحیی ان یاخذ من الزکوٰۃ فاعطیہ من الزکوٰۃ ولا اسمی لہ انھا من الزکوٰۃ فقال اعطہ ولا تسم لہ ولا تذل المومن (حسن)

میں نے کہا ہمارے بعض اصحاب زکوٰۃ لینے سے شرماتے ہیں پس اس کو زکوٰۃ دی جائے اور یہ نہ کہا جائے کہ یہ زکوٰۃ ہے فرمایا نام لے کر مومن کو ذلیل نہ کیا جائے

۴ - قلت لابی جعفر علیہ السلام الرجل یکون محتاجاً فنبعث الیہ بالصدقۃ فلا یقبلھا علی وجہ الصدقۃ فیاخذہ من ذلک ذمام واستحیاء وانقباض افنعطیھا ایاہ علی غیر ذلک الوجہ وھی منا صدقۃ فقال لا اذا کانت زکوٰۃ فلہ ان یقبلھا فان لم یقبلھا علی وجہ الزکوٰۃ فلا تعطھا ایاہ وما ینبغی لہ ان یستحیی مما فرض اللہ عزوجل انما ھی فریضۃ اللہ لہ فلا یستحیی منھا (حسن)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا ایک شخص محتاج ہے اس کے پاس صدقہ بھیجا گیا مگر وہ صدقہ کے نام سے نہیں لینا چاہتا ہے حیا کرتا ہے اور دل گرفتگی ہوتی ہے تو کیا اسے اور نام سے دیدیا جائے در آنحالیکہ وہ ہمارا صدقہ ہو۔ فرمایا اگر وہ زکوٰۃ ہے تو نہیں اسے قبول کرنا چاہیے اگر زکوٰۃ کے نام سے قبول نہ کرے تو اسے نہ دو جو اللہ نے فرض قرار دیا ہے اس میں شرم کیسی

باب ۱۲

کھیتی کاٹنا اور پھل توڑنا

١ ـ قال سمعت ابا عبد الله علیہ السلام یقول فی الزرع
حقان حق تؤخذ بہ فالعشر ونصف العشر واما الذی تعطیہ
فقول الله عزوجل وآتوا حقہ یوم حصادہ یعنی من حصدک
الشیٔ بعد الشیٔ ولا اعلمہ الا قال الضغث ثم الضغث
حتی یفرغ (مجہول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کھیتی میں دو حق ہیں ایک
جو اس سے لیا جاتا ہے وہ ۱۰/۱ ہے اور جو عطا کیا جاتا ہے وہ
اس قول خدا کے موافق ہے وہ اس کا حق کاٹنے کے زمانہ
شے کے بعد دوسری شے۔ اور میں اس کو نہیں جانتا اس کے بعد
کہ حضرت نے فرمایا۔ بوجھ پر بوجھ کاٹنے سے فارغ ہونے تک
یعنی کاٹتے وقت فقرا و مساکین کو کچھ گٹھے پولے دے دے
جائیں۔

٢ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول الله عزوجل وآتوا
حقہ یوم حصادہ کلہا جمیعا قال ابو جعفر علیہ السلام
ھذا من الصدقۃ یعطی المسکین القبضۃ بعد القبضۃ
ومن الجذاذ الحفنۃ بعد الحفنۃ حتی یفرغ ویعطی
الحارس اجرا معلوما ویترک من النخل معافارة و
ام جعرور ویترک للحارس یکون فی الحائط العذق
والعذقان والثلاثۃ لحفظہ ایاہ (حسن)

آیہ وآتوا حقہ یوم حصادہ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا یہ وہ صدقہ ہے جو مسکین کو دیا جاتا ہے مٹھی بھر بھر کے
اور پھلوں میں لپ بھر بھر کر دینا فراغت تک اور نگہبان کو
اس کی طے شدہ مزدوری دی جائے اور اس کے لیے درختوں
میں چھپکے چھپکے پھل چھوڑ دیے جائیں اور انگور کے ایک
دو تین گچھے اس کی حفاظت کے صلہ میں

٣ ـ عن ابی عبد الله علیہ السلام لا تصرم بالليل
ولا تحصد بالليل ولا تضح ولا تبذر بالليل فانک
ان تفعل لم یأتک القانع والمعتر فقلت ما القانع
والمعتر قال القانع الذی یقنع بما اعطیتہ والمعتر
الذی یمر بک فیسألک وان حصدت بالليل لم یأتک
السؤال وھو قول الله عزوجل وآتوا حقہ یوم حصادہ
عند الحصاد یعنی القبضۃ بعد القبضۃ اذا حصدتہ
واذا خرج فالحفنۃ بعد الحفنۃ وکذلک عند الصرام

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے پھل توڑ کر نہ جمع کرو رات میں اللہ
رات میں کھیتی بھی نہ کاٹو اور نہ دانہ نکالو۔ اگر تم نے ایسا
کیا تو قانع اور معتر تم تک نہ پہنچیں گے میں نے پوچھا قانع
اور معتر کون ہیں فرمایا قانع وہ ہے کہ جو تم اسے دو اس
پر صبر کرے اور معتر وہ ہے جو تمہارے پاس آ کر سوال
کرے اگر تم نے رات میں کھیتی کاٹی تو سوال کرنے والے تمہارے
پاس نہ آئیں گے اور اس آیت کی تعمیل نہ ہوگی کھیتی کاٹنے
کے دن ان کا حق دو اور جب دو تو لپ بھر بھر کر دو اور
ایسے ہی پھلوں کو چنتے وقت

كذلك البذر لا تبذر بالليل لانك تعطي من البذر كما تعطي من الحصاد (ض)

اسی طرح کھلیان میں دانہ نکالتے وقت تم کو جس طرح کھیتی کاٹتے وقت دینا ہے اسی طرح دانہ نکالتے وقت دینا ہے

٤ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل وآتوا حقه يوم حصاده قال تعطي المسكين يوم حصادك الضغث ثم اذا وقع في البيدر ثم اذا وقع في الصاع العشر ونصف العشر (ض)

آیہ واتو حقہ یوم حصادہ کے متعلق فرمایا مسکینوں کو دو کھیتی کاٹتے وقت مٹھی بھر پھر جب غلہ کھلیان میں آئے تب پھر جب ناپنے لگو تو ۱/۱۰ یا ½ حصہ محتاجوں کو دو۔

٥ - قال كنت مع ابي عبد الله عليه السلام في ارض وهم يصرمون فجاء سائل يسأل فقلت الله يرزقك فقال مه ليس ذلك لكم حتى تعطوا ثلاثة فاذا اعطيتم ثلاثة فان اعطيتم فلكم وان امسكتم فلكم (ض)

میں حضرت ابو عبداللہ کے ساتھ اُن کی زمین پر گیا تھا اور لوگ پھل چن رہے تھے ایک سائل سوال کر رہا تھا میں نے کہا اللہ نے تجھے رزق دیا ہے۔ حضرت نے فرمایا ٹھہرو یہ تمہارا اس وقت ہوگا جب اس میں سے تیسرا حصہ دیدو اگر تم نے دیا تو باقی تمہارا ہے اور اگر روکا تو بھی تمہارا ہی ہے

عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن قول الله عز وجل وآتوا حقه يوم حصاده ولا تسرفوا قال كان ابي عليه السلام يقول من الاسراف في الحصاد والجذاذ ان يتصدق الرجل بكفيه جميعا وكان ابي اذا حضر شيئاً من هذا فرأى احداً من غلمانه يتصدق بكفيه صاح به اعط بيد واحدة القبضة بعد القبضة والضغث بعد الضغث من السنبل (م)

آیہ واتوا حقہ الخ کے متعلق امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اسراف فی الحصاد اور جذاذ کے متعلق کہ ایک شخص تصدق کرے اپنے دونوں ہاتھوں سے اور میرے والد جب ایسا موقع آتا تو ایک غلام سے فرماتے اپنے دونوں ہاتھ سے تصدق کرا اور ایک ہاتھ سے ایک مٹھی کے بعد دوسری اور خوشہ دار غلہ کے پودوں میں ایک مٹھے کے بعد دوسرا

باب ۵۹

صدقہ اہل جزیہ

۱ - قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ما حد الجزية على اهل الكتاب وهل عليهم في ذلك شيء موظف لا ينبغي ان يجوزوا الى غيره فقال ذلك الى الامام ان ياخذ من كل انسان منهم ما شاء على قدر ماله

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا اہل کتاب پر جزیہ کی حد کیا ہے کیا ان پر کوئی ایسی دوامی چیز ہے جو ان کے غیر کے لیے نہیں فرمایا یہ امام کی رائے پر ہے کہ وہ ان میں سے ہر شخص سے بقدر اس کے مال کے لے۔

بما يطيق انما هم قوم فدوا انفسهم من ان يستعبدوا او يقتلوا فالجزية تؤخذ منهم على قدر ما يطيقون له ان يأخذهم به حتى يسلموا فان الله تبارك وتعالیٰ قال حتی يعطوا الجزية عن يد وهم صاغرون وكيف يكون صاغراً وهو لا يكترث لما يؤخذ منه حتی يجد ذلاً لما اخذ منه فيألم لذلك فيسلم قال وقال ابن مسلم قلت لابي عبد الله عليه السلام ارأيت ما يأخذ هؤلاء من هذا الخمس من ارض الجزية ويأخذ من الدهاقين جزية رؤسهم اما عليهم في ذلك شئ موظف فقال كان عليهم ما اجازوا على انفسهم وليس للامام اكثر من الجزية ان شاء الامام وضع ذلك على رؤسهم شئ فقلت فهذا الخمس فقال انما هذا شئ كان صالحهم عليه رسول الله صلی الله علیه وآله (حسن)

جتنی طاقت ہو وہ ایسی قوم ہیں جنھوں نے اپنی جانوں کا فدیہ ... کیا اس لئے کہ ان کو غلام نہ بنایا جائے اور قتل نہ کیا جائے ... پس ان سے جزیہ لیا جائے گا بقدر انکی استطاعت کے ... یہ ان سے لیا جاتا رہے گا جب تک وہ اسلام لائیں ... فرماتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ جزیہ با تھ سے ... ذلیل ہوں۔ اور کیونکر وہ ذلیل ہونگے اگر ان سے ... کم مقدار لی جائے کہ وہ اس کی پرواہ ہی نہ کریں ... جب ہی ہونگے جب ان سے اتنی مقدار لی جائے ... ادا کرنے میں تکلیف محسوس کریں اور اس بنا پر ... لے آئیں۔ ابن مسلم نے کہا کیا آپ نے اس پر غور کیا ... (غیر شیعہ) ارض جزیہ سے خمس لیتے ہیں اور کسانوں سے ... جان کی حفاظت کا جزیہ کیا ان کے لئے کوئی مقررہ ... حضرت نے فرمایا ان پر وہی ہے جس کی انھوں نے ... دی ہے امام جزیہ کے علاوہ کوئی شے نہ لے گا اگر امام ... تو ان پر کچھ اور بھی عاید کر سکتا ہے۔ میں نے کہا ... فرمایا جزیہ وہ ہے جس پر رسول اللہ نے ان سے صلح کی ...

۲۔ عن محمد بن مسلم قال سألته عن اهل الذمة ماذا عليهم مما يحقنون به دماءهم واموالهم قال الخراج فان اخذ من رؤسهم الجزية فلا سبيل على ارضهم وان اخذ من ارضهم فلا سبيل على رؤسهم (حسن)

محمد بن مسلم نے پوچھا کہ ذمی کفار پر ان کی جان و مال ... کے بدلے میں کیا ہے فرمایا خراج اگر ان سے جزیہ لیا ... تو پھر زمینوں پر کوئی ٹیکس نہ ہوگا اور اگر زمین کا ... لیا جائے گا تو پھر جزیہ نہ ہوگا

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال جرت السنة الا تؤخذ الجزية من المعتوه ولا من المغلوب على عقله

فرمایا حضرت نے یہ سنت جاری ہے کہ جزیہ نہ لیا ... مسلوب الحواس اور ناقص العقل سے

۴۔ قال سئل ابو عبد الله علیه السلام عن المجوس كان لهم نبي فقال نعم اما بلغك كتاب رسول الله الى اهل مكة ان اسلموا والا نابذتكم بحرب

حضرت سے مجوس کے متعلق پوچھا گیا کہ کیا ان کا کوئی ... فرمایا کیا حضرت کے اس خط کی تمہیں خبر نہیں جو ... مکہ کو لکھا تھا کہ تم اسلام قبول کرو ورنہ میں تم سے

والی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان خذ منّا
یۃ ودعنا علی عبادۃ الاوثان فکتب الیہم النبی
اللہ علیہ وآلہ انّی لست اخذ الجزیۃ الّا من
ل الکتاب فکتبوا الیہ یریدون بذلک تکذیبہ
انّک لا تاخذ الجزیۃ الا من اھل الکتاب
خذت الجزیۃ من مجوس ھجر فکتب الیہم النبی
اللہ علیہ وآلہ انّ المجوس کان لھم نبی فقتلوہ
تاب احرقوہ اتاھم نبیھم بکتابھم فی اثنی عشر
جلد ثور (مجہول)

انھوں نے حضرت رسولِ خدا کو لکھا کہ آپ ہم سے جزیہ لے لیں اور ہم کو بتوں کی عبادت کے لئے چھوڑ دیں۔ حضرت نے لکھا کہ میں جزیہ صرف اہل کتاب سے لیتا ہوں۔ انھوں نے حضرت کو جھٹلانے کے لئے لکھا آپ لکھتے ہیں کہ آپ صرف اہل کتاب سے جزیہ لیتے ہیں حالانکہ آپ نے ہجر کے مجوسیوں سے جزیہ لیا ہے حضرت نے لکھا مجوسیوں کا نبی تھا جسے انھوں نے قتل کر دیا اور اس کی کتاب کو جلا دیا ان کے نبی نے ان کو جو کتاب دی تھی وہ بارہ ہزار اوراق پر بیل کی جلد پر لکھی ہوئی تھی۔

قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن صدقات
اھل الجزیۃ وما یوخذ منھم من ثمن خمورھم
لحم خنازیرھم ومیتتھم قال علیھم الجزیۃ فی
والھم توخذ منھم من ثمن لحم الخنزیر او خمر وکل ما
خذوا منھم من ذلک فوزر ذلک علیھم وثمنہ
لمین حلال یاخذونہ فی جزیتھم (ض)

میں نے حضرت سے اہل جزیہ کے صدقات کے متعلق پوچھا کہ کیا لیا جائے ان سے شراب و سور کے گوشت اور مُردار وں کی قیمتوں۔ فرمایا ان پر جزیہ ہے ان کے اموال کی قیمتوں میں از قسم لحم خنزیر و شراب وغیرہ اس کی فروخت کا گناہ ان کے سر ہوگا ان کی قیمت جو جزیہ میں لی جائے گی وہ مسلمانوں پر حلال ہے

ابی عبد اللہ علیہ السلام قال انّ ارض الجزیۃ
رفع عنھم الجزیۃ وانما الجزیۃ عطاء المھاجرین
والصدقۃ لاھلھا الذی سمّی اللہ ولیس لھم من الجزیۃ
ثم قال ما اوسع العدل ثم قال انّ الناس یستغنون
اذا عدل بینھم وتنزل السماء رزقھا وتخرج الارض
برکتھا باذن اللہ (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے زمین کا محصول ان سے جزیہ کو نہیں ہٹائے گا۔ جزیہ مہاجرین کے لئے عطا ہے اور صدقہ ان لوگوں کے لئے ہے جن کا ذکر خدا نے اپنی کتاب میں کر دیا ہے ان کو جزیہ میں سے کچھ نہ ملے گا۔ پھر فرمایا کیسا وسیع ہے عدل اگر لوگوں کے درمیان عدل سے کام لیا جائے تو وہ غنی ہو جائیں اور آسمان سے ان کے لئے رزق برسے اور باذنِ خدا زمین سے برکت ظاہر ہو۔

عن ابی جعفر علیہ السلام فی اھل الجزیۃ یوخذ
من اموالھم ومواشیھم شی سوی الجزیۃ قال لا (م)

میں نے پوچھا کیا اہل جزیہ کے اموال و مویشیوں سے جزیہ کے علاوہ کچھ اور بھی لیا جائے فرمایا نہیں۔

باب ۴۶

نادر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا بأس بالرجل یمر علی الثمرۃ ویأکل منها ولا یفسد قد نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان تبنی الحیطان بالمدینۃ لمکان المارۃ قال وکان اذا بلغ نخلہ امر بالحیطان فخرقت لمکان المارۃ (مجہول)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام نحوہ الا انہ قال ولا یفسد ولا یحمل (مجہول)

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ جعلت فداک بلغنی انک کنت تفعل فی غلۃ عین زیاد شیئاً وانا احب ان اسمعہ منک قال فقال لی نعم کنت امر اذا ادرکت الثمرۃ ان یثلم فی حیطانها الثلم لیدخل الناس فیاکلوا وکنت امر فی کل یوم ان یوضع عشر بنیات یقعد علی کل بنیۃ عشرۃ کلما اکل عشرۃ جاء عشرۃ اخری یلقی لکل نفس منهم مد من رطب وکنت امر لجیران الضیعۃ کلهم الشیخ والعجوز والصبی والمریض والمرأۃ ومن لا یقدر ان یجیء فیاکل منها لکل انسان منهم مد فاذا کان الجذاذ وفیت القوام والوکلاء والرجال اجرتهم واحمل الباقی الی المدینۃ ففرقت فی اهل البیوتات والمستحقین الراحلتین والثلاثۃ والاقل والاکثر علی قدر استحقاقهم وحصل لی بعد ذلک اربعمائۃ دینار وکان غلتها اربعۃ آلاف دینار (مرسل)

۴۔ قال کان النبی ص اذا بلغت الثمار امر بالحیطان فثلمت

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کوئی حرج نہیں اگر کوئی راستہ گزرے اور وہاں جو درخت ہو اس سے پھل کھا لے لیکن نقصان نہ پہنچائے اور رسول اللہ نے منع فرمایا شہر میں ایسی جگہ دیوار بنانے سے جو گزرگاہ ہو اور جب نخلستان میں جاتے تو دیوار بنانے کا حکم دیتے لیکن گزرگاہ سے دیوار ہٹا دی جاتی

اور دوسری روایت میں حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے اتنا اضافہ اور ہے کہ خراب نہ کرے اور لے نہ جائے

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے عین زیاد کے غلہ میں کچھ کر کے بتایا تھا میں اس کو سننا چاہتا ہوں فرمایا ہاں میں نے حکم دیا تھا کہ جب باغ کی دیوار شق ہو جائے اور لوگ اس میں داخل ہوں تو گرے پڑے پھل کھا لیں میں نے یہ بھی کہا تھا کہ دس نشست گاہیں جو ہر ایک پر دس آدمی بیٹھیں جب ایک ٹکڑی کھا چکے تو دوسری کھائے ہر ایک کو ایک مُد خرمے دیئے جائیں اور میں نے یہ بھی حکم دیا تھا کہ جو لوگ بوڑھے بوڑھیاں بچے، بیمار اور عورتیں تک آ کر نہ کھا سکتے ہوں ان میں سے ہر ایک کو ایک مُد دیا جائے اور جب پھل توڑے جائیں تو باغ کا خرچ دے کر اور ملازموں کی اجرت کے بعد جو بچے وہ شہر میں لے آئیں اور سادات گھر والوں کو دو یا تین پیمانے کم یا زیادہ ان کے استحقاق کے دیں اس کے بعد جو ہمارے پاس پھلوں کی قیمت آئی وہ چار سو دینار تھی اور غلہ کی چار ہزار دینار۔

حضرت رسول خدا جب پھل پک جاتے تو باغ کی دیوار میں شگاف

باب ۴۷

صدقہ

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله الصدقة تدفع ميتة السوء (ض)

رسول اللہ نے فرمایا صدقہ بری موت سے بچالیتا ہے

عن ابي جعفر عليه السلام قال البر والصدقة ينفيان الفقر ويزيدان في العمر ويدفعان سبعين ميتة السوء (مرسل)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ احسان اور صدقہ دور کرتے ہیں فقر کو اور زیادہ کرتے ہیں عمر کو اور بچاتے ہیں ستر بری موتوں سے

۳ - عن ابي جعفر عليه السلام قال لأن احج حجة احب الي من ان اعتق رقبة ورقبة حتى انتهى الى عشر ومثلها ومثلها حتى انتهى الى سبعين ولأن اعول اهل بيت من المسلمين اشبع جوعتهم واكسو عورتهم واكف وجوههم عن الناس احب الي من ان احج حجة وحجة حتى انتهى الى عشر وعشر وعشر ومثلها حتى انتهى الى سبعين (مجهول)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اگر میں ایک حج کروں تو وہ میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد کرنے سے اور ایک غلام آزاد کرنے سے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے ستر تک پہنچے اور اگر میں خبر گیری کروں کسی مسلمان خاندان کی بھوکوں کو سیر کروں اور برہنوں کو لباس پہناؤں اور انکی ضروریات کو پورا کروں تو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے ایک حج سے اور دوسرے حج سے یہاں تک کہ فرمایا ستر حج سے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من صدق بالخلف جاد بالعطية (ق)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نے فرمایا جس نے پچھلا صدقہ دیا اس نے گویا نیا عطیہ دیا

۵ - قال قال ابو عبد الله عليه السلام داووا مرضاكم بالصدقة وادفعوا البلاء بالصدقة واستنزلوا الرزق بالصدقة فانها تفك من بين لحي سبعمائة شيطان وليس شيء اثقل على الشيطان من الصدقة على المؤمن وهي تقع في يد الرب تبارك وتعالى قبل ان تقع في يد العبد (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے مریضوں کا علاج صدقہ سے کرو اور بلاؤں کو صدقہ سے دفع کرو اور رزق کا نزول چاہو صدقہ سے کہ وہ سات سو شیطانوں کی گرفت سے بچاتا ہے اور مومن کو صدقہ دینے سے زیادہ گراں شیطان کے لئے اور کوئی چیز نہیں وہ بندۂ مومن کے ہاتھ میں پہنچنے سے پہلے خدا کے ہاتھ میں جاتا ہے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان ارض القيامة نار

حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ قیامت کی زمین آگ ہی آگ ہوگی

مَا خلا ظلّ المؤمن فانّ عبد فيه تظلّه (حسن)

سوائے مومن کے سایہ کے کہ جس کا صدقہ اس پر سایہ فگن ہوگا

۷ - سمعت ابا عبد الله يقول الصدقة باليد تقي ميتة السوء وتدفع سبعين نوعاً من انواع البلاء وتفك عن لحی سبعين شيطاناً كلهم يامره ان لا يفعل (حسن)

حضرت نے فرمایا ہاتھ سے صدقہ دینا مُنہ کو نظر لگنے سے بُری موت سے اور دفع کرتا ہے ستر قسم کی بلاؤں کو اور آزاد کرتا ہے ستر شیطانوں کے جبڑوں سے جن میں سے ہر ایک حکم دیتا ہے کہ صدقہ نہ دے

۸ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول كان في وصية النبي صلى الله عليه وآله لامير المؤمنين ع وامّا الصدقة فجهدك جهدك حتى يقال قد اسرفت ولم تسرف (حسن)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول کی وصیت تھی امیر المومنین علیہ السلام کو صدقہ اس حد تک دو کہ کہا جائے تم نے اسراف کیا حالانکہ وہ اسراف نہ ہوگا

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول يستحب للمريض ان يعطي السائل بيده ويامر السائل ان يدعوله (حسن)

ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ مستحب ہے کہ مریض سائل کو اپنے ہاتھ سے دے اور اس سے دعا کرنے کے لئے کہے

۱۰ - قال اخبرت ابا الحسن الرضا عليه السلام اني اصبت بابنين وبقي لي بني صغير فقال تصدق عنه ثم قال حين حضر قيامي مُر الصبي فليتصدق بيده بالكسرة والقبضة والشئ وان قل فان كل شئ يراد به الله وان قل بعد ان تصدق النية فيه عظيم ان الله عز وجل يقول فمن يعمل مثقال ذرة خيراً يره ومن يعمل مثقال ذرة شراً يره وقال فلا اقتحم العقبة وما ادراك ما العقبة فك رقبة او اطعام في يوم ذي مسغبة يتيماً ذا مقربة او مسكيناً ذا متربة علم الله عز وجل ان كل احد لا يقدر على فك رقبة فجعل اطعام اليتيم والمسكين مثل ذلك تصدق عنه

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے دو لڑکے مر گئے اور ایک لڑکا باقی ہے جو کم سن ہے فرمایا اس کی طرف سے صدقہ دو۔ پھر میرے قیام کے دوران فرمایا اس لڑکے سے کہو کہ تھوڑا سا ٹکڑا روٹی کا اپنے ہاتھ سے دے ہر وہ شے قربۃً الی اللہ دی جائے اگرچہ کم ہو اس میں نیت کو بڑا دخل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ نیکی دیکھے گا اور جو ذرہ برابر بدی کرے گا وہ بدی دیکھے گا اور فرمایا ہے پھر وہ گھاٹی پر سے کیوں نہ گزرا اور تم کیا جانو وہ گھاٹی کیا ہے غلام کو آزاد کرنا یا بھوک کے دن کسی یتیم رشتہ دار یا خاکسار مسکین کو کھانا دینا۔ اور اللہ جانتا تھا کہ ہر ایک غلام آزاد کرنے کی طاقت نہیں رکھتا لہذا اس نے یتیم اور مسکین کو صدقہ دینا اس کی جگہ مقرر کیا۔

۱۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله تصدقوا ولو بصاع من تمر ولو ببعض صاع ولو بقبضة ولو ببعض قبضة ولو بتمرة

حضرت ابو عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ دو اگرچہ چھوارے کا ایک صاع ہی ہو یا ایک صاع سے کم ہو یا ایک مٹھی یا ایک مٹھی سے بھی کم ہو یا ایک چھوارا ہی

لو بشق تمرۃ فمن لم یجد فبکلمۃ لینۃ فان احدکم
لاقی اللہ فیقال لہٗ الم افعل بک الم اجعلک سمیعاً
بصیراً الم اجعل لک مالاً وولداً فیقول بلیٰ فیقول
لہ تبارک وتعالیٰ فانظر ما قدمت لنفسک قال فینظر
امامہ وخلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ فلا یجد
شیئاً یقی بہ وجھہ من النار (ضعیف)

اگرچہ چھوارے کا ایک ٹکڑا ہی ہو اور اگر یہ بھی نہ ہو تو پھر ایک نرم بات ہی کہو۔ جب تم میں سے کوئی خدا سے ملاقات کرے گا خدا اس سے کہے گا کیا میں نے تجھ کو سمیع و بصیر نہیں بنایا تھا کیا میں نے تجھ کو صاحب مال و اولاد نہیں بنایا تھا وہ کہے گا ہاں خدا کہے گا اپنے آگے داہنے بائیں دیکھ۔ پس وہ کوئی چیز ایسی نہ پائے گا جس سے اپنے چہرہ کو آگ سے بچا سکے

باب ۴۸

صدقہ بلا کو دور کرتا ہے

قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول: بکّروا بالصدقۃ وارغبوا فیھا فما من مومن یتصدق بصدقۃ یرید بھا ما عند اللہ لیدفع اللہ بھا عنہ شر ما ینزل من السماء الی الارض فی ذلک الیوم الا وقاہ اللہ شر ما ینزل من السماء الی الارض فی ذلک الیوم (ح)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا صبح کو صدقہ دو اور اس کی طرف رغبت رکھو جو بندہ مومن صدقہ دیتا ہے اور چاہتا ہے کہ اللہ اس سے شر کو دور رکھے تو اس دن ان تمام بلاؤں سے محفوظ رکھتا ہے جو آسمان سے زمین پر نازل ہوتی ہیں۔

ـ عن حفص عن ابائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ لا الٰہ الا ھو لیدفع بالصدقۃ الداء والدبیلۃ والحرق والغرق والھدم والجنون وعدّ صلی اللہ علیہ وآلہ سبعین باباً من السوء (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ دفع کرتا ہے صدقہ سے سخت سے سخت بیماریوں کو اور بچاتا ہے جلنے اور ڈوبنے اور مکان گرنے اور جنون سے اور حضرت نے شمار کئے ستر دروازے برائی کے۔

۳ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مرّ یھودی بالنبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال السام علیک قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ علیک فقال اصحابہ انما سلم علیک بالموت فقال الموت علیک قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وکذلک رددت ثم قال النبی صلعم

ایک یہودی حضرت رسولخدا کی طرف سے گزرا اور اس نے کہا تمہارے لئے موت ہو حضرت نے فرمایا تیرے لئے بھی۔ حضرت کے اصحاب نے کہا اس نے سلام کیا موت کے ذکر سے۔ آپ نے فرمایا تیرے لئے موت ہو۔ حضرت نے جواب دیا جو اس نے کہا تھا میں اسی کو لوٹا دیا۔ پھر حضرت نے فرمایا

انّ هذا الیهودی یعضه اسود فی قفاه فیقتله قال فذهب الیهودی فاحتطب حطباً کثیراً فاحتمله ثم لم یلبث ان انصرف فقال له رسول الله صلی الله علیه و آله ضعه فوضع الحطب فاذا اسود فی جوف الحطب عاضٌ علی عود فقال یا یهودی ما عملت الیوم قال ما عملت عملاً الا حطبی هذا احتملته فجئت به وکان معی کعکتان فاکلت واحدة وتصدقت بواحدة علی مسکین فقال رسول الله صلی الله علیه وآله بها دفع الله عنه وقال ان الصدقة تدفع میتة السوء عن الانسان (ض)

۴ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال علیٌ صلوات الله علیه کانوا یرون ان الصدقة تدفع بها عن الرجل المظلوم (ض)

۵ سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول قال رسول الله صلی الله علیه وآله بکّروا بالصدقة فان البلاء لا یتخطاها (ض)

۶ - عن ابی جعفر علیه السلام قال ان الصدقة لتدفع سبعین بلیّة من بلایا الدنیا مع میتة السوء ان صاحبها لا یموت میتة السوء ابداً مع ما یدّخر لصاحبها فی الآخرة (ض)

۷ - عن ابی عبدالله علیه السلام قال من تصدق بصدقة حین یصبح اذهب الله عنه نحس ذلک الیوم

۸ - قال ابوالحسن علیه السلام لاسمعیل بن محمد وذکر له ان ابنه تصدق عنه قال انه رجل قال فمره ان یتصدق ولو بالکسرة من الخبز ثم قال قال ابو جعفر علیه السلام ان رجلاً من بنی اسرائیل

اس یہودی کی گدی میں سانپ کاٹے گا اور یہ مرجائے گا۔ راوی کہتا ہے کہ وہ یہودی چلا گیا اور بہت سی ایندھن کی لکڑیاں اس نے جمع کیں اور ان کا گٹھا باندھ کر اٹھایا تھوڑی دیر کے بعد لوٹا حضرت رسولخدا نے فرمایا اس بوجھے کو زمین پر رکھ تا کہ ایک کالا سانپ ان لکڑیوں کے بیچ میں تھا تو ایک لکڑی پر دانت مار رہا تھا۔ حضرت نے فرمایا اے یہودی آج تو نے کیا عمل کیا۔ کہا میں نے ان لکڑیوں کو اٹھانے اور لانے کے سوا اور کچھ نہیں کیا دو روٹیاں میرے پاس تھیں ایک میں نے خود کھائی اور دوسری ایک مسکین کو صدقہ دی فرمایا اسی سے اللہ نے تیری بلا کو دفع کیا بے شک صدقہ انسان سے بری موت کو دور رکھتا ہے

فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے کہ صدقہ رجل مظلوم سے مصیبت کو دور کرتا ہے

حضرت رسولخدا نے فرمایا صبح کو صدقہ دو کہ بلا اس کے قریب نہیں آتی۔

فرمایا حضرت نے صدقہ دنیا کی بلاؤں میں سے ستر بلا دفع کرتا ہے اور بری موت سے صدقہ دینے والے کو نجات دیتا ہے صدقہ دینے والا بری موت کبھی نہیں مرتا اور صدقہ آخرت میں نیکی کا ذخیرہ کرتا ہے

فرمایا صبح کو صدقہ دینے والے سے اس دن کی نحوست دور ہوجاتی ہے

امام رضا علیہ السلام سے اسمعیل بن محمد نے ذکر کیا کہ اس کے بیٹے نے صدقہ دیا فرمایا وہ جوانمرد ہے اس سے کہو کہ وہ صدقہ دیا کرے اگرچہ روٹی کا ایک ٹکڑا ہی ہو پھر فرمایا کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک

ن له ابن وكان له محباً فاتى في منامه فقيل له ان ابنك ليلة يدخل باهله يموت قال فلما كان تلك الليلة وبنى عليه ابوه توقع ابوه ذلك فاصبح ابنه سالماً فاتاه ابوه فقال يا بني هل عملت البارحة شيئاً من الخير قال لا الا ان سائلاً اتى الباب وقد كانوا ادخروا لي طعاماً فاعطيته السائل فقال بهذا ادفع عنك (مجهول)

۹۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان بيني وبين رجل قسمة ارض وكان رجل صاحب نجوم وكان يتوخى ساعة السعود فيخرج فيها واخرج انا ساعة النحوس فاقتسمنا فخرج لي خير القسمين فضرب الرجل يده اليمنى على اليسرى ثم قال ما رايت كاليوم قط فقلت ويل الاخر وما ذاك قال اني صاحب نجوم اخرجتك في ساعة النحوس وخرجت انا في ساعة السعود ثم قسمنا فخرج لك خير القسمين فقلت الا احدثك بحديث حدثني به ابي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من سره ان يدفع الله عنه نحس يومه فليفتتح يومه بصدقة يذهب الله بها عنه نحس يومه ومن احب ان يذهب الله عنه نحس ليلته فليفتتح ليلته بصدقة يدفع عنه نحس ليلته فقلت واني افتتحت خروجي بصدقة فهذا خير لك من علم النجوم (حسن)

-عن ابي الحسن عليه السلام قال سمعت يقول كان رجل من بني اسرائيل ولم يكن له ولد فولد له غلام وقيل له انه يموت ليلة عرسه ...

کا ایک بیٹا تھا جسے وہ دوست رکھتا تھا اس نے رات کو خواب میں کسی کو کہتے سنا کہ تیرا بیٹا اگلی رات کو اپنے اہل میں مرا ہوا آئے گا جب وہ رات آئی تو باپ کو اس امر کے واقع ہونے کا خوف ہوا۔ صبح کو اس کا بیٹا صحیح سالم رہا باپ اس کے پاس آیا اور کہنے لگا بیٹے تو نے کل رات کوئی عمل خیر کیا ہے اس نے کہا اس کے سوا اور کچھ نہیں کیا کہ ایک سائل دروازہ پر آیا میں نے جو کچھ کھانا گھر میں تھا سائل کو دیدیا اس نے کہا بس یہی وجہ تھی کہ تیرے سر سے مصیبت ٹل گئی۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ میرے اور ایک شخص کے درمیان زمین تقسیم ہونی تھی اور وہ شخص نجومی تھا اور وہ چاہتا تھا کہ وہ نیک ساعت میں گھر سے نکلے اور میں منحوس ساعت میں نکلوں پس جب تقسیم ہوئی تو اچھا حصہ میری طرف آیا اس نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر مارکر کہا میں نے آج جیسا منحوس دن کبھی نہیں دیکھا۔ میں نے کہا میں نہیں بتاؤں گا اس نے کہا میں نجومی ہوں میں نے تمہیں منحوس گھڑی میں نکالا اور خود نیک ساعت میں نکلا لیکن تقسیم میں بہترین حصہ آپ کو ملا۔ میں نے کہا میں تم سے ایک حدیث بیان کرتا ہوں جو میرے والد نے مجھ سے بیان کی ہے۔ فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو چاہتا ہے کہ اللہ اس سے اس دن کی نحوست دور کرے تو اس دن کا آغاز صدقہ سے کرے اللہ اس دن کی نحوست اس سے دور رکھے گا اور جو چاہتا ہے کہ رات کی نحوست کو دور رکھے تو اسے چاہیے رات کے آغاز میں صدقہ دے خدا اس رات کی نحوست کو اس سے دور رکھے گا میں نے کہا میں نے اپنے نکلنے کا آغاز صدقہ سے کیا تھا اور یہ طریقہ علم نجوم سے بہتر ہے تیرے لئے

فرمایا ابو الحسن علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص تھا جس کے اولاد نہ تھی پھر بیٹا پیدا ہوا اس سے کہا گیا کہ یہ شادی کی رات کو مر جائے گا وہ لڑکا بڑھ گیا

فلما كان ليلة عرسه نظر الى شيخ كبير ضعيف فرحمه
الغلام فدعاه فاطعمه فقال السائل احييتني احياك
الله قال فاتاه آت فقال له سل ابنك ما صنع
فساله فخبره بصنيعه قال فاتاه الآتي مرة اخرى
في النوم فقال له ان الله احيى لك ابنك بما صنع
بالشيخ (مرسل)

جب عروسی کی رات آئی تو اس نے ایک بوڑھے ضعیف کو دیکھا لڑکے کو اس پر رحم آیا اس نے اسے بلایا اور کھانا دیا سائل نے کہا تو نے مجھے زندہ کیا اللہ تجھے زندہ رکھے - ایک آنے والے نے اس لڑکے کے باپ سے کہا اپنے بیٹے سے پوچھ کہ اس کیا کیا باپ نے پوچھا تو اس نے بتایا - آنے والا دوبارہ خواب میں اور اس نے کہا اللہ نے تیرے بیٹے کو تیرے لئے زندہ رکھا اس صدقہ کی وجہ سے جو اس نے بڈھے کو دیا ۔

١١- كنت مع ابي جعفر عليه السلام في مسجد الرسول
صلى الله عليه وآله فسقط شرفة من شرف المسجد
فوقعت على رجل فلم تضره فاصابت رجله فقال ابو جعفر
عليه السلام سلوه اي شيء عمل اليوم فسألوه فقال
خرجت وفي كمي تمر فمررت بسائل فتصدقت عليه بتمرة
فقال ابو جعفر عليه السلام بها دفع الله عنك (ح)

میں ابو جعفر علیہ السلام کے ساتھ مسجد رسول میں تھا ناگاہ مسجد کا ایک کنگرہ ایک شخص پر گرا مگر اس کے چوٹ نہ آئی اور اس کا پاؤں صحیح سالم رہا - امام علیہ السلام نے لوگوں سے کہا اس پوچھو آج تو نے کیا عمل خیر کیا ہے پوچھا تو اس نے بتایا کہ جب میں گھر سے نکلا تھا تو میری آستین میں ایک چھوارا تھا ایک سائل نے سوال کیا میں نے وہ اسے دیدیا امام نے فرمایا اسی وجہ سے اللہ نے تیری بلا دور کی

باب ۴۹

فضیلت پوشیدہ صدقہ کی

١- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول
الله صلى الله عليه وآله صدقة السر تطفئ غضب
الرب (ح)

حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ چھپا کر صدقہ دینا خدا کے غضب سے نجات دیتا ہے ۔

٢- قال لي ابو عبد الله عليه السلام يا عمار الصدقة
والله في السر افضل من الصدقة العلانية وكذلك
والله العبادة في السر افضل منها في العلانية (ح)

حضرت نے فرمایا اے عمار پوشیدہ صدقہ دینا علانیہ سے بہتر ہے اور پوشیدہ عبادت ظاہر عبادت سے

باب ۵۰

رات کا صدقہ

۱ـ عن هشام بن سالم قال كان ابو عبد الله عليه السلام اذا اعتم وذهب من الليل شطره اخذ جراباً فيه خبز ولحم والدراهم فحمله على عنقه ثم ذهب به الى اهل الحاجة من اهل المدينة فقسمه فيهم ولا يعرفونه فلما مضى ابو عبد الله عليه السلام فقدوا ذلك فعلموا انه كان ابا عبد الله صلوات الله عليه (ص)

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب نماز عشا پڑھتے اور رات کا کچھ حصہ گزر جاتا تو ایک تھیلہ میں روٹی، گوشت اور درہم بھرتے اور اس کو اپنی گردن پر رکھتے اور مدینہ کے اہل حاجت کے پاس جاتے اور ان میں تقسیم کرتے درانحالیکہ وہ لوگ حضرت کو نہیں پہچانتے تھے بعد میں انہیں پتہ چلتا کہ وہ ابو عبد اللہ علیہ السلام تھے

عن ابي عبد الله عليه السلام عن ابائه عليهم السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذا طرقكم سائل ذكر بليل فلا تردوه (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ان کے آباء طاہرین نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی سائل رات کو آئے اور سوال کرے تو اسے رد نہ کرو

۳ـ قال خرج ابو عبد الله عليه السلام في ليلة قد رشت وهو يريد ظلة بني ساعدة فاتبعته فاذا هو قد سقط منه شيء فقال بسم الله اللهم رد علينا قال فاتيته فسلمت عليه قال فقال معلى قلت جعلت فداك فقال لي التمس بيدك فما وجدت من شيء فادفعه الي فاذا انا بخبز منتثر كثير فجعلت ادفع اليه ما وجدت فاذا انا بجراب اعجز عن حمله من خبز فقلت جعلت فداك احمله على راسي فقال لا انا اولى به منك ولكن امض معي قال فاتينا ظلة بني ساعدة فاذا نحن بقوم نيام فجعل يقسم الرغيف

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام ایک رات گھر سے نکلے بارش ہو رہی تھی آپ بنی ساعدہ کے سائبان کی طرف جانے لگے میں پیچھے تھا کوئی چیز آپ کی گر گئی فرمایا بسم اللہ یا اللہ ہم پر اسے لوٹا دے میں حضرت کے پاس آیا اور سلام کیا فرمایا اے معلی میں نے کہا جی ہاں میں آپ پر فدا ہوں فرمایا اپنے ہاتھ سے ڈھونڈھو اور جو چیز ملے مجھے دو۔ تلاش کے بعد مجھے بہت سے روٹی کے ٹکڑے ملے۔ وہ میں نے حضرت کو دیدئے۔ میں نے دیکھا کہ روٹیوں کا ایک وزنی تھیلا ہے جس کے اٹھانے سے میں عاجز تھا۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اس کو میں سر پر رکھ کر چلتا ہوں فرمایا نہیں میں اس کو لے جانے کا زیادہ حقدار ہوں لیکن تم میرے ساتھ چلو۔ پس ہم بنی ساعدہ کے سائبان کے پاس آئے وہاں کچھ لوگ سو رہے تھے۔ حضرت نے ایک ایک دو دو روٹی ان پر تقسیم کی۔

حتى انتهى على اخرهم ثم انصرفنا فقلت جعلت فداك يعرف هؤلاء الحق فقال لو عرفوه لواسيناهم بالدقة والدقة هي الملح ان الله تبارك وتعالى لم يخلق شيئاً إلا وله خازن يخزنه إلا الصدقة فان الرب يليها بنفسه وكان ابي اذا تصدق بشيء وضعه في يد السائل ثم ارتده منه فقبله وشمه ثم رده في يد السائل ان صدقة الليل تطفئ غضب الرب وتمحو الذنب العظيم وتهون الحساب وصدقة النهار تثمر المال وتزيد في العمر ان عيسى بن مريم عليه السلام لما مر على شاطئ البحر رمى بقرص من قوته في الماء فقال له بعض الحواريين يا روح الله وكلمته لم فعلت هذا وانما هو من قوتك قال فقال فعلت هذا لدابة تاكله من دواب الماء وثوابه عند الله عظيم (ع)

یہاں تک کہ آپ ان کے آخر تک پہنچے۔ پھر ہم لوٹ آئے۔ میں نے کہا کیا یہ لوگ حق کی معرفت رکھتے ہیں فرمایا اگر صاحبانِ معرفت ہوتے تو ہم ان سے اظہار ہمدردی کرتے ذقہ سے اور ذقہ نمک ہے (مراد سالن) اللہ نے ہر شے کا ایک خازن مقرر کیا ہے سوائے صدقہ کے کہ اللہ اس سے بذاتہ تعلق رکھتا ہے اور میرے پدر بزرگوار جب کوئی شے صدقہ دیتے تو سائل کے ہاتھ میں دیتے پھر اس سے لے کر بوسہ دیتے اور سونگھتے پھر سائل کو دیتے۔ رات کا صدقہ غضب رب سے پناہ دیتا ہے اور اس سے گناہ عظیم محو کیا جاتا ہے اور دن کا صدقہ مال میں نفع دیتا ہے اور عمر زیادہ کرتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کا گزر دریا کے کنارہ سے ہوا تو آپ نے اپنے کھانے کی ایک روٹی پانی میں ڈال دی حواریوں نے کہا اے روح اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا یہ تو آپ کی روزی تھی فرمایا اس پانی میں جو جانور ہے وہ اسے کھائے گا صدقہ کا عنداللہ ثواب عظیم ہے

باب ۱۵

صدقہ سے مال میں زیادتی ہوتی ہے

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الصدقة تقضي الدين وتخلف بالبركة (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے صدقہ قرضہ کو ادا کرتا ہے اور اپنے پیچھے برکت چھوڑتا ہے

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله تصدقوا فان الصدقة تزيد في المال كثرة - تصدقوا رحمكم الله (ع)

رسول اللہ نے فرمایا صدقہ دو کیونکہ صدقہ مال کو بڑھاتا ہے صدقہ دو اللہ تم پر رحم کرے

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لمحمد ابنه يا بني كم فضل معك من تلك النفقة قال اربعون ديناراً قال اخرج وتصدق بها قال انه لم يبق معي غيرها

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند محمد سے فرمایا تمہیں خرچ کے بعد کیا بچا کہا چالیس دینار فرمایا انہیں نکالو اور صدقہ دو۔ کہا میرے پاس اس کے سوا کچھ نہیں

قال تصدق بها فان الله عزوجل يخلفها اما
علمت ان لكل شئ مفتاحاً ومفتاح الرزق الصدقة
فتصدق بها ففعل فما لبث ابوعبدالله عليه السلام
عشرة ايام حتى جاءه من موضع اربعة الاف
دينار فقال يا بنى اعطينا الله اربعين ديناراً
فاعطانا الله اربعة الاف دينار قال وحدثني
علي بن حسان عن موسى بن بكر عن ابي الحسن
عليه السلام قال استنزلوا الرزق بالصدقة (ض)

فرمایا صدقہ دے دو اللہ تم کو اس میں زیادتی کرے گا کیا تم کو
معلوم نہیں کہ ہر شے کی ایک کنجی ہوتی ہے اور رزق کی کنجی صدقہ
ہے لہٰذا امام زادہ نے تصدق کر دیا حضرت کو دس دن نہ
گزرے کہ آپ کے لئے ایک موضع سے چار ہزار دینار آگئے حضرت
نے فرمایا اے فرزند ہم نے اللہ کو چالیس دینار دیئے اور
اللہ نے ہم کو چالیس ہزار دیئے اور امام رضا علیہ السلام
نے فرمایا کہ رزق کو صدقہ سے اترواؤ۔

۴ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال ما احسن
عبد الصدقة في الدنيا الا احسن الله الخلافة
على ولده من بعده وقال حسن الصدقة تقضي
الدين ويخلف على البركة (ض)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جس نے دنیا میں اچھا صدقہ
دیا تو اللہ اس کے بعد اس کی اولاد میں خیر و برکت دیتا ہے
اور فرمایا اچھا صدقہ دینا قرض کو ادا کراتا ہے اور برکت
میں زیادتی کرتا ہے

باب ۲۵

قرابت داروں کو صدقہ دینا

۱ - عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله
صلى الله عليه وآله من وصل قريباً بحجة او عمرة
كتب الله له حجتين وعمرتين وكذلك من حمل عن
حميم يضاعف الله له الاجر ضعفين (ض)

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو حج و عمرہ کے قریب صلہ رحم
کرتا ہے تو اللہ اس کو دو حج اور دو عمرہ کا ثواب دیتا ہے
اسی طرح جو اپنے دوست کا قرضہ ادا کرتا ہے تو اللہ
اس کے اجر کو دونا کر دیتا ہے

۲ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال سئل رسول
الله صلى الله عليه وآله اي الصدقة افضل قال
على ذي الرحم الكاشح (ض)

رسول اللہ سے پوچھا گیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے
فرمایا جو اس رشتہ دار کو دیا جائے جو عداوت کو دل
چھپائے ہو۔

۳ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال رسول الله
صلى الله عليه وآله الصدقة بعشرة والقرض بثمانية
عشر وصلة الاخوان بعشرين وصلة الرحم باربعة وعشرين (ض)

رسول اللہ نے فرمایا کہ دس صدقہ میں دینا اور اٹھارہ قرض
دینا میں اور ہر ایک ان دونو میں سے برابر ہے بیس صلہ رحم کے بھائیوں کے اور ۲۴ صلہ
رحم کے عزیزوں سے

باب ۳۵

اپنے اہل و عیال کی پرورش اور انکی ضرورت پورا کرنا

۱ عن علی بن الحسین علیہما السلام قال ارضاکم عند اللہ اسبغکم عند عیالہ (۴)

فرمایا حضرت علی بن الحسینؑ نے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسندیدہ وہ ہے جو اپنے اہل و عیال کی ضروریات کو پورا کرے۔

۲ ۔ قال قال رجل لابی جعفر علیہ السلام ان لی ضیعۃ بالجبل استغلہا فی کل سنۃ ثلاثۃ آلاف درہم فانفق علی عیالی منہا الفی درہم واتصدق منہا بالف درہم فی کل سنۃ فقال ابو جعفر علیہ السلام ان کانت الالفان تکفیہم فی جمیع ما یحتاجون الیہ لسنتہم فقد نظرت لنفسک و وفقت لرشدک واجریت نفسک فی حیاتک بمنزلۃ ما یوصی بہ الحی عند موتہ (۵)

امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا کہ پہاڑی علاقہ میں میری کچھ زمین ہے جس سے ہر سال مجھے تین ہزار درہم غلہ ملتا ہے اس میں سے میں اپنے عیال پر دو ہزار درہم خرچ کرتا ہوں اور ایک ہزار درہم ہر سال صدقہ دے دیتا ہوں۔ حضرت نے فرمایا اگر دو ہزار ان کو تمام سال کی ضرورتوں میں کافی ہوا تو تم نے اپنے نفس پر نظر کی اور اپنی خیر پسندی کو پورا کیا اور تم نے اپنی زندگی میں وہی کیا جو ایک شخص اپنی موت کے وقت کسی کو وصیت کرتا ہے

۳ ۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال ینبغی للرجل ان یوسع علی عیالہ کیلا یتمنوا موتہ وتلا ہذہ الآیۃ ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا قال الاسیر عیال الرجل ینبغی للرجل اذا زید فی النعمۃ ان یزید اسراءہ فی السعۃ علیہم ثم قال ان فلانا انعم اللہ علیہ بنعمۃ فمنعہا اسراءہ وجعلہا عند فلان فذہب اللہ بہا قال معمر وکان فلان حاضرا (۵)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے آدمی کو چاہیے کہ وہ اپنے عیال کی ضروریات کو پورا کرے تاکہ وہ مرنے کی تمنا نہ کریں اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی "وہ لوگ محبت خدا میں مسکین و یتیم و اسیر کو کھانا کھلاتے ہیں" اور فرمایا اسیر سے مراد کسی آدمی کی عیال ہے۔ انسان کو لازم ہے کہ جب نعمت میں زیادتی ہو تو اپنے عیال کے نفقہ میں بھی زیادتی کرے پھر فرمایا فلاں شخص کو اللہ نے بھرپور نعمت دی اس نے اپنے عیال سے روک کر دوسرے کو دیدی۔ اللہ نے اس نعمت کو روک لیا۔ راوی کہتا ہے وہ فلاں شخص حاضر تھا

۴ ۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول الید العلیا خیر من الید السفلی وابدأ بمن تعول (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ دینے والا ہاتھ لینے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور نجات والا وہ ہے جو اپنے عیال کی خبر لیتا رہے

۵ ۔ عن الرضا علیہ السلام قال صاحب النعمۃ

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے مالدار پر

ب عليه التوسعة على عياله (ن)

عن ابي عبد الله عليه السلام عن ابائه

عليهم السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه و

المؤمن يأكل بشهوة اهله والمنافق يأكل اهله

بشهوته (ن)

عن ابي عبد الله عليه السلام سئل اكان رسول

الله صلى الله عليه و آله يقوت عياله قوتاً معروفاً

نعم ان النفس اذا عرفت قوتها قنعت به و

نبت عليه اللحم (حسن)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال كفى بالمرء اثماً

ان يضيع من يعوله (حسن)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى

الله عليه و آله ملعون ملعون من القى كله على الناس

ملعون ملعون من ضيع من يعول (مجهول)

عن علي بن الحسين عليه السلام لئن ادخل السوق

ومعي دراهم ابتاع لعيالي لحماً وقد قرموا احب اليّ من

ان اعتق نسمة (حسن)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان علي بن الحسين

اذا اصبح خرج غادياً في طلب الرزق فقيل له يا ابن رسول

الله اين تذهب فقال اتصدق لعيالي قيل له اتتصدق

قال من طلب الحلال فهو من الله عزوجل صدقة عليه (حسن)

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول

الله صلى الله عليه و آله ان المؤمن يأخذ بادب

الله اذا وسع عليه اتسع واذا امسك عليه امسك

(حسن)

۱۳- عن ابي عبد الله عليه السلام قال من سعادة

الرجل ان يكون القيم على عياله (حسن)

واجب ہے اپنے اہل و عیال کے ضروریات کو پورا کرنا۔

ابو عبداللہ علیہ السلام نے اپنے آبا و طاہرین سے روایت

کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ مومن کھاتا ہے اپنے اہل کی خواہش

کے ساتھ اور منافق کھلاتا ہے اپنے اہل کو اپنی خواہش کے مطابق

کسی نے امام سے سوال کیا کیا رسول اللہ اپنے عیال کو قوت معروف

دیتے تھے فرمایا ہاں جب کوئی نفس اپنے قوت کو پہچان لیتا ہے

تو اس پر قناعت کرتا ہے اور اسی سے اس کا گوشت پوست

اگتا ہے۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے آدمی کے لئے یہ گناہ

کافی ہے کہ وہ نظر انداز کر دے اپنے عیال کو

فرمایا حضرت رسول خدا نے ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو اپنا

اور اپنے اہل و عیال کا بار دوسروں پر ڈالے اور ملعون ملعون

ہے وہ جو اپنے عیال کو نظر انداز کرے

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے اگر میں بازار میں جاؤں اور

میرے پاس درہم ہوں عیال کے لئے گوشت خریدنے کو اور ان کی

خواہش بھی ہو تو یہ میرے لئے زیادہ محبوب ہے ایک غلام آزاد

کرنے سے۔

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام صبح کو طلب رزق میں نکلتے تھے

کسی نے پوچھا آپ کہاں جاتے ہیں فرمایا اپنے عیال کے صدقہ کے

لئے اس نے کہا کیا آپ صدقہ دیتے ہیں فرمایا جو حلال روزی

طلب کرتا ہے وہ خدا کی طرف سے اس پر صدقہ ہوتا ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ مومن ادب خدا

حاصل کرتا ہے جبکہ توسیع رزق کرے عیال پر وسعت رزق

کی صورت میں اور کمی کرے کمی کی صورت میں

فرمایا حضرت نے آدمی کی سعادت اس میں ہے کہ وہ اپنے

عیال کی رزق رسانی کا پوری طرح ذمہ دار ہو۔

۱۴۔ قال سمعت الرضا علیہ السلام یقول ینبغی للمؤمن ان ینقص من قوت عیالہ فی الشتاء و یزید فی وقودھم (مجھول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ مومن کو چاہیے کہ اپنے عیال کے قوت سے جاڑوں میں کم کر لے اور گرمی میں بڑھا دے

باب ۵۴

کن لوگوں کا نفقہ لازم ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ من الذی احق علیہ و یلزمنی نفقتہ قال الوالدان والولد والزوجۃ (حسن)

میں نے حضرت سے پوچھا میری نفقہ کا اہل کون ہے جس کا نفقہ لازم ہے فرمایا والدین اولاد اور زوجہ

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ بیتیم فقال خذ بنفقتہ اقرب الناس منہ من العشیرۃ کما یاکل میراثہ (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیرالمومنین کے پاس ایک یتیم آیا آپ نے فرمایا اسے لیجاؤ اس کے پاس جو قبیلہ میں سب سے زیادہ قریبی رشتہ دار ہو تاکہ وہ اس کے نفقہ کا اسی طرح ذمہ دار ہو جیسا کہ اس کی میراث لینے میں ہوگا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ من یلزم الرجل من قرابتہ ممن ینفق علیہ قال الوالدان والولد والزوجۃ (ض)

میں نے پوچھا قرابت داروں میں وہ کون ہیں جن کا نفقہ واجب ہو فرمایا ماں باپ لڑکا اور زوجہ

باب ۵۵

انجان آدمی کو صدقہ دینا

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اطعم سائلا لا اعرفہ مسلما فقال نعم اعط من لا تعرفہ بولایۃ ولا عداوۃ للحق ان اللہ عز و جل یقول و قولوا للناس حسنا ولا تطعم من نصب لشیء من الحق او دعا الی شیء من الباطل (حسن)

میں نے حضرت سے کہا کیا میں ایسے سائل کو کھانا دوں جس کو مسلمان نہیں جانتا فرمایا ہاں دیدو اس شخص کو جس کے متعلق تم نہیں جانتے کہ وہ حق سے محبت رکھتا ہے یا دشمنی خدا فرماتا ہے اس سے نرمی سے بات کرو لیکن ناصبی کو نہ دو اور نہ اس کو جو دعوت باطلہ

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن السائل یسئل ولا یدری ما ھو قال اعط من وقعت الرحمۃ فی قلبک وقال اعط دون الدرھم قلت اکثر ما یعطی قال اربعۃ دوانیق (مجہول)

حضرت سے سوال کیا گیا اس سائل کے متعلق جسے نہیں جانتا وہ کون ہے فرمایا جس پر تمہیں رحم آئے اسے دیدو اور یہ بھی فرمایا پورا درہم نہ دو۔ میں نے کہا زیادہ سے زیادہ کتنا فرمایا چار دانگ۔

باب ۵۶

صدقہ اہل بادیہ پر

۱۔ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الصدقۃ علی اھل البوادی والسواد فقال تصدق علی الصبیان والنساء والزمناء والضعفاء والشیوخ وکان ینھی عن ذلک المجانین یعنی اصحاب الشعور (مرسل)

میں نے پوچھا صدقہ دینے کے متعلق دیہاتیوں اور شہریوں کو فرمایا صدقہ دو بچوں، عورتوں، اپاہجوں، کمزوروں اور بڈھوں کو اور منع فرمایا ان دیوانوں کو یعنی اصحاب غرور کو دینے جو صاحب عقل ہو کر کچھ نہیں کرتے

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اعط الکبیر والکبیرۃ والصغیر والصغیرۃ ومن وقعت لہ فی قلبک رحمۃ وایاک وکل وقال بیدہ وھزھا (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بڈھے بوڑھی۔ لڑکے لڑکی اور اس کو دو جس کے اوپر تمہیں رحم آئے اور ہرگز نہ دو ہر اپنے مخالف کو اور جس کے ہاتھ میں اس کو برباد کرتا ہو

۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان اھل السواد یقتحمون علینا وفیھم الیھود والنصاریٰ والمجوس فنتصدق علیھم قال نعم (حسن)

میں نے حضرت سے کہا اہل شہر میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ہمارے لئے باعث ایذا ہیں ان میں یہودی بھی ہیں نصاریٰ بھی اور مجوسی بھی کیا انہیں صدقہ دیں فرمایا ہاں

باب ۵۷

کراہت ردّ سوال

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا تقطعوا علی السائل مسئلتہ فلولا ان المساکین یکذبون ما افلح من ردھم (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ سائل کے سوال کے متعلق زیادہ پوچھ گچھ نہ کرو اس بات سے کہ کوئی مسکین جھوٹ بولے اس کا رد کرنا بہتر ہے۔

۲ ـ قال قال ابو جعفر علیہ السلام اعط السائل ولو کان علی ظهر فرس (ح)

فرمایا حضرت رسولِ خدا نے سائل کو دو اگرچہ وہ پشت فرس پر ہو۔

۳ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال فیما ناجی الله عزوجل به موسیٰ علیه السلام قال یا موسیٰ اکرم السائل ببذل یسیر او برد جمیل لانه یاتیک من لیس بانس ولا جان ملائکة من ملائکة الرحمن یسألونک فیما خولتک ویسألونک عما نولتک فانظر کیف انت صانع یا ابن عمران (ض)

موسیٰ علیہ السلام سے وقت مناجات اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ سائل کا اکرام کرو کچھ تھوڑا سا دے کر یا بطریق احسن اس کا سوال رد کرو کیونکہ جو تمہارے پاس آیا ہے وہ نہ انسان ہے نہ جن بلکہ وہ ملائکہ ہیں خدائے رحمن کے ملائکہ میں سے جو تم سے سوال کرتے ہیں اس چیز کا جو میں نے تم کو عطا کی ہے اور سوال کرتے ہیں اس چیز کا جو میں نے تم کو بخشی ہے پس اے ابن عمران غور کرو تمہیں کیا کرنا چاہیے۔

۴ ـ قال حضرت علی بن الحسین علیهما السلام یوماً حین صلی الغداة فاذا سائل بالباب فقال علی بن الحسین علیهما السلام اعطوا السائل ولا تردوا سائلاً (ض)

میں ایک دن حضرت علی بن الحسینؑ کی خدمت میں تھا آپ نے صبح کی نماز پڑھی ناگاہ ایک سائل دروازہ پر آیا آپ نے فرمایا اسے دو اور کسی سائل کو رد نہ کرو

۵ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ما منع رسول الله صلی الله علیه وآله سائلاً قط ان کان عنده اعطی والا قال یاتی الله به (مجهول)

فرمایا رسول اللہ نے کبھی کسی سائل کو منع نہیں کیا اگر ہوا تو دے دیا ورنہ فرمایا اللہ اس کو دینے والا ہے

۶ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله لا تردوا السائل ولو بظلف محترق (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا سائل کو رد نہ کرو اگرچہ ایک جلا ہوا کھر ہی اسے دو

باب ۵۸

کس حد تک سائل کو دیا جائے

۱ ـ قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام فجاء سائل فاعطاه ثم جاءه آخر فاعطاه ثم جاءه آخر فاعطاه ثم جاءه آخر فقال یسع الله علیک ثم قال ان رجلاً

میں حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس تھا کہ ایک سائل آیا آپ نے اسے دیا پھر دوسرا آیا آپ نے اسے بھی دیا پھر تیسرا آیا آپ نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں توسیع کرے گا پھر فرمایا ایک شخص

لو کان له مال يبلغ ثلثين او اربعين الف درهم ثم شاء ان لا يبقى منها الا وضعها في حق لفعل فيبقى لا مال له فيكون من الثلاثة الذين يرد دعاءهم قلت من هم قال احدهم رجل كان له مال فانفقه في غير وجهه ثم قال يا رب ارزقني فيقال له الم اجعل لك سبيلاً الى طلب الرزق (ح)

کے پاس اگر تیس چار ہزار درہم ہوں اور وہ چاہے کہ اس میں سے کچھ باقی نہ رہے مگر جو اس نے حق میں رکھا ہو اور وہ ایسا کرے اور اس کے پاس مال باقی نہ رہے تو وہ ان تین میں سے ایک ہوگا میں نے کہا وہ کون ہیں فرمایا ان میں ایک وہ شخص ہے جو غلط طریقہ سے مال خرچ کرے اور پھر کہے یا اللہ مجھے رزق دے اس سے کہا جائے کیا میں نے طلب رزق کا راستہ تجھے نہیں بتایا تھا

۲۔ قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في السؤال اطعموا ثلاثة ان شئتم ان تزدادوا فازدادوا والا فقد اديتم حق يومكم (ض)

فرمایا حضرت نے تین سائلین کو کھانا دو اگر زیادہ چاہتے ہو تو زیادہ کرو ورنہ تم نے اپنے ایک دن کا حق تو ادا کر دیا

باب ۵۹

دعائے سائل

۱۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال لا تحقروا دعوة احد فانه يستجاب لليهودي والنصراني فيكم ولا يستجاب لهم في انفسهم (ح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کسی کی دعا کو حقیر نہ جانو تمہارے حق میں یہودی اور نصرانی کی دعا بھی قبول ہو جاتی ہے ہاں ان کے لئے انکی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۲۔ قال اذا اعطيتموهم فلقنوهم الدعاء فانه يستجاب الدعاء لهم فيكم ولا يستجاب لهم في انفسهم (مرسل)

فرمایا جب ان کو دو تو اپنے لئے دعا کرنے کو کہو ان کی دعا تمہارے حق میں قبول ہوگی ان کے لئے نہیں

باب ۶۰

صدقہ تقسیم کرنے والا صدقہ دینے والے کے اجر میں شریک ہے

۱۔ قال دفع اليّ شهاب بن عبد ربه دراهم من الزكوٰة اقسمها فاتيته يوماً فسالني هل قسمتها فقلت لا فاسمعني كلاماً فيه بعض الغلظة فطرحت ما كان بقي معي من الدراهم

مجھے شہاب بن عبد ربہ نے زکوٰۃ کے کچھ درہم تقسیم کرنے کے لئے دیے جب میں ایک روز اس کے پاس آیا تو اس نے کہا وہ درہم تقسیم کر دیے میں نے کہا نہیں اس پر اس نے سخت کلامی کی میں نے بقیہ درہم اس کے آگے ڈال دیا

وقسمت بعضها فقال لي ارجع حتى احدثك بشيء سمعته من جعفر بن محمد فرجعت فقال قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اذا وجدت زكاتي اخرجتها فادفع منها الى من اثق به يقسمها قال نعم لا باس بذلك اما انه احد المعطين قال صالح فاخذت الدراهم حيث سمعت الحديث فقسمتها (ض)

اور میں غصہ میں آکر گھر آ گیا اس نے مجھ سے کہا پلٹ آؤ میں وہ بات بیان کردوں جو امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنی ہے میں لوٹ آیا اس نے کہا میں نے امام علیہ السلام سے پوچھا اگر میں اپنے مال سے زکوٰۃ نکالوں اور اپنے کسی معتمد کو تقسیم کے لئے دیدوں تو کوئی حرج تو نہیں آپ نے فرمایا نہیں عطا کرنے والوں میں سے ایک وہ بھی ہوگا صالح کہتا ہے یہ سنکر میں نے وہ درہم اٹھا لئے اور ان کو تقسیم کردیا

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لو جرى المعروف على ثمانين كفا لاجروا كلهم فيه من غير ان ينقص صاحبه من اجره شيئاً (ض)

فرمایا حضرت نے صدقہ اگر اسّی ہاتھوں سے بھی تقسیم ہو تو اس سب کو ملے گا بغیر اس کے کہ صاحب صدقہ کے اجر میں کوئی کمی ہو

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يعطي الدراهم يقسمها قال يجري له ما يجري للمعطي ولا ينقص المعطي من اجره شيئاً (مجهول)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو کسی کو زر صدقہ تقسیم کرنے کے لئے دے فرمایا اس کو وہی اجر ملے گا جو دینے والے کو ملے گا اور دینے والے کے اجر سے کچھ کم نہ ہوگا

باب
ایثار

۱۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل ليس عنده الا قوت يومه ايعطف من عنده قوت يومه على من ليس عنده شيء ويعطف من عنده قوت شهر على من دونه والسنة على نحو ذلك ام ذلك كله الكفاف الذي لا يلام عليه فقال هو امران افضلكم فيه احرصكم على الرغبة والاثرة على نفسه فان الله عز وجل يقول ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة والامر الآخر لا يلام على الكفاف واليد العليا خير من اليد السفلى وابدأ بمن تعول (ض)

میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس صرف ایک دن کا کھانا ہے کیا اس کو دیدے جس کے پاس کچھ نہ ہو اور جس کے پاس ایک ماہ کا کھانا ہو وہ اسے دیدے جس کے پاس اس سے کم ہو اسی طرح ایک سال کا یا وہ سب اپنے ہی کفاف کے لئے رکھے جس پر ملامت نہ ہو فرمایا یہ دو امر ہیں تم میں صاحب فضیلت وہ ہے جو اپنی رغبت اور ایثار نفس کی بنا پر دے خدا فرماتا ہے اپنے نفس پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ ان پر تنگی ہو اور دوسری بات یہ ہے کہ اپنے کفاف کے لئے رکھے تو ملامت نہیں مگر اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے

۲- عن ابی الحسن علیه السلام قال قلت له اوصنی فقال آمرك بتقوی الله ثم سکت فشکوت الیه قلة ذات یدی وقلت والله لقد عریت حتی بلغ من عریتی ان ابا فلان نزع ثوبین کانا علیه وکسانیهما فقال صم وتصدق قلت اتصدق مما وصلنی به اخوانی وان کان قلیلا قال تصدق بما رزقك الله ولو اثرت علی نفسك (م)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا مجھے وصیت کیجئے فرمایا میں تم کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتا ہوں اس کے بعد خاموش ہو گئے میں نے حضرت سے تنگدستی کی شکایت کی اور کہا واللہ میں برہنہ تھا یہ جب برہنگی حد تک پہنچی تو فلاں شخص کے باپ کو خبر ہوئی تو انہوں نے اپنے دو کپڑے جو پہنے تھا اپنے بدن سے اتار کر مجھے پہنا دیئے حضرت نے فرمایا روزہ رکھو اور صدقہ دو۔ میں نے کہا چاہے میرے پاس کتنا ہی کم ہو فرمایا اللہ نے جو رزق تم کو دیا ہے اس میں سے صدقہ دو اور اپنے نفس پر ایثار کرو

۳- عن ابی بصیر عن احدهما علیهما السلام قال قلت له ای الصدقة افضل قال جهد المقل اما سمعت قول الله عز وجل ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة تری ههنا فضلا (ض)

میں نے پوچھا کون سے صدقہ کو فرمایا تنگدست کے صدقہ کو کیا تم نے یہ آیت نہیں سنی وہ اپنے نفسوں پر ایثار کرتے ہیں اگرچہ تنگی ہو فضیلت اسی میں ہے

باب ۳۲

بغیر حاجت سوال کرنا

۱- عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال علی بن الحسین علیهما السلام ضمنت علی ربی انه لا یسئل احد من غیر حاجة الا اضطرته المسئلة یوما الی ان یسئل من حاجة (ض)

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے کہ بغیر ضرورت کسی کو سوال نہیں کرنا چاہیے مگر جب سوال کرنے پر مجبور ہی ہو جائے تو سوال کرے

۲- عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال امیر المومنین صلوات الله علیه اتبعوا قول رسول الله صلی الله علیه وآله فانه قال من فتح علی نفسه باب مسئلة فتح الله علیه باب الفقر (ض)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے قول رسول کی پیروی کرو حضرت نے فرمایا ہے جو اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھولتا ہے اللہ اس پر فقیری کا دروازہ کھول دیتا ہے

۳- قال ابو عبدالله علیه السلام ما من عبد یسأل من غیر حاجة فیموت حتی یحوجه الله الیها ویثبت الله لها بها النار

فرمایا جو بندہ بے ضرورت سوال کرتا ہے اور مرتا ہے تو خدا اس کی طرف محتاج بنا دیتا ہے اور دوزخ میں اس کی جگہ قرار

باب ۴۳

کراہت سوال

۱۔ سمع ابو عبد الله عليه السلام يقول اياكم وسؤال الناس فانه ذل في الدنيا وفقر تعجلونه وحساب طويل يوم القيامة (مرسل)

راوی نے سنا ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اپنے کو بچاؤ لوگوں سے سوال کرنے سے یہ دنیا میں ذلت ہے اور فقر کو جلد بلانے والی چیز ہے اور روز قیامت اس کا حساب طولانی ہے

۲۔ عن محمد بن مسلم قال قال ابو جعفر عليه السلام يا محمد لو يعلم السائل ما في المسألة ما سأل احد احدا ولو يعلم المعطي ما في العطية ما رد احد احدا (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے اگر سوال کرنے والا یہ جان لیتا کہ سوال کیسی بری چیز ہے تو کبھی کوئی کسی سے سوال نہ کرتا اور اگر دینے والا یہ جان لیتا کہ دینے میں کتنا ثواب ہے تو کسی کے رد کرتا ہی نہیں۔

۳۔ قال ابو عبد الله عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله الايدي ثلاثة يد الله العليا ويد المعطي التي تليها ويد المعطى اسفل الايدي فاستعفوا عن السؤال ما استطعتم ان الارزاق دونها حجب فمن شاء قنى حياءه واخذ رزقه ومن شاء هتك الحجاب واخذ رزقه والذي نفسي بيده لان يأخذ احدكم حبلا ثم يدخل عرض هذا الوادي فيحتطب حتى لا يلتقي طرفاه ثم يدخل به السوق فيبيعه بمد من تمر ويأخذ ثلثه ويتصدق بثلثيه خير له من ان يسأل الناس اعطوه او حرموه (ق)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاتھ تین ہیں، اللہ کا ہاتھ سب سے اوپر ہے اور دینے والے کا ہاتھ اس سے ملا ہوا ہے اور جس کو دیا جاتا ہے اس کا ہاتھ نیچا ہوتا ہے پس حتی الامکان سوال سے بچو ارزاق کے قریب کچھ حجاب ہیں پس جو چاہے حیا کے ساتھ رزق لے لے اور جو چاہے ہتک حجاب کر کے اپنا رزق حاصل کرے قسم خدا کی اگر تم میں سے کوئی ایک رسی لے کر جنگل میں جائے اور اس میں سوکھی لکڑیاں باندھ کر کسی بازار میں جا کر فروخت کرے بعوض ایک مد خرموں کے اور ان میں ایک تہائی اپنے لئے رکھے اور دو تہائی راہ خدا میں خیرات کرے تو وہ اس سے بہتر ہوگا کہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ اسے کچھ دیں یا محروم کر دیں۔

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان الله تبارك وتعالى احب شيئا لنفسه وابغضه لخلقه ابغض لخلقه المسألة واحب لنفسه ان يسأل وليس شيء احب الى الله عز وجل من ان يسأل فلا يستحيي احدكم ان يسأل الله من

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک چیز کو اپنے لئے پسند کرتا ہے اور اپنی مخلوق کے لئے پسند نہیں کرتا۔ مخلوق کے لئے سوال کرنا ناپسند کرتا ہے اور یہ پسند کرتا ہے کہ اس سے سوال کیا جائے پس تم میں سے کوئی خدا سے سوال کرنے میں حیا نہ کرے

ولو شسع نعل (حسن)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال جاءت فخذ
من الانصار الی رسول الله صلی الله علیه و آله
فسلموا علیه فرد علیهم السلام فقالوا یا رسول الله
لنا الیک حاجة فقال هاتوا حاجتکم قالوا انها حاجة
عظیمة فقال هاتوها ما هی قالوا تضمن لنا علی ربک
الجنة فنکس رسول الله صلی الله علیه و آله
راسه ثم نکت فی الارض ثم رفع راسه فقال
افعل ذلک بکم علی ان لا تسئلوا احداً شیئاً قال
فکان الرجل منهم فی السفر فیسقط سوطه فیکره
ان یقول لانسان ناولنیه فراراً من المسئلة و
ینزل فیاخذه ویکون علی المائدة فیکون بعض
الجلساء اقرب الی الماء منه فلا یقول ناولنی حتی
یقوم فیشرب (حسن)

قال ابو عبد الله علیه السلام رحم الله عبداً
عف وتعفف وکف عن المسئلة فانه یتعجل الدنیة
فی الدنیا ولا یغنی الناس عنه شیئاً قال ثم تمثل
ابو عبد الله علیه السلام ببیت حاتم

اذا ما عرفت الیاس الفیته الغنی
اذا عرفته النفس والطمع الفقر (مرسل)

قال دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام فذکرت
له بعض حالی فقال یا جاریة هاتی ذلک الکیس
هذه اربع مائة دینار وصلنی بها ابو جعفر فخذها و
تفرج بها قال فقلت لا والله جعلت فداک ما هذا
دهری ولکن احببت ان تدعو الله لی فقال انی
سافعل ولکن ایاک ان تخبر الناس بکل حالک فتهون
علیهم (مجهول)

اگرچہ وہ ایک ٹوٹی جوتی ہی کیوں نہ ہو

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے انصار کے کچھ لوگ حضرت
رسول خدا کے پاس آئے اور سلام کر کے کہنے لگے یا رسول اللہ ہماری
آپ سے ایک درخواست ہے فرمایا بیان کرو انھوں نے کہا
وہ بہت بڑی درخواست ہے فرمایا بیان تو کرو وہ کیا ہے
انھوں نے کہا آپ خدا سے ہمارے لئے جنت کی ضمانت لے لیں
یہ سنکر حضرت نے سر جھکا لیا پھر زمین پر جھکے پھر فرمایا میں تمہارے
لئے ایسا کروں گا اور وہ صورت یہ ہے کہ تم کسی چیز کا کسی سے سوال
نہ کرو۔ اگر تم میں سے کوئی سفر میں ہو اور اس کا کوڑا گر جائے تو
مکروہ ہے کہ وہ کسی سے کہے اسے اٹھا دو سوال سے بچنے کے لئے
اسے چاہیئے کہ سواری پر سے اترے اور اسے اٹھا لے۔ اگر
دسترخوان پر بیٹھا ہو اور کوئی شخص بہ نسبت اس کے پانی سے
زیادہ قریب ہو تو اس سے یہ نہ کہے کہ یہ ظرف آب مجھے اٹھا دے
بلکہ خود اٹھے اور پیئے۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے اللہ اس بندہ پر رحم کرے جو گناہ سے
بچے اور سوال کرنے سے رکے۔ سوال کرنا دنیا میں ذلت کو جلد لاتا
ہے مگر جبکہ بے پرواہ ہو جائیں لوگ اس سے کسی شے کے سوال
سے اور حضرت نے حاتم کے اس شعر کو پڑھا

انسان کا اپنے نفس کو پہچاننا اور طمع دنیا سے الگ ہو جانا غنی
ہے اور طمع کرنا فقیری ہے

میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنے کچھ
حالات بیان کئے حضرت نے کنیز سے فرمایا فلاں تھیلی لا فرمایا لو یہ چار سو
دینار ہیں جو مجھے ابو جعفر سے ملے ہیں انہیں لے لو اور کام میں لاؤ میں نے
کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے کہا میرا مقصد یہ نہیں تھا بلکہ میں چاہتا
ہوں کہ آپ میرے لئے خدا سے دعا کریں فرمایا میں یہ بھی کروں گا لیکن
اپنے کو اس سے بچاؤ کہ اپنی پریشان حالی کا کل قصہ لوگوں کو سناؤ
تم ان کی نظر میں ذلیل ہو جاؤ گے۔

۸ـــ وروی عن لقمان انه قال لابنه یا بنیّ ذقت الصبر واکلت لحاء الشجر فلم اجد شیئاً هو امرّ من الفقر فان بلیت به یوماً فلا تظهر الناس علیه فیستهینوک ولا ینفعوک بشیٔ ارجع الی الذی ابتلاک به فهو اقدر علی فرجک وسله من ذا الذی سأله فلم یعطه او وثق به فلم ینجه (مرسل)

مروی ہے کہ لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا بیٹا! ایلوا چکھ لے اور درختوں کی چھال کھالے میں نے فقر سے زیادہ کسی شے کو کڑوا نہیں پایا اگر کسی دن مبتلائے مصیبت ہو جاؤ تو لوگوں پر ظاہر نہ کرو ورنہ انکی نظر میں ذلیل ہو جاؤ گے، اور وہ کوئی فائدہ تمہیں نہیں پہنچائیں گے اس ذات کی طرف رجوع کرو جس نے تمہیں مبتلا کیا ہے وہ اس سے نجات دینے پر سب سے زیادہ قادر ہے اگر اس سے سوال کرو گے جو خود خدا سے سوال کرتا ہے تو وہ کچھ نہ دے گا اور اس پر بھروسہ کرو گے تو وہ نجات نہ دلائے گا

باب ۶۴

احسان جتانا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ان الله تبارک وتعالی کره لی ست خصال وکرهتها للاوصیاء من ولدی واتباعهم من بعدی منها المنّ بعد الصدقة (حسن)

رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دیا ہے میرے لئے چھ خصلتوں کو اور میں نے ان کو برا قرار دیا ہے اپنے اوصیا کے لئے جو میری اولاد ہیں اور ان کے تابعین کے لئے بھی جو میرے بعد ہوں ان میں سے ایک یہ ہے صدقہ دے کر احسان جتانا

۲۔ قال ابو عبد الله علیه السلام المنّ یهدم الصنیعة (مرفوع)

احسان نیکی کو برباد کر دیتا ہے

باب ۶۵

سوال کے بعد دینا

۱ـــ عن ابی عبد الله علیه السلام ان امیر المؤمنین صلوات الله علیه بعث الی رجل بخمسة اوساق من تمر البغیبغة وفی نسخة اخری البقیبقة وکان الرجل ممن یرجو نوافله ویؤمل نائله ورفده وکان

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو خرموں کے پانچ لدے ہوئے اونٹ بھیجے اور یہ شخص نوافل بجا لانے والا اور مرد نیک تھا

لا یسئل علیاً علیہ السلام ولا غیرہ شیئاً فقال رجل لامیر المومنین علیہ السلام واللہ ما سئلک فلان حتی اعطیتہ وسق تمر وہو لا یسئل احداً بعدہ ان یجزیہ من الحنطۃ او بسالہ الجد فقال لہ امیر المومنین لا کثر اللہ فی المومنین ضربک اعطی انا و تبخل انت للہ انت اذا انا لم اعط الذی یرجونی الا من بعد المسئلۃ ثم اعطیتہ بعد المسئلۃ فلم اعطہ الا ثمن ما اخذت منہ و ذلک لانی عرضتہ ان یبذل لی وجہہ الذی یعفرہ فی التراب لربی و ربہ عند تعبدہ لہ و طلب حوائجہ الیہ فمن فعل ہذا باخیہ المسلم وقد عرف انہ موضع لصلتہ و معروفہ فلم یصدق اللہ فی دعائہ لہ حیث یتمنی لہ الجنۃ بلسانہ و یبخل علیہ بالحطام من مالہ و ذلک ان العبد یقول فی دعائہ اللہم اغفر للمومنین والمومنات فاذا دعا لہم بالمغفرۃ فقد طلب لہم الجنۃ فما انصف من فعل ہذا بالقول ولم یحققہ بالفعل (ض)

نہ علی علیہ السلام سے سوال کرتا تھا نہ کسی اور سے۔ ایک شخص نے امیر المومنین سے کہا فلاں شخص نے آپ سے مانگا تو آپ نے اس کو اتنا دیا، حالانکہ اس کے لئے تو صرف ایک ہی اونٹ کا بوجھ کافی تھا۔ حضرت نے فرمایا خدا تجھ جیسے آدمی کی کثرت مومنین میں نہ کرے میں دیتا ہوں اور بخل تو کرتا ہے۔ اگر میں اسے بعد سوال دیتا تو میں اسے قیمت نہ دیتا اس چیز کی جو میں اس سے لیتا کیونکہ میں اسے مجبور کرتا کہ وہ اپنے اس چہرہ کو میرے سامنے لائے جسے وہ خاک آلود کرتا ہے میرے اور اپنے رب کے سامنے وقت عبادت اور خدا سے طلب حاجت کے وقت۔ جو اپنے بھائی کے ساتھ ایسا کرے اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ موقع صلہ رحم اور احسان کا ہے تو اس نے اپنی دعا میں جو اس کے لئے کرتا ہے تصدیق نہیں کی اس طرح کہ وہ اس کے لئے زبان سے تو جنت کی تمنا کرتا ہے اور مال دینے میں بخل کرتا ہے کیونکہ بندہ اپنی دعا میں کہتا ہے یا اللہ مومنین اور مومنات کو بخش دے اور جب مغفرت کی ان کے لئے دعا کی تو جنت کو ان کے لئے طلب کیا پس کیسے انصاف کیا اس نے اپنے قول میں جبکہ ہے ثابت نہیں کرتا اپنے فعل سے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المعروف ابتداء اما من اعطیتہ بعد المسئلۃ فانما کافیتہ بما بذل لک من وجہہ بیبت لیلتہ ارقاً متململاً یمثل بین الرجاء والیاس لا یدری این یتوجہ لحاجتہ ثم یعزم بالقصد فیاتیک وقلبہ یرجف و فرائصہ ترعد وقد تری دمہ فی وجہہ لا یدری ایرجع بکابۃ ام بفرح (ع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے نیکی و احسان وہی ہے جو ابتداءً کیا جائے اگر تم نے سوال کے بعد دیا تو تم نے بدلہ دیا اس بات کا کہ اس نے تمہارے سامنے آکر سوال کیا وہ راتوں کو جاگتا ہے تڑپتا ہے امید و یاس میں بسر کرتا ہے نہیں جانتا اپنی ضرورت کو کس کے سامنے لے جائے پھر ارادہ کرتا ہے اور تمہارے پاس آتا ہے دل اس کا کانپتا ہے اور کندھے تھرتھراتے ہیں اور اس کا چہرہ شرم سے سرخ ہو جاتا ہے وہ نہیں جانتا کہ آیا غمگین لوٹتا یا خوش خوش۔

۳۔ قال کنت فی مجلس ابی الحسن الرضا علیہ السلام احدثہ وقد اجتمع الیہ خلق کثیر یسئلونہ عن الحلال

میں امام رضا علیہ السلام کی مجلس میں حضرت سے باتیں کر رہا تھا بہت سے لوگ موجود تھے جو حلال و حرام کے متعلق پوچھ رہے

والحرام اذ دخل عليه رجل طوال آدم فقال السلام عليك يا ابن رسول الله رجل من محبيك ومحبي آبائك واجدادك عليهم السلام مصدري من الحج وقد افتقدت نفقتي وما معي ما ابلغ مرحلة فان رأيت ان تنهضني الى بلدي ولله علي نعمة فاذا بلغت بلدي تصدقت بالذي تولیني عنك فلست موضع صدقة فقال له اجلس رحمك الله واقبل على الناس يحدثهم حتى تفرقوا وبقي هو وسليمان الجعفري وخيثمة وانا فقال أتأذنون لي في الدخول فقال له سليمان قدم الله امرك فقام فدخل الحجرة وبقي ساعة ثم خرج ورد الباب واخرج يده من اعلى الباب وقال اين الخراساني فقال ها انا فقال خذ هذه المأتي دينار واستعن بها في مؤنتك ونفقتك وتبرك بها ولا تصدق بها عني واخرج فلا اراك ولا تراني ثم خرج فقال سليمن جعلت فداك لقد اجزلت ورحمت فلماذا استرت وجهك عنه فقال مخافة ان ارى ذل السؤال في وجهه لقضاء حاجته اما سمعت حديث رسول الله صلى الله عليه وآله المستتر بالحسنة تعدل سبعين حجة والمذيع بالسيئة مخذول والمستتر بها مغفور له اما سمعت قول الاول: متى آته يوماً لاطلب حاجة رجعت الى اهلي ووجهي بمائه (مجہول)

ناگاہ ایک مرد طویل القامت داخل ہوا اور اس نے کہا السلام علیک یابن رسول اللہ میں آپ کے اور آپ کے آباؤ اجداد کے دوستوں میں سے ہوں حج کے لئے نکلا ہوں زاد راہ ختم ہو گیا اگر آپ مناسب سمجھیں تو مجھے میرے وطن تک پہنچا دیں اللہ نے مجھے دولت دی ہے جب اپنے شہر میں پہنچوں گا تو جو آپ مجھے دیں گے آپ کی طرف سے تصدق کر دوں گا۔ میں مقام صدقہ میں نہیں ہوں حضرت نے فرمایا اللہ تم پر رحم کرے بیٹھ جاؤ اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر باتیں کرنے لگے جب سب لوگ چلے گئے اور وہ اور سلیمان اور خیثمہ اور میں باقی رہ گئے تو فرمایا اجازت ہے کہ میں اندر جاؤں سلیمان نے کہا اللہ آپ کے امر کو مقدم رکھے پس حضرت حجرہ میں گئے اور کچھ دیر رہے پھر دروازہ بند کیا اور اوپر کے حصہ سے ہاتھ نکال کر فرمایا کہاں ہے مرد خراسانی۔ اس نے کہا میں حاضر ہوں فرمایا یہ دو سو دینار لو اور اپنا خرچ اور زاد راہ پورا کرو اور برکت حاصل کرو میری طرف سے انہیں صدقہ کرنے کی ضرورت نہیں پس اب چلے جاؤ تاکہ نہ تم مجھے دیکھو نہ میں تم کو۔ یہ سنکر وہ چلا گیا تب حضرت باہر آئے سلیمان نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے بخشش کی رحم کیا لیکن آپ نے اپنا چہرہ اس سے کیوں چھپایا فرمایا اس لئے کہ میں سوال کی ذلت کو اس کے چہرے پر قضائے حاجت کے وقت نہ دیکھوں

٤ - قال سامرت امير المومنين عليه السلام فقلت يا امير المومنين عرضت لي حاجة فقال افرأيتني لها اهلا قلت نعم يا امير المومنين قال جزاك الله عني خيراً ثم قام الى السراج فاغشلها وجلس ثم قال انما اغشيت السراج لئلا ارى ذل حاجتك في وجهك فتكلم فاني سمعت

میں نے ایک رات امیر المومنین سے گفتگو کی اور اپنی حاجت بیان کی حضرت نے فرمایا کیا تم نے مجھے اس کا اہل سمجھا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا اللہ تعالیٰ تم کو جزائے خیر دے پھر حضرت نے اٹھ کر چراغ کو پس پردہ کر دیا اور فرمایا میں نے ایسا اس لئے کیا تاکہ میں تمہارے چہرہ پر اس ذلت کا نشان نہ دیکھوں جو طلب حاجت کے وقت ہوتا ہے فرمایا میں نے سنا ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یقول الحوائج امانۃ
اللہ فی صدور العباد فمن کتمہا کتبت لہ عبادۃ
فافشاہا کان حقاً علی من سمعہا ان یحییہ
(سل)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال
توسّل الیّ احد بوسیلۃ ولا تذرع بذریعۃ
بما یرید منی من رجل سلف الیہ
تبعتہا اختہا واحسنت ربہا فانی رایت
الاواخر یقطع لسان شکر الاوائل ولا سخت نفسی
برد بکر الحوائج وقد قال الشاعر ؎

اذا بلیت ببذل وجہک سائلاً
فابذلہ للمتکرم المفضال
ان الجواد اذا حباک بموعد
اعطاکہ سلساً بغیر مطال
واذا السؤال مع النوال قرنتہ
رجح السؤال وخف النوال (ض)

رسول اللہ نے کہ حاجتیں خدا کی امانتیں ہیں بندوں کے سینوں میں جس نے ان کو چھپایا اس کے لئے عبادت لکھی جائے گی اور جس نے اس کو ظاہر کر دیا تو اس کے سننے والے کو یہ حق ہے کہ اسے تکلیف پہنچائے :

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کسی نے میری طرف وسیلہ نہیں بنایا اور ذریعہ اختیار نہیں کیا اس سے زیادہ اچھا کہ ایک بار مجھ سے کچھ لینے کے بعد اس نے دوبارہ سوال کیا ہو۔ اور میں نے اسے اچھا سمجھا ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ بعد کے سوالات کا رد کرنا پہلے عطیات کے لئے زبانِ شکر کو قطع کر دیتا ہے میرے نفس پر گران گزرتا ہے پہلے سوال کا رد کرنا شاعر کہتا ہے
اگر تجھے سوال کرنے کی ضرورت پیش آئے تو اسے کسی مرد کریم کے سامنے پیش کر۔ سخی آدمی تجھ سے جو دینے کا وعدہ کرے گا وہ اسے ضرور دے گا بغیر ٹال مٹول کے۔ جب سوال کے ساتھ اپنی بخشش کو ملا دو تو سوال کو بڑا سمجھو اور بخشش کو اس کے مقابل ہلکا۔

باب ۶۶
احسان

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان من بقاء المسلمین وبقاء الاسلام ان تصیر الاموال عند من یعرف فیہ الحق ولیصنع المعروف فان من فناء الاسلام فناء المسلمین ان تصیر الاموال فی ایدی من لا یعرف فیہا الحق ولا یصنع فیہا المعروف (حسن)
عن ابی حمزۃ الثمالی قال قال ابو جعفر علیہ السلام

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بقاء اسلام و مسلمین اسی میں ہے کہ اموال کو حق دار تک پہنچا دیا جائے اور لوگوں پر احسان کیا جائے اور فنائے اسلام و مسلمین اس میں ہے کہ اموال کو ایسے ہاتھوں میں دیا جائے جو غیر مستحق ہیں اور جن کے ساتھ احسان نہ کیا جائے۔
فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے

ان الله عزوجل جعل للمعروف اهلا من خلقه حبب الیهم فعاله ووجه لطلاب المعروف الطلب الیهم ویسر لهم قضاءه کما یسر الغیث للارض المجدبة لیحییها ویحیی به اهلها وان الله جعل للمعروف اعداء من خلقه بغض الیهم المعروف وبغض الیهم فعاله وحظر علی طلاب المعروف الطلب الیهم وحظر علیهم قضاءه کما یحرم الغیث علی الارض المجدبة لیهلکها ویهلک اهلها وما یعفو الله اکثر (مختلف)

اللہ نے اپنی مخلوق میں سے کچھ لوگ احسان کرنے کے اہل قرار دیئے ہیں اور احسان طلب کرنے والوں کی طرف توجہ کرنے کے فعل کو محبوب بنایا ہے اور وہ احسان کرکے ایسا ہی خوش ہوتے ہیں جتنا بارش سے خشک زمین جس سے مردہ زمین اور اس کے باشندے زندہ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ احسان کے دشمن بھی ہیں جو قصد کرتے ہیں احسان کرنے والوں اور احسان چاہنے والوں پر اور ان کا دشمن بن جاتے ہیں طالبان احسان کے لئے اور احسان کرنے والوں کے لئے جیسے بادل بارش روک کر زمین اور اہل زمین کے لئے ہلاکت کا باعث ہو جاتا ہے اور اللہ ان میں سے اکثر کو معاف نہیں کرتا۔

۳۔ قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول ان من احب عباد الله الی الله لمن حبب الیه المعروف وحبب الیه فعاله (مجهول)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے سنا کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب بندے وہ ہیں جو احسان کرنے اور اس پر عمل کرنے کو دوست رکھتے ہیں۔

۴۔ عن ابی حمزه عن ابی جعفر علیه السلام مثله

دوسری روایت ابو حمزہ سے بھی ایسی ہی ہے

باب ۶۷
فضیلت احسان

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله کل معروف صدقة وافضل الصدقة صدقة عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول والید العلیا خیر من ید السفلی ولا یلوم الله علی الکفاف (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ہر احسان صدقہ ہے اور افضل صدقہ وہ ہے جو لینے والے کو غنی کر دے اور ابتدا کرو دینے کی اس سے جس پر تم کو اعتماد احتیاج ہو اور اوپر والا ہاتھ (دینے والا) بہتر ہوتا ہے نیچے والے (لینے والے) ہاتھ سے اور بقدر کفاف پر اللہ ملامت نہیں کرتا۔

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه واله کل معروف صدقة (حسن)

فرمایا رسول اللہ نے ہر احسان صدقہ ہے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال رأیت

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے میں نے دیکھا

ف كاسمه وليس شئ افضل من المعروف إلا ثوابه وذلك يراد منه وليس كل من يحب ان يصنع المعروف الى الناس يصنعه وليس كل من يرغب فيه يقدر عليه ولا كل من يقدر عليه يؤذن له فيه فاذا اجتمعت الرغبة والقدرة والاذن فهنالك تمت السعادة للطالب والمطلوب اليه (مجهول)

احسان اپنے نام کی طرح ہے اور کوئی شے احسان سے افضل نہیں مگر اس کا ثواب اور اسی کا ارادہ کیا جاتا ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جو کوئی لوگوں سے احسان کا ارادہ کرتا ہو وہ اسے کر بھی ڈالے اور ایسا بھی نہیں ہے کہ جو اس کی طرف راغب ہو وہ اس پر قادر بھی ہو اور جو قادر ہو اسے اجازت بھی مل جائے اور جب رغبت قدرت اور اذن جمع ہو جائیں تو سعادت طالب اور مطلوب کے لئے پوری ہوگی

محمد بن عمران عن ابی عبد اللہ مثلہ

ایسی ہی دوسری روایت ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کل معروف صدقة والدال على الخير كفاعله والله عز وجل يحب اغاثة اللهفان (ع)

رسول اللہ نے فرمایا احسان صدقہ ہے اور بھلائی کی طرف رہنمائی کرنے والا مثل نیکی کرنے والے کے ہے اور اللہ پریشان حال کی اعانت کو دوست رکھتا ہے

قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام المعروف سوى الزكوة فتقربوا الى الله عز وجل بالبر وصلة الرحم (م)

فرمایا حضرت نے احسان کرنا زکوٰۃ سے علاوہ ہے نیکی اور صلہ رحم کر کے اللہ سے تقرب حاصل کرو۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اصنع المعروف الى من هو اهله والى من ليس من اهله فان لم يكن هو من اهله فكن انت من اهله (حسن)

فرمایا حضرت نے نیکی کرو اس کے ساتھ جو اہل ہے اور اس کے ساتھ بھی جو نااہل ہے اگر وہ نااہل ہے تو ہو تم تو نیکی کرنے کے اہل ہو۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لعمار يا عمار انت رب مال كثير قال نعم جعلت فداك قال فتؤدي ما افترض الله عليك من الزكوة قال نعم قال فتخرج المعلوم من مالك قال نعم قال فتصل قرابتك قال نعم قال فتصل اخوانك قال نعم فقال يا عمار ان المال يفنى والبدن يبلى والعمل يبقى والديان حي لا يموت يا عمار انه ما قدمت فلن يسبقك وما اخرت فلن يلحقك (ض)

عمار رضی اللہ عنہ سے امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا تمہارے پاس مال کثیر ہے عرض کی ہاں فرمایا جو زکوٰۃ اللہ نے تم پر فرض کی وہ تم نے ادا کی کہا ہاں فرمایا حق معلوم دیا کہا ہاں فرمایا اپنے قرابت داروں سے صلہ رحم کیا فرمایا ہاں فرمایا اپنے بھائیوں سے صلہ رحم کیا کہا ہاں فرمایا اے عمار مال فنا ہو جاتا ہے اور بدن کہنہ ہو جاتا ہے اور عمل باقی رہتا ہے اور بدلہ دینے والا زندہ ہے مرنے والا نہیں جو تم پہلے بھیج چکے وہ پیچھے نہ رہے گا اور جو بعد میں رہ گیا وہ تم سے ملے گا نہیں

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ايما مؤمن وصل اخيه ... ما ... ذلك

فرمایا جو بندہ مومن اپنے مومن بھائی سے صلہ رحم کرتا ہے صلہ رحم ہوتا ہے

الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ (م)

٩ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اعرابیاً من بنی تمیم اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال اوصنی فکان فیما اوصاہ بہ ان قال یا فلان لا تزھدنّ فی المعروف عند اھلہ (حسن)

١٠ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اصنعوا المعروف الی کل احد فان کان اھلہ والّا فانت اھلہ (حسن)

١١ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اوّل من یدخل الجنۃ المعروف واھلہ واوّل من یرد علی الحوض (مجھول)

١٢ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اقیلوا لاھل المعروف عثراتھم واغفروھا لھم فانّ کف اللہ عزّ وجلّ علیھم ھکذا واومیٰ بیدہ کانّہ یظل بھا شیئاً (م)

گویا رسول اللہ سے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے پاس ایک عرب بنی تمیم سے آیا اور کہنے لگا مجھے نصیحت کیجیے۔ حضرت نے جو فرمایا ان میں سے ایک بات یہ بھی تھی کہ اہل سے احسان کرنے سے گریز نہ کرنا۔

فرمایا احسان کرو ہر ایک سے اگر وہ اس کا اہل ہے تو ورنہ تم تو احسان کرنے کے اہل ہو۔

فرمایا حضرت رسول خدا نے سب سے پہلے جو جنت میں داخل ہوگا اور حوض کوثر پر سب سے پہلے وارد ہونے والا احسان ہوگا اور احسان کرنے والا۔

فرمایا احسان کرنے والوں کی خطاؤں سے درگزر کرو اور ان کو معاف کرو۔ اللہ کی رحمت کا ان پر سایہ ہوگا۔

باب ٦٨
تتمہ

١ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ یقول من صنع مثل ما صنع الیہ فانّما کافاہ ومن اضعفہ کان شکوراً ومن شکر کان کریماً ومن علم انّ ما صنع انّما صنع الی نفسہ لم یستبطئ الناس فی شکرھم ولم یستزدھم فی مودتھم فلا تلتمس من غیرک شکر ما اتیت الی نفسک ووقیت بہ عرضک واعلم انّ الطالب الیک الحاجۃ لم یکرم وجھہ عن وجھک فاکرم وجھک عن ردّہ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا جس نے اتنا ہی احسان کیا جتنا دوسرے نے اس کے ساتھ کیا ہو تو اس نے بدلہ دیا اور جس نے زیادہ کیا وہ شکر گزار ہوا اور جو شکر گزار ہو وہ کریم ہے اور جو یہ جانے کہ جو یہ سمجھے کہ جو احسان اس نے کیا ہے اپنے نفس کے لئے کیا ہے تو ایسے لوگوں کے شکر گزار ہونے میں لوگ تاخیر نہ کریں گے اور وہ لوگوں سے محبت کی زیادتی نہ چاہیں گے پس تم کچھ دے کر لوگوں سے شکر کے طالب نہ ہو تم نے اپنی عزت بچائی اور جان لو کہ تم سے سوال کرنے والا تمہارے سامنے اپنے کو ذلیل بناتا ہے جب ایسے کو رد کر کے اپنے کو ذلیل نہ کرو۔

باب ۶۹

احسان بری موت سے بچاتا ہے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان البرکة اسرع الی البیت الذی فیه المعروف من الشفرة فی سنام البعیر او من السیل الی منتهاه (ض)

حضرت رسول خدا نے فرمایا برکت جلد پہنچتی ہے اس گھر کی طرف جس میں احسان کیا جاتا ہے اگرچہ وہ اونٹ کے کوہان کا ایک بال ہی ہو یا سیلاب کا ایک قطرہ ہی کیوں نہ ہو

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صنائع المعروف تقی مصارع السوء (ض)

فرمایا حضرت نے کہ احسان کرنا بری موت سے بچاتا ہے

قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان المعروف تدفع مصارع السوء (مجہول)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۷۰

دنیا میں احسان کرنے والے آخرت میں بھی ایسے ہی ہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا رسول اللہ اباؤنا وامہاتنا ان اصحاب المعروف فی الدنیا عرفوا بمعروفہم فبم یعرفون فی الآخرة فقال ان اللہ تبارک وتعالیٰ اذا ادخل اہل الجنة الجنة امر ریحا عبقة طیبة فلزقت باہل المعروف فلا یمر احد منہم بملاء من اہل الجنة الا وجدوا ریحه فقالوا ہذا من اہل المعروف (م)

ایک روز اصحاب رسول نے حضرت سے کہا ہمارے ماں باپ آپ پر فدا ہوں احسان کرنے والے دنیا میں اپنے احسان سے پہچانے جاتے ہیں کیا وہ آخرت میں بھی پہچانے جائیں گے فرمایا اللہ تعالیٰ جب اہل جنت کو جنت میں داخل کرے گا تو ایک پاک و صاف خوشبودار ہوا کو حکم دے گا کہ وہ احسان کرنے والوں سے ملے پس اہل جنت میں سے جو کوئی گزرے وہ اس خوشبو کو محسوس کرے گا اور وہ کہیں گے یہ احسان کرنے والے لوگ ہیں۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان للجنة بابا یقال له المعروف لا یدخله الا اہل المعروف واہل المعروف فی الدنیا ہم اہل المعروف فی الآخرة

فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف احسان کرنے والے داخل ہوں گے جو دنیا میں اہل معروف ہیں وہ آخرت میں بھی ہوں گے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اھل المعروف فی الدنیا اھل المعروف فی الآخرۃ یقال لھم ان ذنوبکم قد غفرت لکم فھبوا احسانکم لمن شئتم (مرفوع)

فرمایا احسان کرنے والے جس طرح دنیا میں نیک نام ہیں آخرت میں بھی ہونگے ان سے کہا جائے گا تمہارے گناہ بخش دیے گئے پس تم اپنے احسانات جسے چاہو بخش دو۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اھل المعروف فی الدنیا اھل المعروف فی الآخرۃ واھل المنکر فی الدنیا اھل المنکر فی الآخرۃ (مجہول)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جو دنیا میں نیکی کرنے والے ہیں وہ آخرت میں بھی نیکنام ہیں بدی کرنے والے جیسے دنیا میں بدنام ویسے ہی آخرت میں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان للجنۃ بابا یقال لہ المعروف لا یدخلہ الا اھل المعروف واھل المعروف فی الدنیا ھم اھل المعروف فی الآخرۃ (موثق)

فرمایا جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام معروف ہے اس میں صرف اہل معروف ہی داخل ہونگے۔ وہ جیسے دنیا میں اہل معروف تھے اسی طرح آخرت میں اہل معروف رہیں گے

باب
تکمیل احسان

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رأیت المعروف لا یصلح الا بثلاث خصال تصغیرہ وتستیرہ وتعجیلہ فانک اذا صغرتہ عظمتہ عند من تصنعہ الیہ واذا سترتہ تممتہ واذا عجلتہ ھنأتہ وان کان غیر ذلک سخفتہ ونکدتہ (مجہول)

فرمایا حضرت نے احسان کی تکمیل تین چیزوں سے ہوتی ہے اول اس کو کم سمجھنا دوسرے چھپا کر دینا تیسرے دینے میں جلدی کرنا جب اپنے عطیہ کو حقیر سمجھو گے تو لینے والے کے دل میں اسکی عظمت ہوگی اور جب چھپا کر دو گے تو تم نے اس کا حق پورا کیا اور جب جلدی دو گے تو لینے والے کے لئے گوارا ہوگا اور اگر اس کے سوا ہوگا تو تم نے اسے حقیر کیا اور تباہ کیا

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سمعت یقول لکل شیء ثمرۃ وثمرۃ المعروف تعجیل السراح (ض)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے ہر شے کا ایک پھل ہوتا ہے احسان کا پھل ہے جلدی کرنا دینے میں

باب ۲۷

احسان کا صحیح مقام پر رکھنا

قال ابو عبد الله علیه السلام لمفضل بن عمر یا مفضل اذا اردت ان تعلم أشقی الرجل ام سعید فانظر بره ومعروفه الی من یصنعه فان کان یصنعه الی من هو اهله فاعلم انه الی خیر وان کان یصنعه الی غیر اهله فاعلم انه لیس له عند الله خیر (حسن)

مفضل بن عمر سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر تم یہ جاننا چاہو کہ شقی کون ہے اور سعید کون تو اس کی بخشش اور احسان پر نظر کرو اگر وہ اہل کو دیتا ہے تو یہ امر خیر ہے اور اگر غیر اہل کو دیتا ہے تو سمجھ لو کہ اللہ کے نزدیک یہ نیکی نہیں۔

قال ابو عبد الله علیه السلام یا مفضل اذا اردت ان تعلم الی خیر یصیر الرجل ام الی شر انظر الی این یضع معروفه فان کان یضعه عند اهله فاعلم انه یصیر الی خیر وان کان یضع معروفه عند غیر اهله فاعلم انه لیس له فی الآخرة من خلاق (حسن)

فرمایا حضرت نے اے مفضل اگر تم جاننا چاہتے ہو کہ ایک شخص امر خیر کر رہا ہے یا امر شر تو اس کے احسان کی طرف دیکھو اگر اہل کے ساتھ کرتا ہے تو نیکی ہے اور اگر نا اہل کے ساتھ کرتا ہے تو آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں

عن ابی مخنف الازدی قال اتی امیر المومنین علیه السلام رهط من الشیعة فقالوا یا امیر المومنین لو اخرجت هذه الاموال ففرقتها فی هؤلاء الرؤساء والاشراف وفضلتهم علینا حتی اذا استوسقت الامور عدت الی افضل ما عودک الله من القسم بالسویة والعدل فی الرعیة فقال امیر المومنین علیه السلام اتامرونی ویحکم ان اطلب النصر بالظلم والجور فیمن ولیت علیه من اهل الاسلام لا والله لا یکون ذلک ما سمر السمیر وما رأیت فی السماء نجما والله لو کانت اموالهم مالی لساویت بینهم فکیف وانما هی اموالهم قال ثم ازم ساکتا طویلا ثم رفع رأسه فقال من کان فیکم له مال فایاه والفساد فان اعطاءه فی غیر حقه تبذیر واسراف

راوی کہتا ہے کہ امیر المومنین کے پاس ایک گروہ ان کے شیعوں کا آیا اور کہنے لگا اے امیر المومنین اگر آپ ان اموال کو روساء و اشراف میں تقسیم کر دیتے اور ہم پر ان کو ترجیح دیتے تو امور سلطنت میں کشادگی ہو جاتی اور برابر سویہ تقسیم و عدالت کے ساتھ رعایا کو دینے سے زیادہ فائدہ آپ کو پہنچ جاتا حضرت نے فرمایا وائے ہو تم پر تم مجھے حکم دیتے ہو کہ میں ظلم وجور سے ان لوگوں سے طالب نصرت ہوں جن پر اللہ نے مجھے والی بنایا ہے خدا کی قسم ایسا نہ ہوگا جب تک رات کو بات کرنے والا بات کرے اور جب تک میں آسمان میں ستارہ دیکھوں۔ واللہ اگر ان کے اموال میرا مال ہوتے تو میں ان کے درمیان مساوی تقسیم کر دیتا۔ اور جب اموال ان کے ہیں تو کیسے کروں پھر کچھ دیر ساکت رہ کر سر اٹھایا اور فرمایا تم میں سے جس کے پاس مال ہے وہ اپنے کو فساد سے بچائے غیر مستحق کو دینا فضول خرچی ہے

وهو يرفع ذكر صاحبه في الناس ويضعه عند الله
ولم يضع امرؤ ماله في غير حقه وعند غير اهله الا
حرمه الله شكرهم وكان لغيره ودهم فان بقي معه
منهم بقية ممن يظهر الشكر له ويريه النصح فانما ذلك
ملق منه وكذب فان زلت بصاحبهم النعل ثم احتاج
الى معونتهم ومكافاتهم فالام خليل وشر خدين
ولم يضع امرؤ ماله في غير حقه وعند غير اهله
الا لم يكن له من الحظ فيما اتى الا محمدة اللئام وثناء
الاشرار ما دام عليه منعما مفضلا ومقالة الجاهل
ما اجوده وهو عند الله بخيل فاي حظ ابور واخسر
من هذا الحظ واي فائدة معروف اقل من هذا
المعروف فمن كان منكم له مال فليصل به القرابة
وليحسن منه الضيافة وليفك منه العاني والاسير
وابن السبيل فان الفوز بهذه الخصال مكارم الدنيا
وشرف الآخرة (ع)

ایسا احسان لوگوں میں تو اس کے ذکر کو بلند کر دے گا لیکن عنداللہ اس کا مرتبہ پست ہو گا۔ جو کوئی اپنا مال غیر مستحق کو دیتا ہے تو اللہ اس کو ان کے شکریہ سے محروم کر دیتا ہے اور ان کی محبت اس کے غیر سے ہوتی ہے اور اگر ان میں سے کچھ اظہار شکر کرتے بھی ہیں تو از راہ چاپلوسی جھوٹا اگر وہ کسی وقت ایک جوتے کا محتاج ہوتا ہے۔ اور ان سے مدد طلب کرتا ہے تو اس کی ناکامی سے سخت رنج اٹھاتا ہے۔ غیر مستحقوں کو اپنا مال دینے والا کوئی حظ حاصل نہیں کرتا سوائے کمینوں کی تعریف کے اور اشرار کی مدح کے وہ بھی اس وقت تک جب تک ان کو دیتا رہے جاہلوں کی بات کیا اچھی ہے جبکہ عنداللہ وہ بخیل ہے پس اس حظ سے بدتر اور تلخ تر اور کونسا حظ ہوگا اور کس احسان کا اس سے کم بدلہ اور کیا ہوگا پس تم میں سے جس کے پاس مال ہو تو اس کو چاہیے کہ اپنے قرابت داروں سے صلہ رحم کرے اور ان کی ضیافت کرے اور پریشان حالوں اور قیدیوں کو تکلیف سے نجات دے مسافروں کی مدد کرے۔ ان عادتوں میں کامیابی دنیا کی بزرگیوں اور آخرت کا شرف ہے

۴ - قال سمعت اباعبدالله عليه السلام يقول لو ان
الناس اخذوا ما امرهم الله ما قبله منهم حتى
ياخذوه من حق وينفقوه في حق (ض)

فرمایا حضرت نے کاش لوگ اس حکم پر عمل کرتے جو اللہ نے ان کو دیا ہے وہ حق چیز کو لیتے اور حق میں اس کو خرچ کرتے

۵ - قال ابو عبدالله عليه السلام انما اعطاكم الله
هذه الفضول من الاموال لتوجهوها حيث وجهها
الله ولم يعطكموها لتكنزوها (ع)

فرمایا حضرت نے اللہ نے یہ زیادہ مال تم کو اس لئے دیا ہے کہ تم اس کی طرف ویسی ہی توجہ کرو جیسی اللہ نے توجہ دلائی ہے اور اللہ نے یہ مال اس لئے نہیں دیا کہ تم اس کو ذخیرہ کرو

باب ۳۷

آداب احسان

۱ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال لا تدخل لاخيك

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے نہ مداخلت کرو اپنے بھائی کے

...من مشقتہ علیہ اعظم من منفعتہ لہ قال ابن سنان یکون علی الرجل دین ولک مال فتؤدی عنہ فیذہب مالک ولا تکون قضیت عنہ (ض)

اس امر میں جو اس نے اپنی منفعت کے بڑے حصہ سے تم کو دیا ہے ابن سنان نے کہا ایک شخص پر قرضہ ہے اور تمہارے پاس مال ہے اگر تم اس سے ادا کرو گے تو مال چلا جائے گا اور اس کا قرضہ تو بھی ادا نہ ہوگا۔

۔ عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام یقول لا تبذل لاخوانک من نفسک ما الضرر علیک اکثر من منفعتہ لہم (مرسل)

فرمایا اپنے بھائیوں پر ایسی بخشش نہ کرو کہ ان کے نفع سے زیادہ تمہیں نقصان پہنچ جائے۔

۔ قال لا توجب علی نفسک الحقوق واصبر علی النوائب ولا تدخل فی شیء مضرتہ علیک اعظم من منفعتہ لاخیک (ض)

اپنے نفس پر حقوق واجب قرار نہ دو اور مصائب پر صبر کرو اور کوئی ایسا کام نہ کرو کہ اس میں اپنے دوست کے فائدے سے زیادہ نقصان پہنچ جائے۔

باب ۷۳

احسان سے انکار کرنے والا

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لعن اللہ قاطعی سبل المعروف قیل وما قاطعوا سبل المعروف قال الرجل یصنع الیہ المعروف فیکفرہ فیمنع صاحبہ من ان یصنع ذلک الی غیرہ (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اللہ لعنت کرے احسان کے راستوں کو قطع کرنے والوں پر کسی نے پوچھا اس سے کیا مراد ہے، فرمایا وہ شخص ہے جس کے ساتھ احسان کیا جائے اور وہ ناشکرا بن کر احسان کرنے والے کو کسی کے ساتھ احسان کرنے سے روک دے

۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما اقل من شکر المعروف (مجہول)

احسان کا جتنا شکریہ ادا کیا جائے وہ کم ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من اتی الیہ معروف فلیکافئ بہ فان عجز فلیثن علیہ وان لم یفعل فقد کفر النعمۃ (ض)

رسول اللہ نے فرمایا جس کے ساتھ نیکی کی جائے اسے چاہئے کہ بدلہ دے اگر اس پر قادر نہ ہو تو احسان کرنے والے کی تعریف کرے ورنہ کفرانِ نعمت ہوگا۔

باب ۷۵

قرض

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال مكتوب على باب الجنة الصدقة بعشرة والقرض بثمانية عشر (حسن) وفي رواية اخرى بخمسة عشر

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ باب جنت پر لکھا ہے صدقہ کا ثواب دس گنا ہے اور قرض دینے کا ثواب اٹھارہ گنا اور ایک روایت میں ہے پندرہ گنا۔

۲- قال قال ابو عبد الله عليه السلام ما من مومن اقرض مومنا يلتمس به وجه الله الا حسب الله له اجره بحساب الصدقة حتى يرجع اليه ماله (حسن)

فرمایا حضرت نے جو مومن کسی مومن کو قربۃً الی اللہ قرض دے گا تو اللہ تو قرض کی واپسی تک اس کا اجر بحساب صدقہ دے گا

۳- عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله عزوجل "لا خير في كثير من نجويهم الا من امر بصدقة او معروف" قال يعني بالمعروف القرض (حسن)

فرمایا اس آیت میں معروف سے مراد صدقہ ہے

۴- قال دخلت انا والمعلى وعثمان بن بهرام على ابي عبد الله عليه السلام فلما رآنا قال مرحبا مرحبا بكم وجوه تحبنا ونحبها جعلكم الله معنا في الدنيا والآخرة فقال له عثمن جعلت فداك فقال له ابو عبد الله عليه السلام نعم مه قال اني رجل موسر فقال له بارك الله لك في يسارك قال ويجيء الرجل فيسئلني الشيء وليس هو ابان زكوتي فقال له ابو عبد الله عليه السلام القرض عندنا بثمانية عشر والصدقة بعشرة وماذا عليك اذا كنت كما تقول موسرا اعطيته فاذا كان ابان زكوتك احتسبت بها من الزكوة يا عثمن لا ترده فان رده عند الله عظيم يا عثمن انك لو علمت ما منزلة المومن من ربه ما توانيت في حاجته ومن ادخل على مومن سرورا فقد ادخل على رسول الله صلى الله عليه وآله وقضاء حاجة المومن يدفع الجنون والجذام والبرص (حسن)

میں معلی اور عثمان بن بہرام حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے حضرت نے ہم کو دیکھتے ہی فرمایا خوش آمد خوش آمد تم بھی دوست رکھتے ہو ہم تمہیں اللہ نے تم کو ہمارے ساتھ کیا ہے دنیا و آخرت میں۔ عثمان نے کہا میں کچھ کہنا چاہتا ہوں فرمایا ٹھہرو۔ اتنے میں ایک مالدار آدمی آیا حضرت نے فرمایا اللہ تمہاری دولت میں برکت دے۔ اس نے کہا ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور سوال کرتا ہے لیکن میرے پاس زکوٰۃ کا کچھ نہیں ہوتا حضرت نے فرمایا قرض کی جزا ہمارے نزدیک اٹھارہ گنا زائد ہے اور صدقہ کی دس گنا۔ تم پر مالدار ہونے کی حیثیت سے کیا بار تھا اگر قرض دیدیتے جب زکوٰۃ کا وقت آتا مجرا کر لیتے۔ اے عثمان سوال کو رد نہ کرو اس کا رد کرنا خدا کے نزدیک بہت برا ہوتا ہے اگر تم جانتے کہ پیش خدا مومن کی کیا منزلت ہے تو سائل کی حاجت برآری میں تاخیر نہ کرتے جس نے قلب مومن کو خوش کیا اس نے قلب رسول کو خوش کیا مومن کی حاجت برلانا دفع کرتا ہے جنون،

کو

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قرض المومن
وتعجیل خیر ان ایسر اداہ وان مات احتسب من
(زکوٰۃ)

فرمایا حضرت نے مومن کو قرض دینا غنیمت ہے، نیکی میں جلدی کرے
اگر مالدار ہو تو ادا کردے اگر مرجائے گا تو حق زکوٰۃ میں شمار ہوگا۔

باب ۷

تنگدست کو مہلت دینا

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اراد ان یظلہ
یوم لا ظل الا ظلہ قالہا ثلاثا فہابہ الناس ان
یسئلوہ قال فلینظر معسرا او لیدع لہ من حقہ (م)

جو چاہتا ہے کہ اس دن اس کے سر پر سایہ ہو جس دن خدا
کی رحمت کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا تو چاہیے اسکے غریب
مقروض کو یا تو مہلت دے یا اپنا حق اس کے لئے چھوڑ دے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال فی یوم حار وحنا کفہ
من احب ان یستظل من فور جہنم قالہا ثلاث
مرات فقال الناس فی کل مرۃ نحن یا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ فقال من انظر غریما او ترک
المعسر ثم قال لی ابو عبد اللہ علیہ السلام قال لی
عبد اللہ بن کعب بن مالک ان ابی اخبرنی انہ لزم
غریما لہ فی المسجد فاقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
فدخل بیتہ ونحن جالسان ثم خرج فی الہاجرۃ
فکشف رسول اللہ ستر ہ وقال یا کعب ما زلتما جالسین قال نعم
بابی انت وامی قال فاشار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
بکفہ خذ النصف قال فقلت بابی وامی ثم قال اتبعہ ببقیۃ
حقک قال فاخذت النصف ووضعت لہ النصف (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے ایک گرم دن
میں فرمایا درانحالیکہ آپ کی ہتھیلی پر مہندی لگی تھی تم میں سے جو
کوئی دوست رکھتا ہے اس بات کو کہ جہنم کے شعلوں سے بچ کر سایہ
میں رہے یہ تین بار فرمایا لوگوں نے ہر بار کہا یا رسول اللہ ہم چاہتے
ہیں فرمایا تو اپنے قرض دار کو مہلت دو یا غریب کے لئے چھوڑ دو
پھر حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا کہ عبد اللہ بن کعب بن مالک نے کہا
کہ مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا کہ اس نے پکڑ لیا ایک قرضدار کو
مسجد میں۔ رسول اللہ تشریف لے آئے اور اپنے گھر میں داخل ہوئے
اور ہم دونوں بیٹھے تھے حضرت اس گرم وقت میں پھر باہر نکلے اور اپنے
پردے اتارے اور فرمایا اے کعب تم لوگ ابھی بیٹھے ہو میں نے کہا
جی ہاں میرے ماں باپ فدا ہوں حضرت نے دست مبارک سے اشارہ
کرکے فرمایا آدھا قرضہ اس سے لے لو اور باقی کے بارے میں ...
میں نے نصف لے لیا اور باقی نصف اس پر چھوڑا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال خلوا سبیل المعسر
کما خلاہ اللہ (مجہول)

فرمایا غریب قرضدار کو سہولت دو جس طرح اللہ نے اسے سہولت
دی ہے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صعد رسول اللہ

فرمایا حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ منبر پر تشریف لے گئے

المنبر ذات یوم فحمد اللہ واثنیٰ علیہ وصلی علی انبیائہ صلی اللہ علیہم ثم قال ایھا الناس لیبلغ الشاھد منکم الغائب الا ومن انظر معسراً کان لہٗ علی اللہ فی کل یوم صدقۃ بمثل مالہ حتی یستوفیہ ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام وان کان ذو عسرۃ فنظرۃ الی میسرۃ وان تصدقوا خیر لکم ان کنتم تعلمون انہ معسر فتصدقوا علیہ بمالکم علیہ فھو خیر لکم (ض)

اور حمد و ثنائے الٰہی کے بعد انبیاء پر درود بھیجا پھر فرمایا اے لوگو جو یہاں موجود ہیں وہ غائبین تک یہ پہنچادیں کہ جو غریب قرضدار کو مہلت دے گا تو اللہ ہر روز اس کے مال کی برابر صدقہ کا ثواب لکھے گا قرضہ کے ادا ہونے تک۔ پھر ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اگر وہ تنگدست ہو تو مالدار ہونے تک مہلت دو اور اگر صدقہ میں اسے دیدو تو تمہارے لئے یہ بہتر ہوگا۔

باب ۲۲
میت کو معاف کرنا

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان لعبد الرحمن بن سیابہ دینا علی رجل قدمات وقد کلمناہ ان یحللہ فابیٰ قال ویحہ اما یعلم ان لہ بکل درھم عشرۃ اذا حللہ واذا لم یحللہ فانما لہ درھم بدل درھم (حسن)

میں نے حضرت سے کہا کہ عبد الرحمن بن سیابہ کے کچھ درہم ایک شخص پر قرض تھے جو مر گیا میں نے اس سے کہا کہ اسے معاف کردے اس نے انکار کردیا۔ حضرت نے فرمایا وائے ہو اس پر وہ نہیں جانتا کہ اس کو ہر دینار کے بدلے دس دینار کا اجر ملتا اور اب ایک دینار کا بدلہ ایک ہی دینار ملے گا۔

۲۔ قال دخل محمد بن بشر الوشاء علی ابی عبد اللہ علیہ السلام یسئلہ ان یکلم شہاباً ان یخفف عنہ حتی ینقضی الموسم وکان لہٗ علیہ الف دینار فارسل الیہ فاتاہ فقال لہ قد عرفت حال محمد وانقطاعہ الینا وقد ذکر ان لک علیہ الف دینار ولم تذھب فی بطن ولا فرج وانما ذھبت دینا علی الرجال ووضائع وضعھا وانا احب ان تجعلہ فی حل فقال لعلک ممن یزعم ان یقتص من حسناتہ ویعطاھا فقال کذلک فی ایدینا فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اللہ اکرم واعدل من ان یتقرب الیہ عبد فیقوم فی اللیلۃ القرۃ ویصوم فی الیوم الحار

محمد بن بشر حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ حضرت شہاب سے فرمائیں کہ وہ موسم حج گزرنے تک مہلت دے اس پر شہاب کے ایک ہزار دینار قرض تھے۔ حضرت نے اسے بلاکر فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ محمد کی مالی حالت کمزور ہے وہ ہمارے پاس آیا اور یہ بتایا کہ تمہارے ایک ہزار دینار اس پر قرض ہیں اس نے نہ کھانے پینے میں خرچ کئے ہیں نہ ہوس رانی میں بلکہ اس نے لوگوں کے قرضہ میں دئے ہیں اور صحیح جگہ ان کو خرچ کیا ہے میں چاہتا ہوں کہ تم اسے بخشدو کیا تمہارا گمان یہ ہے کہ اس کے حسنات کو کم کردیا جائے گا اس نے کہا یہ تو ہمارے ہاتھ میں ہے امام نے فرمایا اللہ عادل و کریم ہے جو بندہ ٹھنڈی راتوں میں کھڑا رہے گرمی میں

یطوف حول البیت ثم یطلبہ ذلک فیعطاہ ولکن اللہ
یکتبوکانی المومن فقال ھو فی حق (مجہول)

یا خانہ کعبہ کا طواف قربۃ الی اللہ کو عدل الہی کے خلاف ہے کہ یہ سب نیکیاں اس سے سلب کرکے اسے بچھ دے۔ بلکہ اللہ تو بڑا فضل کرنے والا ہے وہ مومن کی نیکی کا بدلہ دیتا ہے۔ یہ سنکر اس نے کہا میں نے اپنا قرضہ بخش دیا

باب ۴۸
خرچ نعمت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من عظمت نعمۃ اللہ علیہ اشتدت مؤنۃ الناس علیہ فاستدیموا النعمۃ باحتمال المؤنۃ ولا تعرضوھا للزوال فقل من زالت عنہ النعمۃ فکادت ان تعود الیہ (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جس کے پاس مال زیادہ ہوتا ہے تو لوگوں کے خرچ کی ذمہ داری بھی اس پر زیادہ ہو جاتی ہے لوگوں پر خرچ کرکے دولت کو لازوال بناؤ اور مال کو زوال کے لئے نہ رکھو۔ ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ مال جانے کے بعد واپس آئے

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما من عبد تظاھرت من اللہ نعمۃ الا اشتدت مؤنۃ الناس علیہ فمن لم یقم للناس بحوائجھم فقد عرض النعمۃ للزوال قال فقلت جعلت فداک ومن یقدر ان یقوم لھذا الخلق بحوائجھم فقال انما الناس فی ھذا الموضع واللہ المومنون (فی)

فرمایا حضرت نے جس بندہ پر خدا کی نعمت کا ظہور ہوتا ہے اس پر اتنا ہی لوگوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کا بار زیادہ ہوتا ہے جو لوگوں کی حاجتیں پوری نہیں کرتا وہ اپنی دولت کو زوال کے سامنے رکھ دیتا ہے میں نے کہا اور جو حاجتوں کو پورا کرتے ہیں فرمایا ایسا کرنے والے واللہ مومن ہیں

۳۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لحسین الصحاف یا حسین ما ظاھر اللہ علی عبد النعم حتی ظاھر علیہ مؤنۃ الناس فمن صبر لھم وقام بشانھم زادہ اللہ فی نعمہ عندھم ومن لم یصبر لھم ولم یقم بشانھم زال اللہ عنہ تلک النعمۃ (مجہول)

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من عظمت علیہ النعمۃ اشتدت مؤنۃ الناس علیہ قال ھو قام بمؤنتھم اجتلبھا زیادۃ النعمۃ وان لم یفعل فقد عرض النعمۃ لزوالھا

وہی مضمون ہے جو اوپر گزرا

باب ۷۹

نعمت پر شکر کرنا

۱۔ قال ابوالحسن الرضا علیہ السلام یا ابن عرفة ان النعم کالابل المعتقلة فی عطنها علی القوم ما احسنوا جوارها فاذا اساءوا معاملتها وایاها نفرت عنهم (مجہول)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے اے ابن عرفہ نعمتیں اس اونٹ کی طرح ہیں جو اپنے تھان پر بندھا ہو قوم پر لازم ہے کہ اس سے اچھا سلوک کرے اگر برا برتاؤ ہوگا تو وہ ان سے نفرت کرنے لگے گا

۲۔ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول احسنوا جوار النعم قلت وما حسن جوار النعم قال الشکر لمن انعم بها واداء حقوقها (مجہول)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے احسنوا جوار النعم میں نے کہا اس سے کیا مراد ہے فرمایا نعمت دینے والے کا شکر ادا کرنا اور اس کے حقوق کی رعایت کرنا۔

۳۔ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول احسنوا جوار نعم اللہ واحذروا ان تنتقل عنکم الی غیرکم اما انها لم تنتقل عن احد قط فکادت ترجع الیه قال وکان علی علیہ السلام یقول قل ما ادبر شیء فاقبل (م)

فرمایا حضرت نے کہ نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرو اور اس سے بچو کہ وہ تمہارے غیر کی طرف چلی جائے۔ ایسا نہیں ہوتا کہ جو نعمت کسی سے چلی جائے وہ لوٹ ہی آئے حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کم ایسا ہوتا ہے کہ جا کر چیز واپس آئے

باب ۸۰

معرفت جود و سخا

۱۔ قال سأل رجل اباالحسن الاول علیہ السلام وهو فی الطواف فقال له اخبرنی عن الجواد فقال ان لکلامک وجهین فان کنت تسأل عن المخلوق فان الجواد الذی یؤدی ما افترض اللہ علیه وان کنت تسأل عن الخالق فهو الجواد ان اعطی وهو الجواد ان منع لانه ان اعطاک اعطاک ما لیس لک وان منعک منعک ما لیس لک (ض)

ایک شخص نے بحالت طواف امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ جواد کسے کہتے ہیں۔ فرمایا اس کی دو صورتیں ہیں اگر یہ سوال مخلوق سے متعلق ہے تو جواد وہ ہے جو اپنے ان فرائض کو ادا کرے جو اللہ تعالیٰ نے اس پر عاید کیے ہیں اور اگر خالق کے متعلق یہ سوال ہے تو وہ جواد ہے ہر دو صورت میں تم کو دے یا نہ دے کیونکہ جو تم کو دے گا تمہارا اس میں کوئی حق نہیں اور اگر نہ دے تو تمہیں اس کے لینے کا حق نہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ ما حد
قال تخرج من مالک الحق الذی اوجبہ اللہ علیک
فتضعہ فی موضعہ (ض)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ حد سخاوت کیا ہے فرمایا جو حق اللہ نے تم پر واجب کیا ہے اسے دو اور جو صحیح مقام اس کا ہے وہاں پہنچاؤ۔

عن جعفر عن آبائہ علیہم السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال السخی محبب فی السماوات محبب فی الارض خلق من طینۃ سبخۃ وخلق ماء عینیہ من ماء [illegible] (ض)

فرمایا کہ حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ مرد سخی آسمانوں میں بھی محبوب ہے اور اہل زمین میں بھی اور اس کی طینت زمین شور سے ہے اور اس کی آنکھوں کا پانی [illegible] درخت کے پانی سے ہے (اس حقیقت کو اللہ و رسول ہی جانتے ہیں)

عن ابی الحسن موسیٰ علیہ السلام قال السخی الحسن الخلق فی کنف اللہ لا یتخلی اللہ منہ حتی یدخلہ اللہ الجنۃ وما بعث اللہ عز وجل نبیاً ولا وصیاً الا سخیاً وما کان احد من الصالحین الا سخیاً وما زال ابی یوصینی بالسخاء حتی مضی وقال من اخرج من مالہ الزکوٰۃ تامۃ فوضعها موضعها لم یسئل من این اکتسبت مالک (مجہول)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کہ مرد سخی صاحب حسن خلق ہوتا ہے اللہ کی پناہ میں ہوتا ہے۔ رحمت خدا اس سے متصل رہتی ہے جب تک وہ داخل جنت ہو۔ اللہ نے کسی نبی و وصی کو نہیں بھیجا مگر سخی بنا کر خدا کے سب نیک بندے سخی ہوتے ہیں میرے والد نے مرتے دم تک مجھے سخاوت کی وصیت کی اور فرمایا جو اپنے مال سے زکوٰۃ نکالے اور اسے صحیح حقوق کو دے تو اس سے یہ نہیں پوچھا جائے گا کہ تو نے اپنا مال کہاں سے حاصل کیا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وفد من الیمن وفیہم رجل کان اعظمہم کلاماً واشدہم استقصاءً فی محاجۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فغضب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ حتی التوی عرق الغضب بین عینیہ وتربد وجہہ واطرق الی الارض فاتاہ جبرئیل علیہ السلام فقال ربک یقرئک السلام ویقول لک ہذا رجل سخی یطعم الطعام فسکن عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ الغضب ورفع راسہ وقال لہ لولا ان جبرئیل اخبرنی عن اللہ عز وجل انک سخی تطعم الطعام لشردت بک وجعلتک حدیثاً لمن خلفک فقال لہ الرجل وان ربک لیحب السخاء فقال نعم فقال انی اشہد ان لا الہ الا اللہ وانک رسول اللہ والذی بعثک بالحق لا رددت من مالی احداً

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ یمن کا ایک وفد رسول اللہ کے پاس آیا ان میں ایک شخص بڑا پر زور کلام کرنے والا اس نے رسول اللہ سے جھگڑا کرنا شروع کیا حضرت کو غصہ آیا جس سے پسینہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان آگیا۔ اور چہرہ غصہ سے سرخ ہوگیا اور آپ نے زمین کی طرف اپنا چہرہ جھکایا پس جبریل آئے اور خدا کا سلام پہنچا کر کہا یہ شخص سخی ہے لوگوں کو کھانا دیتا ہے یہ سنکر حضرت کا غصہ فرو ہوا اور سر اٹھا کر فرمایا اگر جبریل نے یہ نہ بتایا ہوتا کہ تو سخی ہے اور لوگوں کو کھانا دیتا ہے تو میں تجھے نکال دیتا اور تیرے بعد آنے والوں کے لئے تجھے عبرت کی داستان بنا دیتا اس نے کہا اگر آپ کا رب سخاوت کو دوست رکھتا ہے تو میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور آپ اس کے رسول ہیں قسم اس کی جس نے آپ کو حق پر بھیجا اب میں کسی سائل کو رد نہ کروں گا

٦ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال: ان ابراھیم علیہ السلام و کان اضیاف و کان اذا لم یکونوا عندہ خرج یطلبھم و اغلق بابہ و اخذ المفاتیح یطلب الاضیاف و انہ رجع الی دارہ فاذا ھو برجل او شبہ رجل فی الدار فقال یا عبد اللہ باذن من دخلت ھذہ الدار قال دخلت باذن ربھا یردد ذلک ثلاث مرات فعرف ابراھیم علیہ السلام انہ جبرئیل فحمد اللہ ثم قال ارسلنی ربک الی عبد من عبیدہ یتخذہ خلیلا قال ابراھیم فاعلمنی من ھو اخدمہ حتی اموت قال فانت ھو قال و مم ذلک قال لانک لم تسأل احدا شیئا قط و لم تسأل شیئا فقلت لا (مرسل)

٧ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی رجل النبی صلی اللہ علیہ و آلہ فقال یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ ای الناس افضلھم ایمانا قال ابسطھم کفا (ض)

٨ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یؤتی یوم القیامۃ برجل فیقال احتج فیقول یا رب خلقتنی و ھدیتنی فاوسعت علی فلم ازل اوسع علی خلقک و ایسر علیھم لکی تنشر علی ھذا الیوم رحمتک و تیسرہ فیقول الرب جل ثناؤہ و تعالی ذکرہ صدق عبدی ادخلوہ الجنۃ (مجہول)

٩ قال سمعت ابا الحسن علیہ السلام یقول السخی قریب من اللہ قریب من الجنۃ قریب من الناس و سمعتہ یقول السخاء شجرۃ فی الجنۃ من تعلق بغصن من اغصانھا دخل الجنۃ (ض)

عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال السخی یاکل طعام

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ ابراہیم علیہ السلام بڑے مہمان نواز تھے اگر آپ کے یہاں کسی روز مہمان نہ آتے تو ان کی تلاش میں نکل کھڑے ہوتے ایک روز دروازہ بند کرکے کنجیاں لئے ہوئے مہمانوں کی تلاش میں گھر سے نکلے۔ جب واپس ہوئے تو گھر میں ایک مرد یا مرد جیسا کوئی نظر آیا آپ نے فرمایا اے بندۂ خدا تو کس کے اذن سے میرے گھر میں داخل ہوا اس نے کہا اس گھر کے مالک کے اذن سے تین بار یہ کلمہ کہا اب ابراہیم سمجھے کہ یہ جبرئیل ہیں۔ جبرئیل نے حمد و ثنائے الٰہی کے بعد کہا تمہارے رب نے مجھے اپنے ایک ایسے بندہ کی طرف بھیجا ہے جسے اس نے اپنا خلیل بنایا ہے ابراہیمؑ نے کہا مجھے بتائیے وہ کون ہے تاکہ میں عمر بھر اس کی خدمت کروں جبرئیل نے کہا وہ آپ ہی ہیں پوچھا کس وجہ سے مجھے خلیل بنایا ہے فرمایا اس لئے کہ تم نے کسی سے سوال کیا نہ کسی شے کا سوال کیا ہی گیا نہیں

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ایک شخص نے حضرت رسول خدا سے پوچھا از روئے ایمان کون افضل ہے فرمایا جس کا ہاتھ دینے کے لئے سب سے زیادہ کھلا ہوا ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا روز قیامت ایک شخص کو لایا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا حجت بیان کر وہ کہے گا اے میرے رب تو نے مجھے پیدا کیا اور مجھے ہدایت کی اور وسعت رزق دی میں نے تیری مخلوق کو دیا اور ان کی معاش میں آسانی پیدا کی تاکہ تو آج کے دن میرے اوپر اپنی رحمت نازل کرے اور سختی کو آسان کر دے اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے بندہ نے سچ کہا اسے جنت میں داخل کرو

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی قریب ہے اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے اور یہ بھی فرمایا کہ سخاوت جنت کا ایک درخت ہے جو اس کی کسی شاخ سے متعلق ہوا وہ جنت میں داخل ہوا

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے سخی کھاتا ہے لوگوں کا کھانا

الناس لیاکلوا من طعامه والبخیل لا یاکل من طعام الناس لئلا یاکلوا من طعامه (ض)

تاکہ لوگ اس کا کھانا کھائیں اور بخیل ان لوگوں کا کھانا نہیں کھاتا تاکہ لوگ اس کا کھانا نہ کھائیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام لابنہ الحسن علیہ السلام یا بنی ما السماحة قال البذل فی الیسرة والعسر (موثق)

امیر المومنین علیہ السلام نے اپنے بیٹے امام حسن علیہ السلام سے پوچھا جوانمردی کیا ہے انھوں نے کہا راہ خدا میں خرچ کرنا مالداری اور تنگدستی دونو حالتوں میں۔

۱۲۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لبعض جلسائه اخبرك بشئ یقرب من اللہ ویقرب من الجنة ویباعد من النار فقال بلی فقال علیك بالسخاء فان اللہ خلق خلقا برحمته لرحمته فجعلهم للمعروف اهلا وللخیر موضعا وللناس وجها یسعی الیهم لکی یحیوهم کما یحیی المطر الارض المجدبة اولئك المومنون الآمنون یوم القیامة (مرفوع)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے ایک ہمنشین سے کہا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ کیا چیز اللہ سے اور جنت سے قریب کرتی اور دوزخ سے دور رکھتی ہے اس نے کہا ہاں۔ فرمایا تم سخاوت کرو اللہ نے اپنی رحمت سے ایک مخلوق رحم کرنے والی پیدا کی ہے انکو احسان کرنے کا اہل قرار دیا ہے اور نیکی کا مقام بنایا ہے اور لوگوں کے لئے جائے توجہ وہ انکی طرف دوڑتے ہے تاکہ ان کو اسی طرح زندہ کرنے جیسے بارش زمین کو زندہ کرتی ہے یہ وہ مومن ہیں جو روز قیامت امن میں ہونگے

۱۳۔ قال اوحی اللہ عز وجل الی موسی ان لا تقتل السامری فانه سخی

اللہ تعالی نے موسی کو وحی کی کہ سامری کو قتل مت کرو وہ سخی ہے

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال شاب سخی مرهق فی الذنوب احب الی اللہ من شیخ عابد بخیل

فرمایا حضرت نے سخی جوان گنہگار خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے، بوڑھے عابد بخیل سے

۱۵۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول خیارکم سمحاؤکم وشرارکم بخلاؤکم ومن خالص الایمان البر بالاخوان والسعی فی حوائجهم وان البار بالاخوان لیحبه الرحمن وفی ذلك مرغمة للشیطان وتزحزح عن النیران ودخول الجنان یا جمیل اخبر بهذا غرر اصحابك قلت جعلت فداك من غرر اصحابی قال هم البارون بالاخوان فی العسر والیسر ثم قال یا جمیل اما ان صاحب الکثیر یهون علیه ذلك وقد مدح اللہ عز وجل فی ذلك صاحب القلیل فقال فی کتابه ویؤثرون علی انفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون (مرفوع)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے تمہارے نیک لوگ سخیا ہیں اور تمہارے بدترین لوگ بخیل ہیں۔ اور خالص ایمان ہے نیکی کرنا اپنے بھائیوں سے اور سعی کرنا انکے حوائج میں جو اپنے بھائیوں کے ساتھ نیکی کرتا ہے وہ خدا کا دوست ہے اور اس نیکی کرنے سے شیطان ذلیل ہوتا ہے اور نیکی کرنے والا آتش جہنم سے دور رہتا ہے اور جنت میں داخل ہوتا ہے اے جمیل اس کی خبر دو اپنے روشن پیشانی اصحاب کو میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں فرمایا فراخی اور تنگی میں اپنے بھائیوں سے نیکی کرنے والے پھر فرمایا اے جمیل کثیر دولت والے پر یہ گراں ہوتا ہے اللہ تعالی قلیل المال لوگوں کی تعریف کرتا ہے" وہ اپنے نفسوں پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں چاہے ان پر سختی ہو جو اپنے کو بخل سے بچاتے ہیں وہی فلاح پانے والے ہیں۔

باب
انفاق

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان الشمس لتطلع ومعها اربعة املاک ملک ینادی یا صاحب الخیر اتمّ وابشر وملک ینادی یا صاحب الشر انزع واقصر وملک ینادی اعط منفقاً خلفاً وآت ممسکاً تلفاً وملک ینضحها بالماء ولولا ذلک اشتعلت الارض (مرسل)

فرمایا حضرت نے جب سورج طلوع ہوتا ہے تو اس کے ساتھ چار فرشتے ہوتے ہیں ایک ندا کرتا ہے اے نیکی والے نیکی تمام کر اور خوش خبری حاصل کر دوسرا ندا کرتا ہے اے صاحب شر بدی ختم کر کم کر اور تیسرا کہتا ہے لوگوں کو دے اور بخیل کا مال تلف ہوگا اور چوتھا پانی چھڑکتا رہتا ہے ورنہ زمین شعلے نکالنے لگے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزّ وجلّ کذلک یریہم اللہ اعمالہم حسرات علیہم قال ہو الرجل یدع مالہ لا ینفقہ فی طاعة اللہ بخلاً ثم یموت فیدعہ لمن یعمل فیہ بطاعة اللہ او فی معصیة اللہ فان عمل بہ فی طاعة اللہ راٰہ فی میزان غیرہ فراٰہ حسرة وقد کان المال لہ وان کان عمل بہ فی معصیة اللہ قوّاہ بذلک المال حتی عمل بہ فی معصیة اللہ (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق اسی طرح اللہ ان کے اعمال ان کو دکھا دے گا اور ان پر حسرت چھائی ہوگی، فرمایا یہ وہ شخص ہوگا جو اپنا مال چھوڑ جائے گا بغیر اطاعت خدا میں خرچ کئے از راہ بخل پھر وہ مر جائے گا اور اپنا یہ مال اس شخص کے لئے چھوڑے گا جو اسے یا تو اطاعت خدا میں خرچ کرے گا یا معصیت میں، اگر اطاعت میں خرچ کرے گا تو وہ روز قیامت اسے میزان غیر میں دیکھے گا تو در نگاہ حسرت دیکھے گا حالانکہ وہ مال اسی کا تھا اور اگر وہ مال معصیت خدا میں خرچ کرے گا تو اس کے مال نے اس کو گناہ کرنے کی قوت دی۔

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من ایقن بالخلف سخت نفسہ بالنفقة (مجہول)

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا جس نے پیچھے چھوڑنے کا قصد کیا اس کا نفس راہ خدا میں خرچ کرنے کے لئے سخت ہو جاتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ فی کلام لہ ومن یبسط یدہ بالمعروف اذا وجدہ یخلف اللہ لہ ما انفق فی دنیاہ ویضاعف لہ فی آخرتہ (مرسل)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جس کا ہاتھ لوگوں پر احسان کرنے کے لئے کھلا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس دنیا میں اس کے لئے آثار خیر چھوڑتا ہے اور آخرت میں اس کے حسنات میں زیادتی کرتا ہے۔

۵۔ قال قرأت فی کتاب ابی الحسن الی ابی جعفر

میں نے پڑھا اس خط میں جو لکھا تھا ابو الحسن نے امام محمد باقر کو

یا ابا جعفر بلغنی ان الموالی اذا رکبت اخرجوک من
الباب الصغیر انما ذلک من بخل منہم لئلا ینالک
احد خیراً واسئلک بحقی علیک لا یکن ممرک
ومجیئک الا من باب الکبیر فاذا رکبت فلیکن معک
ذھب وفضۃ ثم لا یسئلک احد شیئاً الا اعطیتہ
ومن سالک من عمومتک ان تبرہ فلا تعطہ اقل
من خمسین دیناراً والکثیر الیک ومن سالتک عماتک
فلا تعطھا اقل من خمسۃ وعشرین دیناراً والکثیر
الیک انی انما ارید بذلک ان یرفعک اللہ
فانفق ولا تخش من ذی العرش اقتاراً (ح)

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الایدی ثلاثۃ سائلۃ ومنفقۃ
وممسکۃ وخیر الایدی منفقۃ (ض)

عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال یا حسین انفق
وایقن بالخلف من اللہ فانہ لم یبخل عبد ولا امۃ
بنفقۃ فیما یرضی اللہ عزوجل الا انفق اضعافھا
فیما یسخط اللہ (مجہول)

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ینزل اللہ المعونۃ
من السماء الی العبد بقدر المونۃ فمن ایقن بالخلف
سخت نفسہ بالنفقۃ (مرفوع)

۹- عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال دخل علیہ
مولی لہ فقال ھل انفقت الیوم شیئاً قال لا واللہ فقال
ابو الحسن علیہ السلام فمن این یخلف اللہ علینا انفق
درھماً واحداً (ح)

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من یضمن اربعۃ
باربعۃ ابیات فی الجنۃ انفق ولا تخف فقراً انصف

اے ابو جعفر مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ کے غلام جب آپ سوار ہو کر جاتے ہیں تو آپ کو چھوٹے دروازہ سے نکالتے ہیں اور یہ اس لئے کرتے ہیں کہ ان میں بخل ہے چاہتے ہیں کہ آپ سے کسی کو کچھ نہ ملے اور میں آپ سے اپنا حق مانگتا ہوں آپ کا آنا جانا بڑے دروازہ سے ہونا چاہئے اور جب آپ سوار ہوں تو آپ کے پاس چاندی اور سونا ہونا چاہئے تاکہ جو سوال کرے اسے آپ دے دیا۔ آپ کے چچاؤں میں سے جو سوال کرے تو آپ اسے کم سے کم پچاس دینار دیں زیادہ جتنا آپ چاہیں اور اگر پھوپھیاں مانگیں تو انہیں کم سے کم پچیس دینار دیجئے زیادہ جو آپ چاہیں یہ میں نے اس لئے کہا ہے تاکہ آپ کے درجات بلند ہوں پس راہ خدا میں خرچ کیجئے اور کمی کا اللہ کی طرف سے خوف نہ کیجئے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا۔ ہاتھ تین قسم کے ہیں سوال کرنے والا دوسرے کو دینے والا اور بخل سے کام لینے والا اور بہترین ہاتھ خرچ کرنے والا ہے۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے اے حسین خرچ کرو راہ خدا میں اور یقین کرو اللہ کی طرف سے بعد میں ملنے والے اجر کا۔ کوئی غلام یا کنیز بخل سے کام نہیں لیتی اس معاملہ میں جو اللہ کو راضی کرے مگر وہ معصیت خدا میں اس سے دونا خرچ کر دیتے ہیں

فرمایا حضرت نے اللہ ہر ایک کا رزق بقدر اس کے خرچ کے آسمان سے نازل کرتا ہے جو یقین رکھتا ہے اس کا نفس انفاق میں سخت ہو جاتا ہے

فرمایا حضرت نے کہ آپ کا ایک غلام آیا آپ نے پوچھا آج تو نے کچھ خیرات کی اس نے کہا نہیں حضرت نے فرمایا تو پھر اللہ ہمیں کا بدلہ ہمیں کیا دے گا راہ خدا میں دو اگرچہ ایک ہی درہم ہو

فرمایا جو چاہتا ہے کہ جنت میں بہت سے گھر اس کو ملیں تو راہ خدا میں خرچ کرے اور خوف نہ کرے اور انصاف کرے

الناس من نفسک وافش السلام فی العالم واترک المراء وان کنت محقا (ض)

لوگوں کے درمیان اور سلامتی کو دنیا میں پھیلاؤ اور جھگڑا ترک کرو اگرچہ تم حق پر ہو

باب ۸۲

بخل

۱ - قال ان امیر المومنین صلوات الله علیه سمع رجلاً یقول ان الشحیح اعذر من الظالم فقال له کذبت ان الظالم قد یتوب ویستغفر ویرد الظلامة علی اهلها والشحیح اذا شح منع الزکوة والصدقة وصلة الرحم وقری الضیف والنفقة فی سبیل الله وابواب البر وحرام علی الجنة ان یدخلها شحیح (ض)

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک شخص کو کہتے سنا کہ مرد بخیل ظالم سے زیادہ دبرا ہے، اس پر حضرت نے فرمایا تم نے غلط کہا ظالم توبہ کر لیتا ہے اور بخشا جاتا ہے، اور ظلم سے لی ہوئی چیز اس کے اہل کو واپس دے دیتا ہے لیکن بخیل جب زکوٰۃ، صدقہ صلہ رحم، مہمانداری اور راہ خدا میں خرچ کرنے سے رک جاتا ہے اور ابواب خیر بند کر دیتا ہے تو اس کا داخلہ جنت پر حرام ہو جاتا ہے

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین صلوات الله علیه اذا لم یکن لله فی عبد حاجة ابتلاه بالبخل (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ امیر المومنین نے فرمایا اللہ کی حاجت اپنے بندہ میں نہیں رہتی یعنی اس سے بیزار ہو جاتا ہے تو اسے بخل میں مبتلا کر دیتا ہے

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله لبنی سلمة یا بنی سلمة من سیدکم قالوا یا رسول الله سیدنا رجل فیه بخل فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وای داء ادوی من البخل ثم قال بل سیدکم الابیض الجسد البراء بن معرور (مجہول)

رسول اللہ نے بنی سلمہ سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے انہوں نے کہا ایک مرد بخیل ہے فرمایا بخل سے زیادہ کوئی بیماری اذیت رساں نہیں پھر فرمایا تمہارا سردار سفید بدن والا براء بن معرور ہے

۴ - عن ابی الحسن موسی علیه السلام قال البخیل من بخل بما افترض الله علیه (ض)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بخیل وہ ہے جو بخل کرے ان فرائض کے ادا کرنے میں جو اللہ نے اس پر عاید کیے

۵ - قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ما محق الاسلام محق الشح شیء ثم قال ان لهذا الشح دبیبا کدبیب النمل وشعبا کشعب الشرک وفی نسخة الاخری الشوک (ض)

رسول اللہ نے فرمایا بخل سے زیادہ اسلام کو مٹانے والی کوئی شے نہیں۔ یہ بخل چیونٹی کی چال کی طرح دل میں جاتا ہے یہ ایک شعبہ ہے شرک کا اور ایک دوسرے نسخہ میں ہے کہ مثل ایک کانٹے کی ہے

عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله لیس بالبخیل الذی یؤدی الزکوٰة المفروضة فی ماله ویعطی النائبة علی قومه (ع ن)

فرمایا ایسے بخیل کے کوئی اجر نہیں جو اپنے مال سے زکوٰۃ مفروضہ تو دے لیکن اپنی قوم پر باعث مصیبت ہو

قال قال لی ابو عبد الله علیه السلام تدری من الشحیح قلت هو البخیل قال الشح اشد من البخل ان البخیل یبخل بما فی یده والشحیح یشح علی ما فی ایدی الناس وعلی ما فی یده حتی لا یری مما فی ایدی الناس شیئاً الا تمنّی ان یکون له بالحل والحرام ولا یقنع بما رزقه الله (ع ن)

مجھ سے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا تم جانتے ہو شحیح کون ہے میں نے کہا بخیل فرمایا شحیح بخیل سے زیادہ سخت ہے بخیل کو اپنے مال میں بخل کرتا ہے اور شحیح غیر کے مال میں بھی بخل چاہتا ہے اور اپنے مال میں بھی۔ یہانتک وہ تمنا کرتا ہے کہ دوسروں کے پاس جو مال ہے وہ نہ حلال میں خرچ کریں نہ حرام میں۔

عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله لیس البخیل من ادی الزکوٰة المفروضة من ماله واعطی النائبة فی قومه انما البخیل حق البخیل من لم یؤد الزکوٰة المفروضة من ماله ولم یعط النائبة فی قومه وهو یبذر فیما سوی ذلک (ع ن)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا نہیں ہے بخیل وہ جو زکوٰۃ مفروضہ ادا کرتا ہے اور قوم کو مصیبت میں ڈالتا ہے بلکہ پکا بخیل وہ ہے جو اپنی مفروضہ زکوٰۃ نہیں دیتا اور خرچ کرتا ہے اپنے مال کو اور فضولیات میں۔

باب ۸۳

نوادر

عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله افضل الصدقة صدقة عن ظهر غنیً (ع ن)

حضرت رسول خدا نے فرمایا بہترین صدقہ وہ ہے جو بحالت مالداری دیا جائے۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله افضل الصدقة صدقة تکون عن فضل الکف (ع ن)

فرمایا رسول اللہ نے بہترین وہ صدقہ ہے جو بھرپور دیا جائے

عن ابی عبد الله علیه السلام عن ابائه علیهم السلام فی قول الله عز وجل واطعموا البائس الفقیر

فرمایا اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارہ میں واطعموا البائس الفقیر۔

قال هذا لو أن الله لا يستطيع أن يحجّم لو بأسنته (ض)

۵ - عن أبي عبد الله عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ "فأمّا من أعطى وصدّق بالحسنى" بأن الله عزّ وجلّ يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فما زاد "فسنيسّره لليسرى" قال لا يريد شيئاً من الخير إلّا يسّره الله له "وأمّا من بخل واستغنى" قال بخل بما آتاه الله عزّ وجلّ "وكذّب بالحسنى" بأن الله يعطي بالواحدة عشرة إلى مائة ألف فما زاد "فسنيسّره للعسرى" قال لا يريد شيئاً من الشرّ إلّا يسّره له "وما يغني عنه ماله إذا تردّى" قال أما والله ما هو تردّى في بئر ولا من جبل ولا من حائط ولكن تردّى في نار جهنم (مجہول)

۶ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال إن الله تبارك وتعالى يقول "ما من شيء إلّا وقد وكّلت به من يقبضه غيري إلّا الصدقة فإني أتلقّفها بيدي تلقّفاً حتى أن الرجل ليتصدّق بالتمرة وبشقّ تمرة فأربّيها كما يربّي الرجل فلوه وفصيله فيأتي يوم القيامة وهو أحد وأعظم من أحد (ض)

۷ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال جاء رجل إلى الحسن والحسين عليهما السلام وهما جالسان على الصفا فسألهما فقالا إن الصدقة لا تحلّ إلّا في دين موجع أو غرم مفظع أو فقر مدقع ففيك شيء من هذا قال نعم فأعطياه وقد كان الرجل سأل عبد الله بن عمر وعبد الرحمن بن أبي بكر فأعطياه ولم يسألاه عن شيء فرجع إليهما فقال لهما ما لكما لم تسألاني عمّا سألني عنه الحسن والحسين

فرمایا کہ وہ مجبور ہے جو اپنے اپاہج ہونے کی وجہ سے زکوٰۃ نکالنے کی قابل نہیں

فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق "جس نے دیا اور اچھی بات کی تصدیق کی" اللہ تعالیٰ ایک نیکی کا بدلہ دس گنا دیتا ہے بلکہ ایک لاکھ بلکہ اس سے بھی زیادہ "ہم اس کو آسانی سے راحت دیں گے" یعنی جب وہ امرِ خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کے لیے آسانی پیدا کر دیتا ہے "اور جو بخل کرتا ہے اور مالدار" فرمایا بخل کرتا ہے اس چیز میں جو اللہ نے اسے دی ہے اور اچھی بات کو جھٹلاتا ہے جس کے سبب اللہ ایک کا بدلہ دس بلکہ لاکھ بلکہ اس سے زیادہ دیتا ہے" تو اللہ اسے عسرت کی طرف جاتا ہے۔ جب وہ بری بات کا ارادہ کرتا ہے تو اللہ اس کو اس پر آسان کر دیتا ہے" اور ہلاک ہونے میں اس کا مال اس کی مدد نہیں کرتا" فرمایا خدا کی قسم یہ ہلاکت نہ کنوئیں میں ہو نہ پہاڑ میں نہ باغ میں بلکہ ہلاک ہوگا آتش جہنم میں

فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے ہر شے پر موکل رکھا ہے سوائے صدقہ کے میرا غیر اس پر قبضہ نہیں پاتا۔ میں اپنے ہاتھ سے اسے لیتا ہوں یہاں تک کہ جب کوئی ایک چھوارہ صدقہ دیتا ہے یا ایک ریشہ چھوارے کا تو میں اس کی پرورش کرتا ہوں جیسے کوئی آدمی دودھ چھوٹے بچہ کو پالتا ہے وہ روز قیامت احد پہاڑ بلکہ اس سے زیادہ بڑا ہو کر آئے گا

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے ایک شخص امام حسن اور امام حسین کے پاس آیا جبکہ وہ مقام صفا میں بیٹھے ہوئے تھے اور دونوں سے سوال کیا فرمایا صدقہ حلال ہوتا ہے تین صورتوں میں دردناک قرضہ سخت تر تاوان اور پیس دینے والے فقر میں کیا ان میں سے کوئی مصیبت تم پر ہے کہا ہاں پس اس کو دونوں نے عطا کیا پھر وہ گیا عبداللہ بن عمر اور عبدالرحمن بن ابوبکر کے پاس اور سوال کیا انھوں نے بغیر کچھ پوچھے دیدیا۔ اس نے کہا تم نے امام حسن اور امام حسین طرح کیوں نہ پوچھا

خبرهما بما قالا فقال انهما غذيا بالعلم غذاءً (مرسل)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لا تسئلوا امتي في مجالسها فتبخلوها (مرسل)

9 - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل يا ايها الذين آمنوا انفقوا من طيبات ما كسبتم ومما اخرجنا لكم من الارض ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم باخذيه قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله اذا امر بالنخل ان يزكى يجيء قوم بالوان من التمر وهو من اردى التمر يؤدونه من زكاتهم تمراً يقال له الجعرور والمعافارة قليلة اللحى عظيمة النوى وكان بعضهم يجيء بها عن التمر الجيد فقال رسول الله لا تخرصوا هاتين التمرتين ولا تجيئوا منها بشيء وفي ذلك نزل ولا تيمموا الخبيث منه تنفقون ولستم باخذيه الا ان تغمضوا فيه والاغماض ان تاخذ هاتين التمرتين . (ض)

10 - عن ابي عبد الله عليه السلام في قوله تعالى انفقوا من طيبات ما كسبتم " فقال كان القوم قد كسبوا مكاسب سوء في الجاهلية فلما اسلموا ارادوا ان يخرجوها من اموالهم ليتصدقوا بها فابى الله تبارك وتعالى الا ان يخرجوا من اطيب ما كسبوا (مرسل)

11 - قال جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله فقال اني شيخ كثير العيال ضعيف الركن قليل الشيء فهل من معونة على زماني فنظر رسول الله صلى الله عليه وآله الى اصحابه ونظر اليه اصحابه وقال قد سمعنا القول فاسمعكم

اور جو کچھ انھوں نے پوچھا تھا بتایا انھوں نے کہا انھوں نے غذائے علم سے پرورش پائی ہے

رسول اللہ نے فرمایا مت سوال کرو میری امت سے مجالس میں ورنہ وہ بخل کریں گے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ اے ایمان والو راہ خدا میں اپنی کمائی کا اچھا حصہ دو۔ اور اس چیز سے دو جو زمین سے تمہارے لئے پیدا ہوئی ہے اور بری چیز راہ خدا میں نہ دو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے اور رسول اللہ جب کسی درخت خرما سے زکوٰۃ لینے کا حکم دیتے تو کچھ لوگ اپنی زکوٰۃ میں دینے کے لئے ردی خرمے لے آتے جن کو جعرور اور معافارہ کہا جاتا تھا ان میں گودا کم ہوتا تھا اور گٹھلی بڑی ہوتی تھی اور بعض اچھے خرمے بھی لاتے تھے۔ حضرت نے فرمایا ان دو قسم کے خرموں کا تخمینہ نہ کرو اور ان میں سے کوئی شے زکوٰۃ میں لے کر نہ آؤ اسی بارہ میں یہ آیت نازل ہوئی ہے خراب جنس کو جسے تم خود لینا پسند نہیں کرتے زکوٰۃ میں دینے کا قصد نہ کرو اور لینے والوں کو چاہیے کہ اس قسم کے خرمے نہ لیں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اس آیت کے متعلق۔ راہ خدا میں اپنی کمائی کا بہترین حصہ دو" کہ زمانہ جاہلیت میں لوگ مذموم پیشوں سے کماتے تھے۔ جب مسلمان ہوگئے تو انھوں نے اپنے اموال سے صدقہ نکالنا چاہا پس خدا نے اس کے لینے سے انکار کیا اور حکم دیا کہ پاک مال میں سے زکوٰۃ دیں

ایک شخص حضرت رسول خدا کے پاس آیا اور کہنے لگا میں ایک بڈھا کثیر العیال، کمزور اعضا والا اور قلیل المعاش ہوں آیا میری کچھ مدد ہو سکتی ہے حضرت نے اپنے اصحاب کو دیکھا اور انھوں نے اس شخص کو اور فرمایا اس نے ہمیں اور تمہیں اپنا قول سنا دیا

فقام الیه رجل فقال کنت مثلک بالامس فذهب به الی منزله فاعطاه شهودا من تبر وکانوا یتبایعون بالتبر وهو الذهب والفضة فقال الشیخ هذا کله فقال نعم فقال الشیخ اقبل تبرک فانی لست بجنی ولا انسی ولکنی رسول من الله لابلوک فوجدتک شاکرا فجزاک الله خیرا (مرسل)

۱۲ - قال کنا عند ابی عبد الله علیه السلام بمنی وبین ایدینا عنب ناکله فجاء سائل فساله فامر بعنقود فاعطاه فقال السائل لا حاجة لی فی هذا ان کان درهم قال یسع الله علیک فذهب ثم رجع فقال ردوا العنقود فقال یسع الله لک ولم یعطه شیئا ثم جاء سائل آخر فاخذ ابو عبد الله علیه السلام ثلث حبات عنب فناولها ایاه فاخذ السائل من یده ثم قال الحمد لله رب العلمین الذی رزقنی فقال ابو عبد الله علیه السلام مکانک ایها الغلام ای شیء معک من الدراهم فاذا معه نحو من عشرین درهما فیما حزرناه او نحوها فناولها ایاه فاخذها ثم قال الحمد لله هذا منک وحدک لا شریک لک فقال ابو عبد الله مکانک فخلع قمیصه کان علیه فقال البس هذا فلبسه ثم قال الحمد لله الذی کسانی وسترنی یا ابا عبد الله او قال جزاک الله خیرا لم یدع لابی عبد الله علیه السلام الا بذا ثم انصرف فذهب قال فظننا انه لو لم یدع له لم یزل یعطیه لانه کلما کان یعطیه حمد الله فاعطاه (مرسل)

۱۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا ضاق احدکم فلیعلم اخاه ولا یعین علی نفسه (حسن)

۱۴ - قال قال امیر المومنین علیه السلام فی بعض خطبه

اس شخص نے کہا کل میں بھی آپ ہی جیسا تھا حضرت اسے لے کر اپنے گھر آئے اور ایک کیسہ تبر دیا اور اصحاب نے بھی تبر دیا اور تبر سونے چاندی کو کہتے ہیں۔ شیخ نے کہا یہ سب کل یہی ہے۔ فرمایا ہاں اس نے کہا آپ یہ تبر لے لیجیے۔ میں نہ جن ہوں نہ انسان بلکہ اللہ کا پیغام بر ہوں تمہارے امتحان کے لئے آیا تھا پس میں نے آپ کو شکر گزار پایا اللہ آپ کو جزائے خیر دے

ہم منیٰ میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ تھے اور ہم انگور کھا رہے تھے۔ ایک سائل نے آکر سوال کیا آپ نے ایک خوشہ اسے دینے کا حکم دیا اس نے کہا مجھے اس کی ضرورت نہیں درہم چاہیے حضرت نے فرمایا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے وہ گیا اور پھر لوٹ کر آیا حضرت نے خوشہ اسے دیدیا اور کہا اللہ تیرے رزق میں وسعت دے اور کچھ نہ دیا اس کے بعد دوسرا سائل آیا حضرت نے تین دانے اسے دئیے اس نے لے لئے اور کہا حمد ہے اس خدا کی جو رب العالمین ہے اور جس نے مجھے رزق دیا حضرت نے فرمایا ٹھہر جا اور غلام سے کہا تیرے پاس کیا ہے؟ اس نے کہا میں نے بیس درہم جمع کئے ہیں۔ حضرت نے فرمایا یہ سائل کو دیدے اس نے پھر خدا کی حمد کی۔ حضرت نے فرمایا ٹھہر جا اور اپنی قمیص اتار کر اسے دیدی اور کہا اسے پہن لے اس نے پہن لی اور کہا حمد ہے اس خدا کی جس نے مجھے لباس پہنایا اور ابو عبداللہ نے میرا بدن ڈھانپا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے اور اس کے سوا اور کوئی دعا نہ کی اور چلا گیا راوی کہتا ہے ہم نے گمان کیا اگر وہ دعا پر ختم نہ کرتا اور برابر حمد کئے جاتا تو حضرت برابر اسے دئیے چلے جاتے۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم میں سے کسی کی روزی تنگ ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے بھائی کو آگاہ کرے اور اپنے نفس پر تکلیف نہ اٹھائے۔

امیر المومنین نے ایک خطبہ میں فرمایا۔

ان ، فضل الفعال صیانة العرض بالمال (مرفوع)

۱۵ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ثلثة
ان یعلمهن المومن کانت زیادة فی عمره وبقاء النعمة
علیه فقلت وما هن قال تطویله فی رکوعه وسجوده
فی صلوته وتطویله لجلوسه علی طعامه اذا اطعم
علی مائدته واصطناعه المعروف الی اهله (حسن)

۱۶ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام قلت
لقوم عندهم فضول وباخوانهم حاجة شدیدة و
لیس یسعهم الزکوٰة ایسعهم ان یشبعوا ویجوع اخوانهم
فان الزمان شدید فقال المسلم اخو المسلم لا یظلمه و
لا یخذله ولا یحرمه فیحق علی المسلمین الاجتهاد فیه
والتواصل والتعاون علیه والمواساة لاهل الحاجة
والعطف منکم یکونون علی ما امر الله فیهم رحماء
بینهم متراحمین (موثق)

کاموں میں بہترین کام مال کے ذریعہ سے اپنی آبرو بچانا ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر مومن تین باتوں کو جان لے تو اس کی عمر میں زیادتی ہو اور نعمت باقی رہے۔ میں نے کہا وہ کیا ہیں فرمایا نماز میں رکوع و سجود کو طول دینا دوسرے جب دسترخوان پر کسی کو کھلائے تو زیادہ دیر بیٹھنا اور تیسرے اہل کے ساتھ احسان کرنا۔

میں نے حضرت سے کہا کچھ لوگوں کے پاس ضرورت سے زیادہ روپیہ ہے اور ان کے بھائی سخت تکلیف میں بسر کرتے ہیں اور وہ زکوٰۃ نہیں دیتے کیا ان کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ تو سیر ہو کر کھائیں اور ان کے بھائی بھوکے مریں فرمایا یہ معاملہ سخت ہے مسلمان کو چاہیے کہ مسلمان بھائی پر ظلم نہ کرے اور اس کو رسوا نہ کرے۔ اور مسلمانوں کے لئے سزاوار ہے کہ کوشش کریں باہمی صلہ رحم میں۔ معاونت اور مواسات میں ضرورتمندوں کے ساتھ اور مہربانی کریں جیسا کہ خدا فرماتا ہے وہ ایک دوسرے پر رحم کرتے ہیں۔

باب ۸

فضیلت کھانا کھلانے کی

۱ - عن ابی الحسن علیه السلام قال من موجبات مغفرة
الله تبارک وتعالی اطعام الطعام (حسن)

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال رسول الله صلی
الله علیه وآله خیرکم من اطعم الطعام وافشی السلام
وصلی والناس نیام (حسن)

۳ - عن ابی جعفر علیه السلام قال کان علی صلوات
الله علیه یقول انا اهل بیت امرنا ان نطعم الطعام

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے موجبات مغفرت الٰہی میں ایک کھانا کھلانا بھی ہے

رسول اللہ نے فرمایا تم میں نیک وہ ہے جو کھانا کھلائے لوگوں کو سلام کرے اور جب خواب میں ہوں تو نماز پڑھے

حضرت علی فرمایا کرتے تھے ہم اہلبیت ہیں ہمیں حکم دیا گیا ہے کہ کھانا کھلائیں

ونودّی فی النائبة ونصلّی اذا نام الناس (مجہول)

۴ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المنجیات اطعام الطعام وافشاء السلام والصلوٰة باللیل والناس نیام (ض)

۵ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی یحب اھراق الدماء واطعام الطعام (ض)

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من احب الاعمال الی اللہ عزوجل اشباع جوعة المومن او تنفیس کربته او قضاء دینه (ض)

۷ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالی یحب اطعام الطعام واراقة الدماء (مجہول)

۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ باساری فقدم رجل منهم لیضرب عنقه فقال له جبرئیل اخر هذا الیوم یا محمد فرده واخرج غیره حتی کان هو آخرهم فدعا به لیضرب عنقه فقال له جبرئیل یا محمد ربک یقرئک السلام ویقول لک ان اسیرک هذا یطعم الطعام ویقری الضیف ویصبر علی النائبة ویحمل الحمالات فقال له النبی صلی اللہ علیہ وآلہ ان جبرئیل اخبرنی فیک عن اللہ عزوجل بکذا وکذا وقد اعتقتک فقال ان ربک لیحب هذا فقال نعم فقال اشهد ان لا اله الا اللہ وانک رسول اللہ والذی بعثک بالحق نبیا لارددت عن مالی احدا ابدا (موثق)

۹ - عن جعفر عن ابیه علیهما السلام ان النبی ص قال الرزق اسرع الی من یطعم الطعام من السکین فی السنام۔

۱۰ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلعم یقول من موجبات مغفرة الرب تبارک وتعالی اطعام الطعام (موثق)

اور لوگوں کی مصیبت دور کریں۔

فرمایا باعث نجات تین چیزیں ہیں کھانا کھلانا۔ علانیہ سلام کرنا اور رات کو نماز پڑھنا جب لوگ سوئے ہوں

فرمایا اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے جانور ذبح کر کے لوگوں کو کھانا کھلانا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے خدا کے نزدیک سب سے بہتر عمل بھوکے مومن کا سیر کرنا اس کی تکلیف کو دور کرنا اور اس کے قرض کو ادا کرنا ہے۔

فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے کھانا کھلانے اور ذبیحہ کرنے کو۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے سامنے کچھ قیدی لائے گئے ان میں ایک کو گردن مارنے کے لئے آگے بڑھایا گیا جبرئیل نازل ہوئے اور کہا اے محمد ایک دن کی تاخیر کر دو اور دوسرے کو بلاؤ یہاں تک کہ یہ ان کا آخر ہو۔ پس آخر میں اسے گردن مارنے کے لئے بلایا۔ جبرئیل نے کہا اللہ تعالیٰ بعد سلام فرماتا ہے کہ آپ کا یہ قیدی لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔ مہمان نوازی کرتا اور مصیبت پر صبر کرتا ہے اور لوگوں کے بار اٹھاتا ہے۔ حضرت نے اس قیدی سے کہا اللہ کی طرف سے تیرے بارہ میں مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے ایسی ایسی لہٰذا میں نے تجھ کو آزاد کیا۔ اس نے کہا کیا آپ کا رب اس عمل کو محبوب رکھتا ہے فرمایا ہاں اس نے کہا کلمہ پڑھا اور کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنایا میں نے کبھی کسی سائل کو بغیر کچھ دیئے نہیں لوٹایا۔

فرمایا رسول اللہ نے کہ رزق جلدی سے آتا ہے اس کی طرف اس سے زیادہ جلد جیسے چاقو جلد کوہان میں در آتا ہے

فرمایا رسول اللہ نے خدا کی مغفرت کے اسباب میں لوگوں کو کھانا کھلانا بھی ہے۔

قال کان ابو الحسن الرضا علیہ السلام اذا اکل اتی بصحفة فتوضع
قرب مائدته فيعمد الى اطيب الطعام مما يؤتى به فيأخذ
من كل شيء شيئاً فيوضع في تلك الصحفة ثم يامر بها
للمساكين ثم يتلو هذه الآية فلا اقتحم العقبة ثم
يقول علم الله عزوجل انه ليس كل انسان يقدر على
عتق رقبة فجعل لهم السبيل الى الجنة (ض)

امام رضا علیہ السلام کے لئے جب دسترخوان بچھایا تو لوگوں نے آپ کے
قریب رکھے جاتے آپ ان چیزوں کو کھاتے جو زیادہ پاک ہوتیں
اور جتنے کھانے ہوتے وہ سب آپ کے لئے دسترخوان پر رکھے جاتے
پھر مساکین کو تقسیم کرنے کا حکم دیتے اور یہ آیت تلاوت فرماتے
پھر فرماتے اللہ جانتا ہے کہ ہر انسان غلام آزاد کرنے کی قدرت
نہیں رکھتا تو یہ صورت اس نے حصول جنت کی رکھ دی۔

باب ۸۵

میانہ روی کی فضیلت

۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قال علي بن الحسين
عليه السلام لينفق الرجل بالقسط وبلغة الكفاف
ويقدم منه فضلاً لآخرته فان ذلك ابقى للنعمة
واقرب الى المزيد من الله عزوجل وانفع في العاقبة (ض)

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے آدمی کو چاہیے کہ خرچ میں
میانہ روی اختیار کرے اور اپنی آمدنی کے لحاظ سے خرچ کرے
بکفایت اور فضیلت آخرت کا خیال رکھے کہ اس میں نعمت کی
بقا ہے اور اللہ سے مزید قرب کا باعث اور عاقبت کے لئے
زیادہ نافع۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان القصد
امر يحبه الله وان السرف امر يبغضه الله حتى طرحك
النواة فانها تصلح لشيء وحتى صبك فضل شرابك (مجهول)
۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عزوجل
يسئلونك ماذا ينفقون قل العفو قال العفو
الوسط (حسن)

فرمایا میانہ روی اللہ کو محبوب ہے اور فضول خرچی سے اللہ
کو بغض ہے یہاں تک کہ ایک گٹھلی کا پھینک دینا کہ کسی وقت
وہ بھی کام آجائے گی یا پانی کا جو پینے سے بچ رہا ہو پھینک دینا
فرمایا اس آیت کے متعلق، لوگ پوچھتے ہیں ہم کیسے خرچ کریں
کہدو عفو سے اور فرمایا عفو نام ہے میانہ روی کا۔

۴۔ قال قال امير المؤمنين عليه السلام القصد مثراة
والسرف متواة (مرفوع)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے میانہ روی تونگری ہے
اور فضول خرچی تنگدستی ہے

۵۔ عن علي بن الحسين عليه السلام قال قال رسول
الله صلى الله عليه وآله ثلاث منجيات فذكر الثالث القصد
في الغنى والفقر (مجهول)

فرمایا علی بن الحسین نے کہ رسول اللہ نے فرمایا تین چیزیں
نجات دلانے والی ہیں ان میں سے ایک میانہ روی ہے
تونگری اور فقیری میں۔

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعتہ یقول ضمنت لمن اقتصد الا یفتقر (مجہول)

فرمایا حضرت نے جو کفایت شعاری کرے گا میں ضامن ہوں کہ وہ تنگدست نہ ہوگا ۔

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو ان رجلاً انفق ما فی یدیہ فی سبیل من سبیل اللہ ما کان احسن ولا وفق الیس یقول اللہ عزوجل ولا تلقوا بایدیکم الی التہلکۃ واحسنوا ان اللہ یحب المحسنین یعنی المقتصدین (مجہول)

فرمایا حضرت نے اگر کوئی راہ خدا میں اپنا مال غلط طریقے سے صرف کرے تو توفیق سے محروم رہے گا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا اپنے ہاتھوں اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔ احسان کرو اللہ احسان کرنے والوں یعنی کفایت شعاروں کو دوست رکھتا ہے

۸ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یا عبید ان السرف یورث الفقر وان القصد یورث الغنی (مجہول)

فرمایا حضرت نے فضول خرچی سبب فقر ہے اور کفایت شعاری سبب مالداری ۔

۹ - قال ابو الحسن علیہ السلام ما عال امرؤ فی اقتصاد (حسن)

انسان کفایت شعاری میں غریب نہیں ہوتا ۔

۱۰ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال لہ انا نکون فی طریق مکۃ فنرید الاحرام فنطلی ولا یکون معنا نخالۃ نتدلک بہا من النورۃ فنتدلک بالدقیق وقد دخلنی من ذلک ما اللہ اعلم بہ فقال امخافۃ الاسراف قلت نعم فقال لیس فیما اصلح البدن اسراف انی ربما امرت بالنقی فیلت بالزیت فاتدلک بہ انما الاسراف فیما افسد المال واضر بالبدن قلت فما الاقتار قال اکل الخبز والملح وانت تقدر علی غیرہ قلت فما القصد قال الخبز واللحم واللبن والخل والسمن مرۃ ہذا ومرۃ ہذا (مرسل)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے کہا ہم مکہ کے راستہ میں ہوں اور احرام باندھنا چاہیں اور نورہ لگائیں اور ہمارے پاس اسے رگڑنے کے لئے بھوسی نہ ہو اور ہم یہ کام آٹے سے لیں تو یہ خیال دل میں آئے کہ یہ غلط کام تو نہیں کیا فرمایا اسراف کے خوف سے میں نے کہا جی ہاں فرمایا اصلاح بدن میں اسراف نہیں بسا اوقات میں صفائی کے لئے روغن زیتون کی مالش کرتا ہوں اسراف اس چیز میں ہوتا ہے جو مال کو برباد کرے اور بدن کو نقصان پہنچائے میں نے کہا اور بخل فرمایا صرف روٹی اور نمک کھانا باوجودیکہ تم ان چیزوں کے علاوہ اور چیزوں کے کھانے پر بھی قدرت رکھتے ہو میں نے کہا اور میانہ روی کیا ہے فرمایا روٹی ۔ گوشت ، دودھ ۔ سرکہ ۔ گھی کبھی ایک مرتبہ یہ کھایا کبھی وہ

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا جاد اللہ تبارک وتعالی علیکم فجودوا واذا امسک عنکم فامسکوا ولا تجاودوا اللہ فہو الاجود (حسن)

فرمایا جب اللہ تم کو دے تو تم بھی دو جب اللہ تم سے روک لے تو تم بھی رک جاؤ اللہ پر خود میں سبقت نہ کرو وہ سب سے زیادہ سخی ہے

۱۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من اقتصد فی معیشتہ رزقہ اللہ

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کفایت شعار ہے اللہ اس کو رزق دیتا ہے

ومن بذر حرمہ اللہ (ع)

سمعت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام یقول الرفق نصف العیش وما عال امرء فی اقتصادہ

اور جو اسراف کرتا ہے اس پر رزق حرام کر دیتا ہے

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے کفایت شعاری آدھا عیش ہے جس نے میانہ روی اختیار کی وہ غریب نہ ہوگا۔

باب ۸۶

کراہت اسراف و بخل

۱۔ قال تلا ابو عبد اللہ علیہ السلام ہذہ الآیۃ والذین اذا انفقوا لم یسرفوا ولم یقتروا وکان بین ذلک قواما قال فاخذ قبضۃ من حصی وقبضہا بیدہ فقال ہذا الاقتار الذی ذکرہ اللہ فی کتابہ ثم قبض قبضۃ اخری فارخی کفہ ثم قال ہذا الاسراف ثم قبض قبضۃ اخری فارخی بعضہا وامسک بعضہا وقال ہذا القوام

حضرت نے یہ آیت پڑھی۔ جو لوگ خرچ کرتے ہیں اور اسراف و بخل نہیں کرتے اور درمیانی راستہ اختیار کرتے ہیں تو دہی صحیح طریقہ ہے۔ پھر حضرت نے ایک مٹھی میں سنگریزے لے کر مٹھی بند کر لی فرمایا یہ بخل ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر بالکل کھول دی فرمایا یہ اسراف ہے پھر ایک مٹھی میں لے کر کچھ مٹھی کھولی کچھ بند کر لی فرمایا یہ میانہ روی ہے

۲۔ قال سئلت ابا الحسن الاول علیہ السلام عن النفقۃ علی العیال فقال ما بین المکروہین الاسراف والاقتار (مجہول)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا عیال کے نفقہ کے متعلق فرمایا وہ دو مکروہ کے درمیان ہے۔ فضول خرچی اور بخل۔

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان مع الاسراف قلۃ البرکۃ (ص)

فرمایا اسراف میں برکت کم ہوتی ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رب فقیر ہو اسرف من الغنی ان الغنی ینفق مما اوتی والفقیر ینفق من غیر ما اوتی (موثق)

فرمایا بہت سے فقیر ایسے ہیں کہ مالدار سے زیادہ فضول خرچ ہوتے ہیں۔ مالدار خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اسے دیا گیا ہے اور فقیر خرچ کرتا ہے اس میں سے جو اسے نہیں دیا گیا

۵۔ قال سئل رجل ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل وآتوا حقہ یوم حصادہ ولا تسرفوا انہ لا یحب المسرفین فقال کان فلان بن فلان الانصاری سماہ وکان لہ ... وکان اذا اخذ یتصدق بہ فیبقی

کسی نے اس آیت کے متعلق سوال کیا۔ کاٹنے کے دن اس کا حق ادا کرو اور فضول خرچی نہ کرو اللہ مسرفوں کو دوست نہیں رکھتا فرمایا فلاں بن فلاں انصاری کی کھیتی جب تیار ہوتی تو اس کا سب

را ... دی

هو وعياله بغير شيء فجعل الله عزّ وجلّ ذلك سرفاً (مجهول)

اور وہ خود اور اس کے عیال خالی ہاتھ رہ گئے لہٰذا خدا اس کو فضول خرچی قرار دیا

۷ ـ قال كنت عند أبي عبد الله عليه السّلام فجاء سائل فقام إلى مكتل فيه تمر فملأ يده فناوله ثمّ جاء الآخر فقال الله رزقنا وإيّاك ثمّ قال إنّ رسول الله صلّى الله عليه وآله كان لا يسأله أحد من الدنيا شيئاً إلّا أعطاه فأرسلت إليه امرأة ابناً لها فقالت انطلق إليه فاسأله فإن قال لك ليس عندنا شيء فقل أعطني قميصك قال فأخذ قميصه فرمى به إليه ـ

میں حضرت ابوعبداللہؑ کی خدمت میں تھا کہ ایک سائل آیا آپ اس پیالہ کے پاس آئے جس میں خرمے تھے آپ نے ایک مٹھی بھر کر اسے دے دی پھر ایک اور سائل آیا اس سے کہا اللہ نے ہم کو اور تجھ کو رزق دیا ہے پھر فرمایا حضرت رسولِ خدا سے جو کوئی دنیا کی کوئی شے مانگتا تھا آپ اسے دے دیتے تھے۔ ایک عورت نے اپنے بیٹے سے کہا تو حضرت کے پاس جا اور سوال کر اگر حضرت کہیں اس وقت میرے پاس کچھ نہیں تو کہنا اپنی قمیص ہی دیدیجئے چنانچہ حضور نے اپنی قمیص اتار کر اسے دے دی

وفي نسخة أخرى فأعطاه فأدّبه الله تبارك وتعالى على القصد فقال لا تجعل يدك مغلولة إلى عنقك ولا تبسطها كلّ البسط فتقعد ملوماً محسوراً (ض)

ایک اور نسخہ میں ہے خدا نے ان کو آگاہ کیا یہ کہہ کر نہ تو اپنا ہاتھ بند ہی رکھو اور نہ ایسا کھولو کہ تنگدست ہو کر بیٹھ رہو

۸ ـ عن أبي الحسن عليه السلام في قول الله عزّ وجلّ وكان بين ذلك قواماً قال القوام هو المعروف على الموسع قدره وعلى المقتر قدره على قدر عياله ومؤونتهم التي هي صلاح له ولهم لا يكلّف الله نفساً إلّا ما آتاها (ض)

فرمایا حضرت نے اس قولِ خدا کے متعلق کہ قوام سے مراد وہ احسان ہے جو مالدار اپنی حیثیت کے مطابق کرے اور غریب اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اور اپنے بال بچوں کے اس خرچ کا لحاظ کرتے ہوئے جو ان کے حسب حال ہو اللہ کسی نفس کو تکلیف نہیں دیتا مگر جتنا اس کو دیا ہے اتنی ہی ـ

۹ ـ قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام أدنى ما يجيء من حدّ الإسراف فقال ابتذالك ثوب صونك وإهراقك فضل إنائك وأكلك التمر ورميك النوى ههنا وههنا (مجهول)

میں نے پوچھا ادنیٰ فضول خرچی کیا ہے فرمایا اپنے جسم کی حفاظت کرنے والا لباس کسی کو دے دینا۔ کسی نعمت کو چلا دینا جو بچا رہے جو خرمہ کھا کر گٹھلی ادھر ادھر پھینک دینا ـ

۱۰ ـ قال أبو عبد الله عليه السلام أربعة لا يستجاب لهم أحدهم كان له مال فأفسده فيقول يا ربّ ارزقني فيقول الله عزّ وجلّ ألم آمرك بالاقتصاد (مجهول)

فرمایا چار چیزیں قابل قبول نہیں ان میں ایک یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا مال لٹا کر خدا سے کہے مجھے رزق دے خدا اس سے کہتا ہے کیا میں نے تجھے میانہ روی کا حکم نہیں دیا تھا

باب ۵۴

پانی پلانا

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام اول ما یبدأ بہ فی الآخرۃ صدقۃ الماء یعنی فی الاجر (موثق)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا سب سے پہلے آخرت میں جسے اجر دیا جائے گا وہ پانی پلانے والا ہوگا

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ... لصدقۃ ابراد کبد ... (موثق)

فرمایا سب سے بہتر صدقہ کسی پیاسے کے کلیجہ کو ٹھنڈا کرنا ہے

۳ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من سقی الماء فی موضع یوجد فیہ الماء کان کمن اعتق رقبۃ ومن سقی الماء فی موضع لا یوجد فیہ الماء کان کمن احیی نفساً ومن احیی نفساً فکانما احیی الناس جمیعاً (حسن)

فرمایا جس نے ایسی جگہ پانی پلایا جہاں پانی ہو تو ایسا ہے جیسے ایک غلام آزاد کیا ہے اور اگر ایسی جگہ پلائے جہاں پانی نہ ہو تو ایسا ہے جیسے ایک آدمی کی جان بچائی اور جس نے ایک کی جان بچائی اس نے گویا کل آدمیوں کی جان بچائی۔

۔ قال کنت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام بین مکۃ والمدینۃ فمررنا علی رجل فی اصل شجرۃ وقد القی نفسہ فقال مل بنا الی ہذا الرجل فانی اخاف ان یکون قد اصابہ عطش فملنا فاذا رجل من الفراسنین طویل الشعر فسالہ اعطشان انت فقال نعم فقال لی انزل یا مصادف فاسقہ فنزلت فسقیتہ ثم رکبت وسرنا فقلت ہذا نصرانی فتتصدق علی نصرانی فقال نعم اذا کانوا فی مثل ہذہ الحال (ض)

میں ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا پس ہم گزرے ایک ایسے شخص کی طرف سے جو ایک درخت کے نیچے جان بلب تھا حضرت نے فرمایا اس کے پاس چلو مجھے ڈر ہے کہ پیاسا ہے ہم اس کے پاس پہنچے تو دیکھا وہ ایک فرش بچھانے والا ہے جس کے لمبے لمبے بال ہیں۔ اس سے پوچھا کیا تو پیاسا ہے، اس نے کہا ہاں حضرت نے فرمایا اے مصادف اترو میں سواری سے اترا اور اسے پانی پلایا پھر سوار ہو کر ہم چلے میں نے کہا یہ نصرانی ہے آپ نصرانی کو صدقہ دیتے ہیں! فرمایا ہاں جب ایسی حالت ہو۔

۵ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال جاء اعرابی الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال علمنی عملاً ادخل بہ الجنۃ فقال اطعم الطعام وافش السلام قال فقال لا اطیق ذلک قال فہل لک ابل قال نعم قال فانظر بعیراً واسق علیہ اہل بیت لا یشربون الماء الا غبا فلعلہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ ایک اعرابی حضرت رسولخدا کے پاس آیا اور کہنے لگا کوئی عمل ایسا بتلایئے کہ مجھے جنت مل جائے فرمایا لوگوں کو کھانا دے اور کشادہ دلی سے سلام کر اس نے کہا میں کھلانے کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا تیرے پاس اونٹ ہے کہا ہے فرمایا اس پر پانی لے جا کر ایسے لوگوں کو پلا جنھوں کو کبھی ...

فلعلّ لا ینفع غیرک ولا یجزیء سقاء ک حتی تجب لک الجنۃ (مجہول)

پانی نہ پیا ہو لیں پس تیرا دوست کھانے نہ پائے گا اور تو پلا کر تو کہ جنت تجھ پر واجب ہو جائے گی۔

۷- عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ یحب ابراد الکبد الحرّی ومن سقی کبداً حرّی من بھیمۃ او غیرھا اظلہ اللہ یوم لا ظل الا ظلہ (موثق)

فرمایا حضرت نے اللہ دوست رکھتا ہے کہ دل جلے کو پانی پلایا جائے اور جو ایسے پیاسے کو پانی پلائے گا چاہے آدمی ہو یا چوپایہ تو اللہ اس دن اس پر سایہ کرے گا جس دن کہیں سایہ نہ ہوگا۔

باب
صدقہ بنی ہاشم اور ان کے موالی پر اور ان سے صلہ رحم

۱- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان اناساً من بنی ھاشم اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فسألوہ ان یستعملھم علی صدقات المواشی وقالوا یکون لنا ھذا السھم الذی جعلہ اللہ للعاملین علیھا فنحن اولیٰ بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یا بنی عبدالمطلب ان الصدقۃ لا تحل لی ولا لکم ولکنی قد وعدت الشفاعۃ ثم قال ابوعبداللہ علیہ السلام واللہ لقد وعدھا صلی اللہ علیہ وآلہ فما ظنکم یا بنی عبدالمطلب اذا اخذت بحلقۃ باب الجنۃ اتروني مؤثراً علیکم غیرکم (م)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے کہ بنی ہاشم کے کچھ لوگ حضرت رسولِ خدا کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ آپ ہمیں مویشیوں کے صدقات وصول کرنے کے لئے عامل بنا دیجئے اور اللہ نے عاملوں کے لئے جو حصہ معین کیا ہے وہ ہم کو بھی دیا کیجئے کیونکہ ہم اس کے زیادہ مستحق ہیں۔ حضرت نے فرمایا اے بنی عبدالمطلب صدقہ نہ میرے لئے حلال ہے اور نہ تمہارے لئے اللہ نے مجھ سے شفاعت کا وعدہ کیا ہے۔ حضرت ابوعبداللہ نے فرمایا اللہ نے رسول سے یہ وعدہ کیا ہے تو اے بنی عبدالمطلب کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ جب میں باب جنت پر ہونگا تو تمہارے غیر کو تم پر ترجیح دونگا۔

۲- عن ابی جعفر وابی عبداللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان الصدقۃ اوساخ ایدی الناس وان اللہ قد حرم علیّ منھا ومن غیرھا ما قد حرمہ وان الصدقۃ لا تحل لبنی عبدالمطلب ثم قال اما واللہ لو قد قمت علی

فرمایا امام محمد باقر اور جعفر صادق علیہما السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کا میل ہے اللہ نے میرے اوپر حرام کیا ہے اور غیر پر نہیں۔ صدقہ بنی عبدالمطلب کے لئے حلال نہیں۔ پھر فرمایا واللہ جب میں کھڑا ہونگا باب جنت پر

الجنة واذا اخذت بحلقته لقد علمتما انی لا اوثر علیکم
فارضوا لانفسکم بما رضی اللہ و رسولہ لکم قالوا
رضینا (حسن)

اور زنجیر در پکڑے ہوں گا تو تم کو معلوم ہونا چاہیے کہ میں تم پر دوسروں کو ترجیح نہ دوں گا پس جس پر اللہ و رسول راضی ہیں تم بھی راضی ہو جاؤ انھوں نے کہا ہم راضی ہیں۔

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ
تحل الصدقة لبنی هاشم فقال انما تلک الصدقة
الواجبة علی الناس لا تحل لنا واما غیر ذلک
فلیس بہ باس ولو کان کذلک ما استطاعوا ان
یخرجوا الی مکة هذه المیاه عامتها صدقة (مجهول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جبکہ حضرت سے میں نے پوچھا کیا صدقہ بنی ہاشم پر حلال ہے فرمایا یہ صدقہ واجبہ جو لوگوں پر ہے ہمارے لئے حلال نہیں جو اس کے ماسوا ہے اس کے لینے میں مضائقہ نہیں

- قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اتحل
الصدقة لموالی بنی هاشم قال نعم (م)

میں نے پوچھا کیا بنی ہاشم کے غلاموں پر صدقہ حلال ہے فرمایا ہاں۔

- قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن
الصدقة التی حرمت علی بنی هاشم ما هی قال هی
الزکوٰة قلت فتحل صدقة بعضهم علی بعض قال نعم (ق)

میں نے پوچھا کون سا صدقہ بنی ہاشم پر حرام ہے فرمایا زکوٰۃ میں نے کہا ان میں سے ایک دوسرے کا صدقہ لے سکتے ہیں فرمایا ہاں۔

۷- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعطوا الزکوٰة
من ارادها من بنی هاشم فانها تحل لهم فانما
تحرم علی النبی والامام الذی من بعده والائمة صلی
اللہ علیهم اجمعین (مختلف فیہ)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بنی ہاشم میں سے اگر کوئی زکوٰۃ لینا چاہے تو دے دو کیونکہ وہ ان پر حلال ہے زکوٰۃ حرام ہے نبی پر اور ان کے بعد کے امام پر اور تمام ائمہ پر

- عن ابی الحسن الاول علیہ السلام قال من
لم یستطع ان یصلنا فلیصل فقراء شیعتنا ومن لم یستطع
ان یزور قبورنا فلیزر قبور صلحاء اخواننا (مرسل)

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے جو ہم تک نہ پہنچ سکے وہ صلہ رحم کرے ہمارے شیعہ فقیروں سے اور جو ہماری قبروں کی زیارت نہ کر سکے وہ زیارت کرے ہمارے نیک دل بھائیوں کی

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من صنع الی احد من
اهل بیتی یدا کافیته بہ یوم القیامة (ض)

فرمایا رسول اللہ نے جو کوئی میرے اہل بیت میں کسی سے بھی اچھا سلوک کرے گا میں روز قیامت اس کا بدلہ دوں گا

۹- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وآلہ انی شافع یوم القیامة لاربعة اصناف
ولو جاؤا بذنوب اهل الدنیا رجل نصر ذریتی ورجل بذل مالہ
لذریتی عند المضیق ورجل احب ذریتی باللسان وبالقلب

فرمایا رسول خدا نے میں روز قیامت چار گروہ کی شفاعت کروں گا اگرچہ دنیا بھر کے گناہ اس کے ذمہ ہوں اول جس نے میری ذریت کی مدد کی دوسرے جس نے میری ذریت کی مال سے مدد کی سختی میں تیسرے جس نے میری ذریت کی مدد کی زبان و دل سے

ورجل یسعیٰ فی حوائج ذریتی اذا اضطروا الیہ (م)

چوتھے جو میری اولاد کی مدد کرے ضروریات میں جبکہ [illegible] نے ان سے تعلقات قطع کر لیں۔

۱۰ - قال کان ابو عبد اللہ علیہ السلام یسأل شہاباً من زکوٰتہ لموالیہ وانما حرمت الزکوٰۃ علیہم دون موالیہم (م)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شہاب سے اس کے مال کی زکوٰۃ مانگی اپنے غلاموں کے لئے۔ زکوٰۃ حرام ہے ان پر نہ کہ انکے غلاموں پر۔

باب ۸۹

نوادر

۱ - عن ابی جعفر علیہ السلام فی قولہ عزوجل ان تبدوا الصدقات فنعما ھی قال یعنی الزکوٰۃ المفروضۃ قال قلت وان تخفوھا وتوتوھا الفقراء قال یعنی النافلۃ انھم کانوا یستحبون اظھار الفرائض وکتمان النوافل (مرسل)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ آیہ ان تبدوا الصدقات میں مراد زکوٰۃ مفروضہ ہے اور ان تخفوھا میں مراد ہے زکوٰۃ نافلہ۔ لوگ محبوب رکھتے تھے فرائض کا اظہار اور نوافل کا کتمان۔

۲ - عنہ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألتہ عن الزکوٰۃ تجب علیّ فی موضع لا یمکننی ان اؤدیھا قال اعزلھا فان اتجرت بھا فانت ضامن لھا ولھا الربح وان تویت فی حال ما عزلتھا من غیر ان تشغلھا فی تجارۃ فلیس علیک وان لم تعزلھا واتجرت بھا فی جملۃ مالک فلھا بقسطھا من الربح ولا وضیعۃ علیھا (مرسل)

میں نے پوچھا زکوٰۃ مجھ پر واجب ہے لیکن اس کو دینا ممکن نہیں فرمایا اسے اپنے پاس علیحدہ رکھ اگر تو نے اس سے تجارت کی تو تو اس کا ضامن ہوگا اور نفع اسی کا ہوگا اور اگر علیحدہ کیا جمع رکھنے کی حالت میں بغیر تجارت کے لئے تو تجھ پر ضمانت نہ ہوگی اور اگر اس مال کو علیحدہ نہ رکھا اور اس سے تجارت کی تو وہ تیرے مال کے ساتھ قسط وار نفع اس کا ہوگا اور گھاٹا جو ہوگا اس سے تعلق نہ ہوگا

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ کان یتصدق بالسکر فقیل لہ اتتصدق بالسکر قال نعم انہ لیس شیء احب الیّ منہ فانا احب ان اتصدق باحب الاشیاء الیّ (ض)

فرمایا حضرت نے کہ وہ شکر کا صدقہ دیتے تھے کسی نے وجہ پوچھی فرمایا میں اسے زیادہ پسند کرتا ہوں لہٰذا اسی کو صدقہ میں دینا مجھے زیادہ پسند ہے۔

۴ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام موسع علی شیعتنا ان ینفقوا مما فی ایدیھم بالمعروف فاذا قام قائمنا حرم علی کل ذی کنز کنزہ حتی یاتیہ بہ فیستعین بہ علی عدوہ وھو قول اللہ الذین یکنزون الذھب والفضۃ الآیۃ (ض)

فرمایا ہمارے دولتمند شیعوں کو لازم ہے کہ وہ راہ خدا میں خرچ کریں قائم آل محمد کے ظہور پر ہر خزانہ والے کا خزانہ اس پر حرام ہوگا وہ حضرت کے پاس لایا جائے گا حضرت کے دشمنوں کے خلاف عمل کرنے اور یہ آیت اس کی تائید میں ہے

کتاب الصوم

از

کتاب مستطاب

فروع کافی

مولفہ

ثقۃ الاسلام علامہ محمد بن یعقوب کلینی علیہ الرحمہ

مترجمہ

ادیب اعظم مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہ

ناشر

شمیم بک ڈپو ناظم آباد ۲ کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الصیام

باب ۱

فضیلت صوم وصیام

۱ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال بنی الاسلام علی خمسۃ اشیاء علی الصلوٰۃ والزکوٰۃ والحج والصوم والولایۃ وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الصوم جنّۃ من النار (حسن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے نماز۔ زکوٰۃ۔ حج۔ روزہ اور ولایت پر رسول اللہ نے فرمایا روزہ نار جہنم کے لئے سپر ہے

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن آبائہ علیہم السلام ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال لاصحابہ الا اخبرکم بشیء ان انتم فعلتموہ تباعد الشیطان منکم کما تباعد المشرق والمغرب قالوا بلیٰ قال الصوم یسوّد وجہہ والصدقۃ تکسر ظہرہ والحب فی اللہ والمؤازرۃ علی العمل الصالح یقطع دابرہ والاستغفار یقطع وتینہ ولکل شیء زکوٰۃ وزکوٰۃ الابدان الصیام (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں ایسی چیز جس کے کرنے پر شیطان اور تمہارے درمیان اتنا بعد ہو جائے جتنا مشرق اور مغرب کے درمیان ہے سب نے کہا ضرور فرمایا روزہ اس کا چہرہ سیاہ کر دیتا ہے اور صدقہ اس کی کمر توڑ دیتا ہے علاوہ محبت خدا اور عمل صالح پر قائم رہنا اس کا پچھلا حصہ کاٹ دیتا ہے اور استغفار اس کی رگ گردن کو کاٹ دیتا ہے۔ ہر شے کی زکوٰۃ ہے اور بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے

۳ - قال قال لی ابو عبد اللہ الا اخبرک باصل الاسلام وفرعہ وذروتہ وسنامہ قلت بلیٰ قال اصلہ الصلوٰۃ وفرعہ الزکوٰۃ وذروتہ وسنامہ الجہاد فی سبیل اللہ الا اخبرک بابواب الخیر ان الصوم جنّۃ

۳ - حضرت نے فرمایا اسلام کی اصل نماز ہے اور اس کی فرع زکوٰۃ ہے اور اس کی چوٹی اور کوہان فی سبیل اللہ جہاد ہے اور روزہ آتش جہنم کی سپر ہے

۴ - قال لکل شیء زکوٰۃ وزکوٰۃ الاجساد الصوم (ض)

ہر شے کے لئے زکوٰۃ ہے اور اجسام کی زکوٰۃ روزہ ہے

۵ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قال ابی ان الرجل لیصوم یوماً تطوعاً یرید ما عند اللہ عز وجل فیدخلہ اللہ بہ الجنۃ (مجہول)

میرے والد نے فرمایا جو کسی دن روزہ رکھتا ہے خوشنودی خدا کے لئے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرتا ہے۔

عبد الله عليه السلام قال ان الله تبارك
وتعالى يقول الصوم لي وانا اجزي عليه (مجهول)

- عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز
وجل واستعينوا بالصبر قال الصبر الصيام قال
اذا نزلت بالرجل النازلة والشديدة فليصم فان الله
جل يقول واستعينوا بالصبر يعني الصيام (مرسل)

- قال ابو عبد الله عليه السلام من صام لله
عز وجل يوماً في شدة الحر فاصابه ظمأ وكل الله
به الف ملك يمسحون وجهه ويبشرونه حتى اذا افطر
قال الله عز وجل له ما اطيب ريحك وروحك
ملائكتي اشهدوا اني قد غفرت له (ض)

- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال
رسول الله صلى الله عليه وآله الصائم في عبادة
وان كان على فراشه ما لم يغتب مسلماً (ض)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال من كتم صومه
قال الله عز وجل لملائكته عبدي استجار من
عذابي فاجيروه ووكل الله عز وجل ملائكته بالدعاء
للصائمين ولم يأمرهم بالدعاء لاحد الا استجاب لهم
فيه (ض)

- عن ابي عبد الله عليه السلام ان النبي صلى الله
عليه وآله قال ان الله عز وجل وكل ملائكة بالدعاء
للصائمين وقال اخبرني جبرئيل عليه السلام عن ربه
الله قال ما امرت ملائكتي بالدعاء لاحد من خلقي
الا استجيب لهم فيه (ض)

١٢- عن ابي عبد الله عليه السلام قال نوم الصائم
عبادة ونفسه تسبيح (ض)

١٣- عن ابي عبد الله عليه السلام قال اوحى الله

فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے روزہ میرے لئے ہے میں ..

فرمایا آیہ استعینوا بالصبر میں صبر سے مراد روزہ ہے۔
فرمایا جب کوئی سخت مصیبت نازل ہو تو روزہ رکھو اللہ
فرماتا ہے واستعینوا بالصبر یعنی روزہ

فرمایا جو گرم دن میں روزہ رکھے اور اسے پیاس محسوس ہو
اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے مقرر کرتا ہے کہ اس کے چہرہ پر مسح
کریں اور اسے بشارت دیں جب وہ افطار کرتا ہے تو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کیسی اچھی ہے اس کی روح اور اس کی خوشبو
اے میرے ملائکہ گواہ رہنا میں نے اس کے گناہ بخش دیے

فرمایا حضرت رسولخدا نے روزہ دار عبادت میں رہتا ہے
وہ اپنے فرش پر ہو جب تک وہ کسی مسلمان کی غیبت
نہ کرے۔

فرمایا جو اپنے روزہ کو چھپائے گا تو اللہ ملائکہ سے فرماتا ہے
اس میرے بندہ نے پناہ چاہی ہے میرے عذاب سے
پس اسے پناہ دو اور اللہ تعالیٰ معین کرتا ہے ملائکہ کو کہ وہ
روزہ داروں کے لئے دعا کریں اور جن کے لئے وہ دعا کا
حکم دیتا ہے ان کے حق میں قبول کرتا ہے

فرمایا رسولخدا نے اللہ تعالیٰ نے موکل کیا ہے فرشتوں کو روزہ
داروں کی دعا کے لئے اور مجھے جبرئیل نے خبر دی ہے کہ اللہ
فرماتا ہے میں نے ملائکہ کو حکم دیا ہے اپنے بندوں میں سے
ایک کے لئے تو وہ جو دعا اس کے حق میں کریں قبول کرتا ہوں

حضرت نے فرمایا روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور اس کے
سانس تسبیح ہیں

فرمایا حضرت نے

عزوجل الی موسیٰ علیہ السلام ما یمنعک من مناجاتی فقال یا رب اُجلّک عن المناجاة لخلوف فم الصائم فاوحی اللہ عزوجل الیہ یا موسیٰ لخلوف فم الصائم اطیب عندی من ریح المسک (حسن)۔

اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر وحی کی کس چیز نے تم کو مناجات کرنے سے روکا انھوں نے کہا اے میرے رب تیری شان اجل وارفع ہے اس سے کہ میں اس منہ سے مناجات کروں جس سے روزہ کی وجہ سے بو آتی ہو اللہ نے کہا اے موسیٰ میرے نزدیک روزہ دار کے منہ کی بو مشک کی خوشبو سے زیادہ اچھی ہے

۱۴ - قال قال ابوالحسن علیہ السلام قیلوا فانّ اللہ یطعم الصائم ویسقیہ فی منامہ (ض)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے قیلولہ کرو کہ اللہ تعالیٰ سونے کی حالت میں روزہ دار کو کھلاتا پلاتا ہے

۱۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال للصائم فرحتانِ فرحة عند افطارہ و فرحة عند لقاء ربہ (مجہول)

فرمایا حضرت نے روزہ دار کے لئے دو فرحتیں ہیں ایک افطار کی فرحت دوسرے لقائے رب کی۔

۱۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا رای الصائم قوماً یاکلون او رجلاً یاکل سبحت کل شعرة منہ (مجہول)

فرمایا جب روزہ دار لوگوں کو یا کسی ایک کو کھاتے دیکھتا ہے تو اس کا ہر بال تسبیح کرتا ہے

۱۷ قال قال ابوعبد اللہ علیہ السلام من صام للہ یوماً فی شدة الحر فاصابہ ظمأ وکّل اللہ الف ملک یمسحون وجھہ ویبشرونہ حتی اذا افطر قال اللہ عزوجل ما اطیب ریحک وروحک ملائکتی اشھدوا انی قد غفرت لہ (ض)

ترجمہ حدیث ۱ میں گزرا۔

باب ۲

فضیلت ماہ رمضان

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الشھور عند اللہ اثنا عشر شھراً فی کتاب اللہ یوم خلق السموٰت والارض فغرة الشھور شھر اللہ عز ذکرہ وھو شھر رمضان وقلب شھر رمضان لیلة القدر ونزل القرآن فی اول لیلة من شھر رمضان فاستقبل الشھر بالقرآن (ض)

فرمایا اللہ کے نزدیک بارہ مہینے ہیں کتاب اللہ میں آسمان و زمین کے پیدا ہونے کے دن سے پس رمضان کا چاند اللہ کے مہینہ کا چاند ہے یہ رمضان کا مہینہ وہ ہے جس میں شب قدر ہے اور قرآن نازل ہوا ہے اس کی پہلی رات میں پس قرآن کی وجہ سے اس کا استقبال کرو

۲ـ عن السمعی انه سمع ابا عبد الله علیه السلام یوصی ولده اذا دخل شهر رمضان فاجهدوا انفسکم فان فیه تقسم الارزاق وتکتب الآجال وفیه یکتب وفد الله الذین یفدون الیه وفیه لیلة العمل فیها خیر من العمل فی الف شهر (موثق)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اپنے فرزند کو وصیت فرمائی کہ جب رمضان کا مہینہ داخل ہو تو اپنے نفسوں کو تعب میں ڈالو اس مہینہ میں ارزاق تقسیم ہوتے ہیں موت کے اوقات لکھے جاتے ہیں اور ان لوگوں کے نام لکھے جاتے ہیں جو روزہ رکھتے ہیں اس میں وہ رات ہے جس کا عمل ہزار مہینوں کے عمل کی برابر ہے

۳ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من لم یغفر له فی شهر رمضان لم یغفر له الی قابل الا ان یشهد عرفة (مجہول)

فرمایا جس کے گناہ اس مہینہ میں نہ بخشے جائیں گے اس کے گناہ سال آیندہ تک نہ بخشے جائیں گے لیکن اس صورت میں کہ وہ عرفہ میں حاضر ہوا۔

۴ـ عن ابی جعفر علیه السلام قال خطب رسول الله صلی الله علیه وآله الناس فی آخر جمعة من شعبان فحمد الله واثنی علیه ثم قال ایها الناس انه قد اظلکم شهر فیه لیلة خیر من الف شهر وهو شهر رمضان فرض الله صیامه وجعل قیام لیلة فیه بتطوع صلوة کتطوع صلوة سبعین لیلة فیما سواه من الشهور وجعل لمن تطوع فیه بخصلة من خصال الخیر والبر کاجر من ادّی فریضة من فرائض الله ومن ادّی فیه فریضة من فرائض الله کان کمن ادّی سبعین فریضة من فرائض الله فیما سواه من الشهور وهو شهر الصبر یزید الله فی رزق المومن فیه ومن فطّر فیه مومنا صائما کان له بذلک عند الله عتق رقبة ومغفرة لذنوبه فیما مضی قیل یا رسول الله لیس کلنا یقدر ان یفطّر صائما فقال ان الله کریم یعطی هذا الثواب لمن لا یقدر الا علی مذقة من لبن یفطر بها صائما او شربة من ماء عذب او تمرات لا یقدر علی اکثر من ذلک ومن خفف فیه عن مملوکه خفف الله عنه حسابه وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره الاجابة والعتق من النار ولا غنی بکم عن اربع خصال خصلتین ترضون الله بهما وخصلتین

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے ماہ شعبان کے آخری جمعہ کے خطبہ میں - حمد و ثنائے باری کے بعد فرمایا لوگو ماہ رمضان تم پر سایہ فگن ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور وہ ماہ رمضان ہے جس میں اللہ نے تم پر روزے فرض کئے ہیں اور اس رات میں ایک سنت نماز پڑھنا دوسری راتوں میں ستر نمازوں کی برابر ہے اور جو اس میں کسی سے نیکی اور احسان کرے اس کا اجر وہی ہے جو ایک فریضہ ادا کرنے کا فرائض خدا سے اور جو اس رات کو ایک فریضہ ادا کرے ایسا ہے جیسے دوسری راتوں میں اور مہینوں کی ستر فریضے ادا کئے - یہ مہینہ صبر کا ہے اس میں اللہ رزق مومن میں زیادتی کرتا ہے اور جو ایک مومن روزہ دار کا روزہ افطار کرائے تو عند اللہ یہ ایک غلام آزاد کرنے کی برابر ہوگا اور اس کے پہلے گناہ بخش دیے جائیں گے کسی نے کہا یا رسول اللہ اگر کسی میں روزہ افطار کرانے کی مقدرت نہ ہو فرمایا اللہ کریم ہے وہ یہ ثواب اس کو دے گا جو تھوڑا سا دودھ کسی روزہ دار کو پلا دے یا میٹھا پانی ہی پلا دے یا چند خرمے ہی کھلا دے اور جو اپنے غلام سے خدمات کم لے خداوند روز قیامت اس کے حساب میں تخفیف کرے گا اس ماہ کا اول رحمت ہے اوسط مغفرت اور آخر اجابت اور نار سے آزادی - تم میں سے کوئی چار خصلتوں سے غافل نہ ہو کہ وہ خدا کو راضی کرنے والی ہیں دو عادتیں

لا غنى بكم عنهما فأما اللتان ترضون الله عز وجل بهما فشهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله وأما اللتان لا غنى بكم عنهما فتسألون الله حوائجكم والجنة وتسألون العافية وتعوذون به من النار (حسن)

۔ عن أبي جعفر عليه السلام قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يقبل بوجهه إلى الناس فيقول يا معشر الناس إذا طلع هلال شهر رمضان غلت مردة الشياطين وفتحت أبواب السماء وأبواب الجنان وأبواب الرحمة وغلقت أبواب النار واستجيب الدعاء وكان لله فيه عند كل فطر عتقاء يعتقهم الله من النار وينادي مناد كل ليلة هل من سائل هل من مستغفر اللهم أعط كل منفق خلفاً وأعط كل ممسك تلفاً حتى إذا طلع هلال شوال نودي المؤمنون أن اغدوا إلى جوائزكم فهو يوم الجائزة ثم قال أبو جعفر عليه السلام أما والذي نفسي بيده ما هي بجائزة الدنانير ولا الدراهم (مرسل)

۔ عن أبي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لما حضر شهر رمضان وذلك في ثلث بقين من شعبان قال لبلال ناد في الناس فجمع الناس ثم صعد المنبر فحمد الله وأثنى عليه ثم قال أيها الناس إن هذا الشهر قد خصكم الله به وحضركم وهو سيد الشهور ليلة فيه خير من ألف شهر تغلق فيه أبواب النار وتفتح فيه أبواب الجنان فمن أدركه ولم يغفر له فأبعده الله ومن أدرك والديه ولم يغفر له فأبعده الله ومن ذكرت عنده فلم يصل علي فلم يغفر الله له فأبعده الله (مرسل)

جن سے تم بے پرواہ نہیں ہو سکتے۔ وہ دو باتیں جو اللہ راضی کرتی ہیں گواہی دینا ہے لا الہ الا اللہ و محمد رسول اللہ اور جن دو کے بغیر چارہ کار نہیں وہ اللہ سے سوال کرنا ہے اپنی حاجتوں اور جنت کا اور سوال کرنا ہے اپنی عافیت کا اور دوزخ سے پناہ مانگنے کا۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا لوگو جب رمضان کا چاند نکلتا ہے تو سرکش شیاطین کو بند کر دیا جاتا ہے (یعنی نفس امارہ کی بدخواہشیں رک جاتی ہیں) اور آسمان و جنت و رحمت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر افطار کے وقت اپنے بندوں کو دوزخ سے آزاد کرتا ہے اور ہر شب ایک منادی ندا کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا ہے کوئی استغفار کرنے والا اور کہتے ہیں یا اللہ ہر خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اور ہر بخیل کے مال کو تلف کر جب ماہ شوال کا چاند نمودار ہوتا ہے تو مومنوں کو ندا دی جاتی ہے جمع کرو اپنے انعامات کے لیے یہ انعام کا دن ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے یہ انعام دینار و درہم کا نہیں۔

شعبان کے ایک تہائی دن باقی تھے کہ حضرت رسول خدا نے بلال سے فرمایا لوگوں کو بلاؤ جب سب جمع ہو گئے تو آپ نے منبر پر جا کر حمد و ثنائے الٰہی کے بعد فرمایا لوگو یہ وہ مہینہ ہے جو اللہ نے تمہارے مخصوص کیا ہے اور وہ تمام مہینوں کا سردار ہے اس کی ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے دوزخ کے دروازے اس میں بند ہو جاتے ہیں اور جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں جو اس مہینہ کو پالے اور دعائے مغفرت نہ کرے خدا اپنی رحمت سے اسے دور رکھتا ہے اور جو والدین کے لیے دعائے مغفرت نہ کرے وہ بھی رحمت خدا سے دور رہتا ہے اور جو میرا ذکر سنے اور مجھ پر درود نہ بھیجے وہ بھی رحمت خدا

قال ابو عبد الله علیه السلام ان الله عزوجل
فی کل لیلة من شهر رمضان عتقاء و طلقاء من النار
الا من افطر علی مسکر فاذا کان فی آخر لیلة منه اعتق
فیها مثل ما اعتق فی جمیعه (مجہول)

فرمایا حضرت نے اللہ تعالیٰ شہر رمضان میں لوگوں کو نارِ جہنم سے آزاد کرتا ہے سوائے اس کے جو نشہ والی چیز سے افطار کرے۔ آخر رات میں آزاد کرتا ہے نار سے اسی طرح جیسے اور راتوں میں۔

باب ۳۰
روزہ افطار کرانے کا ثواب

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من فطر صائماً
فله مثل اجره (مجہول)

عن موسی علیه السلام قال فطرك اخاك الصائم
خیر من صیامك (ض)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن
الحسین علیه السلام اذا کان الیوم الذی یصوم فیه
یأمر بشاة فتذبح وتقطع اعضاءً وتطبخ فاذا کان عند
المساء اکب علی القدور حتی یجد ریح المرق وهو صائم
ثم یقول هاتوا القصاع اغرفوا لآل فلان واغرفوا لآل
فلان ثم یؤتی بخبز وتمر فیکون ذلك عشاءه صلی الله علیه
وآبائه (مجہول)

عن ابی عبد الله علیه السلام عن ابیه قال
دخل سدیر علی ابی علیه السلام فی شهر رمضان فقال
یا سدیر هل تدری ای اللیالی هذه فقال نعم فداك
ابی هذه لیالی شهر رمضان فما ذاك فقال اتقدر
علی ان تعتق فی کل لیلة من هذه اللیالی عشر رقبات
من ولد اسمعیل فقال له سدیر بابی انت وامی لا یبلغ
مالی ذاك فما زال ینقص حتی بلغ به رقبة واحدة

فرمایا حضرت نے جو کسی کا روزہ افطار کرائے اسے روزہ دار کے برابر ثواب ملے گا۔

فرمایا اپنے کسی روزہ دار بھائی کا روزہ افطار کرانا تیرے روزے سے بہتر ہے۔

فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی بن الحسین جس دن روزہ رکھتے تو بکری ذبح کرا کے پکواتے شام کے قریب ہانڈیوں کے قریب جا کر بھاپ سے شوربہ کا پتہ چلاتے جب پک جاتا تو پیالے منگاتے اور انہیں بھر بھر کر فرماتے یہ فلاں کی اولاد کو جا کر دو اور یہ فلاں کی اولاد کو پھر روٹیاں اور خرمے لے کر شام تک تقسیم کرتے۔

فرمایا حضرت نے کہ سدیر میرے والد کے پاس آیا ماہ رمضان میں حضرت نے فرمایا اے سدیر تم جانتے ہو یہ کونسی راتیں ہیں اس نے کہا ہاں یہ ماہ رمضان کی راتیں ہیں۔ حضرت نے کیوں پوچھا فرمایا کیا تم ان میں سے ہر رات میں دس غلام آزاد کر سکتے ہو اولاد اسمٰعیل سے اس نے کہا مجھ سے ممکن نہیں پھر حضرت نے کم کرتے کرتے فرمایا اچھا ایک تو آزاد کر سکتے ہو۔

فی کل ذلک یقول لا اقدر علیه فقال له فما تقدر ان تفطر فی کل لیلة رجلاً مسلماً فقال له بلی وعشرة فقال له ابی فذاك الذی اردت یا سدیر ان افطارك اخاك المسلم یعدل رقبة من ولد اسمعیل علیه السلام

تمام رمضان میں اس نے کہا میں اس پر بھی قادر نہیں فرمایا تم اس پر قادر ہو کہ ہر رات کو ایک مسلمان کا روزہ افطار کرادو اس نے کہا ایک کیا میں دس کا افطار کرادونگا فرمایا اے سدیر میں یہی چاہتا ہوں ایک مسلمان کا روزہ افطار کرا دینا برابر ہے اولاد اسمعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی

باب ۴

صرف رمضان نہ کہو شہر رمضان کہو

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال امیر المومنین علیه السلام لا تقولوا رمضان ولکن قولوا شهر رمضان فانکم لا تدرون ما رمضان (موثق)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا صرف رمضان نہ کہو بلکہ ماہ رمضان کہو تم نہیں جانتے کہ رمضان کیا ہے

۲- عن ابی جعفر علیه السلام قال کنا عنده ثمانیة رجال فذکرنا رمضان فقال لا تقولوا هذا رمضان ولا ذهب رمضان ولا جاء رمضان فان رمضان اسم من اسماء الله عزوجل لا یجیئ ولا یذهب وانما یجیئ ویذهب الزائل ولکن قولوا شهر رمضان فالشهر مضاف الی الاسم والاسم اسم الله عز ذکره وهو الشهر الذی انزل فیه القرآن جعله مثلا وعیدا (ض)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے ہم آٹھ آدمی رمضان کا ذکر کر رہے تھے حضرت نے فرمایا یہ نہ کہو یہ رمضان ہے یا رمضان گیا یا آیا کیونکہ رمضان تو خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے وہ نہ آتا ہے نہ جاتا ہے آنا جانا تو زوال پذیر چیز کے لئے ہوتا ہے بلکہ ماہ رمضان کہو ماہ کا لفظ مضاف ہے اسم کی طرف جو اسمائے الہیہ میں سے ہے اور یہ وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل ہوا اور اسے عید قرار دیا ہے

باب ۵

استقبال ماہ رمضان

۱- عن ابی جعفر علیه السلام قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله اذا اقبل شهر رمضان استقبل القبلة

فرمایا حضرت نے جب ہلال ماہ رمضان نمودار ہوتا تو حضرت رسول خدا قبلہ رو ہوتے

بدنه فقال اللهم اهله علینا بالامن والایمان
والسلامة والاسلام والعافیة المجللة والرزق الواسع
ودفع الاسقام اللهم ارزقنا صیامه وقیامه
وتلاوة القرآن فیه اللهم سلمه لنا وتسلمه منا و
سلمنا فیه (ضعیف)

۲ - قال قال ابو عبد الله علیه السلام اذا کان اول
لیلة من شهر رمضان فقل اللهم رب شهر رمضان
ومنزل القرآن هذا شهر رمضان الذی انزلت فیه
القرآن وانزلت فیه آیات بینات من الهدی
والفرقان اللهم ارزقنا صیامه واعنا علی قیامه
اللهم سلمه لنا وتسلمه منا فی یسر منک ومعافاة
واجعل فیما تقضی وتقدر من الامر المحتوم فیما
یفرق من الامر الحکیم فی لیلة القدر من القضاء
الذی لا یرد ولا یبدل ان تکتبنی من حجاج بیتک
الحرام المبرور حجهم المشکور سعیهم المغفور ذنوبهم
المکفر عنهم سیئاتهم واجعل فیما تقضی وتقدر ان
تطیل لی عمری وتوسع علی فی رزقی الحلال (موثق)

۳ - عن عبد الصالح علیه السلام قال ادع بهذا الدعاء
فی شهر رمضان مستقبل دخول السنة وذکر انه من دعا
به محتسبا مخلصا لم تصبه فی تلک السنة فتنة ولا آفة
یضر بها دینه وبدنه ووقاه الله عز وجل شر ما یاتی
به تلک السنة اللهم انی اسئلک باسمک الذی دان
له کل شیء وبرحمتک التی وسعت کل شیء وبعزتک التی
قهرت کل شیء وبعظمتک التی تواضع لها کل شیء وبقوتک
التی خضع لها کل شیء وبجبروتک التی غلبت کل شیء
وبعلمک الذی احاط بکل شیء یا نور یا قدوس یا اول

اور اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے یا اللہ اس (ماہ) کو ہم پر امن و
ایمان اور سلامتی اور اسلام کے ساتھ اور شاندار عافیت
اور کشادہ رزق سے اور بیماریوں کے دور رکھنے سے یا اللہ
اس ماہ میں روزہ کی اور رات کو قیام اللیل ہونے اور قرآن
پڑھنے کی توفیق دے خداوندا سلامتی سے اسے گزار اور
ہمارے اعمال کو قبول کر رمضان کیسا (?)

فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہو تو کہو اے پروردگار
جو ماہ رمضان کا رب ہے جو منزل قرآن ہے یہ وہ مہینہ ہے
جس میں تو نے قرآن نازل کیا ہے اور جس میں آیات بینات نازل
کی ہیں ہدایت اور حق و باطل میں فرق کرنے کے لئے یا اللہ ہمیں روزہ
کی توفیق دے اور اس کے قیام میں ہماری مدد کر یا اللہ ہمارے
روزے قبول کر اور ان میں آسانی پیدا کر اور تقصیر کو معاف کر اور پورا کر
امر معین کو جسے تو لیلۃ القدر میں جاری کرے اور جو نہ تو رد ہوتا
ہے اور نہ اس میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے اور یہ کہ مجھے اپنے گھر کے
حاجیوں میں لکھ جن کا حج مقبول ہو اور جن کی سعی مشکور ہو اور جن کے
گناہ مغفور ہوں اور ان کے لئے کفارہ قرار دے اور میری عمر کو
طویل کر دے اور میری حلال روزی میں وسعت دے

فرمایا امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے ماہ رمضان کے داخلہ پر
یہ دعا پڑھو اور فرمایا جو شخص بخلوص دل سے اس سال
میں دعا مانگے گا تو کوئی فتنہ اور آفت نہ اس تک پہنچے گا اور
نہ اسے نقصان پہنچائے گا اس کے دین اور بدن کو اور اللہ بچائے گا
ہر اس برائی سے جو اس سال اس کو پہنچنے والی ہوگی اے
یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کے سامنے ہر شے
پست ہے اور تیری رحمت سے جو ہر شے پر چھائی ہوئی ہے اور تیری
اس عظمت سے جس کے سامنے ہر شے ذلیل ہے اور تیری اس
قوت سے جس نے ہر شے کو عاجز کر دیا ہے اور تیری اس جبروت سے جو

قبل كل شيء ويا باقي بعد كل شيء يا الله يا رحمٰن صل على محمد
وآل محمد واغفر لي الذنوب التي تديل الأعداء واغفر لي
الذنوب التي تغير النعم واغفر لي الذنوب التي تنزل النقم
واغفر لي الذنوب التي تقطع الرجاء واغفر لي الذنوب التي
تديل الأعداء واغفر لي الذنوب التي ترد الدعاء واغفر
لي الذنوب التي تكشف الغطاء واغفر لي الذنوب التي تعجل
الفناء واغفر لي الذنوب التي تورث الندم واغفر لي
الذنوب التي تهتك العصم وألبسني درعك الحصينة
التي لا ترام وعافني من شر ما أحاذر بالليل والنهار
في مستقبل سنتي هذه اللهم رب السماوات السبع و
الأرضين السبع وما فيهن وما بينهن وهو رب العرش
العظيم ورب السبع المثاني والقرآن العظيم ورب إسرافيل
وميكائيل وجبرئيل ورب محمد صلى الله عليه وآله وأهل
بيته سيد المرسلين وخاتم النبيين أسألك بك و
بما سميت به نفسك يا عظيم أنت الذي تمن بالعظيم وتدفع كل محذور
وتعطي كل جزيل وتضاعف من الحسنات بالقليل والكثير
وتفعل ما تشاء يا قدير يا الله يا رحمٰن يا رحيم صل على محمد
وأهل بيته وألبسني في مستقبل هذه السنة سترك و
نضر وجهي بنورك وأحبني بمحبتك وبلغني رضوانك و
شريف كرامتك وجزيل عطائك من خير ما عندك
ومن خير ما أنت معط أحدا من خلقك وألبسني مع
ذلك عافيتك يا موضع كل شكوى ويا شاهد كل نجوى
ويا عالم كل خفية ويا دافع ما تشاء من بلية يا كريم
العفو يا حسن التجاوز توفني على ملة إبراهيم و
فطرته وعلى دين محمد وسنته وعلى خير الوفاة

ہر شے پر غالب ہے اور تیرے اس علم سے جو ہر شے کو احاطہ کئے ہوئے
اے نور اے پاکذات اے اول
ہر شے سے پہلے اور اے باقی ہر شے کے بعد یا اللہ اے رحمٰن
نازل کر محمد و آل محمد پر اور میرے وہ گناہ بخش دے جن سے د
غالب ہوا اور وہ گناہ بخش دے جن سے نعمت میں تغیر پیدا ہوا اور وہ
گناہ بخش دے جن سے عذاب نازل ہوا اور وہ گناہ بخش دے
جن سے امید قطع ہوا اور وہ گناہ بخش دے جن سے دشمن غالب
اور وہ گناہ بخش دے جن سے دعا رد ہوا اور وہ گناہ بخش دے جو پردہ
چاک کرے اور وہ جو موت کو جلد لائے اور وہ گناہ جس سے
ندامت ہوا اور وہ گناہ جو پاکدامنی کی ہتک ہو اور مجھے پہنا
اپنی وہ محفوظ زرہ جس کی طرف قصد نہیں کیا جاتا اور محفوظ
رکھ آنے والے سال میں اس چیز سے جس سے میں ڈرتا ہوں
دن اور رات اے ساتوں آسمان و زمین کے اور جو کچھ ان کے
اندر ہے کے مالک اے عرش عظیم سبع مثانی اور قرآن کریم کے مالک
اے اسرافیل و میکائیل و جبرئیل کے رب اے رب محمد و آل محمد جو سید
مرسلین اور خاتم الانبیاء ہیں میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیرے صاحب
عظمت نام سے جس سے تو ہر شے پر احسان کرتا ہے اور ہر خطرہ کو دفع
کرتا ہے اور ہر انعام عطا کرتا ہے اور حسنات کو زیادہ کرتا ہے
خواہ کم ہوں یا زیادہ اے قدیر اے اللہ اے رحمن و رحیم تو جو چاہتا
ہے کرتا ہے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور مجھے آنے والے سال
میں اپنی رحمت کے لباس سے ڈھانپ لے اور اپنے نور سے میرے
چہرہ کو تابناک کر اور اپنی محبت مجھے دے اور اپنی مرضی تک پہنچا
اور اپنی بہترین بخشش سے نواز اور مجھے عافیت کا لباس پہنا
اے وہ ذات کہ تجھ سے شکایت کی جاتی ہے اور ہر سرگوشی کو سنتا
اے ہر راز کے جاننے والے ہر بلا کے دفع کرنے والے
گناہ بخشنے والے اے درگزر کرنے والے مجھے ملت ابراہیمی پر موت دے
اور فطرت اسلام اور دین محمد پر اور انکی سنت پر اچھی موت

موالیاً لاولیائک معادیاً لاعدائک اللہم جنبنی
فی ہذہ السنۃ کل عمل وقول او فعل یباعدنی منک
واجلبنی الی کل عمل وقول او فعل یقربنی منک فی ہذہ
السنۃ یا ارحم الراحمین وامنعنی من کل عمل او قول
او فعل یکون منی اخاف ضرر عاقبتہ واخاف مقتک ایای
علیہ حذرۃ ان تصرف وجہک الکریم عنی واستوجب
بہ نقصاً من حظ لی عندک یا رؤف یا رحیم اللہم اجعلنی
فی مستقبل ہذہ السنۃ فی حفظک وجوارک وکنفک
وجللنی ستر عافیتک وہب لی کرامتک عز جارک
وجل ثناؤک ولا الہ غیرک اللہم اجعلنی تابعاً لصالح
من مضی من اولیائک والحقنی بہم واجعلنی مسلماً
لمن قال بالصدق علیک منہم واعوذ بک یا الہی ان
تحیط بی خطیئتی وظلمی واسرافی علی نفسی واتباعی لہوای
واشتغالی بشہواتی فیحول ذلک بینی وبین رحمتک
ورضوانک فاکون منسیاً عندک متعرضاً لسخطک
ونقمتک اللہم وفقنی لکل عمل صالح ترضی بہ عنی و
قربنی بہ الیک زلفی اللہم کما کفیت نبیک محمداً صلی
اللہ علیہ وآلہ ہول عدوہ وفرجت ہمہ وکشفت غمہ
وصدقتہ وعدک وانجزت لہ عہدک بعہدک اللہم
بذلک فاکفنی ہول ہذہ السنۃ وآفاتہا واسقامہا
وفتنتہا وشرورہا واحزانہا وضیق المعاش فیہا و
بلغنی برحمتک کمال العافیۃ بتمام دوام النعمۃ عندی
الی منتہی اجلی اسئلک سؤال من اساء وظلم واعترف
واسئلک ان تغفر لی ما مضی من الذنوب التی حصرتہا
حفظتک واحصتہا کرام ملائکتک علی وان تعصمنی الہی
من الذنوب فیما بقی من عمری الی منتہی اجلی یا اللہ یا رحمن
صل علی محمد واہل بیت محمد وآتنی کل ما سألتک ورغبت الیک
فیہ فانک امرتنی بالدعاء وتکفلت بالاجابۃ

مجھے بنا دے درانحالیکہ میں دوست ہوں تیرے دوستوں کا اور دشمن
ہوں تیرے دشمنوں کا اور مجھے اجتناب دے اس سال ایسے عمل اور
قول و فعل سے جو مجھے تجھ سے دور کر دے اور مجھے لیجا ایسے قول
و فعل و عمل کی طرف جو مجھے اس سال تجھ سے قریب کر دے اے
ارحم الراحمین اور مجھے روک دے ہر اس قول و فعل و عمل سے
جس سے مجھے عاقبت کے خراب ہونے کا ڈر ہو اور تیرے عذاب
کا مجھے ڈر ہو۔ یا میں ڈروں اس بات سے کہ تیری توجہ میری طرف
سے ہٹ جائے گی اور جو میرے لئے تیرے نزدیک اجر ہے اس میں
کمی موجب ہوگی اے مہربان و رحیم ذات یا اللہ آنے والے سال میں
مجھے اپنی حفاظت و پناہ میں رکھنا اور عافیت کے پردوں میں
چھپائے رکھنا اور عطا کر مجھے اپنی کرامت اور اپنے قرب کی عزت
تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اپنے اولیاء کے اعمالِ خیر کا تابع بنا
اور ان سے ملحق کر اور سچا مسلمان قرار دے میں تجھ سے پناہ
مانگتا ہوں اس سے کہ خطائیں مجھے گھیرے ہوں اور ظلم و اسراف
میں مبتلا ہوں اور بری خواہشات میں گھر کر تیری رحمت سے دور
ہو جاؤں اور تیرے نزدیک بھولنے والا قرار پاؤں اور تیرے غصہ
اور عذاب کا مستحق یا اللہ مجھے توفیق دے ہر اس عمل صالح کی جس سے
تو راضی ہو اور مجھے تیری قربت حاصل ہو یا اللہ جس طرح تو نے اپنے
نبی کو دشمنوں کے شر سے بچایا اور ان کے غم کو دور کیا اسی طرح
میرا غم بھی دور کر اور آفات و اسقام اور فتنوں کو دور رکھ
اور ضیقِ معاش سے بچا اور موت کے وقت تک اپنی نعمتوں
کو باقی رکھ۔ میں سوال کرتا ہوں اپنی برائیوں اور ظلم کے
ساتھ اور اعتراف گناہ کے بعد کہ میرے گناہ بخش دے جو
گزر چکے اور جن کو لکھ لیا ہے تیرے گرامی مرتبت ملائکہ نے
الٰہی بقیہ عمر میں جو گناہ مجھ سے سرزد ہوں وہ بھی بخش دینا اے
رحمٰن رسول اللہ اور ان کے اہلبیت پر رحمت نازل کر اور جو
میرا سوال ہے اسے پورا کر تو نے دعا کا حکم دیا ہے اور قبولیت
کا وعدہ کیا ہے

۴۔ قال ابو عبد الله علیه السلام کان امیر المومنین
صلوات الله علیه اذا استهل شهر رمضان
اقبل الی القبلة ثم قال اللهم اهله علینا بالامن
والایمان والسلامة والاسلام والعافیة المجللة
اللهم ارزقنا صیامه وقیامه وتلاوة القرآن فیه
اللهم سلمه لنا وتسلمه منا وسلمنا فیه (ض)

۵ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کان اذا دخل
شهر رمضان قال اللهم ادخله علینا
بالسلامة والاسلام والیقین والایمان والبر
والتوفیق لما تحب وترضی (مجهول)

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا حضر
شهر رمضان فقل اللهم قد حضر شهر رمضان
وقد افترضت علینا صیامه اللهم تقبله منا و
سلمنا فیه وتسلمه منا فی یسر منک وعافیة انک علی
کل شیء قدیر یا ارحم الراحمین (ض)

۷۔ قال کان ابو عبد الله علیه السلام یدعو بهذا
الدعاء فی شهر رمضان۔ اللهم انی بک ومنک
اطلب حاجتی ومن طلب حاجة الی الناس فانی لا اطلب
حاجتی الا منک وحدک لا شریک لک واسئلک
بفضلک ورضوانک ان تصلی علی محمد واهل بیته وان
تجعل لی فی عامی هذا الی بیتک الحرام سبیلا حجة
مبرورة متقبلة زاکیة خالصة لک تقر بها عینی
وترفع بها درجتی وترزقنی ان اغض بصری وان احفظ فرجی
وان اکف بها عن جمیع محارمک حتی لا یکون شیء آثر عندی
من طاعتک وخشیتک والعمل بما احببت والترک لما
کرهت ونهیت عنه واجعل ذلک فی یسر ویسار وعافیة
واوزعنی شکر ما انعمت به علی واسئلک ان تجعل وفاتی

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب ماہ رمضان کا چاند دیکھتے
تو رو بقبلہ ہو کر فرماتے یا اللہ اس ماہ امن و ایمان اور سلامتی
اور اسلام عطا کر اور روشن عافیت یا اللہ ہمیں روزہ
کا رزق دے اور رات میں عبادت کا اور تلاوت قرآن کا
یا اللہ اسے ہمارے لئے وجہ سلامتی قرار دے اور اس میں
ہماری عبادت کو قبول فرما

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام جب ماہ رمضان کا
چاند دیکھتے تو یہ دعا کرتے یا اللہ اس ماہ کو داخل کر صحت
و سلامتی اور اسلام و یقین و ایمان اور نیکی اور توفیق کے
ساتھ جو تو دوست رکھتا ہے اور جس سے تو راضی ہوتا ہے
فرمایا حضرت نے جب ماہ رمضان داخل ہو تو کہو یا اللہ یہ مبارک
مہینہ داخل ہو گیا تو نے ہم پر اس کے روزے فرض کئے ہیں
یا اللہ ان کو ہم سے قبول کر اور صحت و سلامتی کو برقرار رکھ
تو ہر شے پر قادر ہے اے ارحم الراحمین۔

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جب ماہ رمضان آئے تو یہ دعا
پڑھو یا اللہ میں صرف تجھی سے طلب حاجت کرتا ہوں بجائے لوگوں سے
مانگنے کے۔ میری حاجت تجھ ہی سے ہے تو واحد ہے تیرا کوئی شریک
نہیں میں تیرے فضل و کرم سے سوال کرتا ہوں رحمت نازل کر محمد
و آل محمد پر اور یہ کہ اس سال مجھے حج بیت اللہ کی توفیق دے
ایسا حج جو مقبول ہو خالص اور پاک نیت سے ہو۔ جس سے میری
آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور میرے درجات بلند ہوں اور مجھے عطا
کر ایسا ارادہ کہ میں اپنی آنکھ کو حرام پر نظر کرنے سے روکوں اپنی شرمگاہ
کی حفاظت کروں اور محارم سے اپنا ہاتھ روکوں اس طرح کہ کوئی
شے مجھے تیری اطاعت اور تیرے خوف سے نہ روکے اور وہ عمل
کروں جو تجھے محبوب ہو اور جس سے تو نے منع کیا ہے اس سے رک جاؤں
اور یہ سب کچھ فراخ دستی اور عافیت میں ہو اور توفیق دے اپنے شکر کی

قتلاً في سبيلك تحت راية نبيك مع اوليائك واسئلك
ان تقتل بي اعداءك واعداء رسولك واسئلك
ان تكرمني بهوان من شئت من خلقك ولا تهني بكرامة
احد من اوليائك اللهم اجعل لي مع الرسول سبيلا
حسبي الله ما شاء الله (مجهول)

كان علي بن الحسين يدعو بهذا الدعاء

اللهم ان هذا شهر رمضان وهذا شهر الصيام و
هذا شهر الانابة وهذا شهر التوبة وهذا شهر
المغفرة والرحمة هذا شهر العتق من النار والفوز
بالجنة اللهم فسلمه لي وتسلمه مني واعني عليه بافضل
عونك ووفقني فيه لطاعتك وفرغني فيه لعبادتك
ودعائك وتلاوة كتابك واعظم لي فيه البركة واحسن
فيه العافية واصح لي فيه بدني واوسع فيه رزقي
واكفني فيه ما اهمني واستجب لي فيه دعائي وبلغني
فيه رجائي اللهم اذهب عني فيه النعاس والكسل
والسامة والفترة والقسوة والغفلة والغرة اللهم
جنبني فيه العلل والاسقام والهموم والاحزان و
الاعراض والامراض والخطايا والذنوب واصرف
عني فيه السوء والفحشاء والجهد والبلاء والتعب
والعناء انك سميع الدعاء اللهم اعذني فيه من
الشيطان الرجيم وهمزه ولمزه ونفثه ونفخه ووسواسه
وكيده ومكره وحيله وامانيه وخدعه وغروره
وفتنته ورجله وشركه واعوانه واتباعه واخدانه
واشياعه واوليائه وشركائه وجميع كيدهم اللهم
ارزقني فيه تمام صيامه وبلوغ الامل في قيامه

اور میں تیری راہ میں تیرے نبی اور تیرے اولیا کے رایت کے
تحت مقتول ہوں اور سوال کرتا ہوں کہ تیرے اور تیرے رسول
کے دشمنوں کو قتل کروں اور مجھے عزت دے اس مخلوق کے مقابل
جو تیرے نزدیک ذلیل ہے اور اپنے اولیا کے سامنے مجھے ذلیل
نہ کر اور میرا راستہ رسول کا راستہ قرار دے اور میرے لئے
اللہ کافی ہے اور جو وہ چاہے کافی ہے

حضرت علی بن الحسین علیہ السلام یہ دعا پڑھتے تھے

یا اللہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ یہ روزوں کا مہینہ ہے یہ رجوع
کرنے اور توبہ کرنے کا مہینہ ہے یہ مغفرت و رحمت کا مہینہ ہے
یہ دوزخ سے آزادی اور جنت کی کامیابی کا مہینہ ہے یا اللہ
ہماری عبادت کو قبول کیجیے اور بہترین مدد عطا کر اور توفیق
دے اپنی اطاعت کی اور فراغت دے اپنی عبادت اور
دعا کی اور قرآن کی تلاوت کی اور اس ماہ میں برکت دے
اور عافیت عطا کر مجھے تندرست رکھ اور میرے رزق میں وسعت
دے اور اہم معاملات میں کفایت کر اور میری دعا قبول کر
اور میری امید تک مجھے پہنچا۔ مجھ سے اونگھ کسل۔ ملال فی العبادہ
سستی۔ سخت دلی۔ غفلت اور غرور کو دور کر یا اللہ مجھے بچا لے
بیماریوں۔ غموں رنجوں اعراض و امراض سے خطاؤں اور
گناہوں سے اور دور رکھ مجھ کو برائی سے بدکاری سے
اور رنج و بلا سے۔ تعب و عنا سے تو دعاؤں کا سننے والا ہے
یا اللہ پناہ دے مجھ کو شیطان رجیم سے اس کے وسوسوں اور
جھاڑ پھونک سے اس کے مکر و فریب سے بری آرزوئیں پیدا
کرنے سے اس کے دھوکا اور اغوا سے اس کے فتنے سے
اس کے شر سے اس کے اعوان و انصار سے اس کے
تابعین۔ اولیا اور شرکا سے اور ان کے ہر قسم کے مکر و کید سے
یا اللہ مجھے پورے روزے رکھنے کی توفیق دے اور اپنی امید
کو پہنچنے کی

واستكمل مما يرضيك فيه صبراً وايماناً وتيقناً واحتساباً ثم تقبل ذلك منا بالاضعاف الكثيرة والاجر العظيم اللهم ارزقني فيه الجد والاجتهاد والقوة والنشاط والانابة والتوبة والرغبة والرهبة والجزع والرقة وصدق اللسان والوجل منك والرجاء لك والتوكل عليك والثقة بك والورع عن محارمك بصالح القول ومقبول السعي ومرفوع العمل ومستجاب الدعوة ولا تحل بيني وبين شيء من ذلك بعرض ولا مرض برحمتك يا ارحم الراحمين (مجهول)

اور وہ صبر و ایمان و یقین و ثواب جو تجھے راضی کرنے والا ہو ہمارے اعمال کو دو چند اور کثیر اجر کے ساتھ قبول کر اور عمل خیر میں جد و جہد اور قوت اور نشاط اور رجوع اور توبہ اور رغبت و خوف اور بیقراری اور رقت اور سچی زبان کی توفیق دے اور یہ کہ تجھی سے امید وابستہ رہے اور تیرے ہی اوپر توکل ہو تجھی پر اعتماد ہو۔ جو چیزیں تو نے حرام قرار دی ہیں ان سے بچوں اور قول میں صلاحیت ہو۔ میری سعی مقبول ہو میرا عمل بلند ہو میری دعائیں قبول ہوں اور میرے اور عمل خیر کے درمیان کوئی عارضہ یا مرض حائل نہ ہو اے ارحم الراحمین۔

۹ ـ قال قال امير المومنين عليه السلام اذا رايت الهلال فلا تبرح وقل اللهم اني اسئلك خير هذا الشهر وفتحه ونوره ونصره وبركته وطهوره ورزقه اسئلك خير ما فيه وخير ما بعده واعوذ بك من شر ما فيه وشر ما بعده اللهم ادخله علينا بالامن والايمان والسلامة والاسلام والبركة والتوفيق لما تحب وترضى (م)

فرمایا امیر المومنین ؑ نے جب چاند دیکھو تو اپنی جگہ سے نہ ہٹو بلکہ کہو یا اللہ میں اس ماہ میں سوال کرتا ہوں خیر کا فتح کا ۔ نصرت کا برکت کا طہارت کا اور رزق کا اس ماہ میں نیکی کا اور اس کے بعد بھی اور پناہ مانگتا ہوں ہر اس شر سے جو اس میں ہو یا اس کے بعد ہو یا اللہ اس ماہ میں داخل کر ہم پر امان و ایمان بسلامتی اور اسلام اور برکت اور توفیق کو جس سے تو راضی ہو۔

باب ۶

ہلال ماہ صیام کی گواہی

۱ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال انه سئل عن الاهلة فقال هي اهلة الشهور فاذا رايت الهلال فصم واذا رايته فافطر

حضرت سے ہلالوں کے متعلق پوچھا گیا فرمایا وہ مہینوں کے چاند ہیں جب ماہ رمضان کا چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب عید کا دیکھو تو ختم کرو۔

۲ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان علي عليه السلام يقول لا اجيز في الهلال الا شهادة رجلين عدلين (م)

فرمایا علی علیہ السلام نے کہ رویت ہلال بغیر دو عادلوں کی گواہی کے ثابت نہ ہوگی۔

۳ ـ قال لا تجوز شهادة النساء في الهلال (م)

رویت ہلال میں عورتوں کی گواہی کافی نہیں۔

۴ ۔ قال قال امیر المومنین صلوات الله علیه لا تجوز شهادة النساء فی الهلال ولا تجوز الا شهادة رجلین عدلین (ح)

ہلال میں عورتوں کی گواہی جائز نہیں اور نہیں جائز ہے گواہی مگر دو عادل مردوں کی

۵ ۔ قال قال ابو عبد الله علیه السلام لیس علی اهل القبلة الا الرؤیة لیس علی المسلمین الا الرؤیة (ح)

اہل قبلہ اور مسلمانوں کے لئے بدون رویت روزہ جائز نہیں

۶ ۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا رأیتم الهلال فصوموا واذا رأیتموه فافطروا ولیس بالرأی ولا بالتظنی ولیس الرؤیة ان تقوم عشرة نفر فیقول واحد هو ذا وینظر تسعة فلا یرونه لکن اذا رآه واحد رآه الف (م)

فرمایا جب چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب شوال کا چاند دیکھو تو روزے ختم کرو اس میں رائے اور گمان کو دخل نہیں اگر دس آدمی کھڑے دیکھ رہے ہوں اور ایک کہے یہ ہے چاند اور نو آدمی نہ دیکھیں تو رویت ثابت نہ ہوگی اگر ایک دیکھتا تو ہزار بھی دیکھتے ۔

۷ ۔ عنه ابی عبد الله علیه السلام قال اذا غاب الهلال قبل الشفق فهو للیلته واذا غاب بعد الشفق فهو للیلتین (مجہول)

فرمایا اگر چاند شفق سے پہلے غائب ہو جائے تو پہلی رات کا ہے اور اگر بعد شفق غائب ہو تو دوسری رات کا ہے

۸ ۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا صح هلال شهر رجب فعد تسعة وخمسین یوما وصم یوم الستین

فرمایا حضرت نے جب رجب کا دیکھا جائے تو اس کے بعد انسٹھ دن شمار کرو اور ساٹھویں دن روزہ رکھو

۹ ۔ قال ابو عبد الله علیه السلام عد شعبان تسعة وعشرین یوما فان کان متغیما فاصبح صائما وان کان مصحیة وتبصرته ولم تر شیئا فاصبح مفطرا (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے شعبان کے ۲۹ دن شمار کرو اگر بادل ہو تو صبح کو روزہ رکھو اور اگر مطلع صاف ہو اور تم نے نظر جما کر دیکھا ہو اور چاند نظر نہ آیا ہو تو صبح کو روزہ نہ ہوگا ۔

۱۰ ۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا رأوا الهلال قبل الزوال فهو للیلة ماضیه واذا رأوا بعد الزوال فهو للیلة مستقبله (مجہول)

فرمایا اگر چاند قبل زوال دیکھا جائے تو وہ گزشتہ رات کا ہے اور اگر بعد زوال دیکھا جائے تو وہ اگلی رات کا ہے

۱۱ ۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا تطوق الهلال فهو للیلتین واذا رأیت ظل رأسک فهو لثلث لیال (حسن)

جب چاند کے گرد حلقہ ہو تو وہ دو رات کا ہے اور جب تمہارے سر پر آئے تو تین رات کا ہے

۱۲ ۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا غاب الهلال قبل الشفق فهو للیلته واذا غاب بعد الشفق فهو للیلتین (م)

ترجمہ نمبر ۷ میں دیکھو

باب
نادر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال شہر رمضان ثلثون یوماً لا ینقص ابداً (رض)

فرمایا ابو عبد اللہ ع نے کہ ماہ رمضان تیس دن کا ہوتا ہے ہمیشہ کم نہیں ہوتا۔

۲۔ عن حذیفہ مثلہ

بروایت حذیفہ بھی یہی ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ خلق الدنیا فی ستۃ ایام ثم اختزلها عن ایام السنۃ والسنۃ ثلثمائۃ واربعۃ وخمسون یوماً شعبان لا یتم ابداً ورمضان لا ینقص واللہ ابداً ولا تکون فریضۃ ناقصۃ ان اللہ عزوجل یقول ولتکملوا العدۃ وشوال تسعۃ وعشرون یوماً وذوالقعدۃ ثلثون یوماً یقول اللہ عزوجل وواعدنا موسیٰ ثلثین لیلۃ واتممناها بعشر فتم میقات ربہ اربعین لیلۃ وذوالحجۃ تسعۃ وعشرون یوماً والمحرم ثلثون یوماً ثم الشہور بعد ذلک شہر تام وشہر ناقص (رض)

فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو چھ دن میں خلق کیا پھر سال کے ایام تین سو چوّن قرار دیے شعبان کے ۳۰ دن کبھی نہیں اور رمضان کے تیس دن سے کم نہیں ہوتے اور یہ فرض ناقص نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شمار پورا کرو۔ شوال ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور ذی قعدہ تیس دن کا۔ خدا فرماتا ہے ہم نے موسیٰ سے تیس رات کا وعدہ کیا اور پھر دس دن بڑھا کر چالیس دن کر دیے اور ذی الحجہ ۲۹ دن کا ہوتا ہے اور محرم تیس دن کا پھر جو مہینے بعد کے ہیں وہ ناقص و تام دونوں طرح کے ہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال شہر رمضان ثلثون یوماً لا ینقص واللہ ابداً (رض)

فرمایا ماہ رمضان تیس دن سے کم نہیں ہوتا۔

باب
متفرقات

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان السماء تطبق علینا بالعراق الیومین والثلثۃ فای یوم نصوم قال انظر الیوم الذی صمت من السنۃ الماضیۃ وصم یوم الخامس

میں نے پوچھا عراق میں دو تین دن بادل رہتے ہیں پس کون سے دن روزہ رکھیں فرمایا یہ دیکھو کہ پچھلے سال کس دن روزہ رکھا اس کے پانچویں دن روزہ رکھو۔

۲ — عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صُم فی العام المستقبل یوم الخامس عن یوم صُمتَ فی عام الاول

فرمایا آئندہ سال روزہ رکھو پانچویں دن حساب سے اس دن کے جس میں پچھلے سال تم نے روزہ رکھا تھا۔

۳ — قال کتب محمد بن الفرج الی العسکری علیہ السلام یسالہ عما روی عن الحساب فی الصوم عن ابائک فی عد خمسۃ ایام من اول السنۃ الماضیۃ والسنۃ الثانیۃ الذی یاتی فکتب صحیح ولکن عد فی کل اربع سنین خمساً و فی السنۃ الخامسۃ ستاً فیما بین الاولی والحادث و ما سوی ذلک فانما ھو خمسۃ خمسۃ قال السیاری وھذہ من جھۃ الکبیسۃ قال و قد حسبہ اصحابنا فوجدوہ صحیحاً قال وکتب الیہ محمد بن الفرج فی سنۃ ثمان وثلثین ومائتین ھذا الحساب لا یتھیأ لکل انسان ان یعمل علیہ انما ھذا لمن یعرف السنین ومن یعلم متی کانت السنۃ الکبیسۃ ثم یصح لہ ھلال شھر رمضان اول لیلۃ فاذا صح الھلال لیلتہ وعرف السنین صح لہ ذلک ان شاء اللہ (حق)

محمد بن فرج نے امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا روزہ کے اس حساب کے متعلق جو آپ کے آبا سے منقول ہے کہ سال گزشتہ سے پانچ دن آگے بڑھائے جائیں آنے والے سال میں۔ حضرت نے جواب میں لکھا یہ حساب صحیح ہے۔ لیکن ہر چار سال کے بعد پانچ بڑھاؤ اور پانچویں سال چھ پہلے سال سے لے کر آنے والے سال میں ان کے علاوہ پانچ پانچ دن ہی بڑھائے جائیں گے سیاری نے کہا چھ دن والی صورت سال کبیسہ میں ہوگی۔ اس کہا ہمارے اصحاب نے اس کو جانچا تو صحیح پایا اور کہا کہ یہ لکھا تھا محمد بن فرج نے حضرت کو ۲۳۸ھ میں کہ یہ صورت قابل عمل ہر انسان کے لئے نہیں بلکہ اس کے لئے جو سالانہ حساب رکھتا ہو اور سال کبیسہ کے متعلق جانتا ہو کہ وہ کب ہوگا تب وہ جان سکے گا رمضان کے چاند کی پہلی کو۔ درتیب چاند رات کا حساب رکھے گا تو یہ حساب اس کے لئے صحیح ہوگا انشاء اللہ۔

۴ — قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انما یمکث الیوم و الیومین لا تری شمس ولا نجم فای یوم نصوم قال انظر الیوم الذی صمت من السنۃ الماضیۃ وعد خمسۃ ایام وصم الیوم الخامس

میں نے پوچھا کہ موسم سرما میں اکثر دو تین دن نہ سورج نظر آتا ہے نہ تارا تو ہم روزہ کیسے رکھیں فرمایا پچھلے سال جس تاریخ کو روزہ رکھا تھا اس سے پانچ دن آگے بڑھا کر روزہ رکھو

باب ۹
یوم شک

۱ — قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الیوم الذی یشک فیہ من شعبان قال لان اصوم یوماً من

میں نے پوچھا اس دن کے متعلق جس میں شک ہو ماہ شعبان کا فرمایا اگر میں روزہ رکھوں ایک دن

شعبان احب الیّ ان افطر من شهر رمضان (حسن)

شعبان کا تو میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے اس سے کہ میں شہر رمضان میں سے روزہ رہوں یعنی یوم شک روزہ رکھے

۲ - قال سألته عن الیوم الذی یشک فیه من شهر رمضان لا یدری اهو من شعبان او من شهر رمضان فصامه فکان من شهر رمضان قال هو یوم وفق له لا قضاء علیه (موثق)

میں نے یوم شک کے متعلق پوچھا ایک شخص نہیں جانتا کہ یہ دن ماہ شعبان کا ہے یا رمضان کا کیا اس کا روزہ ماہ رمضان میں شمار ہو جائے گا فرمایا وہ ایسا دن ہے جو توفیقی ہے اس کی قضا لازم نہ ہو گی۔

۳ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یصوم الیوم الذی یشک فیه من شهر رمضان فیکون کذلک فقال هو شیء وفق له (حسن)

میں نے یوم شک کے متعلق پوچھا کہ وہ یوم رمضان میں شمار ہو گا فرمایا یہ امر توفیقی ہے یعنی اس کی قضا نہیں

۴ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انما یکف فی الیوم والیومین لا تری شمس ولا نجم فای یوم نصوم قال انظر الیوم الذی صمت من السنة الماضیة وعد خمسة ایام وصم الیوم الخامس

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ بسا اوقات دو دن یا ایک دن نہ تو سورج نظر آتا ہے نہ چاند تو کس دن روزہ رکھا جائے فرمایا پچھلے سال جس دن روزہ رکھا تھا اس کے پانچویں دن رکھ لو۔

باب ۹

صوم یوم شک

۱ - قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الیوم الذی یشک فیه من شعبان قال لان اصوم من شعبان احب الیّ من ان افطر یوما من شهر رمضان (حسن)

میں نے سوال کیا اس دن کے متعلق جس میں شک ہو شعبان فرمایا اگر روزہ رکھے شعبان کا تو وہ میرے نزدیک اس سے زیادہ محبوب ہے کہ افطار کرے ایک دن ماہ رمضان میں

۲ - قال سألته عن الیوم الذی یشک فیه من شهر رمضان لا یدری اهو من شهر رمضان او من شهر شعبان فصامه فکان من شهر رمضان قال هو یوم وفق له لا قضاء علیه (موثق)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص کو شک ہے اس بارہ میں کہ آج کا دن شعبان کا ہے یا رمضان کا اور وہ روزہ رکھ لے اور وہ ماہ رمضان ہو فرمایا وہ یوم توفیق ہے۔ اس پر قضا نہ ہو گی

۳ - قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام نصوم الیوم الذی یشک فیه من شهر رمضان فیکون کذلک فقال

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا روز شک ماہ رمضان کی نیت سے روزہ رکھ لے۔ یہ روزہ ہو جائے گا۔ فرمایا

شيء وفق له (حسن)

- قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ... اليوم الذي يشك فيه فكان من شهر رمضان فنيه قال لا هو يوم وفقت له (م)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن صوم يوم الشك فقال صمه فان يك من شعبان كان تطوعاً وان يك من شهر رمضان فيوم وفقت له (حسن)

- قلت لابي عبد الله عليه السلام رجل صام يوماً ولا يدري امن شهر رمضان هو او من غيره فجاء قوم فشهدوا انه كان من شهر رمضان فقال بعض الناس عندنا لا يعتد به فقال بلى فقلت انهم قالوا صمت وانت لا تدري من شهر رمضان هذا ام من غيره فقال بلى فاعتد به فانما هو شيء وفقك الله له انما يصام يوم الشك من شعبان ولا يصوم من شهر رمضان لانه قد نهى ان ينفرد الانسان بالصيام يوم الشك وانما ينوي من الليلة وانه يصوم من شعبان فان كان من شهر رمضان اجزأ عنه بفضل الله عز وجل وبما قد وسع على عباده ولولا ذلك لهلك الناس (موثق)

عن ابي عبد الله عليه السلام قال دخلت على ابي العباس بالحيرة فقال يا ابا عبد الله ما تقول في الصيام اليوم فقلت ذاك الى الامام ان صمت صمنا وان افطرت افطرنا فقال يا غلام علي بالمائدة فاكلت معه وانا اعلم والله انه يوم من شهر رمضان فكان افطاري يوماً وقضاؤه ايسر علي من ان يضرب عنقي ولا يعبد الله (ضعيف)

یہ وہ شے ہے جس کی توفیق دی گئی ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں نے یوم شک کا روزہ رکھا۔ نہیں معلوم ہوا کہ وہ ماہ رمضان کا دن ہے تو کیا میں اس روزہ کی قضا کروں۔ فرمایا نہیں وہ تمہارے لئے توفیقی ہے۔

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا کہ یوم شک کے روزہ کی کیا صورت ہو فرمایا روزہ رکھو اگر وہ شعبان کا دن ہوگا تو یہ روزہ نفلی ہوگا اور اگر وہ رمضان ہوگا تو توفیقی ہوگا

میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے روزہ رکھا اور اسے یہ معلوم نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا کوئی اور مہینہ کچھ لوگوں نے آکر گواہی دی کہ یہ ماہ رمضان ہے بعض نے کہا ہمارے نزدیک یہ ثابت نہیں فرمایا ہاں میں نے کہا وہ بولے روزہ تو رکھ لیا اور پتہ نہیں کہ یہ ماہ رمضان ہے یا نہیں۔ فرمایا ہاں اس کے ایام کا شمار کرے یہ وہ چیز ہے جس کی اللہ نے اسے توفیق دی ہے۔ شعبان میں یوم شک کا روزہ رکھا جائے کیونکہ یہ منع ہے کہ انسان تنہا یوم شک میں روزہ رکھے وہ تو رات ہی میں نیت کرتا ہے اور شعبان میں روزہ رکھتا ہے۔ پس اگر وہ ماہ رمضان ہے تو اللہ کے فضل سے وہ اس کے لئے کافی ہے خدا نے اپنے بندوں کے لئے عبادت میں وسعت ملحوظ رکھی ہے ورنہ لوگ ہلاک ہو جاتے۔

ایک شخص نے حضرت ابو عبداللہ سے روایت کی ہے کہ میں حیرہ میں ابو العباس (بادشاہ عباسی) سے ملا اس نے کہا اے ابو عبداللہ آپ آج کے روزہ (یوم الشک) کے لئے کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا یہ امام پر موقوف ہے۔ اگر آپ روزہ رکھیں گے ہم بھی رکھیں گے اور اگر آپ نہ رکھیں گے ہم بھی نہ رکھیں گے اس نے غلام سے کہا کھانا لاؤ میں نے اس کے ساتھ کھایا حالانکہ میں جانتا تھا کہ ماہ رمضان ہے۔ اس دن کا کھانا مجھ پر آسان تھا بہ نسبت اس کے کہ میں قتل کر دیا جاتا اور عبادت نہ کی جاتی۔ روایت ضعیف ہے

۸ - قال: سألت أبا الحسن عليه السلام عن اليوم الذي يشك فيه فإن الناس يزعمون أن من صامه بمنزلة من أفطر يوماً من شهر رمضان فقال: كذبوا إن كان من شهر رمضان فهو يوم وفق له وإن كان من غيره فهو بمنزلة ما مضى من الأيام (مجهول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے یوم شک کے روزہ کے متعلق کہا لوگ گمان کرتے ہیں کہ اگر کوئی اس دن روزہ رکھے گا تو ایسا ہے جیسے ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھا فرمایا وہ جھوٹے ہیں۔ اگر وہ دن ماہ رمضان کا ہوا تو یہ توفیقی ہوگا (داخل رمضان) ورنہ عام دنوں کا سا روزہ ہوگا

باب ۱
وجوہ الصوم

۱ - عن الزهري عن علي بن الحسين عليهما السلام قال: قال لي يا زهري من أين جئت فقلت من المسجد قال فيم كنتم قلت تذاكرنا أمر الصوم فاجتمع رأيي ورأي أصحابي على أنه ليس من الصوم شيء واجب إلا صوم شهر رمضان فقال يا زهري ليس كما قلتم الصوم على أربعين وجهاً فعشرة أوجه منها واجبة كوجوب شهر رمضان وعشرة أوجه منها صيامهن حرام وأربعة عشر منها صاحبها بالخيار إن شاء صام وإن شاء أفطر وصوم الإذن على ثلاثة أوجه وصوم التأديب وصوم الإباحة وصوم السفر والمرض قلت جعلت فداك فسرهن لي قال أما الواجبة فصيام شهر رمضان وصيام شهرين متتابعين في كفارة الظهار لقول الله تعالى الذين يظاهرون من نسائهم ثم يعودون لما قالوا فتحرير رقبة من قبل أن يتماسا فمن لم يجد فصيام شهرين متتابعين وصيام شهرين متتابعين فيمن أفطر يوماً من شهر رمضان وصيام شهرين متتابعين في قتل الخطأ لمن

زہری سے مروی ہے کہ حضرت علی بن الحسینؑ نے مجھ سے کہا تم کہاں سے آرہے ہو میں نے کہا مسجد سے فرمایا وہاں کیا کر رہے تھے میں نے کہا ہم یہ بحث کر رہے تھے کہ کتنے روزے واجب ہیں۔ میری اور میرے اصحاب کی رائے یہ تھی کہ ماہ رمضان کے سوا اور کوئی روزہ واجب نہیں۔ حضرت نے فرمایا اے زہری جو تم نے کہا یہ بات نہیں ہے۔ روزہ کی چالیس صورتیں ہیں ان میں سے دس واجب ہیں جیسے ماہ صیام کے روزے اور دس قسم کے روزے حرام ہیں ان میں سے چودہ صورتیں ایسی ہیں کہ چاہے رکھے یا نہ رکھے اور صوم الاذن کی تین صورتیں ہیں۔ صوم التادیب صوم الاباحت اور صوم السفر والمرض۔ میں نے کہا ذرا اسکی توضیح فرما دیجئے۔ فرمایا جو روزے واجب ہیں وہ ماہ رمضان کے روزے ہیں اور دو مہینے لگاتار کفارۂ ظہار کے روزے ہیں جیسا کہ خدا فرماتا ہے جو لوگ اپنی بیبیوں سے ظہار کریں اور پھر رجوع کرنا چاہیں تو کفارہ قبل عورت کے پاس جانے کے غلام آزاد کرے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو دو ماہ کے روزے پے در پے رکھے اور غلطی سے قتل کرنے کا کفارہ دو ماہ کے متواتر روزے ہیں اور جو غلطی سے کسی کو قتل کر دے اور غلام آزاد نہ کر سکے تو وہ دو

قال الله عزوجل ومن قتل مؤمناً خطأ فتحرير رقبة
مؤمنة ودية مسلمة الى اهله الى قوله عزوجل فمن لم يجد
فصيام شهرين متتابعين توبة من الله كان الله عليماً
حكيماً وصوم ثلاثة ايام في كفارة اليمين واجب قال
الله عزوجل فصيام ثلاثة ايام ذلك كفارة ايمانكم اذا
حلفتم فهذا لمن لا يجد الاطعام كل ذلك متتابع
وليس بمتفرق وصيام اذى حلق الراس واجب
قال الله عزوجل فمن كان منكم مريضاً او به اذى
من راسه ففدية من صيام او صدقة او نسك
وصاحبها فيها بالخيار فان صام صام ثلاثة ايام
وصوم المتعة واجب لمن لم يجد الهدي قال الله
عزوجل فمن تمتع بالعمرة الى الحج فما استيسر من الهدي
فمن لم يجد فصيام ثلاثة ايام في الحج وسبعة اذا
رجعتم تلك عشرة كاملة وصوم جزاء الصيد واجب
قال الله عزوجل ومن قتله منكم متعمداً فجزاء مثل ما
قتل من النعم يحكم به ذوا عدل منكم هدياً بالغ الكعبة
او كفارة طعام مساكين او عدل ذلك صياماً او
تدري كيف يكون عدل ذلك صياماً يا زهري قال
قلت لا ادري قال يقوم الصيد قيمة ثم يفض تلك
القيمة على البر ثم يكال ذلك البر اصواعاً فيصوم لكل
نصف صاع يوماً وصوم النذر واجب وصوم
الاعتكاف واجب -

واما الصوم الحرام فصوم يوم الفطر ويوم الاضحى و

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو کسی مومن کو غلطی سے قتل کردے (عمداً نہیں)
تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہے اور خون بہا
دینا ہے اس کے اہل کو ... پس جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو
تو دو ماہ کے متواتر روزے رکھے اور اللہ سے توبہ کرے اللہ
علیم و حکیم ہے اور قسم کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھنا
واجب ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ تین دن روزہ رکھنا تمہاری
قسم کا کفارہ ہے یہ اس کے لئے ہے جو کھانا نہ کھلا سکے اور یہ روزے
پے در پے رکھے متفرق نہ ہوں اور سر منڈوانے سے اگر تکلیف ہو
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو تم میں مریض ہو یا اس کے سر میں تکلیف ہو
اور وہ حج میں سر نہ منڈا سکے تو اس کا فدیہ روزہ ہے یا صدقہ
یا عبادت اختیار ہے ان میں سے جو چاہے بجا لائے اگر روزہ
رکھے تو تین دن رکھے۔ اور حج تمتع میں جو قربانی نہ کر سکے تو
اس پر روزہ واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو عمرہ تمتع بجا لائے
اور قربانی نہ کر سکے تو تین دن ایام حج میں روزہ رکھے اور سات
دن لوٹنے کے بعد اس طرح دس پورے ہو جائیں گے اور ایام
حج میں شکار کے کفارہ میں روزہ واجب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے جو تم میں کسی جانور کو قصداً مار ڈالے تو اس کا کفارہ
مثل چوپایہ کے قتل کے ہے جس پر فیصلہ کریں گے تم میں سے
عادل لوگ یا تو قربانی کو کعبہ تک پہنچایا جائے یا مساکین کو
کھانا کھلایا جائے یا اس کی برابر روزے رکھے جائیں اے
زہری تم جانتے ہو یہ برابری کیسے ہوگی۔ انھوں نے کہا میں
نہیں جانتا فرمایا اس شکار کی قیمت کا اندازہ لگایا جائے پھر
پھر یہ قیمت گیہوں پر لگائی جائے اور پھر یہ گیہوں صاع صاع
کر کے ناپے جائیں پھر ہر نصف صاع پر ایک روزہ رکھا
جائے۔ پھر نذر کا روزہ واجب ہے۔ اور صوم اعتکاف
واجب ہے (یہ ہے واجب روزوں کی صورت)
اور جو روزے حرام ہیں وہ عید الفطر اور عید اضحیٰ کا روزہ ہے

وثلثة ایام من ایام التشریق وصوم الشک امرنا به ونهینا عنه امرنا به ان نصومه مع صیام شعبان و نهینا عنه ان ینفرد الرجل بصیامه فی الیوم الذی یشک فیه الناس فقلت له جعلت فداک فان لم یکن صام من شعبان شیئاً کیف یصنع قال ینوی لیلة الشک انه صائم من شعبان فان کان من شهر رمضان اجزأ عنه وان کان من شعبان لم یضره فقلت وکیف یجزی صوم تطوع عن فریضة فقال لو ان رجلاً صام یوماً من شهر رمضان تطوعاً وهو لا یعلم انه من شهر رمضان ثم علم بذلک لاجزأ عنه لان الفرض انما وقع علی الیوم بعینه۔ وصوم الوصال حرام وصوم الصمت حرام وصوم نذر المعصیة حرام وصوم الدهر حرام

اور تین دن ایام تشریق کے اور یوم شک کا روزہ جس کا ہم حکم بھی دیا گیا ہے اور منع بھی کیا گیا ہے حکم دیا گیا ہے اس کا کہ ہم یوم شک کا روزہ ماہ شعبان کے روزوں کے ساتھ رکھیں اور منع کیا گیا ہے اس سے کہ جس دن لوگوں کو شک ہو کوئی تنہا بہ نیت صوم رمضان روزہ رکھے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں اگر اس نے شعبان کا کوئی روزہ ہی نہ رکھا ہو تو کیا صورت ہو گی فرمایا یوم شک کی رات کو نیت کرے کہ روزہ رکھتا ہوں ماہ شعبان کا پس اگر رمضان کا چاند ہو جائے گا تو یہ روزہ اس میں شامل ہو جائے گا اور اگر ماہ شعبان ہی رہے گا تو اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ میں نے کہا سنت روزہ فرض کے لئے کیسے کافی ہوگا۔ فرمایا اگر کوئی ایک دن ماہ رمضان میں سنتی روزہ اس بنا پر رکھے کہ وہ نہیں جانتا کہ ماہ رمضان شروع ہو گیا ہے اور پھر اسے علم ہو تو یہ کافی ہوگا ماہ رمضان کے روزہ کے لئے۔ کیونکہ فرض کی صورت بھی بعینہٖ یہی ہوتی۔ اور ملا کر دو روزے رکھنا حرام ہے۔ چپ روزہ رکھنا بھی حرام ہے اور صوم نذر معصیت بھی حرام ہے اور صوم دہر بھی حرام ہے۔

واما الصوم الذی صاحبه بالخیار فصوم یوم الجمعة والخمیس وصوم البیض وصوم ستة ایام من شوال بعد شهر رمضان وصوم یوم عرفة وصوم یوم عاشوراء فکل ذلک صاحبه فیه بالخیار ان شاء صام وان شاء افطر

اور جن روزوں میں اختیار ہے وہ روز جمعہ کا روزہ ہے اور جمعرات کا اور ایام بیض اور ماہ رمضان کے بعد چھ دن ماہ شوال کے روزے۔ عرفہ کا روزہ۔ عاشور کا روزہ ان سب میں اختیار ہے چاہے رکھے یا نہ رکھے۔

اما صوم الاذن فالمرأة لا تصوم تطوعاً الا باذن زوجها والعبد لا یصوم الا باذن مولاه والضیف لا یصوم تطوعاً الا باذن صاحبه قال رسول الله صلی الله علیه وآله من نزل علی قوم فلا یصوم تطوعاً الا باذنهم اما صوم التادیب قال یوخذ الصبی اذا راهق بالصوم تادیباً ولیس بفرض وکذلک للمسافر اذا اکل من اول

اور صوم اذن سے مراد یہ ہے کہ عورت سنتی روزہ نہ رکھے بغیر اپنے شوہر کی اجازت کے اور غلام نہ رکھے بغیر آقا کی اجازت کے اور مہمان بغیر میزبان کی اجازت کے اور رسول اللہ نے فرمایا کہ کہ جو کسی قوم کا مہمان ہو تو ان کے اذن کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے اور صوم تادیب جب لڑکا جوانی کے قریب پہنچے تو تادیباً اس سے روزہ رکھوایا جائے نہ کہ کسی غرض کے لئے ایسے ہی مسافر جب کھالے

النهار لم تقدم اهذه امر بالامساک بقیة یومه ولیس بفرض

اما صوم الاباحة لمن اکل وشرب ناسیا او قاء من غیر تعمد فقد اباح الله له ذلک واجزء عنه صومه

اما صوم السفر والمرض فان العامة قد اختلفت فی ذلک فقال قوم یصوم وقال آخرون لا یصوم وقال قوم ان شاء صام وان شاء افطر واما نحن فنقول یفطر فی الحالین جمیعا فان صام فی السفر او فی حال المرض فعلیه القضاء فان الله عزوجل یقول فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة من ایام اخر فهذا تفسیر الصیام (ض)

اول روز میں پھر وہ اپنے گھر آجائے تو اسے چاہیئے کہ بقیہ روز کچھ کھائے پیئے نہیں۔ لیکن یہ فرض نہیں۔

اور صوم اباحت یہ ہے کہ کوئی شخص بھول کر روزہ میں کھا پی لے یا بلاقصد قے آجائے تو یہ اللہ نے مباح کر دیا ہے اور روزہ باقی رہے گا

لیکن صوم سفر و مرض تو عام مسلمانوں میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں رکھے بعض کہتے ہیں نہ رکھے بعض کہتے ہیں چاہے رکھے چاہے نہ رکھے۔ ہم کہتے ہیں دونوں حال میں نہ رکھے۔ اگر رکھے گا تو اس پر قضا لازم ہوگی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر تم میں سے کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو دوسرے مہینے میں اسکی قضا بجا لائے۔

یہ ہے تقسیم روزوں کی۔

باب ۱۱

آداب صایم

۱- قال ابو عبد الله علیه السلام اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک وشعرک وجلدک وعدد اشیاء غیر هذا وقال لا یکون یوم صومک کیوم فطرک (حسن)

۲- عن ابی جعفر علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لجابر بن عبد الله یا جابر هذا شهر رمضان من صام نهاره وقام وردا من لیله وعف بطنه وفرجه وکف لسانه خرج من ذنوبه کخروجه من الشهر فقال جابر یا رسول الله ما احسن هذا الحدیث فقال رسول الله صلی الله علیه وآله یا جابر وما اشد هذه الشروط (ص)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب تم روزہ رکھو تو تمہارے کان آنکھ بال اور جلد وغیرہ سب کا روزہ ہو اور روزہ کا دن عام دنوں کی طرح نہ ہو۔

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا اے جابر یہ ماہ رمضان ہے جو روزہ رکھے اور رات کو ذکر الٰہی کرے اور اپنے شکم اور فرج کو حرام سے بچائے اور اپنی زبان پر قابو رکھے تو وہ گناہوں سے اس طرح باہر نکلے گا جیسے وہ نہا کر نہر سے نکلا ہو جابر نے کہا یا رسول اللہ یہ حدیث کیسی اچھی ہے فرمایا لیکن اس کے شرائط کتنے سخت ہیں

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الصیام لیس من الطعام والشراب وحدہ ثم قال قالت مریم انی نذرت للرحمن صوماً ای صمتاً (مجہول)
وفی نسخۃ اخری ای صمتاً فاذا صمتم فاحفظوا السنتکم وغضوا ابصارکم ولا تنازعوا ولا تحاسدوا

۴ قال وسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ امراۃ تسب جاریۃ لہا وھی صائمۃ فدعا رسول اللہ صلعم بطعام فقال لہا کلی فقالت انی صائمۃ فقال کیف تکونین صائمۃ وقد سببت جاریتک ان الصوم لیس من الطعام والشراب قال وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا صمت فلیصم سمعک وبصرک من الحرام والقبیح ودع المراء واذی الخادم ولیکن علیک وقار الصیام ولا تجعل یوم صیامک کیوم فطرک

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا صام احدکم الثلاثۃ ایام من الشھر فلا یجادلن احد ولا یجھل ولا یسرع الی الحلف والایمان باللہ عزوجل فان جھل علیہ احد فلیتحمل (غ)

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابائہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما من عبد صالح یشتم فیقول انی صائم سلام علیک لا اشتمک کما شتمتنی الا قال الرب تبارک وتعالی استجار عبدی بالصوم من شر عبدی قد اجرتہ من النار (حسن)

۷ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینشد الشعر بلیل ولا ینشد فی شھر رمضان بلیل ولا نھار فقال لہ اسمعیل یا ابتاہ فانہ فینا قال وان کان فینا (مجہول)

۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین

فرمایا حضرت نے صرف کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں پھر فرمایا مریم نے کہا میں نے رحمن کے لئے روزہ نذر کیا ہے یعنی خاموشی
مطلب یہ ہے کہ بدگوئی سے زبان کو روکا جائے
صمت کا مطلب یہ ہے کہ اپنی زبانوں کی حفاظت کرو اور اپنی آنکھوں کو نیچا رکھو۔ جھگڑا نہ کرو اور ایک دوسرے کا حسد نہ کرو

حضرت رسولخدا نے سنا کہ ایک عورت بحالت روزہ اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی حضرت نے اسے بلایا اور کھانا منگا کر کہا کھا۔ اس نے کہا میں روزے سے ہوں فرمایا تیرا روزہ کہاں رہا جبکہ تو اپنی کنیز کو گالیاں دے رہی تھی روزہ کھانے پینے سے رک جانے کا نام نہیں۔ فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے روزہ جب رکھو تو کان اور آنکھ کو حرام اور قبیح سے بچاؤ اور جھگڑا نہ کرو نوکر کو اذیت نہ دو روزہ کا وقار قائم رکھو اور دنوں کی طرح روزہ کا دن نہ ہونا چاہیے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب کوئی تم میں تین دن روزہ رکھے رمضان کا تو کسی سے لڑے نہیں اور نہ جاہلانہ روش اختیار کرے اور نہ خدا کی جھوٹی قسم کھائے اور اگر کوئی جاہلانہ برتاؤ کرے تو تحمل سے کام لے۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جب کسی صالح کو گالی دی جائے تو وہ کہے میں روزہ دار ہوں تجھ پر سلام میں تجھے گالی نہ دوں گا جس طرح تو نے مجھے گالی دی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو میرے روزہ دار بندہ کو گالی دے گا تو اس کی سزا جہنم ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے رات میں شعر مت پڑھو اور ماہ رمضان میں نہ دن میں پڑھو نہ رات میں۔ ان کے فرزند اسمعیل نے کہا اگرچہ وہ اشعار ہماری شان میں ہوں فرمایا ہاں چاہے ہمارے متعلق ہوں۔

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امیر المومنین نے فرمایا

صلوات الله علیه علیکم فی شهر رمضان بکثرة الاستغفار والدعاء فاما الدعاء فیدفع عنکم البلاء واما الاستغفار فیمحی ذنوبکم وبهذا الاسناد کان علی بن الحسین علیه السلام اذا کان شهر رمضان لم یتکلم الا بالدعاء والتسبیح والاستغفار والتکبیر فاذا افطر قال اللهم ان شئت ان تفعل فعلت (ح)

ماہ رمضان میں بکثرت استغفار کرتے اور دعائیں مانگو۔ دعا دافع بلا ہے اور استغفار تمہارے گناہوں کو محو کرنے والا ہے اور اسی اسناد کے ساتھ حضرت علی بن الحسین کے متعلق ہے کہ جب ماہ صیام آتا تو آپ سوائے دعا اور استغفار اور تکبیر کوئی کلام نہ کرتے اور جب افطار کرتے تو فرماتے اگر تو چاہے تو میرے گناہ معاف کر دے اور میری دعا قبول کر لے

۹۔ قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول ان الصیام لیس من الطعام والشراب وحده ان مریم علیها السلام قالت انی نذرت للرحمن صوما ای صمتا فاحفظوا السنتکم وغضوا ابصارکم ولا تنازعوا ولا تحاسدوا فان الحسد یاکل الایمان کما تاکل النار الحطب (ح)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے روزہ صرف نہ کھانے اور نہ پینے کا نام نہیں جناب مریم نے کہا تھا اللہ کے لئے میں نے صوم نذر کیا ہے یعنی خموشی کے ساتھ روزہ پس اپنی زبانوں کو محفوظ رکھو اور اپنی آنکھوں کو جھکائے رہو آپس میں جھگڑا نہ کرو حسد نہ کرو کیونکہ حسد ایمان کو اس طرح کھا لیتا ہے جس طرح آگ لکڑی کو

۔ قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول الکذبة تنقض الوضوء وتفطر الصائم قال قلت هلکنا قال لیس حیث تذهب انما ذلک الکذب علی الله وعلی رسوله وعلی الائمة علیهم السلام (ح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے سنا جھوٹ سے وضو اور روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ میں نے کہا تب تو ہم ہلاک ہوتے فرمایا یہ بات نہیں ہے۔ جھوٹ سے مراد ہے اللہ و رسول اور ائمہ اطہار پر جھوٹ بولنا۔

۱۱۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله ان الله کره لی ست خصال ثم کرهتهن للاوصیاء من ولدی واتباعهم من بعدی الرفث والجماع فی الصوم (ض)

رسول اللہ نے فرمایا اللہ نے برا جانا ہے میرے لئے چھ باتوں کو پھر برا جانا ان کو میری اولاد سے میرے اوصیا کے لئے اور ان کے تابعین کے لئے ان میں ایک فحش کلام اور جماع روزہ میں

باب ۱۲

صوم رسول اللہ

۱۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال سمعته یقول صام رسول الله صلی الله علیه وآله حتی قیل ما افطر ثم افطر حتی قیل ما یصوم ثم صام صوم داود علیه السلام

حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے روزے رکھے تا اینکہ کہا گیا اب ترک ہی نہ کریں گے پھر نہ رکھے تو کہا گیا کہ اب نہ رکھیں گے پھر حضرت نے صوم داؤد رکھا

يوماً ويوماً لا ثم قبض على صيام ثلاثة ايام في الشهر قال إنّهن يعدلن صوم الشهر كله ويذهبن بوحر الصدور والوحر الوسوسة قال حماد فقلت واي الايام هي قال اول خميس في الشهر واول اربعاء بعد العشر منه وآخر خميس فيه فقلت كيف صارت هذه الايام التي تصام فقال ان من قبلنا من الامم كان اذا نزل على احدهم العذاب نزل في هذه الايام فصام رسول الله صلى الله عليه وآله هذه الايام المخوفة (حسن)

ایک دن دوسرے دن نہیں پھر ہر ماہ میں تین دن رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہ برابر ہیں پورے مہینے کے روزوں کے اور ان سے سینوں کے وسوسے دور ہو جاتے ہیں میں نے کہا وہ کون سے دن ہیں فرمایا جمعرات اور دس دن کے بعد کا بدھ اور آخر جمعرات۔ میں نے کہا ان ایام میں روزہ کیوں رکھا جائے فرمایا ہم سے پہلی قوموں پر ان ایام میں عذاب نازل ہوئے اس لئے رسول اللہ ان ایام میں روزہ رکھتے تھے

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله اول ما بعث يصوم حتى يقال ما يفطر ويفطر حتى يقال ما يصوم ثم ترك ذلك فصام يوماً وافطر يوماً وهو صوم داود ثم ترك ذلك وصام الثلاثة الايام الغر ثم ترك ذلك وفرقها في كل عشرة ايام يوماً خميسين بينهما اربعاء فقبض عليه السلام وهو يعمل ذلك (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ بعثت کے آغاز سے اتنے روزے رکھتے تھے کہ کہا جاتا تھا اب روزہ ترک ہی نہ کریں گے اور پھر نہ رکھتے تھے یہاں تک کہ کہا جاتا تھا اب نہ رکھیں گے پھر حضور نے یہ طریقہ کہ ایک روز روزہ رکھتے ایک روز ناغہ دیتے جس روز صوم ہوتا وہ صوم داؤد سا ہوتا پھر یہ طریقہ ترک کیا اور مہینے کے پہلے تین دن روزہ رکھنے لگے پھر یہ صورت ترک کی اور ان کے درمیان فرق ڈالا اور ہر دس میں جب جمعرات ہوتی تو روزہ رکھتے مرتے دم تک یہی معمول رہا۔

۳۔ قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول كان رسول الله صلى الله عليه وآله يصوم حتى يقال لا يفطر ثم صام يوماً وافطر يوماً ثم صام الاثنين والخميس في آخر الشهر وكان يقول ذلك صوم الدهر وقد كان ابي يقول ما من احد ابغض الي من رجل يقال له كان رسول الله يفعل كذا وكذا فيقول لا يعذبني الله على ان اجتهد في الصلاة كانه يرى ان رسول الله صلى الله عليه وآله ترك شيئاً من الفضل عجزاً عنه (حسن)

فرمایا امام علیہ السلام نے کہ رسول اللہ اتنے لگاتار روزے رکھتے تھے گویا ناغہ ہی نہ کریں گے پھر ایک دن رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے پھر پیر اتوار اور جمعرات کو آخر ماہ میں رکھنے لگے اور فرماتے تھے یہ صوم الدہر ہے اور میرے والد ماجد فرمایا کرتے تھے میرا سب سے بڑا دشمن وہ ہے جس سے کہا جائے کہ رسول اللہ ایسا ایسا کرتے تھے اور وہ کہے اللہ مجھے عذاب نہ کرے گا اگر میں نماز بجا لاتا رہوں گویا وہ یہ سمجھتا ہے کہ حضرت رسول خدا نے ازراہ عجز کچھ چیزوں کو چھوڑ دیا ہے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كنّ نساء النبي صلى الله عليه وآله اذا كان عليهن صيام اخّرن ذلك الى شعبان كراهة ان يمنعن رسول الله صلى الله عليه وآله

فرمایا ازواج رسول پر جب روزے قضا ہوتے تھے تو ان کو ماہ شعبان میں رکھتی تھیں وہ برا جانتی تھیں اس کو کہ رسول اللہ کو مقاربت سے منع کریں۔

فاناکان شعبان صمن وکان رسول اللہ یقول شعبان شہری (ص)

۳- قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ھل صام احد من ابائک شعبان قال خیر ابائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ صامہ (موثق)

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ فاما الذی جاء فی صوم شعبان سئل علیہ السلام عنہ فقال ما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولا احد من ابائی قال ذلک لان قوما قالوا ان صیامہ فرض مثل شہر رمضان ووجوبہ مثل وجوب شہر رمضان وان من افطر یوما منہ فعلیہ من الکفارۃ مثل علی ما فطر یوما من شہر رمضان وانما قول العالم علیہ السلام ما صامہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ولا احد من ابائی ای ما صامہ فرضا واجبا تکذیبا لقول من زعم انہ فرض وانما کانوا یصومونہ سنۃ فیہا فضل ولیس علی من لم یصمہ شئی (ص)

۶- قال قال قبض النبی صلی اللہ علیہ وآلہ علی صوم شعبان ورمضان وثلثۃ ایام فی کل شہر اول خمیس واوسط اربعا واخر خمیس وکان ابو جعفر وابو عبد اللہ علیہما السلام یصومان ذلک (موثق)

اور ماہ شعبان میں روزہ رکھتی تھیں حضرت رسولخدا نے فرمایا شعبان میرا مہینہ ہے

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا کیا آپ کے آبا میں سے کسی نے شعبان کا روزہ رکھا ہے فرمایا میرے آبا میں سے بہترین یعنی رسولخدا نے ماہ شعبان کے روزے رکھے ہیں

حضرت ابو عبد اللہ نے ایسا ہی فرمایا ہے۔ سوال کرنے والے نے ماہ شعبان کے روزوں کے وجوب کے متعلق سوال کیا حضرت نے فرمایا نہ رسولخدا نے روزے رکھے نہ میرے آبا میں سے کسی نے یہ اس وجہ سے فرمایا کہ کچھ لوگوں کا عقیدہ یہ تھا کہ شعبان کے روزے بھی رمضان کے روزوں کی طرح فرض ہیں اور ان کے نہ رکھنے پر وہی کفارہ ہے جو ماہ رمضان کے روزے نہ رکھنے کا ہے پس امام علیہ السلام کا یہ فرمانا کہ نہ رسولخدا نے رکھے اور نہ میرے آبا میں سے کسی نے۔ تھا کہ بہ نیت واجب وفرض نہیں رکھے یہ تکذیب ہے ان لوگوں کے قول کی جو کہتے تھے کہ فرض ہیں۔ رسولخدا اور ائمہ شعبان کے روزے بہ نیت ثواب رکھتے تھے۔ اگر کوئی شخص نہ رکھے تو اس پر کفارہ نہیں

فرمایا حضرت رسولخدا ہمیشہ شعبان ورمضان کے روزے رکھتے تھے اور تین دن ہر مہینہ میں پہلی جمعرات درمیانی چہارشنبہ اور آخر جمعرات کو اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام اسی طرح روزے رکھتے تھے۔

باب ۱۳

فضیلت صوم شعبان

۱- قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول صوم شعبان وشہر رمضان متتابعین توبۃ من اللہ واللہ

فرمایا ماہ شعبان اور ماہ رمضان کے پے درپے روزے رکھنا توبہ کرنا ہے اللہ سے بخدا۔

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن الحسین علیه السلام یصل ما بین شعبان و رمضان و یقول شهرین متتابعین توبة من الله (مجہول)

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن الحسین علیهما السلام یصل ما بین شعبان و رمضان و یقول صوم شهرین متتابعین توبة من الله (مجہول)

۴ - عن ابی جعفر علیه السلام قال کان رسول الله صلی الله علیه و آله یصوم شعبان و رمضان و یصلهما و ینهی الناس ان یصلوهما و کان یقول هما شهرا الله و هما کفارة لما قبلهما و لما بعدهما من الذنوب (حق)

۵ - قلت لابی عبد الله علیه السلام ما تقول فی الرجل یصوم شعبان و شهر رمضان فقال هما الشهران اللذان قال الله تبارک و تعالی شهرین متتابعین توبة من الله قلت فلا یفصل بینهما قال اذا افطر فی اللیل فهو فصل و انما قال رسول الله صلی الله علیه و آله لا وصال فی صیام یعنی لا یصوم الرجل یومین متوالیین من غیر افطار و قد یستحب للعبد ان لا یدع السحور (حق)

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام انه سأله عن الصوم فی الحضر فقال ثلاثة ایام فی کل شهر الخمیس من جمعة و الاربعاء من جمعة و الخمیس من جمعة اخری و قال قال امیر المومنین علیه السلام صیام شهر الصبر و ثلاثة ایام من کل شهر یذهبن ببلابل الصدور و صیام ثلاثة ایام من کل شهر صیام الدهر ان الله عز و جل یقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها (حسن)

۷ - قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن الصیام فی الشهر کیف هو قال فی الشهر فی کل عشر یوم ان الله

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام ملا دیتے تھے شعبان اور رمضان کے روزے اور فرماتے تھے دو مہینے پے در پے روزے رکھنا اللہ سے توبہ کرنا ہے

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے کہ حضرت علی بن الحسین شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور فرماتے تھے یہ دو مہینے پے در پے اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں

فرمایا حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسولخدا شعبان اور رمضان کے روزے ملا کر رکھتے تھے اور لوگوں کو اس اتصال سے منع کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ یہ دونوں اللہ کے مہینے ہیں اور یہ کفارہ بن جاتے ہیں اپنے سے پہلے اور اپنے سے بعد کے گناہوں کا ذنب سے مراد یہ ہے کہ آخر شعبان اور اول رمضان کے روزے [illegible]

میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے متعلق جو شعبان و رمضان دونوں ماہ کے روزے رکھے فرمایا ان دو مہینوں کے متعلق اللہ نے فرمایا یہ دو مہینے پے در پے اللہ سے توبہ کرنے کے ہیں میں نے کہا تو کیا ان کے درمیان فاصلہ نہ دے فرمایا جب رات کو افطار کرے گا تو یہی فاصلہ ہو جائے گا رسول اللہ نے فرمایا ہے روزہ میں اتصال نہیں یعنی بغیر افطار دو روزے لگاتار نہ رکھے اور سحری کھانا ترک نہ کرے -

حضرت سے حضر کے روزہ کے متعلق پوچھا فرمایا تین دن ہر مہینہ میں پہلے جمعہ سے پہلے جمعرات کو اور دوسرے جمعہ سے پہلے چہارشنبہ کو اور آخر جمعہ سے پہلے جمعرات کو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ماہ رمضان کا نام صبر ہے اور ہر ماہ تین دن روزہ رکھنا سینوں سے وسوسوں کو دور کرتا ہے اور یہ صیام الدہر کہلاتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اللہ اس کو دس گنا ثواب دے گا

میں نے امام رضا علیہ السلام سے مہینہ کے روزوں کے متعلق پوچھا کہ کتنے دن رکھے جائیں فرمایا ہر مہینہ میں دس دن کے بعد ایک دن

بارك وتعالٰى يقول من جاء بالحسنة فله عشر امثالها ثلثة ايام فى الشهر صوم الدهر (حن)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اسے دس گنا ثواب ملے گا پس ہر ماہ تین دن کے روزے پورے مہینے کے روزوں کے برابر ہو جاتے ہیں۔

۸ عن ابي جعفر عن ابيه عليهما السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من صام شعبان كان له طهرا من كل زلة ووصمة وبادرة قال ابو حمزة قلت لابي جعفر عليه السلام ما الوصمة قال اليمين فى المعصية والنذر فى المعصية قلت فى البادرة قال اليمين عند الغضب والتوبة منها عند الندم (حن)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو ماہ شعبان میں روزہ رکھے تو وہ پاک کرے گا اس کو ہر لغزش سے۔ وصمہ سے اور بادرہ سے۔ ابو حمزہ نے کہا وصمہ کیا ہے فرمایا معصیت میں قسم کھانا۔ معصیت میں نذر کرنا۔ میں نے کہا بادرہ کیا ہے فرمایا غصہ میں قسم کھانا اور نادم ہو کر توبہ کرنا۔

۹ - قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن افضل ما جرت به السنة فى التطوع من الصوم فقال ثلثة ايام فى كل شهر الخميس فى اول الشهر والاربعاء فى وسط الشهر والخميس فى اخر الشهر قال قلت له هذا جميع ما جرت به السنة فى الصوم فقال نعم (موثق)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ سنتی روزوں میں بہترین سنت کیا ہے فرمایا ہر مہینہ میں تین روزے اول ماہ میں جمعرات کو درمیان ماہ میں بدھ کو اور آخر ماہ میں جمعرات کو میں نے کہا روزہ میں کل یہی سب سے بہتر سنت ہے فرمایا ہاں۔

۱۰ قال قيل لابي عبد الله عليه السلام ما جاء فى الصوم فى يوم الاربعاء فقال قال امير المؤمنين ع ان الله عز وجل خلق النار يوم الاربعاء فاوجب صومه ليتعوذ به من النار (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا چہار شنبہ کے روزہ کا حکم کیوں ہے فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو چہار شنبہ کو پیدا کیا ہے پس اس کا روزہ لازم قرار دیا تاکہ آتش دوزخ سے پناہ ملے

۱۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام ان رسول الله صلى الله عليه وآله سئل عن صوم خميسين بينهما اربعا فقال اما الخميس فيوم تعرض فيه الاعمال واما الاربعاء فيوم خلقت فيه النار واما الصوم فجنة (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ سے پوچھا ان دو جمعراتوں کے روزوں کے متعلق جن کے بیچ میں جمعہ ہو فرمایا پنجشنبہ وہ دن ہے کہ اس میں اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور بدھ وہ دن ہے جس میں آگ کو پیدا کیا گیا پس روزہ اس کی سپر ہے۔

۱۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال انما يصام يوم الاربعاء لانه لم يعذب امة فيما مضى الا فى يوم الاربعاء وسط الشهر فيستحب ان يصام ذلك اليوم (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بدھ کے روزہ روزہ اس لیے رکھا جاتا ہے کہ زمانہ ماضی میں جس قوم پر عذاب آیا ہے اسی دن آیا ہے لہٰذا اس دن روزہ مستحب قرار دیا گیا۔

۳۔ قال قال لی ابو عبد الله علیہ السلام اذا کان فی اول الشھر خمیسان فصم اولھما فانہ افضل واذا کان فی آخر الشھر خمیسان فصم آخرھما فانہ افضل (ض)

فرمایا حضرت نے جب مہینہ کے اول میں دو پنجشنبہ ہوں تو پہلے کا روزہ رکھو اور اگر آخر میں دو آئیں تو آخر کا رکھو یہی افضل ہے۔

باب ۱۴

سحری کھانے کا استحباب

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن السحور لمن اراد الصوم اواجب ھو علیہ فقال لا باس ان لا یتسحر ان شاء واما فی شھر رمضان فانہ افضل ان یتسحر نحب ان لا یترک فی شھر رمضان (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا سحری کے متعلق آیا اس کا کھانا روزہ رکھنے والے کے لئے واجب ہے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ سحری کھالے لیکن ماہ رمضان میں بہتر یہ ہے کہ سحری کھائے ہم یہ پسند کرتے ہیں کہ ماہ رمضان میں سحری ترک نہ کرے

۲۔ قال سألتہ عن السحور لمن اراد الصوم فقال اما فی شھر رمضان فان الفضل فی السحور ولو بشربۃ من ماء واما التطوع فمن احب ان یتسحر فلیفعل ومن لم یفعل فلا باس (موثق)

میں نے سحری کے متعلق پوچھا فرمایا ماہ رمضان میں سحری کھانا افضل ہے اگرچہ ایک گھونٹ پانی ہی ہو اور جو سحری کھانا چاہے وہ کھائے اور جو نہ چاہے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۳۔ عن جعفر عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ السحور برکۃ وقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لا تدع امتی السحور ولو علی حشفۃ تمر

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سحری کھانا برکت ہے اور یہ بھی فرمایا کہ میری امت سحری ترک نہ کرے اگرچہ ایک خرما ہی ہو۔

باب ۱۵

وقت افطار صائم کیا کہے

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان رسول اللہ

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ حضرت رسولخدا

اذا افطر قال اللهم لك صمنا وعلى رزقك افطرنا فتقبله منا ذهب الظمأ وابتلت العروق وبقي الاجر

جب افطار کرتے تو فرماتے یا اللہ ہم نے روزہ رکھا اور تیرے رزق پر افطار کیا پس اس کو قبول کر ہماری پیاس گئی اور سوکھی رگیں سیراب ہوئیں اور اجر باقی رہا۔

باب ۱۶

وصال وصوم الدہر

۱۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما الوصال فی الصیام قال فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال لا وصال فی صیام ولا صمت یوما الی اللیل ولا عتق قبل ملک (مجہول)

میں نے پوچھا صوم وصال کیا ہے فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ دو روزے ملانے نہیں چاہییں یعنی رات بھی شامل کر لی جائے اور ملکیت سے پہلے غلام آزاد نہیں کیا جاتا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الوصال فی الصیام ان یجعل عشاءہ سحورہ (ح)

فرمایا حضرت نے صوم وصال یہ ہے کہ شام کا کھانا نہ کھائے اور اسے سحری سے ملا دے

۳۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام الوصال فی الصیام قال المواصل فی الصیام یصوم یوماً ولیلۃ ویفطر فی السحر (ض)

فرمایا صوم وصال یہ ہے کہ دن اور رات کا روزہ رکھے اور صبح کو کھائے

۴۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن صوم الدہر قال لم نزل نکرہہ (حسن)

میں نے صوم دہر کے متعلق پوچھا آپ نے کہا اس کے متعلق کچھ نازل نہیں ہوا لیکن ہم اسے برا جانتے ہیں۔

۵۔ سالتہ عن صوم الدہر فکرہہ وقال لا باس ان یصوم یوماً ویفطر یوماً (ض)

میں نے ہمیشہ روزہ رکھنے کے متعلق یعنی لگاتار روزے رکھنے کے متعلق پوچھا تو حضرت نے اس کو برا سمجھا اور فرمایا کوئی حرج نہیں اس میں کہ ایک روز روزہ رکھے اور ایک روز افطار کرے

باب ۷

صبح کے دھوکہ میں کھانا اور پینا

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ سئل عن تسحر ثم خرج من بیتہ وقد طلع الفجر و تبین قال یتم صومہ ذلک ثم لیقضہ فان تسحر فی غیر رمضان بعد الفجر افطر ثم قال ان ابی کان لیلۃ یصلی و انا آکل فانصرف فقال اما جعفر فقد اکل و شرب بعد الفجر فامرنی فافطرت ذلک الیوم فی غیر شہر رمضان

حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو سحری کھانے کے بعد گھر سے نکلے تو معلوم ہو کہ صبح ہو گئی فرمایا اپنا روزہ تمام کرے اور بعد میں قضا بجا لائے اور اگر علاوہ رمضان کے ایسا ہو تو افطار کرلے میرے والد نماز شب پڑھ رہے تھے اور میں سحری کھا رہا تھا نماز کے بعد آئے اور فرمایا صبح ہو گئی اور جعفر کھا رہے ہیں پس میں نے اس دن روزہ نہ رکھا مگر یہ ماہ رمضان کے علاوہ تھا۔

۲۔ قال سألتہ عن رجل اکل و شرب بعد ما طلع الفجر فی شہر رمضان فقال ان کان قام فنظر فلم یر الفجر فاکل ثم عاد فرای الفجر فلیتم صومہ ولا اعادۃ علیہ وان کان قام فاکل و شرب ثم نظر الی الفجر فرای انہ قد طلع الفجر فلیتم صومہ و یقضی یوماً آخر لانہ بدأ بالاکل قبل النظر فعلیہ الاعادۃ (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں طلوع فجر کے بعد کھائے پیئے فرمایا اگر اس نے کھڑے ہو کر دیکھا اور صبح کے آثار نہ پائے اور کھانے پینے کے بعد ہی صبح ہو گئی تو روزہ کو تمام کرے اس پر اعادہ نہیں اور اگر کھانے پینے کے بعد نظر کی اور آثار صبح نمودار پائے تو روزہ تمام کرے اور دوسرے روز روزہ رکھے کیونکہ اس نے ابتدا کھانے سے کی تھی اور دیکھا بعد میں۔

۳۔ قلت لابی عبداللہ علیہ السلام امر الجاریۃ ان تنظر طلع الفجر ام لا فتقول لم یطلع فآکل ثم انظرہ فاجدہ قد طلع حین نظرت قال تتم یومک ثم تقضیہ اما انک لو کنت انت الذی نظرت ما کان علیک قضاؤہ (حسن)

میں نے حضرت سے کہا کہ میں نے کنیز کو حکم دیا کہ دیکھے صبح ہوئی یا نہیں اس نے کہا نہیں ہوئی پس میں کھا لیتا ہوں پھر میں دیکھتا ہوں کہ صبح نمودار ہو گئی۔ فرمایا اس دن کو تمام کرو اور روزہ کی قضا بجا لاؤ اگر تم نے خود دیکھا ہوتا تو قضا لازم نہ ہوتی۔

۴۔ قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن رجل خرج فی شہر رمضان و اصحابہ یتسحرون فی بیت فنظر الی الفجر فناداہم فکف بعضہم و ظن بعضہم انہ یسخر فاکل فقال یتم صومہ و یقضی (مجہول)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو ماہ رمضان میں گھر سے نکلے اور اس کے اصحاب کسی گھر میں کھا رہے تھے میں نے طلوع صبح کے آثار دیکھ کر ان سے کہا صبح ہو گئی بعض تو رک گئے اور بعض نے دل لگی سمجھی فرمایا انکو روزہ پورا کرنا اور قضا بجا لانی چاہیے

قال قلت لابي ابراهيم عليه السلام يكون علىّ
يوم واليومان من شهر رمضان فاتسحر مصبحا
افطر ذلك اليوم واقضي مكان ذلك يوما آخر او اتم على
صوم ذلك اليوم واقضي يوما آخر فقال لا بل تفطر
ذلك اليوم لانك اكلت مصبحا وتقضي يوما آخر (مجهول)
- قال سالته عن رجل شرب بعد ما طلع الفجر
وهو لا يعلم في شهر رمضان قال يصوم يومه
ذلك ويقضي يوما آخر وان كان قضاء لرمضان
في شوال او غيره فشرب بعد الفجر فليفطر يومه ذلك
ويقضي (ض)
- قال سالته عن رجلين قاما فنظرا الى الفجر فقال
احدهما هو ذا وقال آخر ما ارى شيئا قال فليأكل
الذي لم يستبين له الفجر وقد حرم على الذي نظر انه
رأى الفجر ان الله عزوجل يقول كلوا واشربوا حتى
يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر
(موثق)

میں نے پوچھا ایک دن یا دو دن ماہ رمضان میں، ایسے ہوئے کہ میں نے سحری صبح ہوتے کھائی تو آیا اس روز روزہ نہ رکھوں یا اس روز پورا روزہ رکھوں اور دوسرے روز قضا کروں فرمایا اسی روز روزہ نہ رکھ کیونکہ تو نے اسی روز صبح کو کھایا ہے اور دوسرے روز ادا کر

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو طلوع فجر کے بعد پانی پی لے اور وہ ماہ رمضان کا روزہ نہ جانتا ہو فرمایا وہ اس دن روزہ رکھے اور دوسرے دن اس کی قضا بجالائے اور اگر یہ روزہ ماہ رمضان کی قضا کا ہے شوال وغیرہ میں اور بعد فجر پانی پی لیا ہے تو روزہ ختم کرے اور اس کی قضا بجالائے

میں نے پوچھا ان دو شخصوں کے متعلق جنہوں نے کھڑے ہو کر صبح کو جانچا ایک نے کہا نمودار ہو گئی دوسرے نے کہا میں تو آثار نہیں پاتا فرمایا جس پر صبح ظاہر نہیں ہوئی وہ کھالے اور جس پر ظاہر ہو گئی ہے اس پر کھانا حرام ہے اللہ تو فرماتا ہے کھاؤ پیو یہاں تک کہ صبح کی سفیدی سیاہی سے جدا ہو جائے۔

باب ۱۸
صبح کی شناخت

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذن ابن
ام مكتوم لصلوة الغداة ومر رجل برسول الله
صلى الله عليه وآله وهو يتسحر فدعاه ان يأكل معه
فقال يا رسول الله قد اذن المؤذن للفجر فقال ان
هذا ابن ام مكتوم وهو يؤذن بليل فاذا اذن بلال
فعند ذلك فامسك (ض)

فرمایا کہ ابن ام مکتوم نے اجازت لی رسول اللہ سے نماز صبح کی اذان کی۔ ایک شخص حضرت کی طرف سے گزرا درانحالیکہ آپ سحری کھا رہے تھے حضرت نے اس کو اپنے ساتھ کھانے کے لئے بلایا اس نے کہا یا رسول اللہ موذن صبح کی اذان دے رہا ہے فرمایا یہ ابن ام مکتوم ہے یہ رات کو اذان دیتا ہے جب بلال اذان دے تب کھانے سے رک جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ قبل طلوع فجر اذان کا جواز ہے

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال الفجر هو الذی اذا رأیته معترضاً کانه بیاض سورا (حسن)

فرمایا حضرت نے صبح وہ ہے کہ آسمان پر سفیدی اس طرح نظر آئے جیسے جلہ کی نہر سورا کی سفیدی

۳ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الخیط الابیض من الخیط الاسود فقال بیاض النهار من سواد اللیل قال وکان بلال موذن النبی صلی الله علیه وآله وابن ام مکتوم وکان اعمی یؤذن بلیل ویؤذن بلال حین یطلع الفجر فقال النبی صلی الله علیه وآله اذا سمعتم صوت بلال فدعوا الطعام والشراب فقد اصبحتم (ض)

میں نے پوچھا کیا مطلب ہے سفید تاگے اور سیاہ تاگے کا فرمایا جب دن کی سفیدی رات کی سیاہی میں نمایاں ہو اور فرمایا حضرت رسولخدا کے دو موذن تھے بلال اور ابن ام مکتوم جو نابینا تھے یہ رات میں اذان دیتے تھے اور بلال صبح نمودار ہوتے پر پس جب بلال کی آواز اذان سنو تو کھانا پینا ترک کردو کیونکہ صبح ہو جاتی ہے

۴ عن احدهما علیهما السلام فی قول الله عز وجل احل لکم لیلة الصیام الرفث الی نسائکم الایة فقال نزلت فی خوات بن جبیر الانصاری وکان مع النبی صلی الله علیه وآله فی الخندق وهو صائم فامسی وهو علی تلک الحال وکانوا قبل ان تنزل هذه الایة اذا نام احدهم حرم علیه الطعام والشراب فجاء خوات الی اهله حین امسی فقال هل عندکم طعام فقالوا لا تنم حتی نصلح لک طعاما فاتکی فنام فقالوا له قد فعلت قال نعم فبات علی الحال فاصبح ثم غدا الی الخندق فجعل یغشی علیه فمر به رسول الله صلی الله علیه وآله فلما رای الذی به اخبره کیف کان امره فانزل الله عز وجل فیه الایة وکلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر (م)

اماموں میں سے کسی ایک نے اس آیت کے متعلق فرمایا ، حلال ہے تمہارے لئے ماہ صیام کی رات کو عورتوں کے پاس جانا . فرمایا یہ نازل ہوئی خوات بن جبیر انصاری کے بارہ میں۔ وہ جنگ خندق میں رسول اللہ کے ساتھ روزہ سے تھا اسی حال میں شام ہو گئی یہ واقعہ اس آیت کے نازل ہونے سے پہلے کا ہے اس زمانہ میں اگر کوئی سو جاتا تھا تو کھانا پینا اس پر حرام ہو جاتا تھا۔ خوات اپنے گھر والوں کے پاس آیا شام کو اور ان سے کہا کچھ کھانے کو ہے۔ انھوں نے کہا تم سو مت ہم تیار کئے دیتے ہیں وہ تکیہ پر سر رکھ کر سو گیا۔ لوگوں نے جاگتے پر اس سے کہا تم سو گئے اس نے کہا ہاں پس بغیر کھائے صبح تک سوتا رہا صبح کو خندق کھودنے کے لئے آ گیا۔ اس کو غش آ گیا رسول اللہ اس کی طرف سے گزرے جب آپ کو اطلاع ملی تو یہ آیت نازل ہوئی کھاؤ پیو جب تک صبح کا سفید خط رات کے کالے خط سے جدا نہ ہو صبح کے وقت

۵ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام فقلت متی یحرم الطعام والشراب علی الصائم وتحل الصلوة صلوة الفجر فقال اذا اعترض الفجر وکان کالقبطیة البیضاء فثم یحرم الطعام ویحل الصیام وتحل الصلوة صلوة الفجر قلت فلسنا فی وقت الی ان یطلع شعاع الشمس

میں نے حضرت سے پوچھا روزہ دار پر کھانا پینا کب حرام ہوتا ہے اور صبح کی نماز کا وقت کب آتا ہے فرمایا جب صبح نمودار ہو جائے سفید چادر کی طرح پھر کھانا حرام ہے روزہ شروع ہوتا ہے اور نماز صبح کا وقت آ جاتا ہے میں نے کہا کیا سورج کے طلوع ہونے پر نہیں

فقال هیهات رین تذهب تلک صلوٰۃ الصبیان (۴)

فرمایا افسوس تم کہاں جا رہے ہو یہ تو بچوں کی نماز ہوئی

باب ۱۹
دھوکہ میں قبل از وقت افطار کر لینا

۱۔ قال سالتہ عن قوم صاموا شہر رمضان فغشیہم سحاب اسود عند غروب الشمس فظنوا انہ لیل فافطروا ثم ان السحاب انجلی فاذا الشمس فقال علی الذی افطر صیام ذلک الیوم ان اللہ یقول ثم اتموا الصیام الی اللیل فمن اکل قبل ان یدخل اللیل فعلیہ قضاؤہ لانہ اکل متعمداً (موثق)

میں نے سوال کیا کچھ لوگوں نے ماہ رمضان کا روزہ رکھا بادل غروب شمس کے وقت چھا گیا یہ سمجھ کر کہ سورج غروب ہو گیا روزہ افطار کر لیا بعد میں دھوپ نکل آئی فرمایا جس نے اس روزہ افطار کیا ہے تو اللہ فرماتا ہے روزہ رات تک تمام کرو چونکہ اس نے رات کے داخل ہونے سے پہلے ہی افطار کر لیا لہذا اس پر روزہ کی قضا ہے کیونکہ اس نے عمداً کھایا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قوم صاموا شہر رمضان فغشیہم سحاب اسود عند غروب الشمس فرأوا انہ اللیل فافطر بعضہم ثم ان السحاب انجلی فاذا الشمس قال علی الذی افطر صیام ذلک الیوم ان اللہ عزوجل یقول واتموا الصیام الی اللیل فعلیہ قضاؤہ لانہ اکل متعمداً (ص)

ترجمہ اوپر گزرا

باب ۲۰
ماہ رمضان میں بھول کر کھانا پینا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن رجل نسی فاکل وشرب ثم ذکر قال لا یفطر انما ھو شیٔ رزقہ اللہ عزوجل فلیتم صومہ (موثق)

میں نے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جو روزہ میں بھول کر کھا لے پھر اسے یاد آئے فرمایا وہ روزہ توڑے نہیں خدا نے اس صورت میں رعایت کی ہے لہذا اسے چاہیے کہ اپنا روزہ پورا کرے

۲ - قال سألته عن رجل صام في شهر رمضان فأكل وشرب ناسياً قال يتم صومه وليس عليه قضاؤه (موثق)

میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں کوئی بھول کر کھا لے فرمایا روزہ پورا کرے اس روزہ کی قضا اس پر نہ ہوگی۔

۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل نسي فيأكل في شهر رمضان قال يتم صومه فإنما هو شيء أطعمه الله (ح)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو بھول کر کھالے فرمایا اس کا روزہ نہیں ٹوٹے گا ایسے کھانے کو اللہ نے معاف کیا ہے

باب ۲۱

وقت افطار

۱ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال وقت سقوط القرص ووجوب الإفطار من الصيام أن يقوم بحذاء القبلة ويتفقد الحمرة التي ترتفع من المشرق فإذا جازت قمة الرأس إلى ناحية المغرب فقد وجب الإفطار وسقط القرص (ض)

فرمایا جب سورج غروب ہو جائے تو افطار واجب ہے جب کہ قبلہ کے مقابل کھڑا ہو اور دیکھے اس سرخی کو جو جانب مشرق بلند ہو جب وہ سر پر سے ہٹ کر جانب مغرب جائے اور سورج غروب ہو جائے تو روزہ افطار کرنا واجب ہے

۲ - قال سمعت أبا جعفر عليه السلام يقول إذا غابت الحمرة من هذا الجانب يعني ناحية المشرق فقد غابت الشمس في شرق الأرض وغربها (مجہول)

فرمایا حضرت نے جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے تو سمجھو سورج مشرق و مغرب میں غائب ہو گیا

۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال سئل عن الإفطار قبل الصلوة أو بعدها قال إن كان معه قوم يخشى أن يحبسهم عن عشائهم فليفطر معهم وإن كان غير ذلك فليصل وليفطر (ض)

حضرت سے پوچھا گیا افطار قبل نماز ہو یا بعد نماز فرمایا اگر کچھ لوگ اس کے ساتھ ہوں اور اس کا اندیشہ ہو کہ ان کے کھانے میں دیر ہو جائے گی تو قبل نماز افطار کرلے ورنہ نماز پڑھ کر افطار کرے

باب ۲۲

جو عمداً بغیر عذر روزہ ترک کرے

۱ - عن أبي عبد الله عليه السلام في رجل أفطر من

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو روزہ نہ رکھے

شهر رمضان متعمداً يوماً واحداً من غير عذر قال يعتق نسمة او يصوم شهرين متتابعين او يطعم ستين مسكيناً فان لم يقدر تصدق بما يطيق (م)

ماہ رمضان میں قصداً ایک دن بغیر عذر توڑ دیا تو ایک غلام آزاد کرے یا دو ماہ پے در پے روزے رکھے یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو صدقہ دے۔

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن رجل افطر يوماً من شهر رمضان متعمداً فقال ان رجلاً اتى النبي صلى الله عليه وآله فقال هلكت يا رسول الله فقال ما لك فقال النار يا رسول الله قال وما لك قال وقعت على اهلي قال تصدق واستغفر فقال الرجل فوالذي عظم حقك ما تركت في البيت شيئاً لا قليلاً ولا كثيراً قال فدخل رجل من الناس بمكتل من تمر فيه عشرون صاعاً يكون عشرة اصوع بصاعنا فقال له رسول الله صلى الله عليه وآله خذ هذا التمر فتصدق به فقال يا رسول الله على من تصدق به وقد اخبرتك انه ليس في بيتي قليل ولا كثير قال فخذه واطعمه عيالك واستغفر الله قال فلما خرجنا قال اصحابنا انه بدأ بالعتق فقال اعتق او صم او تصدق (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے متعلق جس نے ماہ رمضان میں قصداً روزہ نہ رکھا۔ حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا فرمایا کیا معاملہ ہے اس نے کہا میں تو مستحق دوزخ ہو گیا۔ حضرت نے فرمایا آخر کیوں۔ اس نے کہا میں نے روزہ میں اپنی عورت سے جماع کیا فرمایا کفارہ دے اور استغفار کر اس نے کہا میرے گھر میں تو کم یا زیادہ کچھ بھی نہیں اتنے میں ایک شخص آیا ایک پیمانہ میں خرمے ہوئے جو ہمارے وزن سے دس صاع ہونگے۔ حضرت نے اس آدمی سے یہ خرمے لے لئے اور صدقہ دیدے (بجائے کفارہ) اس نے کہا یا رسول اللہ میں کسے صدقہ دوں درانحالیکہ میں آپ کو بتا چکا کہ میرے گھر میں کچھ بھی نہیں حضرت نے فرمایا انہیں لے جا اور اپنے عیال کو کھلا اور اللہ سے استغفار کر۔ ہم وہاں سے چلے تو ہمارے ساتھیوں نے کہا حضرت نے کفارہ کی ابتدا غلام آزاد کرنے سے کی پھر روزے رکھنے کے لئے فرمایا پھر صدقہ کے لئے۔

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل وقع على اهله في شهر رمضان فلم يجد ما يتصدق به على ستين مسكيناً قال يتصدق بقدر ما يطيق (حسن)

حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے ماہ صیام کے روزہ میں اپنی زوجہ سے مقاربت کی ہو اور اتنی مقدرت نہ رکھتا ہو کہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے فرمایا جتنی طاقت رکھتا ہو صدقہ دے۔

۴ - قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يبيت باهله في شهر رمضان حتى يمني قال عليه من الكفارة مثل ما على الذي يجامع (م)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو اپنی زوجہ کے پاس ماہ رمضان میں سوئے اور اسکی منی نکل جائے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو جماع کرنے والے کا ہے

۵ - قال سئل ابو جعفر عليه السلام عن رجل شهد عليه شهود انه افطر من شهر رمضان ثلثة ايام

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس پر لوگوں نے گواہی دی ہو کہ اس نے ماہ صیام میں تین روزے نہیں رکھے

قال یسأل هل علیک فی افطارک اثم فان قال لا فان على الامام ان یقتله وان قال نعم فان على الامام ان ینهکه ضرباً (ص)

فرمایا اس سے پوچھا جائے کہ روزوں کے نہ رکھنے میں تو نے [illegible] کیا ہے یا نہیں اگر وہ کہے نہیں تو امام حکم دے اس کے قتل کا اور اگر اقرار گناہ کرے تو امام کو چاہیے اسے اچھی طرح سزا دے

۶- سالته عن رجل وجد فی شهر رمضان وقد افطر ثلث مرات وقد رفع الی الامام ثلث مرات قال یقتل فی الثالثه (موثق)

میں نے سوال کیا اس شخص کے بارہ میں جس نے ماہ رمضان میں بغیر کسی عذر کے تین دن روزے نہ رکھے ہوں اور تین بار امام کے سامنے پیش کیا گیا ہو اور وہ باز نہ آیا ہو فرمایا تیسری بار نہ رکھے تو اسے قتل کر دیا جائے

۷- عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یلعب اهله وجاریته وهو فی قضاء شهر رمضان فیسبقه الماء فینزل قال علیه من الکفارة مثل ما على الذی یجامع فی شهر رمضان (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو اپنی بی بی یا کنیز کے ساتھ بحالت صوم چھیڑ چھاڑ کر رہا ہو اور اس حالت میں اس کو انزال ہو جائے فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو اس شخص کا ہے جو بحالت صوم رمضان جماع کرے

۸- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئلته عن رجل افطر یوماً من شهر رمضان متعمداً قال یتصدق بعشرین صاعاً ویقضی مکانه (مرسل)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو قصداً ماہ رمضان میں روزہ نہ رکھے فرمایا وہ بیس صاع صدقہ دے اور اس کی وقت پر قضا بجالائے

۹- عن ابی عبد الله علیه السلام رجل اتی امرأته وهو صائم وهی صائمة فقال ان کان استکرهها فعلیه کفارتان وان کانت طاوعته فعلیه کفارة وعلیها کفارة وان کان اکرهها فعلیه ضرب خمسین سوطاً نصف الحد وان کانت طاوعته ضرب خمسة وعشرین سوطاً وضربت خمسة وعشرین سوطاً (مرسل)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو اپنی عورت کے ساتھ ایسی حالت میں جماع کرے جبکہ دونوں روزہ سے ہوں فرمایا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس پر دو کفارے ہوں گے اور اگر عورت نے مجبور کیا ہے تو مرد و عورت دونوں پر کفارہ ہوگا اگر مرد نے عورت کو مجبور کیا ہے تو اس کو پچاس کوڑے مارے جائیں گے شرعی حد کا نصف اور اگر عورت نے راغب کیا ہے تو ۲۵ کوڑے مرد کو مارے جائیں اور ۲۵ عورت کو

باب ۲۳

بوسہ بازی اور مباشرت

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل عن

پوچھا گیا اس شخص کے متعلق۔

رجل يمس من المرأة شيئاً أيفسد ذلك صومه أو ينقضه فقال إن ذلك يكره للرجل الشاب مخافة أن يسبقه المني (م)

جو عورت کے کسی حصہ بدن کا مس کرے آیا اس کا روزہ فاسد یا ناقص ہو جائے گا فرمایا جوان آدمی کے لئے ایسا کرنا مکروہ ہے اسلئے کہ ایسا نہ ہو کہ منی نکل جائے

۲۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال لا تنقض القبلة الصوم (حسن)

فرمایا بوسہ لینے سے روزہ ناقص نہیں ہوتا

۳۔ قلت لأبي عبد الله عليه السلام ما تقول في الصائم يقبل الجارية والمرأة فقال أما الشيخ الكبير مثلي ومثلك فلا بأس وأما الشاب الشبق فلا لأنه لا يؤمن والقبلة إحدى الشهوتين قلت فما ترى في مثلي تكون له الجارية فيلاعبها فقال لي إنك لشبق يا أبا حازم كيف طعمك قلت إن شبعت أضرني وإن جعت أضعفني قال كذلك أنا فكيف أنت والنساء قلت ولا شيء قال ولكني يا أبا حازم ما أشاء شيئاً أن يكون ذلك مني إلا فعلت (ص)

میں نے حضرت سے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس روزہ دار کے متعلق جو اپنی زوجہ یا کنیز سے بوسہ بازی کرتا ہے فرمایا جو تمہاری اور میری طرح بوڑھا ہو اس کے لئے تو مضائقہ نہیں لیکن ایک پُر شہوت جوان کے لئے ایسا نہیں کیونکہ وہ بچ نہیں سکتا بوسہ بازی دو شہوتوں میں سے ایک ہے میں نے کہا اگر کوئی میرا اور آپ جیسا ہو وہ اپنی کنیز سے بوس و کنار کرے فرمایا اے ابو حازم کیا تم پُر از شہوت ہو۔ اچھا بتاؤ تمہارے کھانے کی کیا صورت ہے میں نے کہا اگر شکم سیر کھاتا ہوں تو ضرر دیتا ہے اور اگر بھوکا رہتا ہوں تو کمزور ہو جاتا ہوں فرمایا یہی حالت میری ہے پس کیا صورت ہے عورتوں کے ساتھ میں نے کہا کچھ نہیں فرمایا اے ابو حازم جب میں چاہتا ہوں کوئی چیز مجھ سے ہو تو میں اسے کرتا ہوں

باب ۲۴

جو رات میں جنب ہو اور صبح تک غسل نہ کرے

۱۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال في رجل احتلم أول الليل أو أصاب من أهله ثم نام متعمداً في شهر رمضان حتى أصبح قال يتم صومه ذلك ثم يقضيه إذا أفطر شهر رمضان ويستغفر ربه (م)

فرمایا حضرت نے اس شخص کے بارہ میں جو اول شب میں محتلم ہو جائے یا اپنی زوجہ سے جماع کرے پھر قصداً سو جائے ماہ رمضان میں اور صبح تک سوتا رہے تو اسے چاہیے روزہ کو تمام کرے اور بعد رمضان اس کی قضا بجا لائے اور اللہ سے استغفار کرے

۲ - قال سألته عن الرجل يصيب الجارية في شهر رمضان ثم ينام قبل ان يغتسل قال يتم صومه ويقضي ذلك اليوم الا ان يستيقظ قبل ان يطلع الفجر فان انتظر ماء يسخن او يستقى فطلع الفجر فلا يقضي يومه (ح)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو کنیز سے ماہ رمضان میں مجامعت کرے اور بے غسل کئے سو جائے فرمایا وہ روزہ تمام کرے اور اس کی قضا بجالائے اگر پانی کے گرم ہونے یا پانی ملنے کا انتظار کرے اور صبح ہو جائے تو تو قضا لازم نہ ہوگی۔

۳ - قال سئلت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يجنب ثم ينام حتى يصبح أيصوم ذلك اليوم تطوعاً فقال أليس هو بالخيار ما بينه وبين نصف النهار قال وسألته عن الرجل يحتلم بالنهار في شهر رمضان يتم يومه كما هو فقال لا بأس (موثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو جنب ہونے کے بعد صبح تک سوئے کیا وہ تطوعاً اس روز روزہ رکھے۔ فرمایا اسے یہ اختیار نہیں ہے صبح سے نصف دن تک۔ پھر میں نے پوچھا اگر ماہ رمضان میں دن میں احتلام ہو جائے فرمایا (غسل کرکے) روزہ تمام کرے

۴ - عن ابي عبدالله عليه السلام وكان يقضي شهر وقال اني اصبحت بالغسل واصابتني جنابة فلم اغتسل حتى طلع الفجر فاجابه عليه السلام لا تصم هذا اليوم وصم غداً (م)

ایک شخص نے پوچھا جب کہ وہ ماہ رمضان کے قضا روزے رکھ رہا تھا میں نے صبح کو غسل کیا درانحالیکہ وہ غسل جنابت تھا پس غسل سے فارغ نہ ہوا تھا کہ صبح ہو گئی۔ فرمایا اس روز روزہ نہ رکھو دوسرے روز رکھو۔

۵ - قال سئلت اباعبدالله عليه السلام عن الرجل يجنب بالليل في شهر رمضان فنسي ان يغتسل حتى يمضي لذلك جمعة او يخرج شهر رمضان قال عليه قضاء الصلوة والصوم (ض)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں جنب ہو جائے اور غسل کرنا بھول جائے یہاں تک کہ آخری جمعہ گزر جائے بلکہ ماہ رمضان ختم ہو جائے فرمایا اس پر نماز و روزہ دونوں کی قضا واجب ہوگی۔

باب ۲۵

روزہ دار کے لئے کراہت غسل اتماسی

۱ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال الصائم يستنقع في الماء ولا يرمس رأسه (حسن)

فرمایا حضرت روزہ دار کو چاہیے کہ پانی میں نہ ڈوبے اور نہ اپنے سر کو پانی میں ڈبوئے

۲ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال لا يرتمس الصائم ولا المحرم رأسه في الماء (حسن)

فرمایا کہ روزہ دار اور محرم کو پانی میں سر ڈبونا نہ چاہیے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الصائم یستنقع فی الماء و لیصب علی راسہ و یبرد بالثوب و ینضح بالمروحۃ و ینضح بوریا تحتہ ولا یغمس راسہ فی الماء (حسن)

فرمایا روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ پانی میں بدن ڈبوئے یا سر پر پانی ڈالے یا تر کپڑے سے ٹھنڈک پہنچائے یا پنکھا کرے اور اپنے نیچے ٹھنڈا کپڑا رکھے لیکن اپنا سر پانی میں نہ ڈبوئے۔

۴۔ قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول لا تلزق ثوبک الی جسدک وھو رطب وانت صائم (ض)

فرمایا حضرت نے کہ پانی میں تر کپڑا روزہ کی حالت میں جسم پر نہ رہے ہاں نچوڑنے کے بعد مضائقہ نہیں

۵۔ سالت اباعبداللہ علیہ السلام عن الصائم یستنقع فی الماء قال لا باس ولکن لا یغمس راسہ والمرأۃ لا تستنقع فی الماء لانھا تحمل الماء بفرجھا (ض)

میں نے پوچھا روزہ دار پانی میں بیٹھ جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن سر نہ ڈبوئے اور عورت پانی میں بیٹھے بھی نہیں تاکہ اس کی فرج کے ذریعہ سے پانی اس کے اندر نہ پہنچے۔

۶۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الصائم یرتمس فی الماء قال لا ولا المحرم قال وسالتہ عن الصائم یلبس الثوب المبلول قال لا (ض)

میں نے پوچھا روزہ دار کے متعلق کہ وہ پانی میں غوطہ لگائے فرمایا نہیں اور نہ محرم ایسا کرے میں نے پوچھا کیا روزہ دار تر کپڑا پہن لے فرمایا نہیں

باب ۲۶

کلی کرنا اور ناک میں پانی دینا

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الصائم یتوضأ للصلوۃ فیدخل الماء حلقہ قال ان کان وضوءہ لصلوۃ فریضۃ فلیس علیہ شئ وان کان وضوءہ لصلوۃ نافلۃ فعلیہ القضاء (حسن)

میں نے پوچھا اگر روزہ دار وضو کرے اور پانی اس کے حلق میں چلا جائے فرمایا اگر وضو نماز واجب کا ہو تو حرج نہیں اور اگر نماز نافلہ کا ہو تو اس پر روزہ کی قضا ہوگی

۲۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الصائم یتمضمض قال لا یبلع ریقہ حتی یبزق ثلث مرات (ض)

روزہ دار کلی کرے لیکن اپنا تھوک نگلے نہیں اور تین بار تھوکے۔

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الصائم یتمضمض ویستنشق قال نعم لکن لا یبالغ (حسن)

روزہ دار کلی کرے ناک میں پانی دے مگر زیادتی نہ کرے

۴ - قال الصائم فی شهر رمضان یستاک متی شاء وان تمضمض فی وقت فریضة فدخل الماء فی حلقه فلیس علیه شیء وقد تم صومه وان تمضمض فی غیر وقت الفریضة فدخل الماء حلقه فعلیه الاعادة والافضل للصائم الا یتمضمض (ض)

ماہ رمضان میں روزہ دار مسواک تو جس وقت چاہے کرے لیکن کلی فرض نماز کے وضو میں کرے اگر بلا قصد پانی حلق میں چلا جائے تو روزہ برقرار رہے گا لیکن اس کے علاوہ اگر کلی کرتے وقت پانی حلق میں چلا جائے گا تو روزہ کا اعادہ کرنا ہوگا۔ روزہ دار کے لئے بہتر یہ ہے کہ کلی نہ کرے

باب ۲۷

روزہ میں قے

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا تقیأ الصائم فعلیه قضاء ذلک الیوم وان ذرعه من غیر ان یتقیأ فلیتم صومه (ح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب روزہ دار قصداً قے کرے تو اس پر روزہ کی قضا واجب ہوگی اور اگر بلا قصد آجائے تو روزہ کو تمام کرے

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا تقیأ الصائم فقد افطر وان ذرعه من غیر ان یتقیأ فلیتم صومه (ح)

ترجمہ اوپر ہے

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی الذی یذرعه القیء وهو صائم قال یتم صومه ولا یقضی (مجهول)

ترجمہ اوپر ہے

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرجل یخرج من جوفه القلس حتی یبلغ الحلق ثم یرجع الی جوفه وهو صائم قال لیس بشیء (ح)

فرمایا اگر پیٹ سے ترشی پانی بحالت صوم حلق میں آجائے اور پھر پیٹ میں چلا جائے بلا قصد تو روزہ رہے گا

۵ - قال سئل ابو جعفر علیه السلام عن القلس یفطر الصائم قال لا (موثق)

امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا کھٹے پانی کے متعلق کہ آیا اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے فرمایا نہیں

۶ - قال سألته عن القلس وهی الجشاة یرتفع الطعام من جوف الرجل من غیر ان یکون تقیأ وهو قائم فی الصلوة قال لا ینقض وضوءه ولا یقطع صلوته ولا یفطر صیامه (موثق)

میں نے کھٹے پانی کے متعلق پوچھا تو انسان کے کھانے سے پیٹ [illegible] اوپر آتا ہے فرمایا اس سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ نماز اور نہ روزہ

باب ۲۸
روزہ میں پچھنے لگوانا اور حمام کرنا

۱۔ قال سئلته عن الصائم یحتجم فقال انی اتخوف علیه اما یتخوف علی نفسه قلت ماذا یتخوف علیه قال الغشیان او تثور به مرة قلت أرأیت ان قوی علی ذلک ولم یخش شیئاً قال نعم ان شاء (ح)

میں نے پوچھا کیا حالت روزہ میں سینگی لگوائے فرمایا میں اس کے معاملہ میں خوف کرتا ہوں کیا وہ اپنے لئے خوف نہیں کرتا میں نے کہا اس کے لئے کاہے کا خوف فرمایا غشی کا یا صفرہ کے اثر پذیر ہونے کا۔
وہ کسی چیز سے نہ ڈرے تو کرے

۲۔ سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الحجامة للصائم قال نعم اذا لم یخف ضعفاً (حن)

فرمایا اگر روزہ کی ضعف سے نہ ڈرے تو حجامت (پچھنے لگوانا) کرالے

۳۔ عن ابی جعفر علیه السلام انه سئل عن الرجل یدخل الحمام وهو صائم فقال لا بأس ما لم یخش ضعفاً (ص)

میں نے پوچھا روزہ دار کے حمام میں داخل ہونے کے متعلق فرمایا کیا حرج ہے اگر ضعف سے نہ ڈرے

۴۔ سالت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یدخل الحمام وهو صائم قال لا بأس (ص)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۲۹
بحالت صوم کان میں تیل ڈالنا و حقنہ کرانا

۱۔ قال سئلته عن الصائم یشتکی اذنه یصب فیه الدواء فقال لا بأس به (ح)

اگر کان میں تکلیف ہو تو دوا ڈلوانے میں کوئی حرج نہیں

۲۔ سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الصائم یصب فی اذنه الدهن قال لا بأس به

" "

۳۔ سالته عن الرجل یحتقن تکون به علة فی شهر رمضان

پوچھا اگر کوئی ماہ رمضان میں بحالت مرض حقنہ کرائے

فقال الصائم لا یجوز له ان یحتقن (ض)

فرمایا روزہ میں حقنہ کرانا جایز نہیں

۴ - قال سألت اباعبد الله علیه السلام عن الصائم ان یحتجم ویصب فی اذنه الدهن فقال لا باس الا السعوط فانه یکره (موثق)

میں نے پوچھا روزہ میں حجامت کرانے (پچھنے لگوانا) اور کان میں تیل ڈالنے کے متعلق فرمایا کوئی حرج نہیں لیکن نسوار ناک میں ڈالنا مکروہ ہے

۵ - قال سألته عن الرجل والمرأة هل یصلح لهما ان یستدخلا الدواء وهما صائمان قال لا باس (م)

میں نے پوچھا روزہ دار مرد اور عورت (حقنہ کے ذریعہ) دوا داخل کرائیں لیکن بشرطیکہ خشک ہو، فرمایا کوئی حرج نہیں

۶ - کتبت الی ابی الحسن علیه السلام ما تقول فی اللطف یستدخله الانسان وهو صائم قال فکتب لا باس بالجامد (مجهول)

میں نے پوچھا بحالت روزہ آپ حقنہ کرانے کے متعلق کیا فرماتے ہیں فرمایا اگر خشک ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

باب ۳۰
سرمہ لگانا

۱ - عن ابی جعفر علیه السلام یکتحل الصائم قال لا باس به لیس بطعام ولا شراب (ص)

میں نے پوچھا روزہ دار سرمہ لگائے فرمایا کچھ حرج نہیں نہ وہ کھانے میں ہے نہ پینے میں

۲ - عن ابی جعفر علیه السلام مثله

ایسی ہی روایت امام محمد باقر علیہ السلام سے دوسرے راویوں نے کی ہے

۳ - عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال سألته عمن یصیبه الرمد فی شهر رمضان هل یذر عینه بالنهار وهو صائم قال یذرها اذا افطر ولا یذرها وهو صائم (موثق)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ماہ رمضان میں اگر بحالت روزہ کسی کی آنکھ دکھتی ہو تو دن میں وہ دوا ڈال لے فرمایا افطار کے بعد روزہ میں نہیں۔

۴ - قال سألته عن الکحل للصائم فقال اذا کان کحلا لیس فیه مسک ولیس له طعم فی الحلق فلا باس به (موثق)

فرمایا ایسا سرمہ روزہ میں لگایا جا سکتا ہے جس میں مشک نہ ہو اور جس کا ذائقہ حلق تک نہ پہنچے

باب ۳۱
روزہ میں مسواک کرنا

۱ ـ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن السواك للصائم فقال نعم یستاك ای النهار شاء (حسن)

فرمایا روزہ دار دن میں جب چاہے مسواک کرلے

ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الصائم یستاك بالماء قال لا باس به وقال لا یستاك بسواك رطب (حسن)

میں نے پوچھا روزہ دار پانی سے مسواک کرلے فرمایا کیا حرج ہے لیکن تر مسواک نہ کرے

۳ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام انه کره للصائم ان یستاك بسواك رطب ولا یضر ان یبل سواکه بالماء ثم ینفضه حتی لا یبقی فیه شئ (حسن)

فرمایا مکروہ ہے ہری مسواک کرنا لیکن پانی میں تر کرکے کرسکتا ہے بشرطیکہ جھٹک کر اس کا پانی نکال دیا ہو

۴ ـ عن ابی عبد الله السلام فی الصائم ینزع ضرسه قال لا ولا یدمی فاه ولا یستاك بعود رطب (حسن)

پوچھا روزہ دار داڑھ اکھڑوالے فرمایا نہیں اور اس کے منہ میں خون نہیں آنا چاہیے اور نہ تر مسواک کرے

باب ۳۲
روزہ میں خوشبو کا استعمال

۱ ـ قال ان علیا علیه السلام کره المسك ان یتطیب به الصائم (موثق)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ روزہ دار کو مشک سونگھنا مکروہ ہے

۲ ـ سمعت ابا عبد الله علیه السلام ینهی عن النرجس فقلت جعلت فداك لم ذلك قال لانه ریحان الاعاجم واخبرنی بعض اصحابنا ان الاعاجم کانت تشمه اذا صاموا وقالوا انه یمسك الجوع (مجهول)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے منع فرمایا ہے نرجس کا پھول سونگھنے سے میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا اس لئے کہ عجمیوں کا پھول ہے ۔ بعض اصحاب نے بتایا کہ عجمی جب روزہ میں سونگھتے ہیں تو انکی بھوک رک جاتی ہے

۳- قال کان ابو عبد الله علیه السلام اذا صام تطیب بالطیب و یقول الطیب تحفة الصائم (م)

حضرت ابو عبد اللہ روزہ میں خوشبو لگاتے اور فرماتے خوشبو صائم کے لئے تحفہ ہے

۴- قال قلت لابی عبد الله علیه السلام الصائم یشم الریحان والطیب قال لا باس (م)

فرمایا حضرت نے روزہ میں پھول یا خوشبو سونگھنے میں کوئی حرج نہیں

۵- قلت لابی عبد الله علیه السلام الحائض تقضی الصلوۃ قال لا قلت تقضی الصوم قال نعم قلت من این جاء ذا قال اول من قاس ابلیس قلت والصائم یستنقع فی الماء قال نعم قلت فیبل ثوبا علی جسده قال لا قلت من این جاء ذا قال من ذاک قلت الصائم یشم الریحان قال لا لانه لذة و یکره له ان یتلذذ (ضعیف)

میں نے حضرت سے کہا کیا حیض والی عورت نمازوں کی قضا بجالائے فرمایا نہیں میں نے کہا روزہ بجالائے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا یہ حکم آپ نے کہاں سے فرمایا۔ فرمایا سب سے قیاس کرنے والا ابلیس تھا۔ میں نے کہا کیا روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے فرمایا ہاں۔ میں نے کہا روزہ دار کیا تر کپڑا بدن پر رکھے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا یہ حکم کہاں سے ہے فرمایا اسی سے (یعنی قیاس نہ کرو)۔ میں نے کہا روزہ دار کیا پھول نہ سونگھے فرمایا نہیں کیونکہ اس میں لذت ہوتی ہے اور مکروہ ہے روزہ دار کو لذت حاصل کرنا۔

باب ۳۳

روزہ میں گوند چابنا

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت الصائم یمضغ العلک قال لا (حسن)

میں نے کہا روزہ دار گوند چاب سکتا ہے فرمایا نہیں۔

۲- قال ابو جعفر علیه السلام یا محمد ایاک ان تمضغ علکا فانی مضغت علکا وانا صائم فوجدت فی نفسی شیئا (ص)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا اے محمد روزہ میں گوند چابنے سے بچو۔ میں نے روزہ میں چاب کر دیکھا تو اپنے نفس پر اس کا اثر پایا۔

باب ۳۴
روزہ میں ہانڈی کی نمک چشی

ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن المرأۃ الصائمۃ تطبخ القدر فتذوق المرقۃ تنظر الیہ فقال لا باس قال وسئل عن المرأۃ یکون لہا الصبی صائمۃ فتمضغ الخبز و تطعمہ فقال لا باس والطیر ان کان لہا (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا کہ روزہ میں ہانڈی کا نمک چکھ سکتے ہیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔ پوچھا عورت اپنے بچہ کو روٹی چاب کر کھلا سکتی ہے فرمایا کوئی حرج نہیں بلکہ پرندہ کو بھی کھلا سکتی ہے۔

ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام لا باس للطباخ والطباخۃ ان یذوق المرق وھو صائم (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کھانا پکانے والا یا پکانے والی روزہ میں ہانڈی کا نمک چکھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان فاطمہ صلوات اللہ علیہا کانت تمضغ للحسن ثم الحسین علیہما السلام وھی صائمۃ فی شہر رمضان (ض)

فرمایا حضرت نے جناب فاطمہ روزہ میں امام حسن کو اور پھر امام حسین کو روٹی چاب کر کھلاتی تھیں۔

ـ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الصائم یذوق الشئ ولا یبلعہ قال لا (م)

میں نے کہا روزہ دار اگر روزہ میں کوئی شے چکھے اور نگلے نہیں فرمایا نہیں ایسا نہ کرے

باب ۳۵
روزہ میں بلغم نگلنا یا مکھی منہ میں جانا

ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس ان یزدرد الصائم نخامتہ (موثق)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر روزہ دار بلغم نگل لے

ـ سئل عن الذباب یدخل حلق الصائم قال لیس علیہ قضاء لانہ لیس بطعام (ض)

پوچھا گیا اگر مکھی حلق میں داخل ہو جائے فرمایا اس پر روزہ کی قضا نہیں کیونکہ وہ کھانا نہیں۔

باب ۳۶

روزہ میں انگوٹھی وغیرہ چوسنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یعطش فی شہر رمضان قال لا باس بان یمص الخاتم (۳)

فرمایا بحالت روزہ اگر پیاس میں کوئی انگوٹھی چوس لے تو مضائقہ نہیں۔

۲۔ قال سمعت اباعبد اللہ علیہ السلام یقول الخاتم فی فم الصائم لیس بہ باس فاما النواۃ فلا (مجہول)

روزہ میں انگوٹھی چوسنے میں حرج نہیں لیکن گٹھلی نہ چوسے۔

باب ۳۷

بڈھے اور بوڑھیوں کا روزہ

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مساکین قال الشیخ الکبیر والذی یاخذہ العطاش وعن قولہ فمن لم یستطع فاطعام ستین مسکینا من مرض او عطاش (ح)

فرمایا اس آیت کے متعلق کہ جو کمزوری کی وجہ سے بمشکل روزہ رکھ پاتے ہوں وہ فدیہ میں مسکینوں کو کھانا دیں اور دوسری آیت کے متعلق فرمایا کہ جو کفارہ کے روزے نہ رکھ سکتا ہو وہ ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے خواہ روزہ نہ رکھ سکنا مرض سے ہو یا پیاس سے

۲۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن الشیخ الکبیر والعجوز الکبیرۃ التی تضعف عن الصوم فی شہر رمضان قال تصدق فی کل یوم بمد حنطۃ (ح)

فرمایا جو بوڑھے یا بوڑھیاں ماہ رمضان میں روزے نہ رکھ سکتے ہوں وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد گیہوں صدقہ دے

۳۔ قال سئلتہ عن رجل کبیر ضعف عن شہر رمضان قال یتصدق کل یوم بما یجزی من طعام مسکین (حسن)

جو ماہ رمضان میں پیرانہ سالی کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکے وہ ایک مسکین کی خوراک کھانا دے

۴۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول الشیخ الکبیر والذی بہ العطاش لا حرج علیہما ان یفطرا فی شہر رمضان ویتصدق کل واحد منہما فی کل یوم بمد

فرمایا جو بہت بوڑھا ہو یا پیاس کا بیمار ہو اور روزہ نہ رکھ سکے تو ہر روزہ کے بدلے ایک مد تصدق کرے

من طعام ولا قضاء عليهما فان لم يقدرا فلا شيء عليهما (م)

اور ان دونوں پر قضا نہ ہوگی اور اگر وہ ایک مُد دینے پر قادر نہوں تو معاف ہے

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل وعلى الذين يطيقونه فدية طعام مساكين قال الذين كانوا يطيقون الصوم فاصابهم كبر او عطاش او شبه ذلك فعليهم لكل يوم مُد (مرسل)

آیہ الذین یطیقونہ الخ کے متعلق حضرت نے فرمایا جو بہ تکلف روزہ رکھ پاتے ہوں وہ بدلہ میں مساکین کو کھانا کھلائیں اور جو زیادہ بوڑھے ہوگئے ہوں یا پیاس وغیرہ کے بیمار ہوں تو وہ ہر روز ایک مُد کسی مسکین کو دیں

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يصيبه العطاش حتى يخاف على نفسه قال يشرب بقدر ما يمسك رمقه ولا يشرب حتى يروى (موثق)

جو شخص پیاس کا بیمار ہوا ور ہلاک ہونے کا خوف ہو تو وہ بقدر سد رمق پی لے نہ اتنا کہ سیراب ہو جائے

- قلت لابي عبد الله عليه السلام ان لنا فتيات وشبانا لا يقدرون على الصيام من شدة ما يصيبهم من العطش قال فليشربوا بقدر ما تروى به نفوسهم وما يحذرون (ض)

میں نے کہا ہمارے یہاں کچھ عورتیں اور جوان ایسے ہیں کہ وہ پیاس کے غلبہ کی وجہ سے روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے فرمایا بقدر پیاس بجھانے کے اتنا پی لیں کہ موت کا اندیشہ نہ ہے

باب ۳۵
حاملہ اور مرضعہ کا روزہ

- سمعت ابا جعفر عليه السلام يقول الحامل المقرب والمرضع القليلة اللبن لا حرج عليهما ان تفطرا في شهر رمضان لانهما لا تطيقان الصوم وعليهما ان يتصدق كل واحد منهما في كل يوم تفطر فيه بمد من طعام وعليهما قضاء كل يوم افطرتا فيه تقضيانه بعد (م)

قریب الولادت حاملہ اور وہ دودھ پلانے والی جس کا دودھ کم ہو کوئی حرج نہیں اگر وہ روزہ نہ رکھے کیونکہ وہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتیں لیکن انہیں چاہیے کہ جس روز روزہ نہ ہو وہ اس کا فدیہ ایک مُد طعام دیں اور بعد رمضان جتنے روزے نہ رکھے ہوں انکی قضا بجا لائیں

۲ - عن ابي جعفر عليه السلام مثله

ایک دوسری حدیث بھی حضرت سے ایسی ہی منقول ہے

باب ٣٩
روزہ نہ رکھنے کے لئے حدِ مرض

١۔ قال صمت بالمدينة يوماً في شهر رمضان فبعث إليّ أبو عبد الله عليه السلام بقصعة فيها خل و زيت و قال افطر و صلّ و انت قاعد (حسن)

میں نے مدینہ میں ایک دن روزہ رکھا ماہ رمضان کا۔ حضرت ابو عبد اللہ نے میرے لئے ایک کاسہ میں تھوڑا سا سرکہ اور روغن زیتون بھیجا اور کہلا بھیجا اس سے افطار کرو اور نماز بیٹھ کر پڑھو۔ (لوجہ خوف زیادتی مرض)

٢۔ قال كتبت إلى أبي عبد الله عليه السلام اسأله ما حد المرض الذي يفطر فيه صاحبه و المرض الذي يدع صاحبه الصلوة قائماً قال بل الانسان على نفسه بصيرة و قال ذاك إليه هو اعلم بنفسه (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا کیا حد ہے اس مرض کی جس میں انسان کو روزہ نہ رکھنا چاہئے اور اس مرض کی جس میں نماز ترک کی جائے فرمایا انسان اپنے نفس کی حالت کو خود زیادہ دیکھنے والا ہے یہ تو اسی کو اندازہ کرنا ہے کہ وہ رکھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں

٣۔ قال سالته ما حد المرض الذي يجب على صاحبه فيه الافطار كما يجب عليه في السفر من كان مريضاً او على سفر قال هو مؤتمن عليه مفوض اليه فان وجد ضعفاً فليفطر و ان وجد قوة فليصمه كان المرض ما كان (موثق)

میں نے پوچھا کیا تعریف ہے اس مرض کی جس میں روزہ کا ترک واجب ہوتا ہے جیسے سفر میں فرمایا اس کا بھروسہ اس کی ذات پر کیا جائے گا اگر کمزوری محسوس کرے روزہ ترک کر دے اگر رکھ سکتا ہو رکھ لے مرض چاہے کیسا ہی ہو

٤۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال الصائم اذا خاف على عينيه من الرمد افطر (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر روزہ رکھنے والا درد چشم سے خوف کرے تو روزہ نہ رکھے

٥۔ عن أبي عبد الله عليه السلام في الرجل يجد في رأسه وجعاً من صداع شديد هل يجوز له الافطار قال اذا صدع صداعاً شديداً و اذا حم حمى شديدة و اذا رمدت عيناه رمداً شديداً فقد حل له الافطار (حسن)

حضرت نے فرمایا اگر کسی کے سر میں شدید درد ہو تو اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔ اسی طرح جب شدید بخار ہو یا آنکھوں پر بہت زیادہ آشوب ہو تو بھی اس کے لئے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔

٦۔ سائل عن أبي عبد الله عليه السلام و انا اسمع ما

کسی نے حضرت سے سوال کیا اور میں سن رہا تھا۔

...ما حد المرض الذي يترك منه الصوم قال اذا لم يستطع ان يتسحر (موثق)

کیا ہے اس مرض کی صورت جس میں روزہ ترک کیا جائے فرمایا جب کہ اس کی طاقت نہ ہو کہ صبح کی دوا ترک کر سکے

٦۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما حد المريض اذا نقه في الصيام قال ذلك اليه هو اعلم بنفسه اذا قوي فليصم (ض)

پوچھا وہ کون سا مریض ہے جو روزہ نہ رکھے فرمایا اس کا فیصلہ وہ خود کرے کیونکہ اپنے دل کی حالت وہی بہتر سمجھ سکتا ہے اگر طاقت ہو تو رکھ لے۔

٧۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اشتكت ام سلمة رحمة الله عليها عينها في شهر رمضان فامرها رسول الله صلى الله عليه وآله ان تفطر وقال عشاء الليل لعينك ردي (حسن)

ام سلمہ نے حضرت رسولخدا سے آنکھیں دکھنے کا حال بیان کیا حضرت نے فرمایا نہ رکھو اور فرمایا رات کا کھانا تمہاری آنکھ کے لئے مضر ہے۔

باب ٤٠

جس پر دو رمضان بے روزہ رکھے گزریں

١۔ عن ابي جعفر عليه السلام و ابي عبد الله عليه السلام قال سألتهما عن رجل مرض فلم يصم حتى ادركه رمضان آخر فقالا ان كان براء ثم توانى قبل ان يدركه رمضان الآخر صام الذي ادركه وتصدق عن الاول لكل يوم مد على مسكين وليس عليه قضاء (ح)

امامین علیہما السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا گیا جو سال بھر بیمار رہا ہو اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے۔ فرمایا اگر مرض جاتا رہا اور دوسرا رمضان آنے سے پہلے کچھ طاقت آگئی ہو تو آئندہ رمضان میں روزے رکھے اور گزشتہ سال کے قضا شدہ روزوں کے سلسلہ میں ہر روزہ کے بدلہ ایک مد اناج کسی محتاج کو دے اور اس پر روزوں کی قضا نہیں۔

٢۔ عن ابي جعفر عليه السلام في الرجل يمرض فيدركه شهر رمضان ويخرج عنه وهو مريض ولا يصح حتى يدركه شهر رمضان آخر قال يتصدق عن الاول ويصوم الثاني فان كان صح فيما بينهما ولم يصم حتى ادركه شهر رمضان آخر صامهما جميعا ويتصدق عن الاول (حسن)

اگر کوئی سال بھر مریض رہے اور اسی حالت میں دوسرا رمضان آجائے تو پہلے رمضان کے لئے صدقہ دے اور دوسرے کے روزے رکھے اور اگر دونوں رمضان کے درمیان صحت یاب ہو گیا اور اس نے روزے نہ رکھے یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا تو دونوں رمضان کے روزے رکھنے ہوں گے اور پہلے رمضان کے سلسلہ میں صدقہ بھی دے گا

۳ - سألت اباعبدالله علیہ السلام عن رجل علیہ من شہر رمضان قضاء ثمر ادرکہ شہر رمضان قابل قال علیہ السلام یصوم وان یطعم کل یوم مسکیناً فان کان مریضاً فیما بین ذالک حتی ادرکہ شہر رمضان قابل قال علیہ ان یصوم فلیس علیہ الا الصیام ان صح وان تتابع المرض علیہ فلم یصح فعلیہ ان یطعم لکل یوم مسکیناً (مجہول)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہیں اور دوسرا رمضان آجائے فرمایا اگر تندرست ہوگیا تو روزے رکھے اور پچھلے روزوں کے متعلق ہر روز مسکین کو کھلائے اور اگر برابر بیمار رہا ہو اور دوسرا رمضان آجائے تو اس پر بصورت صحت صرف روزے ہی رکھنا ہے اور اگر مسلسل بیمار ہی رہے تو ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا دے۔

باب ۱۷
قضائے ماہ رمضان

۱ - سئلت اباالحسن علیہ السلام عن الرجل یکون علیہ ایام من شہر رمضان ایقضیہا متفرقۃ قال لاباس بتفریق قضاء شہر رمضان انما الصیام الذی لایفرق کفارۃ الظہار وکفارۃ الدم وکفارۃ الیمین (مجہول)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں کیا وہ متفرق طور سے انہیں ادا کر سکتا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں لگاتار تو وہ روزے رکھے جائیں گے جو ماہ صیام کے یا قتل کے یا قسم کے کفارہ کے ہوں۔

۲ - قال سئلتہ عمن یقضی شہر رمضان منقطعاً قال اذا حفظ ایامہ فلاباس (موثق)

میں نے پوچھا رمضان کے قضا روزے متفرق رکھنے میں کوئی حرج تو نہیں فرمایا اگر دنوں کو یاد رکھے تو کیا حرج ہے۔

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال من افطر شیئاً من شہر رمضان فی عذر فان قضاہ متتابعاً افضل وان قضاہ متفرقاً فحسن لاباس (حسن)

اگر کسی عذر کی وجہ سے کوئی ماہ رمضان کا روزہ نہ رکھے تو اس کی ادائیگی اگر لگاتار ہو تو افضل ہے اور متفرق رکھنے میں بھی مضائقہ نہیں۔

۴ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا کان علی الرجل شئ من شہر رمضان فلیقضہ فی ای شہر شاء متتابعاً فان لم یستطع فلیقضہ کیف شاء ولیحص الایام فان فرق فحسن وان تابع فحسن (حسن)

اگر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہو جائیں تو جس ماہ میں چاہے لگاتار رکھ کر ادا کر دے اگر طاقت نہ رکھتا ہو تو جیسے چاہے رکھ کر دن پورے کر دے متفرق طریقہ سے یا لگاتار۔

۵ - سئلت اباعبد الله علیه السلام عن قضاء شهر رمضان فی ذی الحجة واقطعه قال اقضه فی ذی الحجة واقطعه ان شئت (مرسل)

میں نے پوچھا ماہ رمضان کے قضا روزے ذی الحجہ میں ادا کر دیئے جائیں متفرق طور سے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر چاہے متفرق رکھ دے

- عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل مرض فی شهر رمضان فلما برا اراد الحج کیف یصنع بقضاء الصوم قال اذا رجع فلیصمه (مجهول)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو ماہ صیام میں مریض ہو جائے اور جب اچھا ہو تو حج کا ارادہ کرے ایسی روزوں کی قضا کیسے بجالائے فرمایا جب واپس آئے تو رکھ لے۔

باب ۴۲

صبح کو ارادہ صوم کر کے افطار کرنا

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرجل یصبح وهو یرید الصیام ثم یبدو له فیفطر قال هو بالخیار ما بینه وبین نصف النهار قلت هل یقضیه اذا افطر قال نعم لانها حسنة اراد ان یعملها فلیتمها قلت فان رجلا اراد ان یصوم ارتفاع النهار ایصوم قال نعم

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو صبح کو روزہ سے ہو پھر پتہ چلے کہ ماہ رمضان نہیں ہے تو کیا افطار کرے فرمایا اسے اختیار ہے دوپہر سے پہلے پہلے میں نے کہا اگر اور لوگ رکھیں تو یہ بھی رکھے فرمایا یہ تو اچھا ہے کہ اسے تمام کرے۔ میں نے کہا ایک شخص روزہ کا ارادہ کرے درانحالیکہ دن چڑھ گیا ہو تو کیا وہ روزہ رکھے فرمایا رکھ لے۔

۲ - قال سئلت اباعبد الله علیه السلام عن الصائم المتطوع تعرض له الحاجة قال هو بالخیار ما بینه وبین العصر وان مکث حتی العصر ثم بدا له ان یصوم وان لم یکن نوی ذلك فله ان یصوم ذلك الیوم ان شاء (ثق)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے سنتی روزہ رکھا ہو اور اسے کوئی مجبوری پیش آ جائے فرمایا عصر تک اسے رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے۔ اگر عصر تک ٹھہرا رہے اور اسے کوئی امر مانع نہ ہو تو اگرچہ نیت نہ کی ہو نیت کر کے روزہ رکھ لے

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی قوله بالخیار الی زوال الشمس قال ذلك فی الفریضة فاما النافلة فله ان ای ساعة شاء الی غروب الشمس (ع ق)

واجب روزہ میں دوپہر سے قبل نیت کر سکتا ہے اور سنتی روزہ میں غروب سے قبل جب چاہے نیت کر لے۔

۴ ۔ عن ابی الحسن علیہ السلام فی الرجل یبدو لہ بعد ما یصبح ویرتفع النہار فی صوم ذلک الیوم لیقضیہ من شہر رمضان ولم یکن نوی ذلک من اللیل قال نعم لیصمہ ولیعتد بہ اذا لم احدث شیئاً (ح)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جسے دن چڑھے پتہ چلے کہ ماہ رمضان ہے تو وہ روزہ رکھے درانحالیکہ رات کو نیت نہ کی ہو ۔ فرمایا اسے روزہ رکھنا چاہیئے اگر مفطر صوم کوئی امر حادثہ نہ ہوا ہو

۵ ۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی رجل اتی اہلہ فی یوم یقضیہ من شہر رمضان قال ان اتی اہلہ قبل زوال الشمس فلا شی علیہ الا یوم مکان یوم وصام ثلثۃ ایام کفارۃ لما صنع (مجہول)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو سفر سے اپنے گھر اس دن آئے جو ماہ رمضان کا دن ہو فرمایا اگر وہ قبل زوال آگیا ہے اور روزہ نہیں رکھا ہے تو اس کے کفارہ میں تین دن روزہ رکھے گا

۶ ۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ تقضی شہر رمضان فیکرہہا زوجہا علی الافطار فقال لا ینبغی لہ ان یکرہہا بعد الزوال (موثق)

پوچھا ایک عورت ماہ رمضان کے روزہ سے ہے اس کے شوہر نے اسے افطار پر مجبور کیا فرمایا بعد زوال اسے مجبور نہیں کرنا چاہیئے ۔

۷ ۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل ینوی الصوم فیلقاہ اخوہ الذی ہو علی امرہ ایفطر قال ان کان تطوعاً اجزاہ وحسب لہ وان کان قضاء فریضۃ قضاہ (مجہول)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے روزہ کی نیت کی ہو اور پھر اس کا وہ بھائی ملے جس کے حکم سے وہ افطار کرتا ہے فرمایا اگر سنتی روزہ ہے تو کر لے افطار اور اگر واجب روزہ کی قضا ہے تو اس کی قضا بجا لائے گا

باب ۴۳

جس پر ماہ صیام کا روزہ قضا ہو وہ سنتی نہ رکھے

۱ ۔ قال سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن رجل علیہ من شہر رمضان ایام ایتطوع فقال لا حتی یقضی ما علیہ من شہر رمضان (مجہول)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس پر ماہ رمضان کے کچھ روزے قضا ہوں وہ سنتی روزہ رکھے فرمایا نہیں جب تک قضا روزے ماہ رمضان کے ادا نہ ہوں

۲ ۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الرجل علیہ من شہر رمضان طائفۃ اتیطوع قال لا حتی یقضی ما علیہ من شہر رمضان (حسن)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۴۷

مرنے کے بعد قضا روزوں کی صورت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یموت وعلیه صلاة او صیام قال یقضی عنه اولی الناس بمیراثه قلت فان کان اولی الناس به امرأة قال لا الا الرجال (حسن)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو مرجائے اور اس پر نماز اور روزے ہوں فرمایا میراث میں اس کی جو سب سے اولیٰ ہو وہ ادا کرے میں نے کہا اگر عورت ہو فرمایا نہیں یہ فرض مرد کا ہے

۲۔ عن احدهما علیهما السلام قال سألته عن رجل ادرکه شهر رمضان وهو مریض فتوفی قبل ان یبرأ قال لیس علیه شیء ولکن یقضی عن الذی یبرأ ثم یموت قبل ان یقضی (ح)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو مریض ہوا اور رمضان آجائے اور صحت یاب ہونے سے پہلے مرجائے فرمایا اس پر کچھ نہیں ہاں اگر صحت یاب ہوکر مرا ہے تو اس کی طرف سے روزوں کی قضا ہوگی ۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا صام الرجل شیئاً من شهر رمضان ثم یکون مریضاً حتی مات فلیس علیه شیء وان صح ثم مرض ثم مات وکان له مال تصدق عنه مکان کل یوم وان لم یکن له مال صام عنه ولیه (ض)

فرمایا حضرت نے اگر کوئی ماہ رمضان کے چند روزے رکھے پھر بیمار ہو جائے اور مرجائے تو اس کے لئے کچھ نہیں اور اگر تندرست ہوکر پھر بیمار ہو جائے اور مرجائے تو اگر مالدار ہے تو اس کی طرف سے صدقہ دیا جائے ہر روز کا ایک مد ورنہ جو اس کا ولی ہو وہ اس کے روزے ادا کرے

عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرجل یموت وعلیه دین من شهر رمضان من یقضی عنه قال اولی الناس به قلت وان کان اولی الناس به امرأة قال لا الا الرجال (غ)

ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھئے

۵۔ کتبت الی الاخیر علیه السلام رجل مات وعلیه قضاء من شهر رمضان عشرة ایام وله ولیان هل یجوز لهما ان یقضیا عنه جمیعاً خمسة ایام احد الولیین وخمسة ایام الآخر فوقع علیه السلام یقضی عنه اکبر ولیه عشرة ایام ولاء ان شاء الله (ض)

امام حسن عسکری علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص مرگیا اور اس پر دس روزے رمضان کے قضا تھے اور اس کے دو ولی ہیں تو کیا ان میں سے ہر ایک پانچ پانچ روزے رکھے حضرت نے جواب میں تحریر فرمایا کہ جو ولی اکبر ہو اسے دسوں روزے رکھنے چاہئیں ۔

۲۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال سمعتہ یقول اذا مات رجل وعلیہ صیام شہر بعینہ متتابعین من علۃ فعلیہ ان یتصدق عن الشہر الاول ثم لیقضی الشہر الثانی (ض)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا اگر کوئی مر جائے اور اس پر بے در بے روزے ہوں بیماری کی وجہ سے تو اس کی طرف سے ماہ اول کا صدقہ دیا جائے اور دوسرے مہینہ کی قضا بجا لائی جائے۔

باب ۴۵
صوم صبیان

۱۔ عن ابو عبد اللہ علیہ السلام قال انا نامر صبیاننا بالصیام اذا کانوا بنی سبع سنین بما اطاقوا من صیام الیوم ویطیقوہ ثم واصیاکم اذا کانوا ابنا تسع سنین بما اطاقوا من صیام فاذا غلب علیہما العطش افطروا (حسن)

فرمایا حضرت نے ہم اپنے لڑکوں کو سات سال کی عمر میں روزہ کا حکم دیتے ہیں تاکہ دن کے جس حصہ میں ان میں طاقت ہو رکھیں۔ پس تم بھی اپنے بچوں کو جب نو برس کے ہو جائیں روزہ کا حکم دو تاکہ جتنی طاقت ہو اتنی دیر رکھیں جب ان پر پیاس کا غلبہ ہو تو افطار کر لیں۔

۲۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام فی کم یوخذ الصبی بالصیام قال ما بینہ وبین خمسۃ عشر سنۃ واربعۃ عشر سنۃ فان ہو صام قبل ذالک فدعہ ولقد صام ابنی فلان قبل ذالک فترکتہ (ح)

میں نے پوچھا کس عمر میں لڑکوں سے روزہ کا مواخذہ کیا جائے فرمایا پندرہ اور چودہ برس کے درمیان۔ اگر اس نے روزہ رکھا ہے اس سے پہلے تو اسے چھوڑ دو۔ میرے فلاں لڑکے نے اس سے پہلے روزہ رکھا پس میں نے اس سے مواخذہ نہ کیا

۳۔ قال سئلتہ عن الصبی متی الصوم قال اذا قوی علی الصیام (موثق)

پوچھا کہ لڑکا کب روزہ رکھے فرمایا جب روزہ رکھنے کی طاقت آجائے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اطاق الغلام صیام ثلثۃ ایام متتابعۃ فقد وجب علیہ صیام شہر رمضان (ض)

فرمایا جب کوئی لڑکا تین دن متواتر روزہ رکھ لے تو اس پر ماہ رمضان کا روزہ واجب ہو جاتا ہے۔

باب ۴۶

جو ماہ رمضان میں مسلمان ہو

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل عن رجل اسلم فی النصف من شهر رمضان ما علیه من صیامه قال لیس الا ما اسلم فیه (حسن)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو نصف رمضان کے بعد مسلمان ہوا ہو کیا اس کو پچھلے دنوں کے روزے بھی ادا کرنے ہونگے فرمایا نہیں جب سے مسلمان ہوا ہے

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام عن آبائه علیهم السلام ان علیاً صلوات الله علیه کان یقول فی رجل اسلم فی نصف شهر رمضان انه لیس علیه الا ما یستقبل (ح ن)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو شخص نصف ماہ رمضان کے بعد مسلمان ہو اس کو اگلے دنوں کے روزے رکھنے ہونگے

۳- سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن قوم اسلموا فی شهر رمضان وقد مضی منه ایام هل علیهم ان یصوموا ما مضی منه او یومهم الذی اسلموا فیه فقال لیس علیهم قضاء ولا یومهم الذی اسلموا فیه الا ان یکونوا اسلموا قبل طلوع الفجر (ص)

پوچھا گیا ان لوگوں کے بارہ میں جو اسلام لائے ہوں ماہ رمضان کے کچھ دن گزرنے کے بعد کیا ان کو پچھلے دن کے یا جس دن اسلام لائے اس دن کے روزے رکھنے ہونگے فرمایا نہ پچھلے دنوں کے نہ اس دن کے ہاں اگر طلوع فجر سے پہلے مسلمان ہو گئے ہوں تو اس دن کا روزہ رکھنا ہو گا۔

باب ۴۷

ماہ رمضان میں سفر کی کراہیت

- سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الخروج اذا دخل شهر رمضان قال لا الا فیما اخبرک به خروج الی مکة او غزو فی سبیل الله او مال تخاف هلاکه او اخ ترید وداعه وانه لیس اخاً من الاب والام (ص ن)

پوچھا گیا سفر کرنے کے متعلق ماہ صیام میں فرمایا نہیں چاہیے سوائے اس کے کہ مکہ جائے یا فی سبیل الجہاد کے لئے نکلے یا مال کے ضائع ہونے کا خوف ہو یا بھائی کو رخصت کرنا ہو اور ماں اور باپ سے اس کے سوا دوسرا اور بھائی نہ ہو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن الرجل یدخل شهر رمضان وهو مقیم لا یرید براحاً ثم یبدو له بعد ما یدخل شهر رمضان ان یسافر فسکت فسألته غیر مرۃ فقال یقیم افضل الا ان یکون حاجة لابد من الخروج فیها او یتخوف علی ماله (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں مقیم ہوا اور سفر کا ارادہ نہ رکھتا ہو پھر اُسے سفر کرنے کی ضرورت پیش آجائے۔ یہ سنکر حضرت خاموش ہوئے جب میں نے تین بار پوچھا تو فرمایا قیام افضل ہے لیکن اگر کسی وجہ سے باہر جانا ضروری ہو یا مال جانے کا خوف ہو تو سفر کرے

باب ۴۳

سفر میں روزہ کی کراہت

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام قول اللہ عزوجل فمن شهد منکم الشهر فلیصمه قال ما ابینها من شهد فلیصمه ومن سافر فلا یصمه (ض)

کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا یہ تو ظاہر ہے جو کوئی ماہ رمضان میں اپنے گھر ہو وہ روزہ رکھے اور جو سفر میں ہو وہ نہ رکھے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سمعته یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ عزوجل تصدق علی مرضی امتی ومسافریها بالتقصیر والافطار ایسر احدکم اذا تصدق بصدقة ان ترد علیه (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے مریضوں اور مسافروں کو اختیار دیا ہے قصر اور افطار میں صدقہ دینا تمہارے لئے آسان ہوگا روزہ رکھنے سے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصائم فی السفر فی شهر رمضان کالمفطر فیه فی الحضر ثم قال ان رجلاً اتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ فقال یا رسول اللہ اصوم شهر رمضان فی السفر فقال لا فقال یا رسول اللہ انه علیّ یسیر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان اللہ عزوجل تصدق علی مرضی امتی ومسافریها بالافطار فی شهر رمضان ایحب احدکم لو تصدق بصدقة ان ترد علیه (موثق)

فرمایا بحالت سفر ماہ رمضان میں روزہ رکھنا ایسا ہے جیسے اس مہینہ میں روزہ نہ رکھنا
باقی مضمون وہی ہے جو اوپر گذرا

۴۔ عن أبي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله خيار أمتي الذين إذا سافروا أفطروا وقصروا وإذا أحسنوا استبشروا وإذا أساؤوا استغفروا وشرار أمتي الذين ولدوا في النعيم وغذوا به يأكلون طيب الطعام ويلبسون لين الثياب وإذا تكلموا لم يصدقوا (مجهول)

۵۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا خرج الرجل في شهر رمضان مسافراً أفطر وقال إن رسول الله صلى الله عليه وآله خرج من المدينة إلى مكة في شهر رمضان ومعه الناس وفيهم المشاة فلما انتهى إلى كراع الغميم دعا بقدح من ماء فيما بين الظهر والعصر فشرب وأفطر ثم أفطر الناس معه وتم أناس على صومهم فسماهم العصاة وإنما يؤخذ بآخر أمر رسول الله صلى الله عليه وآله (ح)

۶۔ عن أبي جعفر عليه السلام قال سمى رسول الله صلعم قوماً صاموا حين أفطر وقصر عصاة وقال هم العصاة إلى يوم القيامة وإنا لنعرف أبناءهم وأبناء أبنائهم إلى يومنا هذا (حسن)

۷۔ قال سمعت أبا عبد الله عليه السلام يقول لو أن رجلاً مات صائماً في السفر ما صليت عليه (ح)

فرمایا رسول خدا نے میری امت کے نیک لوگ وہ ہیں جو سفر میں قصر کرتے ہیں اور روزہ نہیں رکھتے اور جب نیکی کرتے ہیں تو خوش ہوتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں اور میری امت میں بدترین وہ لوگ ہیں جو ناز و نعمت میں پالے جاتے ہیں عمدہ غذائیں کھاتے ہیں اور نرم لباس پہنتے ہیں لیکن جب کلام کرتے ہیں تو سچ نہیں بولتے

فرمایا حضرت نے جب کوئی سفر کے لئے گھر سے نکلے تو روزہ کھول دے رسول اللہ رمضان میں مکہ کو مدینہ سے چلے جب منزل کراع الغمیم پر پہنچے تو آپ نے ظہر و عصر کے مابین پیالہ میں پانی لے کر پیا اور ان سب لوگوں نے بھی جو آپ کے ساتھ تھے لیکن کچھ لوگ بدستور روزہ سے رہے آپ نے ان کا نام نافرمان رکھا۔ چونکہ یہ امر رسول دوبارہ ہوا تھا لہٰذا ان سے مواخذہ کیا جائے گا

رسول اللہ نے فرمایا ان لوگوں کے متعلق جنہوں نے روزہ رکھا جب نہ رکھنا چاہئے تھا اور قصر کرنا چاہئے تھا کہ یہ نافرمان ہیں روز قیامت تک اور ہم پہچانتے ہیں ان کی اولاد در اولاد کو اس دن بسبب اتباع کرنے اپنے آباؤ اجداد کا

حضرت رسول خدا نے فرمایا جو سفر میں روزہ رکھے گا میں اس پر نماز نہیں پڑھوں گا۔

باب ۴۹
جو سفر میں ناواقفیت کی بنا پر روزہ رکھے

۱۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له رجل صام في السفر فقال إن كان بلغه أن

میں نے پوچھا کہ سفر میں کوئی روزہ رکھ لے فرمایا اگر اس کو یہ خبر لگی ہے کہ

رسول الله صلی الله علیه و آله نهی عن ذلک فعلیه القضاء وان لم یکن بلغه فلا شیء علیه (حسن)

رسول اللہ نے اس سے منع فرمایا ہے تو اس پر روزہ کی قضا لازم ہوگی اور اگر نہیں پہنچی تو کچھ نہیں

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال من صام فی السفر بجهالة لم یقضه (م)

فرمایا جو جاہل مسئلہ سفر میں روزے رکھے گا اس پر قضا لازم نہ ہوگی۔

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا سافر الرجل فی شهر رمضان افطر وان صامه بجهالة لم یقضه (م)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۵۰

سفر میں کس پر افطار و قصر واجب نہیں

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المکاری والجمال الذی یختلف ولیس له مقام یتم الصلوة ویصوم شهر رمضان (حسن)

کرایہ پر سواری چلانے والے اور کرایہ پر اونٹ چلانے والے جو آتے جاتے رہتے ہیں اور ایک جگہ نہیں رہتے وہ پوری نماز پڑھیں اور رمضان میں روزہ رکھیں

۲۔ قال لا یفطر الرجل فی شهر رمضان الا فی سبیل حق (حسن)

جس کا سفر جائز نہ ہو وہ روزہ رکھے گا

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته یقول من سافر قصر وافطر الا ان یکون رجلا سفره الی الصید او فی معصیة الله او رسولا لمن یعصی الله او فی طلب شحناء او سعایة ضرر علی قوم مسلمین (ق)

فرمایا جو سفر کرے وہ روزہ نہ رکھے اور نماز قصر کرے سوائے ان لوگوں کے جو تفریحاً شکار کو جائیں یا ناجائز امور کے لیے سفر کریں یا امر معصیت میں قاصد بن کر جائیں یا کینہ اور دشمنی کے لیے سفر کریں یا مسلمانوں کے حق میں چغل خوری کرنے جائیں

۴۔ قال سئلت اباعبد الله علیه السلام عن الرجل یشیع اخاه فی شهر رمضان فیبلغ مسیرة یوم او مع رجل من اخوانه ایفطر او یصوم قال یفطر (حسن)

میں نے پوچھا اس کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں اپنے کسی سفر کرنے والے بھائی کی مشایعت میں گھر سے نکلے اور ایک دن کی مسافت تک چلا جائے آیا وہ افطار کرے یا روزہ رکھے فرمایا افطار کرے۔

۵۔ سئلت فی الرجل یشیع اخاه مسیرة یوم او یومین

اس کے متعلق پوچھا جو اپنے بھائی کی مشایعت میں ایک دن یا دو دن

او ثلاثة قال ان كان فى شهر رمضان فليفطر قلت ايما افضل يصوم او يشيع قال يشيع ان الله عزوجل قد وضعه عنه (م)

۶۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام رجل من اصحابي قد جاءني خبره من الاعوص وذلك في شهر رمضان اتلقاه وافطر قال نعم قلت اتلقاه وافطر او اقيم واصوم قال تلقاه وافطر (ض)

۷۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قلت الرجل يشيع اخاه في شهر رمضان اليوم واليومين قال يفطر ويقضي قيل له فذلك افضل او يقيم ولا يشيع قال يشيعه ويفطر فان ذلك حق عليه (مرسل)

یا تین دن کی راہ چلا جائے رمضان میں فرمایا وہ روزہ نہ رکھے میں نے کہا آیا روزہ رکھنا بہتر ہے یا مشایعت فرمایا مشایعت اللہ نے روزہ اس سے ہٹا لیا ہے

میں نے کہا ایک شخص میرے اصحاب سے ہے ماہ رمضان میں اس کا عوص میں آنے کی خبر ملی آیا میں اس سے ملنے کو جانے میں روزہ رکھوں یا افطار کروں فرمایا افطار کرو میں نے کہا میں جا کر ملوں اور روزہ نہ رکھوں یا مقیم رہوں اور روزہ رکھوں فرمایا ملو اور روزہ نہ رکھو

میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی کی مشایعت کرتا ہے ایک یا دو روز فرمایا روزہ نہ رکھے اور قضا بجا لائے کہا گیا یہ افضل ہے یا یہ کہ اپنی جگہ رہ کر روزہ رکھے فرمایا مشایعت کرے اور روزہ نہ رکھے۔ یہ اس کا حق ہے

باب ۵۱
سفر میں نفلی روزہ

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال خرج ابو عبد الله عليه السلام من المدينة في ايام بقين من شعبان فكان يصوم ثم دخل عليه شهر رمضان وهو في السفر فافطر فقيل له تصوم شعبان وتفطر شهر رمضان فقال نعم شعبان الي ان شئت صمت وان شئت لا وشهر رمضان عزم من الله عزوجل علي الافطار (ضعيف)

۲۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام اصوم هذه الثلاثة الايام في الشهر فربما سافرت وربما اصابتني علة فيجب علي قضاؤها قال فقال لي انما يجب الفرض

شعبان کے کچھ دن باقی تھے کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام مدینہ سے نکلے اور روزہ رکھتے تھے چند روز بعد رمضان آگیا تو حضرت نے سفر میں روزہ نہ رکھا کسی نے کہا آپ شعبان میں روزہ رکھتے ہیں اور رمضان میں نہیں فرمایا شعبان کا روزہ اختیاری ہے چاہے میں رکھوں یا نہ رکھوں اور رمضان کا روزہ اللہ کی طرف سے واجب کیا گیا ہے لہذا اس کے احکام کی پابندی ضروری ہے

میں نے کہا میں ماہ رمضان میں تین دن روزے رکھتا ہوں پھر بسا اوقات یا تو سفر درپیش آتا ہے یا بیمار ہو جاتا ہوں تو کیا میرے اوپر قضا واجب ہوگی فرمایا واجب ہوتا ہے فرض

فامّا غیر الفرض فانت فیه بالخیار، قلت بالخیار فی السفر والمرض قال فقال المرض قد وضعه الله عزوجل عنک و السفر ان شئت قضیته وان لم تقضه فلا جناح علیک (۴)

لیکن جو فرض نہیں اس میں اختیار ہے میں نے کہا اختیار ہے سفر اور مرض میں فرمایا مرض میں اللہ نے اس تکلیف کو تم سے اٹھا لیا ہے اب رہا سفر چاہے ادا کرو چاہے نہ کرو کوئی گناہ نہیں ۔ (اس میں علمائے حدیث کا اختلاف ہے)

۳ ـ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال سالتہ عن صوم ثلاثۃ ایام فی الشہر ھل فیہ قضاء علی المسافر قال لا (۴)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ مہینہ میں تین دن کے روزے (صوم حاجت یا اعتکاف) اگر سفر میں نہ رکھے جائیں تو کیا انکی قضا لازم ہوگی فرمایا نہیں

۴ ـ قلت للرضا علیہ السلام ارید السفر فاصوم شہری الذی اسافر فیہ قال لا قلت فاذا قدمت اقضیہ قال لا کما لا تصوم کذلک لا تقضی

میں نے پوچھا میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں تو کیا اس مہینے کے جس میں سفر کر رہا ہوں (سنتی) روزے رکھوں فرمایا نہیں میں نے کہا کیا واپسی پر قضا بجا لاؤں فرمایا نہیں یہ ایسا ہی ہے کہ اگر کوئی سنتی روزہ تم نہ رکھو تو اس کی قضا لازم نہیں

۵ ـ قال کنت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام فیما بین مکۃ والمدینۃ فی شعبان وھو صائم ثم راینا ھلال شہر رمضان فافطر فقلت لہ جعلت فداک امس کان من شعبان وانت صائم والیوم من شہر رمضان وانت مفطر فقال ان ذالک تطوع ولنا ان نفعل ما شئنا وھذا فرض فلیس لنا ان نفعل الا ما امرنا (ض)

میں حضرت کے ساتھ ماہ شعبان میں مکہ اور مدینہ کے درمیان تھا حضرت روزے سے تھے ہم نے رمضان کا چاند دیکھا تو حضرت نے روزہ نہ رکھا میں نے کہا یہ کیا بات ہے کہ ماہ شعبان میں تو آپ روزے سے تھے اور آج کہ رمضان ہے آپ کا روزہ نہیں فرمایا وہ سنت روزہ تھا جس میں ہمیں اختیار ہے جیسا چاہیں کریں اور یہ واجب روزہ ہے اس کے لئے جیسا حکم ہے ویسا ہی کرنا ہوگا ۔

باب ۵۱

رمضان میں وقت روانگی کب روزہ کھولا جائے

۱ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن الرجل یخرج من بیتہ یرید السفر وھو صائم قال فقال ان خرج من قبل ان ینتصف النہار فلیفطر ولیقض ذلک الیوم وان خرج بعد الزوال فلیتم یومہ (حسن)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو بحالت روزہ سفر کے لئے گھر سے نکلے فرمایا اگر دوپہر سے پہلے چلے تو افطار کرے اور اس روزہ کی قضا بجا لائے اور اگر بعد دوپہر چلے تو روزہ پورا کرے

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا خرج الرجل فی شهر رمضان بعد الزوال اتم الصیام فاذا خرج بعد الزوال افطر (موثق)

مضمون وہی ہے جو نمبر ۱ میں ہے

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یسافر فی شهر رمضان یصوم او یفطر قال ان خرج قبل الزوال فلیفطر وان خرج بعد الزوال فلیصم وقال یعرف ذلک بقول علی علیہ السلام اصوم وافطر حتی اذا زالت الشمس عزم علی یعنی الصیام

مضمون وہی نمبر ۱ کا ہے

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا سافر الرجل فی شهر رمضان فخرج بعد نصف النهار فعلیہ صیام ذلک الیوم ویعتد بہ من شهر رمضان واذا دخل ارضا قبل طلوع الفجر وهو یرید الاقامة بها فعلیہ صوم ذلک الیوم وان دخل بعد طلوع الفجر فلا صیام علیہ وان شاء صام (ص)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ماہ رمضان میں سفر کرے تو اگر دوپہر کے بعد گھر سے نکلے تو روزہ رکھے اور یہ ماہ رمضان میں شمار ہوگا اور جب ایسے مقام پر داخل ہو قبل طلوع فجر جہاں قیام کا ارادہ ہو تو اس دن اسے روزہ رکھنا ہوگا اور اگر بعد طلوع فجر داخل ہو تو نہ رکھے اور اگر چاہے تو رکھ لے۔

۵ - سئل ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یقدم من سفر فی شهر رمضان حتی یری انہ سیدخل اهلہ ضحوة او ارتفاع النهار قال اذا طلع الفجر وهو خارج ولم یدخل اهلہ فهو بالخیار ان شاء صام وان شاء افطر (حسن)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں سفر سے لوٹے اور خیال کرے کہ وہ اپنے گھر چاشت یا دن چڑھنے سے پہلے پہنچ جائے گا فرمایا اگر طلوع فجر سے پہلے وہ گھر نہ پہنچے تو اختیار ہے رکھے یا نہ رکھے

۶ - سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن الرجل یقبل من سفر فی شهر رمضان فیدخل اهلہ حین یصبح او ارتفاع النهار قال اذا طلع الفجر وهو خارج ولم یدخل اهلہ فهو بالخیار ان شاء صام وان شاء افطر (م)

ترجمہ اوپر گزرا

۷ - قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن رجل قدم من سفر فی شهر رمضان ولم یطعم شیئا قبل الزوال قال یصوم (ض)

فرمایا جو شخص ماہ رمضان میں سفر سے گھر آئے اور قبل زوال اس نے کچھ کھایا پیا نہ ہو تو وہ روزہ رکھے۔

۸ - قال سئلته عن مسافر دخل اهله قبل زوال الشمس وقد اكل قال لا ينبغي له ان يأكل يومه ذلك شيئاً ولا يواقع في شهر رمضان ان كان له اهل (موثق)

میں نے اس مسافر کے متعلق پوچھا جو اپنے گھر زوال شمس سے پہلے آ جائے درانحالیکہ اس نے کھانا کھا لیا ہو تو فرمایا اس دن اس کو کچھ نہیں کھانا چاہیے تھا اگرچہ وہ اپنے گھر میں آیا ہے

۹ - قال في المسافر الذي يدخل اهله في شهر رمضان وقد اكل قبل دخوله قال يكف عن الاكل بقية يومه وعليه القضاء وقال في المسافر يدخل اهله وهو جنب قبل الزوال ولم يكن اكل فعليه ان يتم صومه ولا قضاء عليه يعني اذا كانت جنابته من احتلام (ح)

اس مسافر کے متعلق فرمایا جو ماہ رمضان میں اپنے گھر آئے اور اس سے پہلے اس نے کچھ کھا لیا ہو تو اس کو باقی دن کچھ نہیں کھانا چاہیے اور اس پر روزہ کی قضا ہوگی اور جو مسافر اپنے گھر اس حال میں آئے کہ قبل زوال وہ جنب ہو اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اپنا روزہ پورا کرے اس پر روزہ کی قضا نہیں بشرطیکہ احتلام سے جنب ہوا ہو۔

باب ۵۲

جو کسی شہر میں قیام کے ارادے سے داخل ہو

۱ - قال اذا قدمت ارضاً وانت تريد ان تقيم بها عشرة ايام فصم واتم وان كنت تريد ان تقيم اقل من عشرة ايام فافطر ما بينك وبين شهر فاذا بلغ الشهر فاتم الصلوة والصيام وان قلت ارتحل غدوة (ح)

جب تم کسی شہر میں پہنچو اور وہاں دس دن قیام کا ارادہ ہو تو روزہ رکھو اور نماز پوری پڑھو اور اگر دس دن سے کم قیام کا ارادہ ہو تو روزہ ترک کرو لیکن اگر آج کل میں ایک مہینہ گزر جائے تو نماز تمام کرو اور روزہ رکھو چاہے کل ہی جانا پڑے

۲ - قال سئلته عن الرجل يدركه شهر رمضان في السفر فيقيم الايام في المكان عليه صوم قال لا حتى يجمع على مقام عشرة ايام واذا اجمع على عشرة ايام صام واتم الصلوة قال وسئلته عن الرجل يكون عليه ايام من شهر رمضان وهو مسافر يقضي اذا اقام في المكان قال لا حتى يجمع على مقام عشرة ايام (ح)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جسے سفر میں ماہ رمضان آئے اور وہ کسی جگہ چند روز قیام کرے تو کیا وہ روزہ رکھے فرمایا نہیں جب تک دس دن قیام نہ ہو اور جب دس دن ہو جائیں تو روزہ رکھے اور نماز پوری پڑھے میں نے پوچھا اگر کسی پر ماہ رمضان کے روزے قضا ہوں تو وہ بحالت سفر کسی جگہ ٹھہر کر ادا کرے فرمایا نہیں جب تک دس دن پورے نہ ہوں۔

باب ۵۲

سفر میں اپنی زوجہ سے مجامعت

۱۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یسافر فی شهر رمضان أله ان یصیب من النساء قال نعم (م)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو رمضان میں سفر کرے آیا وہ عورت سے ہمبستر ہو سکتا ہے فرمایا ہاں۔

۲۔ سألت ابا الحسن علیه السلام عن رجل اتی اهله فی شهر رمضان وهو مسافر قال لا بأس (مجہول)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو بحالت سفر ماہ رمضان میں اپنی بی بی کے پاس جائے فرمایا کیا مضائقہ ہے

۳۔ سألت ابا الحسن یعنی موسی بن جعفر علیه السلام عن الرجل یجامع اهله فی السفر وهو فی شهر رمضان قال لا بأس به (م)

وہی مضمون ہے جو اوپر ہے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یسافر ومعه جاریة فی شهر رمضان هل یقع علیها قال نعم (مرسل)

وہی مضمون جو اوپر ہے

۵۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یسافر فی شهر رمضان ومعه جاریة له فله ان یصیب منها بالنهار فقال سبحان الله اما تعرف حرمة شهر رمضان ان له فی اللیل سبحاً طویلاً قلت ألیس له ان یأکل ویشرب ویقصر فقال ان الله تبارک وتعالی قد رخص للمسافر فی الافطار والتقصیر رحمة وتخفیفاً لموضع التعب والنصب ووعث السفر ولم یرخص له فی مجامعة النساء فی السفر بالنهار فی شهر رمضان واوجب علیه قضاء الصیام ولم یوجب علیه قضاء تمام الصلوة اذا آب من سفره ثم قال والسنة لا تقاس وانی اذا سافرت فی شهر رمضان ما آکل الا القوت وما اشرب کل الری (ح)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں سفر کرے اور اس کے ساتھ اس کی کنیز ہو کیا وہ دن میں اس کے ساتھ مجامعت کرے فرمایا سبحان اللہ کیا تمہیں ماہ رمضان کی حرمت کا حال معلوم نہیں اس کی رات تک طویل تسبیح کے لئے ہے میں نے کہا جب وہ دن میں کھاتا ہے پیتا ہے نماز قصر کرتا ہے تو ایسا کیوں نہ کرے فرمایا اللہ تعالیٰ نے مسافر کے لئے افطار و قصر کی اجازت دی ہے اور یہ سفر میں تکلیف اور زحمت سے بچانے کے لئے لیکن اللہ نے اجازت نہیں دی عورتوں سے مقاربت کی دن میں اگر ایسا کرے گا روزہ کی قضا واجب ہوگی اور نہیں واجب ہوگا نمازوں کا اتمام جبکہ وہ سفر کے بعد اپنے گھر پلٹ آئے پھر فرمایا شریعت میں قیاس کو دخل نہیں میں تو سفر میں صرف بقدر قوت لا یموت کھاتا ہوں اور بہت تھوڑا پانی پیتا ہوں۔

۴- قال سئلته عن الرجل یاتی جاریته فی شهر رمضان بالنهار فی السفر فقال ما عرف هذا حق شهر رمضان ان له فی اللیل سبحاً طویلاً قال الکلینی الفضل عندی ان یوقر الرجل شهر رمضان ویمسک عن النساء فی السفر بالنهار الا ان یکون تغلبه الشهوة ویخاف علی نفسه فقد رخص له ان یاتی الحلال کما رخص للمسافر الذی لا یجد الماء اذا غلبه الشبق ان یاتی الحلال قال ویوجر فی ذلک کما انه اذا اتی بالحرام اثم (م)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو بحالت سفر ماہ رمضان اپنی کنیز سے مقاربت کرے فرمایا اس شخص نے ماہ رمضان کے حق کو پہچانا ہی نہیں دن کا کیا ذکر اس کی راتوں میں بھی زیادہ تسبیح کی جاتی ہے۔ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک فضیلت یہ ہے کہ رمضان کا احترام ملحوظ رکھے اور عورتوں کی ہمبستری سے بحالت سفر دن میں بچے اگر شہوت کا غلبہ زیادہ ہو اور اس کے نفس کے لئے ضرر کا خوف ہو تو اس کے لئے اجازت ہوگی جیسے اجازت ہے اس مسافر کے لئے جسے پانی نہ ملے اور وہ بنا بر شہوت کے غلبہ کے بطور حلال بغیر غسل جنابت کے مجامعت کرلے اس کو اجر اس کا ملے گا جس طرح بطور حرام کرنے کے گناہ کی سزا ملے گی

باب ۵۴
صوم حائض و مستحاضہ

۱- قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الحائض تقضی الصوم قال نعم قلت تقضی الصلوٰۃ قال لا قلت من این جاء هذا قال اول من قاس ابلیس (ح)

میں نے پوچھا کیا حائض عورت روزہ کی قضا بجا لائے فرمایا ہاں میں نے کہا اور نماز کی قضا فرمایا نہیں۔ میں نے کہا ایسا کیوں ہے فرمایا قیاس شریعت میں نہیں سب سے پہلا قیاس کرنے والا ابلیس ہے۔

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سالته عن امراة اصبحت صائمة فلما ارتفع النهار او کان العشاء حاضت اتفطر قال نعم وان کان وقت المغرب فلتفطر قال وسالته عن امراة رأت الطهر فی اول النهار من شهر رمضان فتغتسل ولم تطعم فما تصنع فی ذلک الیوم قال تفطر ذلک الیوم فانما فطرها من الدم (حسن)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق کہ وہ روزہ سے ہو جب دن چڑھ جائے یا شام کا وقت آجائے تو وہ حائض ہو جائے تو کیا وہ افطار کرے فرمایا ہاں اگرچہ مغرب کا وقت ہو جائے میں نے کہا اگر رمضان میں دن کے اول حصہ میں طہر دیکھے اور غسل کرلے اور اس نے کچھ کھایا نہ ہو تو اس دن کیا کرے فرمایا روزہ نہ رکھے کیونکہ یہ روزہ خون آنے کی وجہ سے نہیں کھایا گیا

۳ - سألت أبا عبد الله عليه السلام عن امرأة تطمث في شهر رمضان قبل أن تغيب الشمس قال تفطر حين تطمث (ح)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ماہ رمضان میں قبل غروب آفتاب حائض ہو فرمایا جوں ہی حیض آئے روزہ کو ختم کر دے۔

۴ - سألت أبا عبد الله عليه السلام عن المستحاضة قال تصوم شهر رمضان إلا الأيام التي كانت تحيض فيهن ثم تقضيها بعده (ض)

میں نے استحاضہ والی کے متعلق پوچھا فرمایا وہ ماہ رمضان کا روزہ رکھے سوائے ان ایام کے جن میں حیض آئے ان روزوں کی قضا بجا لائے گی۔

۵ - سألت أبا الحسن عليه السلام عن المرأة تلد بعد العصر أتتم ذلك اليوم أم تفطر قال تفطر وتقضي ذلك اليوم (م)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو وقت عصر بچہ جنے آیا وہ روزہ پورا کرے یا افطار کرلے فرمایا افطار کرے اور اس روزہ کی قضا بجا لائے

۶ - قال كتبت إليه عليه السلام امرأة طهرت من حيضها أو من دم نفاسها في أول يوم من شهر رمضان ثم استحاضت فصلت وصامت شهر رمضان كله من غير أن تعمل ما تعمل المستحاضة من الغسل لكل صلاتين فهل يجوز صومها وصلاتها أم لا فكتب عليه السلام تقضي صومها ولا تقضي صلاتها لأن رسول الله صلى الله عليه وآله كان يأمر فاطمة صلوات الله عليها والمؤمنات من نسائه بذلك (ضعيف)

میں نے لکھا کہ ایک عورت اول ماہ رمضان میں اپنے حیض یا نفاس سے پاک ہو جاتی ہے پھر اسے استحاضہ ہو جاتا ہے وہ نماز بھی پڑھتی ہے اور روزے بھی رکھتی ہے بغیر اس عمل کے جو استحاضہ والی کو کرنا چاہیے یعنی ہر دو نمازوں کے لئے غسل کرنا پس اس کی نماز اور اس کا روزہ صحیح ہو گا یا نہیں حضرت نے لکھا روزوں کو جاری رکھے اور نماز کی قضا نہ کرے رسول اللہ نے ایسا ہی حکم دیا تھا جناب فاطمہ اور اپنی امت کی عورتوں کو۔

یہ حدیث نہ صرف ضعیف بلکہ ساقط الاعتبار ہے کیونکہ اگر اس نے احکام استحاضہ پر عمل نہیں کیا تو اس کی نماز کیسے صحیح ہو گی ہاں ور عورت جاہل مسئلہ ہونے کے علاوہ اسکی نمازوں کو صحیح سمجھا ہے۔ ایسی صورت میں اس پر قضا لازم ہوگی کیونکہ معافی صرف ایام حیض میں ہے۔ دوسرے ان احکام کا تعلق جناب سیدہ سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ ہر قسم کی نجاست سے پاک تھیں البتہ یہ صورت ہو سکتی ہے کہ دوسری عورتوں کو تعلیم دینے کے لئے حضرت نے ان سے فرمایا ہو۔

۷ - عن أبي عبد الله عليه السلام في المرأة أصبحت صائمة فلما ارتفع النهار أو كان العشي حاضت أتفطر قال نعم وإن كان قبل المغرب فلتفطر وعن امرأة ترى الطهر من أول النهار في شهر رمضان فتغتسل ولم تطعم كيف تصنع بذلك اليوم قال إنما فطرها من الدم (مجهول)

پوچھا اس عورت کے متعلق جو صبح کو بحالت روزہ اٹھے جب دن چڑھے یا شام ہو تو اسے حیض آنے لگے کیا وہ افطار کرلے فرمایا ہاں اگر مغرب کے قبل ہی ایسا ہو تو بھی افطار کرلے اور جو ماہ رمضان میں دن کے اول وقت پاک ہو جائے لہذا اس نے غسل کیا ہو اور نہ کھانا کھایا ہو وہ بھی روزہ کھول دے دن کے کچھ حصہ میں خون آنے کی وجہ سے۔

۸ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن امرأة مرضت فی شهر رمضان وماتت فی شوال فاوصتنی ان اقضی عنها قال هل برأت من مرضها قلت لا ماتت فیه قال لا تقضی عنها فان اللہ عزوجل لم یجعله علیها قلت فانی اشتهی ان اقضی عنها وقد اوصتنی بذلک قال کیف تقضی عنها شیئا لم یجعله اللہ علیها فان اشتهیت ان تصوم لنفسک فصم (موثق)

میں نے پوچھا اس عورت کے بارہ میں جو ماہ رمضان میں بیمار ہوئی اور شوال میں مر گئی اس نے وصیت کی کہ اس کے قضا شدہ روزے ادا کیے جائیں حضرت نے فرمایا کیا وہ مرنے سے پہلے صحت یاب ہو گئی تھی۔ میں نے کہا نہیں وہ اسی مرض میں مر گئی تھی فرمایا اس کی طرف سے ادا کی ضرورت نہیں خدا نے اس پر قضا کو قرار نہیں دیا میں نے کہا اگر میں بخوشی ادا کرنا چاہوں اور اس نے وصیت بھی کی ہو فرمایا کیوں ادا کیا جائے اس کو جسے خدا نے لازم قرار نہیں دیا اگر تمہیں رکھنا ہی ہے تو اپنے لیے رکھو

۹ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سألته عن امرأة مرضت فی شهر رمضان او طمثت او سافرت فماتت قبل خروج شهر رمضان هل یقضی عنها قال اما الطمث والمرض فلا واما السفر فنعم (م)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ماہ رمضان میں بیمار ہو یا حائض ہو یا مسافر ہو اور ماہ رمضان ختم ہونے سے پہلے مر جائے تو کیا اس کے روزے ادا کیے جائیں فرمایا حیض اور بیماری والی کے روزوں کی قضا نہ ہوگی ہاں سفر والی کے روزوں کی قضا کی ہوگی۔

۱۰ ـ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأة تنذر علیها صوم شهرین متتابعین قال تصوم وتستأنف ایامها التی قعدت حتی تتم الشهرین قلت ارأیت ان یئست من المحیض اتقضیه قال لا تقضی یجزیها الاول (موثق)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں فرمایا وہ روزے رکھے اور جب حیض سے فارغ ہو تو شروع کرے میں نے کہا جو عورت حیض سے مایوس ہو چکی ہے کیا وہ عادت والے ایام کی قضا بجا لائے فرمایا نہیں اس کے لیے وہی کافی ہے جو پہلے بجا لا چکی ہے

۱۱ ـ قلت لابی الحسن علیہ السلام ان امرأتی جعلت علی نفسها صوم شهرین فوضعت ولدها وادرکها الحبل فلم تقو علی الصوم قال فلتتصدق مکان کل یوم بمد علی مسکین (مجهول)

میں نے پوچھا اپنی عورت کے متعلق کہ اس نے متواتر دو ماہ کے روزے اپنے اوپر لازم قرار دے ہیں لیکن اس کے اول تو بچہ پیدا ہوا پھر وہ حاملہ ہو گئی اور روزہ کی طاقت نہیں رکھتی فرمایا ہر دن کے بدلہ میں ایک مد ایک مسکین کو کھانا دے

باب ۵۵

جس پر دو ماہ کے متواتر روزے ہوں اور کوئی مانع ہو

۱ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل الحر

حضرت سے پوچھا اس مرد آزاد کے متعلق

يلزمه صوم شهرين متتابعين في ظهار فيصوم شهراً ثم يمرض قال يستقبل ان تمادى على الشهر يوماً او يومين بنى على ما بقي (حسن)

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال صيام كفارة اليمين في الظهار شهرين متتابعين والتتابع ان يصوم شهراً ويصوم الشهر الآخر ايلماً او شيئاً منه فان عرض له شيء يفطر فيه افطر ثم قضى ما بقي عليه وان صام شهراً ثم عرض له شيء يفطر فيه افطر ثم قضى ما بقي عليه وان صام شهراً ثم عرض له شيء فافطر قبل ان يصوم من الآخر شيئاً فلم يتابع اعاد الصيام كله (حسن)

۳۔ قال سالته عن الرجل يكون عليه شهرين متتابعين بعض شهر او شهراً فعليه ان يعيد الصيام (موثق)

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل كان عليه صوم شهرين متتابعين في ظهار فصام القعدة ثم دخل عليه ذو الحجة قال يصوم ذا الحجة كله الا ايام التشريق يقضيها في اول يوم من المحرم حتى يتم ثلاثة ايام فيكون قد صام شهرين متتابعين قال ولا ينبغي له ان يقرب اهله حتى يقضي ثلاثة ايام التشريق التي لم يصمها ولا بأس ان صام شهراً ثم صام من الشهر الذي يليه اياماً ثم عرض له علة ان يقطعها ثم يقضي بعد تمام الشهرين (حسن)

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال في رجل

جس پر سلسلۂ ظہار دو ماہ کے روزے ہوں وہ ایک ماہ رکھکر بیمار ہو جائے فرمایا آگے چل کر رکھے اور اگر دوسرے ماہ کے ایک دو دن رکھ لئے ہیں تو جو باقی ہیں ان کو پورا کرے

فرمایا ظہار کی قسم کا کفارہ متواتر دو ماہ روزہ رکھنا ہے اور پے در پے کی صورت یہ ہے کہ ایک ماہ پورے روزے رکھے اور دوسرے ماہ کچھ دن رکھنے کے بعد اگر کوئی مانع درپیش ہو تو نہ رکھے اور اس کے جانے کے بعد جو باقی دن ہیں انہیں پورا کرے اور اگر ایک ماہ رکھنے کے بعد کوئی عارضہ لاحق ہوا اور دوسرے مہینہ کا کوئی روزہ بھی نہ رکھا ہو تو یہ پے در پے رکھنا نہ ہوگا اور اس کو پھر سب روزے رکھنے ہونگے۔

میں نے پوچھا ایک شخص پر دو مہینے کے روزے ہیں پے در پے رکھنے کے تو وہ بیچ میں فرق ڈال کر رکھ لے۔ فرمایا اگر اس نے ایک ماہ سے زیادہ رکھے ہیں ملا کر پھر کوئی مانع درپیش ہوا تو روزہ ترک کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن اگر ایک ماہ یا ایک ماہ سے کم رکھے ہیں تو اس کو پھر پورے دو ماہ کے رکھنے ہونگے۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس پر پے در پے دو مہینے کے روزے ظہار کے کفارہ میں ہوں اور وہ ماہ ذیقعدہ میں رکھے پھر ذی الحجہ آجائے فرمایا سوائے ایام تشریق پورے ذی الحجہ میں روزے رکھے اور ایام تشریق کے روزے تین دن کے محرم میں ادا کرے اس طرح دو ماہ کے روزے پورے ہو جائیں گے اور یہ بھی فرمایا کہ ان ایام میں جو ایام تشریق کہلاتے ہیں تعطیل ہو تو ... سے مجامعت نہ کرے اور انکی قضا کے روزے اگلے مہینہ میں رکھے اگر کوئی بیماری لاحق ہو تو دو ماہ تمام ہونے کے بعد رکھے

فرمایا اس شخص کے بارہ میں

صام في ظهار شعبان ثم ادركه شهر رمضان قال يصوم رمضان ويستانف الصوم فان هو صام في الظهار فزاد في النصف يوماً قضى بقيته (مجهول)

جو ظہار کے روزے شعبان میں رکھے پھر رمضان آجائے تو اسے چاہئے رمضان کے روزے شروع کرے۔ اگر اس نے ظہار کے روزے نصف ماہ سے ایک دن زیادہ رکھے تو بقیہ بعد میں ادا کر دے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال في رجل جعل عليه صوم شهر فصام منه خمسة عشر يوماً ثم عرض له امر فقال ان كان صام خمسة عشر يوماً فله ان يقضي ما بقي (ن)

لم يجزيه حتى يصوم شهراً تاماً (ض)

فرمایا اگر کسی کے ذمہ ایک ماہ کے روزے ہوں اور رمضان میں سے پندرہ دن کے رکھے تو یہ کافی نہ ہونگے اسے پورے ایک ماہ کے روزے رکھنے ہونگے

۷ - سالت ابا عبد الله عليه السلام عن قطع صوم كفارة اليمين وكفارة الظهار وكفارة القتل فقال ان كان على رجل صيام شهرين متتابعين فافطر او مرض في الشهر فان عليه ان يعيد الصيام وان صام الشهر الاول وصام من الشهر الثاني شيئاً ثم عرض له ماله فيه عذر فان عليه ان يقضي (ض)

کفارہ قسم، کفارہ ظہار اور کفارہ قتل کے دو ماہ متواتر روزوں کے قطع کرنے کے سلسلہ میں فرمایا اگر کسی پر دو ماہ کے پے در پے روزے ہوں اور وہ بیچ میں قطع کر دے یا بیمار ہو جائے تو اسے اعادہ کرنا ہوگا اگرچہ پورے مہینہ کے رکھ لئے ہوں اور دوسرے مہینہ سے بھی کچھ رکھے ہوں اور پھر کوئی عذر پیش آیا ہو تو اس کو چاہیے پورا کرے

۸ - عن ابي جعفر عليه السلام قال سالته عن رجل قتل رجلاً خطاءً في الشهر الحرام قال تغلظ عليه الدية وعليه عتق رقبة وصيام شهرين متتابعين من الشهر الحرام قلت فانه يدخل في هذا شيء فقال ما هو قلت يوم العيد وايام التشريق قال يصومه فانه حق يلزمه (ض)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے غلطی سے کسی کو ماہ حرام میں قتل کر دیا ہو فرمایا دیت میں اس پر سختی کی جائے اور ایک غلام آزاد کرنا اور دو ماہ کے متواتر روزے رکھنا اس پر واجب ہیں میں نے کہا اگر بیچ میں کوئی شے مانع ہو فرمایا وہ کیا میں نے کہا عید یا ایام تشریق فرمایا ان دنوں میں بھی روزہ رکھے کیونکہ وہ اس کے لئے لازم ہیں

۹ - قال قلت لابي جعفر عليه السلام رجل قتل رجلاً في الحرم قال عليه دية وثلث ويصوم شهرين متتابعين من اشهر الحرم ويعتق رقبة ويطعم ستين مسكيناً قال يدخل في هذا شيء قال وما يدخل قلت العيدان وايام التشريق قال يصومه فانه حق يلزمه (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے کسی کو حرم میں قتل کر دیا ہو فرمایا اس پر ایک پوری دیت ہے اور اس کا ثلث اور دو ماہ پے در پے روزے رکھے اور ایک غلام آزاد کرے اور ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے میں نے کہا اور اگر بیچ میں کوئی رکاوٹ آپڑے فرمایا وہ کیا میں نے کہا جیسے عید یا ایام تشریق فرمایا ان ایام میں بھی روزہ رکھے گا کیونکہ وہ اس پر لازم ہیں۔

باب ۵۶

روزہ کفارہ قسم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کل صوم یفرق الا ثلثۃ ایام فی کفارۃ الیمین (حسن)

فرمایا ہر روزہ جدا جدا رکھا جا سکتا ہے سوائے ان روزوں کے جو قسم کے کفارہ میں ہوں

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صیام ثلثۃ ایام فی کفارۃ الیمین متتابعات لا یفصل بینھن (حسن)

فرمایا کفارہ قسم کے تین روزے ایک ساتھ رکھے جائیں ان میں علحدگی نہیں ہوگی

۳۔ عنہ ابی عبد اللہ علیہ السلام قال السبعۃ الایام والثلثۃ الایام فی الحج لا یفرق انما ھی بمنزلۃ الثلثۃ الایام فی الیمین (حسن)

فرمایا ہفتہ کے سات دن ہیں ان میں تین دن حج کے ہیں جن میں کفارہ یمین کے تین دن کی طرح تفرقہ نہیں ڈالا جائے گا

باب ۵۷

صوم معلوم اپنے لئے قرار دینا

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی جعلت علی نفسی ان اصوم حتی یقوم القائم فقال صم ولا تصم فی السفر ولا العیدین ولا ایام التشریق ولا الیوم الذی یشک فیہ من شھر رمضان (حسن)

میں نے کہا میں نے اپنے دل میں یہ قرار دے لیا ہے کہ ظہور قائم آل محمد تک روزہ رکھوں فرمایا رکھو لیکن عیدین ایام تشریق اور رمضان کے یوم شک میں نہ رکھو

۲۔ کتب الحسین الی الرضا علیہ السلام جعلت فداک رجل نذر ان یصوم ایاماً معلومۃ فصام بعضھا ثم اعتل فافطر ایبتدی فی صومہ ام یحتسب بما مضیٰ فکتب الیہ یحتسب ما مضیٰ (مجہول)

امام رضا کو لکھا گیا کہ ایک شخص نے نذر کی کہ چند دن روزے رکھے گا دن معین کر کے پس کچھ روزے رکھ کر وہ بیمار ہو گیا اور روزہ ترک کر دیا تو کیا پھر سے رکھے یا یہ روزے اس کے معینہ دنوں میں محسوب ہو جائیں گے حضرت نے لکھا ہو جائیں گے

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ جعلت فداک علیّ صیام شھر ان خرج عمی من الحبس فخرج فاصبح وانا ارید الصیام فجیئنی بعض اصحابنا فادعوا

میں نے کہا میرے اوپر دو مہینے کے روزے ہیں۔ میرا چچا قید سے چھوٹا۔ صبح کو میرا ارادہ روزے کا تھا کچھ میرے اصحاب (دیبار کباد کو) آئے میں نے انہیں بلایا

بالغداء فتغدا معه فقال لا باس (مجهول)

صبح کے کھانے پر تو کیا میں ان کے ساتھ کھاؤں فرمایا کیا حرج ہے۔

۴ - قال سالته عن رجل جعل على نفسه نصوم شهر بالكوفة وشهر بالمدينة وشهر بمكة من بلاء ابتلى به فقضى انه صام بالكوفة شهراً ودخل المدينة فصام بها ثمانية عشر يوماً ولم يقم عليه الجمال قال يصوم مابقي عليه اذا انتهى الى بلده (ض)

میں نے ایک شخص کے متعلق پوچھا جس نے نذر کی تھی کہ ایک ماہ کوفہ میں روزے رکھے گا ایک ماہ مدینہ میں اور ایک ماہ مکہ میں اس مصیبت کی وجہ سے جس میں وہ مبتلا ہے اس نے کوفہ میں ایک ماہ رکھ لئے۔ مدینہ میں اٹھارہ روزے رکھے تھے کہ اونٹ والے نے زیادہ قیام نہ کیا فرمایا جو باقی رہ گئے ہیں وہ اپنے شہر میں جاکر پورے کرلے۔

۵ - قال فی رجل نذر ان يصوم زماناً قال الزمان خمسة اشهر والحين ستة اشهر لان الله عز وجل يقول تؤتی اكلها كل حين باذن ربها (ح)

امام جعفر صادق ؑ سے پوچھا کہ ایک شخص نے نذر کی کہ وہ ایک زمانہ تک روزے رکھے گا تو کتنی مدت رکھے فرمایا زمانہ سے مراد ہے پانچ ماہ اور حین سے مراد ہے چھ ماہ جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے کہ اذن رب سے ہر چھ ماہ اس کے پھل کھائے جاتے ہیں۔ یعنی کھجور کے پھل گرمیوں میں کھائے جاتے ہیں اور اس کا پھول آتا ہے جاڑے میں اور پھول سے خرما بننے میں چھ ماہ گزر جاتے ہیں۔

۶ - عن ابی عبد الله عليه السلام انه سئل عن رجل قال لله علی ان اصوم حيناً وذلك فی شكر فقال ابو عبد الله عليه السلام قد اتی علياً عليه السلام فی مثل هذا فقال صم ستة اشهر فان الله عز وجل يقول تؤتی اكلها كل حين باذن ربها يعنی ستة اشهر (مجهول)

حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس نے یہ نذر کی ہو کہ میں ایک حین تک شکر خدا میں روزے رکھوں گا۔ حضرت نے فرمایا ایسا ہی مسئلہ حضرت علی علیہ السلام سے پوچھا گیا تھا تو آپ نے فرمایا تھا چھ ماہ روزے رکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آیت کا ترجمہ اوپر گزرا

۷ - عن ابی عبد الله عليه السلام عن ابائه عليهم السلام فی الرجل يجعل على نفسه اياماً معدودة مسماة فی كل شهر ثم يسافر فتمر به الشهور انه لا يصوم فی السفر ولا يقضيها اذا شهد (ض)

اس شخص کے بارہ میں پوچھا گیا جس نے اپنے دل میں یہ قرار دیا کہ وہ ہر ماہ چند روزے رکھے گا پھر کہیں وہ سفر میں رہا فرمایا وہ سفر میں نہیں رکھے گا اور جب گھر آئے تو قضا بجا نہیں لائے گا

۸ - قال سالت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يصوم صوماً قد وقته على نفسه او يصوم من اشهر الحرم فيمر به الشهر والشهران لا يقضيه

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس نے نیت کی ہو ایک دورہ کی جس کا وقت اس کے دل میں ہو یا نیت کرے حرمت کے مہینوں میں روزوں کی اور ایک دو ماہ بغیر رکھے ہوئے گزر جائیں

فقال لا يصوم في السفر ولا يقضي شيئاً من صوم التطوع الا الثلاثة الايام التي كان يصومها من كل شهر ولا يجعلها بمنزلة الواجب الا اني احب لك ان تدوم على العمل الصالح قال وصاحب الحرم الذي كان يصومها ويجزيه ان يصوم مكان كل شهر من اشهر الحرم ثلاثة ايام (۳)

۹ - عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال سألته عن الرجل يجعل الله عز وجل عليه صوم يوم مسمّى قال يصوم ابداً في السفر والحضر (مجهول)

۱۰ - قال ان امي كانت جعلت على نفسها لله عليها نذراً ان الله رد عليها بعض ولدها من شيء كانت تخاف عليه ان تصوم ذلك اليوم الذي يقدم فيه ما بقيت فخرجت معنا مسافرة الى مكة فاشكل علينا لمكان النذر أتصوم ام تفطر فسألت ابا عبد الله عليه السلام عن ذلك واخبرته بما جعلت على نفسها قال لا تصوم في السفر قد وضع الله عنها حقه وتصوم هي ما جعلت على نفسها قال قلت ما ترى اذا هي قدمت وتركت ذلك قال اني اخاف ان ترى في الذي نذرت ما تكره (موثق)

فرمایا سفر میں روزہ نہ رکھے اور نہ کسی سنت روزہ کی قضا بجا لائے مگر وہ تین دن جن میں ہر ماہ روزہ رکھا ہو، در بمنزلہ واجب اسے قرار نہ دیا ہو۔ میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا ہوں کہ ہمیشہ عمل صالح کرو اور صاحب حرم جو روزہ رکھتا ہے اس کے لئے یہ کافی ہے کہ وہ ہر مہینہ کی جگہ ہر محرم مہینہ میں تین روزے رکھے

میں نے پوچھا اس کے بارہ میں جس پر اللہ نے روزہ واجب کر دیا ہے (صوم نذر) تو وہ اسے سفر اور حضر دونوں جگہ رکھ سکتا ہے فرمایا ہاں

میں نے کہا میری ماں نے یہ نذر کی ہے کہ اگر اس کے بیٹے سے اللہ اس مصیبت کو ہٹا دے جس سے وہ خوف کھاتی ہے تو وہ اس دن روزہ رکھا کرے گی زندگی بھر جس روز وہ بلا اس سے دور ہوگی۔ پس وہ مکہ کے سفر کے لئے نکلی۔ اب ہمارے لئے مشکل کا سامنا ہے نہیں جانتے کہ وہ روزہ رکھے یا نہ رکھے میں نے ابوعبداللہؑ سے یہ مسئلہ پوچھا اور سارا حال بیان کیا فرمایا سفر میں وہ روزہ نہ رکھے اللہ نے اس سے اس تکلیف کو اٹھا لیا ہے ہاں جو نذر کی ہے وہ پوری کرے۔ میں نے کہا جب وہ آئے گی تو ترک کر دے گی۔ فرمایا جس کو وہ ناپسند کرتی تھی اس کی نذر ہی کیوں کی۔

باب ۵۸
کفارۂ صوم

۱ - قال سألنا الرضا عليه السلام عن رجل نذر نذراً ان هو تخلص من الحبس ان يصوم ذلك اليوم الذي تخلص فيه فيعجز عن الصوم او غير ذلك فمد للرجل

میں نے کہا ایک شخص نے یہ نذر کی کہ جس دن قید سے رہا ہوگا تو اسی روز روزہ رکھے گا لیکن جس دن چھوٹا تو روزہ رکھنے سے عاجز رہا اس کی عمر دراز ہوگی

فی عمره وقد اجتمع علیه صوم کثیر ما کفارة ذلک الصوم قال یکفر عن کل یوم بمد حنطة او شعیر (مجہول)

اور اس پر بہت سے روزے جمع ہو گئے تو کیا کفارہ دے فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مد گیہوں یا جو دے

۲ - سالت الرضا علیه السلام عن رجل نذر نذراً فی صیام فعجز فقال کان ابی یقول علیه مکان کل یوم مدّ (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص نے چند روزے نذر کیے لیکن رکھ نہ سکا فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد اناج دے

۳ - عن ابی الحسن الرضا علیه السلام فی رجل نذر علی نفسه ان هو سلم عن مرض او تخلص من حبس ان یصوم کل یوم اربعاء وهو یوم الذی تخلص فیه فعجز عن الصوم لعلة اصابته او غیر ذلک فمد للرجل فی عمره واجتمع علیه صوم کثیر ما کفارة ذلک قال یتصدق لکل یوم بمد من حنطة او ثمن مد (ض)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو یہ نذر کرے کہ اگر مرض سے نجات پالے گا یا قید سے رہا ہوگا تو ہر چہار شنبہ کو روزہ رکھے گا اور یہ اس کی رہائی کا دن ہوگا لیکن وہ بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکھ نہ سکے اور اس کی عمر بڑھ جائے اور بہت سے روزے اس پر جمع ہو جائیں تو ان کا کفارہ کیا ہوگا فرمایا ہر دن کے بدلے ایک مد گیہوں یا اس کی قیمت صدقہ دے

۴ - قال سألته عمن لم یصم الثلاثة الایام من کل شهر وهو یشتد علیه الصیام هل فیه فداء قال مدّ من طعام فی کل یوم (م)

جو ہر ماہ تین دن روزے نہ رکھے اور روزہ اس پر سخت ہو تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مد طعام دے

۵ - قلت لابی عبد الله علیه السلام ان الصوم یشتد علیّ فقال لی الدرهم تصدق به افضل من صیام یوم ثم قال وما احب ان تدعه (ض)

میں نے کہا روزہ مجھ پر سخت گزرتا ہے فرمایا ایک درہم صدقہ دینا بہتر ہے ایک دن کے روزہ سے میں نہیں پسند کرتا کہ تم اسے چھوڑو

۶ - قلت انی اصدع اذا صمت هذه الثلاثة الایام ویشق علیّ قال فاصنع کما اصنع اذا سافرت فانی تصدقت عن کل یوم بمدّ من قوت اهلی الذی اقوتهم به (ض)

میں نے کہا جب میں ان تین دن میں روزے رکھتا ہوں تو مجھے درد سر ہو جاتا ہے اور روزہ سخت گزرتا ہے فرمایا ایسا کرو جیسا میں کرتا ہوں جب سفر کرتا ہوں تو ہر دن کے بدلے ایک مد اس غلہ سے صدقہ دیتا ہوں جو میرا قوت ہوتا ہے

۷ - قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک انی قد کبرت وضعفت عن الصیام فکیف اصنع بهذه الثلاثة الایام فی کل شهر فقال یا عقبة تصدق بدرهم عن کل یوم قال قلت درهم واحد قال لعلها کثرت عندک وانت تستقل الدرهم قال قلت ان نعم الله علیّ لسابغة فقال یا عقبة لاطعام مسلم خیر من صیام شهر (ض)

میں نے کہا میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور ضعف سے روزہ کی طاقت نہیں رکھتا تو ہر ماہ کے تین روزوں کے متعلق کیا کروں فرمایا اے عقبہ ہر روزہ کے بدلے ایک درہم صدقہ دے۔ میں نے کہا صرف ایک درہم فرمایا شاید تمہارے پاس پیسہ زیادہ ہے اس لئے تم ایک درہم کو کم جانتے ہو میں نے کہا اللہ نے مجھے نعمتیں دی ہیں فرمایا اے عقبہ مسلمان کو کھانا کھلانا ایک ماہ کے روزے سے بہتر ہے

باب ۵۹

تاخیر کرنا مہینہ کے تین روزوں کی موسم سرما تک

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ولابی الحسن علیہ السلام الرجل یتعمد الشہر فی الایام القصار یصومہ لسنۃ قال لا باس (ض)

میں نے پوچھا ایک شخص مہینہ کے تین روزوں کو اٹھا جاڑوں میں بجالاتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں

۲۔ قال قلت لابی جعفر علیہ السلام صوم ثلثۃ ایام من کل شہر اؤخرہا الی الشتاء ثم اصومہا قال لا باس بذلک (ض)

میں نے کہا میں ہر ماہ کے تین روزوں کا ادا کرنا جاڑوں تک ملتوی رکھتا ہوں فرمایا اس میں کیا حرج ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن الرجل یکون علیہ من الثلثۃ ایام الشہر ہل یصلح لہ ان یؤخرہا او یصومہا فی آخر الشہر قال لا باس قلت یصومہا متوالیۃ او یفرق بینہا قال ما احب ان شاء متوالیۃ وان شاء فرق بینہا (مجہول)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو ہر ماہ تین روزے رکھتا ہو آیا اس کے لیے یہ درست ہے کہ ان میں تاخیر کرے یا آخر ماہ میں بجالائے یا جدا جدا رکھے فرمایا اختیار ہے چاہے مسلسل بجا لائے یا علیحدہ علیحدہ رکھے

باب ۶۰

صوم عرفہ اور عاشور

۱۔ انہ سئل عن صوم یوم عرفۃ فقال انا اصومہ الیوم وہو یوم دعاء ومسألۃ (ح)

میں نے روز عرفہ کے روزہ کے متعلق پوچھا فرمایا میں اس دن روزہ رکھتا ہوں کہ وہ دن دعا کرنے اور سوال کرنے کا ہے

۲۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لم یصم یوم عرفۃ منذ نزل صیام شہر رمضان (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے نہیں رکھا عرفہ کا روزہ جب سے ماہ رمضان کا روزہ فرض ہوا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تصم فی یوم عرفۃ والعاشوراء بمکۃ ولا بالمدینۃ ولا فی وطنک ولا فی مصر من الامصار (مجہول)

فرمایا روز عاشورہ اور روز عرفہ روزہ نہ رکھو نہ مکہ میں نہ مدینہ میں اور نہ اپنے وطن میں اور نہ کسی اور شہر میں۔

۴ ـ قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن صوم یوم عاشوراء فقال صوم متروک بنزول شهر رمضان والمتروک بدعة قال نجبه فسألت ابا عبد الله علیه السلام من بعد ابیه علیهما السلام عن ذلک فاجابنی بمثل جواب ابیه ثم قال اما انه صوم یوم ما نزل به کتاب ولا جرت به سنة الا سنة آل زیاد بقتل الحسین علیه السلام (مجہول)

میں نے صوم عاشور کے متعلق پوچھا فرمایا ماہ رمضان کے روزے فرض ہونے کے بعد یہ روزہ متروک ہوگیا اور متروک پر عمل کرنا بدعت ہے نجبہ کہتا ہے کہ میں نے یہی سوال حضرت ابو عبد اللہ سے کیا تو انہوں نے بھی وہی جواب دیا جو آپ کے والد بزرگوار نے دیا تھا پھر فرمایا اس روزہ کا ذکر نہ کتاب خدا میں ہے نہ سنت رسول میں یہ امام حسین علیہ السلام کے قتل کے بعد سنت آل زیاد قرار پائی ہے۔

۵ سألت الرضا علیه السلام عن صوم یوم عاشوراء وما یقول الناس فیه فقال عن صوم ابن مرجانة تسألنی ذلک یوم صامه الادعیاء من آل زیاد لقتل الحسین علیه السلام وهو یوم یتشائم به آل الاسلام و الیوم الذی یتشائم به اهل الا   ت لا یصام و لا یتبرک به و یوم الاثنین یوم نحس قبض الله عز وجل فیه نبیه وما اصیب آل محمد الا فی یوم الاثنین فتشاءمنا به وتبرک به عدونا و یوم عاشوراء قتل الحسین علیه السلام وتبرک به ابن مرجانة وتشائم به آل محمد صلی الله علیه وآله فمن صامهما او تبرک بهما لقی الله تبارک وتعالی ممسوخ القلب وکان حشره مع الذین سنوا صومهما والتبرک بهما (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے صوم عاشورہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ لوگ کیا کہتے ہیں فرمایا کیا تم ابن مرجانہ (ابن زیاد) کے روزے کے متعلق سوال کرتے ہو یہ وہ دن ہے کہ قتل حسین کے لئے آل زیاد کے حرامیوں نے روزہ رکھا اور یہ وہ دن ہے کہ اہل اسلام نے اسے منحوس دن جانا اور اہل بیت نے منحوس قرار دیا ہے وہ نہ روزہ رکھتے ہیں اور نہ اس کو برکت کا دن جانتے ہیں اور دوشنبہ کا دن منحوس ہے کیونکہ رسول اللہ نے وفات پائی ہے آل محمد پر جو مصیبت آئی ہے اسی دن آئی ہے اس لئے ہم نے اسے شوم قرار دیا اور ہمارے دشمن نے اسے متبرک جانا روز عاشورہ امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا اور ابن مرجانہ نے اسے بابرکت دن قرار دیا اور آل محمد نے اسے منحوس جانا پس جس نے اس دن روزہ رکھا اور برکت چاہی اللہ اس کے قلب کو مسخ کیا ہوا قرار دے گا اور اس کا حشر ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنہوں نے اس دن کے روزے کو سنت قرار دیا اور اسے متبرک سمجھا۔

۶ ـ سئل ابو عبد الله علیه السلام عن صوم یوم عاشوراء فقال من صامه کان حظه من صیام ذلک الیوم حظ ابن مرجانة وآل زیاد قال قلت وما کان حظهم من ذلک الیوم قال النار اعاذنا الله من النار ومن عمل یقرب من النار (ض)

صوم عاشور کے متعلق فرمایا جو اس روز روزہ رکھے گا اس کا نصیبہ وہی ہوگا جو ابن زیاد کا۔ میں نے کہا اس کا نصیبہ کیا ہوگا فرمایا دوزخ خدا ہمیں آتش دوزخ سے پناہ دے جو اس پر عمل کرے گا وہ آتش جہنم سے قریب ہوگا۔

٧ ـ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن
تاسوعاء و عاشوراء من شهر المحرم فقال تاسوعاء يوم حوصر
فيه الحسين عليه السلام واصحابه رضي الله عنهم بكربلاء
واجتمع عليه خيل اهل الشام واناخوا عليه وفرح
ابن مرجانة وعمر بن سعد بتوافر الخيل وكثرتها و
استضعفوا فيه الحسين عليه السلام واصحابه كرم
الله وجوههم وايقنوا ان لا ياتي الحسين عليه السلام
ناصر ولا يمده اهل العراق بابي المستضعف الغريب
ثم قال واما يوم عاشوراء فيوم اصيب فيه الحسين
عليه السلام صريعاً بين اصحابه و اصحابه صرعى حوله
افصوم يكون في ذلك اليوم كلا ورب البيت الحرام
ما هو يوم صوم وما هو الا يوم حزن ومصيبة دخلت
على اهل السماء واهل الارض وجميع المؤمنين ويوم
فرح وسرور لابن مرجانة وآل زياد واهل الشام
غضب الله عليهم وعلى ذرياتهم وذلك يوم بكت
جميع بقاع الارض خلا بقعة الشام فمن صامه و
تبرك به حشره الله مع آل زياد ممسوخ القلب مسخوط عليه
ومن ادخر الى منزله ذخيرة اعقبه الله نفاقاً في
قلبه الى يوم يلقاه وانتزع البركة عنه وعن اهل
بيته وولده وشاركه الشيطان في جميع ذلك (ص)

میں نے پوچھا نویں اور دسویں محرم کے روزہ کے متعلق ۔ فرمایا
نویں محرم کو کربلا میں امام حسین اور ان کے اصحاب کا محاصرہ
کیا گیا اور اہل شام کی فوجیں جمع ہوئیں اور ان پر چڑھائی
کی اور خوش ہوئے ابن زیاد و عمر سعد اپنی فوج کی کثرت۔
پس اور امام حسین اور ان کے اصحاب کو کمزور بنایا اور انکو
یہ یقین تھا کہ امام حسین علیہ السلام کی مدد کو کوئی نہ آئے گا
اور اہل عراق ان کو کمزور سمجھ کر ان کی مدد نہ کریں گے
اور عاشور کا وہ دن ہے کہ اس میں امام حسین علیہ السلام
اپنے اصحاب کے درمیان خاک پر سر کٹائے پڑے تھے اور
انکے اصحاب کی لاشیں ان کے چاروں طرف تھیں تو کیا ایسے
دن روزہ رکھنا چاہیے ہرگز نہیں رب کعبہ کی قسم وہ روزہ
کا دن نہیں وہ رنج و مصیبت کا دن ہے اس دن اہل
سموات و ارض اور تمام مومنین کو رنج کرنا چاہیے وہ خوشی
کا دن تھا ابن مرجانہ، اولاد زیاد اور اہل شام کے لئے
ان پر اور ساری اولاد پر اللہ کا غضب نازل ہوا ہے وہ دن
ہے جس میں سوائے خطہ شام کے روئے زمین کے تمام خطے
روئے ہیں جو کوئی اس دن روزہ رکھے گا اور برکت حاصل
کرنا چاہے گا تو اللہ تعالیٰ اس ممسوخ القلب محشور کرے گا اور
اس کا غضب اس پر نازل ہوگا اور جو کوئی اس روز کوئی
شے خرید کر کے ذخیرہ کرے گا تو اللہ تعالیٰ نفاق کو تا روز قیامت
اس کے دل میں پیدا کرے گا اور برکت کو اس سے اٹھالے گا
اور اس کی اولاد اور خاندان والوں سے بھی اور شیطان
کو ان کے عمل میں شریک بنا دے گا ۔

باب ۶۱

روزہ عیدین و ایام تشریق

۱۔ قال سألته عن صیام یوم الفطر فقال لا ینبغی صیامہ ولا صیام یوم التشریق (موثق)

میں نے عید الفطر کے روزہ کے متعلق پوچھا فرمایا اس دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔ اور نہ یوم تشریق

۲۔ قال لنا ابو عبد اللہ علیہ السلام لا صیام بعد الاضحی ثلثۃ ایام ولا بعد الفطر ثلثۃ ایام انھا ایام اکل وشرب (ض)

ہم سے حضرت نے فرمایا کہ عید اضحیٰ اور عید الفطر کے تین دن بعد تک روزہ نہیں وہ کھانے پینے کے دن ہیں

۳۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن الیومین الذین بعد الفطر ایصامان ام لا فقال اکرہ لک ان تصومھما (مجہول)

میں نے پوچھا کیا عید الفطر کے بعد دو روزے رکھے جائیں یا نہیں فرمایا مکروہ ہے تمہارے لئے ان دو دن روزہ رکھنا

باب ۶۲

صوم الترغیب

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ جعلت فداک للمسلمین عید غیر العیدین قال نعم یا حسن اعظمھما واشرفھما قلت وای یوم ھو قال ھو یوم نصب امیر المومنین علیہ السلام فیہ علماً للناس قلت جعلت فداک وما ینبغی لنا ان نصنع فیہ قال تصومہ یا حسن وتکثر الصلٰوۃ علی محمد وآلہ وتبرأ الی اللہ ممن ظلمھم فان الانبیاء صلوات اللہ علیھم کانت تامر الاوصیاء بالیوم الذی کان یقام فیہ الوصی ان یتخذ عیداً قال قلت فما لمن صامہ قال صیام ستین شھراً ولا تدع صیام یوم سبع وعشرین

میں نے پوچھا کیا عیدین کے سوا کوئی اور عید بھی ہے فرمایا ہاں اے حسن وہ ان دونوں عیدوں سے افضل و اشرف ہے میں نے کہا وہ کونسی عید ہے فرمایا جس روز امیر المومنین علیہ السلام امام خلق بنائے گئے۔ میں نے کہا اس دن کیا کرنا چاہیے فرمایا اے حسن روزہ رکھو اور محمد و آل محمد پر بکثرت درود بھیجو اور ان کے ظالموں سے بیزاری ظاہر کرو انبیا علیہم السلام اپنے اپنے اوصیا کو آج کے دن روزہ رکھنے کا حکم دیتے تھے اور اپنا وصی اسی روز بناتے تھے اور اس دن کو عید منانے کا حکم دیتے تھے میں نے کہا کیا ثواب ہے اس روزہ کا فرمایا ساٹھ ماہ کے روزوں کا اور روزہ ترک نہ کرو ۲۷

من رجب فانه هو الیوم الذی نزلت فیه النبوة علی محمد صلی الله علیه و آله وثوابه مثل ستین شهراً لکم (ض)

ماہ رجب کو یہ وہ دن ہے کہ حضرت رسول خدا کو نبوت ملی اس روزہ کا ثواب ساٹھ ماہ کے روزوں کے برابر ہے

۲ - عن ابی الحسن الاول علیه السلام قال بعث الله عز وجل محمداً صلی الله علیه و آله رحمة للعالمین فی سبع و عشرین من رجب فمن صام ذلک الیوم کتب الله له صیام ستین شهراً وفی خمسة و عشرین من ذی القعدة وضع البیت وهو اول رحمة وضعت علی وجه الارض فجعله الله عز وجل مثابة للناس وامناً فمن صام ذلک الیوم کتب الله له صیام ستین شهراً (ض)

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ نے ۲۷ ویں ماہ رجب کو مبعوث برسالت فرمایا پس جو کوئی اس روز روزہ رکھے تو اس کو ساٹھ ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا اور ۲۵ ذی قعدہ وہ دن ہے کہ خانہ کعبہ بنایا گیا اور وہ سب سے پہلی رحمت خدا کی ہے جو روئے زمین پر نازل ہوئی پس خدا نے اس کو لوگوں کے لیے جائے ثواب اور جائے امن قرار دیا جو کوئی اس روز روزہ رکھے گا اسے ساٹھ ماہ کے روزوں کا ثواب ملے گا

۳ - قال سئلت اباعبدالله علیه السلام هل للمسلمین عید غیر یوم الجمعة والاضحی والفطر قال نعم اعظمها حرمة قلت وای عید هو جعلت فداک قال الیوم الذی نصب فیه رسول الله صلی الله علیه و آله امیر المومنین علیه السلام وقال من کنت مولاه فعلی مولاه قلت وای یوم هو قال و ما تصنع ان السنة تدور ولکنه یوم ثمانیة عشر من ذی الحجة فقلت وما ینبغی لنا ان نفعل فی ذلک الیوم قال تذکرون الله عز ذکره فیه بالصیام والعبادة والذکر لمحمد وآل محمد فان رسول الله صلی الله علیه و آله اوصی امیر المومنین علیه السلام ان یتخذ ذلک الیوم عیداً وکذلک کانت الانبیاء تفعل کانوا یوصون اوصیائهم بذلک فیتخذونه عیداً (ض)

میں نے پوچھا کیا جمعہ اور عیدین کے سوا مسلمانوں کے لیے کوئی اور بھی عید ہے فرمایا ان سے از روئے حرمت بہت زیادہ بڑی میں نے پوچھا وہ کونسی عید ہے فرمایا اس دن جب رسول اللہ نے حضرت علی کو اپنا خلیفہ بنایا اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں میں نے کہا وہ کون دن ہے فرمایا وہ ۱۸ ذی الحجہ ہے میں نے کہا ہم کو اس دن کیا کرنا چاہیے فرمایا اللہ کا ذکر کرو روزہ رکھو محمد و آل محمد کا ذکر کرو۔ رسول اللہ نے حضرت علی کو وصیت کی تھی کہ اس دن کو عید قرار دیں اور انبیا بھی ایسا ہی کرتے تھے وہ اپنے اوصیا کو اس دن عید منانے کی وصیت کرتے تھے۔

۴ - قال خرج علینا ابوالحسن یعنی الرضا علیه السلام فی یوم خمسة وعشرین من ذی القعدة فقال صوموا فانی اصبحت صائماً قلنا ای یوم هو فقال یوم نشرت فیه الرحمة ودحیت فیه الارض ونصبت فیه الکعبة وهبط فیه آدم

۲۵ ذی قعدہ کو امام رضا علیہ السلام ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم بھی روزہ رکھو میں بھی روزہ سے ہوں ہم نے کہا اس دن کی کیا خصوصیت ہے فرمایا اسی دن زمین بچھائی گئی کعبہ بنایا گیا اور اسی دن آدم زمین پر اترے

باب ۶۳

روزہ افطار کرانے کی فضیلت

۱۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال افطارک لاخیک المومن افضل من صیامک تطوعاً (ض)

فرمایا کسی بندہ مومن کا روزہ افطار کرانا سنتی روزہ رکھنے سے بہتر ہے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من نوی الصوم ثم دخل علی اخیہ فسالہ ان یفطر عندہ فلیفطر ولیدخل علیہ السرور فانہ یحتسب بذلک الیوم عشرۃ ایام وھو قول اللہ عز وجل من جاء بالحسنۃ فلہ عشر امثالہا (ض)

فرمایا حضرت نے جو روزے کی نیت کرلے اور اپنے کسی بھائی کے پاس جائے کہ اور وہ کہے افطار میرے یہاں کرو تو اسے منظور کرنا چاہئے تاکہ اس کے دل کو خوش کرے۔ اس صورت میں اس کو دس روزوں کا ثواب ملے گا۔ خدا فرماتا ہے جو ایک نیکی کرے گا اس کا بدلہ دس گنا اسے دیا جائے گا

۳۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام من دخل علی اخیہ وھو صائم فافطر عندہ ولم یعلمہ بصومہ فیمن علیہ کتب اللہ لہ صوم سنۃ

فرمایا جو بحالت روزہ اپنے بھائی کے پاس جائے اور اس کے یہاں افطار کرے اور اپنا روزہ اسے بتائے نہیں اور افطار کرکے اس پر احسان کرے تو اس کو ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔

۴۔ قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول ایما رجل مومن دخل علی اخیہ وھو صائم فسالہ الاکل فلم یخبرہ بصیامہ لیمن علیہ بافطارہ کتب اللہ جل ثناؤہ بذلک الیوم صیام سنۃ (م)

میں نے حضرت سے سنا جو شخص بحالت صوم اپنے بھائی کے پاس جائے اور وہ اس سے کھانے کے لئے کہے اور وہ اس سے اپنے روزہ کا حال بیان نہ کرے اور اس کو برکت دینے کے لئے اس کے یہاں افطار کرلے تو خدا اس کو ایک سال کے روزوں کا ثواب اسے دیتا ہے

۵۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام ادخل علی القوم وھم یاکلون وقد صلیت العصر وانا صائم فیقولون افطر فقال افطر فانہ افضل (م)

میں نے کہا میں اگر کچھ لوگوں کے پاس جاؤں اور وہ کھا رہے ہوں اور بحالت روزہ نماز عصر پڑھ چکا ہوں اور انھوں نے مجھ سے کہا آؤ تم بھی کھاؤ فرمایا کھا لو (اگر روزہ سنتی ہے) کیونکہ یہ امر افضل ہے۔

۶۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام لافطارک فی منزل اخیک المسلم افضل من صیامک سبعین ضعفا وتسعین ضعفا (مجہول)

فرمایا اپنے مسلمان بھائی کے یہاں روزہ افطار کرنا افضل ہے ستر یا نوے گنا زیادہ روزوں سے

باب ۶۲
کس کو روزہ رکھنا بے اجازت غیر جائز ہیں

۱ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لا یصلح للمرأۃ ان تصوم تطوعاً الا باذن زوجھا (رسل)

فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنتی روزہ اپنے شوہر کی بے اجازت رکھے ۔

۲ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ من فقہ الضیف الّا یصوم تطوعاً الّا باذن صاحبہ ومن طاعۃ المرأۃ لزوجھا ان لا تصوم الّا باذنہ وامرہ ومن ـــــ صلاحہ ونصحہ لمولاہ ان لا یصوم تطوعاً الا باذن مولاہ وامرہ ومن بر الولد الّا یصوم تطوعاً الّا باذن ابویہ وامرھما والّا کان الضیف جاھلاً وکانت المرأۃ عاصیۃ وکان العبد فاسقاً عاصیاً وکان الولد عاقاً (رلق)

حضرت رسولخدا نے فرمایا مہمان کا علم دین یہ ہے کہ وہ بغیر میزبان کی اجازت کے سنتی روزہ نہ رکھے اور عورت بطور اطاعت اپنے شوہر کی یہ ہے کہ وہ سنتی روزہ بغیر اسکی اجازت کے نہ رکھے اور غلام کی صلاحیت اور اطاعت اس میں ہے کہ وہ بے اذن آقا اور اس کے حکم کے سنتی روزہ نہ رکھے اور لڑکے کے لئے نیکی یہ ہے کہ وہ اپنے والدین کی اجازت کے بغیر سنتی روزہ نہ رکھے ورنہ مہمان جاہل قرار پائے گا اور عورت نافرمان اور غلام فاسق و عاصی اور لڑکا عاق ہوگا

۳ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اذا دخل رجل بلدۃ فھو ضیف علی من بھا من اھل دینہ حتی یرحل عنھم ولا ینبغی للضیف ان یصوم الا باذنھم لئلا یعملوا الشیٔ فیفسد علیھم ولا ینبغی لھم ان یصوموا الا باذن الضیف لئلا یحتشمھم فیشتھی الطعام فیترکہ لھم (ض)

رسول اللہ نے فرمایا جب کوئی کسی شہر میں داخل ہو تو اپنے اہل دین باشندوں کا مہمان ہے جب تک وہاں سے کوچ کرے پس مہمان کو نہیں چاہیئے کہ وہ ان لوگوں کے اذن کے بغیر روزہ رکھے تاکہ وہ کوئی عمل ایسا نہ کریں جو ان کے لئے برا ہو اور میزبانوں کو بھی نہ چاہیئے کہ وہ بغیر مرضی مہمان روزہ رکھیں تاکہ وہ طلب طعام میں حیا کرکے طلب کو ترک کر دے

۴ ـ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ لیس للمرأۃ ان تصوم تطوعاً الّا باذن زوجھا (رم)

رسول اللہ نے فرمایا عورت کے لئے جائز نہیں کہ وہ بے اذن شوہر سنتی روزہ رکھے ۔

۵ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاءت امرأۃ الی النبی صلعم فقالت یا رسول اللہ ما حق الزوج علی المرأۃ فقال ھو اکثر من ذلک فقالت اخبرنی بشیٔ

ایک عورت حضرت رسولخدا کے پاس آ کر کہنے لگی یا رسول اللہ شوہر کا کیا حق ہے عورت پر فرمایا وہ بہت زیادہ ہے حق عورت نے اس سے کہا اس میں سے کچھ تو بتائیے

من ذلک فقال لیس لها ان تصوم الا باذنه (ض)

فرمایا عورت بے اذنِ شوہر روزہ (سنتی) نہیں رکھ سکتی

باب ۶۵

کس چیز سے افطار مستحب ہے

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا صام فلم یجد الحلواء افطر علی الماء (ض)

رسول اللہ کو جب افطار کے لئے حلوا نہ ملتا تو پانی سے افطار کرتے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا افطر علی الماء الفاتر نقی کبدہ وغسل الذنوب من القلب وقوی البصر والحدق (ض)

فرمایا جب نیم گرم پانی سے افطار کیا جائے تو اس سے جگر صاف ہو جاتا ہے اور دل کے گناہ دھل جاتے ہیں اور بینائی قوی ہوتی ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الافطار علی الماء یغسل الذنوب من القلب (ض)

فرمایا حضرت نے پانی سے افطار کرنا دل کے گناہوں کو دھوتا ہے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا افطر بدأ بحلو یفطر علیها فان لم یجد فسکرة او تمرات فاذا اعوز ذلک کان فماء فاتر وکان یقول ینقی المعدة والکبد ویطیب النکهة والفم ویقوی الاضراس ویقوی الحدق ویجلو الناظر ویغسل الذنوب غسلاً ویسکن العروق الهائجة والمرة الغالبة ویقطع البلغم ویطفی الحرارة عن المعدة ویذهب بالصداع (ض)

فرمایا کہ رسول اللہ روزہ کا افطار حلوہ سے کرتے تھے، نہ ملتا تو شکر سے یا خرموں سے مگر ان میں سے کوئی چیز نہ ہوتی تو نیم گرم پانی سے اور فرماتے تھے اس سے معدہ کی صفائی ہوتی ہے جگر کی صفائی ہوتی ہے اور منہ میں خوشبو آتی ہے اور داڑھیں مضبوط ہوتی ہیں اور بصارت میں قوت آتی ہے گناہ دھل جاتے ہیں اور ہیجان میں آنے والی رگیں ساکن ہو جاتی ہیں اور صفرہ کا غلبہ کم ہو جاتا ہے بلغم قطع ہو جاتا ہے معدہ کی حرارت ٹھنڈی پڑ جاتی ہے اور دردِ سر دور ہو جاتا ہے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یفطر علی التمر فی زمن التمر وعلی الرطب فی زمن الرطب (ض)

حضرت رسول خدا افطار کرتے تھے چھوارہ کے زمانہ میں چھوارہ سے اور کھجور کے زمانہ میں کھجور سے

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ

فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا:

صلی اللہ علیہ وآلہ اول ما یفطر علیہ فی زمن الرطب الرطب فی زمن التمر التمر (مجہول)

سب سے پہلے کھجوروں کے زمانہ میں کھجور سے اور چھوارہ کے زمانہ میں چھوارے سے افطار کرتے تھے۔

باب ۶۶

ماہ رمضان میں غسل

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الغسل فی شھر رمضان قبل وجوب الشمس ثم یصلی ثم یفطر (حسن)

ماہ رمضان میں غروب شمس سے پہلے نہائے پھر نماز مغرب پڑھ کر افطار کرے۔

۲۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام کم اغتسل فی شھر رمضان لیلۃ قال لیلۃ تسع عشر ولیلۃ احدی وعشرین وثلث وعشرین قال قلت فان شق علی قال حسبک الآن (مجہول)

میں نے پوچھا ماہ رمضان میں کتنی راتوں کو غسل کرنا چاہیے فرمایا انیسویں اکیسویں اور تیئیسویں شب کو میں نے کہا اگر یہ مجھ پر شاق ہو فرمایا تو وہی رات کافی ہے

۳۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن اللیلۃ التی یطلب فیھا ما یطلب متی الغسل فقال من اول اللیل وان شئت حیث تقوم من آخرہ وسألتہ عن القیام فقال تقوم فی اولہ وآخرہ (مجہول)

میں نے پوچھا شب قدر میں کس وقت غسل کیا جائے فرمایا اول شب میں اور اگر چاہو تو آخر رات میں اٹھ کر میں نے پوچھا اٹھنے کے متعلق فرمایا اول میں اور آخر میں۔

۴۔ قال الغسل فی ثلث لیال من شھر رمضان فی تسعۃ عشر واحدی وعشرین وثلث وعشرین واصیب امیر المومنین علیہ السلام فی لیلۃ تسع عشر وقبض فی لیلۃ احدی وعشرین صلوات اللہ علیہ والغسل فی اول لیلۃ وھو یجزی الی آخرہ (م)

فرمایا رمضان کی تین راتوں میں نہانا چاہیے انیسویں اکیسویں اور تیئیسویں شب میں۔ انیسویں شب میں امیر المومنین زخمی ہوئے اور اکیسویں شب میں رحلت فرمائی پہلی شب میں غسل کرنا باقی دو کے لئے کافی ہوتا ہے۔

باب ۶۷

ماہ رمضان میں سنتی نمازیں

۱۔ عن ابی بصیر قال دخلنا علی ابی عبد اللہ ع

ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے

فقال له ابو بصیر ما تقول فی الصلوٰۃ فی شهر رمضان
فقال لشهر رمضان حرمة وحق لا یشبهه شیء من
الشهور صل ما استطعت فی شهر رمضان تطوعاً
بالليل والنهار فان استطعت ان تصلی فی کل یوم
ولیلة الف رکعة فصل یا ابا محمد زیادة رمضان فقال
کم جعلت فداك فقال فی عشرین لیلة تمضی فی کل
لیلة عشرین رکعة ثمانی رکعات قبل العتمة واثنتی عشرة
رکعة بعدها سوی ما کنت تصلی قبل ذلك فاذا دخل
العشر الاواخر فصل ثلثین رکعة فی کل لیلة ثمانی
رکعات قبل العتمة واثنتین وعشرین رکعة بعدها سوی
ما کنت تفعل قبل ذلك (ح)

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان رسول
الله صلی الله علیه وآله یزید فی صلوٰته فی شهر رمضان
اذا صلی العتمة صلی بعدها فیقوم الناس خلفه فیدخل
ویدعهم ثم یخرج ایضاً فیجیئون ویقومون خلفه فیدعهم
ویدخل مراراً وقال لا تصل بعد العتمة فی غیر شهر رمضان

۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام کان رسول
الله صلی الله علیه وآله اذا دخل العشر الاواخر شد
المئزر واجتنب النساء واحیی اللیل وتفرغ للعبادة
(موثق)

۴۔ قال قال ابو الحسن علیه السلام صل لیلة
احدی وعشرین ولیلة ثلث وعشرین مائة رکعة
تقرء فی کل رکعة قل هو الله احد عشر مرات (م)

۵۔ قال کان ابو جعفر علیه السلام یحیی لیلة
احدی وعشرین ولیلة ثلث وعشرین اخذ فی الدعاء

ابو بصیر نے کہا آپ ماہ رمضان کی نمازوں کے متعلق کیا فرماتے ہیں
فرمایا ماہ رمضان کی حرمت ہے اور وہ حق ہے جس میں
اور کوئی دوسرا مہینہ شریک نہیں اس مہینہ میں قربۃ الی
اللہ دن اور رات میں جتنی نمازیں ممکن ہوں پڑھو۔ اگر ہو سکے
تو ہر دن اور رات میں ایک ہزار رکعت پڑھو اے ابو محمد ماہ
رمضان زیادہ عبادت کا زمانہ ہے میں نے کہا کتنی فرمایا بیس
راتوں میں ہر رات کو بیس رکعات آٹھ رکعتیں قبل عشا اور
۱۲ رکعتیں بعد عشا سوا ان کے جو اس سے پہلے تم پڑھ چکے ہو
جب عشرہ آخر داخل ہو تو ہر رات کو تیس رکعت پڑھو آٹھ
رکعتیں قبل نماز عشا اور ۲۲ رکعتیں اس کے بعد ماسوا ان
کے جو تم پہلے پڑھ چکے ہو۔

فرمایا کہ حضرت رسولخدا ماہ رمضان میں نمازوں میں اضافہ
کر دیتے تھے نماز عشا پڑھنے کے بعد جب نمازیں پڑھتے تھے
لوگ حضرت کے پیچھے کھڑے ہو جاتے آپ ان میں داخل ہوتے اور
ان کے لئے دعا کرتے۔ پھر ان کے درمیان سے نکل آتے اور دوسرے
دوسرے لوگ آپ کے پیچھے کھڑے ہوتے اور آپ ان کے لئے دعا
کرتے اور ایسا کئی بار ہوتا (اس سے معلوم ہوا کہ نماز نافلہ میں جماعت
نہیں) اور حضرت نے یہ بھی فرمایا ماہ رمضان کے علاوہ اور کسی
مہینہ میں عشا کے بعد نماز نہ پڑھو۔

فرمایا حضرت نے کہ جب ماہ رمضان کا آخری عشرہ آتا تو
آپ ازواج سے مجامعت نہ کرتے اور تمام رات عبادت
میں بسر کرتے۔

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ اکیسویں اور تیئسویں شب
میں سو رکعت نماز پڑھو اور ہر رکعت میں دس بار قل ہو اللہ
پڑھو۔

فرمایا راوی نے کہ امام محمد باقر علیہ السلام اکیسویں اور تیئسویں
رات دعا میں بسر کرتے

حتی یزول اللیل فاذا زال اللیل صلّی (ض)
۔ کتب الی ابی محمد علیه السلام یخبره بما جاءت
به الروایة ان النبی صلی الله علیه واله کان یصلی فی شهر
رمضان وغیره من اللیل ثلث عشرة رکعة منها الوتر
ورکعتا الفجر فکتب علیه السلام فض الله فاه صلّ
من شهر رمضان فی عشرین لیلة کل لیلة عشرین رکعة
ثمانی بعد المغرب واثنتی عشرة بعد عشاء الآخرة و
غتسل لیلة تسعة عشر ولیلة احدی وعشرین و
لیلة ثلث وعشرین وصلّ فیهما ثلثین رکعة اثنتا عشر
بعد المغرب وثمانیة عشر بعد عشاء الآخرة وصلّ
فیهما مائة رکعة تقرأ فی کل رکعة فاتحة الکتاب و
قل هو الله احد عشر مرات وصل الی آخر الشهر کل
لیلة ثلثین رکعة کما فسرت لک (مجهول)

یہاں تک کہ ساری رات گزر جاتی پھر نماز صبح پڑھتے
میں نے امام علیہ السلام سے اس روایت کے متعلق معلوم کیا
کہ آنحضرت صلعم ماہ رمضان وغیرہ میں تیرہ رکعت نماز پڑھتے
تھے ان میں نماز وتر اور نماز صبح بھی شامل تھیں۔ حضرت نے
جواب میں لکھا اللہ ان کہنے والوں کا منہ بند کرے حضرت
رمضان کی پہلی بیس راتوں میں ہر رات کو بیس رکعت نماز
پڑھتے تھے آٹھ رکعت بعد مغرب اور بارہ رکعت بعد عشا اور
۱۹-۲۱- اور ۲۳ ویں شب کو غسل کرتے تھے اور ان دونو
میں تیس رکعت نماز پڑھتے تھے بارہ بعد مغرب اور اٹھارہ بعد
عشا اور ان دونو راتوں میں سو رکعت نماز پڑھتے تھے ہر رکعت
میں سورہ فاتحہ اور دس مرتبہ قل ھو اللہ احد اور آخر ماہ میں
ہر رات کو تیس رکعت جیسا کہ میں نے بیان کیا

باب ۷۸

شب قدر

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سالته عن
لیلة القدر فقال التمسها لیلة احدی وعشرین
اولیلة ثلث وعشرین (ح)

شب قدر کے متعلق فرمایا کہ اسے تلاش کرو اکیسویں اور
تیئسویں شب میں۔

۲۔ قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام فقال له ابو بصیر
جعلت فداک اللیلة التی یرجا فیها ما یرجا فقال احدی
وعشرین او ثلث وعشرین قال فان لم قوی علی کلیتهما
فقال ما ایسر لیلتین فیما تطلب قلت فربما رأینا الهلال
عندنا وجاءنا من یخبرنا بخلاف ذلک من ارض اخری
فقال ما ایسر اربع لیال تطلبها فیها قلت جعلت فداک

ابو بصیر نے حضرت سے شب قدر کے متعلق پوچھا فرمایا اکیس یا
تیئیس اور اگر دونوں میں طلب حاجت کا موقع نہ ملے تو جن
دو راتوں میں طلب حاجت کے لئے آسانی ہو میں نے کہا کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ ہم چاند دیکھتے ہیں پھر ایک شخص کسی دوسرے شہر سے
آتا ہے اور وہ اس کے خلاف خبر دیتا ہے فرمایا تو چار راتوں میں
سہولت ہوا سے قرار دیا جائے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو

لیلة ثلث وعشرین لیلة الجهنی فقال ان ذلک لیقال
قلت جعلت فداك ان سلیمان بن خالد روی فی
تسع عشر یکتب وفد الحاج فقال لی یا ابا محمد وفد الحاج
یکتب فی لیلة القدر والمنایا والبلایا والارزاق
وما یکون الی مثلها فی قابل فاطلبها فی لیلة احدی
وعشرین وثلث وعشرین وصل فی کل واحد منهما مائة رکعة
واحیهما ان استطعت الی النور واغتسل فیهما قال قلت
فان لم اقدر علی ذلك وانا قائم قال فصل وانت جالس
قلت فان لم استطع قال فعلی فراشك لا علیك ان
تکتحل اول اللیل بشیء من النوم ان ابواب السماء تفتح
فی رمضان وتصفد الشیاطین وتقبل اعمال المؤمنین
نعم الشهر رمضان کان یسمی علی عهد رسول الله صلی الله
علیه وآله المرزوق (ع م)

۳ - قال سئلته عن علامة لیلة القدر فقال
علامتها ان یطیب ریحها وان کانت فی برد دفئت وان کانت
فی حر بردت فطابت قال وسئل عن لیلة القدر
فقال تنزل فیها الملائکة والکتبة الی السماء الدنیا
فیکتبون ما یکون فی امر السنة وما یصیب العباد
وامره عنده موقوف له وفیه المشیة فیقدم
ما یشاء ویؤخر منه ما یشاء ویمحو ویثبت وعنده
ام الکتاب (ع م)

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال لی بعض
اصحابنا قال ولا اعلمه الا سعید السمان کیف یکون لیلة
القدر خیرا من الف شهر قال العمل فیها خیر من العمل فی
الف شهر لیس فیها لیلة القدر (حسن)

جہنی (عبداللہ بن انیس انصاری) کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ
وہ تیئیسویں رات ہے فرمایا ایسا کہا جاتا ہے۔ میں نے کہا سلیمان
بن خالد کی روایت انیس تاریخ کے متعلق ہے حاجیوں کا وفد بھی
لکھا ہے فرمایا اے ابو محمد حاجیوں کا وفد کیا لکھ سکتا ہے شب
قدر موتوں، مصیبتوں اور ارزاق کے متعلق اور ایسی ہی اور
چیزوں کے متعلق جو سال آئندہ ہونے والی ہوں تم اسے تلاش
کرو ۲۱ ویں اور ۲۳ ویں شب میں ان دونوں راتوں میں سو رکعتیں
پڑھو اور اگر ہو سکے تو تمام رات جاگو اور دونوں میں غسل کرو
میں نے کہا اگر میں اس پر قادر نہیں کہ کھڑے ہو کر پڑھوں فرمایا
تو بیٹھ کر پڑھو۔ میں نے کہا اگر یہ بھی ممکن نہ ہو فرمایا تو فرش پر لیٹ
جاؤ اور تھوڑی دیر سو رہو۔ آسمان کے دروازے رمضان میں
کھل جاتے ہیں اور شیاطین کو قید کر دیا جاتا ہے اور مومنین
کے اعمال قبول کئے جاتے ہیں اس ماہ کا نام رمضان عہد رسول
اللہ میں رکھا گیا المرزوق

میں نے پوچھا شب قدر کی علامت کیا ہے فرمایا اس کی ہوائیں
خوشبو ہوتی ہے اگر سردی کا زمانہ ہو تو ہوا گرم ہو جاتی ہے اور
اگر گرمی ہو تو ٹھنڈک ہو جاتی ہے اور خوشگوار موسم ہو جاتا ہے۔
اور کسی نے یہی سوال کیا فرمایا ملائکہ اور کاتبان قضا و قدر
نازل ہوتے ہیں آسمان دنیا پر اور جو کچھ اس سال ہونے والا
ہوتا ہے اسے لکھ لیتے ہیں اور ان مصائب و آلام اور راحت و آرام
کو بھی جو بندوں کو پہنچنے والے ہوتے ہیں ان میں سے خدا جسے چاہتا
ہے مقدم کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے موخر کر دیتا ہے۔ وہ
مٹاتا ہے اور برقرار رکھتا ہے اور اس کے پاس ام الکتاب ہے
لوگوں نے پوچھا لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے کیوں بہتر ہے
فرمایا جو عمل اس میں ہوگا وہ ان ہزار مہینوں کے عمل سے
بہتر ہوگا جن میں لیلۃ القدر نہ ہو۔

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال نزلت التورية في ست مضت من شهر رمضان ونزل الانجيل في اثني عشر ليلة مضت من شهر رمضان ونزل الزبور في ليلة ثماني عشرة مضت من شهر رمضان ونزل القرآن في ليلة القدر (ض)

فرمایا توریت نازل ہوئی ۶ رمضان کو اور انجیل نازل ہوئی ۱۲ رمضان کو اور زبور ۱۸ کو اور قرآن شب قدر میں

۶۔ سأل اباجعفر عليه السلام عن قول الله عز وجل انا انزلناه في ليلة مباركة قال نعم ليلة القدر وهي في كل سنة في شهر رمضان في العشر الاواخر فلم ينزل القرآن الا في ليلة القدر قال الله عز وجل فيها يفرق كل امر حكيم قال يقدر في ليلة القدر كل شيء يكون في تلك السنة الى مثلها من قابل خير وشر وطاعة ومعصية ومولود واجل او رزق فما قدر في تلك السنة وقضي فهو المحتوم ولله عز وجل فيه المشية قال قلت ليلة القدر خير من الف شهر اي شيء عنى بذلك فقال العمل الصالح فيها من الصلوة والزكوة وانواع الخير خير من العمل في الف شهر ليس فيها ليلة القدر ولولا ما يضاعف الله تبارك وتعالى للمؤمنين ما بلغوا ولكن الله يضاعف لهم الحسنات (حسن)

آیہ انا انزلناہ کے متعلق امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا گیا فرمایا ہاں لیلۃ القدر ہر سال ماہ رمضان کے آخر عشرہ میں آتی ہے قرآن لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوا ہے اس میں ہر امر حکیم کو جدا جدا بیان کیا جاتا ہے اور ہر شے جو اس سال میں ہوتی ہے اسی کی مثل اگلے سال میں مقرر کی جاتی ہے از قسم خیر ہو یا شر اطاعت یا معصیت ولادت ہو یا موت یا رزق پس جو اس سال کے لئے معین ہو جائے گا وہ ایک امر یقینی ہوگا اور مشیت الٰہی اس میں نافذ ہوگی۔ میں نے کہا شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس سے کیا مراد ہے فرمایا عمل صالح از قسم نماز و زکوٰۃ و دیگر امور خیر بہتر ہوتے ہیں ان ہزار مہینوں کے عمل سے جن میں شب قدر نہ ہو اگر اللہ تعالیٰ اس طرح مومنین کے عمل میں اضافہ نہ کرتا تو وہ اس حد تک نہ پہنچتے لہٰذا اللہ یوں حسنات کو زیادہ کرتا ہے

۷۔ قال سمعت رجلا يسأل اباعبد الله عليه السلام عن ليلة القدر فقال اخبرني عن ليلة القدر كانت او تكون في كل عام فقال ابو عبد الله عليه السلام لو رفعت ليلة القدر لرفع القرآن (مجہول)

حضرت سے کسی نے پوچھا کیا شب قدر اب بھی ہر سال ہوتی ہے حضرت نے فرمایا اگر لیلۃ القدر نہ رہے تو قرآن ہی اٹھ جائے

۸۔ قال سمعته يقول وناس يسألونه يقولون الارزاق تقسم ليلة النصف من شعبان قال فقال لا والله ما ذاك الا في ليلة تسع عشرة من شهر رمضان واحدى وعشرين وثلث وعشرين فان في ليلة تسع عشرة يلتقي الجمعان وفي ليلة احدى وعشرين يفرق كل امر حكيم

لوگوں نے کہا کہ رزق تو تقسیم ہوتے ہیں نصف ماہ شعبان میں فرمایا ایسا نہیں وہ تقسیم ہوتے ہیں ۱۹، ۲۱ اور ۲۳ ماہ رمضان کو۔ انیس کو دو چیزیں جمع ہوتی ہیں اور ۲۱ کو ہر امر حکیم میں تفریق ہوتی ہے۔

و فی لیلة ثلث و عشرین یمضی ما اراد الله عزوجل من
ذلک و هی لیلة القدر التی قال الله عزوجل خیر من
الف شهر قال قلت ما معنی قوله یلتقی الجمعان قال یجمع
الله فیها ما اراد من تقدیمه و تاخیره و ارادته و
قضائه قال قلت فما معنی یمضیه فی ثلث و عشرین
قال انه یفرقه فی لیلة احدی و عشرین امضاؤه و
یکون له فیه البداء فاذا کانت لیلة ثلث و عشرین
امضاه فیکون من المحتوم الذی لا یبدو له فیه
تبارک و تعالیٰ (ض)

اور ۲۳ ویں کو ان امور کا اجرا ہوتا ہے جن کا ارادہ اللہ نے
کیا ہو اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شب قدر ہزار ماہ سے بہتر ہے
میں نے پوچھا دو کے جمع ہونے سے کیا مراد ہے فرمایا خدا جمع کرتا
ہے جس کا ارادہ کیا ہو تقدیم و تاخیر ارادہ و قضا کے متعلق
میں نے کہا کیا مراد ہے جاری کرنے سے ۲۳ ویں شب کو فرمایا
وہ ۲۱ ویں شب کو ان کے اجرا کو جدا کرتا ہے اور پھر اس میں
بداء واقع ہوتا ہے (محو و اثبات) جب تئیسویں شب آتی ہے تو ان
امور کا حتمی طور پر اجرا ہوتا ہے جن کو اللہ نے ظاہر نہیں کیا تھا ۔

٩ قال ابو عبدالله علیه السلام التقدیر فی لیلة تسعة
عشر و الابرام فی لیلة احدی و عشرین و الامضاء فی
لیلة ثلث و عشرین (موثق)

فرمایا حضرت نے اندازہ ہوتا ہے ۱۹ ویں شب میں اور
یقینی صورت ہوتی ہے اکیسویں میں اور اجرا ہوتا ہے
۲۳ ویں شب میں

١٠ عن ابی عبدالله علیه السلام قال رأی رسول
الله صلی الله علیه و آله فی منامه بنی امیه یصعدون
علی منبره من بعده و یضلون الناس عن الصراط
القهقری فاصبح کئیباً حزیناً قال فهبط علیه جبرئیل
علیه السلام فقال یا رسول الله مالی اراک کئیباً
حزیناً قال یا جبرئیل انی رایت بنی امیه فی لیلتی
هذه یصعدون علی منبری من بعدی یضلون
الناس عن الصراط القهقری فقال والذی بعثک بالحق
نبیاً ان هذا شیء ما اطلعت علیه فعرج الی السماء فلم یلبث
ان نزل علیه بآی من القرآن یؤنسه بها قال افرایت ان
متعناهم سنین ثم جاءهم ما کانوا یوعدون ما اغنی
عنهم ما کانوا یمتعون و انزل علیه انا انزلناه فی لیلة
القدر و ما ادراک ما لیلة القدر لیلة القدر خیر
من الف شهر جعل الله لیلة القدر لنبیه خیراً من الف
شهر ملک بنی امیه (مجہول)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے خواب میں بنی امیہ کو اپنے بعد
اپنے منبر پر چڑھتے دیکھا کہ وہ بہکا کر لوگوں کو غلط راستہ کی طرف
لے جا رہے ہیں پس آپ صبح کو بہت رنجیدہ اور ملول نظر آئے
جبرئیل نازل ہوئے اور اس حزن و ملال کا سبب پوچھا
آپ نے اپنا خواب بیان فرمایا ۔
جبرئیل نے کہا قسم اس ذات کی جس نے آپ کو نبی برحق بنا کر
بھیجا ہے مجھے اس امر کی اطلاع نہیں ۔ پھر آسمان کی طرف
گئے اور کچھ دیر بعد آیات قرآنی لے کر نازل ہوئے اور کہا
خدا فرماتا ہے اگرچہ ہم نے ان کو چند روز کے لئے راحت
دیدی ہے اس کے بعد جو ان کے متعلق وعدہ کیا گیا ہے
وہ پورا ہوگا اس عارضی دولت کی بنا پر انہیں ہمارے
عذاب سے نجات نہ ملے گی پھر سورہ انا انزلناہ نازل ہوئی
اور یہ بتایا گیا کہ لیلۃ القدر بنی امیہ کی ہزار ماہ کی حکومت
سے بہتر ہے ۔

فروع کافی

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیلة القدر ھی اول السنة وھی آخرھا (ض)

فرمایا شب قدر اول سال میں بھی تھی اور آخر سال تک رہے گی

۱۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال فی لیلة تسعة عشر من شھر رمضان التقدیر و فی لیلة احدیٰ و عشرین القضاء و فی لیلة ثلث وعشرین ابرام ما یکون فی السنة الی مثلھا للہ جل ثناءہ یفعل ما یشاء فی خلقہ (ض)

فرمایا انیسویں رات میں اندازہ ہے اور اکیسویں رات میں تنمہ ہے اور تیسویں رات میں جاری کرنا ان امور کا جو سال گزشتہ کی طرح اگلے سال ہونے والے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

توضیح ۔ سابقہ احادیث میں امام علیہ السلام نے شب قدر کا تعین نہیں فرمایا یقیناً اس میں کوئی ایسی ہی مصلحت ہے جیسے اسم اعظم کے چھپانے میں یا اصحاب کہف کی صحیح تعداد نہ بتلانے میں علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے تحریر فرمایا ہے ممکن ہے اس میں یہ مصلحت ہو کہ لوگ تینوں راتوں میں عبادت کرکے زیادہ ثواب حاصل کریں۔ واللہ اعلم بالصواب

باب ۶۹

عشرہ آخر رمضان میں دعا کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تقول فی العشر الاواخر من شھر رمضان فی کل لیلة اعوذ بجلال وجھک الکریم ان ینقضی عنی شھر رمضان او یطلع الفجر من لیلتی ھذہ و لک قبلی ذنب او تبعة تعذبنی علیہ (حسن)

فرمایا آخر ماہ رمضان میں یہ دعا پڑھے

میں تیری کریم ذات سے جو صاحب عظمت وجلال ہے پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ ماہ رمضان ایسی حالت میں گزرے یا اس رات کے بعد مجھے اس طرح صبح ہو کہ مجھ سے کوئی ایسا گناہ صادر ہو جس پر تیرا عذاب مجھ پر نازل ہو

۲۔ قال دعاء العشر الاواخر تقول فی اللیلة الاولیٰ

عشرہ آخر میں پہلی رات کو یہ دعا پڑھے

یا مولج اللیل فی النھار ومولج النھار فی اللیل ومخرج الحی من المیت ومخرج المیت من الحی یا رازق من یشاء بغیر حساب یا رحمٰن یا اللہ یا رحیم یا اللہ یا اللہ

اے دن میں سے رات کو اور رات میں سے دن کو نکالنے والے اے زندہ کو مردہ سے اور مردہ سے زندہ کو نکالنے والے اے بے حساب جس کو چاہے رزق دینے والے یا اللہ اے رحمٰن اے اللہ اے رحیم یا اللہ یا اللہ

يا الله لك الاسماء الحسنى والامثال العليا والكبرياء
والآلاء اسئلك ان تصلي على محمد واهل بيته
وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء
وروحي مع الشهداء واحساني في عليين
واسائتي مغفورة وان تهب لي يقينا تباشر به
قلبي وايمانا يذهب بالشك عني وترضيني بما
قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة
وقنا عذاب الحريق وارزقنا فيها ذكرك
وشكرك والرغبة اليك والانابة و
التوفيق لما وفقت له محمدا وآل محمد عليهم
السلام

وتقول في الليلة الثانية

يا سالخ النهار من الليل فاذا نحن مظلمون
ومجري الشمس لمستقرها بتقديرك يا عزيز يا
يا عليم ومقدر القمر منازل حتى عاد كالعرجون
القديم يا نور كل نور ومنتهى كل رغبة وولي
كل نعمة يا الله يا رحمن يا قدوس يا احد يا
واحد يا فرد يا الله يا الله يا الله لك الاسماء
الحسنى والامثال العليا ثم تعود الى الدعاء
الاول الى قوله اسئلك ان تصلي على محمد واهل
بيته الى آخر الدعاء

وتقول في ليلة الثالثة

يا رب ليلة القدر وجاعلها خيرا من الف شهر
ورب الليل والنهار والجبال والبحار والظلم
والانوار والارض والسماء يا بارئ يا مصور
يا حنان يا منان يا الله يا رحمن يا الله يا قيوم
يا الله يا بديع يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنى

یا اللہ تیرے سب نام اچھے ہیں اور تیری مثالیں سب بلند ہیں
اور کبریائی تیرے لئے ہے تو نعمتیں دینے والا ہے میں تجھ سے سوال
کرتا ہوں کہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور میرا نام آج رات
کو نیکوں کی فہرست میں لکھ اور میری روح کو شہدا کے زمرہ میں قرار
دے اور میری نیکیوں کے بدلہ میں جنت عطا کر اور میرے گناہوں
کو بخش دے اور میرے دل کو یقین عطا کر اور شک کو مجھ
سے دور کر اور جو تو نے میری قسمت میں لکھا ہے اس پر مجھے
راضی رکھ اور دنیا و آخرت میں مجھے نیکی عطا کر اور عذاب
جہنم سے مجھے بچا لے اور اپنے ذکر کا رزق دے اور اپنے شکر کا
اور اپنی طرف رغبت اور رجوع کا اور توفیق دے ان
چیزوں کی جن کی توفیق تو نے محمد و آل محمد کو دی ہے

اے دن کو رات کی تاریکی سے نکالنے والے جبکہ ہم تاریکی
میں تھے اے سورج کو اپنے اندازہ کے مطابق اس کے مستقر
پر چلانے والے اے عزیز و علیم اور اے چاند کی منازل
کو معین کرنے والے یہاں تک کہ وہ پرانی شاخ کی طرح ہو جائے
اے ہر نور کے نور اور ہر رغبت کی انتہا اے ہر نعمت کے
مالک اے اللہ اے رحمن اے قدوس اے احد اے واحد
اے فرد اے اللہ اے اللہ اے اللہ تیرے سب نام نیک ہیں
اور تیری امثال ہیں پھر پہلی دعا کو اسئلک ان تصلی سے کر
آخر تک پڑھے

چونکہ صرف اسمائے الٰہیہ ہیں لہٰذا ترجمہ کی ضرورت نہیں

والامثال العليا والكبرياء والآلاء اسئلك ان
تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل اسمي في هذه
الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء و
احساني في عليين واسائتي مغفورة وان تهب لي
يقيناً تباشر به قلبي وايماناً يذهب الشك
عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة
وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني
فيها ذكرك وشكرك والرغبة اليك والانابة
والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد
عليهم السلام

ترجمہ اوپر دعاؤں میں گزرا

عن ابي عبد الله عليه السلام في الدعاء في شهر
رمضان في كل ليلة تقول

ماہ رمضان کی ہر رات یہ دعا پڑھے

اللهم اني اسئلك فيما تقضي وتقدر من الامر
المحتوم في الامر الحكيم من القضاء الذي لا يرد
ولا يبدل ان تكتبني من حجاج بيتك الحرام
المبرور حجهم المكفر عنهم سيئاتهم المغفور ذنوبهم
المشكور سعيهم وان تجعل فيما تقضي وتقدر من
الامر المحتوم في الامر الحكيم في ليلة القدر من
القضاء الذي لا يرد ولا يبدل ان تطيل عمري
وان توسع علي في رزقي وان تجعلني ممن ينتصر به
ولا تستبدل بي غيري

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے تیرے اس حکم کے متعلق
جو حتمی ہے اور جس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوتا کہ مجھے
اپنے محترم گھر کے حج کرنے والوں میں لکھ وہ جن کا حج مقبول
ہے جن کے گناہ بخش دیئے گئے ہیں جن کے ساعی مشکور ہیں
اور ان احکام یقینیہ میں جو اٹل ہیں اور جو شب قدر
میں نازل ہوتے ہیں میری عمر کو طویل کر دے میرے رزق
کو زیادہ کر اور مجھے ان میں سے قرار دے جنکی مدد کی جاتی
ہے اور غیر کی حالت سے میری تبدیلی نہ کر۔

وفي ليلة ثلث وعشرين من شهر رمضان هذا
الدعاء ساجداً وقائماً وقاعداً وعلى كل حال وفي
الشهر كله وكيف امكنك ومتى حضرك من دهرك تقول
تقول بعد تحميد الله تبارك وتعالى والصلوة على النبي
صلى الله عليه وآله اللهم كن لوليك فلان بن فلان
في هذه الساعة وفي كل ساعة ولياً وحافظاً وناصراً

فرمایا ماہ رمضان میں یہ دعا بحالت سجدہ بحالت قیام و قعود
ہر حالت میں اور پورے مہینے جہاں کہیں قیام و مقام ہو حمد
و صلوٰۃ کے بعد کہے
یا اللہ اپنے فلاں بن فلاں ولی کے عدد میں اس وقت
اور ہر وقت میرا ولی و حافظ و ناصر

وذلیلاً وفائتک آذ غنیاحتی تسکنه ارضک طوعاً وتمتعه طویلاً وتقول

اور قائد اور رہبر بنانے والا ہو یہاں تک کہ تیری زمین پر تیری اطاعت کرنے والا اور طویل مدت تک فائدہ پانے والا ہو اور کہے

فی اللیلة الرابعة (چوتھی رات میں پڑھے)

یا فالق الاصباح وجاعل اللیل سکناً والشمس والقمر حسباناً یا عزیز یا علیم یا ذالمن والطول والقوة والحول والفضل والانعام والملك والاکرام یا الله یا رحمن یا الله یا فرد یا وتر یا الله یا ظاهر یا باطن یا حی یا لا اله الا انت لك الاسماء الحسنیٰ والامثال العلیا والکبریاء اسئلك ان تصلی علی محمد واهل بیته وان تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی السعداء وروحی مع الشهداء واحسانی فی علیین واسائتی مغفورة وان تهب لی یقیناً تباشر به قلبی وایماناً یذهب الشك عنی وترضینی بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب الحریق وارزقنی فیها ذکرك وشکرك والرغبة الیك والانابة والتوبة والتوفیق لما وفقت له محمداً وآل محمد علیهم السلام

مضمون تقریباً وہی ہے جو اوپر گزرا

وتقول فی اللیلة الخامسة (اور پانچویں رات میں کہے)۔

یا جاعل اللیل لباساً والنهار معاشاً والارض مهاداً والجبال اوتاداً یا الله یا قاهر یا الله یا جبار یا الله یا سمیع یا الله یا قریب یا الله یا مجیب یا الله یا الله یا الله لك الاسماء الحسنیٰ والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلك ان تصلی علی محمد واهل بیته ان تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی السعداء وروحی مع الشهداء واحسانی فی

علیین واساءتی مغفورة وان تھب لی یقیناً تباشر بہ قلبی وایماناً یذھب الشک عنی وترضنی بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب الحریق وارزقنی فیھا ذکرک وشکرک والرغبة الیک والانابة والتوبة والتوفیق لما وفقت لہ محمداً وآل محمد علیھم السلام

تقول فی لیلة **السادسة** — اور چھٹی رات میں پڑھے

جاعل اللیل والنھار آیتین یامن محی آیة اللیل وجعل آیة النھار مبصرة لتبتغوا فضلاً منہ ورضواناً یامفصل کل شیء تفصیلاً یاماجد یاوھاب یاجواد یا اللہ یا اللہ یا اللہ لک الاسماء الحسنیٰ والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل اسمی فی ھذہ اللیلة فی السعداء وروحی مع الشھداء واحسانی فی علیین واساءتی مغفورة وان تھب لی یقیناً تباشر بہ قلبی وایماناً یذھب الشک عنی وترضنی بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب الحریق وارزقنی فیھا ذکرک وشکرک والرغبة الیک والانابة والتوبة والتوفیق لما وفقت لہ محمداً وآل محمد علیھم السلام

تھوڑے سے فرق سے مضمون وہی ہے

وتقول فی اللیل **السابعة** — اور ساتویں رات میں یہ دعا پڑھے

یا مادّ الظل ولو شئت لجعلتہ ساکنا وجعلت الشمس علیہ دلیلاً ثم قبضتہ الیک قبضاً یسیرا یاذا الجود والطول والکبریاء والآلاء لا الٰہ الا انت عالم الغیب والشھادة الرحمن الرحیم لا الٰہ الا انت یاقدوس یاسلام یامومن یامھیمن یاعزیز یاجبار یامتکبر یا اللہ یاخالق یاباری یامصور

يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنیٰ والامثال العليا والكبرياء والآلاء اسئلك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء واحساني في عليين واسائتي مغفورة وان تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وايماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة اليك والانابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد عليهم السلام

وتقول في الليلة الثامنة

اور آٹھویں رات کو یہ دعا پڑھے

يا خازن الليل في الهواء وخازن النور في السماء ومانع السماء ان تقع على الارض الا باذنه وحابسهما ان تزولا يا عليم يا غفور يا دائم يا الله يا وارث يا باعث من في القبور يا الله يا الله يا الله لك الاسماء الحسنیٰ والامثال العليا والكبرياء والآلاء اسئلك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تجعل اسمي في هذه الليلة في السعداء وروحي مع الشهداء واحساني في عليين واسائتي مغفورة وان تهب لي يقيناً تباشر به قلبي وايماناً يذهب الشك عني وترضيني بما قسمت لي وآتنا في الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب الحريق وارزقني فيها ذكرك وشكرك والرغبة اليك والانابة والتوبة والتوفيق لما وفقت له محمداً وآل محمد عليهم السلام

وتقول في الليلة التاسعة

اور نویں رات کو یہ دعا پڑھے

يا مكور الليل على النهار يا مكور النهار على الليل يا عليم يا حكيم يا الله يا رب الارباب وسيد

...نادات لا الٰہ الا انت یا اقرب الیّ من حبل الورید
...لله یا الله یا الله لک الاسماء الحسنیٰ والامثال
العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی علیٰ
...د وآل محمد وان تجعل اسمی فی هذه اللیلة فی
...سعداء وروحی مع الشهداء واحسانی فی علیین
...اسائتی مغفورة وان تهب لی یقینا تباشر به قلبی
وایمانا یذهب الشک عنی وترضینی بما قسمت لی
...تنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا
...ذاب الحریق وارزقنی فیها ذکرک وشکرک و
...لرغبة الیک والانابة والتوبة والتوفیق لما
وفقت له محمدا وآل محمد علیهم السلام

اور دسویں کی رات کو یہ دعا پڑھے

تقول فی لیلة العاشرة

...حمد لله لا شریک له الحمد لله کما ینبغی لکرم وجهه
...عز جلاله وکما هو اهله یا قدوس یا نور القدس
...یا سبوح یا منتهی التسبیح یا رحمن یا فاعل الرحمة
...یا الله یا علیم یا کبیر یا الله یا لطیف یا جلیل یا الله یا
...سمیع یا بصیر یا الله یا الله یا الله لک الاسماء الحسنیٰ
...والامثال العلیا والکبریاء والآلاء اسئلک ان تصلی
...علیٰ محمد وآل محمد وان تجعل اسمی فی هذه اللیلة
...فی السعداء وروحی مع الشهداء واحسانی فی
...علیین واسائتی مغفورة وان تهب لی یقینا
...تباشر به قلبی وایمانا یذهب الشک عنی وترضینی
...بما قسمت لی وآتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة
...حسنة وقنا عذاب الحریق وارزقنی فیها ذکرک و
...شکرک والرغبة الیک والانابة والتوبة و
...التوفیق لما وفقت له محمدا وآل محمد علیهم السلام

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کانت
اخر لیلۃ من شہر رمضان فقل اللّٰہم ان هذا شہر رمضان
الذی انزلت فیہ القرآن
قد تصرم و اعوذ بوجھک الکریم یا رب ان یطلع
الفجر من لیلتی ھذہ او یتصرم شہر رمضان و
لک عندی تبعۃ او ذنب ترید ان تعذبنی بہ یوم
القاک

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے جب ماہ رمضان کی آخری رات ہو تو یہ دعا پڑھے

۴۔ عن ابو عبد اللہ علیہ السلام فی وداع شہر
رمضان
اللّٰہم انک قلت فی کتابک المنزل شہر رمضان
الذی انزل فیہ القرآن و ھذا شہر رمضان
قد تصرم فاسئلک بوجھک الکریم وکلماتک
التامات ان کان بقی علی ذنب لم تغفرہ لی او
ترید ان تعذبنی علیہ او تقایسنی بہ ان یطلع
فجر ھذہ اللیلۃ او یتصرم ھذا الشہر الا و قد غفرتہ
لی یا ارحم الراحمین اللّٰہم لک الحمد بمحامدک کلھا
اولھا و آخرھا ما قلت لنفسک منھا و ما قال
الخلائق الحامدون المجتھدون المعدودون الموقرون
ذکرک والشاکرون الذین اعنتھم علی اداء حقک
من اصناف خلقک من الملائکۃ المقربین والنبیین
والمرسلین واصناف الناطقین والمسبحین لک
من جمیع العالمین علی انک بلغتنا شہر رمضان
وعلینا من نعمک وعندنا من قسمک واحسانک
وتظاھر امتنانک فبذلک لک منتھی الحمد الخالد
الدائم الراکد المخلد السرمد الذی لا ینفد طول
الابد جل ثناؤک اعنتنا علیہ حتی قضینا
صیامہ و قیامہ صلوۃ و ما کان منا فیہ

وداع رمضان کے لئے یہ دعا پڑھے

من بر او ذکر او شکر اللهم فتقبله منا باحسن
قبولک وتجاوزک وعفوک وصفحک وغفرانک
وحقیقة رضوانک حتی تظفرنا فیه بکل خیر مطلوب
وجزیل عطاء موهوب وتوقینا فیه من کل مرهوب
او بلاء مجلوب او ذنب مکسوب
اللهم انی اسئلک بعظیم ما سئلک به احد من
خلقک من کریم اسمائک وجمیل ثنائک وخاصة
دعائک ان تصلی علی محمد وال محمد وان تجعل شهرنا
هذا اعظم شهر رمضان مر علینا منذ انزلتنا الی
الدنیا برکة فی عصمة دینی وخلاص نفسی وقضاء
حوائجی وتشفعنی فی مسائلی وتمام النعمة علی وصرف
السوء عنی ولباس العافیة لی فیه وان تجعلنی
برحمتک ممن خرت له لیلة القدر وجعلتها له
خیرا من الف شهر فی اعظم الاجر وکرائم الذخر
وحسن الشکر وطول العمر ودوام الیسر اللهم
واسئلک برحمتک وطولک وعفوک ونعمائک
وجلالک وقدیم احسانک وامتنانک ان لا تجعله
اخر العهد منا لشهر رمضان حتی تبلغناه من
قابل علی احسن حال وتعرفنی هلاله مع الناظرین الیه
والمعترفین له فی اعفی عافیتک وانعم نعمتک
واوسع رحمتک واجزل قسمک یا ربی الذی
لیس لی رب غیره ولا یکون هذا الوداع منی له
وداع فناء ولا اخر العهد منی للقاء حتی ترینیه
من قابل فی اوسع النعم وافضل الرجاء وانا لک
علی احسن الوفاء انک سمیع الدعاء اللهم اسمع دعائی
وارحم تذللی وتضرعی الیک واستکانتی وتوکلی علیک
یا ارحم الراحمین

باب

تکبیر شب عید و روز عید

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لی اماانّ فی الفطر تکبیراً ولکنّہ مستور قال قلت واین ھو قال فی لیلۃ الفطر فی المغرب والعشاء الآخرۃ وفی صلوۃ الفجر وفی صلوۃ العید ثم یقطع قال قلت کیف اقول قال تقول (مجہول)

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ ، اللہ اکبر وللہ الحمد اللہ اکبر علیٰ ما ھدانا وھو قول اللہ عزوجل ولتکملوا العدۃ یعنی الصیام ولتکبروا اللہ علیٰ ما ھداکم

فرمایا حضرت نے کہ عید الفطر میں ایک مخصوص تکبیر ہے لیکن لوگوں سے مستور ہے میں نے کہا وہ تکبیر کہاں کہی جائے شب عید [illegible] نماز عشا کے بعد اور صبح کی نماز کے بعد نماز عید کے بعد پھر حضرت خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا کیا کہیں فرمایا یوں کہو

۲۔ عن خلف بن حماد مثلہ (حسن)

یہی روایت خلف بن حماد سے مروی ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تکبر لیلۃ الفطر وصبیحۃ الفطر کما فی العشر (حسن)

فرمایا تکبیر کہی جائے شب عید صبح عید اسی طرح جیسے دسویں ذی الحجہ کو کہی جاتی ہے

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان الناس یقولون ان المغفرۃ تنزل علیٰ من صام شہر رمضان لیلۃ القدر فقال یا حسن ان القاریجان انما یعطی اجرتہ عند فراغہ ذلک لیلۃ العید قلت جعلت فداک فما ینبغی لنا ان نعمل فیھا فقال اذا غربت الشمس فاغتسل واذا صلیت المغرب ثلاث فارفع یدیک وقل یا ذا المنّ یا ذا الطول یا ذا الجود یا مصطفیاً محمداً و ناصرہ صل علیٰ محمد و آلہ واغفر لی کل ذنب اذنبتہ احصیتہ علیّ ونسیتہ وھو عندک فی کتابک وتخر ساجداً فتقول مائۃ مرۃ اتوب الی اللہ وانت ساجد وتسأل الحوائجات (مرسل)

میں نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ مغفرت نازل ہوتی ہے اس شخص پر جو روزہ رکھے ماہ صیام میں شب قدر کا فرمایا اے حسن کاریگروں کو اجرت دی جاتی ہے کام سے فراغت کے بعد یہی صورت شب عید کی ہے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں تو ہمیں کیا کرنا چاہیے فرمایا جب سورج غروب ہو تو غسل کرو پھر مغرب کی نماز پڑھو اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر کہو اے احسان کرنے والے اے صاحب قوت و سخاوت اے برگزیدہ کرنے والے محمد کو اور ان کی مدد کرنے والے رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر اور بخش دے میرے ہر گناہ کو جس کا تو احصا کیا ہے اور میں بھول گیا ہوں درانحالیکہ وہ تیری کتاب میں ہے پھر سجدہ میں سو بار اتوب الی اللہ کہو اور اپنی حاجت طلب کرو

وروی ان امیرالمومنین صلوات اللہ علیہ کان یصلی فیہا رکعتین یقرأ فی الاولی الحمد وقل ھو اللہ احد الف مرۃ وفی الثانیۃ الحمد وقل ھو اللہ احد مرۃ واحدۃ

امیرالمومنین علیہ السلام شب قدر میں دو رکعت نماز اس طرح پڑھتے تھے اول رکعت میں بعد الحمد ایک ہزار بار قل ہو اللہ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد ایک بار

باب ۱۷
روز عید

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اطعم یوم الفطر قبل ان تخرج الی المصلی (حسن)

روز عید الفطر نماز کو جانے سے پہلے کچھ کھاؤ

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیطعم یوم الفطر قبل ان یصلی ولا یطعم یوم الاضحی حتی ینصرف الامام (مجہول)

فرمایا عید الفطر کو نماز سے پہلے کھانا چاہیے اور عید اضحی کو نماز کے بعد

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اذا کان اول یوم من شوال نادی مناد ایہا المومنون اغدوا الی جوائزکم ثم قال یا جابر جوائز اللہ لیست بجوائز ہولاء الملوک ثم قال ھو یوم الجوائز (ض)

فرمایا رسول اللہ نے جب شوال کا پہلا دن ہوتا ہے تو ایک منادی ندا کرتا ہے اے ایمان والو صبح کرو اپنے انعامات کے لیے پھر فرمایا اے جابر اللہ کے انعامات ان بادشاہوں کے سے انعام نہیں ہیں پھر فرمایا عید کا دن انعامات کا دن ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا کان صبیحۃ یوم الفطر نادی مناد اغدوا الی جوائزکم (ض)

فرمایا عید الفطر کی صبح کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ صبح کرو اپنے انعامات کے لیے

باب ۱۸
لوگوں پر کیا واجب ہے جب رویت عید فطر ثابت ہو

۱۔ عن ابو جعفر علیہ السلام قال اذا شہد عند

فرمایا جب امام کے سامنے گواہی دیں

شاهدان انهما رأيا الهلال منذ ثلثين يوماً امر الامام بالافطار وصلى في ذلك اليوم اذا كانا شهدا قبل زوال الشمس فان شهدا بعد زوال الشمس امر الامام بافطار ذلك اليوم واخر الصلوة الى الغد فصلى بهم (م)

دو گواہ کہ انھوں نے چاند دیکھا ہے تیس روز پہلے دن یہ گواہی دیں تو امام حکم دے لوگوں کو افطار کا اور نماز عید ان کے ساتھ اسی دن نماز پڑھے جبکہ یہ گواہی زوال آفتاب سے پہلے ہو اور اگر بعد زوال ہو تو روزہ کے افطار کا حکم دے اور نماز دوسرے دن پڑھائے

۲- قال اذا اصبح الناس صياماً ولم يروا الهلال وجاء قوم عدول يشهدون على الرؤية فليفطروا وليخرجوا من الغد اول النهار الى عيدهم (مرفوع)

جب لوگ صبح کو روزے سے اٹھیں درانحالیکہ انھوں نے چاند نہ دیکھا ہو اور کچھ لوگ آکر رویت کی گواہی دیں تو افطار کر لینا چاہیے اور دوسرے روز اول دن میں نماز عید ادا کریں

باب ۲۳

نوادر

۱- عن ابي جعفر الثاني عليه السلام قال قلت له جعلت فداك ما تقول في الصوم فانه قد روي انهم لا يوفقون لصوم فقال اما انه قد اجيبت دعوة الملك فيهم قال فقلت وكيف ذلك جعلت فداك قال ان الناس لما قتلوا الحسين صلوات الله عليه امر الله تبارك وتعالى ملكاً ينادي ايتها الامة الظالمة القاتلة عترة نبيها لا وفقكم الله لصوم ولا لفطر (ض)

میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس امر میں کہ لوگ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے مخالفین کو روزے کی توفیق نہیں ہوتی فرمایا یہ فرشتہ کی قبولیت دعا کا اثر ہے میں نے کہا یہ کیسے فرمایا جب لوگوں نے امام حسین کو قتل کیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو یہ ندا کرنے کا حکم دیا اے اپنے نبی کی عترت پر ظلم کرنے اور قتل کرنے والو اللہ تم کو نہ روزہ کی توفیق دے اور نہ فطرہ کی

۲- عن ابي جعفر ع قال قال يا عبد الله ما من عيد للمسلمين اضحى ولا فطر الا وهو يجدد لآل محمد فيه حزناً قلت ولم ذاك قال لانهم يرون حقهم في يد غيرهم (مجهول)

فرمایا حضرت نے اے عبداللہ کوئی مسلمانوں کی عید ایسی نہ ہوگی جو عید قربان اور عید الفطر کو بجائے رنج کو تازہ نہ کرتا ہو میں نے کہا یہ کیسے فرمایا اس لیے کہ وہ آل محمد کے حق کو ان کے دشمنوں کے قبضے میں دیکھتے ہیں

۳- قال ابو عبد الله عليه السلام لما ضرب

فرمایا حضرت نے جب

الحسین بن علی صلوات اللہ علیہما بالسیف فسقط راسہ ثم ابتدر لیقطع راسہ نادیٰ مناد من بطنان العرش الا ایتھا الامۃ المتحیرۃ الضالۃ بعد نبیھا لا وفقکم اللہ لاضحی ولا لفطر قال ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فلا جرم واللہ ما وفقوا ولا یوفقون حتی یثار ثائر الحسین صلوات اللہ علیہ

جب امام حسین علیہ السلام کا سر کاٹا گیا تو بطن عرش سے ایک منادی نے ندا کی اے امت حیران اور گمراہ ہونے والی اپنے نبی کے بعد خدا تمہیں توفیق نہ دے نہ قربانی کی نہ فطرہ کی پھر حضرت نے فرمایا واللہ نہ اس کی توفیق دیے گئے نہ دیے جائیں گے جب تک قتل حسین کا بدلہ نہ لے لیا جائے۔

۴۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام انی افطرت یوم الفطر علی طین وتمرۃ فقال لی جمعت برکۃ وسنۃ (مجہول)

میں نے حضرت سے کہا میں نے روزہ افطار کیا خاک شفا اور چھوارہ سے فرمایا برکت اور سنت دونوں جمع ہو گئے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اذا اخذ طیب یوم الفطر بدأ بنسائہ (مجہول)

روز عید جب رسول اللہ کے پاس خوشبو آتی تو آپ ابتدا کرتے اپنی ازواج سے

باب
فطرہ

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کل من ضممت الی عیالک من حر او مملوک فعلیک ان تؤدی الفطرۃ عنہ واعطاء الفطرۃ قبل الصلوۃ افضل بعد الصلوۃ صدقۃ (ح)

فرمایا جو لوگ تمہارے عیال میں شامل ہیں خواہ آزاد ہوں یا غلام ان میں سے ہر ایک کا فطرہ دینا ہوگا۔ قبل نماز فطرہ دینا افضل ہے بعد نماز فطرہ دینے سے

۲۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الفطرۃ قال علی الصغیر والکبیر والحر والعبد عن کل انسان صاع من حنطۃ او صاع من تمر او صاع من زبیب (م)

فرمایا فطرہ ہر چھوٹے بڑے آزاد و غلام ہر انسان کا ایک صاع (ساڑھے تین سیر) گندم۔ چھوارہ یا منقی ہے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال التمر فی الفطرۃ افضل من غیرہ لانہ اسرع منفعۃ وذلک انہ اذا وقع فی ید صاحبہ اکل منہ وقال نزلت الزکوۃ

فرمایا چھوارے کی زکوٰۃ افضل ہے اس کے غیر سے کیونکہ اس کا فائدہ جلد حاصل ہو جاتا ہے یعنی جونہی مستحق کے ہاتھ میں پہنچتا ہے وہ اسے کھا لیتا ہے جب زکوٰۃ کا حکم ہوا

ولیس للناس اموال وانما کانت الفطرة (حق)

تو اس وقت لوگوں کے پاس مال نہ تھا لہٰذا غریبوں کی امداد کے لئے صرف فطرہ ہی تھا

۴- قال ابو عبد الله علیہ السلام الفطرة ان اعطیت قبل ان تخرج الی العید فهی فطرة وان کانت بعد ما تخرج الی العید فهی صدقة (مجہول)

فرمایا اگر عید کی نماز میں جانے سے پہلے فطرہ دیا جائے تو وہ فطرہ ہے اور اگر نماز کے بعد دیا جائے تو وہ صدقہ ہے

۵- عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام قال سالته عن الفطرة کم تدفع عن کل راس من الحنطة والشعیر والتمر والزبیب قال صاع بصاع النبی صلعم (م)

میں نے پوچھا ہر شخص کا فطرہ گیہوں، جو، چھوارا اور منقی کا کتنا دیا جائے فرمایا ایک صاع نبی ص

۶- قال سالت اباعبد الله علیہ السلام عن تعجیل الفطرة بیوم فقال لاباس به قلت فما ترى بان نجمعها ونجعل قیمتها ورقاً ونعطیها رجلاً واحداً مسلماً قال لاباس به (موثق)

میں نے پوچھا فطرہ میں ایک دن کی تعجیل کے متعلق فرمایا کیا مضائقہ ہے میں نے کہا اگر جمع رکھیں اس کی قیمت روپیہ کی صورت میں ایک مسلمان کو دیدی جائے تو فرمایا کیا مضائقہ ہے

۷- عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لاباس بان یعطی الرجل عن عیاله وهم غیّب عنه ویامرهم فیعطون عنه وهو غائب عنهم (مجہول)

فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر کوئی اپنے عیال کی طرف سے جو وہاں موجود نہ ہوں فطرہ دیدے یا خود اپنے عیال کو اپنی طرف سے فطرہ دینے کا حکم دے درانحالیکہ وہ ان سے غائب ہو

۸- قال کتبت الی الرجل علیہ السلام اساله عن الفطرة وکم تدفع قال فکتب ستة ارطال من تمر المدنی وذلک تسعة ارطال بالبغدادی (مرسل)

میں نے فطرہ کے متعلق پوچھا کتنا دیا جائے فرمایا چھ رطل تمر مدنی جو برابر ہوتے ہیں نو رطل بغدادی کے

۹- قال کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام علی یدی ابی جعلت فداک ان اصحابنا اختلفوا فی الصاع بعضهم یقول الفطرة بصاع المدنی وبعضهم یقول بصاع العراقی فکتب الیّ الصاع ستة ارطال بالمدنی وتسعة ارطال بالعراقی قال واخبرنی انه یکون بالوزن الفاً ومائة وسبعین وزنة (مجہول)

میں نے لکھا کہ صاع کے وزن میں لوگوں کے درمیان اختلاف ہے بعض کہتے ہیں صاع مدنی مراد ہے بعض کہتے ہیں عراقی حضرت نے تحریر فرمایا ایک صاع چھ رطل مدنی کا ہوتا ہے اور نو رطل عراقی کا اور یہ بھی بتایا کہ صاع کا وزن ایک ہزار ایک سو ستر درہم کا ہوتا ہے

- قلت لابی عبد الله علیہ السلام الرجل

میں نے پوچھا ایک شخص ایسا ہے

يكون عنده شئ من الفطرة الا ما يؤدى عن نفسه وحدها يعطيه غريباً او يأكل هو وعياله قال يعطى بعض عياله ثم يعطى الآخر عن نفسه يرددونها فيكون عنهم فطرة واحدة (مجهول)

کہ اس کے پاس صرف اتنا ہے کہ اپنی طرف سے ایک فطرہ دیدے تو آیا وہ کسی محتاج کو دے یا وہ اور اس کے عیال خود کھا لیں فرمایا ایک حصہ اپنے عیال کو دے اور دوسرا اپنی طرف سے دے تاکہ زیادہ ہو جائے پس یہ ان سب کی طرف سے ایک فطرہ ہو جائے گا

۱۱ ـ قلت الفقير الذى يتصدق عليه هل عليه صدقة الفطرة فقال نعم يعطى مما يتصدق به عليه (۳)

میں نے پوچھا ایسا فقیر جس کو صدقہ دیا جاتا ہے کیا اس پر صدقہ فطرہ ہے فرمایا ہاں وہ اس میں سے دے جو اس کو ملا ہے

۱۲ ـ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن مولود ولد ليلة الفطر عليه فطرة قال لا قد خرج الشهر قال وسألته عن يهودى اسلم ليلة الفطر عليه فطرة قال لا (حسن)

میں نے پوچھا جو بچہ عید کی رات کو پیدا ہوا ہے کیا اس پر فطرہ ہے فرمایا نہیں وہ ماہ رمضان ختم ہونے کے بعد ہوا ہے۔ میں نے کہا اور وہ یہودی جو عید کی رات کو اسلام لائے فرمایا اس پر بھی نہیں

۱۳ ـ عن ابى الحسن عليه السلام قال كتبت اليه الوصى يزكى عن اليتامى زكوة الفطرة اذا كان لهم مال فكتب لا زكوة على يتيم وعن مملوك يموت مولاه وهو عنه غائب فى بلد آخر وفى يده مال لمولاه ويحضر الفطر يزكى عن نفسه من مال مولاه وقد صار لليتامى قال نعم (۴)

میں نے لکھا کیا وصی زکوٰۃ فطرہ یتیموں کی طرف سے دے سکتا ہے جبکہ وہ مالدار ہوں فرمایا یتیم پر زکوٰۃ نہیں ہے اور نہ اس غلام پر جس کا آقا مر گیا ہو اور جو کسی دوسرے شہر میں چلا گیا ہو اور اس کے پاس اپنے آقا کا مال ہو اور فطرہ کا وقت آ جائے تو وہ اپنے آقا کے مال سے اپنے نفس کی زکوٰۃ دے اور وہ یتیم ہوں فرمایا ہاں

۱۴ ـ عن ابى عبد الله عليه السلام قال قلت له جعلت فداك هل على اهل البوادى الفطرة قال فقال الفطرة على كل من اقتات قوتاً فعليه ان يؤدى من ذلك القوت (مرسل)

میں نے پوچھا اہل بادیہ پر فطرہ ہے فرمایا ہر اس شخص پر ہے جو غذا کھاتا ہے اسی میں سے دے

۱۵ ـ عن ابى عبد الله عليه السلام قال تصدق الرجل فى البادية لا يمكنه الفطرة قال يتصدق باربعة ارطال من لبن (مرفوع)

حضرت سے پوچھا اس بادیہ نشین کے متعلق جسے فطرہ دینا ممکن نہ ہو فرمایا وہ چار رطل دودھ صدقہ دے

۱۶ ـ قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يكون عنده ضيف من اخوانه فيحضر يوم الفطر

میں نے پوچھا اگر کسی کا کوئی بھائی روز عید تک مہمان رہے

یؤدی عنه الفطرة قال نعم الفطرة واجبة علی کل من یعول من ذکر او انثی صغیر او کبیر حر او مملوک

کیا وہ اس کا فطرہ دے فرمایا ہاں فطرہ دینا واجب ہے ہر اس کی طرف سے جس کا کھانا اس کے اوپر ہو مرد ہو یا عورت چھوٹا ہو یا بڑا آزاد ہو یا مملوک

۱۷ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس ان یعطی الرجل الرجل عن راسین و ثلاثة و اربعة یعنی الفطرة (موثق)

فرمایا ایک شخص کو دو تین اور چار فطرے بھی دیے جا سکتے ہیں۔

۱۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ذکر الفطرة الاسلام الا ان تمانه بلغه سبعة لیجة تصنعها اهل ذا قبلتک ما زن شعد (من)

میں نے پوچھا زکوٰۃ فطرہ کے متعلق فرمایا مسلمانوں کو دی جائے اور اگر مسلمان نہ ملے تو ضعیف الایمان کو دیں

۱۹ - قال سألته عن صدقة الفطرة اعطیها غیر اهل ولایتی من فقراء جیرانی قال نعم الجیران احق بها لمکان الشهرة (مرتب الحال بنیا سی)

اور تم اس میں سے کچھ چاہو تو اپنے قرابتداروں کو دیدو میں نے پوچھا میں فطرہ دیتا ہوں ان پڑوسی غیروں کو جو غیر ملکی ہیں فرمایا پڑوسی کا حق زیادہ ہے

۲۰ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال یؤدی الرجل زکوة الفطرة عن مکاتبه و رقیق امراته و عبده النصرانی و المجوسی و ما اغلق علیه بابه (مرفوع)

فرمایا ادا کرے فطرہ اپنے غلام مکاتب کی طرف سے اور اس حمل کی طرف سے جو اس کی زوجہ کو پہلے شوہر سے ہو اور جس پر اس کا دروازہ بند ہو

۲۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قال اذهب فاعط عن عیالنا الفطرة و اعط عن الرقیق و اجمعهم و لا تدع منهم احداً فانک ان ترکت منهم انساناً تخوفت علیه الفوت قلت و ما الفوت قال الموت (موثق)

فرمایا جاؤ اور اپنے عیال کا فطرہ دو اور اس بچہ کا جو ماں کے پیٹ میں ہے اور سب کا اور ان دونوں میں سے کسی کو نہ چھوڑو اور اگر ان کو چھوڑ دیا تو موت کا خوف اس کے لیے باقی رہا۔

۲۲ - قال بعثت الی ابی الحسن الرضا علیه السلام بدراهم لی و لغیری و کتبت الیه اخبره انها من فطرة العیال فکتب بخطه قبضت و قبلت (مجهول)

میں نے امام رضا علیہ السلام کے پاس کچھ درہم بھیجے اور آگاہ کیا یہ میرے عیال کے فطرہ کے ہیں حضرت نے اپنے قلم سے لکھا مجھے مل گئے اور میں نے قبول کیے

۲۳ - قال سألته عن الفطرة لمن هی قال للامام قال قلت له فاخبر اصحابی قال نعم من اردت ان تطهره منهم و قال لا باس بان تعطی و تحمل ثمن ذلک ورقاً (مجهول)

میں نے پوچھا فطرہ کس کو دیا جائے فرمایا امام کو میں نے کہا اس حکم سے اپنے اصحاب کو آگاہ کر دوں فرمایا جسے چاہو آگاہ کر دو اور اگر قیمت بھیجو تو بھی مضائقہ نہیں

۲۴ - کتبت الی ابی الحسن علیه السلام ان قوماً سألونی عن الفطرة و یسألونی ان یحملوا قیمتها الیک و قد بعث الیک هذا عام اول و سألنی ان اسألک فنسیت ذلک و قد

میں نے لکھا لوگوں نے فطرہ کے متعلق مجھ سے پوچھا اور یہ کہ اس کی قیمت آپ کو بھیج دیں پچھلے سال انھوں نے آپ کو بھیجا تھا اور مجھ سے کہا تھا میں آپ سے پوچھوں میں بھول گیا اب اس سال انہوں نے اپنے عیال کے ہر فرد کے لیے آپ کی کیا رائے ہے تحریر فرمایا میرا جانتا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشافی

ترجمہ

فروع کافی

جلد اول

حصہ دوئم

کتاب الاعتکاف

مترجمہ

ادیب اعظم مدظلہ

باب ۱

اعتکاف کا وقت اور مقام

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اذا کان العشر الاواخر اعتکف فی المسجد و ضربت له قبة من شعر و شمر المئزر و طوی فراشه فقال بعضهم و اعتزل النساء فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام اما اعتزال النساء فلا (حسن)

جب ماہ رمضان کا عشرہ آخر ہوتا تو رسول اللہ مسجد میں اعتکاف کرتے آپ کے لیے کمبل کا ایک قبہ بنایا جاتا اور عبادت کے لیے مضبوط کمر باندھتے اور آپ کا فرش لپیٹ دیا جاتا لوگ کہنے لگے حضرت نے عورتوں کے پاس جانا ترک کر دیا حضرت ابو عبد اللہ نے فرمایا ایسا نہیں تھا آپ نے عورتوں سے ترک تعلق نہیں کیا تھا

۲۔ عنه عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کانت بدر فی شهر رمضان فلم یعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فلما ان کان من قابل اعتکف عشرین عشر لعامه و عشر قضاء لما فاته (حسن)

جنگ بدر ماہ رمضان میں ہوئی اس لیے حضرت رسول خدا اعتکاف نہ کر سکے جب اگلا رمضان آیا تو آپ نے بیس دن اعتکاف کیا دس دن اس سال کے اور دس دن پچھلے سال کے قضا

۳۔ عنه عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعتکف رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی شهر رمضان فی العشر الاول ثم اعتکف فی الثانیة فی العشر الوسطی ثم اعتکف فی الثالثة فی العشر الاواخر ثم لم یزل یعتکف فی العشر الاواخر (حسن)

فرمایا اعتکاف کیا رسول اللہ نے ماہ رمضان کے عشرہ اول میں پھر اعتکاف کیا دوسرے عشرہ میں پھر ہمیشہ کیا عشرہ آخر میں

باب ۲

اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا اعتکاف الا بصوم (ح)

فرمایا اعتکاف بغیر روزہ کے نہیں ہوتا

۲۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا اعتکاف الا بصوم فی مسجد الجامع

اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں روزہ کے ساتھ

باب ۳

کن مساجد میں اعتکاف ہو

۱- سئل ابی عبداللہ علیہ السلام ما تقول فی الاعتکاف ببغداد فی بعض مساجدھا فقال لا اعتکاف الا فی مسجد جامعۃ قد صلی فیہ امام عدل صلوٰۃ جماعۃ ولا باس ان یعتکف فی مسجد الکوفۃ والبصرۃ ومسجد المدینۃ ومسجد مکۃ (ض)

میں نے پوچھا اعتکاف کرنے کو بغداد کی کسی مسجد میں؟ فرمایا اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد جامع میں جہاں امام عادل نماز پڑھاتا ہو اور کوئی مضائقہ نہیں اعتکاف کرنے میں مسجد کوفہ و بصرہ و مدینہ و مکہ میں

۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا اعتکاف الا فی العشرین من شہر رمضان قال ان علیاً ع کان یقول لا اری الاعتکاف الا فی المسجد الحرام او مسجد الرسول او مسجد جامع ولا ینبغی للمعتکف ان یخرج من المسجد الا لحاجۃ لابد منھا ثم لا یجلس حتی یرجع والمرأۃ مثل ذلک (ض)

فرمایا اعتکاف ماہ رمضان کے دوسرے اور تیسرے عشرہ میں ہوتا ہے اور حضرت علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر مسجد الحرام، مسجد رسول اور مسجد جامع میں اور معتکف کو چاہیے کہ بغیر کسی خاص مجبوری کے مسجد سے باہر نہ آئے اور پھر لوٹنے تک کہیں بیٹھے نہیں یہی حکم عورت کے لئے ہے

۳- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئل عن الاعتکاف قال لا یصلح الاعتکاف الا فی مسجد الحرام او مسجد الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ او مسجد الکوفۃ او مسجد جماعۃ وتصوم ما دمت معتکفاً (م)

فرمایا اعتکاف درست نہ ہوگا مگر مسجد الحرام، مسجد رسول، مسجد کوفہ یا جامع مسجد میں، اور جب تک اعتکاف ہو روزہ رکھنا ہوگا

۴- قال المعتکف بمکۃ یصلی فی ای بیوتھا شاء سواء علیہ فی المسجد صلی او فی بیوتھا (م)

مکہ میں اعتکاف کرنے والا جس گھر میں چاہے نماز پڑھے مسجد میں یا کسی گھر میں نماز پڑھنا برابر ہے

۵- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال المعتکف بمکۃ یصلی فی ای بیوتھا شاء والمعتکف فی غیرھا لا یصلی الا فی المسجد الذی سماہ (م)

فرمایا مکہ کا معتکف جس گھر میں چاہے نماز پڑھے اور مکہ کے علاوہ کسی اور جگہ اعتکاف کرنے والا سوائے اس مسجد کے جس میں معتکف ہے اور کہیں نماز نہ پڑھے گا

باب ۷
اعتکاف کی کم سے کم مدت

۱ - سألت اباعبدالله عليه السلام عن امرأة كان زوجها غائباً فقدم وهي معتكفة باذن زوجها فخرجت حين بلغها قدومه من المسجد الى بيتها فتهيأت لزوجها حتى واقعها فقال ان كانت خرجت من المسجد قبل ان تقضي ثلثة ايام ولم تكن اشترطت في اعتكافها فان عليها ما على المظاهر (م)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جس کا شوہر غائب ہو اور وہ آجائے درانحالیکہ وہ عورت اس کے اذن سے اعتکاف میں ہو شوہر کے آنے کی خبر پاکر وہ اپنے گھر آئے اور اپنے شوہر کے لئے تیار ہو یہاں تک کہ وہ اس سے ہم بستر ہو فرمایا اگر وہ مسجد سے تین دن گزارنے سے پہلے نکلی ہے اور اس نے اعتکاف میں کوئی شرط نہیں کی تھی تو اس پر وہی کفارہ ہوگا جو ظہار کرنے والے پر ہوتا ہے

۲ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال لا يكون الاعتكاف اقل من ثلاثة ايام ومن اعتكف صام وينبغي للمعتكف اذا اعتكف ان يشترط كما يشترط الذي يحرم (م)

فرمایا اعتکاف تین دن سے کم نہیں ہوتا اور جو اعتکاف کرے وہ روزہ سے ہو اور معتکف کو چاہیے کہ وقت اعتکاف وہی شرط کرے جو احرام کی ہوتی ہیں

۳ - عن ابي جعفر عليه السلام قال اذا اعتكف يوماً ولم يكن اشترط فله ان يخرج ويفسخ الاعتكاف وان اقام يومين ولم يكن اشترط فليس له ان يفسخ اعتكافه حتى يمضي ثلاثة ايام (م)

فرمایا حضرت نے اگر ایک دن اعتکاف کرلے اور اس نے شرط نہیں کی تو باہر آجائے اور اعتکاف ختم کردے اور اگر دو روز ٹھہر گیا ہے اور شرط نہیں کی تو اعتکاف کو فسخ نہ کرے جب تک تین دن پورے نہ ہوں

۴ - عن ابي جعفر عليه السلام قال المعتكف لا يشم الطيب ولا يتلذذ بالريحان ولا يماري ولا يشتري ولا يبيع قال ومن اعتكف ثلثة ايام فهو يوم الرابع بالخيار ان شاء زاد ثلثة ايام اخر وان شاء خرج من المسجد فان اقام يومين بعد الثلاثة فلا يخرج من المسجد حتى يتم ثلاثة ايام اخر (م)

فرمایا معتکف کو خوشبو نہیں سونگھنی چاہیے اور نہ پھولوں سے لذت حاصل کرنی چاہیے نہ کسی سے جھگڑا کرنا چاہیے اور نہ خرید و فروخت کرنی چاہیے اور جو تین دن اعتکاف میں رہے چوتھے دن اسے اختیار ہے چاہے تین دن اور بڑھا دے چاہے مسجد سے نکل آئے اور اگر دو دن اور ٹھہر جائے گا تو اگلے تین پورے کرکے مسجد سے نکلے

۵ - قال ابوعبدالله عليه السلام الاعتكاف بثلثة ايام يعني السنة انشاء الله

فرمایا اعتکاف سنت ہے تین دن

باب ۵
معتکف مسجد سے نہ نکلے بجز ضرورت کے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لیس علی المعتکف ان یخرج من المسجد الا علی الجمعۃ او جنازۃ او غائط (ق)

معتکف مسجد سے نہ نکلے سوائے نماز جمعہ یا نماز جنازہ یا رفع ضرورت کے لئے

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انی ارید ان اعتکف فماذا اقول و ماذا افرض علی نفسی فقال لا تخرج من المسجد الا لحاجۃ لابد منھا ولا تقعد تحت ظلال حتی تعود الی مجلسک (ض)

میں نے کہا میں اعتکاف کا ارادہ رکھتا ہوں لہذا مجھے کیا کہنا اور کیا کرنا چاہئے فرمایا مسجد سے مت نکلو مگر سخت ضرورت کے وقت اور جب تک لوٹ کر آؤ کسی سایہ میں نہ بیٹھو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی للمعتکف ان یخرج من المسجد الا لحاجۃ لابد منھا ثم لا یجلس حتی یرجع ولا یخرج فی شیء الا لجنازۃ او یعود مریضا ولا یجلس حتی یرجع واعتکاف المرأۃ مثل ذلک (حسن)

فرمایا معتکف کو مسجد سے نکلنا نہ چاہیے مگر شدید ضرورت میں اور واپس آنے تک کہیں نہ بیٹھے۔ اور نہ باہر جائے مگر جنازہ کے لئے یا مریض کی عیادت کے لئے مگر لوٹنے تک بیٹھے نہیں۔ عورت کے اعتکاف کی بھی یہی صورت ہے

باب ۶
اگر معتکف مریض ہو جائے یا معتکفہ حائض ہو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المعتکفۃ اذا طمثت قال ترجع الی بیتھا فاذا طھرت رجعت فقضت ما علیھا (ح)

فرمایا جب معتکفہ عورت کو حیض آنے لگے تو مسجد سے نکل کر اپنے گھر جائے اور جب طاہر ہو جائے تو بقیہ دن پورے کرے

باب

معتکف کا مجامعت کرنا

۱۔ قال سالت اباجعفر علیہ السلام عن المعتکف یجامع اھلہ قال اذا فعل فعلیہ ما علی المظاھر (ص)

میں نے پوچھا اگر معتکف اپنی زوجہ سے مجامعت کرے فرمایا اس کا کفارہ وہی ہے جو ظہار کا ہے

۲۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن معتکف واقع اھلہ قال ھو بمنزلۃ من افطر یوماً من شھر رمضان (موثق)

میں نے پوچھا معتکف کے مجامعت کرنے کے متعلق فرمایا یہ ایسا ہے جیسے ماہ رمضان میں بے وجہ روزہ نہ رکھا

۳۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سالتہ عن المعتکف یاتی اھلہ قال لا یاتی امرأتہ لیلاً ولا نھاراً وھو معتکف (موثق)

فرمایا بحالت اعتکاف عورت کے پاس نہ دن کو جائے نہ رات کو

باب

نوادر

۱۔ قال قلت لہ رجل اسرتہ الروم ولم یصم شھر رمضان ولم یدر ای شھر ھو قال یصوم شھراً یتوخاہ ویحسب فان کان الشھر الذی صامہ قبل رمضان لم یجزہ وان کان بعد رمضان اجزاہ (موثق)

میں نے کہا ایک شخص کو رومیوں نے قید کر لیا ہے اور اسے پتہ نہیں چلا کہ کونسا مہینہ ہے فرمایا وہ ایک ماہ کے روزے رکھے اور پتہ چلائے اگر اس نے رمضان سے پہلے روزے رکھے ہیں تو کافی نہیں اور اگر بعد رمضان رکھے ہیں تو کافی ہے

۲۔ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یامعشر الشباب علیکم بالباہ فان لم تستطیعوہ فعلیکم بالصیام فانہ وجاؤہ (مجہول)

رسول اللہ فرمایا اے جوانو اپنی قوت باہ کی روک تھام کرو اور اگر اس کی طاقت نہ ہو تو روزہ رکھو کہ وہ اس کو سست بنا دے گا

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان علیاً صلوات اللہ علیہ کان یستحب للرجل ان یاتی اھلہ اول لیلۃ

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد کے لیے مستحب ہے کہ وہ اپنی عورت کے پاس اول شب میں جائے ۔

من شهر رمضان لقول الله عز وجل احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم والرفث المجامعة (حسن)

۴ ـ عن الرضا ع قال قال لبعض مواليه يوم الفطر وهو يدعو له يا فلان تقبل الله منك ومنا ثم اقام حتى اذا كان يوم الاضحى فقال له يا فلان تقبل الله منا ومنك قال فقلت له يا ابن رسول الله قلت في الفطر شيئا وتقول في الاضحى غيره قال فقال نعم اني قلت في الفطر تقبل الله منك ومنا لانه فعل مثل فعلي وتساويت انا وهو في الفعل وقلت له في الاضحى تقبل الله منا ومنك لانا يمكننا ان نضحي ولا يمكنه ان يضحي فقد فعلنا نحن غير فعله

ماہ رمضان میں اللہ تو فرماتا ہے کہ ماہ رمضان میں راتوں کے وقت تمہارے لئے مجامعت کو حلال کر دیا گیا ہے

امام رضا علیہ السلام نے اپنے ایک غلام کو روز عید الفطر کہا اللہ قبول کرے تجھ سے اور ہم سے اور جب عید قربان آئی تو فرمایا اللہ قبول کرے ہم سے اور تجھ سے میں نے کہا یا ابن رسول اللہ آپ نے عید الفطر کو جو کہا تھا عید اضحی کو اس کا غیر کہا فرمایا ہاں میں نے عید الفطر کو کہا تھا اللہ قبول کرے تجھ سے اور ہم سے کیونکہ روزہ رکھنے میں وہ ہماری طرح تھا اور عید اضحی میں میں نے کہا اللہ قبول کرے ہم سے اور تجھ سے کیونکہ قربانی ہم کر سکتے تھے وہ نہیں پس ہمارا فعل اس کے فعل کا غیر تھا۔

۵ ـ عن ابي الحسن عليه السلام قال نظر الى الناس في يوم فطر يلعبون ويضحكون فقال لاصحابه والتفت اليهم ان الله خلق شهر رمضان مضمارا لخلقه ليستبقوا فيه بطاعته الى رضوانه فسبق فيه قوم ففازوا وتخلف آخرون فخابوا فالعجب كل العجب من الضاحك اللاعب في اليوم الذي يثاب فيه المحسنون ويخيب فيه المقصرون وايم الله لو كشف الغطاء لشغل محسن باحسانه ومسيء باساءته (مجهول)

امام رضا علیہ السلام نے عید فطر کے دن کچھ لوگوں کو کھیلتے اور ہنستے دیکھا اپنے اصحاب سے فرمایا اللہ تو نے ماہ رمضان کو لوگوں کے لئے ایک میدان بنایا ہے تاکہ اطاعت اور مرضی الہی حاصل کرنے کے لئے اس میں دوڑ لگائیں پس جو لوگ اس میں سبقت لے گئے وہ کامیاب ہوئے اور جو پیچھے رہ گئے وہ ناکام ہوئے آج کے دن ہنسنے اور لہو ولعب میں گزارنے والوں پر بڑا تعجب ہے یہ وہ دن ہے کہ اس میں نیکی کرنے والے ثواب پاتے ہیں اور کوتاہی کرنے والے نقصان میں رہتے ہیں قسم خدا کی اگر پردے ہٹ جائیں تو نیکی کرنے والے اپنی نیکیوں میں مشغول ہوں گے اور بدی کرنے والے بدی میں۔

۶ ـ كتبت الى ابي محمد عليه السلام لم فرض الله الصوم فورد الجواب ليجد الغني مضض الجوع فيحن على الفقير

پوچھا روزہ اللہ نے کیوں واجب کیا ہے فرمایا تاکہ مالدار بھوک کا مزہ چکھے اور اس کا دل فقیر کی طرف مائل ہو

۷ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان امير المؤمنين خرج جالس في المسجد بالكوفة بقوم وجدهم ياكلون بالنهار في شهر رمضان فقال لهم امير المؤمنين اكلتم

امیر المومنین علیہ السلام مسجد کوفہ میں تشریف فرما تھے کہ کچھ لوگ ماہ رمضان میں دن میں کھاتے ہوئے لائے گئے حضرت نے فرمایا تم کھا رہے ہو کیا تمہارا روزہ نہیں

قالوا نعم قال يهود انتم قالوا لا قال فنصارى قالوا لا قال فعلى
اى شئ من هذه الاديان مخالفين للاسلام قالوا بل
مسلمون قال فسفر انتم قالوا لا قال فيكم علة استوجبتم
الافطار لا نشعر بها فانكم ابصر بانفسكم لان الله عز وجل
يقول بل الانسان على نفسه بصيرة قالوا بل اصبحنا
ما بنا علة قال فضحك امير المومنين ثم قال تشهدون ان
لا اله الا الله وان محمدا رسول الله قالوا نشهد ان لا اله
الا الله ولا نعرف محمدا

قال فانه رسول الله قالوا لا نعرفه بذلك انما
هو اعرابى دعا الى نفسه فقال ان اقررتم والا
لاقتلنكم قالوا وان فعلت فوكل بهم شرطة
الخميس وخرج بهم الى الظهر ظهر الكوفة وامر ان يحفر حفرتين
وحفر احداهما الى جنب الاخرى ثم خرق فيما بينهما كوة ضخمة شبه الخوخ
فقال لهم انى واضعكم فى احدى هذين القليبين واوقد فى الاخرى
النار فاقتلكم بالدخان قالوا وان فعلت فانما تقضى هذه الحياة الدنيا
فوضعهم فى احد الجبين وضعا رفيقا ثم امر بالنار فاوقدت فى الجب
الاخر ثم جعل يناديهم مرة بعد مرة ما تقولون فيجيبونه اقض ما انت قاض
حتى ماتوا قال ثم انصرف فسار بفعله الركبان وتحدث به الناس فبينما
هو قاعد ذات يوم فى المسجد اذ قدم عليه يهودى من اهل يثرب قد اقر من
فى يثرب من اليهود انه اعلمهم وكذلك آباؤه من اهل بيته فقال يا بن
ابى طالب ما هذه البدعة التى احدثت فى دين محمد فقال واى بدعة
قال زعم قوم من اهل الحجاز انك عمدت الى قوم شهدوا ان لا اله الا الله

انھوں نے جی ہاں فرمایا کیا تم یہودی ہو فرمایا نہیں فرمایا نصرانی
ہو کہا نہیں فرمایا مخالف اسلام ہو تو کون سے دین پر ہو
انھوں نے کہا ہم مسلمان ہیں فرمایا کیا تم سفر میں ہو انھوں نے
کہا نہیں فرمایا کیا کوئی مرض ہے جو روزہ نہ رکھنے کا باعث ہے
ہم تو کوئی بیماری کا اثر نہیں پاتے تو اپنے نفسوں کو دیکھو خدا
فرماتا ہے انسان اپنے نفس کی جانچ خود کرنے والا ہے انھوں
نے کہا جب ہم صبح اٹھے تو کوئی بیماری نہ تھی یہ سنکر ہنسے اور فرمایا
کیا تم اللہ کے ایک ہونے اور محمد کے رسول ہونے کی گواہی دیتے
ہو انھوں نے کہا ہم اللہ کو ایک مانتے ہیں اور محمد کو نہیں جانتے
فرمایا وہ اللہ کے رسول ہیں انھوں نے کہا ہم اس طرح نہیں
جانتے وہ ایک مرد عرب ہیں جنھوں نے اپنے نفس کی طرف لوگوں کو دعوت
دی ہے فرمایا اقرار نبوت کرو ورنہ تم کو قتل کر دونگا انھوں نے کہا
قتل کر دیجیے آپ نے ان کو سپاہیوں کے سپرد کر دیا آپ وقت ظہر انہیں
پشت کوفہ کی طرف لے گئے اور دو گڑھے کھودنے کا حکم دیا اور دونوں
برابر تھے ان کے درمیان ایک دریچہ سا کھلوا دیا اور فرمایا میں تم کو ایک گڑھے میں
رکھونگا اور دوسرے میں آگ سلگا کر دھوئیں سے مار دونگا انھوں نے کہا کیجیے
ہم تو اس دنیا کی زندگی پوری کر چکے آپ نے انکو ایک گڑھے میں رکھا اور
دوسرے میں آگ روشن کرائی اور بار بار ان سے پوچھا انھوں نے کہا جو
دل چاہے کیجیے یہ دم ہلاک ہوئے حضرت واپس آگئے لوگوں میں اس کے چرچے ہوئے
ایک روز آپ بیٹھے تھے کہ یہود یثرب کا ایک عالم آیا اپنے خاندان کے کچھ
لوگ لیکر آیا تھا اور کہنے لگا آپ نے یہ دین محمد میں کیا بدعت کی فرمایا وہ کیا
لوگ اہل حجاز میں اس کا چرچا ہے کہ آپ نے لا الہ الا اللہ کہنے والوں کو
ہلاک کر دیا جب انھوں نے محمد کی رسالت کا اقرار نہ کیا فرمایا میں پڑھتا
ہوں تیرے سامنے وہ نو آیتیں توریت کی جو موسیٰ پر نازل ہوئیں طور سینا وغیرہ پر کیا ان میں یہ نہیں ہے کہ بعد وفات موسیٰ یوشع بن نون کے پاس
ایک قوم آئی جس نے لا الہ الا اللہ کا تو اقرار کیا اور موسیٰ رسول اللہ کا انکار کیا تو یوشع نے ان کو اسی طرح قتل کر دیا تھا اس نے کہا میں گواہی دیتا ہوں
کہ آپ نے موسیٰ جی پر ایک کتاب حضرت کو دی کہ آپ اسے دیکھ کر دیں اس نے کہا یہ کتاب تو سریانی ہے اور آپ عربی ہیں آپ نے اسکو پڑھا جو حد سے فرمایا میں نے
پڑھ لیا اس میں میرا نام لکھا ہے اس نے کہا وہ کہاں ہے فرمایا یہ نام ایلیا میرا ہی ہے یہ سنکر وہ مسلمان ہو گیا ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الشافی

ترجمہ

فروع کافی

جلد سویم حصہ دویم

کتاب الحج

مترجمہ

حضرت ادیب اعظم مدظلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الحج

باب ۱

حجر اسود کی ابتدا اور بوسہ دینے کی علّت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام قال ان اللہ تبارک وتعالیٰ لما اخذ مواثیق العباد امر الحجر فالتقمها ولذلک یقال امانتی ادیتها ومیثاقی تعاهدته لتشهد لی بالموافاۃ (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ جب اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں سے میثاق لیا تو حجر کو حکم دیا کہ اسے نگل لے اسی وجہ سے وقت استلام کہا جاتا ہے تو نے میری امانت ادا کی اور میرے میثاق کی ذمہ داری لی تاکہ تو عہد پورا کرنے کی گواہی دے۔

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام لم جعل استلام الحجر فقال ان اللہ عزّ وجلّ حیث اخذ میثاق بنی آدم دعا الحجر من الجنۃ فامره فالتقم المیثاق فهو یشهد لمن وافاه بالموافاۃ (حسن)

میں نے حضرت سے پوچھا حجر کو بوسہ کیوں دیا جاتا ہے فرمایا جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا تو جنت سے حجر کو بلایا اور حکم دیا کہ اس میثاق کو نگل لے پس وہ گواہی دیتا ہے اس عہد کو پورا کرنے کی۔

۳۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام لای علۃ وضع اللہ الحجر فی الرکن الذی هو فیه ولم یوضع فی غیره ولای علۃ تقبّل ولای علۃ اخرج من الجنۃ ولای علۃ وضع میثاق العباد والعهد فیه ولم یوضع فی غیره وکیف السبب فی ذلک تخبرنی جعلنی اللہ فداک فان تفکری فیه لعجب قال فقال سألت واعضلت فی المسئلۃ واستقصیت فافهم الجواب وفرّغ قلبک واصغ سمعک اخبرک ان شاء اللہ تعالیٰ ان اللہ تبارک وتعالیٰ وضع الحجر الاسود وهی جوهرۃ اخرجت

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا کیوں رکھا گیا ہے حجر کو اس مقام پر جہاں وہ ہے دوسری جگہ کیوں نہ رکھا گیا اور کس وجہ سے اسے بوسہ دیا جاتا ہے اور بندوں کے میثاق کو اس میں کیوں رکھا گیا۔ میں آپ پر فدا ہوں اس کا سبب بتلائیے میں اس امر میں متفکر ہوں۔ فرمایا تم نے ایک مشکل مسئلہ پوچھا پس اب جواب کو سمجھو اور اپنے کو تسکین دو اور کان لگا کر سنو میں تم کو انشاء اللہ بتاؤں گا۔

اللہ نے رکھا اس حجر اسود کو جو ایک جوہر ہے نکلا ہے

من الجنة الی آدم علیه السلام فوضعت فی ذلک الرکن
لعلة المیثاق وذلک انه لما اخذ من بنی آدم من
ظهورهم ذریتهم حین اخذ الله علیهم المیثاق
فی ذلک المکان وفی ذلک المکان ترایا لهم ومن
ذلک المکان یهبط الطیر علی القایم علیه السلام فاول
من یبایعه ذلک الطایر وهو والله جبرئیل والی
ذلک المقام یسند القایم ظهره وهو الحجة والدلیل
علی القایم وهو الشاهد لمن وافا فی ذلک المکان
والشاهد علی من ادی الیه المیثاق والعهد الذی
اخذ الله عز وجل علی العباد

واما القبلة والاستلام فلعلة العهد تجدیدا لذلک
العهد والمیثاق وتجدیدا للبیعة لیؤدوا الیه العهد
الذی اخذ الله عز وجل علیهم فی المیثاق فیاتوه
کل سنة ویؤدوا الیه ذلک العهد والامانة
التی اخذ علیهم الا تری انک تقول امانتی ادیتها
ومیثاقی تعاهدته لتشهد لی بالموالاة ووالله
ما یؤدی ذلک احد غیر شیعتنا ولا حفظ ذلک العهد
والمیثاق احد غیر شیعتنا وانهم لیاتوه فیعرفهم
ویصدقهم ویاتیه غیرهم فینکرهم ویکذبهم وذلک
انه لم یحفظ ذلک غیرکم فلکم والله یشهد وعلیهم
والله لیشهد بالخفر والجحود والکفر وهو الحجة البالغة
من الله علیهم یوم القیامة

یجیٔ وله لسان ناطق وعینان فی صورته الاولی
یعرفه الخلق ولا ینکره یشهد لمن وافاه وجدد العهد
والمیثاق عنده بحفظ العهد والمیثاق واداء الامانة
ویشهد علی کل من انکر وجحد ونسی المیثاق بالکفر والانکار

جنت سے آدم کے ساتھ اور اس پر رکھا گیا میثاق کی وجہ سے
اسکی صورت یہ ہے کہ جب اللہ نے بنی آدم سے میثاق لیا انکی
پشتوں سے انکی ذریت نکال کر اس مقام میں اور اس مکان میں
وہ ظاہر ہونگے اور یہیں ایک پرندہ قایم آل محمد پر اترے گا
پس سب سے پہلے حضرت کی بیعت یہی پرندہ کرے گا اور وہ
جبرئیل ہونگے اور اسی جگہ حضرت حجت وقت ظہور اپنی پشت کا
تکیہ بنائیں گے اور یہ حجر خدا کی طرف سے حجت ہے اور وجود
قایم پر دلیل اور وہ گواہ ہوگا جو وفا ئے عہد کرے گا اس
مقام پر اور جو میثاق خدا نے لیا ہے اس کے پورا ہونے کا
گواہ بنے گا۔

رہا بوسہ دینا اور مس کرنا تو یہ شاید اسی عہد و میثاق کی تجدید
ہے تاکہ جو عہد اللہ نے لیا ہے اسے ہر سال پورا کرکے
دکھائیں اور جو امانت حجر کے پاس ہے اسکی یاد تازہ
کریں کیا تم یہ نہیں کہتے میں نے تیری امانت اور اپنے
میثاق کو پورا کردیا تاکہ تو میری موالات کی گواہی دے
خدا کی قسم ہمارے شیعوں کے سوا اور کوئی یہ حق ادا نہیں
کرتا اور نہ اس عہد کو یاد رکھتا ہے ہمارے شیعہ حجر کے
پاس آتے ہیں تو وہ ان کو پہچانتا ہے اور انکی تصدیق کرتا
ہے اور جو غیر شیعہ آتے ہیں تو ان کا انکار کرتا ہے اور انکی
تکذیب کرتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ تمہارے غیر نے اس
معاہدہ کو یاد نہیں رکھا لیں تمہارے موافق گواہی دے گا
اور ان کے مخالف گواہی دے گا ان کے کفر اور انکار کی
اور وہ روز قیامت اللہ کی طرف سے ان پر حجت بالغہ ہوگا
اور اس طرح آئے گا کہ اسکی بولنے والی زبان ہوگی اور اسکی
پہلی صورت میں وہ لوگوں کو پہچانے گا اور گواہی دے گا انکے موافق
جنہوں نے عہد پورا کیا ہوگا اور تجدید عہد کی ہوگی اور ان کے
خلاف کہے گا جنہوں کفر و انکار کی وجہ سے اس عہد کو بھلا دیا ہوگا

فلما علة ما اخرجه الله من الجنة فهل تدري ما كان
الحجر قلت لا قال كان ملكا من عظماء الملائكة عند الله
فلما اخذ الله من الملائكة الميثاق كان اول من آمن به و
اقر ذلك الملك فاتخذه الله امينا على جميع خلقه
فالقمه الميثاق واودعه عنده واستعبد الخلق
ان يجددوا عنده في كل سنة الاقرار بالميثاق
والعهد الذي اخذ الله عز وجل عليهم ثم جعله الله
مع آدم في الجنة يذكره الميثاق ويجدد عنده الاقرار
في كل سنة فلما عصى آدم واخرج من الجنة انساه
العهد والميثاق الذي اخذ الله عز وجل عليه وعلى
ولده لمحمد صلى الله عليه وآله ولوصيه عليه السلام
وجعله تائها حيران فلما تاب الله على آدم حول ذلك
الملك في صورة درة بيضاء فرماه من الجنة الى
آدم وهو بارض الهند فلما نظر اليه انس اليه وهو
لا يعرفه باكثر من انه جوهرة وانطقه الله عز وجل فقال
له يا آدم اتعرفني قال لا قال اجل استحوذ عليك
الشيطان فانساك ذكر ربك ثم تحول الى صورته التي
كان مع آدم في الجنة فقال لآدم اين العهد والميثاق

فوثب اليه آدم وذكر الميثاق وبكى وخضع له وقبله و
جدد الاقرار بالعهد والميثاق ثم حوله الله عز وجل
الى جوهرة الحجر درة بيضاء صافية تضيء فحمله آدم
عليه السلام على عاتقه اجلالا له وتعظيما فكان اذا
اعيا حمله عنه جبرئيل عليه السلام حتى وافى به مكة فما زال
يأنس به بمكة ويجدد الاقرار له كل يوم وليلة ثم
ان الله عز وجل لما بنى الكعبة وضع الحجر في ذلك

لیکن اللہ نے اسے جنت سے کیوں نکالا تو تم جانتے ہو حجر
کیا تھا۔ میں نے کہا نہیں فرمایا یہ ایک بڑا صاحب عظمت فرشتہ
تھا جب اللہ نے ملائکہ سے عہد لیا تو سب سے پہلے یہی ایمان لایا
اور اقرار کیا اللہ نے تمام خلق پر اس کو امین بنایا اور میثاق
کا لقمہ اس کے منہ میں دیا اور اس کی سپرد کیا اور مخلوق کو حکم
دیا کہ وہ ہر سال حجر کے سامنے اس میثاق کی تجدید کرتے اور اس
عہد کو دہرائیں جو اللہ نے ان سے لیا ہے پھر اللہ نے آدم کے ساتھ
اسے جنت میں رکھا آدم اس میثاق کو یاد کرتے اور حجر کے سامنے
اقرار کی تجدید کرتے تھے ہر سال جب آدم سے ترک اولیٰ ہوا
اور جنت سے نکالے گئے تو وہ اس عہد کو بھلا دیا جو اللہ نے ان سے
اور ان کے فرزند محمد اور ان کے وصی علی کے بارہ میں لیا تھا
اور وہ حیران و پریشان رہ گئے جب اللہ نے آدم کی توبہ
قبول کی تو اس فرشتہ کو سفید موتی کی صورت میں تبدیل کر دیا
اور جنت آدم کی طرف اسے پھینک دیا وہ سرزمین ہند میں تھے
جب آدم نے اسے دیکھا تو مانوس ہوئے لیکن پہچانا نہیں کیونکہ
اس میں جوہر ہیت زیادہ تھی خدا نے اس کو گویا کیا تو اس نے کہا
اے آدم تم نے مجھے پہچانا انہوں نے کہا نہیں فرشتہ نے کہا اس لئے
کہ شیطان تم پر غالب ہوا اور اس ذکر عہد تم سے ترک کرا دیا
پھر خدا نے اس کو وہی صورت دے دی جو آدم کے ساتھ جنت میں
تھی اس نے آدم سے کہا کہاں ہے وہ عہد و میثاق
آدم اس کے پاس آئے اور میثاق کا کو یاد کیا روئے اور گڑگڑا کے
اسے بوسہ دیا اور عہد و میثاق کی تجدید کی پھر خدا نے اس فرشتہ
کو سفید چمکدار پتھر بنایا آدم نے اس کی عظمت کے لحاظ سے
کندھے پر اٹھا لیا جب اس کے وزن سے تھک گئے تو جبرئیل نے
مدد کی اور اس کو مکہ لے آئے آدم مکہ میں اس سے مانوس
تھے اور ہر روز اور ہر شب اس کے سامنے تجدید اقرار کرتے
تھے جب اللہ نے کعبہ کے بنانے کا حکم دیا اس پتھر کو وہاں رکھ گیا

المکان لان اللہ عز وجل حین اخذ المیثاق من ولد آدم اخذہ فی ذلک المکان وفی ذلک المکان القم الملک المیثاق ولذلک وضع الحجر فی ذلک الرکن ونحیٰ آدم من مکان البیت الی الصفا وحوا الی المروۃ ووضع الحجر فی ذلک الرکن فلما نظر آدم من الصفا وقد وضع الحجر فی الرکن کبّر اللہ وهلله ومجّده فلذلک جرت السنۃ بالتکبیر واستقبال الرکن الذی فیہ الحجر من الصفا فان اللہ اودعہ المیثاق والعهد دون غیرہ من الملائکۃ لان اللہ عز وجل لما اخذ المیثاق لہ بالربوبیۃ ولمحمد صلی اللہ علیہ وآلہ بالنبوۃ ولعلی علیہ السلام بالوصیۃ اصطکت فرائص الملائکۃ فاول من اسرع الی الاقرار ذلک الملک لم یکن فیهم اشد حبا لمحمد وآل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ منہ ولذلک اختارہ اللہ من بینهم والقمہ المیثاق وهو یجیء یوم القیامۃ ولہ لسان ناطق وعین ناظرۃ یشهد لکل من وافاہ الی ذلک المکان وحفظ المیثاق (ضعیف)

کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جب اولاد آدم سے میثاق لیا تھا تو وہ اسی جگہ تھا اور یہیں فرشتہ کے منہ میں میثاق کو ڈالا گیا تھا اس لئے حجر کو اس رکن میں رکھا گیا۔ آدم کعبہ سے صفا کی طرف آئے تھے اور حوا مروہ کی طرف اور حجر اس رکن میں رکھا ہوا تھا جب آدم کو صفا سے دیکھتے تو تکبیر و تہلیل و تحمید کی صدا بلند کرتے اسی لئے تکبیر سنت قرار پائی اور اس رکن کا استقبال جہاں حجر ہے کیونکہ جب اللہ نے اپنی ربوبیت حضرت رسولِ خدا کی نبوت اور حضرت علی کی وصایت کا اقرار لیا تھا تو ملائکہ کے کندھے تھرتھرانے لگے پس جس نے سب سے پہلے اقرار ربوبیت کیا اور حضرت رسولِ خدا کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کو مانا یہی فرشتہ تھا ان میں محمد و آل محمد کی شدید محبت نہیں پائی جاتی تھی اسی لئے خدا نے ان کے درمیان سے ایک فرشتہ منتخب کیا اور اس کے منہ میں میثاق دیا۔ وہ روز قیامت اس طرح آئے گا کہ اس کی بولتی زبان ہوگی اور دیکھنے والی آنکھ وہ گواہی دے گا روز قیامت ہر اس کی جس نے اس مقام عہد کو پورا کیا ہوگا

باب ۲

ابتدائے بیت اور طواف

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال بینا ابی علیہ السلام وانا فی الطواف اذ اقبل رجل شرجب من الرجال فقلت وما الشرجب اصلحک اللہ قال الطویل فقال السلام علیکم وادخل راسہ بینی وبین ابی قال فالتفت الیہ ابی وانا فالتفتنا الیہ

فرمایا جبکہ میں اور میرے باپ طواف میں تھے ایک شخص شرجب آیا۔ میں نے کہا شرجب کیا فرمایا طویل، اور اس نے سلام کیا اور اپنا سر میرے اور میرے والد کے بیچ میں داخل کیا پس میں اور میرے والد اس کی طرف متوجہ ہوئے اور جواب سلام دیا۔

ثم قال اسئلك رحمك الله فقال له ابی اقضی طوافنا ثم سلنی فلما قضی ابی الطواف دخلنا الحجر فصلینا الرکعتین ثم التفت فقال این الرجل یا بنی فاذا هو وراءه قد صلّی فقال ممن الرجل قال من اهل الشام فقال ومن ای اهل الشام فقال ممن یسکن بیت المقدس قال قرأت الکتابین قال نعم قال سل عما بدا لك فقال اسئلك عن بدء هذا البیت وعن قوله ن والقلم وما یسطرون وعن قوله والذین فی اموالهم حق معلوم للسائل والمحروم قال یا اخا اهل الشام اسمع حدیثنا ولا تکذب علینا فانه من کذب علینا فی شیء فقد کذب رسول الله ومن کذب علی رسول الله فقد فقد کذب علی الله ومن کذب علی الله عذبه الله عز وجل واما بدء البیت فان الله تبارك وتعالی قال للملائکة انی جاعل فی الارض خلیفة فردت الملائکة علی الله عز وجل فقالت اتجعل فیها من یفسد فیها ویسفك الدماء فاعرض عنها فرأت ان ذلك من سخطه فلاذت بعرشه فامر الله ملکا من الملائکة ان یجعل له بیتا فی السماء السادسة یسمی الضراح بازاء عرشه فصیره لاهل السماء یطوف به سبعون الف ملك فی کل یوم لا یعودون ویستغفرون فلما ان هبط ادم الی السماء الدنیا امره بمرمة هذا البیت وهو بازاء ذلك فصیره لادم وذریته کما صیر ذلك لاهل السماء قال صدقت یا ابن رسول الله (ص)

۲ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول کنت مع ابی فی الحجر فبینما هو قائم یصلی اذ اتاه رجل فجلس الیه

پھر کہا میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں میرے والد نے فرمایا طواف کے بعد پوچھنا طواف کے بعد ہم حجر کے پاس آئے دو رکعت نماز پڑھی پھر مجھ سے فرمایا بیٹا وہ شخص کہاں ہے۔ دیکھا تو وہ پیچھے نماز پڑھ رہا تھا۔ بعد نماز آپ نے اس سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو اس نے کہا میں شامی ہوں۔ فرمایا شام میں کہاں اس نے کہا ساکن بیت المقدس ہوں فرمایا تو نے دو کتابیں پڑھی ہیں اس نے کہا ہاں فرمایا اب پوچھ جو پوچھنا ہے اس نے کہا یہ بتلائیے بیت اللہ کی ابتدا کب ہوئی دوسرے آیہ ن والقلم وما یسطرون کا کیا مطلب ہے تیسرے آیہ فی اموالہم الخ سے کیا مراد ہے فرمایا اے برادر شامی سن ہماری بات اور ہماری تکذیب نہ کرنا جس نے کسی معاملہ میں ہمیں جھٹلایا اس نے رسول کو جھٹلایا اور جس نے رسول کو جھٹلایا اس نے خدا کو جھٹلایا اور جس نے خدا کو جھٹلایا خدا اس کو عذاب دے گا اس گھر کے آغاز کی صورت یہ ہے کہ جب خدا نے ملائکہ سے فرمایا کہ میں روئے زمین پر خلیفہ بنانے والا ہوں تو ملائکہ نے تردید کی اور کہا کیا تو اس کو بنائے گا جو فساد و خونریزی کرے اس کے بعد جب انھوں نے غضب الٰہی کا احساس کیا تو عرش الٰہی کے نیچے پناہ لی اللہ نے ایک فرشتہ کو حکم دیا کہ چھٹے آسمان پر جس کا نام ضراح ہے ایک گھر عرش کے مقابل بنائیں اور حکم دیا کہ اہل سموات اس کے گرد طواف کریں چنانچہ ستر ہزار فرشتے اس کا طواف کرتے اور استغفار کرتے ہیں جب آدم سماء دنیا کی طرف اترے تو خدا نے اس گھر کے مقابل زمین پر بیت اللہ کے بنانے کا حکم دیا پس آدم اور اولاد آدم کے لیے اسی طرح طواف کا حکم ہوا اس نے کہا یا بن رسول اللہ آپ نے سچ کہا۔

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ نے میں اپنے والد کے پاس حجر کے قریب تھا اور آپ کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے کہ ایک شخص آ کر پاس بیٹھا

فلما انصرف سلّم عليه ثم قال اني اسئلك ثلثة اشياء لا يعلمها الّا نبيّ وجل آخر قال ما هي قال اخبرني اىّ شئ كان سبب الطواف بهذا البيت فقال ان الله عزّ وجلّ لمّا امر الملائكة ان يسجدوا لآدم عليه السلام ردّوا عليه فقالوا اتجعل فيها من يفسد فيها ونحن نسبّح بحمدك ونقدّس لك قال الله تبارك وتعالى انى اعلم ما لا تعلمون فغضب عليهم ثم سالوه التوبة فامرهم ان يطوفوا بالضراح وهو بيت المعمور فمكثوا يطوفون به سبع سنين يستغفرون الله عزّ وجلّ ممّا قالوا ثم تاب عليهم من بعد ذلك ورضى عنهم فهذا كان اصل الطواف ثم جعل الله البيت الحرام حذو الضراح توبة لمن اذنب من بنى آدم وطهورا لهم فقال صدقت (ض)

جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس نے سلام کیا اور کہا میں تین باتیں پوچھنی چاہتا ہوں جنہیں آپ کے سوا کوئی نہیں بتا سکتا فرمایا وہ کیا ہیں اس نے کہا یہ بتائیے کہ اس گھر کے طواف کرنے کا سبب کیا ہے فرمایا جب خدا نے ملائکہ کو حکم دیا کہ وہ آدم کو سجدہ کریں تو انھوں نے تردید کی اور کہا تو ایسے کو بنائے گا جو فساد اور خونریزی کرے حالانکہ ہم تیری تسبیح و تقدیس کرتے ہیں اللہ نے فرمایا میں وہ جانتا ہوں جو تم نہیں جانتے۔ جب انھوں نے غضب خدا کو دیکھا تو توبہ کی اللہ نے حکم دیا کہ وہ بیت المعمور کا طواف کریں سات سال تک وہ برابر طواف اور استغفار کرتے رہے خدا نے اس کے بعد توبہ قبول کی اور راضی ہوگیا یہ ہے اصلی وجہ طواف کی پھر خدا نے بیت المعمور کے مقابل خانہ کعبہ بنوایا تاکہ بنی آدم میں جو گنہگار ہیں انکی توبہ قبول ہو اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔

باب ۳

خانہ کعبہ کی زمین سب سے پہلے پیدا ہوئی

۱۔ قال قلت لابى عبد الله عليه السلام اىّ شئ كان موضع البيت حيث كان الماء فى قول الله عزّ وجلّ وكان عرشه على الماء قال كان مهاة بيضاء يعنى درّة (ض)

میں نے پوچھا بیت اللہ کی جگہ اس وقت کیا چیز تھی جب بقول خدا پانی ہی تھا فرمایا وہ ایک چمکدار موتی تھا۔

۲۔ قال انّ الله عزّ وجلّ انزل الحجر لآدم من الجنة وكانت البيت درّة بيضاء فرفعه الله عزّ وجلّ الى السماء وبقى اسّه وهو بحيال هذا البيت يدخله كل يوم سبعون الف ملك لا يرجعون اليه ابدا فامر الله عزّ وجلّ ابراهيم واسمٰعيل ببنيان البيت على القواعد (ض)

اللہ تعالیٰ نے حجر کو آدم کے لئے جنت سے نازل کیا اور بیت معمور ایک سفید موتی کی مانند تھا اللہ نے اس کو آسمان کی طرف بلند کیا اور اس کی بنیاد باقی رکھی اور وہ اس گھر کے محاذ میں تھا ہر روز ستر ہزار فرشتے داخل ہوتے تھے جو اللہ سے عابد لگائے ہوتے تھے اور اللہ نے ابراہیم و اسمٰعیل کو اسکی بنیادیں اٹھانے کا حکم دیا

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عزوجل دحی الارض من عرفات و عرفات من منیٰ و منیٰ من الکعبۃ (ض)

حضرت نے فرمایا اللہ نے زمین کو بچھایا عرفات سے اور عرفہ منیٰ سے اور منیٰ کعبہ سے ہے

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان موضع الکعبۃ ربوۃ من الارض بیضاء تضیٔ کضوء الشمس والقمر حتی قتل ابنا آدم احدھما صاحبہ فاسودت فلما نزل آدم رفع اللہ لہ الارض کلھا حتی راھا ثم قال ھذہ لک کلھا قال یا رب ما ھذہ الارض البیضاء المنیرۃ قال ھی فی ارضی وقد جعلت علیک ان تطوف بھا کل یوم سبعمائۃ طواف (ض)

فرمایا کعبہ والی جگہ ایک ٹیلہ تھی ایسی سفید چمکدار جیسے سورج اور چاند جب آدم کے دو بیٹوں میں سے ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو وہ زمین برابر ہو گئی۔ جب آدم زمین پر اترے تھے تو اللہ نے پوری زمین بلند کر کے انہیں دکھا دی اور فرمایا یہ سب تمہارے لئے ہے آدم نے کہا یہ زمین کا کون حصہ ہے جو چمک رہا ہے خدا نے فرمایا یہ میں نے تمہارے لئے حرم بنایا ہے کہ ہر روز سات سو مرتبہ اس کا طواف کرو

۵ - قلت لابی جعفر علیہ السلام فی المسجد الحرام لای شیٔ سماہ اللہ البیت العتیق فقال انہ لیس من بیت وضعہ اللہ علی الارض الا لہ رب و سکان یسکونہ غیر ھذا البیت فانہ لا رب لہ فلا رب لہ الا اللہ عزوجل وھو الحرم ثم قال ان اللہ عزوجل خلقہ قبل الارض ثم خلق الارض من بعدہ فدحاھا من تحتہ (مجہول)

میں نے پوچھا کعبہ کو بیت عتیق کیوں کہتے ہیں فرمایا روئے زمین پر جو گھر بھی ہے اس کا کوئی مالک ہے اور اس میں کچھ رہنے والے ہوتے ہیں لیکن اس گھر کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں وہ آزاد ہے پھر فرمایا اللہ نے زمین سے پہلے اسے پیدا کیا ہے اور زمین کو اس کے نیچے بچھایا ہے

۶ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت لہ لم سمی اللہ البیت العتیق قال ھو بیت حر عتیق من الناس لم یملکہ احد (مرسل)

میں نے پوچھا اس کا نام بیت عتیق کیوں ہوا فرمایا یہ گھر آزاد ہے ہر شخص کی ملکیت سے کوئی اس کا مالک نہیں۔

۷ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال لما اراد اللہ عزوجل ان یخلق الارض امر الریاح فضربن وجہ الماء حتی صار موجا ثم ازبد فصار زبدا واحدا فجمعہ فی موضع البیت ثم جعلہ جبلا من زبد ثم دحا الارض من تحتہ وھو قول اللہ عزوجل ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا (مجہول)

فرمایا جب اللہ نے زمین کو پیدا کرنے کا ارادہ کیا تو ہواؤں کو پانی پر ضرب مارنے کا حکم دیا پس اس میں جھاگ پیدا ہوئے اور وہ سب اس جگہ جمع ہوئے جو مقام بیت ہے پھر اس کے نیچے زمین بچھائی جیسا کہ فرماتا ہے سب سے پہلا گھر جو لوگوں کے لئے بنایا گیا مکہ میں وہ صاحب برکت ہے

باب
حج آدم علیہ السّلام

عن ابی عبد اللہ علیہ السّلام قال ان اللہ عز وجل لمّا اصاب آدم وزوجتہ الحنطۃ اخرجہما من الجنۃ واھبطھما الی الارض فاھبط آدم علی الصفا وھبطت حوّا علی المروۃ وانما سمّی صفا لانہ شق من اسم آدم المصطفیٰ وذلک قول اللہ عز وجل ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا وسمیت المروۃ مروۃ لانہ شق لھا من اسم المرأۃ فقال آدم ما فرق بینی وبینھا الا انھا لا تحل لی ولو کانت تحل لی ھبطت معی علی الصفا ولکن حرمت علیّ من اجل ذلک وفرق بینی وبینھا فمکث آدم معتزلا حوّا فکان یاتیھا نھارا فیتحدث عندھا علی المروۃ فاذا کان لیل وخاف ان تغلبہ نفسہ یرجع الی الصفا فیبیت علیہ ولم یکن لآدم انس غیرھا ولذلک سمین النساء من اجل ان حوّا کانت انسا لآدم لا یکلمہ اللہ ولا یرسل الیہ رسولا ثم ان اللہ عز وجل منّ علیہ بالتوبۃ وتلقاہ بکلمات فلما تکلم بھا تاب اللہ علیہ وبعث الیہ جبرئیل علیہ السلام فقال السلام علیک یا آدم التائب من خطیئتہ الصابر لبلیتہ ان اللہ عز وجل ارسلنی الیک لاعلمک المناسک التی تطھر بھا فاخذ بیدہ فانطلق بہ مکان البیت

وانزل اللہ علیہ الغمامۃ فاظلت مکان البیت

فرمایا جب آدم اور حوا گیہوں کھانے کی علت میں جنت سے نکالے گئے تو آدم کوہ صفا پر اترے اور حوا مروہ پر۔ صفا اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے آدم مصطفیٰ کے نام سے جیسا کہ خدا نے فرمایا ہے ان اللہ اصطفیٰ آدم ونوحًا اور مروہ اس لئے نام ہوا کہ وہ مشتق ہے اسم مراۃ (عورت) سے آدم نے کہا میرے اور حوا کے درمیان اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ وہ میرے لئے حلال نہیں اگر حلال ہوتی تو میرے ساتھ کوہ صفا پر اترتی اسی لئے وہ مجھ پر حرام ہے اور میرے اور اس کے درمیان مفارقت کا باعث ہے کچھ عرصہ آدم حوّا سے الگ رہے دن میں کوہ مروہ پر ان کے پاس جاتے اور ان سے باتیں کرتے جب رات ہوتی تو غلبہ نفس کے خوف سے کوہ صفا پر لوٹ آتے اور رات اسی پر گزارتے آدم کو سوائے حوّا کے اور کسی سے انس نہ تھا اسی لئے عورتوں کا نام نساء رکھا گیا کیونکہ حوا کو آدم سے انس تھا۔ اللہ تعالیٰ نہ ان سے کلام کرتا تھا اور نہ کوئی اپنا قاصد بھیجتا تھا پھر خدا نے اپنا احسان کیا اور چند کلمات کی تلقین کے بعد ان کی توبہ قبول کی اور جبریل کو ان کے پاس بھیجا انہوں نے سلام کے بعد کہا اللہ نے مجھے بھیجا ہے تمہارے پاس اے آدم اے خطاؤں سے توبہ کرنے والے اے مصیبت پر صبر کرنے والے اللہ نے اس لئے بھیجا ہے کہ میں آپ کو مناسک حج کی تعلیم دوں تاکہ تم پاک صاف ہو جاؤ پس جبریل نے ان کا ہاتھ پکڑا اور ان کو ساتھ لے کر خانہ کعبہ پر آئے۔

خدا نے ایک بادل کو بھیجا جس نے خانہ کعبہ پر سایہ کیا

وكانت الغمامة بحيال البيت المعمور فقال يا آدم خط برجلك حيث أظلت هذه الغمامة فانه سيخرج لك بيت من مهاة يكون قبلتك وقبلة عقبك من بعدك ففعل آدم عليه السلام واخرج الله له تحت الغمامة بيتاً من مهاة وانزل الله الحجر الاسود فكان اشد بياضاً من اللبن واضوء من الشمس وانما اسودّ لان المشركين تمسحوا به فمن نجس المشركين اسود الحجر وامره جبرئيل عليه السلام ان يستغفر الله من ذنبه عند جميع المشاعر ويخبره ان الله عز وجل قد غفر له وامره ان يحمل حصيات الجمار من المزدلفة فلما بلغ موضع الجمار تعرض له ابليس فقال له يا آدم اين تريد فقال له جبرئيل لا تكلمه وارمه بسبع حصيات وكبّر مع كل حصاة ففعل آدم حتى فرغ من رمي الجمار وامره ان يقرب القربان وهو الهدي قبل رمي الجمار وان يحلق رأسه تواضعاً لله عز وجل ففعل آدم ذلك ثم امره بزيارة البيت وان يطوف به سبعاً ويسعى بين الصفا والمروة سبعاً يبدأ بالصفا ويختم بالمروة ثم يطوف بعد ذلك اسبوعاً بالبيت وهو طواف النساء لا يحل للمحرم ان يباضع حتى يطوف طواف النساء ففعل آدم فقال له جبرئيل ان الله عز وجل قد غفر ذنبك وقبل توبتك واحل لك زوجتك فانطلق آدم وقد غفر له ذنبه وقبلت منه توبته وحلت له زوجته (ع ن)

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان آدم لما اهبط الى الارض هبط على الصفا ولذلك سمي الصفا لان المصطفى هبط عليه فقطع للجبل اسم من اسم آدم يقول الله عز وجل ان الله اصطفى آدم ونوحاً

اور بادل تھا مقابل بیت المعمور کے جبریل نے کہا اے آدم جہاں تک بادل کا سایہ ہے وہاں اپنے پیر سے خط کھینچ دو اس کے مقابل جو گھر بنے گا وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا قبلہ ہوگا پس آدم نے ایسا ہی کیا اور اللہ نے بادل کے نیچے ایک گھر نکالا اور حجر اسود کو نازل کیا جو دودھ سے زیادہ سفید اور سورج سے زیادہ روشن تھا وہ مشرکین کے مس کرنے سے انکی نجاست کے باعث سیاہ پڑ گیا جبریل نے کہا اے آدم اپنے گناہ کے لئے استغفار کرو تمام مشاعر پر جاکر اللہ نے خبر دی ہے کہ اس نے تمہارا گناہ معاف کر دیا اور اے آدم مزدلفہ سے جمروں پر مارنے کے لئے چند کنکریاں لو جب مقام جمار پر پہنچے تو شیطان سامنے آیا اور اس نے کہا اے آدم کہاں جا رہے ہو جبریل نے کہا اس سے کلام نہ کرو اور سات کنکریوں سے اسے سنگسار کرو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا یہاں تک کہ رمی الجمرات سے فارغ ہوئے پھر کہا اب قربانی کرو یہ ہدی ہے قبل رمی جمار اور یہ کہ اپنا سر منڈواؤ خدا کے سامنے از روئے تواضع اس کے بعد زیارت بیت کا حکم دیا اور سات بار طواف کرنے کا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا اس کے بعد چند پھیرے طواف نساء کا جس کے بغیر محرم محل نہیں ہوتا آدم نے ایسا ہی کیا جبریل نے کہا اب اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دئے اور تمہاری توبہ قبول کر لی اور تمہاری زوجہ کو تم پر حلال کر دیا۔ آدم یہ سن کر چلے گئے دراں حالیکہ ان کا گناہ معاف ہوا توبہ قبول ہوئی اور بی بی سے مباشرت حلال ہوئی۔

فرمایا آدم کو جب زمین پر اتارا گیا تو وہ کوہ صفا پر اترے اسی لئے اس کا نام صفا ہوا کیونکہ مصطفیٰ اس پر اترا تھا خدا نے ... اللہ نے اصطفا کیا آدم و نوح کا

وآل ابراهیم وآل عمران علی العالمین واهبطت حوا
علی المروة وهما جبلان علی یمین الکعبة وشمالها
فقال آدم حین فرق بینه وبین حوا ما فرق بینی و
بین زوجتی الا وقد حرمت علیّ فاعتزلها وکان
یاتیها بالنهار فیتحدث الیها فاذا کان اللیل خشی ان
تغلبه نفسه علیها رجع فبات علی الصفا ولذلک سمی
النساء لانه لم یکن لآدم انس غیرها فمکث آدم بذلک
ما شاء الله ان یمکث لا یکلمه الله ولا یرسل الیه رسولا
والرب سبحانه یباهی بصبره الملائکة فلما بلغ الوقت
الذی یرید الله عزوجل ان یتوب علی آدم فیه ارسل
الیه جبرئیل علیه السلام فقال السلام علیک یا آدم
الصابر لبلیته التائب عن خطیئته ان الله عزوجل
بعثنی الیک لاعلمک المناسک التی یرید الله ان
یتوب علیک بها فاخذ جبرئیل علیه السلام بید آدم
علیه السلام حتی اتی به مکان البیت فنزل غمام
من السماء فاظل مکان البیت فقال جبرئیل علیه السلام
یا آدم خط برجلک حیث اظل الغمام فانه قبلة لک
ولآخر عقبک من ولدک فخط آدم برجله حیث الغمام
ثم انطلق به الی منی فاراه مسجد منی فخط برجله ومد
خط مسجد الحرام بعد ما خط مکان البیت ثم انطلق
به من منی الی عرفات فاقامه علی المعرف فقال اذا
غربت الشمس فاعترف بذنبک سبع مرات ففعل
ذلک آدم علیه السلام ولذلک سمی المعرف لان آدم
اعترف فیه بذنبه وجعل سنة لولده یعترفون
بذنوبهم کما اعترف آدم علیه السلام ویسئلون
التوبة کما سألها آدم

اور آل ابراہیم و آل عمران کو تمام عالموں پر اور حوا اتریں مروا
پہاڑ پر اور یہ دونوں پہاڑ ہیں کعبہ کے داہنی طرف اور شمال
کی طرف۔ جب آدم اور حوا کے درمیان افتراق ہوا تو آدم نے
کہا میرے اور میری بی بی کے درمیان یہ افتراق اس وجہ سے
ہوا ہے کہ اسے مجھ پر حرام کر دیا گیا ہے لہذا انھوں نے حوا سے
ازدواجی تعلق قطع کیا وہ دن میں ان کے پاس جاتے باتیں
کرتے مگر جب رات آتی تو اس اندیشہ سے کہ ان کا نفس غلبہ
نہ کرے وہ واپس آتے اور رات صفا پر گزارتے۔ نساء اس
لئے نام ہوا کہ آدم کو سوائے حوا کے اور کسی سے انس نہ تھا آدم
اس حالت میں جب تک خدا نے چاہا رہے نہ تو خدا نے ان سے
کلام کیا اور نہ کسی رسول کو ان کے پاس بھیجا اور اللہ فخر کرتا تھا
ملائکہ پر ان کے صبر کی وجہ سے جب توبہ آدم قبول کرنے کا وقت
آیا تو خدا نے جبرئیل کو بھیجا انھوں نے بعد سلام کہا اے بلاؤں پر
صبر کرنے والے اے خطا پر توبہ کرنے والے اللہ نے مجھے آپ
کے پاس اس لئے بھیجا ہے تاکہ مناسک حج کی تعلیم دوں جن
کی وجہ سے اللہ تمہاری توبہ قبول کرنی چاہتا ہے۔ پس جبرئیل
نے ان کا ہاتھ پکڑا اور مقام بیت پر لے آئے ایک بادل آیا
اس نے سایہ ڈالا اس حصہ زمین پر جہاں کعبہ ہے جبرئیل نے کہا اپنے
پیر سے اس حصہ زمین پر نشان لگا دیجئے جہاں تک بادل کا سایہ ہے
یہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا آخر وقت تک قبلہ ہوگا آدم نے
خط کھینچ دیا پھر جبرئیل انکو مسجد منی پر لے گئے اور وہاں نشان لگوایا
پھر وہاں سے عرفات لائے اور مقام عرف پر کھڑا کیا۔ غروب آفتاب کے
بعد آدم نے سات بار اپنے گناہ کا اقرار کیا اسی لئے معرف نام ہوا
کیونکہ آدم نے یہاں اپنے گناہ کا اعتراف کیا تھا اور یہ امر انکی
اولاد کے لئے سنت قرار پایا تاکہ وہ بھی اپنے گناہوں کا اعتراف
اسی طرح کریں جیسے آدم نے کیا اور آدم کی طرح خدا سے توبہ
قبول کرنے کا سوال کریں۔

ثم امرہ جبرئیل ان افاض من عرفات فمر علی الجبال السبعة فامرہ ان یکبر عند کل جبل اربع تکبیرات ففعل ذلک آدم حتی انتهی الی جمع فلما انتهی الی جمع ثلث اللیل جمع فیها المغرب والعشاء الآخرة تلک اللیلة ثلث اللیل فی ذلک الموضع ثم امرہ ان ینبطح فی بطحاء جمع حتی انفجر الصبح فامرہ ان یصعد علی الجبل جبل جمع وامرہ اذا طلعت الشمس ان یعترف بذنبه سبع مرات ویسأل اللہ التوبة والمغفرة سبع مرات ففعل ذلک آدم کما امرہ جبرئیل وانما جعله اعترافین لیکون سنة فی ولدہ فمن لم یدرک منهم عرفات وادرک جمعا فقد وافا حجة الی منی ثم افاض من جمع الی منی فبلغ منی ضحی فامرہ ان یصلی رکعتین فی مسجد منی ثم امرہ ان یقرب للہ قربانا لیقبل منه ویعرف ان اللہ عز وجل قد تاب علیه ویکون سنة فی ولدہ القربان فقرب آدم قربانا فقبل اللہ منه فارسل نارا من السماء فقبضت قربان آدم فقال له جبرئیل یا آدم ان اللہ قد احسن الیک اذ علمک المناسک التی یتوب بها علیک وقبل قربانک فاحلق راسک تواضعا للہ عز وجل اذ قبل قربانک فحلق آدم راسه تواضعا للہ عز وجل ثم اخذ جبرئیل بید آدم علیه السلام فانطلق به الی البیت فعرض له ابلیس عند الجمرة فقال له اللعین لعنه اللہ یا آدم این ترید فقال له جبرئیل یا آدم ارمه بسبع حصیات وکبر مع کل حصاة تکبیرة ففعل ذلک آدم فذهب ابلیس ثم عرض له عند الجمرة الثانیة فقال له یا آدم این ترید فقال له جبرئیل ارمه بسبع حصیات وکبر مع کل حصاة تکبیرة ففعل ذلک آدم فذهب ابلیس ثم عرض له عند الجمرة الثالثة

پھر جبرئیل عرفات لے گئے اور آپ سات پہاڑوں کی طرف سے گزرے آپ سے کہا گیا کہ آپ ہر پہاڑ کے پاس چار تکبیریں کہیں۔ انھوں نے ایسا ہی کیا جب مقام جمع تک پہنچے تو تہائی رات آچکی تھی آدم نے وہاں مغرب و عشاء کی نماز پڑھی پھر جبرئیل اظہار بندگی کے لئے سنگریزوں پر لیٹنے کا حکم دیا پھر جبل جمع پر چڑھنے کو کہا جب صبح نمودار ہوئی۔ جب سورج نکل آیا تو کہا اپنے گناہ کا اعتراف کریں سات مرتبہ خدا توبہ کا اور دعائے مغفرت سات بار کریں آدم نے ایسا ہی کیا انھوں نے دو بار اعتراف کیا یہی سنت قرار پائی ان کی اولاد کے لئے کہ جو عرفات تک نہ پہنچے اور جمع تک پہنچ جائے تو اس نے حج پورا کیا پھر جمع سے چل کر چاشت کے وقت منیٰ پہنچے اور مسجد منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی پھر قربانی کا حکم دیا تاکہ اللہ قبول کرے اور اعتراف گناہ کیا اللہ نے ان کی توبہ قبول کی پس قربانی ان کی اولاد میں سنت قرار پائی۔ اللہ نے ان کی قربانی قبول کی آسمان سے آگ نازل ہوئی یہی قبولیت کا نشان تھا پھر جبرئیل نے کہا اے آدم اللہ نے تم پر احسان کیا کہ تم کو مناسک کی تعلیم دی اور توبہ اور قربانی قبول کی اب تم از راہ تواضع اپنا سر منڈواؤ پھر جبرئیل نے آدم کا ہاتھ پکڑا اور مقام خانہ کعبہ کی طرف چلے جمرہ کے پاس شیطان ملا کہنے لگا اے آدم کہاں کا ارادہ ہے جبرئیل نے کہا اے آدم اس کو سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا اس کے بعد چلے تو شیطان دوسرے جمرہ پر ملا اور کہنے لگا اے آدم کہاں جا رہے ہو جبرئیل نے کہا اس پر سات کنکریاں مارو اور ہر ایک کنکری کے ساتھ تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا۔ شیطان ساتھ چلا تیسرے جمرہ پر پھر سامنے آیا۔

وقال یا ادم انی ترید فقال جبرئیل ارمه بسبع حصاة وکبّر مع کل حصاة تکبیرة ففعل ذلک ادم فذهب ابلیس فقال له جبرئیل علیه السلام انک لن تراه بعد مقامک هذا ابدا ثم انطلق به الی البیت فامره ان یطوف بالبیت سبع مرات ففعل ذلک ادم فقال له جبرئیل علیه السلام ان الله غفرلک ذنبک وقبل توبتک واحل لک زوجتک (ض)

اور کہنے لگا اے آدم کہاں جاتے ہو جبرئیل نے کہا اسے سات کنکریاں مارو اور ہر کنکری پر تکبیر کہو آدم نے ایسا ہی کیا ابلیس بھاگ گیا جبرئیل نے کہا اس کے بعد تم کسی مقام پر اسے نہ دیکھو گے پھر آدم کو لے کر بیت اللہ کو چلے اور حکم دیا کہ سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کریں آدم نے ایسا ہی کیا جبرئیل نے کہا اللہ نے تمہارے گناہ معاف کر دیے اور توبہ قبول کر لی اور تمہاری بی بی تم پر حلال کر دی

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ

ایسی ہی روایت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما طاف ادم بالبیت وانتهی الی الملتزم قال له جبرئیل علیه السلام یا ادم اقرّ لربک بذنوبک فی هذا المکان قال فوقف ادم فقال یا رب ان لکل عامل اجرا وقد عملت فما اجری فاوحی الله عز وجل الیه قد غفرت ذنبک قال یا رب ولولدی او لذریتی فاوحی الله عز وجل الیه یا ادم من جاء من ذریتک الی هذا المکان واقرّ بذنوبه وتاب کما تبت ثم استغفر غفرت له (ح)

فرمایا جب آدم نے بیت اللہ کا طواف کیا اور مقام ملتزم تک پہنچے تو جبرئیل نے کہا اس مقام پر اپنے گناہ کا اقرار کرو پس آدم ٹھہرے اور کہا اے میرے رب ہر عمل کرنے والے کے لئے اجر ہے میں نے عمل کیا پس میرا اجر کیا ہے اللہ نے وحی کی کہ میں نے تمہارا گناہ بخش دیا انھوں نے کہا اور میری اولاد اور نسل کے لئے اللہ نے وحی کی تمہاری اولاد میں سے جو اس گھر تک آئے گا اور اپنے گناہ کا اقرار کرے گا اور تمہاری طرح توبہ کرے گا تو میں اس کے گناہ بخش دوں گا

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما افاض ادم من منی تلقته الملائکة فقالوا یا ادم برّ حجک اما انه قد حججنا هذا البیت قبل ان تحجه بالفی عام (مجہول)

فرمایا جب آدم منیٰ میں پہنچے تو ملائکہ نے ملاقات کی اور کہا اے آدم اچھا ہے تمہارا حج لیکن ہم نے تم سے دو ہزار برس پہلے حج کیا ہے

۶۔ قال رایت ابا عبد اللہ علیہ السلام طاف بالبیت ثم صلّی فیما بین الباب والحجر الاسود رکعتین فقلت له ما رایت احدا منکم صلّی فی هذا الموضع فقال هذا المکان الذی تیب علی ادم فیه (مجہول)

میں نے حضرت کو دیکھا کہ آپ نے طواف کر کے باب اور حجر اسود کے درمیان دو رکعت نماز پڑھی میں نے کہا میں نے تو کسی کو یہاں نماز پڑھتے نہیں دیکھا فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں آدم کی توبہ قبول ہوئی تھی۔

۷۔ قال سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن ادم حیث حج بما حلق راسه فقال نزل علیه جبرئیل علیه السلام بیاقوتة من الجنة فامرها علی راسه فتناثر شعره

میں نے پوچھا آدم نے حج میں سر کیسے منڈوایا۔ فرمایا جبرئیل جنت کا ایک یاقوت لائے اسے آدم کے سر پر پھرا جس سے ان کے بال منڈ گئے۔

باب ۵

علت الحرم

۱ - قال سئلت ابا الحسن الرضا علیه السلام عن الحرم و اعلامه کیف صار بعضها اقرب من بعض و بعضها ابعد من بعض فقال ان الله عز و جل لما اهبط من الجنة هبط علی ابی قبیس فشکا الی ربه الوحشة و انه لا یسمع ما کان یسمع فی الجنة فاهبط الله عز و جل علیه یاقوتة حمراء فوضعها فی موضع البیت فکان یطوف بها آدم فکان ضوءها یبلغ موضع الاعلام فعلم الاعلام علی ضوءها و جعله الله حرماً (حسن)

میں نے حرم اور اس کے مقامات کے متعلق پوچھا کہ ان میں سے بعض قریب ہیں بعض دور فرمایا جب آدم جنت سے نکلے کوہ ابوقبیس پر آئے تو انھوں نے خدا سے تنہائی کی شکایت کی کہ وہ نہیں سنتے ان باتوں کو جو جنت میں سنتے تھے پس خدا نے ان کے لئے یاقوت سرخ کو اتارا اس کو مقام بیت پر رکھا آدم اس کا طواف کرتے تھے اس کی روشنی اطراف و جوانب کے شعائر اللہ پر پڑتی تھی آدم اسی روشنی میں دیکھتے تھے پس جہاں جہاں اس کی روشنی پڑی اسی کو حرم قرار دیا گیا۔

۲ - عن ابی جعفر عن ابائه علیهم السلام ان الله تبارک و تعالی اوحی الی جبرئیل علیه السلام ان الله الرحمن الرحیم انی قد رحمت آدم و حوا لما شکیا الی فاهبط علیهما بخیمة و عزهما عنی بفراق الجنة و اجمع بینهما فی الخیمة فانی قد رحمتهما لبکائهما و وحشتهما فی وحدتهما وانصب الخیمة علی الترعة التی بین جبال مکة قال و الترعة مکان البیت و قواعده التی رفعتها الملائکة قبل آدم فهبط جبرئیل علیه السلام علی آدم بالخیمة علی مقدار ارکان البیت و قواعده فنصبها قال و انزل جبرئیل آدم من الصفا و انزل حوا من المروة و جمع بینهما فی الخیمة قال و کان عمود الخیمة قضیب یاقوت احمر فاضاء نوره و ضوءه جبال مکة و ما حولها قال و امتد ضوء العمود قال فهو مواضع الحرم الیوم من کل ناحیة من حیث بلغ ضوء العمود قال فجعله الله حرماً لحرمة الخیمة و العمود لانهما من الجنة

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے اللہ نے جبرئیل کو وحی کی کہ اللہ رحمن و رحیم ہے میں نے آدم و حوا پر رحم کیا کیونکہ انھوں نے اپنی تکلیف کی شکایت کی ہے پس تو خیمہ لے کر اتر اور فراق کے غم میں تلقین صبر کر اور ان دونوں کو خیمہ میں جمع کر میں نے رحم کیا ان کے رونے پر اور تنہائی سے انکی وحشت پر اور خیمہ کو لیجا اور اسے خالی جگہ پر مکہ کے پہاڑوں کے درمیان نصب کر فرمایا حضرت نے وہی مقام خانہ کعبہ کی جگہ ہے اور اس کی بنیادوں کی جن کو ملائکہ نے بلند کیا تھا آدم سے پہلے پس جبرئیل خیمہ لے کر آدم کے پاس آئے جو ارکان کعبہ کی برابر لمبا چوڑا تھا اسے نصب کیا تب آدم صفا سے اترے اور حوا مروہ سے اور دونوں اس خیمہ میں جمع ہوئے اس خیمہ کا ستون یاقوت احمر کا تھا اس کی چمک نے مکہ کے پہاڑوں اور وہاں کے اردگرد کو روشن بنا دیا جہاں تک اس کی روشنی پہنچی وہی حرم ہے فرمایا امام نے حرم کی حرمت اس خیمہ اور عمود کی وجہ سے ہے جو جنت سے آیا تھا

قال ولذلک جعل اللہ عزوجل الحسنات فی الحرم مضاعفۃ والسیئات مضاعفۃ قال ومدت اطناب الخیمۃ حولھا فمنتھی اوتادھا ما حول المسجد الحرام قال وکانت اوتادھا من عقیان الجنۃ واطنابھا من ظفائر الارجوان قال واوحی اللہ عزوجل الی جبرئیل اھبط علی الخیمۃ سبعین الف ملک یحرسونھا من مردۃ الشیاطین ویونسون آدم ویطوفون حول الخیمۃ تعظیما للبیت والخیمۃ قال فھبط بالملائکۃ فکانوا بحضرۃ الخیمۃ یحرسونھا من مردۃ الشیاطین العتاۃ ویطوفون حول ارکان البیت والخیمۃ کل یوم ولیلۃ کما کانوا یطوفون فی السماء حول البیت المعمور قال وارکان البیت الحرام فی الارض حیال البیت المعمور الذی فی السماء ثم قال ان اللہ عزوجل اوحی الی جبرئیل بعد ذلک ان اھبط الی آدم وحواء فنحھما عن مواضع قواعد بیتی لملائکتی ثم لولد آدم فھبط جبرئیل علی آدم وحوا فاخرجھما من الخیمۃ ونحاھما عن ترعۃ البیت ونحی الخیمۃ عن موضع الترعۃ قال ووضع آدم علی الصفا وحوا علی المروۃ فقال آدم یا جبرئیل اسخط من اللہ عزوجل حولتنا وفرقت بیننا ام برضا وتقدیر علینا فقال لھما لم یکن ذلک بسخط من اللہ علیکما ولکن اللہ لا یسئل عما یفعل یا آدم ان السبعین الف ملک الذین انزلھم اللہ الی الارض لیونسوک ویطوفوا حول ارکان البیت والخیمۃ سألوا اللہ ان یبنی لھم مکان الخیمۃ بیتا علی موضع الترعۃ المبارکۃ حیال البیت المعمور فاوحی اللہ عزوجل الی ان انحیک وارفع الخیمۃ فقال آدم قد رضینا بتقدیر اللہ

اور کہا اسی لئے حسنات حرم میں اضافہ کیا ہے اور سیئات میں بھی اور کہا کہ خیمہ کے اردگرد طنابیں کھینچی گئیں ان کی میخوں کی آخری حد مسجد الحرام کے ماحول تک تھی اور اسکی میخیں جنت کے سونے کی تھیں اور اسکی طنابیں ارغوانی تاگوں سے بنی ہوتی تھیں۔ اللہ نے جبرئیل کو وحی کی کہ تم خیمہ پر ستر ہزار فرشتوں کو لیکر اترو تاکہ سرکش اور راندۂ درگاہ شیاطین سے اس کی حفاظت کریں اور تعظیماً خیمہ کے گرد طواف کریں چنانچہ جبرئیل ملائکہ کے ساتھ آئے اور انھوں نے شیاطین سے خیمہ کی حفاظت کی اور ارکان بیت اور خیمہ کے گرد طواف کیا ہر رات اور دن جس طرح طواف کرتے تھے بیت المعمور کا اور بیت اللہ مقابل میں تھا آسمان کے بیت المعمور کے اس کے بعد اللہ نے وحی کی جبرئیل کو کہ آدم وحوا کو زمین پر جاکر قواعد بیت سے ہٹا دیں میرے ملائکہ کے لئے اور انکے بعد اولاد آدم کے لئے جبرئیل آئے اور آدم کو خیمہ سے اور خانہ کعبہ کو خالی جگہ پر سے ہٹایا اس کے بعد آدم کوہ صفا پر چلے گئے اور حوا کوہ مروہ پر۔ آدم نے جبرئیل سے کہا آیا تم نے اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی وجہ سے ہم کو یہاں سے ہٹا اور ہم کو ایک دوسرے سے جدا کیا ہے یا خدا کی مرضی ا تقدیر الہی سے جبرئیل نے کہا تم دونوں پر اللہ کے غصہ کی وجہ سے ایسا نہیں کیا لیکن بات یہ ہے کہ کسی امر کے متعلق اللہ سے سوال نہیں کیا جاتا کہ اس نے ایسا کیوں کیا اے آدم یہ ستر ہزار فرشتے جو اللہ نے نازل کئے ہیں اس لئے کہ وہ تم سے اظہار انس کریں اور ارکان بیت کا طواف کریں اور اس کا سوال کریں کہ اس جگہ پر جو بیت اللہ کے لئے خالی ہے اور بیت المعمور کے سامنے ہے ان کو گھر بنانے کی اجازت دے خدا نے وحی کی کہ میں تم کو اور خیمہ کو یہاں سے ہٹاؤں آدم نے کہا جو تقدیر الہی ہے ہم اس پر راضی ہیں۔

ثم قذاسه فبنیٰ قرفع قواعد البیت الحرام بحجر من الصفا وحجر من المروة وحجر من طور سینا وحجر من جبل السلام وهو ظهر الکوفة فاوحی الله عزوجل الی جبرئیل ان ابنه واتمه فاقتلع جبرئیل الاحجار الاربعة بامر الله عزوجل من مواضعهن بجناحه فوضعها حیث امره الله عزوجل فی ارکان البیت علی قواعده التی قدرها الجبار ونصب اعلامها ثم اوحی الله عزوجل الی جبرئیل ان ابنه واتمه بحجارة من ابی قبیس واجعل له بابین باباً شرقیا وباباً غربیاً قال فاتمه جبرئیل علیه السلام فلما ان فرغ طافت حوله الملائکة فلما نظر آدم وحوا الی الملائکة یطوفون حول البیت انطلقا فطافا سبعة اشواط ثم خرجا یطلبان ما یاکلان

اور ہمارے لئے جو اس کا حکم ہو لیں بیت اللہ کے قواعد کو بلند کیا گیا ایک پتھر کوہ صفا سے لیا دوسرا مروہ سے اور تیسرا کوہ طور سے اور چوتھا کوہ سلام سے جو پشت کوفہ پر ہے اللہ تعالیٰ نے جبریل کو وحی کی کہ اسے بناؤ اور مکمل کرو پس جبریل نے یہ چاروں پتھر انکی جگہ سے اٹھا لئے جہاں جہاں خدا نے حکم دیا تھا بیت اللہ کی بنیادوں میں رکھ دیئے اور ان کے نشانات بنا دیئے۔ پھر خدا نے جبریل کو وحی کی کہ کوہ ابوقبیس سے پتھر لیکر شرقی اور غربی دو دروازے بنائیں۔ جب جبریل تعمیر سے فارغ ہوئے تو ملائکہ نے اس کا طواف کیا۔ جب آدم و حوا نے بیت اللہ کے گرد ملائکہ کو بیت اللہ کے گرد طواف کرتے دیکھا تو وہ بھی اپنے مقام سے چلے اور خانہ کعبہ کے گرد سات چکر لگائے پھر وہاں سے نکل کر اپنا روزی کے ذرائع تلاش کرنے میں لگ گئے۔

باب ۶

ابتدائے خلق اور کعبے لوگوں کی آزمائش

۱۔ عن عیسیٰ بن یونس قال کان ابن ابی العوجاء من تلامذة الحسن البصری فانحرف عن التوحید فقیل له ترکت مذهب صاحبك ودخلت فیما لا اصل له ولا حقیقة فقال ان صاحبی کان مخلطاً کان یقول طوراً بالقدر وطوراً بالجبر وما اعلمه اعتقد مذهبا دام علیه وقدم مکة متمرداً وانکاراً علی من یحج وکان یکره العلماء مجالسته ومسائلته لخبث لسانه وفساد ضمیره فاتی ابا عبد الله علیه السلام فجلس الیه فی جماعة نظرائه فقال یا ابا عبد الله ان المجالس امانات

عیسیٰ بن یونس سے مروی ہے کہ ابن ابی العوجاء حسن بصری کے شاگردوں میں سے تھا پھر اس نے اس کا مذہب چھوڑ دیا اور ایسا عقیدہ اختیار کیا جس کی نہ کوئی اصل ہے نہ حقیقت۔ اس نے کہا میرا استاد اپنے عقائد میں ناہموار ہے کبھی قدرت کا عقیدہ رکھتا ہے کبھی جبر کا کوئی عقیدہ ایسا نہیں جس پر وہ قائم ہو یہ سرکش انسان مکہ آیا حج سے اس کو انکار تھا علما اس سے ملنا ناپسند کرتے تھے کیونکہ بدزبان آدمی تھا اور ضمیر کا کھوٹا یہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کے پاس آیا اور آپ کے مصاحبوں کے ساتھ بیٹھا اور کہنے لگا اے ابوعبداللہ مجالس امانت ہیں

ولا بد لكل من به سعال ان يسعل اتاذن لي في الكلام فقال تكلم فقال الى كم تدوسون هذا البيدر وتلوذون بهذا الحجر وتعبدون هذا البيت المعمور بالطوب والمدر وتهرولون حوله هرولة البعير اذا نفر ان من فكر في هذا وقدر علم ان هذا فعل اسسه غير حكيم ولا ذي نظر فقل فانك راس هذا الامر وسنامه وابوك اسه وتمامه فقال ابو عبد الله عليه السلام ان من اضله الله واعمى قلبه استوخم الحق ولم يستعذبه وصار الشيطان وليه وربه وقرينه يورده مناهل الهلكة ثم لا يصدره وهذا بيت استعبد الله به خلقه ليختبر طاعتهم في اتيانه فحثهم على تعظيمه وزيارته وجعله محل انبيائه وقبلة للمصلين اليه فهو شعبة من رضوانه وطريق يؤدي الى غفرانه

ضروری ہے کہ سوال کیا جائے آیا اجازت ہے کہ میں کچھ کہوں فرمایا کہو اس نے کہا یہ تو بتلائے تم اس ویران جگہ میں کب تک چلو پھرو گے اور کب تک اس پتھر سے اذں چاہو گے اور کب تک یہاں اونٹ کی طرح بلبلاو گے جہاں تک میں غور کرتا ہوں اس فعل کی بنیاد کسی عقلمند نے تو رکھی نہیں آپ اس امر میں صاحب حکم کی حیثیت رکھتے ہیں آپ کے باپ نے اس کی بنیاد رکھی اور تمام کو پہنچایا ہے حضرت نے فرمایا جس کو اللہ نے گمراہی میں چھوڑ دیا ہے اور جس کا دل اندھا ہو گیا ہے وہ حق بات کو برا سمجھتا ہے اور خدا سے پناہ نہیں مانگتا شیطان اس کا ولی اس کا رب اس کا ساتھی بن جاتا ہے اسے ہلاکت کے گھاٹ پر جا اتارتا ہے اور پھر وہاں سے نکالتا نہیں یہ وہ گھر ہے جہاں خدا کی مخلوق اس کی عبادت کرتی ہے تاکہ وہاں پر انکی اطاعت کی جانچ کی جائے وہ ابھارتا ہے انکو اسکی زیارت اور تعظیم کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو محل انبیا بنایا ہے اور نماز پڑھنے والوں کا قبلہ وہ باغ جنت کی ایک شاخ ہے اور ایک طریقہ ہے مغفرت کا

منصوب على استواء الكمال ومجمع العظمة والجلال خلقه الله قبل دحو الارض بالفي عام فاحق من اطيع فيما امر وانتهى عما نهى عنه وزجر الله المنشئ للارواح والصور

وہ کمال روحانی حاصل کرنے اور عظمت و جلال کے ظاہر ہونے کی جگہ ہے اللہ نے اس کو زمین پھیلنے سے دو ہزار برس پہلے پیدا کیا پس وہ اس کا زیادہ حق دار ہے کہ اطاعت کی جائے اور ان میں جن کا اللہ نے حکم دیا ہے اور باز آئے بندہ ان چیزوں سے جن سے منع کیا ہے اور اس اللہ کو یاد کرے جو ارواح و صور کا پیدا کرنے والا ہے

وروي عن امير المؤمنين عليه السلام قال في خطبة له ولو اراد الله جل ثناؤه بانبيائه حيث بعثهم ان يفتح لهم كنوز الذهبان ومعادن البلدان ومغارس الجنان وان يحشر طير السماء

مروی ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا اپنے خطبہ میں اگر اللہ چاہتا تو جب انبیا کو مبعوث کرتا تو ان کے لئے چاندی سونے کے خزانے کھول دیتا معادن جو شہروں میں ہوتے انہیں بتا دیتا اور جنت کے درخت مہیا کر دیتا آسمانی طیور سب جمع کر

ووحش الارض معصم لفعل ولو فعل لسقط البلاء وبطل
الجزاء واضمحل الابتلاء
ولما وجب للقابلين اجور المبتلين ولا لحق المؤمنين
ثواب المحسنين ولا لزمت الاسماء اهاليها على معنى مبين
ولذلك لو انزل الله من السماء آية فظلت اعناقهم
لها خاضعين ولو فعل لسقط البلوى عن الناس
اجمعين ولكن الله جل ثناؤه جعل رسله اولى
قوة في عزائمهم وضعفة فيما ترى الاعين
من حالاتهم من قناعة تملأ القلوب والعيون
غناؤه وخصاصة تملأ الاسماع والابصار اذاه
ولو كانت الانبياء اهل قوة لا ترام وعزة لا تضام
وملك يمد نحوه اعناق الرجال وتشد اليه عقد
الرحال لكان اهون على الخلق في الاختبار وابعد
لهم في الاستكبار ولآمنوا عن رهبة قاهرة لهم
او رغبة مائلة بهم فكانت النيات مشتركة و
الحسنات مقتسمة ولكن الله اراد ان يكون
الاتباع لرسله والتصديق بكتبه والخشوع لوجهه
والاستكانة لامره والاستسلام اليه امورا
له خاصة لا يشوبها من غيرها شائبة وكلما
البلوى والاختبار اعظم كانت المثوبة والجزاء
اجزل الا ترون ان الله جل ثناؤه اختبر الاولين
من لدن آدم الى الآخرين من هذا العالم باحجار
ما تضر ولا تنفع ولا تبصر ولا تسمع فجعلها بيته
الحرام الذي جعله للناس قياما ثم جعله باوعر
بقاع الارض حجرا

اور زمین کے وحشی ان کے پاس جمع ہوتے وہ ایسا کر تو سکتا تھا لیکن اگر
کرتا تو امتحان ختم ہو جاتا اور جزا باطل قرار پاتی اور ابتلا کیسی ہو جاتی
جب قابلین کو مبتلا ہونے والوں کا اجر دینا واجب ہوا تو لاحق
کیا گیا مومنین کے لئے احسان کرنے والوں کا ثواب نہ لازم کیا گیا
اور ان کے اہل کے لئے ایک مقصد ظاہر لازم ہوا
اگر اللہ آسمان سے کوئی ایسی نشانی ظاہر کرتا کہ لوگوں کی
گردنیں اس کے سامنے جھک جاتیں اگر ایسا ہوتا تو تمام لوگوں
سے امتحان ساقط ہو جاتا پس اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولوں کو
صاحب قوت بنایا ہے انکے پختہ ارادوں میں اور بظاہر
ضعیف بنایا ہے چنانچہ حالانکہ از قسم قناعت لوگ کی آنکھیں
دیکھتی ہیں انکی دنیا سے بے پروائی لوگوں کے دلوں اور آنکھوں
کو انکے روحانی اقتدار سے پر کر دیتی ہے اور انکی تنگدستی
کانوں اور آنکھوں پر لوگوں کے اعتراض ہوتی ہے اگر ایسا
بڑی قوت والے ہوتے اور ایسی عزت والے کہ اسے کوئی
نقصان نہ پہنچا سکتا اور اگر انکی ایسی سلطنت ہوتی کہ لوگوں
کی گردنیں انکی طرف کھنچتیں اور مضبوط ہوتے اس کی طرف لوگوں
کے معاملات تو پھر لوگوں کا امتحان آسان ہو جاتا اور استکبار
سے ان کو بعد ہو جاتا کیونکہ وہ انبیا کی قوت قاہرہ دیکھ کر ایمان
لاتے اور انکی تملیک و ثروت کی طرف راغب ہو کر ایمان
لاتے لیکن اس صورت میں نیتیں خالص نہ رہتیں بلکہ خلوص
اور غیر خلوص میں تبدیل ہو جاتیں لیکن اللہ تعالیٰ نے چاہا کہ
اس کے رسولوں کا اتباع اور اس کی کتابوں کی تصدیق اور
اس کے سامنے اظہار انکسار و عاجزی اور اس کے احکام
کی قبولیت بغیر کسی غرض اور شائبہ کے ہو اور جتنی آزمائش
اور مصیبت زیادہ سخت ہوا کرتی ہے اس کا اجر و ثواب زیادہ ہو
کیا تم نہیں دیکھتے کہ آدم سے اب تک اس عالم میں اللہ نے آزمائش
ایمان کی ہے ایسے پتھروں سے جو نہ کسی کو ضرر پہنچاتے ہیں نہ نفع نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں ان کو بیت الحرام میں رکھا اور جسے کو بنایا اجاڑ جگہ

واقل نتائق الدنیا مدرا واضیق بطون الاودیة معاشا واغلظ محال المسلمین میاها بین جبال خشنة ورمال دمثة وعیون وشلة وقری منقطعة واثر من مواضع قطر السماء داثر لیس یزکو به خف ولاظلف ولاحافر

اور گھر بنا ایسی جگہ جہاں پہاڑ ہی پہاڑ ہیں اور تنگ تر وادی ہے کہ معاش کے ذرائع بہت کم ہیں اور مسلمانوں کے لئے پانی کی کمی ہے سوکھے سخت پہاڑوں کا بیچ ہے نرم ریت ہے جس میں چلنے والوں کے پیر دھنستے ہیں چشمے کم ہیں اور آبادیاں الگ الگ ہیں اور خط استوا کے وسط میں ہے اس زمین پر نشان قدم نہ بکری کا ملتا ہے نہ گائے کا اور نہ اونٹ کا نرم ریت کی وجہ سے

ثم امر آدم وولده ان یثنوا اعطافهم نحوه فصار مثابة لمنتجع اسفارهم وغایة لملقی رحالهم تهوی الیه ثمار الافئدة من مفاوز قفار متصلة وجزائر بحار منقطعة ومهاوی فجاج عمیقة حتی یهزوا مناکبهم ذللا لله حوله ویرملوا علی اقدامهم شعثا غبرا له قد نبذوا القنع والسرابیل وراء ظهورهم وحسروا بالشعور حلقا علی رؤوسهم ابتلاء عظیما واختبارا کبیرا وامتحانا شدیدا وتمحیصا بلیغا وقنوتا مبینا

پھر آدم اور انکی اولاد کو حکم دیا کہ وہ اپنی توجہ اسکی طرف کریں پس اللہ نے مقام ثواب قرار دیا دور دراز کے حج کے واسطے سفر کرنے والوں کے اور انکی سواریوں کے لئے ٹھہرنے کا مقام قرار دیا اور لوگوں کی اولاد کے دل بیت اللہ کی طرف مائل کئے جو سنسان بیابان کو لگاتار طے کر کے آتے ہیں اور منقطع دریاؤں کو پار کرتے گہری گھاٹیوں میں سے گزرتے ہوئے اس طرح آتے ہیں کہ انکی حالت نہایت تباہ ہوتی ہے پیروں پر کپڑا بندھا ہوتا ہے پریشاں حال چہروں کے رنگ اڑے ہوئے نقابیں اور ازاریں پس پشت بندھی ہوئی بکھرے ہوئے گرد آلود بال سر پر حلقوں کی صورت میں ہوئے ہوئے غرضکہ ان کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے اور بڑے سخت امتحان سے گزرتے ہیں اور بڑی کوشش بلیغ کرنا پڑتی ہے اور دل کی بڑی رجوع کا کام ہے

جعله الله سببا لرحمته ووصلة ووسیلة الی جنته وعلة لمغفرته وابتلاء للخلق برحمته ولو کان الله تبارک وتعالی وضع بیته الحرام ومشاعره العظام بین جنات وانهار وسهل وقرار جم الاشجار دانی الثمار ملتف النبات متصل القری من برة سمراء وروضة خضراء

اور اللہ نے اس کو سبب رحمت قرار دیا اور وسیلہ بنایا جنت حاصل کرنے کا اور سبب مغفرت پانے کا اور اس ابتلا کو اپنی رحمت کا سبب قرار دیا اور اگر وہ اپنا گھر اور عبادت کے متعلقات ایسی جگہ بناتا جہاں آس پاس باغات ہوتے نہریں ہوتیں ہموار زمین ہوتی گھنے درختوں کا سایہ ہوتا نیچے نیچے پھل لگے ہوتے گچھے دار سبزہ ہوتا پاس پاس گاؤں ہوتے لہلہاتے کھیت اور سرسبز باغیچے ہوتے

واریاف محدقة وعراص مغدقة وزروع ناضرة وطرق عامرة وحصا الی کثیرة لکان قد صغر الجزاء على حسب ضعف البلاء ثم لو کانت الاساس المحمول علیها او الاحجار المرفوع بها بین زمرد خضراء ویاقوتة حمراء و نور وضیاء لخفف ذلک مصارعة الشک فی الصدور ولوضع مجاهدة ابلیس عن القلوب ولنفی معتلج الریب من الناس ولکن الله عزوجل یختبر عباده بانواع الشدائد ویتعبدهم بالوان المجاهد ویبتلیهم بضروب المکاره اخراجا للتکبر من قلوبهم واسکانا للتذلل فی انفسهم ولیجعل ذلک ابوابا الی فضله واسبابا ذللا لعفوه وفتنته کما قال الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وهم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلهم فلیعلمن الله الذین صدقوا ولیعلمن الکاذبین

اور زمین باغ و بہار ہوتی اور گرد چمن کھلے ہوتے نظر افروز کھیتیاں ہوتیں آبادی ہوتی بکثرت باغ ہوتے تو جزا کم ہو جاتی بسبب مصیبت کی کمی کے اور اس پر پھر سے اور جواہرات لگے ہوتے اور چمک دمک ہوتی تو لوگوں کے دلوں میں بہت سے شکوک پیدا ہو جاتے اور ابلیس کو اپنی کاروائی دکھانے کا موقع ملجاتا لوگوں کے دلوں میں شکوک سے اختلاج پیدا ہو جاتا۔ لیکن اللہ تعالیٰ آزماتا ہے اپنے بندوں کو ہر طرح کے مصائب و آلام میں اور انکی عبدیت کی جانچ کرتا ہے انکی مختلف قسم کی کوششوں سے اور انواع و اقسام کے مصائب میں مبتلا کر کے انہیں آزماتا ہے تاکہ ان کے دلوں سے تکبر نکل جائے اور ان کے نفسوں میں کمی منع اور انکساری پیدا ہو تاکہ وہ ان پر اپنے فضل کے دروازے کھول دے اور اپنے عفو کو انکی انکساری کے بدلے میں ظاہر کرے جیساکہ فرماتا ہے کیا لوگوں کا یہ گمان ہے کہ اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ہم ایمان لے آئے اور انکی آزمائش نہ ہو گی ہم نے ان سے پہلے لوگوں کا بھی امتحان لیا ہے اور اللہ کے علم میں ہے کہ ان میں کون سچے ہیں اور کون جھوٹے

باب

حج ابراہیم و اسمعیل

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما ولد اسمعیل حمله ابراهیم وامه على حمار واقبل معه جبرئیل حتى وضعه فی موضع الحجر ومعه شیء من زاد وسقاء فیه شیء من ماء والبیت یومئذ ربوة من مدر فقال ابراهیم لجبرئیل علیه السلام

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب اسمعیل پیدا ہوئے تو ابراہیمؑ ان کو اور انکی ماں کو گدھے پر بٹھا کر چلے اور ان کے ساتھ جبرئیل تھے جب وہ حجر کے پاس اترے تو ان کے پاس تھوڑا سا کھانا اور پانی بچا تھا اور خانہ کعبہ اس وقت بس کا ایک ٹیلہ تھا ابراہیمؑ نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا

فيها اموت قال نعم قال ومكة يومئذ سلم وسمر وحول مكة يومئذ ناس من العماليق (حسن)

کیا یہاں رہنے کے لئے مجھے حکم دیا گیا ہے کہا ہاں اور مکہ اس وقت سلم وسمر کے درختوں کے سوا کچھ نہ تھا اور اس کے آس پاس قوم عمالقہ آباد تھی

۲- في حديث آخر عنه ايضا قال فلما ولّى ابراهيم قالت هاجر يا ابراهيم الى من تدعنا قال ادعكما الى رب هذه البنية قال فلما نفد الماء وعطش الغلام خرجت حتى صعدت على الصفا فنادت هل بالبوادي من انيس ثم انحدرت حتى اتت المروة فنادت مثل ذلك ثم اقبلت راجعة الى ابنها فاذا عقبه يفحص في ماء فجمعته فساخ ولو تركته لساح (حسن)

ایک دوسری حدیث میں حضرت سے منقول ہے جب ابراہیم بی بی اور بچہ کو چھوڑ کر چلنے لگے تو ہاجرہ نے کہا آپ ہمیں کس پر چھوڑ رہے ہیں فرمایا ان بنیادوں کے مالک پر۔ حضرت نے فرمایا جب پانی ختم ہو گیا اور اسمعیل کو پیاس لگی تو ہاجرہ تلاش آب کو نکلیں اور کوہ صفا پر چڑھیں اور ندا دی کوئی آدمی یہاں ہے پھر وہاں سے اتر کر کوہ مروہ پر آئیں اور اسی طرح پکاریں پھر اپنے بیٹے کے پاس لوٹ آئیں تو ان کے پیروں تلے پانی دیکھا پس ایک جگہ جمع کیا وہ نہ بہہ نکلا

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان ابراهيم لما خلف اسمعيل بمكة عطش الصبي فكان فيما بين الصفا والمروة شجر فخرجت امه حتى قامت على الصفا فقالت هل في البوادي من انيس فلم يجبها احد فمضت حتى انتهت الى المروة فقالت هل بالبوادي من انيس فلم يجب ثم رجعت الى الصفا وقالت ذلك حتى صنعت ذلك سبعا فاجرى الله ذلك سنة واتاها جبرئيل فقال لها من انت فقالت انا ام ولد ابراهيم قال لها الى من ترككم فقالت اما لئن قلت ذلك لقد قلت حيث اراد الذهاب يا ابراهيم الى من تركتنا فقال الى الله عز وجل فقال جبرئيل عليه السلام لقد وكلكم الى كاف قال وكان الناس يجتنبون الممر الى مكة لمكان الماء ففحص الصبي برجله فنبعت زمزم

فرمایا حضرت نے جب ابراہیم مکہ میں اسمعیل کو چھوڑ گئے تو اسمعیل پر پیاس کا غلبہ ہوا اور صفا و مروہ کے درمیان ایک درخت تھا جس کے سایہ میں اسمعیل تھے) انکی والدہ تلاش آب میں کوہ صفا پر چڑھیں اور وہاں پکاریں ان وادیوں میں کوئی انیس ہے کسی نے کوئی جواب نہ دیا وہاں سے اتر کر مروہ پر پہنچیں اور اسی طرح پکاریں کسی نے جواب نہ دیا اس کے بعد پھر صفا پر گئیں سات بار ایسا ہی ہوا پس یہ سنت قرار پا گیا جبرئیل ہاجرہ کے پاس آئے اور کہا تو کون ہے کہا میں ابراہیم کے اس بیٹے کی ماں ہوں جبرئیل نے کہا تمہیں کس پر چھوڑ گئے ہیں انھوں نے کہا جب وہ واپس جانے لگے تھے تو میں نے کہا تھا ہمیں کس پر چھوڑ چلے انھوں نے جواب دیا اللہ پر جبرئیل نے کہا بس وہ تمہاری حفاظت کے لئے کافی ہے اور لوگ مکہ کی طرف سے گزرنے میں اجتناب کرتے تھے نایابی آب کی وجہ سے۔ پس اسمعیل نے زمین پر ایڑیاں رگڑیں تو وہاں سے زمزم کا سوتا پھوٹ نکلا

قال فرجعت من المروة الى الصبي وقد نبع الماء

ہاجرہ مروہ سے لوٹیں تو پانی لڑکے کے پاس بہتا دیکھا

فقبلت تجمع التراب حوله مخافة ان يسيح الماء ولو تركته لكان سيحا قال فلما رأت الطير الماء حلّقت عليه فمر ركب من اليمن يريد السفر فلما رأوا الطير قالوا ما حلّقت الطير الا على ماء فاتوهم فسقوهم من الماء فاطعموهم الركب من الطعام واجرى الله عزّ وجلّ لهم بذلك رزقا وكان الناس يمرون بمكة فيطعمونهم من الطعام ويسقونهم من الماء (مجهول)

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال امر الله ابراهيم عليه السلام ان يحج ويحج اسمعيل معه ويسكنه الحرم فحجا على جمل احمر وما معهما الا جبرئيل عليه السلام فلما بلغ الحرم قال له يا جبرئيل يا ابراهيم انزلا فاغتسلا قبل ان تدخلا الحرم فنزلا فاغتسلا واراهما كيف يتهيئان للاحرام ففعلا ثم امرهما فاهلا بالحج وامرهما بالتلبيات الاربع التي لبى بها المرسلون ثم صار بهما الى الصفا ونزلا وقام جبرئيل عليه السلام بينهما واستقبل البيت فكبر الله وكبرا وحمد الله وحمدا وهلل الله وهللا ومجد الله ومجدا واثنى عليه وفعلا مثل ذلك وتقدم جبرئيل وتقدما يثنيان على الله عزّ وجلّ ويمجدانه حتى انتهى بهما الى موضع الحجر فاستلم جبرئيل وامرهما ان يستلما وطاف بهما اسبوعا ثم قام بهما في موضع مقام ابراهيم عليه السلام فصلى ركعتين وصليا ثم اراهما المناسك وما يعملان به فلما قضيا مناسكهما امر الله ابراهيم عليه السلام بالانصراف واقام اسمعيل وحده ما معه احد غير امه

فلما كان من قابل اذن الله لابراهيم في الحج وبناء الكعبة وكانت العرب تحج اليه وانما كان دما الا ان قواعده معروفة فلما صدر الناس

انھوں نے اس پانی کے گرد مٹی جمع کی اس خوف سے کہ پانی ضائع نہو اگر چھوڑ دیتیں تو بہہ نکلتا - جب پرندوں نے پانی دیکھا تو اس پر حلقہ باندھنے لگے یمن کا ایک قافلہ ادھر سے گزر رہا تھا انھوں نے چڑیوں کو دیکھا تو کہا پرندے تو بغیر پانی کے جمع نہیں ہو سکتے وہاں آئے اور پانی پیا انھوں نے ہاجرہ کو کھانے کی پیش کش کی اور اس طرح اللہ نے ان کے رزق کا سامان کیا اب یہ معمول ہوا کہ جو لوگ مکہ کی طرف سے گزرتے وہ وہاں سے پانی لیتے اور غلہ دے جاتے -

فرمایا حضرت نے کہ اللہ نے حکم دیا ابراہیم علیہ السلام کو کہ حج کریں اور ان کے ساتھ اسمعیل بھی اور ان کو حرم کا ساکن بنائیں پس دونوں نے سرخ اونٹ پر حج کیا اور ان کے ساتھ سوائے جبرئیل اور کوئی نہ تھا - جب وہ دونوں داخل حرم ہوئے تو جبرئیل نے کہا اے ابراہیم اب تم دونوں اترو اور غسل کرو اور ان کو احرام باندھنے کا طریقہ بتایا انھوں نے احرام باندھا پھر ان کو تلبیہ بتائی اور انھوں نے ایسا ہی تلبیہ کہا جس طرح انبیاء کرتے تھے پھر جبرئیل ان دونوں کے ساتھ کوہ صفا پر گئے وہ دونوں وہاں ٹھہرے جبرئیل ان دونوں کے درمیان تھے پس کعبہ کی طرف رخ کر کے جبرئیل نے تکبیر کہی اور ان دونوں نے بھی پھر خدا کی حمد کی تو انھوں نے بھی کی تہلیل و تمجید و ثنا کی تو انھوں نے بھی کی یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے جبرئیل نے بوسہ دیا اور ان سے بھی بوسہ دینے کو کہا اور سات طواف کرایا پھر دونوں کو لے کر مقام ابراہیم پہ آئے وہاں دو رکعت نماز پڑھی پھر ان کو مناسک حج بتائے اور عمل کی تعلیم دی جب مناسک بجا لا چکے تو ابراہیم سے کہا اب آپ واپس جائے اس کے بعد اسمعیل اکیلے والدہ جبرئیل کے ساتھ رہ گئے

جب دوسرا سال آیا تو اللہ نے ابراہیم کو حج کی اجازت دی اور کعبہ بنانے کا حکم دیا - عرب حج کرتے تھے اور وہ اس وقت شکستہ حالت میں تھا مگر اس کی بنیادیں جانی ہوئی تھیں جب لوگ

جمع اسمعیل الحجارة وطرحها فی جوف الکعبة فلما اذن
الله له فی البناء قدم ابراهیم علیه السلام فقال
یا بنی قد امرنا الله ببناء الکعبة وکشفا عنها فاذا
هو حجر واحد احمر فاوحی الله عز وجل الیه ضع
بناءها علیه وانزل الله عز وجل اربعة املاک یجمعون
الیه الحجارة فکان ابراهیم واسمعیل یضعان الحجارة
والملائکة تناولهما حتی تمت اثنی عشر ذراعا وهیأ له
بابین بابا یدخل منه وبابا یخرج منه ووضعا علیه عتبا
وشرجا من حدید علی ابوابه وکانت الکعبة
عریانة فصدر ابراهیم وقد سوی البیت واقام اسمعیل
فلما ورد علیه الناس نظر الی امرأة من حمیر اعجبه
جمالها فسأل الله عز وجل ان یزوجها ایاه وکان
لها بعل فقضی الله علی بعلها الموت واقامت بمکة
حزنا علی بعلها فاسلی الله ذلک عنها وزوجها اسمعیل
وقدم ابراهیم للحج وکانت امرأة موفقة وخرج
اسماعیل الی الطائف یمتار لاهله طعاما فنظرت
الی شیخ شعث فسألها عن حالهم فاخبرته بحسن
حال وسألها عنه خاصة فاخبرته بحسن الدین
وسألها ممن انت فقالت امرأة من حمیر فسار
ابراهیم ولم یلق اسمعیل وقد کتب ابراهیم کتابا
فقال ادفعی هذا الی بعلک اذا اتی ان شاء الله فقدم
علیها اسمعیل فدفعت الیه الکتاب فقرأه فقال
اتدرین من هذا الشیخ فقالت لقد رأیته جمیلا
فیه مشابهة منک قال ذاک ابراهیم فقالت
واسوأتاه منه فقال ولم نظر الی شیء من محاسنک
فقالت لا

جمع کیا اسمعیل نے پتھروں کو اور ڈال دیا کعبہ کے بیچ میں جب
تعمیر کی اجازت ملی تو ابراہیم علیہ السلام بھی آگئے فرمایا اے
فرزند اللہ نے ہم کو کعبہ کے بنانے کا حکم دیا ہے پس دونو
نے اس جگہ کو کھودا وہاں ایک سرخ پتھر نکلا اللہ نے وحی
کی کہ اسے بنیاد قرار دو اور اللہ نے چار فرشتے بھیجے جو
پتھروں کو ان کے پاس جمع کرتے تھے اور ابراہیم اور اسمعیل
ان کو رکھتے جاتے تھے اور ملائکہ اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے
تھے یہاں تک کہ بارہ ہاتھ لمبی چوڑی عمارت بن گئی جس میں
دو دروازے تھے ایک آنے کے لئے اور ایک جانے کے
لئے اور اس میں لوہے کی چوکھٹ لگائی گئی اور کواڑ لگائے
گئے اور کعبہ اس وقت عریان تھا ابراہیم کو بنانے کے
بعد چلے گئے اور اسمعیل وہاں رہ گئے جب وہاں لوگ
آنے لگے تو اسمعیل کی نظر بنی حمیر کی ایک عورت پر پڑی
خدا سے دعا کی کہ اس عورت کو انکی زوجیت میں دیدے
وہ شوہر دار تھی بتقضائے الٰہی اس کا شوہر مر گیا خدا نے
اس کے صدمہ میں اُسے صبر عطا فرمایا اور اسمعیلؑ سے اسکی
شادی ہو گئی۔ ابراہیم علیہ السلام حج کیلئے آئے تو اسمعیل
طلب معاش میں طائف گئے ہوئے تھے صرف انکی بی بی گھر
میں تھی اس نے ایک پریشاں حال بوڑھے کو دیکھا حضرت ابراہیم نے
اس سے گھر کا حال پوچھا اس نے کہا اچھا حال ہے حضرت اسمعیل کے
متعلق پوچھا کہا از روئے دین اچھے ہیں پوچھا تو کون ہے کہا میں
بنی حمیر سے ہوں ابراہیم علیہ السلام حضرت اسمعیل سے بغیر ملے چلے گئے
اور ایک پرچہ لکھکر دیا کہ یہ اپنے شوہر کو دے دینا۔ جب اسمعیل
آئے تو بی بی نے وہ پرچہ ان کو دیا پڑھکر پوچھا یہ بزرگ کون
تھے اس نے کہا ایک شاندار آدمی تھے اور آپ سے مشابہ
تھے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام تھے اس نے کہا افسوس ہے
میں نے نہ پہچانا فرمایا انھوں نے تیرے محاسن کی طرف تو نظر نہیں کی کہا نہیں

ولكن خفت ان اكون قد قصرت وقالت له المرأة و
كانت عاقلة فهلا تعلق على هذين البابين سترين
سترا من ههنا وسترا من ههنا فقال نعم فعملا لهما
سترين طولهما اثنى عشر ذراعا فعلقاهما على البابين
فاعجبهما ذلك فقالت فهلا احوك للكعبة ثيابا
فتسترها كلها فان هذه الحجارة سمجة فقال لها
اسمعيل بلى فاسرعت فى ذلك وبعثت الى قومها
بصوف كثير تستغزلهم فقال ابو عبد الله عليه
السلام وانما وقع استغزال النساء بعضهن من بعض
لذلك قال فاسرعت واستعانت بذلك فكلما فرغت
من شقة علقتها فجاء الموسم وقد بقى وجه من وجوه
الكعبة فقالت لاسمعيل كيف نصنع بهذا الوجه
الذى لم تدركه الكسوة فكسوه خصفا فجاء الموسم
وجاءته العرب على حال ما كانت تاتيه فنظروا
الى امر اعجبهم فقالوا ينبغى لعامل هذا البيت
ان يهدى اليه فمن ثم وقع الهدى فاتى كل فخذ
من العرب بشئ يحمله من ورق ومن اشياء غير
ذلك حتى اجتمع شئ كثير فنزعوا ذلك الخصف
واتموا كسوة البيت وعلقوا عليها بابين وكانت
الكعبة ليست بمسقفة فوضع اسمعيل فيها اعمدة مثل
هذه الاعمدة التى ترون من خشب وسقفها
اسمعيل بالجرائد وسواها بالطين فجاءت العرب
من الحول فدخلوا الكعبة وراوا عمارتها فقالوا ينبغى
لعامل هذا البيت ان يزاد

فلما كان من قابل جاءه الهدى فلم يدر اسمعيل كيف
يصنع فاوحى الله عز وجل اليه ان انحره واطعمه الحاج

لیکن مجھے خوف ہے اس بات کا کہ مجھ سے انکی خدمت میں
تقصیر ہوئی عورت عاقلہ تھی کہنے لگی ان دونو دروازوں پر
ہمیں دو پردے لٹکانے چاہییں ایک یہاں اور ایک یہاں
انھوں نے کہا ہاں ہونا تو چاہیئے پس دونوں نے مل کر بارہ ہاتھ کے
دو پردے بنا کر لٹکا دیئے اور اس سے خوش ہو گئے کہا
بی بی نے کہا کعبہ کے اوپر بھی پردہ ہونا چاہیے کیونکہ یہ پتھر بھدے
ہیں حضرت اسمعیل نے کہا ٹھیک ہے پس بی بی نے اپنی قوم
کو پیغام بھیجا کہ بہت سی اون جمع کر کے کاتیں فرمایا ابو عبداللہ
علیہ السلام نے کہ ان عورتوں نے اون کو آپس میں تقسیم کر کے
کاتا اور اس میں مدد کی زوجہ اسمعیل جب ایک حصہ تیار
کر چکیں تو اسے لٹکا دیا جب موسم حج آیا تو کعبہ کی پوشش ایک
باقی تھی زوجہ اسمعیل نے کہا کیا کریں لباس تو پورا نہیں
اور حج کا زمانہ آ گیا پس کھجور کے ریشوں سے بن کر بقیہ پوشش
بنائی گئی جب عرب آئے اور یہ صورت دیکھی تو تعجب کیا اور
کہنے لگے اس گھر کے خدمتگار کے لئے کچھ تحفہ دیا جائے پس
اس بنا پر حج میں ہدی کی رسم ہوئی پس عرب کا ہر قبیلہ کوئی
شے بطور ہدیہ لاتا تھا۔ روپیہ اور دیگر چیزیں یہاں تک کہ
بہ کثرت چیزیں جمع ہو گئیں پس یہ کھجور کے ریشوں والی پوشش
اتار دی گئی اور کعبہ کی بقیہ پوشش پوری ہو گئی ۔

اور کعبہ کی اس وقت تک چھت نہ تھی پس حضرت اسماعیل نے
ایسے ستون کھڑے کئے جیسے اب تم لکڑی کے دیکھتے ہو پھر اسے
کھجور کی شاخوں سے پاٹ کر اوپر سے مٹی کے گارے کی
لپس کر دی۔ آس پاس کے عرب آتے تھے اور کعبہ میں داخل
ہوتے تھے پس انھوں نے کہا اس گھر کے کارپردازوں کے
تحفوں میں کچھ زیادتی کی جائے ۔

اگلے سال جب عرب آئے تو اپنے ساتھ ہدی (اونٹ وغیرہ)
لائے اسمعیل کو فکر ہوئی ان کا کیا کریں وحی ہوئی ان کو نحر کر کے کھلاؤ

قال : شکا اسمعیل الی ابراهیم قلة الماء فاوحی الله
عز وجل الی ابراهیم ان احفر بئراً یکون منها شراب
الحاج فنزل جبریل فاحتفر قلیبهم یعنی زمزم حتی ظهر
ماؤها ثم قال جبریل انزل یا ابراهیم فنزل بعد جبریل
فقال یا ابراهیم اضرب فی اربع زوایا البئر و قل بسم
الله فضرب ابراهیم علیه السلام فی الزاویة التی تلی البیت
وقال بسم الله فانفجرت عین ثم ضرب فی الزاویة
الثانیه وقال بسم الله فانفجرت عین ثم ضرب فی الثالثة
وقال بسم الله فانفجرت عین ثم ضرب فی الرابعة
وقال بسم الله فانفجرت عین وقال له جبریل اشرب یا
ابراهیم وادع لولدک فیها بالبرکة وخرج ابراهیم
علیه السلام وجبریل جمیعاً من البئر فقال له افض علیک
یا ابراهیم وطف حول البیت فهذه سقیا سقاها
الله ولد اسمعیل فسار ابراهیم وشیعه اسمعیل
حتی خرج من الحرم فذهب ابراهیم ورجع اسمعیل
الی الحرم (مجهول)

۵ قال علیه السلام ان الله عز وجل امر ابراهیم
ببناء الکعبة وان یرفع قواعدها ویری الناس
مناسکهم فبنی ابراهیم واسمعیل البیت کل یوم ساقاً
حتی انتهی الی موضع الحجر الاسود قال ابو جعفر علیه السلام
فنادی ابو قبیس ابراهیم علیه السلام ان لک عندی
ودیعة فاعطاه الحجر فوضعه موضعه ثم ان ابراهیم
علیه السلام اذن فی الناس بالحج فقال ایها الناس
انی ابراهیم خلیل الرحمن ان الله یامرکم ان تحجوا
هذا البیت الی یوم القیامة فکان اول من اجابه
من اهل الیمن۔
قال وحج ابراهیم علیه السلام هو واهله وولده

اسمعیل نے ابراہیم علیہ السلام سے کمی آب کی شکایت کی وحی
ہوئی اے ابراہیم کنواں کھودو جو حاجیوں کے پانی پینے
کے کام آئے جبریل نازل ہوئے اور ان کے لئے کنواں کھودا
یعنی زمزم یہاں تک کہ پانی نکل آیا۔ انھوں نے کہا اے
ابراہیم اس کنوئیں میں اترو پھر جبریل بھی اترے اور کہا
اسے چاروں طرف سے کھودو اور بسم اللہ کہکر کھود ابراہیم نے
پہلے اس گوشہ کو کھودا جو بیت اللہ سے متصل تھا وہاں سے
چشمہ پھوٹ نکلا پھر اسی طرح دوسرا تیسرا اور چوتھا گوشہ
بسم اللہ کہکر کھودا تو پانی نکلا جبریل نے کہا اے ابراہیم
یہ پانی پیو اور برکت کے لئے اپنی اولاد کے واسطے چھوڑ دو
ابراہیم اور جبریل کنوئیں سے نکل آئے پھر جبریل نے کہا
اے ابراہیم اس پانی کو اپنے اوپر ڈالو اور بیت کے چاروں
طرف طواف کرو یہ وہ سیرابی ہے جسے اللہ نے اولاد
کے لئے قرار دیا ہے۔ اس کے بعد ابراہیم چلے گئے اسمعیل
نے ان کی مشایعت کی جب وہ حرم سے آگے بڑھے تو اسمعیل
لوٹ آئے۔

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم کو کعبہ بنانے کا
حکم دیا اور بیت کی بنیادیں اٹھانے کا اور لوگوں کو مقامات
حج دکھانے کا پس ابراہیم اور اسمعیل دونوں نے گھر بنایا ہر روز
تھوڑی تھوڑی برابر بناتے تھے یہاں تک کہ مقام حجر تک پہنچے
امام نے فرمایا کہ کوہ ابو قبیس نے ندا دی اے ابراہیم تمہاری
ایک امانت میرے پاس ہے یعنی حجر پس ابراہیم نے اسے
اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھ دیا پھر ابراہیم نے لوگوں کو حج کے
لئے پکارا اور کہا میں ابراہیم خلیل الرحمن ہوں خدا تم کو حکم
دیتا ہے کہ اس گھر کا حج قیامت تک کرو پس سب سے
پہلے جس نے جواب دیا وہ اہل یمن تھے
ابراہیم علیہ السلام نے مع اپنے اہل و عیال کے حج کیا

فمن زعم ان الذبيح هو اسحق فمن حسنا كان ذبحه و ذكر عن ابي بصير انه سمع ابا جعفر و ابا عبد الله عليهما السلام يزعمان انه اسحق فاما زرارة فزعم انه اسمعيل (موثق)

بعض کا گمان ہے کہ جن کو ذبیح کہا جاتا ہے وہ اسحاق ہیں اور ابوبصیر سے مروی ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر اور ابو عبداللہ سے سنا کہ ذبیح اسحاق ہیں اور زرارہ سے مروی ہے کہ وہ اسمعیل کو ذبیح جانتے تھے

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرأۃ العقول میں لکھا ہے کہ علمائے اسلام کے درمیان اس امر میں اختلاف ہے کہ ذبیح اسمعیل ہیں یا اسحاق لیکن علمائے شیعہ کی اکثریت اس پر متفق ہے کہ وہ اسمعیل ہیں - اس حدیث میں اسحاق کا نام راوی نے از راہ تقیہ ذکر کیا ہے یہ تو مسلم ہے کہ یہ واقعہ ذبح ارض حجاز پر ہوا اور یہ بھی مسلم ہے کہ اسحاق شام ہی میں رہے حجاز میں آئے ہی نہیں۔ دوسرے اگر یہ واقعہ اسحاق سے متعلق ہوتا تو آنحضرت صلعم یہ نہ فرماتے انا ابن الذبیحین - اس قسم کی روایات کا سلسلہ یوں چلا کہ حاکم وقت کے معتقدات کے خلاف کوئی روایت نقل کرنے میں جان کا خوف تھا

۶ - قال ابو الحسن يعني الرضا للحسن بن الجهم اي شيء السكينة عندكم فقال لا ادري جعلت فداك واي شيء هي قال ريح تخرج من الجنة طيبة لها صورة كصورة وجه الانسان فيكون مع الانبياء وهي التي نزلت على ابراهيم عليه السلام حيث بنى الكعبة فجعلت تأخذ كذا وكذا فبنى الاساس عليها (موثق)

حسن بن جہم سے امام رضا علیہ السلام نے کہا تمہارے نزدیک سکینہ کیا ہے اس نے کہا میں نہیں جانتا آپ مجھے بتائیے وہ کیا ہے؟ فرمایا وہ ایک خوشبودار ہوا ہے جو جنت سے نکلی ہے اسکی صورت آدمی کے چہرہ جیسی ہوتی ہے کعبہ کی تعمیر کے وقت ابراہیم پر نازل ہوئی اور بتایا کہ ایسا ایسا کرو چنانچہ اسی طرح خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی۔

۷ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن السكينة فذكر مثله

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے سکینہ کے متعلق پوچھا تو یہی جواب دیا۔

۸ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لما امر ابراهيم واسمعيل ببناء الكعبة وتم بناؤها قعد ابراهيم على ركن ثم نادى هلم الحج هلم الحج فلو نادى هلموا الى الحج لم يحج الا من كان يومئذ انسيا مخلوقا ولكنه نادى هلم الحج فلبى الناس في اصلاب الرجال لبيك داعي الله عز وجل فمن لبى عشرا حج عشرا ومن لبى خمسا حج خمسا ومن لبى اكثر من ذلك فبعدد ذلك ومن لبى واحدا حج واحدا ومن لم يلب لم يحج (مجهول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب ابراہیم و اسمعیل کو بنائے کعبہ کا حکم ہوا اور تعمیر مکمل ہو گئی تو ابراہیم رکن پر بیٹھ گئے اور ندا دی حج کے لئے آؤ حج کے لئے آؤ اگر کہتے حج کے لئے آؤ تو یہ خطاب صرف انہی لوگوں سے ہوتا جو اس وقت موجود تھے لیکن انھوں نے کہا حج کے لئے آؤ پس لبیک کہا ان نطفوں نے جو اصلاب رجال میں تھے پس جس نے دس بار کہا وہ دس بار حج کرے گا اور جس نے پانچ بار کہا وہ پانچ بار حج کرے گا اور جس نے زیادہ کہا وہ زیادہ بار اور جس نے ایک بار کہا وہ ایک بار حج کرے گا اور جس نے نہیں کہا اسے حج نصیب نہ ہوگا۔

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كانت الكعبة على

فرمایا کعبہ تھا

عهد ابراهيم عليه السلام تسعة اذرع وكان لها بابان فبناها عبد الله بن الزبير فرفعها ثمانية عشر ذراعا فهدمها الحجاج وبناها سبعة وعشرون ذراعا (موثق)

ورويٰ عن ابي بصير عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان طول الكعبة يومئذ تسعة اذرع ولم يكن لها سقف فسقفها قريش ثمانية عشر ذراعا فلم تزل ثم كسرها الحجاج وبناها سبعة وعشرين ذراعا (موثق)

١٠ قال انه كان يوم التروية قال جبرئيل عليه السلام لابراهيم عليه السلام تروّه من الماء فسميت التروية ثم اتى منى فاباته بها ثم غدا به الى عرفات فقال هذه عرفات فضرب خباءه بنمرة دون عرفة فبنى مسجدا باحجار بيض وكان يعرف اثر مسجد ابراهيم حتى ادخل في هذا المسجد الذي بنمرة حيث يصلي الامام يوم عرفة فصلى بها الظهر والعصر ثم عمد به الى عرفات فقال هذه عرفات فاعرف بها مناسكك واعترف بذنبك فسمي عرفات ثم افاض الى المزدلفة لانه ازدلف اليها ثم قام على المشعر الحرام فامره الله ان يذبح ابنه وقد رأى فيه شمائله وخلائقه وانس ما كان اليه فلما اصبح افاض من المشعر الى منى فقال لامه زوري البيت انت واحتبس الغلام فقال يا بني هات الحمار والسكين حتى اقرب القربان فقال ابان فقلت لابي بصير ما اراد بالحمار والسكين

قال اراد ان يذبحه ثم يحمله فيجهزه ويدفنه قال فجاء الغلام بالحمار والسكين فقال يا ابت اين القربان قال ربك يعلم اين هو يا بني انت والله هو ان الله قد امرني بذبحك فانظر ماذا ترى

عہد ابراہیم میں کعبہ سات ہاتھ تھا اور دو دروازے تھے عبداللہ بن زبیر نے اس کو اٹھارہ ہاتھ بلند کیا۔ حجاج نے منہدم کر کے اُسے ستر ہاتھ لمبا بنایا۔

فرمایا حضرت ابو عبداللہ نے کہ زمانہ ابراہیم میں کعبہ کا طول نو ہاتھ تھا اور چھت نہ تھی قریش نے اس کو اٹھارہ ہاتھ لمبا کر دیا اور پھر اس کو منہدم کرا کے حجاج نے ستر ہاتھ لمبا بنایا۔

روز ترویہ جبرئیل نے کہا اے ابراہیم یہ روز ترویہ ہے اپنی ترویہ کرو پانی سے اسی لئے ترویہ نام ہوا پھر منیٰ میں آئے وہاں شب باش کی صبح کو عرفات پہنچے جبرئیل نے بتایا کہ یہ عرفات ہے یہاں خیمہ عرفہ کے قریب لگایا اور سفید پتھروں سے ایک مسجد بنائی اور وہ مسجد ابراہیم کے نام سے مشہور تھی اس کا اثر باقی تھا تا آنکہ میں اس مسجد میں داخل ہوا جو جب کبرے پتھروں کی بنی ہوئی تھی تاکہ امام روز عرفہ ظہر و عصر کی نماز پڑھے پھر جبرئیل عرفات میں لے گئے اور کہا یہ عرفات ہے یہاں اپنے مناسک کی معرفت حاصل کرو اور اپنے گناہ کا اقرار کرو اسی لئے عرفات نام ہوا پھر وہاں سے مزدلفہ آئے پھر مشعر الحرام میں قیام کیا پھر خدا نے بیٹے کو ذبح کرنے کا حکم دیا اور اس میں اپنی عادات و خصائل کو دیکھا اور ان سے انس حاصل کیا صبح کو مشعر سے منیٰ آئے اور اسمٰعیل سے کہا تم بھی خانہ کعبہ کی زیارت کو جاؤ اور لڑکے کو روک لیا اور فرمایا اے فرزند گدھا اور چاقو لاؤ تاکہ میں قربانی کروں۔

ابان نے ابو بصیر سے کہا گدھا اور چاقو کس لئے درکار تھا۔ کہا اس لئے کہ ذبح کریں اور لاش کو تجہیز و تکفین کے لئے اٹھا کر لے جائیں پس اسمٰعیل گدھا اور چاقو لئے تشریف لائے اور کہنے لگے بابا قربانی کہاں ہے کہا تیرا رب جانتا ہے کہ وہ کہاں ہے اے بیٹے خدا کی قسم وہ تو ہی ہے اللہ نے مجھے تم کو ذبح کرنے کا حکم دیا ہے پس بتاؤ تمہاری کیا رائے ہے

قال يا ابت افعل ما تؤمر ستجدني ان شاء الله من الصابرين

فرمایا بابا جان جو آپ کو جو حکم دیا گیا ہے بجا لائیے آپ انشاء اللہ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے

قال فلما عزم على الذبح قال يا ابت خمر وجهي وشد وثاقي قال يا بني الوثاق مع الذبح والله لا اجمعهما عليك اليوم (حسن)

امام نے فرمایا جب ذبح کا ارادہ کیا تو حضرت اسمٰعیل نے کہا بابا جان میرے چہرہ پر کپڑا لپیٹ دیجئے اور ہاتھ پاؤں باندھ دیجئے فرمایا بیٹا جب ذبح کے ہاتھ پاؤں باندھے جاتے ہیں واللہ میں ان دونوں کو تمہارے لئے جمع نہ کروں گا

۱۱۔ قال ابو جعفر عليه السلام فطرح له قرطان الحمار ثم اضجعه عليه واخذ المدية فوضع على حلقه قال فاقبل شيخ فقال ما تريد من هذا الغلام قال اريد ان اذبحه قال سبحان الله غلام لم يعص الله طرفة عين تذبحه فقال نعم ان الله قد امرني بذبحه فقال بل ربك نهاك عن ذبحه انما امرك الشيطان بهذا في منامك قال ويلك الكلام الذي سمعت هو الذي بلغ بي ما ترى لا والله لا اكلمك ثم عزم على الذبح فقال الشيخ يا ابراهيم انك امام يقتدى بك وان ذبحت ولدك ذبح الناس اولادهم فمهلا فابى ان يكلمه (ض)

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ گدھے کا نمدہ بچھا کر اس پر ان کو لٹایا گیا اور چھری ان کے حلق پر رکھ دی۔ ایک بوڑھا یعنی شیطان آیا اور کہنے لگا اس لڑکے کے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہو فرمایا میں اسے ذبح کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں اس نے کہا واہ جس لڑکے نے ایک آن کے لئے گناہ نہیں کیا آپ اس بے قصور کو کیوں ذبح کرتے ہیں فرمایا اللہ نے مجھے اس کے ذبح کا حکم دیا ہے اس نے کہا نہیں بلکہ اس نے منع کیا ہے ذبح سے یہ حکم تو شیطان نے تم کو خواب میں دیا ہے فرمایا وائے ہو تیرے اوپر جو میں نے سنا ہے وہ وہی ہے جو مجھے دیا گیا ہے خدا کی قسم میں تجھ سے کلام نہ کروں گا پھر ذبح کا ارادہ کیا۔ اس بڈھے نے کہا اے ابراہیم آپ امام ہیں آپکی اقتدا کی جاتی ہے اگر آپ نے ذبح کیا تو لوگ اپنی اولاد کو ذبح کیا کریں گے پس ٹھہر جائیے حضرت نے اس کا کلام سننے سے انکار کر دیا۔

۱۲۔ قال سمعت ابا جعفر يقول فاضجعه عند الجمرة الوسطى ثم اخذ المدية فوضعها على حلقه ثم رفع راسه الى السماء ثم انتحى عليه فقلبها جبرئيل عليه السلام عن حلقه فنظر ابراهيم فاذا هي مقلوبة فقلبها ابراهيم على خدها فقلبها جبرئيل على قفاها ففعل ذلك مرارا ثم نودي من ميسرة مسجد الخيف يا ابراهيم صدقت الرؤيا واجتر الغلام من تحته وتناول جبرئيل الكبش من قلة

میں نے ابوجعفر علیہ السلام سے سنا کہ حضرت ابراہیم نے جمرہ وسطیٰ کے قریب بیٹے کو لٹایا اور چھری کو ان کے حلق پر رکھا پھر آسمان کی طرف سر اٹھایا پھر اسمٰعیل پر جھکے جبرئیل نے چھری کو پلٹا دیا حلق پر سے حضرت ابراہیم نے دیکھا تو اسے الٹا ہوا پایا آپ نے پھر سیدھا کیا جبرئیل نے پھر پلٹ دیا چند بار ایسا ہی ہوا پھر مسجد خیف کے بائیں طرف سے آواز آئی اے ابراہیم تم نے اپنی خواب کو سچ کر دکھایا اسمٰعیل حضرت ابراہیم کے نیچے سے نکل گئے اور جبرئیل نے جلد ایک دنبہ

بكبش فوضعه تحته وخرج الشيخ الخبيث حتى لحق بالعجوز حين
نظرت إلى البيت والبيت في وسط الوادي فقال
ما شيخ رأيته بمنى فنعتت نعت إبراهيم عليه السلام
قالت ذاك بعلي قال فما وصيف رأيته معه نعت نعته
قالت ذاك ابني قال فإني رأيته أضجعه وأخذ المدية
ليذبحه قالت كلا ما رأيت إبراهيم إلا أرحم الناس
وكيف رأيته يذبح ابنه قال ورب السماء والأرض
ورب هذه البنية لقد رأيته أضجعه وأخذ المدية
ليذبحه قالت لم قال زعم أن ربه أمره بذبحه
قالت فحق له أن يطيع ربه قال فلما قضت مناسكها فرقت
أن يكون قد نزل في ابنها شيء فكأني أنظر إليها مسرعة
في الوادي واضعة يدها على رأسها وهي تقول
رب لا تؤاخذني بما عملت بأم إسمعيل قال فلما جاءت
سارة فأخبرت الخبر قامت إلى ابنها تنظر فإذا
أثر السكين خدوشا في حلقه ففزعت واشتكت و
كان بدء مرضها الذي هلكت فيه

وذكر أبان عن أبي بصير عن أبي جعفر عليه السلام قال أراد
أن يذبحه في الموضع الذي حملت أم رسول الله صلى
الله عليه وآله عند الجمرة الوسطى فلم يزل مضربهم يتوارثونه
به كابر عن كابر حتى كان آخر من ارتحل منه علي بن
الحسين عليهما السلام في شيء كان بين بني هاشم و
بين بني أمية فارتحل فضرب بالعرين

کو اٹھا کر ابراہیم کے نیچے رکھ دیا۔ وہ شیخ خبیث وہاں سے ہاجرہ
کے پاس پہنچا ان کا گھر وسط وادی میں تھا اس نے ان سے
کہا میں نے منیٰ میں ایک بزرگ کو دیکھا پھر حضرت ابراہیم کا
حلیہ بیان کیا انھوں نے کہا یہ تو میرے شوہر ہیں اس نے کہا
میں نے ایک لڑکے کو دیکھا اور اسمٰعیل کا حلیہ بیان کیا انھوں
نے کہا یہ میرا لڑکا ہے اس نے کہا میں نے دیکھا کہ اس لڑکے
کو زمین پر لٹایا اور ذبح کرنے کو چھری ہاتھ میں لی۔ ہاجرہ نے
کہا ایسا کیسے ہو سکتا ہے ابراہیم تو بڑے رحمدل آدمی ہیں
کیسے ممکن ہے کہ وہ اپنے فرزند کو ذبح کر دیں۔ شیطان نے کہا
آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے اور اس گھر کے مالک کی قسم
میں نے انکو اسی طرح دیکھا ہے انھوں نے کہا ایسا کیوں کرتے
ہیں اس نے کہا انھوں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ان کے
خدا نے ان کو ایسا حکم دیا ہے انھوں نے کہا اگر خدا کا حکم ہے
تو ان کو بجا لانا چاہیے۔ جب وہ عبادت سے فارغ ہوئیں
تو ان کے دل میں رقت پیدا ہوئی اور سوچیں کہ ممکن ہے انکے
فرزند پر کوئی مصیبت آئی ہو میں جلدی سے دیکھوں تو وہ
وادی میں آئیں سر کو ہاتھوں سے پکڑے ہوئے کہتی جاتی تھیں
یا اللہ ام اسمٰعیل سے اگر کوئی عمل ہوا ہے تو اس کا مواخذہ
نہ کر جب چل رہی تھیں تو ان کو خبر ملی وہ جب اپنے بیٹے
کے پاس آئیں اور گردن پر چھری کا نشان دیکھا تو ایسا
سخت صدمہ ہوا کہ بیمار پڑ گئیں اور اسی مرض میں مر گئیں

اور فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے کہ حضرت ابراہیم نے ذبح کا
ارادہ کیا ان مقامات پر جہاں حضرت رسول خدا کی والدہ ماجدہ
حاملہ ہوئیں جمرہ وسطیٰ کے پاس اور یہ مقام نسلاً بعد نسل ان
کے خیمہ لگانے کی جگہ قرار پایا آخر میں اس سے ارتحال کرنے
والے علی بن الحسین تھے بنی ہاشم اور بنی امیہ کے درمیان
کسی بات پر نزاع ہونے سے آپ نے بجائے وہاں کے عرین میں خیمہ لگایا۔

۱۳ - قال سألت ابا جعفر عليه السلام اين اراد ابراهيم عليه السلام ان يذبح ابنه قال على الجمرة الوسطى وسألته عن كبش ابراهيم عليه السلام ما كان لونه واين نزل فقال املح وكان اقرن ونزل من السماء على الجبل الايمن من مسجد منى وكان يمشي في سواد ويأكل في سواد وينظر ويبعر ويبول في سواد (حسن)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے پوچھا ابراہیم علیہ السلام نے بیٹے کو کہاں ذبح کرنا چاہا تھا فرمایا جمرۂ وسطی پر میں نے اس مینڈھے کے متعلق پوچھا کہ اس کا رنگ کیا تھا اور کہاں اترا تھا فرمایا اس میں سیاہی سے زیادہ سفیدی تھی اور سینگ والا تھا آسمان سے جبل ایمن پر جہاں مسجد منیٰ ہے اترا تھا اور وہ سایہ میں چلتا اور سایہ میں کھاتا تھا اور سایہ ہی میں دیکھتا مینگنیاں کرتا اور پیشاب کرتا تھا۔

۱۴ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عما زادوا في المسجد الحرام فقال ان ابراهيم واسمعيل حدّا المسجد الحرام ما بين الصفا والمروة (ض)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ مسجد الحرام کو لوگوں نے کہاں تک بڑھایا فرمایا ابراہیم و اسمعیل نے مسجد الحرام کی حد صفا و مروہ کے درمیان رکھی تھی۔

۱۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال خط ابراهيم بمكة ما بين الحزورة الى المسعى فذلك الذي خط ابراهيم يعني المسجد۔

فرمایا ابراہیم نے خط کھینچا حزورہ سے مسعیٰ تک اور کہا کہ یہ ہے وہ جگہ جہاں ابراہیم نے مسجد کے لئے خط کھینچا تھا

وقال ان اسمعيل دفن امه في الحجر وحجّر عليها لئلا يوطأ قبر ام اسمعيل في الحجر (ح)

اور حضرت نے فرمایا کہ اسمعیل نے اپنی والدہ کو حجر میں دفن کیا تاکہ لوگ اس پر چلیں پھریں نہیں

۱۶ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الحجر امن البيت هو او فيه شيء من البيت فقال لا ولا قلامة ظفر ولكن اسمعيل دفن امه فيه فكره ان توطأ فجعل عليه حجراً وفيه قبور انبياء (ض)

میں نے پوچھا کہ حجر جس میں دفن کیا گیا آیا وہ مقام بیت میں ہے یا اس کا کوئی حصہ ہے فرمایا نہیں ایک ناخن کے تراشہ کی برابر بھی نہیں بلکہ اسمعیل نے اس لئے اپنی ماں کو وہاں دفن کیا کہ قبر پامال نہ ہو ان حجروں میں انبیا کی قبریں بھی ہیں۔

وعن ابي عبد الله عليه السلام قال الحجر بيت اسمعيل وفيه قبر هاجر وقبر اسمعيل

فرمایا حجر بیت اسمعیل ہے اسی میں قبر ہاجرہ و اسمعیل ہے

۱۷ - قال ابو عبد الله عليه السلام دفن في الحجر مما يلي الركن الثالث عذارى بنات اسمعيل (موثق)

فرمایا حجر کی علاقہ میں جو رکن ثالث سے متصل ہے کنواری لڑکیاں اولاد اسمعیل سے مدفون ہیں

۱۸ - عن ابي جعفر عليه السلام قال لم يزل بنو اسمعيل ولاة البيت ويقيمون للناس حجهم وامر دينهم يتوارثونه كابر عن كابر حتى كان زمن عدنان بن ادد فطال عليهم الامد فقست قلوبهم وافسدوا

فرمایا بیت اللہ کی تولیت بنو اسمعیل میں چلی آ رہی تھی وہی حج کا انتظام کرتے تھے اور امر دین کو قائم رکھتے تھے یہ وراثت نسلاً بعد نسل چلی آ رہی تھی یہاں تک کہ عدنان کا زمانہ آیا اور ایک مدت دراز اس کے متولی رہے پھر وہ سیاہ قلب ہو گئے اور فساد کرنے لگے

واحدثوا فی دینهم واخرج بعضهم بعضاً فمنهم من خرج فی طلب المعیشة ومنهم من خرج کراهیة القتال وفی ایدیهم اشیاء کثیرة من الحنفیة من تحریم الامهات والبنات وما حرم الله فی النکاح الا انهم کانوا یستحلون امرأة الاب وابنة الاخت والجمع بین الاختین وکان فی ایدیهم الحج والتلبیة والغسل من الجنابة الا ما احدثوا فی تلبیتهم وفی حجهم من الشرک وکان فیما بین اسمعیل وعدنان بن ادد موسی علیه السلام

وروی ان معد بن عدنان خاف ان یدرس الحرم فوضع انصابه وکان اول من وضعها ثم غلبت جرهم علی ولایة البیت فکان یلی منهم کابر عن کابر حتی بغت جرهم بمکة واستحلوا حرمتها واکلوا مال الکعبة وظلموا من دخل مکة وعتوا وکانت مکة فی الجاهلیة لا یظلم ولا یبغی فیها ولا یستحل حرمتها ملک الا هلک مکانه وکانت تسمی بکة لانها تبک اعناق الباغین اذا بغوا فیها وتسمی بساسة کانوا اذا ظلموا فیها بستهم واهلکتهم وتسمی ام رحم اذا لزموها رحموا فلما بغت جرهم واستحلوا فیها بعث الله عز وجل علیهم الرعاف والنمل وافناهم فغلبت خزاعة واجتمعت لیجلوا من بقی من جرهم عن الحرم ورئیس خزاعة عمرو بن ربیعة بن حارثة بن عمرو ورئیس جرهم عمرو بن الحارث بن مضاض الجرهمی فهزمت خزاعة جرهم وخرج من بقی من جرهم الی ارض من ارض جهینة فجاءهم سیل اتی فذهب بهم وولیت خزاعة البیت فلم یزل فی ایدیهم حتی جاء قصی بن کلاب واخرج خزاعة من الحرم وولی البیت وغلب علیه فلم یزل

اور انھوں نے اپنے دین میں احداث کیا اور بعض نے بعض کو نکال دیا ان میں سے کچھ تو طلب معاش کے لئے نکلے اور کچھ قتل کو ناپسند کرنے کی وجہ سے اور دین حنیف میں انھوں نے بہت سی تبدیلیاں کیں مائیں اور بیٹیاں اپنے اوپر حلال کیں جن سے نکاح اللہ نے حرام کیا تھا انھوں نے حلال کر لیا تھا اپنے اوپر باپ کی جورو اور بہن کی لڑکی کو اور دو بہنوں کو بیک وقت اپنی زوجیت میں رکھتے اور حج کا اہتمام انہی کے ہاتھ میں تھا اور تلبیہ اور غسل جنابت وہی بتلاتے تھے اور انھوں نے تلبیہ کو بدل دیا تھا اور مناسک حج میں شرک کو داخل کر دیا تھا اور یہ لوگ تھے مابین اسمعیل اور عدنان اور موسی کے درمیان اور مروی ہے معد بن عدنان نے اس خوف سے کہ کعبہ منہدم نہ ہو جائے سب سے پہلے اس نے ستون قائم کئے پھر جرہم کے قبیلہ نے غلبہ کر کے کعبہ کی تولیت لے لی اور اس کا تعلق ان سے نسلاً بعد نسل رہا یہاں تک کہ جرہم مکہ پہنچے اور انھوں نے حرمت کعبہ برباد کیا اور مال کعبہ کو کھایا اٹھایا اور جو مکہ میں آیا اس پر ظلم کیا اور سرکشی اختیار کی اور جاہلیت کے زمانہ میں کوئی مکہ کے اندر بغاوت نہیں کرتا تھا اور نہ اس کی ہتک حرمت کرتا تھا جس بادشاہ نے ایسا کیا وہ ہلاک ہو گیا اس کا نام بکہ اس لئے ہوا کہ وہ باغیوں کی سرکوبی کرتا ہے اور بساسہ اس لئے ہوا کہ وہ گنہگاروں کو دور کرتا ہے اور ام رحم اس لئے نام ہوا کہ وہ رحم کرتا ہے جب بنی جرہم نے بغاوت کی تو نکسیر اور چیونٹیوں کی بلا میں مبتلا ہوئے اور فنا ہوئے خزاعہ غالب آئے اور وہ جمع ہوئے تاکہ حرم سے بغاوت کرنے والوں کو نکال دیں خزاعہ کا سردار عمرو تھا اور جرہم کا عمرو بن حرث خزاعہ نے جرہم کو ہرا دیا اور وہ سرزمین جہینہ کی طرف چلے گئے وہاں سیلاب آیا اور ان کو بہا لے گیا۔ بیت اللہ کا نظم خزاعہ کے ہاتھ میں آگیا اور قصی بن کلاب کے وقت تک انہی کے ہاتھ میں رہا اور وہ اس پر غالب رہے

۱۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان العرب لم یزالوا علی شیٔ من الحنیفیۃ یصلون الرحم ویقرون الضیف ویحجون البیت ویقولون اتقوا مال الیتیم فان مال الیتیم عقال ویکفون عن اشیاء من المحارم مخافۃ العقوبۃ وکانوا لا یملا لھم اذا انتھکوا المحارم وکانوا یاخذون من لحاء شجر الحرم فیعلقونہ فی اعناق الابل فلا یجتری احد ان یاخذ من تلک الابل حیث ما ذھبت ولا یجتری احد ان یعلق من غیر لحاء شجر الحرم ایھم فعل ذلک عوقب واما الیوم فامل لھم ولقد جاء اھل الشام ونصبوا المنجنیق علی ابی قبیس فبعث اللہ علیھم سحابۃ کجناح الطیر فامطرت علیھم صاعقۃ فاحرقت سبعین رجلا حول المنجنیق (م)

فرمایا حضرت نے عرب کے لوگ دین حنیف کی بعض باتوں پر عمل کرتے تھے مثلاً صلہ رحم کرتے تھے، مہمان نواز تھے۔ بیت اللہ کا حج کرتے تھے اور کہتے تھے مال یتیم سے بچو کہ یہ پیروں کے لئے بندش ہے یعنی مانع رزق ہے اور سزا کے خوف سے محارم سے بچتے تھے اور جب وہ ہتک حرمت کرتے تھے تو ان کو مہلت نہیں دی جاتی تھی اور وہ حرم کے درخت کی چھال لے کر اسے اونٹوں کی گردنوں میں لٹکا دیتے تھے پھر وہ اونٹ کہیں جائے کسی کی طاقت نہ تھی کہ اسے پکڑلے اور یہ بھی کسی کی مجال نہ تھی کہ شجر حرم کے علاوہ کسی اور درخت کی چھال لٹکا دے جو ایسا کرتا اسے سزا دی جاتی مگر اب ان کو مہلت دی جاتی اہل شام (حجاج کی فوج) نے کوہ ابوقبیس پر منجنیقیں نصب کیں خدا نے ان پر ایک بادل بھیجا پرندوں کے پر کی طرح اور اس سے ان پر بجلیاں گریں اور وہ ستر آدمی جو منجنیق کے گرد تھے جل گئے۔

باب
حج انبیا علیہم السلام

۱۔ قال لی ابو الحسن علیہ السلام ان سفینۃ نوح ع کانت مامورۃ طافت بالبیت حیث غرقت الارض ثم اتت منی فی ایامھا ثم رجعت السفینۃ وکانت مامورۃ فطافت بالبیت طواف النساء (ض)

۲۔ سمعت ابا جعفر علیہ السلام یحدث عطاء قال کان طول سفینۃ نوح الف ذراع ومائتی ذراع وعرضھا ثمان مائۃ ذراع وطولھا فی السماء مائتین ذراعا وطافت بالبیت وسعت بین الصفا والمروۃ

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کشتی نوح کو حکم تھا کہ وہ بیت اللہ کا طواف کرے جبکہ زمین پانی میں ڈوب چکی تھی پس وہ موسم حج میں مقام منیٰ میں آئی پھر وہ پلٹی اور مطابق حکم الٰہی اس نے خانہ خدا میں طواف نساء کیا۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ کشتی نوح کا طول ایک ہزار دو سو ہاتھ تھا اور عرض آٹھ سو ہاتھ تھا اور بلندی دو سو ہاتھ تھی اس نے بیت اللہ کا طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی۔

سبعة اشواط ثم استوت على الجودى (مجہول)

۳ - قال ابو جعفر ع مر موسى بن عمران فى سبعين نبياً على فجاج الروحا عليهم العبا القطوانية يقولون لبيك عبدك ابن عبديك (موثق)

۴ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال مر موسى النبى عليه السلام بصفاح الروحا وهو يقول لبيك كشاف الكرب العظام لبيك قال ومر عيسى بن مريم بصفاح الروحا وهو يقول لبيك عبدك ابن امتك ومر محمد صلى الله عليه واله بصفاح الروحا وهو يقول لبيك ذا المعارج لبيك (حسن)

۵ - عن ابى جعفر عليه السلام قال احرم موسى عليه السلام من رملة مصر قال ومر بصفاح الروحا محرما يقود ناقته بخطام من ليف عليه عباءتان قطوانيتان يلبى وتجيبه الجبال (ض)

۶ - عن ابى جعفر عليه السلام ان سليمان بن داؤد حج البيت فى الجن والانس والطير والرياح وكسا البيت القباطى (موثق)

۷ - عن ابى جعفر عليه السلام قال صلى فى مسجد الخيف سبع مائة نبى وان ما بين الركن والمقام لمشحون من قبور الانبياء وان آدم لفى حرم الله عز وجل (ض)

۸ - عن ابى جعفر عليه السلام قال حج موسى بن عمران عليه السلام ومعه سبعون نبياً من بنى اسرائيل خطم ابلهم من ليف يلبون وتجيبهم الجبال وعلى موسى عباءتان قطوانيتان يقول لبيك عبدك ابن عبدك (مرسل)

۹ - قال رايت ابا عبد الله عليه السلام دخل الحجر من ناحية الباب فقام يصلى على قدر ذراعين من البيت فقلت له ما رايت احداً من اهل بيتك

خلاصہ یہ کہ اس کے بعد جودی پر ٹھہر گئی

فرمایا حضرت نے کہ موسیٰ علیہ السلام ستر نبیوں کے ساتھ روحا پہاڑ کی گھاٹیوں سے آئے قطوانی (قطوان کوفہ کے قریب ایک مقام) عبا پہنے ہوئے اور یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور بندہ کا بیٹا۔

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے موسیٰ علیہ السلام گزرے روحا کے پتھریلے راستوں سے کہتے جاتے تھے لبیک اے بھاری بڑی مصیبتوں کو آسان کرنے والے اور اسی راستہ سے عیسیٰ علیہ السلام آئے یہ کہتے ہوئے حاضر ہے تیرا بندہ اور تیری کنیز کا بندہ اور اسی راستہ سے محمد مصطفےٰ یہ کہتے ہوئے آئے اے ہر قسم کی بلندیوں والے میں حاضر ہوں۔

فرمایا موسیٰ نے احرام باندھا رملہ مصر سے اور گزرے روحا کے راستوں سے بحالت احرام کھینچتے تھے اپنے ناقہ کو کھجور کی چھال کی رسی سے اور آپ قطوانی کپڑے کی دو عبائیں پہنے ہوئے تھے آپ کے تلبیہ کی آواز کا جواب پہاڑ دیتے تھے

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کہ سلیمان ؑ نے مع جن وانس و طیور و ہوا کے بیت اللہ کا حج کیا اور قباطی کپڑے کا لباس کعبہ کو پہنایا

فرمایا کہ مسجد خیف میں سات سو انبیاء نے نماز پڑھی ہے اور رکن و مقام کے درمیان انبیاء کی قبریں ہیں اور آدم بھی حرم خدا کے اندر ہیں۔

فرمایا موسیٰ نے بنی اسرائیل کے ستر نبیوں کے ساتھ حج کیا ان کے اونٹوں کی نکیل لیف خرما کی تھی وہ جب لبیک کہتے تھے تو پہاڑ اس کا جواب دیتے تھے اور موسیٰ کی دو عبائیں قطوانی کپڑے کی تھیں کہتے تھے حاضر ہے تیرا بندہ تیرے بندہ کا بیٹا۔

میں نے دیکھا کہ ابو عبداللہ علیہ السلام دروازہ کی طرف سے حجر کے پاس آئے اور بیت سے دو ہاتھ ہٹ کر نماز پڑھی میں نے کہا آپ کے اہل بیت میں سے کسی کو نہیں دیکھا

يصلّي بحيالِ الميزاب فقال هذا مصلّى شبر وشبير ابني هارون (مجہول)

میزاب کے مقابل نماز پڑھتے فرمایا یہ حضرت ہارون کے دونو بیٹوں شبر و شبیر کا مصلّی ہے۔

۱۰ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال دفن ما بين الركن اليماني والحجر الاسود سبعون نبياً اماتهم الله جوعاً وضرّاً (ض)

فرمایا رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان ستر نبی دفن ہیں جو مرے ہیں یا تو بھوک سے یا کوئی تکلیف اٹھا کر

۱۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان داؤد لما وقف الموقف بعرفة نظر الى الناس وكثرتهم فصعد الجبل فاقبل يدعو فلما قضى نسكه اتاه جبرئيل عليه السلام فقال له يا داؤد يقول لك ربك لم صعدت الجبل ظننت انه يخفى علىّ صوت من صوت ثم مضى به الى البحر الى جدة فرسب به في الماء مسيرة اربعين صباحاً في البر فاذا صخرة ففلقها فاذا فيها دودة فقال له يا داؤد يقول لك ربك انا اسمع صوت هذه في بطن هذه الصخرة في قعر هذا البحر فظننت انه يخفى علىّ صوت من صوت

فرمایا کہ داؤد علیہ السلام جب مقام عرفہ میں تھے تو لوگوں کو دیکھا بڑی کثرت سے ہیں تو پہاڑ پر چڑھے اور دعا کرنے لگے جب عبادت سے فارغ ہوئے تو جبرئیل ان کے پاس آئے اور کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے تم پہاڑ پر کیوں چڑھے کیا تمہارا یہ گمان ہے کہ بہت سی آوازوں میں میرے سامنے کوئی آواز چھپ جاتی ہے پھر جبرئیل دریائی راستہ سے ان کو جدہ لے گئے چالیس روز بحری سفر کے بعد خشکی میں آئے ایک چٹان ملی اسے توڑا تو اس میں ایک کیڑا تھا ان جبرئیل نے کہا اے داؤد تمہارا رب کہتا ہے میں اس چٹان کے اندر اس کیڑے کی آواز سنتا ہوں تم نے خیال کیا کہ تمہاری آواز اور آوازوں میں مل کر مجھ سے مخفی ہو جائے گی۔

باب ۹

اصحاب فیل کا کعبہ پر حملہ عبد المطلب کا چاہ زمزم کھودنا وغیرہ

۱ - حدثني اسمٰعيل بن جابر قال كنت فيما بين مكة والمدينة انا وصاحب لي فتذاكرنا الانصار فقال احدنا هم نزاع من قبائل وقال احدنا هم من اهل اليمن قال فانتهينا الى ابي عبد الله عليه السلام وهو جالس في ظل شجرة فابتدء الحديث ولم نسئله فقال ان تبعاً لما ان جاء من قبل العراق وجاء معه

راوی کہتا ہے کہ ہم مکہ اور مدینہ کے درمیان تھے میں اور ایک میرا دوست ہم نے انصار کے متعلق تذکرہ کیا ہم میں سے ایک نے کہا وہ قبائلیوں میں سے نکلے ہیں، ایک نے کہا وہ اہل یمن سے ہیں ہم حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کے پاس آئے آپ درخت کے سایہ میں بیٹھے تھے آپ نے بغیر ہمارے سوال کے بات کی ابتدا کی فرمایا تبع جب عراق کی طرف سے آیا اور علماء کے ساتھ

العلماء وأبناء الأنبياء قال فمضى إلى هذا الوادي لهذيل
أتاه ناس من بعض القبائل فقالوا إنك تأتي أهل
بلدة قد لعبوا بالناس زماناً طويلاً حتى اتخذوا بلادهم
حرماً وبنيتهم رباً أو ربة فقال إن كانوا كذلك
قتلت مقاتلتهم وسبيت ذريتهم وهدمت بنيتهم قال
فسالت عيناه حتى وقعتا على خده قال فدعا العلماء
والأنبياء فقال انظروا وأخبروني لما أصابني هذا قال
فأبوا أن يخبروه حتى عزم عليهم قالوا حدثنا بأي شيء
حدثت نفسك قال حدثت نفسي أن أقتل مقاتلتهم
وأسبي ذراريهم وأهدم بنيتهم فقالوا إنا لا نرى
الذي أصابك إلا لذلك قال ولم هذا قالوا لأن
البلد حرم الله والبيت بيت الله وسكانه ذرية إبراهيم
خليل الله فقال صدقتم فما مخرجي مما وقعت فيه قالوا
تحدث نفسك بغير ذلك فعسى الله أن يرد عليك
قال فحدث نفسه بخير فرجعت حدقتاه حتى ثبتتا مكانهما
ثم دعا بالقوم الذين أشاروا عليه بهدمها فقتلهم ثم أتى البيت
فكساه وأطعم الطعام ثلاثين يوماً كل يوم مائة جزور
حتى حملت الجفان إلى السباع في رؤوس الجبال و
ولضبق الأودية للوحوش ثم انصرف من مكة إلى
المدينة فأنزل بها قوماً من أهل اليمن من غسان
وهم الأنصار ...

علماء و اولاد انبیاء تھی تب وادی ہذیل میں پہنچا تو اس کے پاس
بعض قبیلوں کے کچھ لوگ آئے اور اس سے کہنے لگے تم ایسے لوگوں
کے پاس آئے ہو جو مدت دراز سے لوگوں کے ساتھ کھیلتے ہیں اب
انھوں نے اپنے شہروں کو حرم بنا لیا ہے اور اپنے گھروں کو
رب و ربہ (خدا و بت) کی جگہ بنا لیا ہے۔ اس نے کہا اگر
ایسا ہے جیسا تم کہتے ہو تو میں ان سے ضرور لڑونگا اور ان کی
اولاد کو قیدی بناؤنگا اور ان کے گھروں کو ڈھا دونگا۔
حضرت نے فرمایا یہ کہنا تھا کہ اس کی آنکھیں نکل کر آ گئیں ... رخسار پہ
پڑ گئیں۔ فرمایا تبع نے علماء اور ابنیاء کو بلا کر کہا یہ صورت ہے
مجھے کیا کرنا چاہیے انھوں نے رائے دینے سے انکار کیا یہاں تک
کہ اس نے ان سے جنگ کا ارادہ کیا تب انھوں نے کہا جو آپ
کے دل میں ہو وہ کہیے اس نے کہا میرے دل میں ہے کہ لڑوں
اور ان کی اولاد کو قید کروں اور گھروں کو گرا دوں انھوں نے
کہا ہم اس کے متعلق کچھ نہیں جانتے اور انھوں نے کہا یہ حرم
خدا ہے اللہ کا گھر ہے اور یہاں کے ساکن ابراہیم خلیل اللہ
کی اولاد ہیں اس نے کہا تم نے سچ کہا لیکن جو میرا ارادہ ہے وہ
بدلنے والا نہیں۔ انھوں نے کہا آپ اپنے نفس سے پھر اس بارہ
میں بات کریں شاید اللہ خیال بدل دے اس کے نفس نے نیک رائے
دی اگر وہ مبارک ... آنکھیں اپنی جگہ پر
پھر آ گئیں جیسی تھیں ویسی ہی ہو گئیں
پھر اس نے ان لوگوں کو بلایا جنھوں نے بیت اللہ کو ڈھانے کا
مشورہ دیا تھا اور ان سب کو قتل کیا پھر خانہ کعبہ میں آیا اور
اسے لباس پہنایا تیس روز تک ہر روز اہل مکہ کو کھانا کھلایا
یہاں تک کہ بڑے بڑے ظرفوں میں ان درندوں کے لیے کھانا
بھیجا جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر رہتے تھے اور مویشیوں کے لیے چارہ فراہم کیا
وہاں سے مدینہ آیا یمن والے غسانیوں کو وہاں آباد کیا یہ انصار کہلائے

٢- عن عبد الله عليه السلام قال لما اقبل صاحب
الحبشة بالفيل يريد هدم الكعبة مروا بابل لعبد المطلب
فاستاقوها فتوجه عبد المطلب الى صاحبهم يسئله
رد ابله عليه فاستاذن عليه فاذن له وقيل له
ان هذا شريف قريش او عظيم قريش وذكروا عقله
ومروته فاكرمه وادناه ثم قال لترجمانه سله ما حاجتك
فقال له ان اصحابك مروا بابل لي فاستاقوها فاحببت
ان تردها علي قال فتعجب من سؤاله اياه رد الابل
وقال هذا الذي زعمتم انه عظيم قريش وذكرتم
عقله يدع ان يسألني ان انصرف عن بيته الذي
يعبده اما لو سألني ان انصرف عن هده لانصرفت
له عنه فاخبره الترجمان بمقالة الملك فقال له عبد
المطلب ان لذلك البيت ربا يمنعه وانما سألتك
رد ابلي لحاجتي اليها فامر بردها عليه ومضى عبد
المطلب حتى لقي الفيل على طرف الحرم فقال له محمود
فحرك راسه فقال له اتدري لم جيء بك فقال
برأسه لا فقال جاؤوا بك لتهدم بيت ربك افتفعل
فقال برأسه لا قال فانصرف عنه عبد المطلب وجاؤوا
بالفيل ليدخل الحرم فلما انتهى الى طرف الحرم امتنع
من الدخول فضربوه فامتنع من الدخول فضربوه فامتنع
فاداروا به نواحي الحرم كلها كل ذلك يمتنع عليهم فلم يدخل
وبعث الله عليهم الطير كالخطاطيف في مناقيرها حجر
كالعدسة او نحوها فكانت تحاذي برأس الرجل
ثم ترسلها على راسه فتخرج من دبره حتى لم يبق منهم
احد الا رجل هرب فجعل يحدث الناس بما رأى اذ طلع
عليه طائر منها فرفع راسه فقال هذا الطير منها وجاء
الطير حتى حاذى براسه ثم القاها عليه فخرجت من دبره فمات
(٣)

فرمایا حضرت نے جب بادشاہ حبش کعبہ کو منہدم کرنے کے ارادہ سے ہاتھی
لے کر آیا تو عبدالمطلب کے اونٹوں کی طرف سے گزرا اور ان کو ہنکا کر
لے گیا عبدالمطلب بادشاہ کے پاس گئے تاکہ واپسی کا مطالبہ
کریں۔ اس سے ملنے کی اجازت چاہی جب گئے تو ان کے متعلق بتایا گیا
کہ یہ شریف قریش ہیں اور ان کے سردار ہیں اور صاحب عقل ہیں و مروتی ہیں
اس نے عزت کے ساتھ اپنے پاس بٹھایا پھر اپنے ترجمان سے کہا پوچھو کیا
حاجت ہے انھوں نے کہا تیرے سپاہی میرے اونٹ ہنکا لائے ہیں میں ان کی
واپسی کے لئے آیا ہوں۔ اس نے اس سوال پر تعجب کیا اور کہنے لگا یہی وہ ہیں
جن کو قریش کا سردار اور صاحب عقل و فہم کہا گیا ہے انھوں نے مجھ سے
یہ درخواست کی کہ ان کی عبادت گاہ کا انہدام نہ کروں اگر یہ درخواست کرتے
تو میں پلٹ جاتا ترجمان نے بادشاہ کا قول بیان کیا۔ عبدالمطلب نے
کہا اس سے کہو اس گھر کا ایک مالک ہے وہ تیرے حملہ کو روکے گا
میں اونٹوں کا مالک ہوں لہذا ان کی واگذاشت چاہتا ہوں
اس نے واپسی کا حکم دیدیا عبدالمطلب وہاں سے چلے اور اس
ہاتھی کے پاس آئے جو حرم کے پاس کھڑا تھا اس سے کہا اے محمود
اس نے سر ہلایا فرمایا کیا تو جانتا ہے کہ تجھے یہاں کیوں لائے ہیں
اس نے سر ہلا کر کہا نہیں فرمایا تیرے رب کا گھر گرانے کے لئے کیا تو ایسا
کرے گا اس نے سر ہلایا کہ نہیں یہ کہہ کر عبدالمطلب چلے آئے اور وہ
وہ ہاتھی لے کر حرم میں داخل کرنے کے لئے بڑھے لیکن ہاتھی نے قدم آگے نہ
بڑھایا انھوں نے اسے مارا اور آگے بڑھانا چاہا وہ نہ بڑھا تو پھر
مارا مگر وہ نہ بڑھا تب انھوں نے چاروں طرف سے حرم کو گھیر لیا
پس خدا نے ابابیل جیسے پرندے بھیجے جن کی منقاروں میں مسور کے
دانہ کی برابر کنکری تھی وہ ہر ایک کے سر کے اوپر آئے اور کنکری اس پر
پھر ڈالی جو بدن پھوڑ کر اس کی مقعد سے نکل گئی یہاں تک کہ ان میں
سے کوئی باقی نہ رہا سوائے ایک کے جو لوگوں سے یہ حال بیان کرنے
لئے باقی رہا ایک پرندہ اس کے سر پر بھی منڈلاتا رہا یہاں تک کہ اس نے
کنکری اس کے سر پر بھی گرا دی جو مقعد سے جا نکلی اور وہ بھی مر گیا

٢۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان قریشاً فی الجاہلیۃ
ہدموا البیت فلما ارادوا بناءہ حیل بینہم وبینہ والقی
فی روعہم الرعب حتی قال قائل منہم لیأتی کل رجل منکم
باطیب مالہ ولا تأتوا بمال اکتسبتموہ من قطیعۃ رحم
او حرام ففعلوا فخلی بینہم وبین بنائہ فبنوہ حتی
انتہوا الی موضع الحجر الاسود فتشاجروا فیہ ایہم یضع
الحجر الاسود فی موضعہ حتی کاد ان یکون بینہم شر فحکموا
اول من یدخل من باب المسجد فدخل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ فلما اتاہم امر بثوب فبسط
ثم وضع الحجر فی وسطہ ثم اخذت القبائل بجوانب
الثوب فرفعوہ ثم تناولہ صلی اللہ علیہ وآلہ فوضعہ
فی موضعہ فخصہ اللہ بہ (٣)

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ زمانہ جاہلیت میں
قریش نے خانہ کعبہ کو گرا دیا جب بنانے کا ارادہ کیا تو ان کے
درمیان اختلاف ہوا اور ان کے دلوں میں رعب سما گیا
ان میں سے ایک نے کہا ہر ایک تم میں سے اپنا اپنا پاک
و طیب مال لائے ایسا مال نہ ہو جو قطع رحم یا بطریق حرام
حاصل کیا گیا ہو انھوں نے ایسا ہی کیا پس انھوں نے تعمیر
کا کام شروع کر دیا جب حجر اسود تک پہنچے تو اس امر میں جھگڑا
شروع ہوا کہ حجر کو اس کی جگہ پر رکھے کون قریب تھا کہ فتنہ برپا
ہو جائے آخر طے پایا کہ جو شخص سب سے پہلے دروازے سے
داخل ہو وہ رکھے چنانچہ حضرت رسول خدا داخل ہوئے آپ نے
کہا ایک چادر لاؤ اسے بچھا کر آپ نے حجر کو اس میں رکھا اور
قبیلوں سے کہا ہر ایک اس کا ایک ایک گوشہ پکڑ لے
اس کے بعد آپ نے اپنے ہاتھ سے حجر کو اٹھا کر اس کی جگہ پر رکھا۔
اور اللہ نے یہ کام آپ سے مخصوص کیا۔

٣۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان قریشا
[illegible] لان السیل کان یأتیہم من اعلی مکۃ
فیدخلہا فانصدعت وسرق من الکعبۃ غزال من
ذہب رجلاہ من جوہر وکان حائطہا قصیراً وکان ذلک
قبل مبعث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ بثلاثین سنۃ فاراد
قریش ان یہدموا الکعبۃ ویبنوہا ویزیدوا فی عرصتہا
ثم اشفقوا من ذلک وخافوا ان ہدموہا المعاول
ان تنزل علیہم عقوبۃ فقال الولید بن المغیرہ
دعونی ابدأ فان کان للہ فیہ رضا لم یصبنی
شیء وان کان غیر ذلک کففنا فصعد علی الکعبۃ
وحرک منہ حجرا فخرجت علیہ حیۃ وانکسفت
الشمس فلما رأوا ذلک بکوا وتضرعوا وقالوا اللہم
انا لا نرید الا الاصلاح فغابت عنہم الحیۃ

فرمایا قریش نے اس لئے کعبہ کو گرایا کہ مکہ کے بالائی حصے
جو سیلاب آیا تھا اس سے دیوار شق ہو گئی تھی اور کعبہ کے اندر سے
وہ ہرن چوری ہو گیا جو سونے یا جواہرات کا تھا اور اس کی
دیواریں نیچی تھیں یہ واقعہ بعثت نبی سے تیس برس پہلے کا ہے
قریش نے کعبہ کو گرا کر دوبارہ بنانے اور عمارت کو بڑھانے
کا ارادہ کیا پھر اس بات سے ڈرے کہ اس پر پھاوڑا چلائیں
اور عذاب الٰہی نازل ہو جائے۔ ولید بن مغیرہ نے کہا
اس کام کے لئے مجھے چھوڑ دو اگر اس کام میں اللہ کی مرضی
ہوئی تو مجھے کوئی نقصان نہ پہنچے گا اور اگر اس کے سوا کچھ ہوا
تو میں کافی ہوں پس وہ کعبہ پر چڑھ گیا اور ایک پتھر کو حرکت
دی وہاں سے ایک سانپ نکلا اور سورج گرہن میں آیا
یہ دیکھا تو رونے اور چیخنے چلانے لگے اور کہنے لگے یا اللہ
ہم نے اس عمل سے عمارت میں اصلاح چاہی ہے پس سانپ غائب ہو گیا

فهدموه ونحوا حجارته حوله حتى بلغوا القواعد التي وضعها ابراهيم عليه السلام فلما ارادوا ان يزيدوا في عرضه وحركوا القواعد التي وضعها ابراهيم اصابتهم زلزلة شديدة وظلمة فكفوا عنه وكان بنيان ابراهيم الطول ثلثين ذراعاً والعرض اثنان وعشرون ذراعاً والسمك تسعة اذرع فقالت قريش نزيد في سمكها فبنوها فلما بلغ البناء الى موضع الحجر الاسود تشاجرت قريش في وضعه فقال كل قبيلة نحن اولى به نحن نضعه فلما كثر بينهم تراضوا بقضاء من يدخل من باب بني شيبة فطلع رسول الله صلى الله عليه وآله فقالوا هذا الامين قد جاء فحكموه فبسط رداءه وقال بعضهم كساء طاروني كان له ووضع الحجر فيه ثم قال يأتي من كل ربع من قريش رجل فكانوا عتبة بن ربيعة بن عبد شمس والاسود بن المطلب من بني اسد بن عبد العزى وابو حذيفة بن المغيرة من بني مخزوم وقيس بن عدي من بني سهم فرفعوه ووضعه النبي صلى الله عليه وآله في موضعه

انھوں نے کعبہ کو گرا دیا اور اس کے پتھر اس کے آس پاس رکھ دیئے جب ان بنیادوں تک پہنچے جو ابراہیم علیہ السلام نے رکھی تھیں تو انھوں نے انہیں بڑھانا چاہا عرض میں جوں ہی بنیادوں کو ہلایا سخت زلزلہ آگیا اور تاریکی چھا گئی پس وہ رک گئے۔ حضرت ابراہیم کی بنیادوں کا طول تیس ہاتھ تھا اور چوڑائی ۲۲ ہاتھ تھا اور بلندی ۹ ہاتھ تھی قریش نے کہا بلندی بڑھائی جائے پس انھوں نے تعمیر کی جب تعمیر حجر اسود تک پہنچی تو حجر اسود کے رکھنے کے وقت قریش میں جھگڑا ہو گیا۔ ہر قبیلہ کہتا تھا کہ میں اس کے رکھنے کا زیادہ مستحق ہوں آخر جب نزاع نے طول پکڑا تو اس بات پر فیصلہ ہوا کہ کل جو سب سے پہلے باب بنی شیبہ میں داخل ہو وہ رکھے پس حضرت رسول خدا داخل ہوئے لوگوں نے کہا یہ امین ہیں انہی کو حکم بنایا جائے حضرت نے اپنی چادر بچھا دی۔ بعض نے کہا وہ طارونی تھی۔ حضرت نے اس میں پتھر کو رکھا اس کے بعد فرمایا قریش کے ہر قبیلہ کا سردار آئے یعنی عتبہ بن ربیعہ بن عبد الشمس اور اسود بن مطلب اولاد بنی اسد سے ابن عبد العزی اور ابو حذیفہ بن المغیرہ بنی مخزوم سے قیس بن عدی بنی سہم سے ان سب نے چادر کو پکڑ کر اٹھایا اور آنحضرت نے حجر کو اس کے مقام پر رکھا۔

وقد كان بعث ملك الروم بسفينة فيها سقوف وآلات وخشب وقوم من الفعلة الى الحبشة ليبنى له هناك بيعة فطرحتها الريح الى ساحل الشريعة فبطحت فبلغ قريشا خبرها فخرجوا الى الساحل فوجدوا ما يصلح للكعبة من خشب وزينة وغير ذلك فابتاعوه وصاروا به الى مكة فوافق ذلك ذرع الخشب البناء ما خلا الحجر فلما بنوها كسوها الوصايل وهي الاردية (مرفوع)

اور بادشاہ روم نے ایک کشتی میں چھتوں کے تختے اور لکڑی کے متعلق اوزار اور کاریگروں کو حبشہ بھیجا تھا کہ وہاں جا کر فروخت کریں ہوا نے اس کشتی کو ساحل شریعت پر پہنچا دیا اور وہ وہاں ٹھہر گئی جب قریش کو خبر ملی تو وہ ساحل پر گئے اور وہاں کعبہ کی ضرورت کے مطابق لکڑی کا سامان زیبائش وغیرہ پایا پس اسے خرید کر مکہ لے آئے وہ پوری ناپ ہوئی انھوں نے سوائے حجر کے اور سب تعمیر مکمل کر لی اس کے بعد انھوں نے سرخ رنگ کے کپڑے سے اس کا لباس تیار کیا اور وہ چادروں کی صورت میں تھا۔

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساھم قریشاً فی بناء البیت فصار لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من باب الکعبة الی النصف ما بین الرکن الیمانی الی الحجر الاسود (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ تعمیر کعبہ میں حضرت رسولخدا قریش کے ساتھ شریک رہے بہ شرکت باب کعبہ سے لے کر نصف حصہ تک اس رقبہ کے تھی جو باب کعبہ کے رکن یمانی تک ہے۔ حجر یمانی ہے

۲۔ قال کان فی الکعبة غزالان من ذھب و خمسة اسیاف فلما غلبت خزاعة جرھم علی الحرم القت جرھم الاسیاف والغزالین فی بئر زمزم والقوا فیھا الحجارة وطموھا وعموا اثرھا فلما غلب قصی علی خزاعة لم یعرفوا موضع زمزم وعمی علیھم موضعھا فلما غلب عبد المطلب کان یفرش له فی فناء الکعبة ولم یکن یفرش لاحد ھناک غیره

کعبہ میں سونے کے دو ہرن تھے اور پانچ تلواریں جب خزاعہ نے جرہم پر غلبہ حاصل کیا تو جرہم نے وہ تلواریں اور ہرن کنوئیں میں ڈال دیے یعنی زمزم میں اور اس میں پتھر بھر کر اس کا نشان باقی نہ رکھا جب قصی خزاعہ پر غالب آئے ~~جب تھی خزاعہ پر غالب آئے~~ تو انھوں نے زمزم کا کوئی نشان نہ پایا اس کا مقام ان سے پوشیدہ رہا۔ جب عبد المطلب نے غلبہ حاصل کیا تو ان کے لئے صحن کعبہ میں فرش بچھایا جاتا تھا ان سے پہلے اور کسی کے لئے ایسا نہیں کیا جاتا تھا

فبینما ھو نائم فی ظل الکعبة فرأی فی منامه اتاه آتٍ فقال له احفر برة ثم اتاه فی الیوم الثانی فقال له احفر طیبة ثم اتاه فی الیوم الثالث فقال له احفر المصونة قال وما المصونة ثم اتاه فی الیوم الرابع فقال احفر زمزم لا تنزح ولا تذم تسقی الحجیج الاعظم عند الغراب الاعصم عند قریة النمل

جب وہ کعبہ کے سایہ میں سو رہے تھے تو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آنے والا کہہ رہا ہے کہ برہ کو کھودو دوسرے روز اس نے خواب میں کہا طیبہ کو کھودو تیسرے روز اس نے کہا مصونہ کو کھودو۔ چوتھے روز کہا زمزم کو کھودو اور سستی نہ کرنا اور کسی کی مذمت کا خوف نہ کر یہ کنواں حاجیوں کے تمام مجمع کو سیراب کرے گا وہاں کھودو جہاں سفید پر والا کوا ہے اور جہاں چیونٹیوں کا دل ہے

فلما رای عبد المطلب ھذا عرف موضع زمزم فقال لقریش انی قد عبرت فی اربع لیال فی حفر زمزم وھی ماثرتنا وعزنا فھلموا نحفرھا فلم یجیبوه الی ذلک فاقبل یحفرھا ھو بنفسه وکان له ابن واحد وھو الحارث وکان یعینه علی الحفر

جب عبد المطلب نے خواب میں یہ دیکھا اور زمزم کی جگہ معلوم ہوگئی تو قریش سے کہا چار راتوں سے میں زمزم کا کھودنا دیکھ رہا ہوں یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے ہماری عزت کا سرمایہ ہے آؤ تاکہ ہم اسے کھودیں کسی نے ہامی نہ بھری اس کے بعد وہ خود کھودنے پر آمادہ ہوئے ان کے اس وقت صرف ایک بیٹا حارث نامی تھا وہی کھودنے میں مدد کرتا تھا۔

فلما صعب ذلک علیه تقدم الی باب الکعبه ثم رفع یدیه و دعا الله عز وجل و نذر له ان رزقه عشر بنین ان ینحر احبهم الیه تقربا الی الله عز وجل فلما حفر و بلغ طوی طوی اسمٰعیل و علم انه قد وقع علی الماء کبر و کبرت قریش و قالوا یا ابا الحارث هذه مأثرتنا و لنا فیها نصیب قال لهم لم تعینونی علی حفرها هی لی و لولدی الی آخر الابد (مرفوع)

٭ - قال لما احتفر عبد المطلب زمزم و انتهی الی قعرها خرجت الیه من احدی جوانب البئر رائحة منتنة افظعته فابی ان ینثنی و خرج ابنه الحارث عنه ثم حفر حتی امعن فوجد فی قعرها عینا تخرج علیه برائحة المسک ثم احتفر فلم یحفر الا ذراعا حتی تجلاه النوم فرای رجلا طویل الباع حسن الشعر جمیل الوجه جید الثوب طیب الرائحة و هو یقول احفر تغنم وجد تسلم و لا تدخرها للمقسم الاسیاف لغیرک و البئر لک انت اعظم العرب قدرا و منک یخرج نبیها و ولیها و الاسباط النجباء الحکماء العلماء البصراء و السیوف لهم

ولیسوا الیوم منک ولا لک ولکن فی القرن الثانی منک بهم ینیر الله الارض و یخرج الشیاطین من اقطارها و یذلها فی عزها و یهلکها بعد قوتها و یذل الاوثان و یقتل عبادها حیث کانوا ثم یبقی بعده نسل من نسلک هو اخوه و وزیره و دونه فی السن

جب یہ کام دشوار معلوم ہوا تو باب کعبہ پر آ کر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور نذر کی اگر خدا انہیں دس بیٹے دے تو ان میں جو سب سے زیادہ محبوب ہوگا اسے راہ خدا میں ذبح کریں گے۔ غرضکہ بعد میں کھودا یہاں تک کہ پتھر کی جگہ پہنچے جو طوی اسمٰعیل کہلاتی ہے اور پانی کے آثار ظاہر ہوئے تو عبدالمطلب نے تکبیر کہی قریش نے بھی تکبیر کہی اور کہنے لگے یہ ہمارے بزرگوں کی یادگار ہے لہٰذا اس میں ہمارا بھی حصہ ہے فرمایا تم نے میری مدد نہیں کی کھودنے میں لہٰذا یہ کنواں میرا اور میرے بیٹوں کا ہے قیامت تک

جب زمزم کو کھودتے کھودتے آخر تہہ تک پہنچے تو ایک طرف سے بڑی بدبو ظاہر ہوئی جس سے کھودنے کا کام رک گیا لیکن انہوں نے ردوگردانی نہ کی لیکن ان کے فرزند حارث باہر نکل گئے کھودنے کا کام جاری رہا اس کے بعد تہ میں ایک چشمہ پایا جس سے مشک کی سی خوشبو آتی تھی ایک ہاتھ اور کھودا ہوگا نیند غالب آ گئی ایک قد آور شخص کو دیکھا خوبصورت بال خوبصورت چہرہ۔ عمدہ لباس۔ خوشبو سے معطر وہ کہہ رہے کھودو تم کرو اور کوشش کرو تم سلامت رہو گے اور اس کنواں کو اپنے غیر پر تقسیم کے لئے ذخیرہ مت بناؤ سونا خاص تمہارے لئے ہے تم بلحاظ قدر و منزلت سردار عرب ہو تمہاری نسل کا نبی اور وصی ہوگا اسباط ہوں گے علما ہوں گے حکما ہوں گے صاحب بصیرت ہوں گے اور یہ تلواریں ان کے لئے ہیں

لیکن یہ چیزیں تمہارے لئے اب نہیں بلکہ دوسری صدی میں وہ لوگ پیدا ہوں گے جن کے نور سے زمین روشن ہوگی اور اطراف ارض سے شیاطین نکالے جائیں گے وہ ذلیل ہوں گے اور بعد قوت کے ہلاک ہوں گے اور بت ذلیل ہوں گے اور ان کے پجاری قتل کئے جائیں گے جہاں کہیں ہوں گے پھر اس کے بعد تمہاری نسل سے اس نبی کا بھائی اور وزیر ہوگا جو سن میں اس سے کم ہوگا

قد كان القائد على الاوثان لا يعصيه حرفاً ولا يكتمه
شيئاً ويشاوره في كل امر يجمر عليه واستحيا عنها
عبد المطلب فوجد ثلثة عشر سيفاً مستلة الى
جنبه فاخذها

اراد ان يثب فقال وكيف ولم ابلغ الماء
ثم حفر فلم يحفر شبراً حتى بدا له قرن الغزال وراسه
فاستخرجه وفيه طبع لا اله الا الله محمد رسول الله علي
ولي الله فلان خليفة الله فسألته فقلت فلان
متى كان قبله او بعده قال لم يجئ بعد ولا جاء
شيء من اشراطه فخرج عبد المطلب وقد استخرج الماء
وادرك وهو يصعد فاذا اسود له ذنب طويل يسبقه
بدارا الى فوق فضربه فقطع اكثر ذنبه ثم طلبه
ففاته وفلان قاتله ان شاء الله ومن راى عبد المطلب
ان يبطل الرؤيا التي راها في البئر ويضرب السيوف
صفائح البيت فاتاه الله بالنوم فغشيه وهو في حجر
الكعبة فراى ذلك الرجل بعينه وهو يقول يا شيبة
الحمد احمد ربك فانه سيجعلك لسان الارض و
يتبعك قريش خوفاً ورهبة وطمعاً ضع السيوف
في مواضعها واستيقظ عبد المطلب فاجابه
فاجابه انه من ياتيني في النوم فان يكن من ربي فهو
احب الي وان يكن من شيطان فاظنه مقطوع
الذنب فلم ير شيئاً ولم يسمع كلاماً فلما ان كان
الليل اتاه في منامه بعدة من رجال وصبيان فقالوا
له نحن اتباع ولدك

اور وہ قادر مطلق کا بت شکنی پیرا اور نبی کی کسی بات میں نافرمانی
نہ کرے گا اور نہ نبی اس سے کسی بات کو چھپائے گا اور ہر امر میں
اس سے مشورہ کرے گا عبدالمطلب پر اس خواب سے فکر کا ہجوم
ہوا اور وہ اس کے سمجھنے میں حیران رہ گئے انھوں نے اپنے
پہلو کی برابر ۱۳ تلواروں کو رکھا ہوا پایا انھوں نے ان کو
اٹھا لیا۔

اور اوپر جانا چاہا پھر دل میں کہا ابھی تو میں پانی تک نہیں پہنچا
پس پھر کھودنے لگے ابھی ایک بالشت ہی کھودا تھا کہ ہرن کا سینگ
اور اس کا سر برآمد ہوا جس پر چھپا ہوا تھا لا الٰہ الا اللہ
محمد رسول اللہ علی ولی اللہ فلاں خلیفۃ اللہ میں نے کہا
فلاں اس نبی کے قبل ہوگا یا بعد کہا ابھی اس کے آنے کے اشراط
کے متعلق کچھ نہیں آیا پس عبدالمطلب پانی نکلنے کے بعد کنوئیں
سے باہر نکلنے لگے تو ایک کالا سانپ جس کی لمبی دم تھی جلدی سے
اوپر کی طرف چڑھا انھوں نے اس پر ضرب لگائی اس کی دم کا
زیادہ حصہ کٹ گیا۔ پھر وہ ایسا چھپا کہ باوجود تلاش کے
نہ ملا فلاں (مراد حضرت حجت) انشاء اللہ اس کو قتل کریں گے
عبدالمطلب کی خواہش ہوئی کہ اس خواب کو باطل قرار دیں
جو کنوئیں کے اندر دیکھی تھی اور تلواریں خانہ کعبہ کے کنگوروں پر
رکھ دیں ان کو نیند آگئی وہ حجر کعبہ کے پاس تھے پھر اسی شخص کو
کہتے سنا اے شیبۃ الحمد اپنے رب کی حمد کرو وہ تمکو عنقریب
لسان الارض بنائے گا قریش تمہاری پیروی کریں گے کچھ خوف
سے کچھ طمع سے تلواروں کو اپنی جگہ پر رکھو۔ عبدالمطلب جاگے
اور جواب دیا جو میری خواب میں آیا اگر وہ میرے رب کی طرف
سے ہے تو وہ مجھے سب سے زیادہ محبوب ہے اور اگر شیطان سے ہے
تو میرا گمان ہے وہی دم کٹا ہے پس انھوں نے نہ کسی کو دیکھا
اور نہ کوئی بات سنی اس کے بعد ہر رات کو خواب میں کچھ مرد
اور لڑکوں کو یہ کہتے سنتے کہ ہم آپ کے فرزند کے تابعین میں سے ہیں،

من سكان السماء السابعة السيوف ليست لك
تزوج في بني مخزوم تقوى واضرب بعد في بطون العرب
فإن لم يكن معك مال فلك حسب فادفع هذه
الثلاثة عشر سيفا إلى ولد المخزومية ولا يبان لك
أكثر من هذا وسيف لك منها واحد سيقع من
يدك فلا تجد له أثرا إلا أن تستجنه جبل كذا وكذا
فيكون من أشراط قائم آل محمد صلى الله عليه وآله

ہم چھٹے آسمان کے ساکنوں میں سے ہیں یہ تلواریں آپ کی
نہیں ہیں تم بنی مخزوم میں شادی کروا اس سے تم کو قوت حاصل
ہوگی پھر دیگر بطون عرب سے تعلق پیدا کرنا اگر تمہارے پاس
مال نہ بھی ہوگا تب بھی کچھ حرج نہ ہوگا بس یہ تیرہ تلواریں اولاد
مخزومیہ کو دیدو بس اس سے زیادہ تمہارے لئے بیان نہیں
ان میں سے ایک تلوار تمہارے لئے ہے جو تمہارے ہاتھ سے
گر جائے گی اسے اس اس طرح رسی سے باندھ کر ...
اس کا پتہ نہ چلے گا یہی تلوار قائم آل محمد کے ظہور کی
کی شرطوں میں سے ہوگی۔

فانتبه عبد المطلب وانطلق والسيوف على رقبته
فأتى ناحية من نواحي مكة ففقد منها سيفا كان
أرقها عنده فظن من ثم ثم دخل معتمرا وطاف بها
على رقبته [illegible] طوافا
وقريش تنظر إليه وهو يقول اللهم صدق وعدك

عبد المطلب جب خواب سے جاگے تو تلواروں کو اپنی
پیٹھ پر رکھا اور مکہ کی سمت آئے ان میں سے ایک تلوار
جو سب سے زیادہ تیز اور چمکدار تھی پھر ... گئی
اور عمرہ کی نیت سے داخل ہوئے اور خانہ کعبہ
در انحالیکہ ان کی گردن پر دونوں تھے ۲۱ بار طواف کیا
اور قریش دیکھ رہے تھے وہ کہتے جاتے تھے اے خدا تو
سچا ہے میری بات کو ثابت رکھ میرے ذکر کو نشر کر
بازو کو قوی کر اور اس کلام کا تکرار کرتے جاتے
بعد کہ بیت اللہ میں خواب دیکھا تھا انہوں نے ... ہی
اور مر گئے۔

فاثبت لي قولي وانشر ذكري وشد عضدي وكان
هذا ترداد كلامه وما طاف حول البيت بعد رؤياه
في البيت ببيت شعر حتى مات وقد أنجز على بنيه
يوم أراد فخر عبد الله قد دفع الأسياف جميعها
إلى بني المخزومية إلى الزبير وإلى أبو طالب من ذلك
أربعة أسياف لأبي طالب وسيف لعلي وسيف
لجعفر وسيف لطالب وكان للزبير سيفان وكان
لعبد الله سيفان ثم عادت فصارت لعلي الأربعة
الباقية اثنين من فاطمة واثنين من أولادها
فطاح سيف جعفر يوم صبيب فلم يدر في يد من
وقع حتى الساعة

اور جب وہ وقت آیا کہ حضرت عبد المطلب تقسیم
کریں تو وہ سب تلواریں فاطمہ مخزومیہ کی اولاد کو
زبیر اور ابو طالب کو چار اور ایک علی کو ایک جعفر کو ایک
طالب کو اور زبیر کے پاس دو رہیں اور دو عبد اللہ کو
پھر دوبارہ تقسیم ہوئی تو علی کو چار دیں دو فاطمہ کو دو اس کی
اولاد کو جعفر کی تلوار گم ہو گئی اور پھر پتہ نہ چلا کس کے
ہاتھ لگی

ونحن نقول لا يقع سيفا من أسيافنا في غيرنا

امام علیہ السلام نے فرمایا کوئی تلوار ہماری تلوار وں میں غیر کے پاس نہیں

رجل يعني به منا الانصار فجاء ان منعا لوا حد
حين يخرج كما يخرج الحية فيبين منه ذراع وما
يليه فتبرق له الارض ثم انه يغيب فاذا كان
الليل فعل مثل ذلك فهذا دابة حتى يجيء صاحبه
شئت اسمي مكانه لسميته ولكن اخاف عليكم
ان اسميه فتسموه فينسب الى غيرها هو عليه
(ضعيف)

- عن ابان بن تغلب، قال لما هدم الحجاج الكعبة
فرق الناس ترابها فلما صاروا الى بناءها فارادوا ان
يبنوها خرجت عليهم حية فمنعت الناس البناء حتى
هربوا فاتوا الحجاج فاخبروه فخاف ان يكون قد
منع بناءها فصعد المنبر ثم انشد الناس وقال
رحم الله عبدا عنده مما ابتلينا به علم لما اخبرنا
به فقام اليه شيخ فقال ان يكن عند احد
شئ فرجل رايته جاء الى الكعبة فاخذ مقدارها
ثم مضى فقال الحجاج من هو قال علي بن الحسين ع
فقال معدن ذلك فبعث الى علي بن الحسين صلى الله
عليه وآله فاتاه فاخبره ما كان من منع الله اياه
البناء فقال له علي بن الحسين صلى الله عليهما يا حجاج
عمدت الى بناء ابراهيم واسمعيل فالقيته في الطريق
وانتهبته كانك ترى انه تراث لك
اصعد المنبر وانشد الناس ان لا يبقى احد منهم
اخذ منه شيئا الا رده قال ففعل وانشد الناس
لا يبقى منهم احد عنده شئ الا رده فردوه
فلما راى جمع التراب اتى علي بن الحسين عليهما السلام

مگر وہ شخص جو اس سے ہماری اعانت کرے گا ورنہ دکھتی
ہو جائے گی اور ان تلواروں میں ایک تلوار ناحیہ مقدسہ سے
اسی طرح نکلے گی جیسے سانپ بل کھاتا نکلتا ہے پس ظاہر
ہو گی اس سے ہاتھ جیسی چیز [illegible] جس سے بار بار زمین
روشن ہو گی پھر غائب ہو گی رات آئی تو پھر ایسا ہی ہوا
یہ ہے دابہ جب تک اس کا مالک آئے اگر تو چاہے تو اس کا
مقام بتاؤں تو بتا دوں گا لیکن مجھے تم لوگوں سے یہ خوف ہے
کہ اگر میں اس کا نام بتا دوں تو تم اس کا نام بیان کرو گے
اور جو قوت اس کو ہے اسے عاجزی کی طرف نسبت دو گے

ابان بن تغلب نے کہا جب حجاج نے کعبہ کو گرا دیا تو لوگ اس کی
مٹی اٹھا کر لے گئے جب اس کو بنانا چاہا تو ایک سانپ
نکلا اور اس نے تعمیر سے روک دیا لوگ بھاگ کر حجاج
کے پاس آئے اور اس واقعہ کی خبر دی وہ ڈر گیا کہ تعمیر
سے روک دیا گیا ہے وہ منبر پر گیا اور لوگوں کو قسم دے
کر کہا اگر کسی کو اس مصیبت کا سبب معلوم ہو تو ہمیں بتائے
ایک بوڑھے آدمی نے کھڑے ہو کر کہا صرف ایک ہی شخص ہیں
جو اس کی بابت بتلا سکتے ہیں اس نے کہا وہ کون ہیں کہا علی
بن الحسین اس نے حضرت کو بلا بھیجا اور اس رکاوٹ کی
وجہ پوچھی فرمایا اے حجاج تو نے ابراہیم و اسمعیل کی بنائی
ہوئی عمارت کو گرا دیا اور اس کا متبرک ملبہ سڑک پر
ڈلوا دیا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ اسے اٹھا اٹھا کر لے گئے تو نے
ایسا عمل کیا گویا وہ تیری میراث تھا

منبر پر جا اور لوگوں کو قسم دے کہ جس نے جو کچھ لیا ہے
وہ واپس کرے کسی کے پاس کچھ باقی نہ رہے۔ غرض سب
نے لوٹا دیا سب مٹی جب جمع ہو گئی تو حضرت علی بن
الحسین علیہ السلام آئے

فوضع الاساس ثم امرهم ان يحفروا قال فغيبت عنهم الحية وحفروا حتى انتهوا الى مواضع القواعد قال لهم علي بن الحسين عليهما السلام تنحوا فتنحوا فدنا منها فغطاها بثوبه ثم بكى ثم غطاها بالتراب بيد نفسه ثم دعا الفعلة فقال ضعوا بناءكم فوضعوا البناء فلما ارتفعت حيطانها امر بالتراب فقلب فالقي في جوفه فلذلك صار البيت مرتفعا يصعد اليه بالدرج

آپ نے داغ بیل ڈالی اور مزدوروں کو کھودنے کا حکم دیا اس کے بعد وہ سانپ غائب ہو گیا اور لوگوں نے کھودنا شروع کیا جب قواعد تک پہنچے تو حضرت نے فرمایا اب تم ہٹ جاؤ وہ ہٹ گئے آپ بنیاد کے پاس گئے اور اسے اپنے لباس سے ڈھانپ دیا پھر مزدوروں کو بلایا اور فرمایا یہاں بنیاد رکھو جب اس کی دیواریں کچھ بلند ہو گئیں تو جتنا ملبہ تھا اسے ان کے اندر بھر دیا جس سے خانہ کعبہ اتنا اونچا ہو گیا کہ سیڑھیوں سے چڑھا جاتے

باب

آیات بینات

١ - قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل ان اول بيت وضع للناس للذي ببكة مباركا وهدى للعالمين فيه آيات بينات ما هذه الآيات البينات قال مقام ابراهيم حيث قام على الحجر فاثرت فيه قدماه والحجر الاسود ومنزل اسمعيل عليه السلام

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا آیہ ان اول بیت الخ میں آیات بینات سے کیا مراد ہے فرمایا مقام ابراہیم یعنی وہ پتھر جس پر نشان قدم ابراہیم ہے اور حجر اسود اور منزل اسمٰعیل۔

٢ - قال قلت لابي جعفر عليه السلام قد ادركت الحسين صلوات الله عليه قال نعم اذكر وانا معه في المسجد الحرام وقد دخل فيه السيل والناس يقومون على المقام يخرج الخارج يقول قد ذهب به السيل ويخرج منه الخارج فيقول هو مكانه قال فقال لي يا فلان ما صنع هؤلاء فقلت اصلحك الله يخافون ان يكون السيل قد ذهب بالمقام فقال ناد ان الله قد جعله علما

زرارہ کہتے ہیں میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہا کیا آپ نے امام حسین علیہ السلام کو دیکھا ہے فرمایا ہاں مجھے یاد آتا ہے میں مسجد الحرام میں حضرت کے ساتھ تھا کہ سیلاب اس میں داخل ہوا لوگ مقام ابراہیم پر کھڑے تھے کوئی باہر نکلنے والا کہتا تھا مقام ابراہیم بہہ گیا کوئی کہتا تھا اپنی جگہ پر ہے حضرت نے پوچھا لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا لوگ خائف ہیں اس سے کہ سیلاب مقام ابراہیم کو بہا لے جائے گا فرمایا پکار کر کہو اللہ نے نشان قرار دیا ہے

لم يكن ليذهب به فاستقروا وكان موضع المقام الذي وضعه ابراهيم عليه السلام عند جدار البيت فلم يزل هناك حتى حوّله اهل الجاهلية الى المكان الذي هو فيه اليوم فلما فتح النبي صلى الله عليه وآله مكة ردّه الى الموضع الذي وضعه ابراهيم عليه السلام فلم يزل هناك الى ان ولي عمر بن الخطاب فسأل الناس من منكم يعرف المكان الذي كان فيه المقام فقال رجل انا قد كنت اخذت مقداره بنسع فهو عندي فقال ائتني فاتاه به فقاسه ثم ردّه الى المكان رتق)

سیلاب اسے بہا نہیں سکتا اپنے مقام پر ٹھہرے رہیں اور مقام کی وہ جگہ جہاں ابراہیم علیہ السلام نے رکھا تھا خانہ کعبہ کی دیوار کے پاس تھا اور وہ وہیں رہا یہاں تک کہ اہل جاہلیت نے اس جگہ سے ہٹا کر دوسری جگہ رکھ دیا۔ جب مکہ فتح ہوا تو پھر اسی جگہ پر رکھا گیا جہاں ابراہیم نے رکھا تھا وہ عمر کے وقت تک وہیں رہا انھوں نے لوگوں سے کہا کوئی تم میں سے جو مقام ابراہیم کی اصلی جگہ جانتا ہو ایک شخص نے کہا اس کی بیت سے دوری کا ایک ناپ میرے پاس ہے انھوں نے کہا لے آؤ پس پتھر کو اٹھا کر اسی کے لحاظ سے لگا دیا گیا

باب ۱۱

نادر

۱۔ ان امير المؤمنين عليه السلام سئل عن الوقوف بالجبل لم لم يكن في الحرم فقال لان الكعبة بيته والحرم بابه فلما قصدوه وافدين وقفهم بالباب يتضرعون قيل له فالمشعر الحرام لم صار في الحرم قال لانه لما اذن لهم بالدخول وقفهم بالحجاب الثاني فلما طال تضرعهم بها اذن لهم بتقريب قربانهم فلما قضوا تفثهم تطهروا بها من الذنوب التي كانت حجابا بينهم وبينه اذن لهم بالزيارة على الطهارة قيل له فلم حرم الصيام ايام التشريق قال لان القوم زوار الله وهم في ضيافته

امیرالمومنین علیہ السلام سے پوچھا گیا جبل پر ٹھہرنے کے متعلق کہ جب وہ داخل حرم نہیں تو کیوں فرمایا کعبہ اللہ کا گھر ہے اور حرم اس کا دروازہ ہے۔ جب آنے والے آنے کا ارادہ کریں تو ان کو دروازہ پر تضرع و زاری کرنی چاہیے پوچھا گیا اور مشعر الحرام کو داخل حرم کیوں کیا گیا فرمایا اذن دخول کے حجاب ثانی کے پاس ٹھہرنا چاہیے جب انکی تضرع و زاری زیادہ ہو تو ان کو اجازت دی جائے قربانی کی جب اس طرح وہ اپنے نفس کی کثافت دور کر لیں اور گناہوں سے پاک ہو جائیں جو حجاب بنے ہوئے تھے ان کے اور خدا کے درمیان تو اذن دیا جائے زیارت کعبہ کا کہا گیا روزہ کیوں حرام ہوا ایام تشریق میں فرمایا اس لئے کہ لوگ زائرین خدا ہیں گو اس کے مہمان ہوتے ہیں

ولا یجمل بمضیف ان یصوموا اضیافه قیل له ما التعلق باستار الکعبة لای معنی هو قال مثل رجل له عند اخیه جنایة وذنب فهو یتعلق بثوبه یتضرع الیه ویخضع له ان یتجافی عن ذنبه (مجہول)

اور میزبان کے لئے یہ اچھا نہیں کہ اس کا مہمان روزے سے ہو۔ پوچھا گیا کعبہ کے پردوں سے تعلق رکھنے کا کیا مطلب ہے؟ فرمایا جب کسی کا آخری گناہ ہو جاتا ہے تو اسکو چاہیے غلاف کعبہ پکڑ کے گریہ و زاری کرے تاکہ ہر گناہ سے دور ہو جائے۔

۲ عن ابی جعفر علیه السلام قال ان المزدلفة کانت بلاد الله هواما فاذا کانت لیلة الترویة نادی مناد من عند الله یا معشر الهوام ان ستن عن وفد الله قال فیخرج فی الجبال فلتسعها حیث لا تری فاذا انصرف الحاج عادت (ض)

فرمایا حضرت ابو جعفر نے کہ مزدلفہ کثیر بلاد اللہ ہے جب شب ترویہ آتی ہے تو اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے اے کیڑے مکوڑو خدا کی بارگاہ میں آنے والوں سے دور ہو جاؤ پس وہ پہاڑوں سے نکل کر غیر معلوم جگہ میں چلے جاتے ہیں اور ان کے جانے کے بعد آجاتے ہیں

باب ۱۲

اللہ نے مکہ کو صاحب حرمت بنایا ؟

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان قریشا لما هدموا الکعبة وجدوا فی قواعده حجرا فیه کتاب لم یحسنوا قراءته حتی دعوا رجلا فقرأه فاذا فیه انا الله ذو بکة حرمتها یوم خلقت السماوات والارض ووضعتها بین هذین الجبلین وحففتها بسبعة املاك حفا (ص)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جب قریش نے کعبہ کو گرایا تو اس کی بنیادوں میں ایک پتھر پایا جس پر کچھ لکھا تھا لیکن لوگ پڑھ نہ سکے ایک شخص کو تلاش کیا اس نے پڑھا میں مکہ کا مالک ہوں میں نے اسے صاحب حرمت بنایا ہے جس دن آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور میں نے اس کو ان دو پہاڑوں کے درمیان رکھا ہے اور اس کا طواف کرتے ہیں سات فرشتے

۲۔ قال سمعت ابا جعفر علیه السلام یقول حرم الله حرمه ان یختلی خلاه او یعضد شجره الا الاذخر او یصاد طیره (موثق)

فرمایا حضرت نے اللہ نے حرام کیا ہے کہ اس کو کہ حرم کے اندر کی گھاس پامال کی جائے سوائے سوکھی گھاس کے اور درخت نہ کاٹا جائے اور پرندہ کا شکار کیا جائے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لما قدم رسول الله صلی الله علیه وآله مکة یوم افتتحها

فرمایا جب رسول اللہ فتح مکہ کے بعد مکہ میں آئے تو آپ نے

فتح باب الكعبة. فامر بصور في الكعبة فطمست ثم اخذ بعضادتي الباب فقال لا اله الا الله وحده لا شريك له صدق وعده ونصر عبده وهزم الاحزاب فما تقولون وما ذا تظنون قالوا نظن خيرا ونقول خيرا اخ كريم وابن اخ كريم وقد قدرت قال فاني اقول كما قال اخي يوسف لا تثريب عليكم اليوم وهو ارحم الراحمين الا ان الله قد حرم مكة يوم خلق السموات والارض فهي حرام بحرام الله الى يوم القيامة لا ينفر صيدها ولا يعضد شجرها ولا يختلى خلاها ولا تحل لقطتها الا لمنشد فقال العباس يا رسول الله الا الاذخر فانه للقبر والبيوت فقال رسول الله صلى الله عليه وآله الا الاذخر (موثق)

کعبہ کو کھولا اور حکم دیا کہ جو تصویریں بنی ہوئی ہیں مٹا دی جائیں اور دروازہ کا بازو پکڑ کر فرمایا لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ اس نے اپنے وعدہ کو پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور مخالف گروہوں کو شکست دی۔ اب بتاؤ تم کیا کہتے ہو اور میرے متعلق کیا گمان رکھتے ہو انھوں نے کہا نیکی کرنے کا آپ ہمارے اخ کریم ہیں اور اخ کریم کے فرزند ہیں آپ کو ہم پر ہر طرح کی قدرت ہے فرمایا میں بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف نے کہا تھا کہ اب تم پر کوئی گناہ نہیں اللہ رحم کرنے والا ہے آگاہ ہو کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کو پیدا کیا ہے مکہ کو صاحب حرمت بنایا ہے پس وہ قیامت تک بحرمت ایزدی محترم ہے اس میں شکار نہ کیا جائے اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کا سبزہ نہ کچلا جائے اور اس میں گری پڑی چیز اٹھانا حلال نہیں مگر اعلان کرنے والے کے لئے عباس نے کہا یا رسول اللہ کیا اذخر (ایک قسم کی خوشبودار گھاس جسے قبروں میں رکھتے ہیں گو نوحہ کرکے اپنے گھروں میں رکھتے ہیں) بھی یہ قبروں میں اور گھروں میں کام آتی ہے فرمایا سوائے اذخر کے۔

۳۔ قال رسول الله صلى الله عليه وآله يوم فتح مكة ان الله حرم مكة يوم خلق السموات والارض وهي حرام الى ان تقوم الساعة ولم تحل لاحد قبلي ولا تحل لاحد بعدي ولم تحل الا ساعة من نهار (حسن)

روز فتح مکہ رسول اللہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے آسمان و زمین کی پیدائش کے وقت سے خانہ کعبہ کو محترم بنایا ہے اور وہ محترم رہے گا روز قیامت تک مجھ سے پہلے اور نہ میرے بغیر احرام داخل ہونا حلال نہیں سوائے دن میں ایک ساعت کے لئے۔

باب ۱۳

حرم خدا میں داخل ہونے والے کے لئے امان ہے

ا۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عز وجل ومن دخلہ کان اٰمنا البیت عنی ام الحرم قال من دخل الحرم من الناس مستجیرا بہ فھو اٰمن من سخط اللہ ومن دخلہ من الوحش والطیر کان اٰمنا من ان یھاج او یوذی حتی یخرج من الحرم (حسن)

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا اور کہا یہاں مراد خانہ کعبہ ہے یا حرم فرمایا جو حرم میں پناہ لینے کے لئے داخل ہوا وہ غضب الٰہی سے امن میں رہا اور جو وحشی جانور یا پرندہ اس میں داخل ہوگا نہ اسے ہنکایا جائے گا نہ ایذا پہنچائی جائے گی جب تک وہ اس سے نہ نکلے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عز وجل ومن دخلہ کان اٰمنا قال اذا احدث العبد فی غیر الحرم جنایۃ ثم فر الی الحرم لم یسع لاحد ان یاخذہ فی الحرم ولکن یمنع من السوق ولا یبایع ولا یطعم ولا یسقی ولا یکلم فانہ اذا فعل ذلک یوشک ان یخرج فیوخذ واذا جنی فی الحرم جنایۃ اقیم علیہ الحد فی الحرم لانہ لم یدع للحرم حرمۃ (حسن)

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا فرمایا جب کوئی بندہ حرم کے علاوہ کسی جگہ کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر حرم میں آ جائے تو کسی کو یہ حق نہیں کہ اسے حرم کے اندر گرفتار کر لے ہاں اسے خرید و فروخت اور کھانے پینے سے اور بات کرنے سے منع کریں اور اس کے بعد جب وہ نکلے تو پکڑ لیں اور اگر حرم کے اندر جرم کرے تو وہیں اس پر حد جاری کریں کیونکہ اس نے حرم خدا کی حرمت کو ضائع کیا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عز وجل ومن دخلہ کان اٰمنا قال ان سرق سارق بغیر مکۃ او جنی جنایۃ علی نفسہ ثم فر الی مکۃ لم یوخذ ما دام فی الحرم حتی یخرج منہ ولکن یمنع من السوق ولا یبایع ولا یجالس حتی یخرج منہ فیوخذ وان احدث فی الحرم ذلک الحدث اخذ فیہ (ع)

میں نے پوچھا اس آیت کا مطلب فرمایا اگر کوئی مکہ کے علاوہ کہیں اور چوری کرے یا اپنے نفس کے متعلق کوئی گناہ کرے اور بھاگ کر مکہ آ جائے تو جب تک حرم کے اندر رہے گا پکڑا نہ جائے گا جب تک خود نہ نکلے لیکن نہ تو اس کے ساتھ خرید و فروخت کی جائے گی اور نہ ہمنشینی۔ جب وہ باہر نکلے تو پکڑ لیا جائے اور اگر حرم کے اندر ارتکاب جرم کرے تو وہیں پکڑ لیا جائے

باب ۱۴۱

مکہ میں الحاد وارتکاب جرم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اُتی ابو عبد اللہ علیہ السلام فی المسجد فقیل لہ انّ سبعًا من سباع الطیر علی الکعبۃ لیس یمرّ بہ شئی من حمام الحرم الاّ ضربہ فقال انصبوا لہ واقتلوہ فانہ قد الحدَ (حسن)

امام علیہ السلام مسجد میں تشریف لائے تو آپ سے کہا گیا کہ ایک شکاری پرندہ کعبہ کے اوپر بیٹھا ہے جو کبوتر حرم پر سے گزرتی ہے وہ اسے مارتا ہے فرمایا اسے پکڑو اور قتل کردو کیونکہ اس نے جنگ کی ہے

۲۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عزّ وجلّ ومن یرد فیہ بالحاد بظلم قال کل ظلم الحاد وضرب الخادم فی غیر ذنب من ذلک الحاد (حسن)

میں نے اس آیت کے متعلق حضرت سے پوچھا فرمایا ہر ظلم الحاد ہے اور بے گناہ اپنے خادم کو مارنا یہ بھی الحاد ہے۔

۳۔ قال سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قولہ عزّ وجلّ "ومن یرد فیہ بالحاد بظلم نذقہ من عذاب الیم" فقال کل ظلم یظلمہ الرجل نفسہ بمکۃ من سرقۃ او ظلم احد او شئی من الظلم فانی اراہ الحادا ولذلک کان ینفی ان یسکن الحرم (مجہول)

میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا فرمایا ہر ظلم جو کوئی اپنے نفس پر کرتا ہے مکہ کے اندر چوری ہو یا کسی قسم کا ظلم کسی پر کرے تو میں اسے الحاد سمجھتا ہوں ایسے شخص کو مکہ سے نکال باہر کیا جائے۔

۴۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل قتل رجلا فی الحلّ ثم دخل الحرم فقال لا یقتل ولا یطعم ولا یسقی ولا یبایع ولا یؤوی حتی یخرج من الحرم فیقام علیہ الحد قلت فما تقول فی رجل قتل فی الحرم او سرق قال یقام علیہ الحد فی الحرم صاغرًا انہ لم یر للحرم حرمۃ وقد قال اللہ عزّ وجلّ فمن اعتدی علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدی علیکم فقال ھذا ھو فی الحرم فقال لا عدوان الا علی الظالمین (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے ایک شخص کو مقام حل میں قتل کیا اور اس کے بعد وہ حرم میں داخل ہوگیا فرمایا وہاں اس کو قتل نہ کیا جائے بلکہ اسے نہ کھانے کو دیا جائے نہ پینے کو نہ اس سے خرید و فروخت کی جائے یہاں تک کہ وہ حرم سے باہر آئے اس وقت اس پر حد جاری کی جائے میں نے کہا اور اس کے بارہ میں کیا حکم ہے جو حرم کے اندر قتل کرے یا چوری کرے فرمایا حرم ہی میں اس پر حد جاری کی جائے خدا فرماتا ہے جو تم پر ظلم کرے تم بھی اس پر کرو مگر اتنا ہی جتنا اس نے کیا ہے اور چونکہ امام علیہ السلام حرم میں تھے آپ نے فرمایا نہیں ہے سزا مگر ظالموں کے لیے

باب ۱۵

مکہ میں ہتھیار لیجانا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا ینبغی ان یدخل الحرم بسلاح الا ان یدخلہ فی جوالق او یغیبہ یعنی یلف علی الحدید شیئاً (حسن)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئلتہ عن الرجل یرید مکۃ او المدینۃ یکرہ ان یخرج معہ بالسلاح قال لا باس بان یخرج بالسلاح من بلدہ ولکن اذا دخل مکۃ لم یظہرہ (۴)

فرمایا حضرت نے کہ حرم میں ہتیاروں کے ساتھ داخل ہونا چاہیے ہاں اگر وہ نیاموں میں ہوں یا کسی چیز میں لپٹے ہوئے ہوں تو مضائقہ نہیں

میں نے کہا ایک شخص مکہ یا مدینہ جانے کا ارادہ رکھتا ہے کیا یہ مکروہ ہے کہ وہ ہتیار لے کر نکلے فرمایا اپنے شہر سے لے کر چلنے میں کوئی حرج نہیں لیکن جب داخل مکہ ہو تو انکو چھپالے

باب ۱۶

لباس کعبہ کا پہننا

۱۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عما یصل الینا من ثیاب الکعبۃ ہل یصلح لنا ان نلبس شیئا منہا قال تصلح للصبیان والمصاحف والمخدۃ تبتغی بذلک البرکۃ انشاء اللہ وفی روایۃ انہ یجوز استعمالہ وبیع بقیتہ (ض)

میں نے پوچھا کہ لباس کعبہ سے اگر کچھ ملجائے تو کیا ہم اُ کوئی چیز از قسم لباس بناکر پہن سکتے ہیں فرمایا چھوٹے بچوں کے لئے حصول برکت کے واسطے یا قرآن کا جزدان یا جلد پر چڑھانا اور ایک روایت میں ہے کہ اس کا استعمال کرنا اور فروخت کرنا جائز ہے

باب ۱۷

کعبہ کی مٹی یا سنگریزہ اٹھا کر لیجانا مکروہ ہے

۱۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول

حضرت نے فرمایا

لا ینبغی لاحد ان یاخذ من تربة ما حول الکعبة وان اخذ من ذلک شیئاً ردّہ (ح)

کسی کے لئے سزاوار نہیں کہ کعبہ کے اردگرد کی مٹی اٹھائے اور اگر اٹھائی ہے تو اسے لوٹا دے۔

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اخذت سکا من سک المقام وترابا من تراب البیت وسبع حصیات فقال بئس ما صنعت اما التراب والحصا فردّہ (ض)

میں نے حضرت سے کہا میں مقام ابراہیم سے کچھ خوشبو اور بیت اللہ کی مٹی اور سات کنکریاں لے لی ہیں فرمایا برا کیا مٹی اور کنکریاں واپس کرو

۳۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان عمّی کنس الکعبة واخذ من ترابھا فنحن نتداوی بہ فقال ردّہ الیھا (ض)

میں نے کہا میرا چچا بیت اللہ میں جھاڑو دیتا ہے اور اس کی خاک رکھ لیتا ہے کہ کیا ہم اس سے علاج امراض کر سکتے ہیں فرمایا اسے لوٹا دو

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اخرج من المسجد فی ثوبی حصاة قال فردّھا او اطرحھا فی مسجد (مرسل)

میں نے کہا میں مسجد نبوی سے نکلتا ہوں تو میرے لباس میں کچھ کنکریاں ہوتی ہیں فرمایا انہیں لوٹا دو یا کسی مسجد میں رکھ دو

باب ۷۱
مکہ میں کراہت قیام

۱۔ عن ابی جعفر ع لا ینبغی للرجل ان یقیم بمکة سنة قلت کیف اصنع قال یتحول عنھا ولا ینبغی لاحد ان یرفع بناءً فوق الکعبة (ح)

فرمایا کسی شخص کو نہیں چاہیئے کہ وہ ایک سال مکہ میں قیام کرے اور نہ یہ کہ کعبہ کے اوپر کوئی عمارت بنائے

وروی ان المقام بمکة یقسی القلوب

ایک روایت میں ہے کہ مکہ میں قیام دلوں کو سخت بنا دیتا ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا فرغت من نسکک فارجع فانہ اشوق لک الی الرجوع (مرسل)

فرمایا جب تم اعمال حج سے فارغ ہو جاؤ تو واپس جاؤ تاکہ پھر آنے کا شوق باقی رہے

باب ۱۹
شجر حرم

۱- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا تنزع من شجرۃ مکۃ الا النخل و شجر الفاکھۃ

فرمایا حضرت نے مکہ کے درخت سے کوئی چیز نہ توڑی جائے سوائے خرمہ یا پھل والے درختوں کے پھل کے

۲- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کل شئی ینبت فی الحرم فھو حرام علی الناس اجمعین (حسن)

فرمایا ہر وہ شے جو حرم میں اُگے تو وہ تمام لوگوں پر حرام ہے

۳- قلت لابی جعفر علیہ السلام الرجل یدخل مکۃ فیقطع من شجرھا قال اقطع ما کان داخلاً علیک ولا تقطع ما لم یدخل منزلک علیک (ض)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو مکہ میں داخل ہوا وہاں کا درخت کاٹے فرمایا جو حصہ تمہارے گھر میں ہے اسے کاٹو اور جو تمہارے گھر سے خارج ہے اسے قطع نہ کرو

۴- قلت لابی عبداللہ علیہ السلام شجرۃ اصلھا فی الحل وفرعھا فی الحرم فقال حرم اصلھا لمکان فرعھا قلت فان اصلھا فی الحرم وفرعھا فی الحل فقال حرم فرعھا لمکان اصلھا (حسن)

میں نے کہا ایک درخت کی جڑ مقام حل میں ہے اور شاخ حرم میں فرمایا جڑ کا احترام کیا جائے گا شاخ کی وجہ سے میں نے کہا اگر اصل حرم میں ہو اور شاخ حل میں فرمایا شاخ کا احترام کیا جائے گا اصل کی وجہ سے

۵- عن ابی عبداللہ علیہ السلام یخلی عن البعیر فی الحرم یاکل ما شاء (حسن)

فرمایا اونٹ کو حرم میں چھوڑ دو کہ جو چاہے کھائے۔

۶- عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی الشجرۃ یقلعھا الرجل من منزلہ فی الحرم فقال ان بنی المنزل والشجرۃ فیہ فلیس لہ ان یقلعھا وان کانت نبتت فی منزلہ وھو لہ فلیقلعھا (ض)

میں نے پوچھا اس درخت کے بارہ میں جسے ایک شخص جس کا گھر حرم میں ہے اکھاڑتا ہے فرمایا اگر اس نے گھر بنایا اور وہ درخت پہلے سے وہاں تھا تو اسے نہیں اکھاڑ سکتا اور اگر گھر بنانے کے بعد پیدا ہوا ہے تو اکھاڑ سکتا ہے

باب ۲۰
حرم میں کیا ذبح کیا جائے اور کیا نکالا جائے

۱- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا یذبح بمکۃ

فرمایا نہ ذبح کیا جائے مکہ میں

إلا الإبل والبقر والغنم والدجاج (ص)

مگر اونٹ، گائے، بکری اور مرغی

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال ما كان يصف من الطير فليس لك ان تخرجه وما كان لا يصف فلك ان تخرجه قال وسألته عن دجاج الحبش قال ليس من الصيد انما الصيد ما طار بين السماء والارض (حسن)

فرمایا جو پرندے صف باندھ کر اڑتے ہیں تو ان کو حرم سے باہر نہیں نکالا جائے گا اور جو پرواز نہیں کرتے ان کو نکال دیا جائے۔ میں نے کہا اور حبشی مرغی فرمایا وہ شکار میں داخل نہیں۔ شکار میں داخل وہ پرندے ہیں جو آسمان اور زمین کے درمیان اڑتے ہیں

۳- قال سئل ابو عبد الله عليه السلام وانا حاضر عن الدجاج الحبشي يخرج به من الحرم فقال لا بأس انها لا تستقل بالطيران (حسن)

ایک شخص نے حبشی مرغی کے متعلق پوچھا جو حرم سے نکالی جائے فرمایا کچھ حرج نہیں کیونکہ وہ مستقل پرواز کرنے والی نہیں۔

باب ۲۱

حرم میں شکار کرنا اور اس کا کفارہ

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا كنت حلالاً فقتلت الصيد في الحل ما بين البريد الى الحرم فعليك جزاؤه وان فقأت عينه او كسرت قرنه او جرحته تصدقت بصدقة

فرمایا حضرت نے اگر تم محل ہو اور مقام حل میں برید اور حرم کے درمیان تم نے شکار کیا تو اس کا بدلہ دینا ہوگا اور اگر آنکھ پھوڑ دی ہے یا سینگ توڑ دیا ہے تو صدقہ دینا ہوگا۔

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اهدى له حمام اهلي وهو في الحرم فقال ان هو اصاب منه شيئاً فليتصدق بثمنه نحواً مما كان يسوى في القيمة (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جسے حرم کے اندر کسی نے پالتو کبوتر کا ہدیہ دیا ہو فرمایا اگر اس نے جانور کو ہلاک کیا ہے تو اس کی قیمت کی رقم تصدق کرے

۳- قال قلت لغلام لنا هيئ لنا غداءً فأخذ اطياراً من الحرم فذبحها وطبخها فاخبرت ابا عبد الله عليه السلام فقال ادفنها وافد عن كل طائر منها (ض)

میں نے کہا میں نے اپنے غلام سے کہا کھانا تیار کر اس نے حرم کا ایک پرندہ پکڑ کر ذبح کیا اور پکا لیا حضرت نے فرمایا اس کھانے کو دفن کر دو اور اسی جنس کا ایک پرندہ بدلہ میں دو

۴- عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل

حضرت سے پوچھا گیا

عن الصيد يصاد في الحل ثم يجاء به الى الحرم وهو حيّ فقال اذا ادخله الى الحرم حرم عليه كله وامساكه فلا تشترينّ في الحرم الا مذبوحاً ذبح في الحل ثم جيء به الى الحرم مذبوحاً فلا بأس للحلال (م)

اس شکار کے متعلق جو حل میں کیا جائے پھر حرم میں لایا جائے فرمایا جب حرم میں لایا جائے تو اس پر کھانا حرام ہے اور اس کا روکے رہنا بھی۔ حرم میں خریدا نہ جائے مگر اس کا گوشت جو بمقام حل میں ذبح کیا گیا ہو پھر حرم میں لایا جائے تو وہ اس شخص کے لئے جائز ہے جو احرام باندھے ہوئے نہ ہو۔

۵ - سال اباجعفر عليه السلام عن رجل اهدي له حمامة في الحرم مقصوصة فقال ابو جعفر عليه السلام انتفها واحسن اليها واعلفها حتى اذا استوى ريشها فخل سبيلها (ض)

امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس حرم میں ایک کبوتر کا ہدیہ لایا گیا جس کے پر کٹے ہوئے تھے آپ نے فرمایا اس کے کٹے پر نوچ دے اور اسے دانہ پانی دے اور جب تک اس کے نئے پر پھوٹیں اسے اچھا برتاؤ کر جب نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے چھوڑ دینا۔

۶ - قال كنا جماعة فاشترينا طيراً فقصصناه ودخلنا به مكة فعاب ذلك علينا اهل مكة فارسل كرب ... الى ابي عبد الله عليه السلام فسأله فقال استودعوه رجلاً من اهل مكة مسلماً او امرأة مسلمة فاذا استوى خلوا سبيله (مجهول)

ہماری جماعت نے ایک پرندہ خریدا ہم نے اس کو قینچ کر دیا اور لے کر مکہ آئے اہل مکہ نے ہم پر اعتراض کیا کرب نے حضرت ابو عبداللہ سے اس کے متعلق پوچھا فرمایا وہاں کسی مسلمان مرد یا عورت کی سپرد کر دو اور جب اس کے نئے پر پھوٹ آئیں تو اسے آزاد کر دو

۷ - عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال من اصاب طيراً في الحرم وهو محلّ فعليه القيمة والقيمة درهم يشترى به علفاً لحمام الحرم (ص)

امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو محل حرم کے اندر کسی پرندے کو اذیت دے تو اس پرندہ کی قیمت اسے درہم کی صورت میں دینی ہوگی اور اس قیمت سے طیور حرم کے لئے غلہ خرید کیا جائے گا۔

۸ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال في رجل ذبح حمامة من حمام الحرم قال عليه الفداء قلت فيأكله قال لا قلت فيطرحه قال اذا يكون عليه فداء آخر قلت فما يصنع به قال يدفنه (مجهول)

راوی نے پوچھا اس شخص کے بارے میں جو حرم کے کبوتر کو ذبح کر لے فرمایا اسے فدیہ دینا ہوگا میں نے کہا پھر کھالے فرمایا نہیں اس صورت میں اسے دوسرا فدیہ دینا پڑ جائے گا میں نے کہا پھر کیا کرے فرمایا دفن کر دے

۹ - عن ابي جعفر عليه السلام قال سالته عن رجل خرج بطير من مكة الى الكوفة قال يردّه الى مكة (حسن)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص مکہ سے پرندہ لے کر کوفہ گیا فرمایا اسے لوٹا دینا چاہیے۔

۱۰ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الحمامة درهم وفی الفرخ نصف درهم وفی البيضة ربع درهم (حسن)

فرمایا کبوتر کا کفارہ ایک درہم ہے چوزہ کا نصف درہم اور انڈے کا ¼ درہم

۱۱ - سالت عن رجل اصاب طيرا فی الحل فاشتراه فادخله الحرم فمات فقال ان كان حين ادخله الحرم خلى سبيله فمات فلا شیء عليه وان كان امسكه حتى مات عنده فی الحرم فعليه الفداء (ض)

اگر کسی مقام حل میں پرندہ پکڑا اور ایک شخص اسے خرید کر داخل حرم ہوا اور وہ مرجائے فرمایا اگر حرم میں آ کر اسے آزاد کر دیا تھا اور پھر وہ مرگیا تو کوئی کفارہ نہیں اور اگر روکے رہا اور مرگیا تو کفارہ دینا ہوگا۔

۱۲ - سالت ابا الحسن علیه السلام عن رجل رمی صيدا فی الحل فمضی برميته حتى دخل الحرم فمات أعليه جزاؤه قال لا ليس عليه جزاؤه لانه رمی حيث رمی وهو له حلال انما مثل ذلك مثل رجل نصب شركا فی الحل الی جانب الحرم فوقع فيه صيد فاضطرب الصيد حتى دخل الحرم فليس عليه جزاؤه لانه كان بعد ذلك شیء فقلت له هذا القياس عند الناس فقال انما شبهت لك شيئا بشیء (م)

میں نے پوچھا ایک شخص نے شکار کے تیر مارا مقام حل میں وہ تڑپ کر حرم میں داخل ہوگیا اور وہاں مرگیا فرمایا کیا اس پر فدیہ ہے فرمایا نہیں اس لئے کہ جب اس نے تیر مارا تو وہ اس کے لئے حلال تھا اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو جال مقام حل میں بچھائے حرم کی سمت اس میں شکار آ پھنسے اور وہ تڑپ کر نکل جائے اور حرم میں پہنچ ہو تو اس پر کفارہ نہیں کیونکہ یہ امر بعد میں واقع ہو میں نے کہا لوگوں کا قیاس یہی ہے فرمایا نہیں ایک شے کا شبہ دوسری پر ہوا۔

۱۳ - قال سئلته عن قوم قفلوا علی طائر من حمام الحرم الباب فمات قال عليهم بقيمة كل طير نصف درهم يعلف به حمام الحرم (م)

میں نے کہا کچھ لوگوں نے حرم کے ایک کبوتر پر دروازہ بند کرلیا اور وہ مرگیا فرمایا ان پر پورے کبوتر کی قیمت نصف درہم کفارہ ہوگا جس سے حرم کے کبوتروں کو دانہ دیا جائے گا

۱۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل فی الحرم رمی صيدا خارجا من الحرم فقتله قال عليه الجزاء لان الآفة جاءته من قبل الحرم قال وسئلته عن رجل رمی صيدا خارجا من الحرم فی الحل فتحامل الصيد حتى دخل الحرم فقال لحمه حرام مثل الميتة (م)

میں نے اس شخص کے لئے پوچھا جو حرم میں حل ہوا اور حرم کے باہر والے شکار کو تیر مارے اور وہ مرجائے فرمایا اس پر کفارہ ہے کیونکہ طائر پر جو آفت آئی وہ حرم کی طرف سے آئی ہے میں نے پوچھا ایک شخص نے حرم کے باہر سے تیر مارا مقام حل سے شکار بھاگ کر حرم میں داخل ہوگیا فرما اس کا گوشت مردار کی طرح حرام ہے

۱۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سمعته يقول فی حمام مكة الطير الاهلی غير حمام الحرم من ذبح طيرا منه وهو غير محرم فعليه ان يتصدق

فرمایا مکہ کے پالتو کبوتر کے متعلق جو حرم کے کبوتروں میں سے نہ ہو کہ جو بغیر احرام کی حالت کے اسے ذبح کرے گا تو اس کو صدقہ دینا ہوگا

بصدقة افضل من ثمنه فان كان محرماً فشاة عن كل طير (موثق)

جو اس کی قیمت سے زیادہ ہو اگر بحالت احرام ایسا کیا ہے تو ایک بکری ہر طایر کے بدلہ میں دینی ہوگی۔

۱۶ قلت ان لی اخا اشتری حماماً من المدینة فذهبنا بها الی مكة فاعتمرنا واقمنا الی الحج ثم اخرجنا الحمام من مكة الی الكوفة فعلینا فی ذلك شئ قال للرسول انی اظنهن كن فرهة قال یذبح مكان كل طیر شاة (موثق)

میں نے کہا میرا ایک بھائی ہے اس نے کچھ کبوتر مدینہ سے خریدے ہم ان کو لے کر مکہ گئے عمرہ بجا لائے اور حج کے لئے وہاں ٹھہرے پھر ہم ان کبوتروں کو لے کر کوفہ گئے تو کیا ہمیں اس کے متعلق کچھ کفارہ دینا ہوگا آپ نے قاصد سے فرمایا یہ ان کے متعلق سستی کی گئی لہذا ہر کبوتر کے مقابل ایک بکری ذبح کی جائے

۱۷- قلت لابی عبد الله علیه السلام رجل نتف حمامة من حمام الحرم قال یتصدق بصدقة علی مسكین ویعطی بالید التی نتف بها فانه قد اوجعه (ضعیف)

میں نے کہا ایک شخص نے حرم کے ایک کبوتر کے پر نوچ ڈالے فرمایا ایک مسکین کو صدقہ دے اور اسی ہاتھ سے دے جس سے پر اکھاڑے ہیں کیونکہ اسی سے اذیت دی ہے

۱۸- قال قلت لابی الحسن علیه السلام اهدی لنا طایر مذبوح بمكة فاكله اهلنا فقال لا یری به اهل مكة باساً قلت فای شئ تقول انت قال علیهم ثمنه

میں نے کہا ہمارے لئے ایک ذبح کیا ہوا پرندہ تحفۃً بھیجا گیا ہمارے اہل و عیال نے اسے کھا لیا فرمایا اہل مکہ نے اعتراض تو نہیں کیا میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں فرمایا اس کی قیمت اس کو دینی ہوگی

۱۹- قال قلت لابی الحسن علیه السلام نشتری الصقور فندخلها الحرم فلنا ذلك فقال كل ما ادخل الحرم من الطیر مما یصف جناحه فقد دخل فما منه فخل سبیله (مجہول)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام سے کہا کہ ہم نے شکرے خریدے ہم نے حرم میں انہیں چھوڑ دیا فرمایا ہر وہ پرندہ جو پر مار کر اڑتا ہے جب وہ حرم میں داخل ہو جائے تو اسے چھوڑ دو

۲۰- قال كان فی جانب بیتی مكتل فیه بیضتان من حمام الحرم فذهب الغلام فكب المكتل وهو لا یعلم ان فیه بیضتین فكسرهما فخرجت فلقیت عبد الله بن الحسن فذكرت ذلك له فقال تصدق بكفین من دقیق قال ثم لقیت ابا عبد الله علیه السلام بعد فاخبرته فقال ثمن طیرین تعلف به حمام الحرم فلقیت عبد الله بن الحسن فاخبرته فقال صدق فخذ به فانما اخذه عن ابائه

میرے گھر کے ایک کونہ میں زنبیل لٹکی تھی جس میں حرم کے کبوتر کے دو انڈے رکھے تھے لڑکے نے اس زنبیل کو الٹ دیا اسے پتہ نہ تھا کہ اس میں انڈے ہیں وہ اس نے توڑ دئے میں نے عبداللہ بن الحسن سے اس کے متعلق پوچھا انھوں نے کہا دو مٹھی آٹا دیدو پھر میں حضرت ابوعبداللہ سے ملا حضرت نے فرمایا دو پرندوں کی قیمت دو تاکہ اس سے حرم کے کبوتروں کو دانہ دیا جائے میں نے عبداللہ بن حسن سے کہا انھوں نے کہا تم کو ٹھیک بتایا اپنے آباء

۲۱ - قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن فرخین مسرولین ذبحتهما و انا بمکة فقال لی لم ذبحتهما قلت جاءتنی بهما جاریة من اهل مکة فسالتنی ان اذبحهما وظننت انی بالکوفة ولم اذکر الحرم فقال علیک قیمتهما قلت کم قیمتهما قال درهم و هو خیر منهما (ض)

میں نے کہا مکہ میں میں نے دو چوزے ذبح کیے۔ حضرت نے پوچھا کیوں میں نے کہا مکہ کی ایک کنیز نے مجھ سے ان کے ذبح کرنے کی درخواست کی میں اس خیال میں رہا کہ میں کوفہ میں ہوں حرم کا خیال دل سے نکل گیا فرمایا ان دونوں کی قیمت تم کو دینی ہوگی میں نے کہا وہ کیا ہے فرمایا ایک درہم یہ ان دونوں سے بہتر ہے۔

۲۲ - قال کنا عند ابی عبدالله علیه السلام بمکة و داود بن علی بها فقال ابوعبدالله ع قال لی داود بن علی ما تقول یا اباعبدالله فی قماری اصطدناها و قصیناها فقال تنتف و تعلف فاذا استوت خلی سبیلها (م)

میں نے کہا ہم نے کچھ قمریاں پکڑیں اور ان کو تیغ کر دیا فرمایا ان کے پر نوچ ڈالو ان کو پرورش کرو جب نئے پر پھوٹ آئیں تو ان کو آزاد کر دو۔

۲۳ - قال خرجنا الی مکة فاصطاد النساء قمریة من قماری امج حیث بلغنا البرید فنتف النساء جناحیه ثم دخلوا به مکة فدخل ابوبصیر علی ابی عبدالله علیه السلام فاخبره فقال تنظرون امرأة لا بأس بها فتطعمها الطیر تعلفه و تمسکه حتی اذا استوی جناحاه خلته (موثق)

ہم مکہ کی طرف چلے عورتوں نے ابج (نام مقام) کی ایک قمری پکڑ لی جب مقام برید پر پہنچے تو عورتوں نے اس قمری کے بال و پر نوچ لئے پھر مکہ میں داخل ہوئے ابوبصیر حضرت ابوعبداللہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس امر کی اطلاع دی فرمایا عورتوں کو ہدایت دو کہ وہ اس قمری کو دانہ پانی دیں اور اسکی نگرانی کریں جب اس کے بازو ٹھیک ہو جائیں تو چھوڑ دیں۔

۲۴ - قلت لابی عبدالله علیه السلام ما یکره من الطیر فقال ما صف علی راسک (ح)

میں نے پوچھا طیور میں کس کی حرمت ہے فرمایا جو مستقلاً ڈنے والے ہیں۔

۲۵ - قلت لابی عبدالله علیه السلام رجل قتل اسداً فی الحرم قال علیه کبش یذبحه

میں نے کہا ایک شخص نے شیر کو حرم میں قتل کیا فرمایا ایک بھیڑ کو وہ ذبح کرے

۲۶ - سألته عن رجل اصاب ظبیا فاشتراه فادخله الحرم فمات الظبی فی الحرم فقال ان کان حین ادخله الحرم خلی سبیله فمات فلا شیٔ علیه وان کان امسکه حتی مات عنده فی الحرم فعلیه الفداء

ایک آدمی نے ایک ہرن کو پکڑا دوسرے نے اسے خریدا اور حرم میں داخل کر دیا ہرن وہاں مر گیا فرمایا اگر حرم میں داخل کرکے وقت ہرن کو آزاد کر دیا تھا تو اس کا کوئی کفارہ نہیں اور اگر اسے روکے رہا ہے اور اسی حالت میں وہ مر گیا تو اسے فدیہ دینا ہوگا۔

۲۷ - قال سئلت اباعبدالله علیه السلام عن الفهد

میں نے حضرت سے تیندوے (ایک درندہ) کے متعلق پوچھا

يشتري بني ويخرجه من الحرم فقال كل ما ادخل الحرام من السبع ماسورا فعليك اخراجه

کہ اگر کوئی درندہ چیتا تیندوا داخل حرم ہو جائے فرمایا تم پر اس کا نکال دینا واجب ہے

۲۸ سئل عن شجرة اصلها في الحرم واغصانها في الحل على غصن منها طائر رماه رجل فصرعه قال عليه جزاؤه اذا كان اصلها في الحرام (مجہول)

اگر ایک درخت کی جڑ حرم میں ہو اور شاخیں حل میں اور وہاں کسی شاخ پر بیٹھے طائر کو کوئی مار گرائے فرمایا اس پر جزاء دینا لازم ہوگا

۲۹ سئل سالت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل اصاب صيدا في الحل فربطه الى جانب الحرم فمشى الصيد بر باطه حتى دخل الحرم والرباط في عنقه فاجره الرجل بحبله حتى اخرجه من الحرم والرجل في الحل فقال ثمنه ولحمه حرام مثل الميتة (ض)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے حل میں جانور پکڑا ہو اور اسے حرم کے قریب باندھ دیا ہو۔ وہ جانور مع رسی کے حرم میں چلا جائے رسی اس کی گردن میں ہو وہ شخص مقام حل میں رہ کر اس رسی کو کھینچے اور حرم سے نکال لے فرمایا اسکی قیمت یا اس کا گوشت مردار کی طرح اس پر حرام ہوگا۔

باب ۲۲
لقطۂ حرم

۱ ۔ قال ابو عبد الله عليه السلام اللقطة لقطتان لقطة الحرم تعرف سنة فان وجدت صاحبها والا تصدقت بها ولقطة غيرها تعرف سنة فان جاء صاحبها والا فهي كسبيل مالك (حسن)

گری پڑی چیز دو قسم کی ہے اول جو حرم میں ملے تو ایک سال تک اس کا تعارف کرایا جائے اگر اس کا مالک مل جائے تو اسے دیدے اور نہ ملے تو اسے تصدق کر دے دوسری جو حرم کے علاوہ کہیں ملے تو ایک سال تک اس کا اعلان کرایا جائے اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے اور نہ ملے تو اپنے پاس رکھے۔

۲ - قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل يجد اللقطة في الحرم قال لا يمسها واما انت فلا بأس لانك تعرفها (مجہول)

فضل بن یسار کہتے ہیں میں نے حضرت سے پوچھا اس لقطہ کے متعلق جو حرم میں ملے فرمایا اس کو نہ چھوئے لیکن تمہارے لئے حرج نہیں کیونکہ تم باقاعدہ تعارف کراؤ گے

۳ ۔ قال كنت عند ابي عبد الله عليه السلام فقال له الطيار اني وجدت دينارا في الطواف قد انمحى كتابته فقال هو له

ایک شخص نے پوچھا میں نے طواف کرتے ہوئے ایک دینار پایا جس کی تحریر مٹ گئی تھی فرمایا وہ تم اپنے پاس رکھو

۳۔ محمد بن علی کتبت الی الطیب علیہ السلام انی کنت فی المسجد الحرام فرایت دینارا فاھویت الیہ لاخذہ فاذا انا باٰخر ثم نحیت الحصی فاذا انا بثالث فاخذتھا فعرفتھا فلم یعرفھا احد فما تری فی ذلک فکتب فہمت ما ذکرت من امر الدنانیر فان کنت محتاجا فتصدق بثلثھا وان کنت غنیا فتصدق بالکل۔ (مجہول)

میں نے حضرت کو لکھا میں مسجد الحرام میں تھا میں نے ایک دینار پڑا ہوا دیکھا میں اسے لینے کو جھکا تو دوسرا نظر آیا میں نے کنکریوں کو ٹٹولا تو تیسرا ملا میں نے ان کو لے لیا آپ اس کے بارہ میں کیا فرماتے ہیں حضرت نے لکھا تم نے دیناروں کے متعلق جو لکھا ہے اگر تم محتاج ہو تو ثلث حصہ تصدق کر کے اپنے صرف میں لاؤ اور اگر غنی ہو تو کل تصدق کر دو

باب ۲۳

کعبہ پر نظر کرنا عبادت ہے

۱۔ قال کنت قاعدا الی جنب ابی جعفر علیہ السلام وھو محتب مستقبل الکعبۃ فقال ان النظر الیہ عبادۃ فجاءہ رجل من بجیلۃ یقال لہ عاصم بن عمر فقال لابی جعفر علیہ السلام ان کعب الاحبار کان یقول ان الکعبۃ تسجد لبیت المقدس فی کل غداۃ فقال لہ ابو جعفر علیہ السلام فما تقول فیما قال کعب فقال صدق القول ما قال کعب فقال ابو جعفر علیہ السلام کذبت وکذب کعب الاحبار معک وغضب قال زرارۃ ما رایتہ استقبل احدا یقول کذبت غیرہ ثم قال ما خلق اللہ بقعۃ فی الارض احب الیہ منھا ثم اومی بیدہ نحو الکعبۃ ولا اکرم علی اللہ عز وجل منھا لھا حرم اللہ الاشھر الحرم فی کتابہ یوم خلق السموات والارض ثلثۃ متوالیۃ للحج شوال وذو القعدۃ وذو الحجۃ وشھر مفرد للعمرۃ رجب (حسن)

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے پہلو میں بیٹھا تھا حضرت دو زانو قبلہ رخ بیٹھے تھے آپ نے فرمایا اس کی طرف نظر کرنا عبادت ہے ناگاہ بجیلہ کا ایک شخص عاصم بن عمر سامنے آیا اور کہنے لگا کعب الاحبار کہتا ہے کہ خانہ کعبہ ہر صبح کو سجدہ کرتا ہے بیت المقدس کو حضرت نے فرمایا تم اس بارہ میں کیا کہتے ہو اس نے کہا کعب نے جو کچھ کہا ٹھیک کہا ہے فرمایا تم بھی جھوٹے اور کعب بھی جھوٹا اور آپ نے اظہار غضب کیا زرارہ نے کہا حضرت کے سوا میں نے کسی کو یوں جھوٹا کہتے نہیں دیکھا پھر فرمایا اللہ نے کسی خطۂ زمین کو اپنے لیے اس سے زیادہ محبوب قرار نہیں دیا پھر کعبہ کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا اللہ کے نزدیک اس سے زیادہ مکرم اور کوئی جگہ نہیں وہ حرم خدا ہے اس نے ایک بار حج کے لیے مسلسل تین ماہ کو محترم قرار دیا ہے یعنی شوال۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ کو اور رجب کا ایک مہینہ عمرہ کا ہے۔

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ

فرمایا اللہ نے نہیں پیدا کیا

تبارک و تعالیٰ حول الکعبۃ عشرین و مائۃ رحمۃ منها ستون للطائفین واربعون للمصلین و عشرون للناظرین

کعبہ کے گرد ایک سو بیس رحمتیں رکھی ہیں ان میں ساٹھ طواف کرنے والوں کے لیے ہیں اور چالیس نمازگزاروں کے لیے اور بیس دیکھنے والوں کے لیے

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان الکعبۃ لتحظ کل یوم بغفر لمن طاف بها او حن قلبه الیها او حبسه عنها عذر (مجہول)

فرمایا کعبہ باعث نظر رحمت الٰہی ہے ہر روز گناہ بخشے جاتے ہیں اس کا طواف کرنے والوں کے اور اس کے جس کا دل اس کی طرف مائل ہو یا جس کو کوئی عذر اس سے روکے

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من نظر الی الکعبۃ لم یزل یکتب له حسنة و یمحا عنه سیئة حتی ینصرف ببصره عنها (حسن)

فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے اس کے نام پر ہمیشہ نیکی لکھی جائے گی اور اس کا گناہ محو ہوگا جب تک کہ وہ نظر کعبہ کی طرف سے ہٹائے

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال النظر الی الکعبۃ عبادۃ و النظر الی الوالدین عبادۃ والنظر الی الامام عبادۃ وقال من نظر الی الکعبۃ کتبت له حسنة ومحیت عنه عشر سیئات (حسن)

فرمایا حضرت نے کعبہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے والدین کی طرف نظر کرنا عبادت ہے امام کی طرف نظر کرنا عبادت ہے فرمایا جو کعبہ کی طرف نظر کرے گا تو اس کے لیے ایک حسنہ لکھا جائے گا اور ہر ایک گناہ محو کیا جائے گا

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من نظر الی الکعبۃ بمعرفۃ فعرف من حقنا وحرمتنا مثل الذی عرف من حقها وحرمتها غفر اللہ له ذنوبه وکفاہ ہم الدنیا والآخرۃ (مجہول)

فرمایا جو کعبہ کی طرف معرفت کے ساتھ نظر کرے اور معرفت ہمارے حق اور حرمت کی رکھتا ہو وہ مثل اس کی ہے جو کعبہ کے حق اور حرمت کو پہچانتا ہو تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور امور دنیا و آخرت میں اس کی مدد کرے گا

باب ۲۴

جو اپنے مقروض کو کعبہ میں دیکھے

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألته عن رجل لی علیه مال فغاب عنی زمانا فرأیته یطوف حول الکعبۃ افأتقاضاه مالی قال لا لا تسلم علیه لا تروعه حتی یخرج من الحرم (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص میرا مقروض ہے اور وہ غائب ہو گیا ہے ایک مدت کے بعد میں نے اسے کعبہ میں طواف کرتے ہوئے پایا تو کیا میں اس پر تقاضا کروں فرمایا نہیں اسے سلام بھی نہ کرو اور نہ اسے ذلیل کرو جب تک وہ حرم میں ہے۔

باب ۲۵

کعبہ کو کیا ہدیہ لے جائے

۱۔ قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول ان قوماً اقبلوا من مصر فمات منہم رجل فاوصی بالف درہم للکعبۃ فلما قدم الوصی مکۃ سال فدلوہ علی بنی شیبۃ فاتاہم فاخبرہم الخبر فقالوا قد برئت ذمتک ادفعہا الینا فقام الرجل فسال الناس فدلوہ علی ابی جعفر محمد بن علی علیہما السلام قال ابو جعفر فاتانی فسالنی فقلت لہ ان الکعبۃ غنیۃ عن ہذا انظر الی من ام ہذا البیت فقطع بہ او ذہبت نفقتہ او ضلت راحلتہ او عجز ان یرجع الی اہلہ فادفعہا الی ہؤلاء الذین سمیت لک فاتی الرجل بنی شیبۃ فاخبرہم بقول ابی جعفر علیہ السلام فقالوا ہذا ضال مبتدع لیس یؤخذ عنہ ولا علم لہ ونحن نسئلک بحق ہذا وبحق کذا وکذا لما بلغتہ عنا ہذا الکلام قال فاتیت ابا جعفر علیہ السلام فقلت لہ لقیت بنی شیبۃ فاخبرتہم فزعموا انک کذا وکذا وانک لا علم لک ثم سالونی بالعظیم الا بلغتک ما قالوا قال وانا اسئلک بما سالوک لما اتیتہم فقلت لہم ان من علمی ان لو ولیت شیئاً من امر المسلمین لقطعت ایدیہم ثم علقتہا فی استار الکعبۃ ثم اقمتہم علی المصطبۃ ثم امرت منادیاً ینادی ان ہؤلاء سراق اللہ فاعرفوہم (مجہول)

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے کچھ لوگ مصر سے آئے ان میں سے ایک مر گیا اور یہ وصیت کر گیا کہ ہزار درہم کعبہ کو دے جائیں وصی جب مکہ میں آیا تو لوگوں سے پوچھا کیسے دے جائیں انھوں نے بنی شیبہ کو بتایا وہ ان کے پاس گیا اور اطلاع دی انھوں نے کہا تم اپنے ذمہ داری سے بری ہو جاؤ وہ رقم ہمیں دیدو وہ وہاں سے اٹھا اور کچھ اور لوگوں سے پوچھا انھوں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو بتایا امام فرماتے ہیں وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے پوچھا میں نے کہا کعبہ مال سے بے پرواہ ہے تم تلاش کروا لیے لوگوں کو جو اس گھر کی طرف آنے والے ہوں اور راہ میں لٹ گئے ہوں یا زاد راہ ختم ہو گیا ہو یا اس کی سواری گم ہو گئی ہو ان لوگوں پر وہ رقم صرف کرو جن کا میں نے ذکر کیا وہ شخص پھر بنی شیبہ کے پاس گیا اور حضرتؑ کا قول بیان کیا انھوں نے کہا (معاذ اللہ) وہ گمراہ ہیں بدعتی ہیں ان سے کوئی نہیں پوچھتا وہ جاہل ہیں ہم اس کو حق کی بنا پر تجھ سے مانگتے ہیں تم ہماری بات وہاں لے کیوں گئے۔ وہ شخص کہتا ہے میں پھر ابو جعفر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا وہ لوگ تو ایسا ایسا کہتے ہیں آپ کو جاہل بتایا اور سوال مانگا اور جو انھوں نے کہا وہ میں نے آپ تک پہنچایا۔ حضرتؑ نے فرمایا پھر تم نے کیا کہا میں نے کہا کہ یہ بات میرے علم میں ہے کہ اگر میں نے کسی چیز کا اہل مسلمین میں سے ان کو مالک بنا دیا تو ان کے ہاتھ کاٹے جائیں پھر اس شخص نے کہا آپ نے فرمایا اس مال کعبہ کے پردوں کے پاس رکھو اور انکو صحن میں کھڑا کر کے ندا کرو کہ یہ اللہ کے چور ہیں انہیں پہچان لو

۲ ۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سئلتہ عن رجل جعل جاریتہ ھدیاً للکعبۃ کیف یصنع قال ان ابی اتاہ رجل قد جعل جاریتہ ھدیا للکعبۃ فقال لہ قوّم الجاریۃ او بعھا ثم مر منادیاً یقوم علی الحجر فینادی الا من قصرت بہ نفقتہ او قطع بہ طریقہ او نفد بہ طعامہ فلیأت فلان بن فلان ومرہ ان یعطی اولا اولا حتی ینفد ثمن الجاریۃ (مجہول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا جس نے اپنی کنیز کو تحفۂ کعبہ کو دیا ہو تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد کے پاس بھی ایک ایسا ہی شخص آیا تھا آپ نے اس سے فرمایا اس کنیز کی قیمت کا معاملہ کنیز سے کر یا اسے فروخت کردے اور حجر اسود کے پاس کسی سے ندا کرا کہ جس کا ناد راہ کم ہو گیا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا اس کا کھانا کم ہو گیا ہو تو وہ فلاں بن فلاں سے ملے پس جو لوگ پہلے آئیں انہیں دیتا جائے جب تک وہ ختم نہ ہو۔

۳ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال جاء رجل الی ابی جعفر علیہ السلام فقال انی اھدیت جاریۃ الی الکعبۃ فاعطیت بھا خمسمأۃ دینار فما تری قال بعھا ثم خذ ثمنھا ثم قم علی حائط الحجر ثم ناد و اعط کل منقطع بہ وکل محتاج من الحاج (مجہول)

ایک شخص امام محمد باقر علیہ السلام کے پاس آیا اور کہا میں نے ایک کنیز جسے میں نے پانسو دینار میں خریدا تھا کعبہ کے لئے ہدیہ دی تو میں کیا کروں فرمایا اسے فروخت کر اور دیوار حجر پر کھڑے ہو کر ندا کر اور جس کا زاد راہ ختم ہو گیا ہو یا جو حاجی محتاج ہو اسے دیدے

۴ ۔ عن رجل قال اوصی الیّ اخی بجاریۃ کانت لہ مغنیۃ فارھۃ وجعلھا ھدیا لبیت اللہ الحرام فقدمت مکۃ فسألت فقیل ادفعھا الی بنی شیبۃ وقیل لی غیر ذلک من القول فاختلف علیّ فیہ فقال لی رجل من اھل المسجد الا ارشدک الی من یرشدک فی ھذا الی الحق قلت بلیٰ قال فاشار الی شیخ جالس فی المسجد فقال ھذا جعفر بن محمد علیہ السلام فسلہ قال فاتیتہ فسألتہ وقصصت علیہ القصۃ فقال ان الکعبۃ لا تأکل ولا تشرب وما اھدی لھا فھو لزوارھا بع الجاریۃ وقم علی الحجر فناد ھل من منقطع بہ وھل من محتاج من زوارھا فاذا اتوک فسل عنھم واعطھم واقسم فیھم ثمنھا

ایک شخص نے اپنے بھائی کو وصیت کی ایک کنیز کے متعلق جو گانے والی طرب افزا تھی کہ یہ ہدیہ ہے خانہ کعبہ کے لئے وہ کہتا ہے میں مکہ آیا اس کے متعلق پوچھا گیا لوگوں نے کہا بنی شیبہ کے حوالے کر دیجئے اس کے علاوہ بھی لوگوں نے بتایا۔ میرے بارہ میں اختلاف ہوا اہل مسجد میں سے ایک شخص نے کہا میں تیری رہنمائی ایک ایسے شخص کی طرف کرتا ہوں جو تجھے صحیح امر کی طرف ہدایت کرے گا۔ مسجد میں بیٹھے ہوئے ایک بزرگ کی طرف اشارہ کیا کہ یہ جعفر بن محمد ہیں ان سے پوچھ راوی کہتا ہے میں ان کے پاس گیا اور سوال کیا اور سارا قصہ بیان کیا فرمایا کعبہ تو نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے جو ہدیہ اس کے لئے بھیجا جائے وہ اس کے زائرین کے لئے ہے یا غریب محتاجوں کے لئے۔ جب وہ تیرے پاس آئیں تو ان سے سوال کر اور ان کو دیدے اور اس کی قیمت ان میں تقسیم کردے

قال فتعلقتلہ ان بعض من سالتہ امرنی بدفعھا الی

میں نے کہا بعض لوگ ایسے ہیں میں نے سوال کیا تو انہوں نے مجھے دینے کو کہا

بنی شیبہ فقال امّا ان قائمنا لو قد قام لقد اخذھم وقطع ایدیھم وطاف بھم وقال ھولاء سراق اللہ

بنی شیبہ کو فرمایا جب ہمارے قائم کا ظہور ہوگا تو ان سب کو دھر پکڑے گا ان سب کے ہاتھ قلم کرے گا اور ان کے گرد گھوم کر کہے گا یہ ہیں اللہ کے چور۔

۵۔ قال دفعت الیّ امراۃ غزلاً فامرتنی ان ادفعہ بمکۃ لیخاط بہ کسوۃ الکعبۃ فکرھت ان ادفعہ الی الحجبۃ فقال اشتریہ عسلاً وزعفراناً وفرقہ علی الشیعۃ لیداووا بہ مرضاھم (مرسل)

مجھے ایک عورت نے سوت دیا کہ اسے مکہ لیجا تاکہ اس سے لباس کعبہ سیا جائے میں نے یہ پسند نہ کیا کہ وہ دربانوں کے سپرد کر دوں حضرت نے فرمایا اس کو فروخت کرکے شہد اور زعفران خرید کر اور اسے شیعوں پر تقسیم کر تاکہ وہ اپنے مریضوں کا علاج کریں

باب ۲۵

آیہ سواء العاکف فیہ والباد کا مطلب

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام انّ معاویہ اول من علق علی بابہ مصراعین بمکۃ فمنع حاج بیت اللہ ما قال اللہ عزوجل سواء العاکف فیہ والباد وکان الناس اذا قدموا مکۃ نزل البادی علی الحاضر حتی یقضی حجۃ وکان معاویۃ صاحب السلسلۃ التی قال اللہ عزوجل فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعاً فاسلکوہ انہ لا یومن باللہ العظیم وکان فرعون ھذہ الامۃ (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ معاویہ پہلا وہ شخص ہے جس نے مکہ میں اپنے گھر کے دروازے میں دو کواڑ لگوائے اور بیت اللہ کے حاجیوں کو داخلہ سے روکا حالانکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اس شہر والا اور باہر والا بادیہ نشیں برابر ہے جب تک کہ وہ حج کو پورا کرے اور معاویہ ہی وہ زنجیر والا ہے جس کے متعلق خدا نے فرمایا ہے کہ دوزخ میں ایسی زنجیر میں جکڑے ہونگے جس کا طول ستر ہاتھ کا ہوگا چونکہ وہ خدا پر ایمان نہیں لاے لہذا انہیں جکڑو اور معاویہ اس امت کا فرعون تھا۔

باب ۲۶

حج نبی ص

۱۔ عن جعفر علیہ السلام قال لم یحج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

فرمایا رسول خدا نے نہیں حج کیا

بعد قدومه المدينة الا واحدة وقد حج بمكة مع قومه حجات (موثق)

مدینہ میں آنے کے بعد مگر ایک اور اپنی قوم کے ساتھ مکہ میں کئی حج کئے

۲ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال حج رسول الله صلی الله علیه وآله عشر حجات مستترا فی کلها یمر بالمأزمین فینزل ویبول (مجهول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسولخدا نے دس حج کئے سب کے سب چھپ کر آپ لوگوں کے ساتھ پہاڑوں کے تنگ راستوں سے گزرتے تھے منزل پر اترتے تھے اور پیشاب کرتے تھے۔

۳ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال حج رسول الله صلی الله علیه وآله عشرين حجة (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے بیس حج کئے

۴ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان رسول الله صلی الله علیه وآله اقام بالمدينة عشر سنين لم يحج ثم انزل الله عز وجل واذن فی الناس بالحج يأتوك رجالا وعلى كل ضامر يأتوك من كل فج عميق فامر المؤذنين ان يؤذنوا باعلى اصواتهم بان رسول الله صلی الله علیه وآله يحج فی عامه هذا فعلم به من حضر فی المدينة واهل العوالی والاعراب واجتمعوا لحج رسول الله صلی الله علیه وآله وانما كانوا تابعين ينظرون ما يؤمرون ويتبعونه او يصنع شيئا فيصنعونه فخرج رسول الله صلی الله علیه وآله فی اربع بقين من ذی القعدة فلما انتهى الى ذی الحليفة زالت الشمس فاغتسل ثم خرج حتى اتى المسجد الذی عند الشجرة فصلى فيه الظهر وعزم بالحج مفردا وخرج حتى انتهى الى البيداء عند الميل الاول فصف له سماطان فلبى بالحج مفردا وساق الهدی ستا وستين او اربعا وستين حتى انتهى الى مكة فی سلخ اربع من ذی الحجة فطاف بالبيت سبعة اشواط ثم صلى ركعتين خلف مقام ابراهيم

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے قیام کیا مدینہ میں دس سال اور اس مدت میں حج نہ کر سکے پھر یہ آیت نازل ہوئی حج کے لئے لوگوں کو بلاؤ مرد تمہارے پاس آئیں گے اور ہر گہرے درہ سے تودبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر چلے آئیں گے حضور نے موذنوں کو حکم دیا کہ بلند آواز سے اعلان کریں کہ رسول اللہ اس سال حج کریں گے پس جو لوگ مدینہ میں تھے وہ آگاہ ہو گئے اور آس پاس کے عربوں کو بھی مطلع کر دیا گیا سب لوگ جمع ہو گئے اور اس کا انتظار کرنے لگے کہ حضور کیا حکم دیتے ہیں تاکہ اس کو بجا لائیں اور حضرت کریں وہ بجا ویسا ہی کریں ۲۵ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے کہ حضور مدینہ سے چلے جب مقام ذوالحلیفہ میں پہنچے تو زوال آفتاب ہو گیا تھا آپ نے غسل کیا پھر وہاں سے چل کر اس مسجد میں آئے جو مسجد شجرہ کہلاتی ہے آپ نے وہاں نماز ظہر پڑھی اور حج مفردہ کا ارادہ کیا اور پہلی رات کے قریب مقام بیداء میں پہنچے وہاں دو وادی کپڑے بچھائے گئے آپ نے حج مفردہ کا تلبیہ کیا اور ہدی کو لے چلے جن کی تعداد ۶۶ یا ۶۴ تھی اس کے بعد ۴ ذی الحجہ کو آپ مکہ پہنچے اور آپ نے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کیا پھر آپ نے دو رکعت نماز مقام ابراہیم کے پیچھے پڑھی۔

عاد الی الحجر فاستلمه وقد کان استلمه فی اوّل طوافه ثم قال انّ الصّفا والمروة من شعائر الله فابدأ بما بدأ الله عزّوجلّ وان المسلمین کانوا یظنّون انّ السعی بین الصّفا والمروة شیء صنعه المشرکون فانزل الله عزّوجلّ انّ الصّفا والمروة من شعائر الله فمن حجّ البیت او اعتمر فلا جناح علیه ان یطّوّف بهما ثم اتی الصّفا فصعد علیه واستقبل الرکن الیمانی فحمد الله واثنی علیه ودعا مقدار ما یقرأ سورة البقرة مترسّلا ثم انحدر الی المروة فوقف علیها کما وقف علی الصّفا ثم انحدر وعاد الی الصّفا فوقف علیها ثم انحدر الی المروة حتی فرغ من سعیه وهو علی المروة اقبل علی النّاس بوجهه فحمد الله واثنی علیه ثم قال انّ هذا جبرئیل واومی بیده الی خلفه یأمرنی ان آمر من لم یسق هدیا ان یحلّ ولو استقبلت من امری ما استدبرت لصنعت مثل ما امرتکم ولکنّی سقت الهدی ولا ینبغی لسائق الهدی ان یحلّ حتی یبلغ الهدی محلّه قال فقال رجل من القوم لنخرجنّ حجّاجا و رؤسنا وشعورنا تقطر فقال له رسول الله صلی الله علیه وآله اما انّک لن تؤمن بهذا ابدا فقال له سراقة بن مالک بن جعشم الکنانی یا رسول الله علّمنا دیننا کانّا خلقنا الیوم فهذا الذی امرتنا به العامنا هذا

پھر آپ حجر کے پاس آئے اور اسے بوسہ دیا اور پہلے طواف میں بھی بوسہ دیا تھا پھر فرمایا کہ صفا اور مروہ شعائر اللہ میں سے ہیں پس میں حکم خدا کے مطابق کرتا ہوں مسلمان یہ گمان کرتے تھے کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا مشرکوں کا عمل ہے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پس جو حج کرے اور عمرہ بجالائے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اگر وہ ان دونوں کا طواف کرے پھر آپ صفا پر آئے اور رکن یمانی کی طرف رخ کیا اور خدا کی حمد و ثنا کی اور اتنی دیر دعا کی جتنی دیر مسلسل کوئی سورہ بقرہ پڑھے پھر مروہ پر تشریف لے گئے اور جتنی دیر صفا پر ٹھہرے تھے وہاں بھی ٹھہرے پھر وہاں سے لوٹ کر صفا پر گئے اور ٹھہرے پھر مروہ پر گئے یہاں تک کہ اپنی سعی سے فارغ ہو گئے درانحالیکہ آپ مروہ پر تھے اور آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور خدا کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا یہ جبرئیل ہیں اور اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اپنی پشت کی طرف اور فرمایا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں جو ہدی کو نہیں لے جلے گا محل نہیں ہوگا اگر میں اپنے امر میں آگے بڑھوں گا تو پیچھے نہ ہوں گا میں وہی کروں گا جیسا میں نے تم کو حکم دیا ہے میں ہدی لیجاؤں گا اور ہدی لیجانے والے کے لئے جائز نہیں ہے کہ ہدی کے اپنے مقام پر پہنچنے سے پہلے محل ہو جائے ایک شخص نے کہا ہم حاجی بنکر ایسی صورت میں نہیں نکلیں گے کہ ہمارے سروں اور بالوں سے جنابت کے غسل کا پانی ٹپکتا ہو (یہ کہنے والے حضرت عمر تھے جنہوں نے حج تمتع کو حرام کیا) حضرت نے فرمایا تم اس پر کبھی ایمان نہ لاؤ گے (حضرت کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ انھوں نے اپنے عہد خلافت میں حج تمتع کو حرام کیا) سراقہ بن مالک نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اپنے دین کو اس طرح جان لیا گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں جو آپ نے ہمیں حکم دیا ہم نے اسے جان لیا۔

امرنا يستقبل فقال رسول الله صلى الله عليه وآله
بل هو للابد الى يوم القيامة ثم شبك اصابعه
وقال دخلت العمرة في الحج الى يوم القيامة قال وقدم
علي عليه السلام من اليمن على رسول الله صلى الله عليه
وآله وهو بمكة فدخل على فاطمة عليها السلام وهي قد
احلت فوجد ريحاً طيباً ووجد عليها ثياباً مصبوغة
فقال ما هذا يا فاطمة فقالت امرنا بهذا رسول الله
فخرج علي الى رسول الله مستفتياً فقال يا رسول
الله صلى الله عليه وآله اني رايت فاطمة قد احلت
وعليها ثياب مصبوغة فقال رسول الله صلى
الله عليه وآله انا امرت الناس بذلك وانت
يا علي بما اهللت قال يا رسول الله اهلالاً كاهلال
النبي فقال له رسول الله قر على احرامك مثلي و
انت شريكي في هديي قال ونزل رسول الله بمكة
بالبطحاء هو واصحابه ولم ينزل الدور فلما كان
يوم التروية عند زوال الشمس امر الناس ان يغتسلوا
ويهلوا بالحج وهو قول الله عز وجل الذي انزل على
نبيه صلى الله عليه وآله فاتبعوا ملة ابراهيم حنيفا
فخرج النبي ص واصحابه مهلين بالحج حتى اتى منى فصلى
الظهر والعصر والمغرب والعشاء الآخرة والفجر ثم غدا
والناس معه وكانت قريش تفيض من المزدلفة وهي جمع
ويمنعون الناس ان يفيضوا منها فاقبل رسول الله صلى
الله عليه وسلم وقريش ترجوان تكون افاضته من
حيث كانوا يفيضون فانزل الله عز وجل عليه ثم
افيضوا من حيث افاض الناس واستغفروا الله
يعني ابراهيم واسمعيل واسحق في افاضتهم منها

گیا یہ حکم ہمارے ہی لئے ہے فرمایا یہ قیامت تک کے لئے ہے
پھر اپنی انگلیاں ایک دوسرے میں داخل کیں اور فرمایا اس
طرح میں نے عمرہ کو حج میں داخل کیا قیامت تک کے لئے
حضرت علی اسی موقع پر یمن سے آئے جبکہ رسول مکہ میں تھے
پس حضرت علی فاطمہ علیہا السلام کے پاس آئے دیکھا کہ وہ
احرام کھول چکی تھیں اور خوشبو لگائے ہوئے تھیں اور رنگین
کپڑے پہنے ہوئے پوچھا اے فاطمہ ایسا کیوں ہے فرمایا رسول
اللہ نے ہمیں اس کا حکم دیا ہے پس حضرت علی رسول خدا کے
پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ فاطمہ محل ہو گئیں اور انہوں
نے رنگین کپڑے پہن لئے فرمایا میں نے لوگوں کو یہی حکم دیا ہے
یا علی تم نے تلبیہ کیسے کیا فرمایا اسی نیت سے جو نبی کی ہے

رسول اللہ نے فرمایا میری طرح تم احرام باندھے رہو تم بھی
میں میرے شریک ہو پھر حضرت مع اصحاب مکہ کے مقام بطحا پر
آ ٹھیرے گھروں میں نہیں اترے جب یوم ترویہ آیا تو زوال
آفتاب کے وقت لوگوں کو غسل کا حکم دیا کہ تلبیہ حج کریں
کہ خدا نے اپنے نبی پر نازل کیا
اتباع کرو ملت ابراہیم کا خلوص سے پھر حضرت مع اصحاب
تلبیہ حج کرتے ہوئے نکلے اور منیٰ میں آئے اور ظہر کی نماز پڑھی
عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی پڑھی پھر صبح کو لوگ آپ کے
ساتھ تھے اور قریش مزدلفہ سے چل کھڑے ہوتے تھے اور لوگوں
کو وہاں سے چلنے سے منع کرتے تھے رسول اللہ تشریف لائے
اور قریش کو یہ امید تھی کہ ان کا یہ چلنا پھرنا اسی طرح ہو گا
جیسے دوسرے لوگ چل کھڑے ہوتے ہیں خدا نے رسول پر یہ
آیت نازل کی تم بھی اسی طرح چل کھڑے ہو جیسے اور لوگ
چل کھڑے ہوتے ہیں اور اللہ سے استغفار کرو یعنی ابراہیم
و اسمعیل و اسحاق جس طرح وہاں سے چلتے تھے تم بھی چلو

و من كان بعدهم فلما رأت قريش ان قبة رسول الله صلى الله عليه وآله قد مضت كانه دخل في انفسهم شيء الذي كانوا يرجون من الافاضة من مكانهم حتى انتهى الى نمرة وهي بطن عرنة بحيال الاراك فضربت قبته وضرب الناس اخبيتهم عندها فلما زالت الشمس خرج رسول الله صلى الله عليه وآله ومعه قريش وقد اغتسل وقطع التلبية حتى وقف بالمسجد فوعظ الناس وامرهم ونهاهم ثم صلى الظهر و العصر باذان واقامتين ثم مضى الى الموقف فوقف به فجعل الناس يبتدرون اخفاف ناقته يقفون الى جانبها فنحاها ففعلوا مثل ذلك فقال يا ايها الناس ليس موضع اخفاف ناقتي بالموقف ولكن هذا كله واومى بيده الى الموقف فتفرق الناس وفعل مثل ذلك بالمزدلفة فوقف الناس حتى وقع القرص قرص الشمس ثم افاض وامر الناس بالدعة حتى انتهى الى المزدلفة وهو المشعر الحرام فصلى المغرب والعشاء الآخرة باذان واحد واقامتين ثم اقام حتى صلى فيها الفجر وعجل ضعفاء بني هاشم بليل وامرهم ان لا يرموا الجمرة جمرة العقبة حتى تطلع الشمس فلما اضاء له النهار افاض حتى انتهى الى منى فرمى جمرة العقبة وكان الهدي الذي جاء به رسول الله صلى الله عليه وآله اربعة وستين او ستة وستين وجاء علي عليه السلام باربعة وثلثين ثم امر رسول الله صلى الله عليه وآله ان يؤخذ من كل بدنة منها جذوة من لحم ثم تطرح في برمة ثم تطبخ فاكل رسول الله وعلي عليه السلام وحسيا من مرقها ولم يعطيا الجزارين من جلودها ولا جلالها ولا قلائدها

اور جس وقت ان کے بعد والے چلتے تھے۔ جب قریش نے دیکھا کہ حضرت کا خیمہ اکھڑ گیا تو ان کے دلوں میں وہ بات پیدا ہوئی جس کی جلد کھڑے ہونے کے بارہ میں وہ امید کرتے تھے یہاں تک کہ رسول مقام نمرہ تک پہنچے، اور وہاں آپ کا خیمہ نصب ہوا اس کے پاس اور لوگوں نے بھی اپنے خیمے نصب کئے جب زوال آفتاب ہو گیا تو رسول اللہ خیمہ سے نکلے اور آپ کے ساتھ قریش تھے حضرت نے غسل کیا اور تلبیہ قطع کیا پھر آپ نے مسجد میں ٹھہر کر لوگوں کو وعظ کیا اور کچھ باتوں کا حکم دیا اور کچھ باتوں سے روکا پھر نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے ادا کی پھر موقف کی طرف گئے اور قیام کیا لوگ بڑھے کہ آپ کے ناقہ کے موزے درست کریں وہ ناقہ کے چاروں طرف جمع تھے آپ نے ان کو ہٹایا اور فرمایا لوگو یہ جگہ اس کام کے لئے نہیں یہ سنکر لوگ متفرق ہو گئے اور انھوں نے یہ کام مزدلفہ میں کیا لوگ وہاں ٹھہرے رہے جب سورج غروب ہوا تو چلے حضرت نے دعا کا حکم دیا جب مزدلفہ آیا جو مشعر الحرام ہے تو مغرب اور عشا کی نماز ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھی پھر قیام کیا اور وہیں صبح کی نماز پڑھی بنی ہاشم کے کمزور لوگوں کو رات ہی میں چلتا کیا اور حکم دیا کہ وہ طلوع آفتاب سے پہلے جمرۂ عقبہ پر رمی کریں اور دن نکلتے ہی وہاں سے چل دیں اور منیٰ پہنچیں۔ پھر حضرت نے جمرۂ عقبہ پر رمی کی اور جو ہدی رسول اللہ اپنے ساتھ لائے تھے انکی تعداد ۶۴ یا ۶۶ تھی اور حضرت علی نے نحر کئے ۳۴ یا ۳۶ اونٹ اور رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر قربانی سے تھوڑا سا گوشت لیا جائے اور اسے ہانڈی میں پکایا جائے

پس رسول اللہ نے اور علی علیہ السلام نے اس میں سے تھوڑا سا شوربا کھایا اور قصابوں کو نہ تو انکی کھالیں دیں اور نہ جسم کا کوئی حصہ اور نہ اونٹوں کے قلادے

وتصدق به وحلق وزار البيت ورجع إلى منى وأقام بها حتى كان اليوم الثالث من آخر أيام التشريق ثم رمى الجمار ونفر حتى انتهى إلى الأبطح فقالت له عائشة يا رسول الله ترجع نساؤك بحجة وعمرة معاً وأرجع بحجة فأقام بالأبطح وبعث معها عبد الرحمن بن أبي بكر إلى التنعيم فأهلت بعمرة ثم جاءت وطافت بالبيت ودخل من أعلى مكة من عقبة المدنيين وخرج من أسفل مكة من ذي طوى (حسن)

اور باقی تصدق کر دیا پھر بیت اللہ کی زیارت کی اور منیٰ کی طرف لوٹ آئے اور وہاں قیام کیا تیسرے دن جو آخر ایام تشریق تھا پھر جمروں پر رمی کی اور سفر کی پھر ابطح آئے حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ کی ازواج تو حج و عمرہ ایک ساتھ کر کے لوٹیں گی (چونکہ وہ حائض ہونے والی تھیں) اور میں حج کر کے۔ حضرت نے مقام ابطح پر ٹھہرے اور عائشہ کو عبدالرحمن بن ابی بکر کے ساتھ تنعیم میں بھیجا جہاں انھوں نے عمرہ کا تلبیہ کیا اور پھر بیت اللہ آ کر طواف کیا اور رسول اللہ داخل ہوئے بالائی حصہ مکہ سے عقبہ مدنیین ہو کر اور خارج ہوئے اسفل مکہ کے مقام ذی طوی سے

۵ - عن أبي الحسن عليه السلام قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وآله حين غدا من منى في طريق ضب ورجع ما بين المأزمين وكان إذا سلك طريقاً لم يرجع فيه (م)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ منیٰ سے آنحضرت ضب کی راہ سے چلے اور پھر لوٹے راستوں میں سے گزرے آپ جس راستہ سے جاتے تھے اس سے لوٹتے نہ تھے۔

٦ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال إن رسول الله صلى الله عليه وآله حين حج حجة الإسلام خرج في أربع بقين من ذي القعدة حتى أتى الشجرة فصلى بها ثم قاد راحلته حتى أتى البيداء فأحرم منها وأهل بالحج وساق مائة بدنة وأحرم الناس كلهم بالحج لا ينوون عمرة ولا يدرون ما المتعة حتى إذا قدم رسول الله صلى الله عليه وآله مكة طاف بالبيت وطاف الناس معه ثم صلى ركعتين عند المقام واستلم الحجر ثم قال أبدأ بما بدأ الله عز وجل به فأتى الصفا فبدأ بها ثم طاف بين الصفا والمروة سبعاً فلما قضى طوافه عند المروة قام خطيباً فأمرهم أن يحلوا ويجعلوها عمرة

فرمایا حضرت ابو عبداللہؑ نے کہ جب رسول اللہ نے حج کا ارادہ کیا تو آپ مدینہ سے چلے جبکہ ذی قعدہ کے چار دن باقی تھے اور شجرہ تک آئے وہاں نماز پڑھی پھر سواری کو چلایا اور بیداء میں آئے یہاں احرام باندھا اور تلبیہ کیا سو قربانی کے اونٹ آپ کے ساتھ تھے تمام لوگوں نے حج کا احرام باندھا نیت عمرہ کی نہیں کی اور وہ حج تمتع کو جانتے بھی نہ تھے جب رسول مکہ آئے تو حضرت نے طواف کیا اور لوگوں نے بھی آپ کے ساتھ طواف کیا پھر مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھی اور حجر اسود کو بوسہ دیا۔ پھر فرمایا جو حکم خدا ہے اب وہ بجا لاتا ہوں اس کے بعد آپ کوہ صفا پر آئے اور صفا و مروہ کے درمیان سات طواف کئے جب مروہ پر پہنچ کر وہ ختم ہوئے تو آپ نے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حکم دیا کہ احرام کھول دیں اور اس کو عمرہ قرار دیں۔

وهو شيء امر الله عز وجل به فاحل الناس وقال رسول الله صلى الله عليه وآله لو كنت استقبلت من امري ما استدبرت لفعلت كما امرتكم ولم يكن يستطيع ان يحل من اجل الهدي الذي كان معه ان الله عز وجل يقول ولا تحلقوا رؤسكم حتى يبلغ الهدي محله فقال سراقة بن مالك بن جعشم الكناني يا رسول الله علمنا كأنا خلقنا اليوم ارأيت هذا الذي امرتنا به لعامنا هذا او لكل عام فقال رسول الله ص لا بل للابد الابد وان رجلا قام فقال يا رسول الله ص نخرج حجاجا ورؤسنا تقطر

فقال رسول الله صلى الله عليه وآله انك لن تؤمن بها ابدا قال واقبل علي عليه السلام من اليمن حتى وافى الحج فوجد فاطمة عليها السلام قد احلت ووجد ريح الطيب فانطلق الى رسول الله صلى الله عليه وآله مستفتيا فقال رسول الله ص يا علي باي شيء اهللت فقال اهللت بما اهل به النبي صلى الله عليه وآله فقال لا تحل انت فاشركه في الهدي وجعل له سبعا وثلاثين ونحر رسول الله ثلثا وستين نحرها بيده ثم اخذ من كل بدنة بضعة فجعلها في قدر واحد ثم امر به فطبخ فاكل منه وحسا من المرق وقال قد اكلنا منها الآن جميعا والمتعة خير من القارن السائق وخير من الحاج المفرد قال وسألته اليلا احرم رسول الله ص ام نهارا فقال نهارا فقلت فاي ساعة قال صلوة الظهر (ص)

۴ - قال ابو عبد الله عليه السلام ذكر رسول الله صلى الله عليه وآله الحج فكتب الى من بلغه كتابه

اور وہ ایک ایسا حکم ہے جس کا اللہ نے حکم دیا ہے اور فرمایا میں جیسے اپنے معاملہ میں کوئی قدم آگے بڑھاتا ہوں تو پیچھے نہیں ہٹاتا جو میں نے تم کو حکم دیا ہے وہ خود بھی کرتا ہوں اور نہیں سزاوار ہے اس کے لئے جو اپنے ساتھ ہدی لایا ہے کہ محل ہو جائے اس سے پہلے کہ ہدی اپنے مقام پر پہنچے۔ سراقہ نے کہا یا رسول اللہ ہم نے جان لیا اس طرح گویا ہم آج ہی پیدا ہوئے ہیں یہ تو فرمایئے کیا یہ حکم اسی سال کے لئے ہے یا ہر سال کے لئے فرمایا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا یہ اچھا ہے کہ حج کے زمانہ میں (عمرہ کے بعد محل ہو کر عورت کے پاس جا سکیں اور پھر دوبارہ احرام باندھیں حج کے لئے) غسل جنابت کا پانی ہمارے سروں سے ٹپکتا ہو

حضرت نے فرمایا تو کبھی ایمان نہ لائے گا۔ حضرت علی یمن سے حج کرنے کے لئے آ گئے آپ نے جناب فاطمہ کو محل حالت میں پایا اور خوشبو لگی پائی آپ رسول اللہ کے پاس آئے اور فتویٰ پوچھا حضرت نے فرمایا اے علی تم نے کیا نیت کی ہے فرمایا وہی جو آپ کی نیت ہے فرمایا احرام نہ کھولو اور ان کو اپنی قربانی میں شریک کیا اور ۳۷ قربانیاں ان کے حصہ میں دیں اور ۶۳ اپنے حصہ رکھیں

اور حضرت نے ان کو اپنے ہاتھ سے نحر کیا اور ہر قربانی سے تھوڑا سا گوشت لے کر اسے ایک ہانڈی یا دیگ میں ڈالا اور پکوایا پھر تھوڑا سا شوربہ کھایا اور فرمایا اب ہم نے سب میں سے کھا لیا اور فرمایا حج تمتع بہتر ہے حج قران سے اور وہ بہتر ہے حج افراد سے میں نے پوچھا حضور نے احرام رات کو باندھا تھا یا دن میں فرمایا دن میں میں نے کہا کس وقت فرمایا نماز ظہر کے وقت

فرمایا کہ رسول اللہ نے ذکر کیا حج کا اور لکھا ان لوگوں کو جن کا خط آیا تھا

ممن دخل في الاسلام ان رسول الله صلى الله عليه و
اله يريد الحج يؤذنهم بذلك ليحج من اطاق الحج فاقبل
الناس فلما نزل الشجرة امر الناس بنتف الابط و
حلق العانة والغسل والتجرد في ازار ورداء او ازار
وعمامة يضعها على عاتقه لمن لم يكن له رداء وذكر
انه حيث لبى قال لبيك اللهم لبيك لبيك
لا شريك لك لبيك ان الحمد والنعمة لك والملك
لا شريك لك وكان رسول الله صلى الله عليه
واله يكثر من ذي المعارج وكان يلبي كلما لقي
راكبا او علا اكمة او هبط واديا ومن اخر الليل
وفي ادبار الصلوات فلما دخل مكة دخل من اعلاها
من العقبة وخرج حين خرج من ذي طوى فلما انتهى
الى باب المسجد استقبل الكعبة وذكر ابن سنان
انه باب بني شيبة فحمد الله واثنى عليه وصلى على
ابيه ابراهيم ثم اتى الحجر فاستلمه فلما طاف
بالبيت صلى ركعتين خلف مقام ابراهيم عليه السلام
ودخل زمزم فشرب منها ثم قال اللهم اني اسئلك
علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من كل داء
وسقم فجعل يقول ذلك وهو مستقبل الكعبة ثم قال
لاصحابه ليكن اخر عهدكم بالكعبة استلام الحجر فاستلمه
ثم خرج الى الصفا ثم قال ابدأ بما بدأ الله به ثم صعد
على الصفا فقام عليه مقدار ما يقرأ الانسان
سورة البقرة (ح)

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول
نحر رسول الله صلى الله عليه واله بيده ثلاثا وستين
ونحر علي عليه السلام ما غبر قلت سبعا وثلثين قال
نعم (ض)

جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے تھے کہ رسول اللہ حج کا ارادہ
رکھتے ہیں انکو اطلاع دی جائے کہ جو حج کرنے کی طاقت
رکھتا ہے۔ لوگ آ گئے جب منزل شجرہ پر اترے تو آپ نے لوگوں
کو حکم دیا کہ وہ اپنی بغلوں کے بال نوچیں اور موئے زہار
صاف کریں اور غسل کریں اور صرف ازار و ردا لباس میں
رکھیں یا ازار و عمامہ اپنے کندھے پر رکھیں جن کے پاس ردا
نہ ہو اور پھر اس طرح تلبیہ کیا لبیک اللھم لبیک لبیک الخ
اور حضرت رسولخدا تلبیہ کرتے جب کوئی سوار ملتا یا کسی ٹیلہ پر
چڑھتے یا آخر رات کو کسی وادی میں اترتے اور نمازوں کے
بعد اور جب عقبہ کے بالائی حصہ سے مکہ میں داخل ہوتے
اور جب وہاں سے نکلتے وادی طوی کی طرف سے ہو کر
جب باب مسجد پر پہنچے تو کعبہ کا رخ کرتے ابن سنان نے کہا
وہ باب بنی شیبہ ہے پس اللہ کی حمد و ثنا کرتے اور درود
بھیجتے اپنے جد ابراہیم پر پھر حجر کے پاس آتے اسے بوسہ دیتے
بیت اللہ کا طواف کرنے کے بعد مقام ابراہیم پر دو رکعت
نماز پڑھتے پھر زمزم پر آتے اور اس کا پانی پیتے پھر فرمایا
یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں علم نافع اور رزق واسع کا
اور ہر درد کی شفا کا اور یہ کعبہ کی طرف رخ کر کے فرماتے
پھر آپ نے اصحاب سے فرمایا یہ تمہارے ساتھ بیت الکعبہ سے آخری
عہد ہے حجر کو بوسہ دینے کا اس کے بعد حضرت نے بوسہ دیا
پھر کوہ صفا پر گئے اور فرمایا میں ظاہر کرتا ہوں اس امر کو جو
اللہ نے ظاہر کیا پھر صفا پر اتنی دیر قیام کیا جتنی دیر کوئی
سورہ بقرہ پڑھے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے نحر کیے
اپنے ہاتھ سے ۶۳ اونٹ اور علی علیہ السلام نے اس کے
علاوہ میں نے کہا ۳۷ فرمایا ہاں

۹- عن ابي عبد الله عليه السلام قال الذي كان على بُدن رسول الله صلى الله عليه وآله ناحية بن جندب الخزاعي الاسلمي والذي حلق راس النبي صلى الله عليه وآله في حجته معمر بن عبد الله بن حراثة بن نصر بن عوف بن عويج بن عدي بن كعب قال ولما كان في حجة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وهو يحلقه قالت قريش يا معمر اذن رسول الله صلى الله عليه وآله في يدك وبيدك الموسى فقال معمر والله اني لاعده من الله فضلاً عظيماً علي قال وكان معمر هو الذي يرحل لرسول الله صلى الله عليه وآله فقال رسول الله صلى الله عليه وآله يا معمر ان الرحل الليلة لمسترخي فقال معمر بابي انت وامي لقد شددته كما كنت اشده ولكن بعض من حسدني مكاني منك يا رسول الله اراد ان يستبدل بي فقال رسول الله صلى الله عليه وآله ما كنت لافعل (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ کے اونٹوں کی نگرانی کرنے والا ناجیہ بن جندب تھا اور حضرت کا سر مونڈنے والا حج میں معمر بن عبداللہ تھا۔

جب وہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ کا سر مونڈ رہا تھا تو قریش نے اس سے کہا کیا رسول اللہ نے اجازت دی تھی کہ تیرے ہاتھ میں استرا ہو، اس نے کہا واللہ میں اپنے لئے یہ خدا کا فضل سمجھتا ہوں یہ معمر وہ شخص ہے جو رسول اللہ کے لئے سواری کا اہتمام کرتا تھا۔

رسول اللہ نے فرمایا اے معمر رات کی سواری ڈھیلی کسی گئی ہے اس نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میں نے تو اسی طرح مضبوط باندھا تھا جیسے باندھا کرتا ہوں لیکن آپ کی جو نظر کرم میرے اوپر ہے لوگوں کو اس پر حسد ہے اور وہ میری جگہ لینی چاہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا میں ایسا نہیں کرونگا

۱۰- عن ابي عبد الله عليه السلام قال اعتمر رسول الله صلى الله عليه وآله ثلث عمر متفرقات عمرة في ذي قعده اهلّ من عسفان وهي عمرة الحديبية وعمرة من اهل الجحفه وهي عمرة القضا وعمرة اهل من الجعرانه بعد ما رجع من الطايف من غزوه حنين (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے تین عمرے متفرق کئے ایک ذی قعدہ میں احرام باندھا عسفان سے جو عمرہ حدیبیہ کہلاتا ہے دوسرے کا احرام باندھا جحفہ سے جو عمرہ قضا تھا اور ایک کا احرام باندھا جعرانہ سے جبکہ آپ طائف سے غزوہ حنین کے بعد لوٹے۔

۱۱- قلت لابي عبد الله الحسين اَحج رسول الله صلى الله عليه وآله غير حجة الوداع قال نعم عشرين حجة (ن)

میں نے پوچھا کیا رسول اللہ نے حجۃ الوداع کے علاوہ کوئی اور بھی حج کیا تھا فرمایا ہاں بیس حج اور کئے تھے

۱۲- عن ابي عبد الله عليه قال حج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم عشرين حجة مستترة كلها يمر بالمازمين فينزل فيبول (م)

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے چھپ کر بیس حج کئے آپ پتھریلے مقاموں سے گزرتے تھے اور صرف بول کرنے اترتے تھے۔

۱۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عمرۃ الحدیبیۃ وقضی الحدیبیۃ من قابل ومن الجعرانۃ حین اقبل من الطائف ثلاث عمر کلھن فی ذی القعدۃ (موثق)

فرمایا رسول اللہ نے عمرہ حدیبیہ کیا اور حدیبیہ سے اگلے سال کیا اور جعرانہ سے طائف سے آتے ہوئے تین عمرے کئے اور تینوں ذی القعدہ میں کئے۔

۱۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ذکر ان رسول اللہ صلعم اعتمر فی ذی قعدہ ثلث عمر کل ذلک یوافق عمرتہ ذا القعدۃ (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسولخدا نے تین عمرے کئے ہر عمرہ ماہ ذی قعدہ میں۔

باب ۲۸

حج وعمرہ کی فضیلت اور انکا ثواب

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال علی بن الحسین علیہ السلام حجوا واعتمروا تصح ابدانکم وتتسع ارزاقکم وتکفون مؤونات عیالکم وقال الحاج مغفور لہ وموجوب لہ الجنۃ ومستانف لہ العمل ومحفوظ فی اھلہ ومالہ (مجہول)

فرمایا علی بن الحسین علیہ السلام نے حج وعمرہ کرو کہ اس سے تمہارے بدن تندرست رہیں گے اور رزق وسیع ہوگا اور تمہارے اہل و عیال کے خرچ میں کفایت ہوگی اور فرمایا حاجی کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ جنت اس پر واجب ہوگی اور عمل کا نئے سرے آغاز ہوگا اور اس کے اہل ومال حفاظت میں رہیں گے۔

۲ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام کان ابی یقول من ام ھذا البیت حاجا او معتمرا مبرأ من الکبر رجع من ذنوبہ کھیئۃ یوم ولدتہ امہ ثم قرأ فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ لمن اتقی قلت ما الکبر قال قال رسول اللہ ص ان اعظم الکبر غمص الخلق وسفہ الحق قال یجھل الحق ویطعن علی اھلہ ومن فعل ذلک نازع اللہ رداءہ (مجہول)

فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جو خانہ کعبہ کے حج یا عمرہ کا ارادہ کرے درانحالیکہ وہ کبر سے بری ہو اور گناہوں سے باز آئے تو وہ ایسا گناہ سے پاک ہوگا گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے پھر یہ آیت پڑھی۔ میں نے پوچھا کبر کیا ہے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ دوسرے لوگوں کو عیب لگائے اور حق بات کو جہالت سمجھے اور حق سے جاہل ہو اور حق پرستوں کو طعنے دے جو ایسا کرے گا اللہ سے جھگڑا کرے گا اس کی ردا میں۔ (خدا نے فرمایا ہے الکبریاء ردائی۔)

۳۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام یقول ضمان الحاج
المعتمر علی اللہ ان ابقاہ بلغہ اہلہ وان اماتہ
دخلہ الجنۃ (ض)

۴۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام عن ابائہ
علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
آلہ الحجۃ ثوابہا الجنۃ والعمرۃ کفارۃ لکل ذنب
(ض)

۵۔ قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام انی قد
وطنت نفسی علی لزوم الحج کل عام بنفسی او برجل
من اہل بیتی بمالی فقال وقد عزمت علی ذلک
قال قلت نعم قال ان فعلت فایقن بکثرۃ المال (مجہول)

۶۔ قال قال لنا ابوعبداللہ علیہ السلام الحجاج
یصدرون علی ثلثۃ اصناف صنف یعتق من النار
وصنف یخرج من ذنوبہ کہیئۃ یوم ولدتہ امہ وصنف
یحفظ فی اہلہ ومالہ فذلک ادنی ما یرجع بہ الحاج
(حسن)

۷۔ قال سمعتہ اباعبداللہ علیہ السلام یقول
وذکر الحج فقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ ہو احد الجہادین ہو جہاد الضعفاء ونحن
الضعفاء اما انہ لیس شئ افضل من الحج الا الصلوٰۃ
وفی الحج ہٰہنا صلوٰۃ ولیس فی الصلوٰۃ قبلکم حج لاتدع
الحج وانت تقدر علیہ اما تری انہ یشعث فیہ راسک
ویقشف فیہ جلدک ویمتنع فیہ من النظر الی
النساء وانا نحن ہٰہنا ونحن قریب ولنا میاہ
متصلۃ ما نبلغ الحج حتی یشق علینا فکیف انتم فی
بعد البلاد وما من ملک ولا سوقۃ یصل الی الحج
الا بمشقۃ فی تغییر مطعم ومشرب او ریح او شمس لا
یستطیع ردہا

فرمایا حضرت نے اللہ کی ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے
کو باقی رکھے اور اس کے اہل تک پہنچا دے اور اگر اسے
موت دے تو جنت میں داخل کرے

فرمایا حضرت رسولخدا نے حج کا ثواب جنت ہے اور عمرہ
اس کا کفارہ ہے

میں نے کہا میں نے یہ قرار دیا ہے کہ ہر سال یا تو خود حج کروں
یا اپنے خاندان والوں میں سے کسی سے اپنا مال دیکر
نیابۃ حج کراؤں فرمایا کیا تو نے ایسا ارادہ کیا ہے میں
نے کہا ہاں فرمایا تو یقین کر تیرے مال میں زیادتی ہوگی

فرمایا حضرت نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو نار دوزخ
سے آزاد ہونگے دوسرے جو اپنے گناہوں کے بخشے جانے کے
بعد ایسے ہونگے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے
ہیں حاجی کے لئے یہ کم سے کم ثواب ہے

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے حج کا ذکر کرتے ہوئے کہ
رسول اللہ نے فرمایا ہے حج دو جہادوں میں سے ایک جہاد
ہے یہ جہاد ہے کمزوروں کا اور ہم کمزور ہیں سوائے نماز
کوئی عبادت حج سے افضل نہیں اور حج میں نماز ہے
اور نماز میں حج نہیں۔ حج کو ترک نہ کرو درانحالیکہ تم
قادر ہو کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس میں تمہارے سر کے بالوں کی
پراگندگی ہوتی ہے تمہاری جلدوں کو سختی برداشت کرنا
ہوتی ہے عورتوں پر نظر کرنا ممنوع ہوتا ہے ہم کو یہاں ہیں
ہم تو قریب رہنے والے ہیں ہمیں برابر پانی ملتا رہتا ہے
اور پھر بھی حج میں نفس کو بڑی تکلیف ہوتی ہے تمہارا تو
ذکر ہی کیا جو دور دراز شہروں میں رہتے ہیں پردیس پھر
راہوں کی تکلیف اٹھا کر حج کے لئے آتے ہیں نہ مزہ دار کھانا
ملتا ہے نہ پانی پھر سرد و گرم ہوائیں اور سخت دھوپ۔

لا یستطیع ردها و ذلک قوله عزوجل وتحمل اثقالکم الی بلد لم تکونوا بالغیه الا بشق الانفس ان ربکم لرؤف رحیم (حسن)

انکے رد پر تمہیں قدرت نہیں جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وہ تمہارا بوجھ اٹھا کر ایک شہر سے دوسرے شہر میں لے جاتے ہیں تم اگر خود لیجاتے تو بڑی سخت تکلیف اٹھانے کے بعد

۸ - قال سمعت ابا جعفر علیہ السلام یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تابعوا بین الحج والعمرۃ فانهما ینفیان الفقر والحمی کما ... من الحج والعمرۃ (مجہول)

فرمایا رسول خدا نے فقر او رگرمی حج اور عمرہ سے دور رہے کی یعنی ان چیزوں کے خوف سے ترک نہ کرو

۹ - قال ابو جعفر علیہ السلام ان الحاج اذا اخذ فی جهازه لم یخط خطوۃ فی شیٔ من جهازه الا کتب اللہ عزوجل له عشر حسنات ومحی عنه عشر سیئات و رفع له عشر درجات حتی یفرغ من جهازه متی ما فرغ فاذا استقلت به راحلته لم تضع خفا ولم ترفعه الا کتب اللہ عزوجل له مثل ذلک حتی یقضی نسکه غفر اللہ له ذنوبه وکان ذا الحجۃ والمحرم وصفر وشهر ربیع الاول اربعۃ اشهر تکتب له الحسنات ولا تکتب علیه السیئات الا ان یاتی بموجبۃ فاذا مضت الاربعۃ الاشهر خلط بالناس (مختلف فیہ)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب حج کا ارادہ کرنے والا اپنا سامان سفر درست کرنے لگتا ہے تو اس مدت میں اس کے ہر قدم پر دس حسنات لکھے جاتے ہیں اور دس گناہ محو ہوتے ہیں اور سامان سفر کی درستی تک دس درجے اس کے بلند ہوتے ہیں اور جب سواری تیار ہوتی ہے تو سوار ہونے سے پہلے تک اسی طرح ہوتا ہے اور جب وہ اپنے مناسک حج پورے کر لیتا ہے تو اس کے گناہ بخش دیے جاتے ہیں اور ذی الحجہ محرم، صفر اور ربیع الاول تک چار ماہ اس کے لئے حسنات لکھے جاتے ہیں اور گناہ نہیں لکھے جاتے مگر ہاں اگر کوئی خاص سبب پیدا ہو جب یہ چار ماہ گزر جاتے ہیں تو وہ عام آدمیوں میں شامل ہو جاتا ہے

۱۰ - قلت لابی الحسن علیہ السلام لای شیٔ صار الحاج لا یکتب علیه الذنب اربعۃ اشهر قال ان اللہ اباح المشرکین الحرم فی اربعۃ اشهر اذ یقول فسیحوا فی الارض اربعۃ اشهر ثم وهب لمن یحج من المؤمنین البیت الذنوب اربعۃ اشهر (مجہول)

میں نے پوچھا حاجی کے لئے چار ماہ گناہ کیوں نہیں لکھے جاتے فرمایا مشرکوں کے لئے چار ماہ خدا نے یہ رعایت کی ہے کہ ان سے جنگ نہ کی جائے جیسا کہ فرماتا ہے چار ماہ زمین پر چلو پھرو پس مومنین کے لئے یہ رعایت کی ہے کہ چار ماہ ان کے گناہ نہ لکھے جائیں

۱۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحاج لا یزال علیه نور الحج مالم یذنب (مجہول)

فرمایا جب تک حاجی گناہ نہیں کرتا اس سے نور حج زائل نہیں ہوتا

۱۲ - عن ابی جعفر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ تابعوا بین الحج والعمرۃ فانهما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید (مرسل)

فرمایا حضرت رسول خدا نے حج کے بعد عمرہ اور عمرہ کے بعد حج کرو کہ یہ دونوں فقر اور گناہ کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے ریتی رگڑ کر لوہے کا زنگ دور کر دیتی ہے

۱۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحج والعمرۃ سوقان من اسواق الآخرۃ اللازم لهما فی ضمان اللہ ان ابقاه

فرمایا حج اور عمرہ آخرت کے بازاروں میں سے دو بازار ہیں اور خدا کی یہ ضمانت ہے کہ حج و عمرہ کرنے والے کو باقی رکھے

فی عیالہ وان اماتہ ادخلہ الجنۃ

اور اسے اس کے اہل وعیال کی طرف پہنچادے اور اگر اس کو مارے تو داخل جنت کرے

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحاجر والمعتمر وفد اللہ ان سالوہ اعطاہم وان دعوہ اجابہم وان شفعوا شفعہم وان سکتوا ابتدأہم ویعوضون بالدرہم الف الف درہم (مجہول)

فرمایا حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کی فرستادہ جماعت ہیں اگر وہ اس سے سوال کریں گے تو وہ انکو دے گا اور اگر وہ اس سے دعا کریں گے تو قبول کرے گا اور اگر وہ سفارش کریں گے تو وہ منظور کرے گا اور اگر چپ رہیں گے تو ابتدا کرے گا اور ایک درہم کے بدلہ میں ہزار درہم دے گا

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال درہم ینفقہ فی الحج افضل من عشرین الف درہم ینفقہا فی حق (ق)

فرمایا ایک درہم حج میں خرچ کرنا افضل ہے راہ حق میں دس ہزار درہم خرچ کرنے سے

- قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما یمنعک من الحج فی کل سنۃ قلت جعلت فداک العیال قال فقال اذا مت فمن لعیالک اطعم عیالک الخل والزیت وحج بہم (ض)

فرمایا تجھے حج سے ہر سال کیا چیز روکتی ہے اس نے کہا اہل وعیال فرمایا اگر تو مرجائے تو اہل وعیال کا کیا ہوگا - اہل وعیال کو سرکہ اور زیتون کھلاؤ اور ہر سال حج کرو

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی بن الحسین یقول بادروا بالسلام علی الحاجر والمعتمر ومصافحتہم قبل ان تخالطہم الذنوب (مجہول)

فرمایا علی بن الحسینؑ نے کہ حج اور عمرہ کرنے والوں پر سلام کی ابتدا کرو اور ان سے مصافحہ کرو قبل اس کے کہ گناہوں سے آغشتہ ہو کر ملو

۱۸ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحاجر والمعتمر فی ضمان اللہ فان مات متوجہاً غفر اللہ لہ ذنوبہ وان مات محرماً بعثہ اللہ ملبیاً وان مات باحد الحرمین بعثہ اللہ من الآمنین وان مات منصرفاً غفر اللہ لہ جمیع ذنوبہ (ض)

فرمایا حاجی اور معتمر اللہ کی ضمانت میں ہے اگر مناسک ادا کرتا ہوا مرے گا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور اگر بحالت احرام مرے گا تو اللہ اس کو تلبیہ کرنے والوں کی صورت میں مبعوث کرے گا اور اگر وہ حرمین میں مرے گا تو اللہ اسے امن والوں میں مبعوث کرے گا اور اگر حج سے لوٹ کر مرے گا تو اللہ اس کے سب گناہ بخش دیگا

۱۹ - عن الرضا علیہ السلام قال ما وقف احد فی تلک الجبال الا استجیب لہ فاما المومنون فیستجاب لہم فی آخرتہم واما الکفار فیستجاب لہم فی دنیاہم (ض)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے نہیں ٹھہرا ان پہاڑوں میں کوئی مگر یہ کہ اس کی دعا قبول کی گئی اور دیگر مومنین تو ان کی قبولیت کا تعلق آخرت سے ہوگا اور کفار کی دعائیں انکی دنیا میں قبول ہونگی -

۲۰ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا اخذ الناس منازلہم بمنیٰ نادیٰ مناد یا منیٰ قد جاء اہلک فاتسعی فی فجاجک واترعی فی منازلک وینادی مناد لو تدرون

فرمایا جب منیٰ میں لوگ پہنچتے ہیں تو منیٰ کو ایک منادی ندا کرتا ہے تیرے اہل آگئے پس اپنی تنگیوں میں کشادگی پیدا کر اور اپنے تباب میں رعایت کر اور ایک منادی ندا کرے گا کاش تم جانتے

بمن حللتم لا يقنتم بالخلف بعد المغفرة (حسن)

٢١ - عن ابي جعفر عليه السلام قال ففروا الى الله اني لكم منه نذير مبين قال حجوا الى الله عز وجل (مرسل)

٢٢ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اخذ الناس منازلهم بمنى نادى مناد لو تعلمون بفناء من حللتم لايقنتم بالخلف بعد المغفرة

٢٣ - قال كنت احج في كل سنة فلما كان في سنة شديدة اصاب الناس فيها جهد فقال لي اصحابي لو نظرت الى ما تريد ان تحج به فتصدقت به كان افضل قال فقلت لهم وترون ذلك قالوا نعم فتصدقت تلك السنة بما اريد ان احج به واقمت قال فرايت ليلة عرفة وقلت والله لا اعود ولا ادع الحج قال فلما كان من قابل حججت فلما اتيت منى رايت اباعبدالله عليه السلام وعنده الناس مجتمعون فاتيته فقلت اخبرني عن الرجل وقصصت عليه قصتي وقلت ايهما افضل الحج او الصدقة قال ما احسن الصدقة ثلث مرات قال قلت اجل فايهما افضل قال ما يمنع احدكم من ان يحج ويتصدق قال قلت ما يبلغ ماله ذلك ولا يتسع قال اذا اراد ان ينفق عشرة دراهم في شيء من سبب الحج انفق خمسة وتصدق بخمسة او قصر في شيء من نفقته في الحج فيجعل ما يحتبس في الصدقة فان له في ذلك اجرا قال قلت هذا لو فعلناه استقام قال ثم قال واني له مثل الحج فقالها ثلث مرات ان العبد يخرج من بيته فيعطي قسما حتى اذا اتى المسجد الحرام طاف طواف الفريضة ثم عدل الى مقام ابراهيم فصلى ركعتين فياتيه ملك فيقوم عن يساره فاذا انصرف ضرب بيده على كتفه فيقول يا هذا اما ما مضى فقد غفر لك واما ما تستقبل فجد

کہ تم کس کے یہاں اترے ہو تو تم یقین کرتے بدلہ مغفرت کے بعد

فرمایا اللہ کی طرف چلو میں کھلم کھلا ڈرانے والا ہوں اللہ کی طرف حج کرو۔

ترجمہ نمبر ۲ میں دیکھو

راوی کہتا ہے میں ہر سال حج کرتا تھا ایک سال سخت قحط پڑا اور لوگوں کو سخت تکلیف کا سامنا ہوا میرے دوستوں نے کہا اس سال حج کا ارادہ ملتوی کر دو اور یہ رقم صدقہ میں دو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہوگا۔ میں نے کہا کیا تم نے اس پر غور کیا ہے انھوں نے کہا ہاں میں نے تصدق کرنے کا ارادہ کیا عرفہ کی رات کو پھر غور کیا تو یہ طے کیا کہ میں حج کو ترک نہ کرونگا اگلے سال میں حج کو گیا مقام منیٰ میں امام جعفر صادق ع سے ملاقات ہوئی بہت سے لوگ حضرت کے پاس جمع تھے میں نے یہ واقعہ بیان کیا اور پوچھا آیا حج افضل ہے یا صدقہ آپ نے تین بار فرمایا صدقہ کا کیا کہنا - میں نے کہا لیکن ان میں زیادہ بہتر کون ہے فرمایا تمہیں کیا چیز حج اور صدقہ سے روکتی ہے میں نے کہا مال کی کمی ان دونوں کو بجا لانے کی اجازت نہیں دیتی فرمایا اگر کوئی بسلسلہ حج کسی امر میں دس درہم خرچ کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اس میں پانچ درہم خرچ کرے اور پانچ درہم صدقہ دے یا حج کے زمانہ میں اپنے کھانے پینے میں کمی کرے اور جو بچا لے وہ صدقہ دے میں نے کہا ہم اگر ایسا کریں تو ٹھیک ہے پھر آپ نے تین بار فرمایا حج کی برابر کیا چیز ہو سکتی ہے۔ جب کوئی حج کے لئے گھر سے نکلتا ہے تو نیکی کا ایک حصہ اسے ملجاتا ہے اور جب مسجد الحرام میں آتا ہے اور طواف فریضہ کرتا ہے اور وہاں سے مقام ابراہیم پر آ کر نماز پڑھتا ہے تو ایک فرشتہ بائیں جانب آتا ہے اور جب وہ نماز پڑھ کر مڑتا ہے تو اس کے شانہ کو ہلا کر کہتا ہے پچھلے گناہ معاف ہو گئے آئندہ نیکی کر

۲ - قال رجل لعلی بن الحسین علیہ السلام ترکت الجهاد وخشونته ولزمت الحج ولینه قال وکان متکیا فجلس و قال ویحک اما بلغک ما قال رسول الله صلی الله علیه وآله فی حجة الوداع انه لما وقف بعرفة وهمت الشمس ان تغیب قال رسول الله ص یا بلال قل للناس فلینصتوا فلما انصتوا قال رسول الله ص ان الله تطول علیکم فی هذا الیوم فغفر لمحسنکم وشفع محسنکم فی مسیئکم فافیضوا مغفورا لکم قال وزاد غیر الثمالی انه قال

لاهل الشعاب فان الله عدل یاخذ للضعیف من القوی فلما کانت لیلة جمع لم یزل یناجی ربه و یسأله لاهل الشعاب فلما وقف بجمع قال لبلال قل للناس فلینصتوا فلما انصتوا قال ان ربکم تطول علیکم فی هذا الیوم فغفر لمحسنکم وشفع محسنکم فی مسیئکم فافیضوا مغفورا لکم وضمن لاهل الشعاب من عنده الرضا ۔ (حسن)

ابوحمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں نے جہاد اور اس کی سختی کو چھوڑ کر حج اور اس کی آسانی کو لے لیا ہے امام علیہ السلام تکیہ لگائے ہوئے تھے یہ سنکر اٹھ بیٹھے اور فرمایا وائے ہو تیرے اوپر کیا تجھ تک یہ حدیث رسول نہیں پہنچی جو حجۃ الوداع میں فرمائی تھی جب کہ عرفہ میں قیام تھا اور سورج غروب ہونے والا تھا حضرت نے بلال کو حکم دیا کہ لوگوں سے کہو خاموش ہو جائیں جب سب ہمہ تن گوش ہوئے تو حضرت نے فرمایا اس دن اللہ نے بخش دیا تمہارے نکوکاروں کو اور شفاعت قبول کی تمہارے نیکوں کی تمہارے بدی کرنے والوں کے متعلق پس فائدہ حاصل کرو اس مغفرت کا جو تمہارے لئے ہے اور ابوحمزہ ثمالی راوی حدیث کے علاوہ ایک اور راوی نے اس حدیث میں اتنے الفاظ اور زیادہ بیان کئے

اے پہاڑ کی گھاٹیوں میں رہنے والو اللہ نے عدل کیا ہے کہ وہ قوی سے ضعیف کے بارہ میں مواخذہ کرتا ہے جب رات ہوئی تو آپ اہل شعاب کے متعلق اللہ سے مناجات کرتے رہے اور رحمت کا سوال کرتے رہے پھر بلال سے فرمایا لوگوں کو خاموش کرو جب سب خموش ہوئے تو فرمایا اللہ نے آج کے دن تم پر بخشش کی ہے تمہارے نیکوں کو بخش دیا اور بدوں کے بارہ میں تمہارے نیکوں کی سفارش قبول کی پس خدا کی بخشش لے کر اٹھو اہل شعاب کے لئے خدا کی طرف سے رضا ہے

۲۵ - قال لما افاض رسول الله ص تلقاه اعرابی بالابطح فقال یا رسول الله انی خرجت ارید الحج ففاتنی وانا رجل میل یعنی کثیر المال فمرنی اصنع فی مالی ما ابلغ به ما یبلغ به الحاج قال فالتفت رسول الله صلی الله علیه وآله الی ابی قبیس فقال لو ان ابا قبیس لک زنته ذهبة حمراء انفقته فی سبیل الله ما بلغت ما بلغ الحاج (حسن)

جب حضرت چلے تو مقام ابطح میں ایک اعرابی ملا اور کہنے لگا میں حج کو نکلا ہوں آپ مجھے معاف کر دیں میں مالدار آدمی ہوں آپ حکم دیں کہ اتنا مال دیدوں جو ایک حاجی کے ثواب کے لئے کافی ہو حضرت نے فرمایا اگر یہ کوہ ابوقبیس سونا ہو جائے اور تو اس کو راہ خدا میں خرچ کر دے تب بھی وہ ثواب نہ پا سکے گا جو ایک حاجی کا ہوتا ہے

۲۶- قال سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول من دفن فی الحرم امن من فزع الاکبر فقلت لہ من بر الناس وفاجرہم قال من بر الناس وفاجرہم (ض)

فرمایا جو حرم میں دفن ہوگا وہ قیامت کے خوف سے امن میں رہے گا میں نے کہا ہر نیک و بد فرمایا ہاں ہر نیک و بد

۲۷- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان ادنی مایرجع بہ الحاج الذی لایقبل منہ ان یحفظ فی اھلہ ومالہ قال فقلت بای شئی یحفظ فیہم قال لایحدث فیہم الاماکان یحدث فیہم وھو مقیم معہم

فرمایا ادنیٰ بات اس حاجی کے لئے جس کا حج قبول نہ ہو یہ ہے کہ اس کا اہل اور مال محفوظ ہوگا میں نے کہا کس طرح حفاظت ہوگی ان میں فرمایا ان میں کوئی حادثہ واقع نہ ہوگا مگر جبکہ وہ ان میں مقیم ہو اور کسی حادثہ کا سبب ہے

۲۸- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الحج جہاد الضعیف ثم وضع ابوعبداللہ علیہ السلام یدہ فی صدرہ وقال نحن الضعفاء ونحن الضعفاء (مجہول)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حج کمزور کا جہاد ہے پھر اپنے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایا ہم ہیں کمزور ہم ہیں کمزور

۲۹- قلت لابی عبداللہ علیہ السلام انی احج سنۃ وشریکی سنۃ قال ما یمنعک من الحج یا ابا اعیم قلت لا فرغ لذلک جعلت فداک اتصدق بخمسمائۃ مکان ذلک قال الحج افضل قلت الف قال الحج افضل قلت فالف وخمسمائۃ قال الحج افضل قلت الفین قال افی الفیک طواف البیت قلت لا قال افی الفیک سعی بین الصفا والمروۃ قلت لا قال افی الفیک وقوف بعرفۃ قلت لا قال افی الفیک رمی الجمار قلت لا قال افی الفیک المناسک قلت لا قال الحج افضل (ض)

میں نے حضرت ابو عبداللہ سے کہا میں خود ایک سال حج کرتا ہوں اور ایک سال میرا شریک کرتا ہے فرمایا تمہیں کیا چیز مانع ہوتی ہے میں نے کہا فراغت حاصل نہیں میں اس کے بدلے پانچسو روپیہ صدقہ دیتا ہوں فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ایک ہزار دینار دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا ڈیڑھ ہزار دوں گا فرمایا حج افضل ہے میں نے کہا دو ہزار دوں گا فرمایا کیا تیرے دو ہزار طواف کی برابر ہو جائیں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا سعی صفا و مروہ کی برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو کیا وقوف عرفہ کی برابر ہو جائیں گے میں نے کہا نہیں فرمایا کیا رمی جمرات کی برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں۔ فرمایا کیا اور مناسک کی برابر ہوں گے میں نے کہا نہیں فرمایا تو حج افضل ہے

۳۰- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قال ابراہیم بن میمون کنت جالساً عند ابی حنیفۃ فجاءہ رجل فسألہ فقال ماتری فی رجل حج حجۃ الاسلام الحج افضل ام یعتق رقبۃ فقال لا بل عتق رقبۃ فقال ابوعبداللہ علیہ السلام کذب واللہ واثم لحجۃ افضل من عتق رقبۃ ورقبۃ ورقبۃ

راوی کہتا ہے میں ابو حنیفہ کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا اور سوال کیا کہ آیا ایک شخص کے لئے حج افضل ہے یا غلام آزاد کرنا انہوں نے کہا غلام آزاد کرنا امام جعفر صادق نے فرمایا جھوٹا ہے وہ اور وہ یہ کہہ کر گنہگار ہوا ہے ایک حج افضل ہے غلام آزاد کرنے سے غلام آزاد کرنے سے غلام آزاد کرنے سے

یا عدّ عشراً ثم قال ویحه فی ای رقبة طواف بالبیت
بین الصفا والمروة والوقوف بعرفة وحلق الرأس
ورمی الجمار لو کان کما قال لعطّل الناس الحج ولو فعلوا
ان ینبغی للامام ان یجبرهم علی الحج ان شاؤوا وان ابوا
هذا البیت انما وضع للحج (م)

یہاں تک کہ آپ نے دس تک گنا پھر فرمایا وائے ہو اس پر کونسا
غلام برابر ہے طواف بیت کے صفا و مروہ کے درمیان سعی کے
عرفہ اور حلق راس کے اگر ایسا ہوتا جیسا اس نے کہا اگر لوگ
ایسا ہی کریں تو لوگ حج کرنا ہی چھوڑ دیں۔ اس صورت میں امام
کو لازم ہے کہ ان سے جبراً حج کرائے اگر وہ انکار کریں تو کیونکہ
یہ گھر تو حج کے لئے ہی بنایا گیا ہے

۳۱ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول حجة
افضل من سبعین رقبة فقلت ما یعدل الحج شیٔ قال
ما یعدله شیٔ ولدرهم واحد فی الحج افضل من الفی
الف فیما سواه من سبیل الله ثم قال له خرجت علی
نیف وسبعین بعیراً وبضع عشرة دابة ولقد اشتریت
سوداً اکثر بها العدد ولقد اذانی اکل الخل والزیت
حتی ان حمیدة امرت بدجاجة فشویت فرجعت الیّ
نفسی (حسن)

میں نے حضرت ابو عبد اللہ سے سنا حج افضل ہے ستر غلام آزاد
کرنے سے میں نے کہا حج کے بدلہ کی بھی کوئی چیز ہے فرمایا کوئی چیز
اس کا عوض نہیں ایک درہم جو حج میں خرچ کیا جائے وہ
افضل ہے لاکھوں ان درہموں سے جو حج کے علاوہ راہ
خدا میں صرف کئے جائیں پھر فرمایا میں حج کے لئے چلا تو ستر سے زیادہ
کچھ اونٹ ساتھ تھے اور تقریباً دس گھوڑے اور میں نے بہت
سے غلام خریدے تھے ایسی حالت میں کہ سرکہ اور زیتون کا تیل
مجھے نقصان دیتا تھا میں کھا رہا تھا (تاکہ حج کے خرچ میں کمی نہ ہو)
میری تکلیف کو دیکھ کر حمیدہ نے ایک مرغی پکائی جس سے میری
حالت درست ہوئی۔

۳۲ - قال ابو عبد الله علیه السلام حجة خیر من بیت
مملوّ ذهباً یتصدق به حتی یفنی (حسن)

فرمایا ایک حج کرنا بہتر ہے اس سے کہ سونے سے بھرا ہوا ایک گھر
کل کا کل خرچ کر دیا جائے۔

۳۳ - قال ابو جعفر علیه السلام لا ورب هذه البنیة
لا یخالف مدمن الحج هذا البیت حمی ولا فقر ابداً

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے قسم خدا کی جب تک اس گھر کا
حج ہے حاجیوں کی حمایت ہوگی اور ان کے لئے فقر نہ ہوگا

۳۴ - قلت للرضا علیه السلام جعلت فداك ان
لی حدثنی عن آبائك ان قیل لبعضهم ان فی بلادنا
موضع رباط یقال له قزوین وعدواً یقال له الدیلم
فهل من جهاد او هل من رباط فقال علیکم بهذا
البیت فحجوه ثم قال فاعاد علیه الحدیث ثلاث مرات
کل ذلک یقول علیکم بهذا البیت فحجوه ثم قال فی الثالثة
اما یرضی احدکم ان یکون فی بیته ینفق علی عیاله

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میرے باپ نے آپ کے
آبائے طاہرین سے یہ حدیث نقل کی کہ کسی نے ان سے کہا کہ ہمارے
شہروں میں ایک موضع ہے رباط نامی جس کو قزوین کہا جاتا ہے
اور ایک دشمن ہے جس کو دیلم کہتے ہیں پس ہم اس سے جہاد
کریں یا رباط میں مقیم رہیں فرمایا تم اس گھر کا حج کرو پھر حضرت
نے تین مرتبہ اس بات کو دہرایا اور دوسری بار کہا کیا تم
میں سے کوئی اس بات پر راضی نہیں کہ اپنے گھر میں اپنے عیال پر خرچ کرے

فلينتظر امرنا فان ادركه كان كمن شهد مع رسول الله صلى الله عليه وآله بدرا وان لم يدركه كان كمن كان مع قائمنا في فسطاطه هكذا وهكذا وجمع بين سبابتيه فقال ابو الحسن عليه السلام صدق هو على ما ذكر (مجهول)

۳۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال الحج والعمرة سوقان من اسواق الآخرة والعامل بهما في جوار الله ان ادركه ما يامل غفر الله له وان قصر به اجله وقع اجره على الله (مجهول)

۳۶ - قال ابو الحسن عليه السلام حجج تترى وعمر تسعى يدفعن عيلة الفقر وميتة السوء (مجهول)

۳۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اتى النبي صلى الله عليه وآله رجلان رجل من الانصار ورجل من ثقيف فقال الثقفي يا رسول الله حاجتي فقال سبقك اخوك الانصاري فقال يا رسول الله اني على ظهر سفر واني عجلان وقال الانصاري اني قد اذنت له فقال ان شئت سألتني وان شئت نبأتك فقال نبئني يا رسول الله فقال جئت تسألني عن الصلاة وعن الوضوء وعن السجود فقال الرجل اي والذي بعثك بالحق فقال اسبغ الوضوء واملأ يديك من ركبتيك وعفر جبينك في التراب وصل صلاة مودع وقال الانصاري يا رسول الله حاجتي فقال ان شئت سألتني وان شئت نبأتك فقال يا رسول الله نبئني فقال جئت تسألني عن الحج وعن الطواف بالبيت والسعي بين الصفا والمروة ورمي الجمار وحلق الرأس ويوم عرفة

اور ہمارے امر کا انتظار کرے اگر اس نے پا لیا تو ایسا ہے جیسے اس نے جنگ بدر میں رسول اللہ کے ساتھ شہادت پائی اور اگر نہ پایا تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو ہمارے قائم کے ساتھ ہی ہو اپنی دو انگلیوں کو ملا کر بتایا امام رضا علیہ السلام نے فرمایا جو کچھ اس نے بیان کیا ٹھیک ہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج و عمرہ دو بازار ہیں آخرت کے بازاروں میں سے اور ان کو بجا لانے والا اللہ کے جوار رحمت میں ہوگا اگر اس نے اپنی امید کو پا لیا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا اور اگر موت آ گئی تو اس کا اجر اللہ پر ہے

فرمایا حضرت نے حج میں تواتر ہے یعنی ایک کے بعد دوسرا اور عمرہ میں فصل ہو سکتا ہے یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور بری موت سے بچاتے ہیں -

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ حضرت رسول خدا کے پاس دو شخص آئے ایک انصاری دوسرا ثقفی۔ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ میری ایک حاجت ہے فرمایا تم سے پہلے تمہارا بھائی انصاری اپنی ضرورت بیان کرنا چاہتا ہے۔ ثقفی نے کہا یا رسول اللہ میں بحالت سفر ہوں اور مجھے جلدی ہے انصاری نے کہا میں نے اجازت دی حضرت نے ثقفی سے فرمایا چاہے تو اپنی حاجت بیان کر اور چاہے تو میں بیان کر دوں۔ میں نے کہا حضور ہی بیان فرما دیں فرمایا تو پوچھنے آیا ہے نماز، وضو اور سجدہ کے متعلق اس نے کہا بے شک ایسا ہی ہے فرمایا وضو میں اعضا پر پانی جاری کرو اپنے دونوں ہاتھ نماز میں گھٹنوں پر رکھو اور سجدہ میں اپنا ماتھا خاک پر رکھو اور ایسی نماز پڑھو جیسے وداع کرنے والا پڑھے انصاری نے کہا میری بھی حاجت ہے فرمایا بیان کرو یا میں۔ اس نے کہا آپ ہی بیان فرما دیں فرمایا تم پوچھنا چاہتے ہو حج، طواف، سعی صفا و مروہ کے متعلق اور رمی جمرات اور سر منڈوانے اور یوم عرفہ کے متعلق

قال الرجل ای واللہ بعثک بالحق قال لا ترفع ناقتک
خفاً الا کتب اللہ بہا حسنۃ ولا تضع خفاً الا حط بہ
عنک سیئۃ وطواف بالبیت وسعی بین الصفا و
المروۃ تنفتل کما ولدتک امک من الذنوب ورمی
الجمار ذخر یوم القیامۃ وحلق الراس لک بکل
شعرۃ نور یوم القیامۃ ویوم عرفۃ یوم یباہی اللہ
عزوجل بہ الملائکۃ فلو حضرت ذلک الیوم برمل عالج
وقطر السماء وایام العالم ذنوباً تبت ذلک الیوم
فی حدیث آخر بکل خطوۃ تخطوا الیہا یکتب لہ
حسنۃ ویمحی عنہ سیئۃ ویرفع لہ بہا درجۃ (مجہول)

اس نے کہا واللہ ایسا ہی ہے فرمایا جب تم اونٹ کو حج کو جانے کے لئے چرمی موزہ پہناؤ گے تو اللہ ایک حسنہ لکھے گا اور جب انکو اتارو گے تو ایک گناہ محو کیا جائے گا اور جب طواف کرو گے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو گے تو گناہوں سے اس طرح آزاد ہو جاؤ گے گویا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہو اور جب رمی جمرات کرو گے تو نیکیوں کا ذخیرہ ہوگا روز قیامت کے لئے اور حلق راس کراؤ گے تو روز قیامت ہر بال نورانی ہوگا اور روز عرفہ وہ دن ہے کہ اللہ ملائکہ پر مباہات کرتا ہے اگر اس دن تم وہاں موجود ہو تو اگر گناہ بقدر ریگ صحرا بارش کے قطرات اور دنیا کے ایام کی برابر ہونگے تو معاف ہو جائیں گے

۲- عن ابی جعفر علیہ السلام ما یقف احد علی تلک
الجبال بر ولا فاجر الا استجاب اللہ لہ فاما البر فیستجاب
لہ فی آخرتہ ودنیاہ واما الفاجر فیستجاب لہ فی دنیاہ
(موثق)

فرمایا حضرت نے جو کوئی ان پہاڑوں پر ٹھہرے گا نیک ہو یا بد خدا اس کی دعا قبول کرے گا نیک کی آخرت اور دنیا دونوں کے متعلق اور بد کی صرف دنیا کے متعلق

۳- عن ابی جعفر علیہ السلام قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ الحاج ثلاثۃ فافضلہم نصیباً رجل
غفر لہ ذنبہ ما تقدم منہ وما تأخر ووقاہ اللہ
عذاب القبر واما الذی یلیہ فرجل غفر لہ ذنبہ
ما تقدم منہ ویستانف العمل فیما بقی من عمرہ
واما الذی یلیہ فرجل حفظ فی اہلہ ومالہ (ضعیف)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا حاجی تین ہیں ان میں بلحاظ نصیبہ افضل وہ ہے جس کے پہلے اور بعد کے سب گناہ بخش دیے گئے ہوں اور عذاب قبر سے اللہ نے بچا لے اور اس کے بعد وہ ہے جس کے پہلے گناہ اللہ بخش دے اور وہ اپنی باقی زندگی میں عمل شروع کرے اس کے بعد وہ ہے جو اپنے اہل و عیال میں بحفاظت پہنچ جائے

۴- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ما من سفر
ابلغ من لحم ولا دم ولا جلد ولا شعر من سفر مکۃ
وما احد یبلغہ حتی تنالہ المشقۃ (موثق)

حضرت نے فرمایا کوئی سفر بلحاظ گوشت و خون و جلد اور بال سفر مکہ سے زیادہ سخت نہیں بغیر سخت مشقت کے کوئی وہاں نہیں پہنچ سکتا۔

۵- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحاج علی
ثلثۃ اصناف صنف یعتق من النار وصنف یخرج
من ذنوبہ کہیئۃ یوم ولدتہ امہ وصنف یحفظ فی

فرمایا ابو عبد اللہ نے حاجی تین قسم کے ہیں ایک وہ جو نار جہنم سے آزاد ہیں دوسرے جو گناہ بخشے جانے کے بعد ایسے ہو جاتے ہیں جیسے بے گناہ ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہیں تیسرے وہ جن کا

فی اهله وماله وعواد فی مایربح به الحاج (حسن)

دُہرا حفاظت جان و مال مزید ادنیٰ صلہ حج کا ہے

۴۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اخذ الناس مواطنهم بمنی نادی منادٍ من قبل الله عز وجل ان اردتم ان ارضی فقد رضیت (۳)

فرمایا جب لوگ منیٰ کو اپنا وطن بناتے ہیں تو ایک منادی اللہ کی طرف سے ندا کرتا ہے اگر تم میرا راضی ہونا چاہتے ہو تو میں راضی ہوں

۴۳ - قال لی ابو عبد الله علیه السلام عشیة من العشیات ونحن بمنی وهو یحثنی علی الحج ویرغبنی فیه یا سعید ایما عبد رزقه الله رزقاً من رزقه فاخذ ذلک الرزق فانفقه علی نفسه وعلی عیاله ثم اخرجهم قد ضحاهم بالشمس حتی یقدم بهم عشیة عرفة الی الموقف فیقیل الم تر فرجاً یکون هناک فیها خلل فلیس فیها احد فقلت بلی جعلت فداک فقال یجیٔ بهم قد ضحاهم حتی یشعب بهم تلک الفرج فیقول الله تبارک وتعالیٰ لا شریک له عبدی رزقته من رزقی فاخذ ذلک الرزق فانفقه فضحی نفسه وعیاله ثم جاء بهم حتی شعب بهم هذه الفرجة التماس مغفرتی اغفر له ذنبه واکفیه ما اهمه وارزقه قال سعید مع اشیاء قالها نحواً من عشرة (ض)

ایک رات جبکہ ہم منیٰ میں تھے حضرت ابو عبد اللہ ... رہ کرتے رہے اور رغبت دلاتے رہے فرمایا اے سعید جو بندہ کو اپنے پاس سے رزق دیتا ہے پھر وہ چاہے کہ اس رزق کو لے اور اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کرے پھر ان کو چاشت کے وقت لے کر چلے اور رات کو ان کو عرفہ پہنچے موقف تک تو یہ عبادت مقبول ہوگی کیا تم نے ان گروہ کو نہیں دیکھا جو یہاں ... میں نے کہا بے شک فرمایا پھر انکو دھوپ چڑھے لے آؤ تاکہ کشادگی ... خدائے وحدہ لاشریک فرماتا ہے اے میرے بندے میں نے اسے رزق دیا اس نے اسے لیا اس نے اسے اپنے اور اپنے عیال پر خرچ کیا پھر وہ انکو حج کے لئے لایا تاکہ وسعت رزق ان پر تقسیم ہو اس نے میری بخشش کا سوال کیا میں نے اس کے گناہ بخش دیئے اور اسکی ہم کو آسان کیا میں اس کو رزق دیتا ہوں ... تمام اشیاء کے فرمایا تقریباً دس چیزیں

۴۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اخذ الناس منازلهم بمنی نادی منادٍ لو تعلمون بفناء من احللتم لایقنتم بالخلف بعد المغفرة (حسن)

فرمایا جب لوگ منیٰ میں جاتے ہیں تو ایک منادی ندا کرتا ہے کاش تم جانتے کہ کس کے صحن میں تم اترے ہو تو مغفرت کے بعد اس کی رحمت سے مایوس نہ ہوتے

۴۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من مات فی طریق مکة ذاهباً او جائیاً امن من الفزع الاکبر یوم القیامة (حسن)

فرمایا جو مکہ کی راہ میں آتے جاتے مر جائے گا وہ روز قیامت کے عظیم الشان خوف سے امن میں رہے گا

۴۶ - قال کنت عند ابی عبد الله علیه السلام اذ جاءه رجل یقال له ابو الورد فقال لابی عبد الله

میں حضرت کی خدمت میں حاضر تھا کہ ابو الورد نامی ایک شخص آیا اور کہنے لگا اے ابو عبد اللہ

حبک الله امّک لو کنت اسرحت بدنک من المحمل فقال
ابو عبد الله علیه السلام یا ابا الورد انی احبّ ان
تشهدوا المنافع التی قال الله عزوجل لیشهدوا منافع
انه لا یشهدها احد الا نفعه الله اما انتم فترجعون
مغفوراً لکم واما غیرکم فیحفظون فی اهالیهم واموالهم
(مجہول)

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کان
الرجل من شانه الحج کل سنة ثم تخلف سنة فلم یخرج
ت الملائکة الذین علی الارض للذین علی الجبال لقد فقدنا
صوت فلان فیقولون اطلبوه فیطلبونه فلا یصیبونه
فیقولون اللهم ان کان حبسه دین فادّ عنه او مرض
فاشفه او فقر فاغنه او حبس ففرّج عنه او فعل
فافعل به والناس یدعون لانفسهم وهم یدعون
لمن تخلف (مرسل)

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی
بن الحسین علیهما السلام یقول یا معشر من لم یحج استبشروا
بالحاج وصافحوهم وعظموهم فان ذلک یجب علیکم
تشارکوهم فی الاجر (مجہول)

اللہ کی رحمت آپ پر نازل ہو آپ محمل میں اپنے بدن کو کچھ دیر
آرام دے لیں فرمایا اے ابوالورد میں پسند کرتا ہوں کہ گواہ
ہوں ان منافع کا حج کے لئے اللہ نے کہا ہے کہ وہ گواہی
دیں ان منافع کی۔ جو گواہی دے گا اللہ اس کو نفع پہنچائے گا
تم حج سے لوٹو گے اس حال میں کہ اللہ تمہارے گناہ بخش دیگا
لیکن تمہارے غیر تو وہ محفوظ رہیں گے اپنے اہل اور مال میں
فرمایا جب کوئی شخص پوری شرائط سے حج کرتا ہے ہر سال
اور ایک سال نہیں جاتا تو ملائکہ زمین و جبال کہتے ہیں ہمیں
فلاں کی آواز سنائی نہیں دیتی باہم کہتے ہیں اسے تلاش
کرو تلاش کرنے پر نہیں پاتے تو کہتے ہیں یا اللہ اگر وہ قرضہ
کی وجہ سے رکا ہے تو اس کا قرض ادا کرا اگر مرض نے روکا
ہے تو شفا دے اگر فقیر ہو گیا ہے تو غنی کر دے اگر قید میں ہے
تو اسے رہا کر اگر کسی کام میں ہے تو اسے پورا کر دے لوگ
دعا کرتے ہیں اپنے نفسوں کے لئے اور یہ فرشتے دعا کرتے ہیں اس کے
لئے جو اپنے نفس کے خلاف کرے

فرمایا حضرت نے اے معشر جس نے حج نہیں کیا ہے اسے
بشارت دو حاجی بننے کی ایسے لوگوں سے معانقہ کرو ان کی
تعظیم کرو یہ تمہارے اوپر واجب ہے ان سے کہو ان کو اس
اجر میں شریک کرو

باب ۲۹

فرض حج و عمرہ

۱ - قال کتبت الی ابی عبد الله علیه السلام بمسائل
بعضها مع ابن بکیر و بعضها مع ابی العباس فجاء
الجواب باملائه سالت عن قول الله عزوجل ولله

میں نے چند مسائل حضرت کو لکھے ان میں سے بعض میں ابن بکیر
سے کٹ گئی اور بعض میں ابوالعباس سے لیں حضرت کے
قلم سے لکھا ہوا یہ جواب آیا تم نے اس کے متعلق پوچھا ہے

على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ؟ يعني به الحج والعمرة جميعاً لانهما مفروضان وسالته عن قول الله عزوجل واتموا الحج والعمرة لله قال يعني بتمامهما اداءهما واتقاء ما يتقي المحرم فيهما وسالته عن قوله تعالى الحج الاكبر ما يعني بالحج الاكبر فقال الحج الاكبر الوقوف بعرفة ورمي الجمار والحج الاصغر العمرة (حسن)

لوگوں پر اللہ کی طرف سے حج بیت اللہ ہے اس کے لئے جسے راستہ کی سہولت ہو یعنی حج و عمرہ دونوں کے لئے یہ حکم ہے کیونکہ یہ دونوں فرض ہیں اور یہ سوال کیا کہ حج و عمرہ کو تمام کرو تو اس سے مراد ہے دونوں کو پوری طرح ادا کرنا اور بچنا ان باتوں سے دونوں میں جن سے محرم بچتا ہے اور سوال کیا تو نے حج اکبر ہے تو حج اکبر نام ہے عرفات میں ٹھہرنا رمی جمرات کرنا اور حج اصغر یعنی عمرہ بجا لانا۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام واتموا الحج والعمرة لله قال هما مفروضان (ض)

فرمایا حج اور عمرہ دونوں فرض ہیں

۳۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام الحج على الغني والفقير فقال الحج على الناس جميعاً كبارهم وصغارهم فمن كان له عذر عذره الله (حسن)

میں نے کہا کیا حج غنی و فقیر دونوں پر ہے فرمایا حج تو سب لوگوں پر ہے بڑے ہوں یا چھوٹے لیکن اگر کوئی عذر ہے تو اللہ اس کا قبول کرنے والا ہے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال العمرة واجبة على الخلق بمنزلة الحج على من استطاع لان الله عزوجل يقول واتموا الحج والعمرة لله وانما نزلت العمرة بالمدينة قال قلت له فمن تمتع بالعمرة الى الحج ايجزي ذلك عنه قال نعم (حسن)

فرمایا عمرہ واجب ہے مخلوق پر مثل حج جو استطاعت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حج و عمرہ کو تمام کرو۔ عمرہ کا حکم مدینہ میں نازل ہوا۔ میں نے کہا جو حج تمتع کے ساتھ عمرہ بجا لائے تو یہ اس کے لئے کافی ہوگا فرمایا ہاں

۵۔ عن موسى عليه السلام قال ان الله فرض الحج على اهل الجدة في كل عام وذلك قوله عزوجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ومن كفر فان الله غني عن العالمين قال قلت فمن لم يحج منا فقد كفر قال لا ولكن من قال ليس هكذا فقد كفر (ض)

فرمایا اللہ نے فرض کیا ہے حج کو مالداروں پر ہر سال (اگر ایک سال بجا نہ لائے تو دوسرے سال نہ یہ کہ ہر سال یعنی وجوب ساقط نہ ہوگا جب تک کسی نہ کسی سال بجا نہ لائے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اللہ کی طرف سے لوگوں پر بیت اللہ کا حج ہے جو وہاں تک جا سکتا ہو اور جو انکار کرے تو اللہ تمام عالموں کی عبادت سے بے پرواہ ہے میں نے کہا ہم میں سے جو کوئی حج نہ کرے تو کیا وہ کافر ہے فرمایا نہیں ہاں جو یہ کہے کہ یہ کچھ نہیں تو وہ کافر ہے

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله فرض الحج والعمرة على اهل الجدة في كل عام (ض)

اللہ نے ہر سال اہل دولت پر حج فرض کیا یعنی اگر ایک سال نہ کرے تو دوسرے سال دوسرے سال نہ کرے تو تیسرے سال غرض وجوب ہٹتا نہیں۔

۷ـ عن ابي الحسن موسى عليه السلام قال ليس على المملوك حج ولا عمرة حتى يعتق (ض)

غلام پر نہ حج ہے نہ عمرہ جب تک وہ آزاد نہ ہو

۸ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال الحج فرض على اهل الجدة في كل عام

ترجمہ نمبر۹ میں گزرا -

۹ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله فرض الحج على اهل الجدة في كل عام

"

استطاعت حج

ـ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا قال وما السبيل قال ان يكون له ما يحج به قال قلت من عرض عليه ما يحج به فاستحيى من ذلك هو ممن يستطيع اليه سبيلا قال نعم ما شانه يستحيي ولو يحج على حمار اجدع ابتر فان كان يطيق ان يمشي بعضا ويركب بعضا فليحج (حسن)

آیہ ولله على الناس کے متعلق فرمایا کہ حج اس پر ہے جسے راستہ کی سہولت ہو کسی نے پوچھا سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا کہ اس کے لیے وہ سب چیزیں مہیا ہوں جن سے حج کیا جا سکتا ہے میں نے کہا جس کے لیے سب سامان مہیا ہو اور اس پر بھی وہ باز رہے حالانکہ وہ صاحب استطاعت ہے فرمایا وہ کیوں باز رہتا ہے اگر کن کٹے دم کٹے گدھے پر بھی سفر ممکن ہو یا کچھ پیدل اور کچھ سواری پر تو بھی حج کرے

ـ سأل حفص الكناسي ابا عبد الله عليه السلام وانا عنده عن قول الله عز وجل ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا ما يعني بذلك قال من كان صحيحا في بدنه مخلى سربه له زاد وراحلة فهو ممن يستطيع الحج او قال ممن كان له مال فقال له حفص الكناسي فاذا كان صحيحا في بدنه مخلى سربه له زاد وراحلة فلم يحج فهو ممن يستطيع الحج قال نعم (حسن)

حفص کناسی نے حضرت ابو عبداللہ سے پوچھا من استطاع الیہ سبیلا سے کیا مراد ہے فرمایا جو شخص تندرست ہو اس کے راستے صاف ہوں زاد و راحلہ موجود ہو تو وہ مستطیع ہے یا یہ کہ اس کے پاس مال ہو جس سے وہ تمام ضروریات پوری کر سکے - حفص نے کہا اگر ان سب باتوں کے باوجود وہ حج نہ کرے تو وہ حج کے لیے مستطیع مانا جائے گا فرمایا ہاں

۳ـ سئل ابو عبد الله عليه السلام عن قول الله عز وجل من استطاع اليه سبيلا فقال ما يقول الناس قال فقيل له الزاد والراحلة قال

حضرت سے من استطاع الیہ سبیلا کے متعلق پوچھا گیا فرمایا لوگ کیا کہتے ہیں۔ کہا وہ کہتے ہیں جس کے پاس زاد و راحلہ ہو۔ فرمایا

فقال ابو عبد الله علیه السلام قد سئل ابو جعفر علیه السلام عن هذا فقال هلک الناس اذا لئن کان من کان له زاد وراحلة قدر ما یقوت عیاله ویستغنی به عن الناس ینطلق الیه فیسلبهم ایاه لقد هلکوا فقیل له فما السبیل قال فقال السعة فی المال اذا کان یحج ببعض ویبقی بعضا یقوت به عیاله الیس قد فرض الله الزکوٰة فلم یجعلها الا علی من یملک مائتی درهم (مجهول)

حضرت نے فرمایا یہی سوال امام محمد باقر علیہ السلام سے کیا گیا تھا فرمایا اس صورت میں لوگ ہلاک ہو جائیں گے کیونکہ اگر کسی کے پاس زاد وراحلہ اتنا ہی ہو کہ اس کے عیال کے خرچ کے لئے کافی ہو اور انہیں کسی سے مانگنے کی ضرورت پیش نہ آئے اور ان سے اس کے حج کے لئے لے لیا جائے تو وہ تو ہلاک ہو جائیں گے پوچھا پھر سبیل سے کیا مراد ہے فرمایا مال میں وسعت تاکہ کچھ مال سے حج کرلے اور کچھ اپنے عیال کے لئے چھوڑے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے زکوٰۃ اس پر فرض کی ہے جو دو سو درہم کا مالک ہو۔

۴۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام انی شیعت اصحابی الی القادسیة فقالوا انطلق معنا نقیم علیک ثلثا فرجعت ولیس عندی نفقة فیسر الله ولحقتهم قال انه کتب علیه فی الوفد لم یستطع ان لا یحج وان کان فقیرا ومن لم یکتب لم یستطع ان یحج وان کان غنیا صحیحا (حسن)

میں نے حضرت سے کہا میں اپنے ساتھیوں کے پیچھے چلا قادسیہ کی طرف انھوں نے کہا تم ہمارے ساتھ چلو ہم تمہیں ایک تہائی خرچ دیں گے میں واپس آگیا میرے پاس نفقہ سے کچھ نہ تھا پھر خدا نے مجھے آسانی پیدا کی اور میں ان سے جا ملا فرمایا اگر وہ ایک جماعت میں شامل ہو گیا ہے تو اسے حج کرنا ہوگا چاہے غریب ہی ہو اور اگر شامل وفد نہیں تو حج ساقط اگرچہ غنی ہو کیونکہ بغیر قافلہ کے سفر نہیں کر سکتے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سأله رجل من اهل القدر فقال یا ابن رسول الله صلی الله علیه وآله اخبرنی عن قول الله عز وجل ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا الیس قد جعل الله لهم الاستطاعة فقال ویحک فقال ویحک انما یعنی بالاستطاعة الزاد والراحلة لیس استطاعة البدن فقال الرجل افلیس اذا کان الزاد والراحلة فهو مستطیع للحج فقال ویحک کما تظن قد تری الرجل عنده المال الکثیر اکثر من الزاد والراحلة فهو لا یحج حتی یأذن الله عز وجل فی ذلک (ض)

فرمایا ایک قدریہ (مفوضہ نے جن کا عقیدہ ہے کہ اعمال میں تقدیر الٰہی کو دخل نہیں) رسول اللہ سے آیہ للہ علی الناس الخ کے متعلق پوچھا کیا ایسا نہیں ہے کہ اللہ نے سب لوگوں کو استطاعت دی ہے فرمایا وائے ہو تجھ پر استطاعت سے مراد زاد وراحلہ ہے بدن کی استطاعت مراد نہیں اس نے کہا تو کیا ایسا نہیں کہ جب زاد وراحلہ ہو تو وہ حج کے لئے مستطیع سمجھا جائے فرمایا وائے ہو تجھ پر ایسا نہیں ہے جیسا تو گمان کرتا ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے پاس کثیر مال ہے اور زاد وراحلہ بھی کافی ہے لیکن وہ حج نہیں کرتا جب تک اللہ کا اذن اس کے لئے نہ ہو

باب ۳۱

باوجود استطاعت حج میں ٹال مٹول کرنا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من مات و لم یحج حجۃ الاسلام و لم یمنعہ من ذلک حاجۃ تجحف بہ او مرض لا یطیق فیہ الحج او سلطان یمنعہ فلیمت یھودیاً او نصرانیا

فرمایا جو بغیر حج کے مر جائے اور کوئی ضرورت ایسی نہ ہو جو اسے حج کرنے سے روکے یا ایسی بیماری کہ جسکی وجہ سے حج کی طاقت نہ رکھتا ہو یا کوئی بادشاہ اسے روکنے والا بھی نہ ہو تو وہ یہودی یا نصرانی کی موت مرے گا

۲۔ سالت اباعبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل و من کان فی ھذہ اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ و اضل سبیلا قال ذلک الذی یسوف نفسہ الحج یعنی حجۃ الاسلام حتی یاتیہ الموت (ع)

میں نے حضرت سے اس آیت کے متعلق پوچھا جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے اور گمکردہ راہ ہے فرمایا اس سے مراد وہ ہے جو حج میں ٹال مٹول کرتا ہے یہاں تک کہ موت اسے آجاتی ہے

۳۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام التاجر یسوف الحج قال لیس علیہ عذر و ان مات فقد ترک شریعۃ من شرائع الاسلام (ن)

میں نے کہا ایک تاجر حج میں ٹال مٹول کرتا ہے فرمایا اگر کوئی عذر نہیں ہے اور اس حالت میں وہ مرجائے گا تو اس نے شریعت اسلام کے ایک حکم کو چھوڑ دیا۔

۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام مثلہ۔

دوسری روایت میں بھی یہی مضمون ہے

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت ارایت الرجل التاجر ذا المال حین یسوف الحج کل عام و لیس یشغلہ عنہ الا التجارۃ او الدین فقال لا عذر لہ یسوف الحج ان مات و قد ترک الحج فقد ترک شریعۃ من شرائع الاسلام (مجہول)

میں نے کہا آپ نے غور کیا اس مالدار تاجر پر جو ہر سال حج کو ٹالتا ہے اور کوئی امر سوائے تجارت اور قرض کے مانع نہیں فرمایا ان میں سے کوئی امر مانع حج نہیں اگر بغیر حج کے وہ مرجائے گا تو احکام شریعت میں سے ایک حکم کو اس نے ترک کیا۔

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من مات و لم یحج حجۃ الاسلام لم یمنعہ من ذلک حاجۃ تجحف بہ او مرض لا یطیق فیہ الحج او سلطان یمنعہ فلیمت یھودیا او نصرانیا (موثق)

ترجمہ نمبر ا میں دیکھو

۶۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من مات و ھو صحیح موسر لم یحج فھو ممن قال اللہ تعالی و نحشرہ یوم القیامۃ اعمیٰ قال اعماہ اللہ عن طریق الحق

فرمایا جو بغیر حج کے بحالت صحت و مالداری مرجائے گا خدا اس کو روز قیامت طریق حق سے اندھا اٹھائے گا

باب ۳۲

جو مکہ سے نکل جائے اور پھر نہ لوٹے

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من خرج من مکة وھو لا یرید العود الیھا فقد اقترب اجله ودنا عذابه (حسن)

فرمایا جو مکہ سے اس ارادہ سے نکلے کہ واپسی کا ارادہ نہ ہو تو سمجھو اس کی موت قریب ہے اور عذاب نزدیک ہے

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من خرج من مکة وھو لا یرید العود الیھا فقد اقترب اجله ودنا عذابه

ترجمہ اوپر ہے

۳- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علی علیہ السلام یقول لولدہ یا بنیّ انظروا الی بیت ربکم فلا یخلون منکم فلا تناظروا (م)

فرمایا حضرت علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے اے بیٹو اپنے رب کے گھر کی طرف نظر رکھو تم میں سے کوئی اس سے خالی نہ رہے اور نہ ڈھیل ڈالے

باب ۳۳

ترک حج میں بہتری نہیں

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال لی مالک لا تحج فی العام فقلت معاملة کانت بینی وبین قوم واشغال وعسی ان یکون ذلک خیرة فقال لا واللہ ما فعل اللہ لک فی ذلک من خیرة ثم قال ما حبس عبد عن ھذا البیت الا بذنب وما یعفو اکثر (ق)

راوی کہتا ہے مجھ سے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا اس سال تم نے حج کیوں نہ کیا میں نے کہا میرے اور قوم کے درمیان کچھ معاملات تھے اور کچھ مصروفیت بھی شاید وہ نیکی میں شمار ہو فرمایا جو کوئی اس گھر کے آنے سے رکا رہے گا وہ گنہگار ہوگا اور اس کے اکثر گناہ بخشے نہ جائیں گے

باب ۳۴

تارک حج پر عذاب آئے گا

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو ترک الناس الحج

اگر لوگ حج کو ترک کریں گے

لم نوظروا العذاب او قال انزل علیھم العذاب (ض)

ان کو عذاب کی مہلت نہ دی جائے گی یا یہ فرمایا کہ ان پر عذاب نازل کیا جائے گا

۲ - قال ذکرت لابی جعفر البیت فقال لو عطلوه سنة واحدة لم یناظروا (موثق)

میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے خانہ کعبہ کا ذکر کیا۔ فرمایا اگر اسے لوگ ایک سال کے لئے معطل چھوڑ دیں گے تو انکو عذاب سے مہلت نہ ملے گی۔

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان علیؑ علیہ السلام یقول لولدہ یا بنیّ انظروا بیت ربکم فلا یخلون منکم فلا تناظروا (ض)

فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام نے اپنے فرزندوں سے فرمایا کہ اے فرزندو اپنے رب کے گھر پر نظر رکھو تم میں سے کوئی اس معاملہ میں بخل سے کام نہ لے ورنہ عذاب سے مہلت نہ ملے گی

باب ۳۶

نادر

- قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان رجلا استشارنی فی الحج وکان ضعیف الحال فاشرت علیه ان لا یحج فقال ما اخلقک ان تمرض سنة قال فمرضت سنة (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ سے کہا کہ ایک شخص نے مجھ سے حج کے بارہ میں مشورہ کیا وہ مرد ضعیف الحال تھا میں نے کہا تم حج کو نہ جاؤ فرمایا اگر سال بھر بیمار رہے اس نے کہا میں سال بھر بیمار رہا

باب ۳۷

حج پر مجبور کیا جائے

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو ان الناس ترکوا الحج لکان علی الوالی ان یجبرھم علی ذلک وعلی المقام عندہ ولو ترکوا زیارۃ النبی لکان علی الوالی ان یجبرھم علی ذلک وعلی المقام عندہ

فرمایا اگر لوگ حج کو ترک کر دیں تو حاکم انہیں مجبور کرے اس کو اس مقام پر جہاں وہ ہے اور جو زیارت نبی ترک کریں حاکم ان کو بھی مجبور کرے (تاکہ ان مقامات مقدسہ کی توہین نہ ہو

فان لم یکن لهم اموال انفق علیهم من بیت مال المسلمین (حسن)

اور اگر ان کے پاس خرچ نہ ہو تو بیت المال سے ان کو خرچ دیا جائے۔

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لو عطل الناس الحج لوجب علی الامام ان یجبرهم علی الحج ان شاء وان ابو فان هذا البیت انما وضع للحج (م)

فرمایا امام علیہ السلام نے اگر لوگ حج کو معطل بنا دیں تو امام ان کو حج پر مجبور کرے اگر وہ چاہے اور اگر وہ انکار کریں تو ان سے کہا جائے کہ یہ گھر تو حج کے لئے ہی بنایا گیا ہے۔

باب ۳۵

اگر کوئی کمزور آدمی خود نہ کر سکے تو دوسرا کرے

۱ - عن جعفر عن ابیه علیهما السلام ان علیاً صلوات الله علیه قال لرجل کبیر لم یحج قط ان شئت ان تجهز رجلاً ثم ابعثه ان یحج عنک (ض)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت علیؑ نے فرمایا ایک بوڑھے آدمی سے جس نے اب تک حج نہیں کیا تھا اگر تم چاہو تو کسی دوسرے کو تیار کرو کہ وہ تمہاری طرف سے حج کر آئے

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان امیر المومنین صلوات الله علیه امر شیخاً کبیراً لم یحج قط ولم یطق الحج لکبره ان یجهز رجلاً یحج عنه (حق)

حضرت علی علیہ السلام نے ایک بہت بوڑھے سے فرمایا جس نے کبھی حج نہیں کیا تھا اور بڑھاپے کی وجہ سے حج کرنے کی طاقت بھی نہ تھی کہ اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرا۔

۳ - قال سئلته عن رجل مسلم حال بینه وبین الحج مرض او امر یعذره الله فیه فقال علیه ان یحج من ماله صرورة لا مال له (ض)

میں نے اس مرد مسلم کے متعلق پوچھا جس کے اور حج کے درمیان مرض حائل ہو گیا ہو یا کوئی ایسا عذر ہو جسے اللہ قبول کرے فرمایا اسے اپنے مال سے اپنے بدلے ایسے شخص سے حج کرانا چاہیے جس کے پاس مال نہ ہو۔ (صرورہ وہ شخص جو مال جمع نہیں کرتا)

۴ - عن ابی جعفر علیه السلام قال کان علی صلوات الله وسلامه علیه یقول لو ان رجلاً اراد الحج فعرض له مرض او خالطه سقم فلم یستطع الخروج فلیجهز رجلاً من ماله ثم لیبعثه مکانه

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا اگر کوئی حج کا ارادہ کرے اور اسے کوئی بیماری عارض ہو جائے یا کوئی سقم پیدا ہو جائے اور خروج کی طاقت نہ رکھتا ہو تو اپنے بدلے کسی دوسرے سے حج کرائے اور اس کو اس کے مکان تک پہنچائے

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان کان رجل موسر حال بینه وبین الحج مرض او امر یعذره الله فیه فان علیه ان یحج عنه صرورة لا مال له

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جو کوئی مالدار ہو اور اسے حج کے موقع پر کوئی مرض لاحق ہو جائے یا کوئی ایسا عذر ہو جس سے عنداللہ معذور ہو تو اسے چاہیے اپنے بدلے حج کرائے ایسے شخص سے جس نے مال جمع نہ کیا ہو۔ غریب ہو

باب ۳۹

حج سے کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لو ان رجلاً معسراً احجّہ رجل کانت لہ حجۃ فان ایسر بعد کان علیہ الحج و کذلک الناصب اذا عرف فعلیہ الحج وان کان قد حج (حسن)

فرمایا اگر کوئی غریب ہو اور اس کی طرف سے کوئی دوسرا جس پر حج واجب ہو حج کر دے اور پھر شخص اول مالدار ہو جائے تو اس کو پھر حج کرنا ہوگا ایسے ہی ناصبی کو جب معرفت حاصل ہو تو حج کرنا ہوگا اگرچہ وہ حج کر چکا ہو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن رجل لم یکن لہ مال فحج بہ اناس من اصحابہ اقضی حجۃ الاسلام قال نعم فاذا ایسر بعد ذلک فعلیہ ان یحج قلت وھل یکون حجتہ تلک تامۃ او ناقصۃ اذا لم یکن حج من مالہ قال نعم قضی عنہ حجۃ الاسلام وتکون تامۃ ولیست بناقصۃ وان ایسر فلیحج (مرسل)

میں نے حضرت سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو مالدار نہ ہو اور اس کے اصحاب میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کر لے تو یہ حج صحیح ہوگا فرمایا ہاں لیکن جب مالدار ہو جائے تو اس پر حج کرنا لازم ہوگا۔ میں نے کہا وہ پہلا حج تام ہوگا یا ناقص جو اپنے مال سے نہیں کیا فرمایا ہاں وہ اس کے لئے پورا ہوگا ناقص نہ ہوگا لیکن جب مالدار ہو جائے تو حج خود کرے

۳۔ سئل عن الرجل یکون لہ الابل یکریھا فیصیب علیھا فیحج وھو کری تغنی عنہ حجتہ او یکون یحمل التجارۃ الی مکۃ فیحج فیصیب المال فی تجارتہ او یضع اتکون حجتہ تامۃ او ناقصۃ او لا تکون حتی یذھب بہ الی الحج ولا ینوی غیرہ او یکون ینویھما جمیعاً ایقضی ذلک حجتہ قال نعم حجتہ تامۃ (حسن)

اس کے بارہ میں پوچھا گیا جو اونٹ کرایہ پر چلاتا ہو اور مکہ پہنچکر حج کرے تو کیا اس کا یہ حج ہو جائے گا یا وہ مال تجارت مکہ لیجاتا ہے اور حج بھی کر لیتا ہے وہ تجارت میں مال بھی حاصل کرتا ہے اور نقصان بھی تو اس صورت میں اس کا حج تام ہوگا یا ناقص یا نہ ہوگا جب تک خود بقصد حج نہ جائے اور حج کے سوا دوسری نیت نہ ہو یا دونوں باتوں کی نیت ہو تو اس صورت میں وہ فریضہ حج سے ادا ہو جائے گا فرمایا ہاں اس کا حج پورا ہوگا۔

۴۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل حج عن غیرہ ایجزیہ ذلک من حجۃ الاسلام قال نعم قلت حجۃ الجمال تامۃ او ناقصۃ قال تامۃ قلت حجۃ الاجیر تامۃ ام ناقصۃ قال تامۃ (حسن)

میں نے پوچھا جو کوئی غیر کی طرف سے حج کرے تو یہ اس کے حج کے لئے کافی ہوگا فرمایا ہاں میں نے کہا ساربان کا حج ناقص ہے یا تام فرمایا تام ہے میں نے کہا اجیر کا حج تام ہے یا ناقص فرمایا تام ہے

۵۔ قال کتبت الی ابی عبد اللہ علیہ السلام

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو لکھا

سالتہ عن رجل حج ولا یدری ولا یعرف ھذا الامر ثم من اللہ علیہ بمعرفتہ والدینونۃ بہ اعلیہ حجۃ الاسلام او قد قضی قال قد قضی فریضۃ اللہ والحج احب الی عن رجل ھو فی بعض ھذہ الاصناف من اھل القبلۃ ناصب متدین ثم من اللہ علیہ فعرف ھذا الامر ایقضی عنہ حجۃ الاسلام او علیہ ان یحج من قابل قال الحج احب الی (ض)

۶ - قال کتب ابو نعیم الہمدانی الی ابی جعفر علیہ السلام انی حججت وانا مخالف وکنت صرورۃ فدخلت متمتعا بالعمرۃ الی الحج قال فکتب الیہ اعد حجک (ح)

۷ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یمر مجتازا یرید الیمن او غیرھا من البلدان وطریقہ بمکۃ فیدرک الناس وھم یخرجون الی الحج فیخرج معھم الی المشاھد ایجزیہ ذلک من حجۃ الاسلام قال نعم (م)

۸ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الرجل یخرج فی تجارۃ الی مکۃ او یکون لہ ابل فیکریھا احجتہ ناقصۃ ام تامۃ قال حجتہ تامۃ (ض)

۹ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اعتق عشیۃ عرفۃ عبدا لہ ایجزی عن العبد حجۃ الاسلام قال نعم قلت فام الولد احجھا مولاہ ایجزی عنھا قال لا قلت الہ اجر فی حجھا قال نعم قال سئلتہ عن ابن عشر سنین یحج قال علیہ حجۃ الاسلام اذا احتلم وکذلک الجاریۃ علیھا الحج اذا طمثت (م)

۱۰ - قال سئلت عن ابا جعفر الثانی علیہ السلام

میں نے سوال کیا اس شخص کے متعلق جس نے حج تو کیا لیکن وہ اس کے متعلق جانتا کچھ نہیں پھر خدا نے اس پر احسان کیا اور اسے معرفت اور دینداری حاصل ہوئی تو کیا وہ دوبارہ حج کرے یا اس فریضہ سے ادا ہو گیا فرمایا ادا ہو گیا لیکن میرے نزدیک ان اصناف اہل قبلہ میں حج کرنا زیادہ محبوب ہے اگر کوئی ناصبی متدین ہو پھر اللہ کا اس پر احسان ہو اور اس کو امر دین کی معرفت حاصل ہو جائے تو اس کا پہلا حج کافی ہوگا یا پھر حج کرے فرمایا حج میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے

میں نے حضرت کو لکھا میں نے حج کیا اور میں مخالف تھا اور صرورہ یعنی بے مال والا تھا میں نے حج تمتع کا صرف عمرہ کیا حضرت نے جواب دیا کہ اپنے حج کا اعادہ کرو۔

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص راہ سے گزرتا ہے یمن یا کسی اور شہر میں جانے کا ارادہ رکھتا ہے مکہ کے راستہ میں ہے کچھ لوگ اس کو جاتے ہوئے ملتے ہیں جو حج کا ارادہ رکھتے ہیں وہ اس کے ساتھ حج کر لیتا ہے آیا یہ اس کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں

میں نے کہا ایک شخص تجارت کے لئے مکہ کی طرف جاتا ہے یا اپنے اونٹ کرایہ پر لیجاتا ہے کیا اس کا یہ حج کافی ہے تام یا ناقص فرمایا کافی ہے

میں نے کہا اگر ایک شخص شب عرفہ اپنے غلام کو آزاد کر دے اور غلام حج کرے تو کیا اس کا یہ حج کافی ہوگا فرمایا ہاں میں نے کہا اگر کنیز کا آقا اس کی طرف سے حج کرے تو کیا یہ کافی ہوگا فرمایا نہیں میں نے اس حج میں کچھ اجر اس کنیز کو ملے گا فرمایا ہاں میں نے کہا اگر دس برس کا لڑکا حج کرے تو کافی ہوگا فرمایا اگر اسے احتلام ہونے لگا ہے اسی طرح لڑکی جب اسے حیض آنے لگے۔

میں امام علیہ السلام سے پوچھا۔

عن الصبی متی یحرم به قال اذا اثغر

١١ - عن ابی جعفر علیه السلام قال فی رجل خرج حاجاً حجة الاسلام فمات فی الطریق فقال ان مات فی الحرم فقد اجزأت عنه حجة الاسلام وان کان مات دون الحرم فلیقض عنه ولیه حجة الاسلام (م)

١٢ - قال سئلت ابا جعفر علیه السلام عن رجل خرج حاجاً ومعه جمل له ونفقة وزاد فمات فی الطریق قال ان کان صرورة ثم مات فی الحرم فقد اجزأ عنه حجة الاسلام وان کان مات وهو صرورة قبل ان یحرم جعل جمله وزاد ونفقة وما معه فی حجة الاسلام فان فضل من ذلک شیٔ فهو للورثة ان لم یکن علیه دین قلت ارایت ان کانت الحجة تطوعاً ثم مات فی الطریق قبل ان یحرم لمن یکون جمله ونفقته وما معه قال یکون جمیع ما معه ما ترک للورثة الا ان یکون علیه دین فیقضی عنه او یکون اوصی بوصیة فینفذ ذلک لمن اوصی له ویجعل ذلک من ثلثه (حسن)

١٣ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل نذر ان یمشی الی بیت الله الحرام ایجزیه ذلک من حجة الاسلام قال نعم قلت وان حج عن غیره ولم یکن له مال وقد نذر ان یحج ماشیاً ایجزی ذلک عنه قال نعم (مجهول)

١٤ - قلت لابی عبد الله علیه السلام بلغنی انک قلت لو ان رجلاً مات ولم یحج حجة الاسلام

کہ بچے کے لئے کیا احرام باندھا جائے فرمایا جب اس کے دانت نکل آئیں۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو حج کے لئے نکلے اور راستہ میں مرجائے فرمایا اگر حرم میں مرا ہے تو اس کا حج ہو گیا اور اگر حرم سے باہر مرا ہے تو اس کے ولی کو اس کی طرف سے حج کرنا چاہیے

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے اس شخص کے متعلق پوچھا جو حج کو نکلے اور اس کے ساتھ اس کا اونٹ اور نفقہ اور زاد راہ ہو وہ راہ میں مرجائے فرمایا اگر وہ صرورہ ہے پھر حرم میں مرگیا تو اس کا حج ہو گیا اور اگر وہ حرم سے باہر مرا ہے درانحالیکہ وہ صرورہ بھی ہے قبل احرام باندھنے کے تو اس کا اونٹ اور نفقہ اور زاد راہ اور جو اس کے پاس ہے حج کے معاملہ میں صرف کیا جائے گا اور جو بچے گا وہ اس کے ورثا کو ملے گا اگر اس پر قرض نہیں ہے۔ میں نے کہا اگر مستحب حج ہو اور احرام باندھنے سے پہلے مرجائے راستہ میں تو اس کا اونٹ نفقہ اور زاد راہ کس کو دیا جائے گا فرمایا جو کچھ اس کے پاس ہوگا اور جو اس کا ترکہ ہوگا وہ وارثوں کا حق ہوگا اگر اس پر قرض ہوگا تو اس کے مال سے ادا کیا جائے گا اور اگر اس نے کوئی وصیت کی ہے تو جو وصی ہے وہ اس کے ثلث مال سے پوری کرے گا

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے یہ نذر کی ہو کہ وہ پا پیادہ حج کرے گا کیا حج کے لئے یہ صورت درست ہوگی فرمایا ہاں میں نے کہا اگر اسی طرح شخص غیر کے حج کے لئے نذر کرے اور اس کے پاس مال نہ ہو تو یہ صورت بھی صحیح ہوگی فرمایا ہاں۔

میں نے کہا مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے اگر کوئی اس حالت میں مرجائے کہ اس نے حج نہیں کیا

حج عنه بعض اهله اجزأ ذلك عنه فقال نعم اشهد
بها عن ابي انه حدثني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
أتاه رجل فقال يا رسول الله ان ابي مات ولم يحج
فقال رسول الله صلى الله عليه وآله حج عنه فان
ذلك يجزي (م)

۱۵- قلت لابي عبد الله عليه السلام انسان هلك
ولم يحج ولم يوص بالحج فاحج عنه بعض اهله رجلا
او امرأة هل يجزي ذلك ويكون قضاء عنه
ويكون الحج لمن حج ويؤجر من احج عنه فقال ان كان
الحاج غير صرورة اجزأ عنهما جميعا واجر الذي
احجه (م)

۱۶- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل
يموت ولم يحج حجة الاسلام ولم يوص بها أيقضى
عنه قال نعم (مرفوع)

۱۷ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل
والمرأة يموتان ولم يحجا أيقضى عنهما حجة الاسلام
قال نعم (مرفوع)

۱۸- عن ابي عبد الله عليه السلام عن رجل مات
وله ابن لم يدر حج ابوه ام لا قال يحج عنه فان
كان ابوه قد حج كتب لابيه نافلة وللابن فريضة
وان كان ابوه لم يحج كتب لابيه فريضة وللابن نافلة (ض)

۱۹- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لو ان عبدا
حج عشر حجج كانت عليه حجة الاسلام ايضا اذا استطاع
الى ذلك سبيلا ولو ان غلاما حج عشر حجج ثم احتلم
كانت عليه فريضة الاسلام ولو ان مملوكا حج
عشر حجج ثم اعتق كانت عليه فريضة الاسلام اذا

اس کی طرف سے گھر والوں میں سے کوئی حج کرلے تو کیا یہ کافی
ہو جائے گا حضرت نے فرمایا میرے والد نے یہ بیان کیا کہ ایک
شخص رسول اللہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا باپ مر گیا
اور اس نے حج نہیں کیا فرمایا اس کی طرف سے حج کرا دیا جائے
تیرے لئے یہ خدمت کافی ہے

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص ہلاک ہو گیا ہے
اور اس نے حج کے لئے وصیت بھی نہیں کی پس اس کے ایک رشتہ
دار نے اس کی طرف سے حج کر لیا تو یہ کافی ہو جائے گا اور
مرنے والے کی طرف ادائگی ہو جائے گی اور حج کرنے والے کو
اجر ملے گا فرمایا اگر حج کرنے والا غریب ہے تو دونوں کو
کافی ہوگا اور حج کرنے والے کو اجر ملے گا اور حج کرانے والے کو اجر

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو مر جائے اور حج
نہ کیا ہو اور وصیت بھی نہ کی ہو تو کیا اس کی طرف سے
حج کیا جائے فرمایا ہاں

میں نے پوچھا اگر مرد و عورت دونوں مر جائیں اور انھوں
نے حج نہ کیا ہو تو آیا ان دونوں کی طرف سے حج کیا جائے
فرمایا ہاں

میں نے پوچھا ایک شخص مر گیا اور اس کے بیٹے کو پتہ نہیں
کہ اس کے باپ نے حج کیا یا نہیں فرمایا اس کی طرف سے
حج کیا جائے اگر باپ نے حج کر لیا ہوگا تو یہ حج اس کے لئے
نافلہ ہوگا اور بیٹے کے لئے فریضہ اور اگر نہ کیا ہوگا تو باپ
کے لئے فریضہ ہوگا اور لڑکے کے لئے نافلہ

فرمایا اگر کوئی دس حج کر چکا ہو پھر مستطیع ہو جائے تو اس
پر حج واجب ہوگا اسی طرح اگر کوئی لڑکا دس حج کر لے
تو بالغ ہو جانے پر اسے حج کا فریضہ ادا کرنا ہوگا اور
اگر کوئی غلام دس حج کرلے اور پھر مستطیع ہو جائے
تو اسے بھی پھر حج کرنا ہوگا۔

باب ۲

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من مضت لہ خمس سنین فلم یفد الی ربہ وھو موسر انہ لمحروم

فرمایا حضرت نے جس نے مالدار ہو کر پانچ برس تک حج مستحب نہ کیا تو وہ رحمت رب سے محروم ہوا

۲ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان اللہ منادیا ینادی ای عبد احسن اللہ الیہ واوسع علیہ فی رزقہ فلم یفد الیہ فی کل خمسۃ اعوام مرۃ لیطلب نوافلہ ان ذلک لمحروم (ض)

فرمایا اللہ کی طرف سے ایک منادی ندا کرتا ہے کون بندہ ہے کہ اللہ اس پر احسان کرے اور اس کے رزق میں وسعت دے پس ہر پانچ برس کے اندر جو اپنے نوافل کو بہتر بنانے کے لئے حج نہیں کرتا وہ محروم رہتا ہے

باب ۳

مقروض کا حج

۱ - سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل یحج بدین وقد حج حجۃ الاسلام قال نعم ان اللہ سیقضی عنہ ان شاء اللہ (ص)

میں نے پوچھا ایک شخص نے قرض سے حج کیا کیا یہ صحیح ہوگا فرمایا اللہ اسے پورا کرے گا ان شاء اللہ

۲ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ ھل یستقرض الرجل ویحج اذا کان خلف ظھرہ ما یؤدی عنہ اذا حدث بہ حدث قال نعم (ض)

میں نے کہا کیا قرض لے کر حج کیا جا سکتا ہے جبکہ اس کے لئے کوئی ایسا سہارا ہو کہ اگر کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے دفع کر سکے فرمایا ہاں

۳ - سألت ابا الحسن علیہ السلام عن الرجل علیہ دین یستقرض ویحج قال ان کان لہ وجہ فی المال فلا باس (ح)

میں نے پوچھا اگر ایک شخص مقروض ہے اور وہ اور قرضہ لے کر حج کو جائے تو فرمایا اگر اس کے پاس کوئی چیز از قسم مال ایسی ہے کہ وہ قرضہ ادا کر سکے گا تو کیا مضائقہ ہے

۴ - قلت للرضا علیہ السلام الرجل یکون علیہ الدین ویحضرہ الشئ القضی دینہ او یحج قال یقضی ببعض ویحج ببعض قلت فانہ لا یکون الا بقدر نفقۃ الحج قال یقضی سنۃ

میں نے پوچھا کہ ایک شخص پر قرضہ ہے اور اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ وہ قرضہ ادا کر دے یا حج کر لے فرمایا کچھ قرضہ ادا کرے کچھ حج کر لے میں نے کہا اگر بقدر نفقہ ہی ہو

ويحج سنة قلت اعطى المال من ناحية السلطان قال لا بأس عليكم (ض)

فرمایا ایک سال قرضہ ادا کرے اور ایک سال حج کرے میں نے کہا اگر بادشاہ کی طرف سے کچھ عطیہ ملے فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں۔

۵- قلت لابي عبد الله عليه السلام يكون علي الدين فيقع في يدي الدراهم فان وزعتها بينهم لم يبق شيء افاحج بها او وزعها بين الغرام فقال حج بها وادع الله ان يقضي عنك دينك (مرسل)

میں نے کہا اگر میرے اوپر قرضہ ہو اور میرے ہاتھ میں کچھ روپیہ آئے جو اتنا ہو کہ اگر قرضہ چکاؤں تو حج کے لئے کچھ نہ بچے تو میں حج کروں یا قرض داروں کو لوٹا دوں فرمایا اس سے حج کر اور اللہ سے دعا کر کہ وہ تیرا قرضہ ادا کردے

۶- سألت ابا الحسن عليه السلام عن الرجل يستقرض ويحج فقال ان كان خلف ظهره مال ان حدث به حدث ادى عنه فلا بأس (ع)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو قرضہ لے کر حج کرے فرمایا اگر اس کے پاس اتنا اثاثہ ہے کہ اگر کوئی حادثہ ہو جائے تو وہ اسے سنبھال لے تو کوئی مضائقہ نہیں

باب ۲۴

حج میں خرچ کی فضیلت

۱- سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول لو ان احدكم اذا ربح الربح اخذ منه الشيء فعزله فقال هذا للحج واذا ربح اخذ منه وقال هذا للحج جاء ابان الحج وقد اجتمعت له نفقة عزم الله فخرج ولكن احدكم يربح الربح فينفقه فاذا جاء ابان الحج اراد ان يخرج ذلك من راس ماله فيشق عليه (موثق)

حضرت نے فرمایا جب تم کو تجارت وغیرہ میں نفع ہو تو اس کا ایک حصہ الگ کرلو کہ یہ حج کے لئے ہے اور جب دوبارہ نفع ہو اسے بھی حج کے لئے مخصوص کرلو اور جب حج کا وقت آئے تو تمہارے پاس زاد راہ جمع ہو جائے گا پس اس سے حج کو جاؤ اگر تم نفع کو خرچ کرتے رہوگے تو وقت حج راس المال سے خرچ کرنا تمہارے لئے شاق ہوگا۔

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال يا فلان اقلل النفقة في الحج ولا تكثر النفقة في الحج فتمل الحج (مرفوع)

فرمایا اے فلاں حج کے لئے کم سے کم خرچ کرو اگر زیادہ خرچ کر بیٹھو گے تو حج تمہارے لئے باعث ملال ہوگا

۳- قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول ان كان علي عليه السلام ليقطع ركابه في طريق مكة فيشده بخوصة ليهون الحج على نفسه (موثق)

فرمایا حضرت نے اگر حضرت علی علیہ السلام کی رکاب راہ مکہ میں قطع ہو جاتی تھی تو اسے کھجور کی چھال سے باندھ لیتے تھے تاکہ حج ان کے نفس پر بار نہ ڈالے

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال الهدیة من الحج (ضعیف)

فرمایا تحفہ کا شمار نفقہ حج میں ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال الهدیة من الحج (مجهول)

فرمایا ہدیہ بھی شمار حج ہے

باب ۴۳
مستحب ہے کہ حج کے لئے ہر وقت تیار رہے

۱۔ قال لی ابو جعفر علیه السلام یا عیسیٰ انی احب ان یراک الله فیما بین الحج الی الحج وانت تتهیأ للحج (مجهول)

حضرت نے فرمایا اے عیسیٰ میں اس بات کو دوست رکھتا ہوں کہ تم ایک حج کے بعد اپنے کو دوسرے حج کے لئے تیار رکھو

۲۔ قال ابو عبد الله علیه السلام من اتخذ محملا للحج کان کمن ربط فرسا فی سبیل الله عزوجل (حسن)

فرمایا جو کوئی حج کے جانے کے لئے محمل باندھے ایسا ہے جیسے فی سبیل اللہ جہاد کے لئے گھوڑا تیار کیا

۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام من رجع من مکة وهو ینوی الحج من قابل زید فی عمره

جو مکہ سے اس نیت سے لوٹے کہ اگلے سال پھر حج کو آئے گا تو اس کی عمر بڑھ جاتی ہے

باب ۴۴
ایک شخص مسلمان ہو اور ختنہ سے قبل حج کرے

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یسلم فیرید ان یحج وقد حضر الحج ایحج او یختتن قال لا یحج حتی یختتن (مجهول)

جو شخص مسلمان ہو جائے اور حج کا ارادہ کرے اور حج کا وقت آ جائے تو وہ حج کرے یا ختنہ کرائے فرمایا بغیر ختنہ کرائے حج نہ کرے

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا بأس ان تطوف المرأة غیر المخفوضة فاما الرجل فلا یطوف الا وهو مختتن (حسن)

عورت غیر ختنہ شدہ طواف کر سکتی مگر مرد غیر مختون طواف نہیں کر سکتا۔

باب ۴۵

وہ عورت جس کا شوہر حج سے روکے

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن امرأة لها زوج ابى ان ياذن لها ان تحج ولم تحج حجة الاسلام فغاب زوجها عنها وقد نهاها ان تحج قال لا طاعة له عليها في حجة الاسلام فلتحج ان شاءت (ص)

میں نے پوچھا ایک عورت کے شوہر نے اس کو حج کرنے سے منع کر دیا اور اس عورت نے حج نہ کیا۔ اس کا شوہر غائب ہوگیا اور حج کرنے سے اسے منع کر گیا فرمایا اس امر میں شوہر کا کہنا لازم نہیں اگر حج کرنا چاہتی ہے تو کرے

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن المرأة تخرج مع غير ولي قال لا بأس فان كان لها زوج او ابن او اخ قادرين على ان يخرجا معها وليس لها سعة فلا ينبغي لها ان تقعد ولا ينبغي لهم ان يمنعوها (حسن)

میں نے پوچھا ایک عورت حج کو غیر ولی کے ساتھ نکلی فرمایا کوئی حرج نہیں اگر اس کا شوہر۔ بیٹا یا بھائی ہو اور اس کو حج کرنے کی قدرت ہو تو اس کے ساتھ حج کرنے جائے درانحالیکہ عورت مالدار نہ ہو۔ عورت کو حج سے رکنا نہ چاہیے اور لوگوں کو اسے منع نہیں کرنا چاہیے

۳۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال سألته عن امرأة لها زوج وهي صرورة لا يأذن لها في الحج قال تحج وان لم يأذن لها (حسن)

میں نے پوچھا اس شوہر دار عورت کے متعلق جو حج کیا ہوا مال نہیں رکھتی اور شوہر اسے حج کی اجازت نہیں دیتا فرمایا وہ بے اجازت شوہر حج کو چلی جائے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في المرأة تريد الحج ليس معها محرم هل يصلح لها الحج فقال نعم اذا كانت مأمونة (م)

اس عورت کے بارہ میں پوچھا گیا جو حج کرنا چاہتی ہے لیکن کوئی محرم اس کے ساتھ نہیں کیا حج کو جانا اس کے لئے درست ہے فرمایا ہاں اگر وہ امن و امان کے ساتھ جا سکے

۵۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن المرأة الحرة تحج الى مكة بغير ولي فقال لا بأس تخرج مع قوم ثقات (حسن)

پوچھا گیا اس آزاد عورت کے متعلق جو مکہ کا سفر بغیر اپنے کسی سرپرست کے کرے فرمایا کوئی حرج نہیں اگر وہ معتمد اور معتبر لوگوں کے ساتھ چلی جائے۔

باب ۴۶

گھر سے نکلتے وقت کیا کہنا چاہیے

۱۔ ... عليه السلام قال قال رسول الله

فرمایا حضرت نے کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا

يقول لو كان الرجل منكم اذا اراد السفر قام على
باب داره تلقاء وجهه الذي يتوجه له فقرأ فاتحة
الكتاب امامه وعن يمينه وعن شماله وآية الكرسي
امامه وعن يمينه وعن شماله ثم قال اللهم
احفظني واحفظ ما معي وسلمني وسلم ما معي و
بلغني وبلغ ما معي ببلاغك الحسن لحفظه الله وحفظ
ما معه وسلمه وسلم ما معه وبلغه وبلغ ما معه
قال ثم قال يا صباح اما رأيت الرجل يحفظ ولا يحفظ
ما معه ويسلم ولا يسلم ما معه ويبلغ ولا يبلغ
ما معه قلت بلى جعلت فداك (۳)

جب کوئی تم میں سے حج کا ارادہ کرے گھر سے نکلے تو اس کے گھر کے
دروازہ پر ایک شخص اس کی طرف رخ کر کے سورۂ فاتحہ آ،
کے آگے پیچھے داہنے بائیں پڑھے اسی طرح آیت الکرسی
ہر تین طرف پڑھے پھر کہے یا اللہ اس کی حفاظت کر اور
ہر اس چیز کی جو اس کے ساتھ ہے اور مجھے سلامت رکھ اس
کو اور جو اس کے ساتھ ہے اور منزل پر پہنچا دے اسکو
اور جو اس کے ساتھ ہے پھر فرمایا اے صباح (راوی)
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حج کرنے والا محفوظ
رہا ہو اور اس کے ساتھ کی چیز محفوظ نہ رہی ہو یا وہ سلامت
رہا ہو اور ساتھ کی چیز سلامت نہ رہی ہو یا خود پہنچ گیا ہو
اور ساتھ والی چیز نہ پہنچی ہو۔ میں نے کہا ضرور پہنچی ہے میں آپ
پر فدا ہوں۔

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا خرجت
من بيتك تريد الحج والعمرة ان شاء الله فادع دعاء
الفرج لا اله الا الله الحليم الكريم لا اله الا الله
العلي العظيم سبحان الله رب السموات السبع
ورب الارضين السبع ورب العرش العظيم
والحمد لله رب العالمين ثم قل اللهم كن لي جارا
من كل جبار عنيد ومن كل شيطان رجيم
ثم قل بسم الله دخلت وبسم الله خرجت وفي
سبيل الله اللهم اني اقدم بين يدي نسياني
وعجلتي بسم الله وما شاء الله في سفري هذا
ذكرته او نسيته اللهم انت المستعان على الامور
كلها وانت الصاحب في السفر والخليفة في الاهل
اللهم هون علينا سفرنا واطو لنا الارض وسيرنا
فيها بطاعتك وطاعة رسولك اللهم اصلح لنا
ظهرنا وبارك لنا فيما رزقتنا وقنا عذاب النار

فرمایا جب ارادہ حج و عمرہ کرنے کا ہو تو گھر سے نکلتے وقت
یہ دعا پڑھو۔

پھر کہو یا اللہ مجھے پناہ دے ہر سخت گیر ظالم سے اور ہر شیطان رجیم
سے پھر کہو میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوا اور راہ خدا میں چلنے
کو نکلا ہوں یا اللہ میں بھول چوک والا ہوں اور مجھ میں جلدی
ہے اللہ کے نام سے یہ سفر شروع کرتا ہوں میں نے اس کا ذکر بھی کیا
اور بھولا بھی یا اللہ تجھی سے مدد چاہتا ہوں کل امور میں
تو ہی میرا ساتھی ہے سفر میں میرا قائم مقام ہے میرے اہل میں
اس سفر کو مجھ پر آسان کر طے الارض کر اور اپنے اور اپنے
رسول کی اطاعت میں لے چل یا اللہ ہمارے حال کی اصلاح
کر اور ہمارے رزق میں برکت دے اور عذاب نار
سے ہمیں بچالے

اللهم انی اعوذ بك من وعثاء السفر وكآبة المنقلب وسوء المنظر فی الاهل والمال والولد اللهم انت عضدی وناصری بك احل وبك اسیر اللهم انی اسئلك فی سفری هذا السرور والعمل بما یرضیك عنی اللهم اقطع عنی بعده ومشقته واصحبنی فیه واخلفنی فی اهلی بخیر لا حول ولا قوة الا بالله اللهم انی عبدك وهذا حملانك والوجه وجهك والسفر الیك وقد اطلعت علی ما لم یطلع علیه احد فاجعل سفری هذا كفارة لما قبله من ذنوبی وكن عوناً لی علیه

واكفنی وعثه ومشقته ولقنی من القول والعمل رضاك فانما انا عبدك وبك ولك

واذا جعلت رجلك فی الركاب فقل

بسم الله الرحمن الرحیم بسم الله والله اكبر فاذا استویت علی راحلتك واستوی بك محملك فقل الحمد لله الذی هدانا للاسلام وعلمنا القرآن ومن علینا بمحمد صلی الله علیه وآله سبحان الله سبحان الذی سخر لنا هذا وما كنا له مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون والحمد لله رب العالمین اللهم انت الحامل علی الظهر والمستعان علی الامر اللهم بلغنا بلاغاً یبلغ الی الخیر بلاغاً یبلغ الی مغفرتك ورضوانك اللهم لا طیر الا طیرك ولا خیر الا خیرك ولا حافظ غیرك ـ

(حسن)

یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں مشقت سفر سے اور رنج و الم سے اور اپنے اہل و مال و اولاد میں کسی برے منظر سے یا اللہ تو ہی میرا مددگار اور ناصر ہے میں تیری ہی مدد سے منزل پر اترتا اور راہ میں چلتا ہوں یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اپنے اس سفر میں سرور کا اور ایسے عمل کا جو تجھے مجھ سے راضی رکھے یا اللہ بُعد سفر اور اس کی مشقت کو میرے اوپر آسان کر اور اس سفر میں میرے ساتھ ہو اور میرے اہل میں میرا قائم مقام ہو نہیں ہے مدد اور قوت مگر اللہ سے یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور ان چوپاؤں کا رزق دینے والا تو ہی ہے خاص تیری ہی ذات ہے یہ سفر میرا تیری ہی طرف ہے تو واقف ہے اس چیز سے جس سے کوئی واقف نہیں لیس میرے اس سفر کو میرے گزشتہ گناہوں کا کفارہ قرار دے اور اس میں میری مدد کر اور سفر کی تعب و تکلیف سے بچالے اور میرے اور عمل کو اپنی مرضی کے مطابق بنا دے میں تیرا ہی بندہ ہوں تجھی سے میری لو لگی ہے اور تیری ہی خوشنودی کے لئے میرا عمل ہے

جب رکاب میں پیر رکھیں تو کہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم بسم اللہ و اللہ اکبر جب سواری درست ہو جائے اور محمل میں بیٹھنے لگو تو کہو شکر ہے اس خدا کا جس نے ہدایت کی اسلام کی طرف اور قرآن کی تعلیم دی اور محمد جیسے رسول کو بھیجکر احسان کیا پاک ہے وہ ذات جس نے چوپاؤں کو ہمارے لئے مسخر کیا اور ہم سے ان کو تابعدار بنانا ممکن نہ تھا اور ہماری بازگشت اپنے رب کی طرف ہونے والی ہے اور حمد ہے رب العالمین کے لئے یا اللہ سواریوں کی پشتوں پر تو ہی بٹھلانے والا ہے ہر امر میں تجھی سے مدد ہے یا اللہ خیریت سے پہنچا دے اپنی بخشش اور رضا کے ساتھ نہیں ہے پرواز مگر تیری مدد سے اور نہیں ہے خیر مگر تجھ سے اور تیرے سوا کوئی حافظ نہیں ـ

باب

وصیت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان ابی یقول ما یعبوء من یا م ھذا البیت اذا لم یکن فیہ ثلث خصال خلق یخالق بہ من صحبہ وحلم یملک بہ من غضبہ او ورع یحجزہ عن محارم اللہ (ض)

فرمایا حضرت نے میرے والد ماجد نے فرمایا جس شخص میں تین خصلتیں نہ ہوں اس نے حج بیت اللہ سے کیا پایا اول خوش خلقی جس کا اثر اپنے دوستوں پر ڈالے دوسرے حلم جس سے اپنے غضب پر قابو پائے تیسرے پرہیزگاری جس سے محارم الٰہیہ سے بچے۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ما یعبأ من یسلک ھذا الطریق اذا لم یکن فیہ ثلث خصال ورع یحجزہ عن معاصی اللہ وحلم یملک بہ غضبہ وحسن الصحبۃ لمن صحبہ (م)

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام وطن نفسک علی حسن الصحابۃ لمن صحبت فی حسن خلقک وکف لسانک وکظم غیظک واقل لغوک وتفرش عفوک وتسخی نفسک (حسن)

فرمایا حسن صحبت کو اپنے نفس میں جگہ دو خوش خلقی سے لو اپنی زبان کو روکو اپنے غصہ کو پیو لغویات کم کرو عفو کو زیادہ کرو اپنے نفس پر قابو حاصل کرو

۴۔ قال کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام والبیت غاص باھلہ فقال لیس منا من لم یحسن صحبۃ من صحبہ ومرافقۃ من رافقہ وممالحۃ من مالحہ ومخالفۃ من خالفہ (مجہول)

فرمایا در انحالیکہ گھر لوگوں سے بھرا ہوا تھا ہم میں سے نہیں ہے وہ جو اپنے مصاحبوں سے اچھی صحبت نہ رکھے نرمی کا برتاؤ کرنے والوں سے نرمی نہ کرے اور جو کھانا کھلائے اسے کھانا نہ کھلائے اور اپنے خلاف والے کی مخالفت کرے

۵۔ عن جعفر عن آبائہ علیہم السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الرفیق ثم السفر وقال امیر المومنین علیہ السلام لا تصحبن فی سفرک من لا یری لک من الفضل علیہ کما تری لہ علیک (ض)

فرمایا رسول اللہ نے سفر سے پہلے اپنا رفیق تلاش کرو اور امیر المومنین ع نے فرمایا ایسے شخص کے ساتھ سفر نہ کرو جو تمہاری کوئی فضیلت اپنے اوپر نہیں سمجھتا جیسی کہ تم اپنے لئے اس کی فضیلت جانتے ہو

۶۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا صحبت فاصحب نحوک ولا تصحبن من یکفیک فان ذلک مذلۃ للمومنین مرسل

فرمایا جب مصاحب بناؤ تو اپنے جیسے کو اور وقت صحبت رکھو اس سے جو تم سے بے پرواہ ہو کہ اس میں مومنین کے لئے ذلت ہے

۷۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام قد عرفت حالی و سعۃ یدی و توسعی علی اخوانی فاصحب النفر منھم فی طریق مکۃ فاتوسع علیھم قال لا تفعل یا شھاب ان بسطت وبسطوا اجحفت بھم وان امسکوا اذللتھم فاصحب نظراءک (ض)

میں نے کہا آپ کو معلوم ہے میرا حال اور میری کشادہ دستی اپنے بھائیوں پر تو کیا میں سفر مکہ میں ان میں سے کسی کو اپنے ساتھ لے لوں اور ان پر اچھی طرح روپیہ صرف کروں فرمایا اے شہاب ایسا نہ کرو اگر تم نے اور انھوں نے پورا ہاتھ کھول دیا تو تمہیں ان کو باز رکھنا پڑے گا اور جب وہ رک جائیں گے تو گویا تم نے ان کو ذلیل کیا پس بہتر یہ ہے کہ اپنے ہی جیسے لوگوں کو اپنے ساتھ رکھو

۸۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام یخرج الرجل مع قوم میاسیر وھو اقلھم شیئا فیخرج القوم النفقۃ ولا یقدر ھو ان یخرج مثل ما اخرجوا فقال ما احب ان یذل نفسہ لیخرج مع من ھو مثلہ (ض)

میں نے کہا ایک شخص جو قلیل البضاعت ہے ایسے لوگوں کے ساتھ سفر حج کرتا ہے جو مالدار ہیں وہ لوگ دل کھول کر خرچ کرتے ہیں اور یہ انکی طرح نہیں کر سکتا فرمایا وہ اپنے نفس کو ذلیل کرنا کیوں پسند کرتا ہے اس کو چاہیے کہ اپنے ہی جیسے لوگوں کے ساتھ سفر کرے

باب ۴۹

راستہ میں دعا

۱۔ قال صحبت ابا عبد اللہ علیہ السلام وھو متوجہ الی مکۃ فلما صلی قال اللھم خل سبیلنا واحسن تسییرنا واحسن عافیتنا وکلما صعد اکمۃ قال اللھم لک الشرف علی کل شرف (ض)

میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ سفر مکہ میں تھا آپ نے بعد نماز فرمایا اللہ راستہ خالی بنادے اور ہمارا سفر اچھا بنادے ہمکو عافیت کے ساتھ پہنچا اور پہاڑ کی چڑھائی کو آسان کر تیرے لئے ہر قسم کی بلندی ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فی سفرہ اذا ھبط سبح واذا صعد کبر (حسن)

فرمایا حضرت رسولخدا جب سفر میں سواری سے اترتے تو تسبیح کرتے اور جب چڑھتے تو تکبیر کہتے ہوئے

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ان علی ذروۃ کل جسر شیطانا فاذا انتھیت الیہ فقل بسم اللہ یرحل عنک (مجھول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے ہر پل کی چوٹی پر شیطان ہوتا ہے پس جب تم آخری حد پر پہنچو تو کہو شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جس نے مجھے مجھ کو پار کرایا۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قل اللھم انی
اسئلک لنفسی الیقین والعفو والعافیۃ فی الدنیا و
الآخرۃ اللھم انت ثقتی وانت رجائی وانت عضدی
وانت ناصری بک احل وبک اسیر قال ومن یخرج
فی سفر وحدہ فلیقل ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ اللھم
آنس وحشتی واعنی علی وحدتی وادّ غیبتی (حسن)

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا خرجت
فی سفر فقل اللھم انی خرجت فی وجھی ھذا بلا ثقۃ
منی لغیرک ولا رجاء اوی الیہ الا الیک ولا قوۃ
اتکل علیھا ولا حیلۃ الجاء الیھا الا طلب فضلک و
ابتغاء رزقک وتعرضا لرحمتک وسکونا الی حسن
عادتک وانت اعلم بما سبق لی فی علمک فی سفری
ھذا مما احب واکرہ فانما اوقعت علیہ یا رب من
قدرک محمود فیہ بلاءک ومتضح عندی فیہ قضاءک
انت تمحو ما تشاء وتثبت وعندک ام الکتاب اللھم
فاصرف عنی مقادیر کل بلاء ومقضی کل لاواء وابسط
علی کنفا من رحمتک ولطفا من عفوک وسعۃ من
رزقک وتماما من نعمتک وجماعا من معافاتک
واوقع علی فیہ جمیع قضاءک علی موافقۃ جمیع
ھوای فی حقیقۃ احسن املی وادفع ما احذر فیہ
وما لا احذر علی نفسی ودینی ومالی مما انت اعلم بہ
منی واجعل ذلک خیرا لآخرتی ودنیای مع ما
اسئلک یا رب ان تحفظنی فیمن خلفت ورائی
من ولدی واھلی ومالی ومعیشتی وحزانتی و
قرابتی واخوانی باحسن ما خلفتہ بہ غائبا من
المومنین فی تحصین کل عورۃ وحفظ من کل مضیعۃ
وتمام کل نعمۃ وکفایۃ کل مکروہ وستر کل سیئۃ

فرمایا کہو یا اللہ میں تجھ سے اپنے لئے سوال کرتا ہوں یقین کا عفو
کا اور دنیا و آخرت میں عافیت کا یا اللہ تجھی پر میرا اعتماد ہے
تو ہی میری امید ہے تجھی پر میرا بھروسہ ہے تو ہی میرا ناصر ہے
تیری مدد ہی سے میں منزل پہ اترتا ہوں راستوں میں چلتا ہوں
فرمایا جو سفر کرے تو یہ کہے۔ دعا متن میں ہے

فرمایا جب سفر کے لئے گھر سے نکلو تو یہ دعا پڑھو۔

وعرف كل محذور وكمال كلما تجمع لي الرضا والسداد في جميع اموري وافعل ذلك بي بحق محمد وآل محمد صلى الله على محمد وآل محمد والسلام عليه وعليهم ورحمة الله وبركاته (ع)

باب ۵۰

ماہ حج

۱ - عن ابي جعفر عليه السلام قال الحج اشهر معلومات شوال وذو القعدة وذو الحجة ليس لاحد ان يحج فيما سواهن (ع)

فرمایا حج کے معلوم مہینے ہیں۔ شوال۔ ذیقعدہ اور ذی الحجہ ان کے سوا اور کسی مہینے میں حج نہیں

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج والفرض التلبية والاشعار والتقليد فاي ذلك فعل فقد فرض الحج ولا يفرض الحج الا في هذه الشهور التي قال الله عز وجل الحج اشهر معلومات وهو شوال وذو القعدة وذو الحجة (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ نے آیہ الحج اشہر معلومات کے متعلق یہ اس کے لئے ہے جس پر ان ماہ میں حج فرض ہے اور فرض تلبیہ واشعار اور تقلید ہے (یعنی احکام حج تلبیہ احرام طواف اور قربانی وغیرہ) اور جس نے ان افعال کو کیا اس نے فرض حج ادا کیا اور حج فرض نہیں ہوتا مگر انہیں مہینوں میں شوال ذی قعدہ ذی الحجہ

۳ - قال اشهر الحج شوال وذو القعدة وعشر من ذي الحجة واشهر السياحة عشرون من ذي الحجة والمحرم وصفر وشهر ربيع الاول وعشر من شهر ربيع الآخر (مرسل)

فرمایا حج کے مہینے شوال و ذی قعدہ و ذی الحجہ ہیں اور ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن حج کے ہیں اور آخری بیس دن اور محرم و صفر اور ربیع الاول اور ربیع الآخر کے بیس دن سیر وسیاحت کے ہیں

باب ۵۱

حج اکبر و اصغر

۱ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن يوم الحج

میں نے حضرت سے روز حج کے متعلق پوچھا

قال هو يوم النحر والاصغر العمرة (حسن)

فرمایا حج اکبر روز قربانی ہے اور عمرہ حج اصغر ہے

۲۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال الحج الاکبر یوم النحر (مجہول)

فرمایا حج اکبر یوم قربانی ہے

۳۔ سألت اباعبدالله علیه السلام عن الحج الاکبر قال ابن عباس كان يقول يوم عرفة فقال ابو عبدالله علیه السلام الحج الاكبر يوم النحر ويحتج بقوله تعالى فسيحوا في الارض اربعة اشهر وهو عشرون من ذي الحجة والمحرم وصفر وشهر ربيع الاول وعشر من ربيع الآخر ولو كان الحج الاكبر يوم عرفة لكان اربعة اشهر ويوماً (ض)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ ابن عباس نے بتایا تھا کہ حج اکبر یوم عرفہ ہے لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ روز قربانی ہے اور دلیل بیان کی اس آیت سے کہ چلو پھرو زمین پر چار ماہ اور یہ چار ماہ ہوتے اس طرح ذی الحجہ کے بیس روز ایک مہینہ محرم کا دوسرا صفر کا تیسرا ربیع اول کا اور دس دن ربیع الآخر کے اگر یوم عرفہ شامل ہو تو یہ چار ماہ اور ایک دن ہو جاتے ہیں

باب ۵۲

اصناف حج

۔ سمعت اباعبدالله علیه السلام يقول الحج ثلثة اصناف حج مفرد وقران وتمتع بالعمرة الى الحج وبها امر رسول الله صلى الله عليه وآله والفضل فيها ولا نامر الناس الا بها (حسن)

فرمایا حج کی تین قسمیں ہیں حج مفرد۔ حج قران حج تمتع عمرہ حج کے ساتھ اور رسول اللہ نے اسی کا حکم دیا ہے اور حضرتؑ نے فرمایا لوگوں کو تم اسی کا حکم دو۔

۲۔ قال ابو عبدالله علیه السلام الحج عندنا على ثلثة اوجه حاج متمتع وحاج مفرد سائق للهدي وحاج مفرد للحج (مجہول)

فرمایا ہمارے نزدیک حج تین قسم کا ہے حج تمتع۔ حج مفرد جس میں حاجی ہدی کو چلاتا ہے اور وہ جو مفرد للحج ہے

۳۔ سألت اباعبدالله علیه السلام اى انواع الحج افضل فقال التمتع وكيف يكون شيء افضل منه ورسول الله صلى الله عليه وآله يقول لو استقبلت من امري ما استدبرت لفعلت مثل ما فعل الناس (حسن)

میں نے پوچھا کونسی قسم حج کی افضل ہے فرمایا حج تمتع اور کیونکر کوئی شے اس سے افضل ہو سکتی ہے جبکہ متعلق رسول اللہ نے فرمایا اگر تو میں حکم کا استقبال کرتا تو پیچھے کی طرف نہ ہٹتا اور اسی طرح کرتا جیسے لوگ کرتے ہیں

۴ - قال ابو عبد الله علیہ السلام ما نعلم حجا غیر المتعۃ انا اذا لقینا ربنا قلنا ربنا عملنا بکتابک وسنۃ نبیک ویقول القوم عملنا برأینا فیجمعنا اللہ وایاہم حیث یشاء (م)

فرمایا حضرت نے ہم حج تمتع کے سوا اور کوئی حج نہیں جانتے ہم خدا سے ملاقات کرتے ہیں یہ کہتے ہوئے اے ہمارے رب ہم نے عمل کیا موافق کتاب خدا اور سنت نبی کے اور یہ قوم کہتی ہے ہم نے عمل کیا اپنی رائے پر پس خدا ہمارے اور ان کے درمیان جو چاہے گا فیصلہ کرے گا

۵ - قال ابو جعفر علیہ السلام المتمتع بالعمرۃ الی الحج افضل من المفرد السائق للهدی وکان یقول لیس یدخل الحاج بشیٔ من المتعۃ (ض)

فرمایا حضرت نے حج تمتع افضل ہے حج مفرد سے اور یہ فرمایا حاجی کے لئے حج تمتع سے بہتر کوئی اور طریقہ نہیں

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام من حج البیت فلیتمتع انا لا نعدل بکتاب اللہ وسنۃ نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ (مجہول)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جو حج بیت اللہ کرے اسے چاہیے حج تمتع کرے ہم کتاب خدا اور سنت رسول سے عدول نہیں کرتے

۷ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان بعض الناس یقول [illegible] الناس یقول اقرن وسق وبعض الناس [illegible] بالعمرۃ الی الحج فقال لو حججت الف عام لم اقرن بہا الا متمتعا

میں نے کہا کچھ لوگ کہتے ہیں حج مفرد کرو۔ کچھ کہتے ہیں حج قران کرو اور ہدی لیجاؤ کچھ کہتے ہیں عمرہ کے ساتھ حج تمتع کرو فرمایا اگر تم ہزار برس تک حج کرو گے تو حج تمتع کی مثل نہ ہوگی

۸ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الحج فقال تمتع ثم قال انا اذا وقفنا بین یدی اللہ عز وجل قلنا یا رب اخذنا بکتابک وسنۃ نبیک وقال الناس رأینا برأینا (حسن)

میں نے حضرت سے حج کے متعلق پوچھا فرمایا حج تمتع کرو پھر فرمایا ہم جب پیش خدا حاضر ہوں گے تو کہیں گے پروردگارا ہم نے تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت سے اخذ کیا اور لوگ کہیں گے ہم نے اپنی رائے سے کیا

۹ - کتب الیہ علی بن میسر یسالہ عن رجل اعتمر فی شہر رمضان ثم حضر لہ موسم الحج مفردا للحج او یتمتع ایہما افضل فکتب الیہ یتمتع افضل (ض)

پوچھا گیا کہ ایک شخص نے ماہ رمضان میں عمرہ کیا اس کے بعد جب موسم حج آئے تو حج مفرد کرے یا حج تمتع فرمایا حج تمتع افضل ہے۔

۱۰ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المتعۃ واللہ افضل وبہا نزل القرآن وجرت السنۃ

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے واللہ متعہ افضل ہے وہ مطابق قرآن وسنت ہے

۱۱ - سالت ابا جعفر ع فی السنۃ التی حج فیہا وذلک فی سنۃ اثنتی عشرۃ ومائتین فقلت جعلت فداک بأی دخلت مکۃ مفردا او متمتعا فقال متمتعا قلت لہ

سنہ ۲۱۲ھ میں امام علیہ السلام نے جو حج کیا میں نے اس کے بارے میں پوچھا آپ نے حج مفرد کیا تھا یا حج تمتع فرمایا حج تمتع میں نے کہا

عما افضل المتمتع بالعمرة الی الحج او من افرد وساق الهدی فقال المتمتع بالعمرة الی الحج افضل من المفرد السائق للهدی وكان يقول ليس يدخل الحاج بشیء افضل من المتعة (م)

آیا حج تمتع افضل ہے یا حج مفرد فرمایا حج تمتع جو عمرہ کے ساتھ ہو حج مفرد سے بہتر ہے حاجی کے لئے اس سے بہتر صورت نہیں

۱ - سال ابا عبد الله علیه السلام عن التمتع بالعمرة الی الحج فقال تمتع قال فقضی انه افرد الحج فی ذلك العام او بعده فقلت اصلحك الله سالتك مرتی بالتمتع واراك قد افردت الحج العام فقال اما والله ان الفضل لفی الذی امرتك به ولكنی ضعيف فشق علی طوافان بين الصفا والمروة فلذلك افردت الحج (ض)

ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا حج تمتع کے متعلق فرمایا حج تمتع ہی کرنا چاہئے اور فرمایا کہ میں نے اس سال اور اس کے بعد حج افراد کا ارادہ کیا ہے میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے جب میں نے سوال کیا تو آپ نے تمتع کا حکم دیا اور آپ خود حج مفرد کا ارادہ رکھتے ہیں فرمایا واللہ فضیلت اسی میں ہے جس کا میں نے حکم دیا ہے لیکن میں کمزور ہوں صفا و مروہ کے درمیان دو بار طواف کرنا میرے لئے دشوار ہے۔ اس لئے میں حج افراد کرنا چاہتا ہوں ۔

۱۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام سال رجل وانا حاضر فقال انی اعتمرت فی الحرم وقدمت الان متمتعا فسمعت ابا عبد الله ع يقول نعم ما صنعت انا لا نعدل بكتاب الله عز وجل وسنة رسول الله صلی الله علیه وآله فاذا بعثنا ربنا او وردنا علی ربنا قلنا يا رب اخذنا بكتابك وسنة رسول الله وقال الناس رأينا رأينا فصنع الله بنا وبهم ما شاء (م)

ایک شخص نے پوچھا میں نے حرم میں عمرہ کر لیا ہے اور اب حج تمتع کے لئے آیا ہوں فرمایا ہاں تم نے ایسا کر لیا ہم تو کتاب خدا اور سنت رسول سے ہٹنے والے نہیں جب روز قیامت پیش خدا جائیں گے تو کہیں گے پروردگارا ہم نے تیری کتاب اور سنت کے مطابق عمل کیا ۔ اور یہ لوگ کہیں گے کہ ہم نے اپنی رائے سے عمل کیا پس اللہ ہمارے اور انکے ساتھ جو چاہے گا کرے گا

۱۴ - قال دخلت مع اخوتی علی ابی عبد الله علیه السلام فقلنا انا نريد الحج وبعضنا صرورة فقال عليكم بالتمتع فانا لا نتقی فی التمتع بالعمرة الی الحج سلطانا واجتناب المسكر والمسح علی الخفين (ض)

ہم نے کہا ہمارا ارادہ حج کا ہے اور ہم میں سے بعض مفلس ہیں فرمایا تم حج تمتع کرو ہم تقیہ نہیں کرتے عمرہ حج میں سلطان کے ڈر سے اور اجتناب لازم ہے مسکرات سے اور موزوں پر مسح کرنے سے

۱۵ - قلت لابی عبد الله علیه السلام انی اعتمرت فی رجب وانا اريد الحج فاسوق الهدی وافرد الحج فقال فی كل فضل وكل حسن قلت فای ذلك افضل فقال تمتع هو والله افضل ثم قال ان اهل مكة يقولون

میں نے کہا میں رجب میں عمرہ کر چکا ہوں اور اب حج کا ارادہ ہے پس میں ہدی لے جاؤں اور حج مفرد کروں فرمایا ہر ایک صورت افضل و بہتر ہے میں نے کہا زیادہ بہتر کونسا طریقہ ہے فرمایا تمتع پھر فرمایا اہل مکہ کہتے ہیں -

ان عمرته عراقية وحجته مكية كذبوا اوليس هو مرتبطا بحجته حتى يقضيه ثم قال انى اخرج ليلة او ليلتين تبقيان من رجب فتقول ام فروة اى ابه ان عمرتنا شعبانية واقول لها اى بنية انها فيما اهللت (ص)

کہ عمرہ عراقیہ ہے اور حج مکیہ ہے وہ جھوٹے ہیں کیا عمرہ حج سے ربط نہیں رکھتا جب اسے بجالایا جائے پھر فرمایا ایک یا دو روز ماہ رجب کی باقی تھیں کہ میں گھر سے نکلا ام فروہ نے کہا بابا جان ہمارا عمرہ تو شعبان میں ہوگا میں نے کہا بیٹی میں احرام باندھ چکا اور میں محل نہیں ہوا

۱۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال من لم يكن معه هدى وافرد رغبة عن المتعة فقد رغب عن دين الله عز وجل (ض)

فرمایا جس کے ساتھ قربانی نہ ہو اور حج تمتع سے نفرت کرکے حج افراد بجالائے تو اس نے دین خدا سے نفرت کی

۱۷ - قلت لابي عبد الله عليه السلام انهم يقولون في حجة التمتع حجة مكية وعمرة عراقية فقال كذبوا اوليس هو مرتبط بحجته لا يخرج منها حتى يقضي حجه (حسن)

میں نے کہا لوگ کہتے ہیں حج مکی ہے اور عمرہ عراقی فرمایا وہ جھوٹے ہیں کیا وہ مرتبط حج سے نہیں ہے حج بغیر اس کے پورا نہیں ہوتا۔

۱۸ - قال حج جماعة من اصحابنا فلما قدموا المدينة دخلوا على ابي جعفر عليه السلام قالوا ان زرارة امرنا ان نحل بالحج اذا احرمنا فقال لهم تمتعوا فلما خرجوا من عنده دخلت عليه فقلت جعلت فداك لئن تخبرهم بما اخبرت زرارة ليأتين الكوفة وليصبحن به كذابا قال ردهم فدخلوا عليه فقال صدق زرارة ثم قال اما والله لا يسمع هذا بعد هذا اليوم احد مني (حسن)

عبدالملک بن اعین نے بیان کیا ہمارے اصحاب میں سے کچھ لوگوں نے حج کیا جب مدینہ آئے تو ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا زرارہ نے ہمیں حکم دیا ہے کہ احرام کھول دیں فرمایا فائدہ حاصل کرو جب وہ لوگ چلے گئے تو راوی کہتا ہے میں حضرت کے پاس آیا اور میں نے کہا کیا آپ نے انکو وہ بتادیا جو زرارہ نے بتایا تھا تاکہ جب وہ کوفہ آئیں تو جھوٹوں کو آگاہ کریں فرمایا ان کو واپس بلاؤ جب آئے تو فرمایا زرارہ نے سچ کہا ہے پھر فرمایا واللہ آج کے بعد پھر کوئی مجھ سے نہ سنے گا

نوٹ: شیعہ عموماً حج تمتع کرتے ہیں۔ اس حج میں پہلے عمرہ کے لئے احرام باندھا جاتا ہے۔ اعمال عمرہ بجالانے کے بعد احرام کھول دیا جاتا ہے اور چونکہ جو چیزیں محرم پر حرام ہو جاتی ہیں ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملجاتا ہے اس لئے اس حج کو تمتع کہتے ہیں۔ عمرہ کے بجالانے کے بعد حج کے لئے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے سنی حضرات حج تمتع نہیں کرتے اور ایک ہی احرام سے حج و عمرہ دونوں کرلیتے ہیں۔ رسول اللہ نے اسی قسم کا حج کیا تھا مگر حضرت عمر نے حج تمتع کو حرام کردیا ان کا یہ قول مشہور ہے متعتان کانتا فی عہد رسول اللہ وانا احرمهما (متعہ اور حج تمتع رسول کے زمانہ میں دو رائج تھے میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں

باب ۵۳

حج تمتع کا طواف و سعی

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال علی المتمتع بالعمرة الی الحج ثلاثة اطواف بالبیت وسعیان بین الصفا والمروة وعلیہ اذا قدم مکۃ طواف بالبیت و رکعتان عند مقام ابراہیم علیہ السلام وسعی بین الصفا والمروة ثم یقصر وقد احل ہذا للعمرة وعلیہ للحج طوافان وسعی بین الصفا والمروة ویصلی عند کل طواف بالبیت رکعتین عند مقام ابراہیم علیہ السلام (حسن)

فرمایا حج تمتع کے عمرہ میں تین طواف بیت ہیں اور صفا و مروہ کے درمیان دو بار سعی اور یہ کہ جب وارد مکہ ہو تو خانہ کعبہ کا طواف کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے حج کے عمرہ میں یہی ہے اور حج کے لئے دو طواف ہیں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور ہر طواف بیت کے ساتھ نماز پڑھنا اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر پڑھنا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال للمتمتع علیہ ثلاثة اطواف بالبیت وطوافان بین الصفا والمروة وقطع التلبیة من متعتہ اذا نظر الی بیوت مکۃ ویحرم بالحج یوم الترویة ویقطع التلبیة یوم عرفة حین زوال الشمس (حسن)

فرمایا تمتع کرنے والے پر تین طواف ہیں خانہ کعبہ کے اور دو طواف ہیں صفا و مروہ کے درمیان اور جب مکہ کے مکانات نظر آئیں تو تلبیہ کو قطع کر دے اور حج کا احرام باندھے یوم ترویہ اور روز عرفہ وقت زوال آفتاب تلبیہ قطع کر دے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال علی المتمتع بالعمرة الی الحج ثلاثة اطواف بالبیت ویصلی لکل طواف رکعتین وسعیان بین الصفا والمروة (حسن)

فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے پر تین طواف ہیں اور ہر طواف پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سعی

باب ۵۴

حج قران اور قارن پر کیا واجب ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یکون القارن الا بسیاق الہدی وعلیہ طوافان بالبیت وسعی بین الصفا والمروة

فرمایا حضرت نے حج قران کرنے والے پر قربانی کرنا اور بیت اللہ کے دو طواف کرنا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا ہے

كما فعل المفرد ليس بافضل من المفرد الا بسياق الهدى (حسن)

جیسا کہ حج مفرد والا کرتا ہے مفرد والے سوائے قربانی لیجانے کے اور کوئی فضیلت نہیں۔

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام القارن لا یکون الا بسیاق الهدی وعلیه طواف بالبیت ورکعتان عند مقام ابراهیم علیه السلام وسعی بین الصفا والمروه وطواف بعد الحج وهو طواف النساء (ض)

فرمایا حج قران کرنے والے پر ہدی کا لے جانا ہے اور بیت اللہ کا طواف اور دو رکعت نماز مقام ابراہیم پر اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف النسا بعد الحج۔

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له انی سقت الهدی وقرنت قال ولم فعلت ذلک التمتع افضل ثم قال یجزیک فیه طواف بالبیت وسعی بین الصفا والمروه واحد وقال طف بالکعبة یوم النحر (حسن)

میں نے کہا میں حج قران کے لئے ہدی لے گیا فرمایا تو نے ایسا کیوں کیا تمتع افضل ہے پھر فرمایا کافی ہے تیرے لئے طواف بیت اور صفا و مروہ کے درمیان سعی ایک بار اور فرمایا روز قربانی کعبہ کا طواف کر

باب ۵۵

صفت اشعار و تقلید

۱ - قلت لابی عبد الله علیه السلام انی اشتریت بدنة فکیف اصنع بها قال انطلق حتی تاتی مسجد الشجرة فافض علیک بالماء والبس ثوبیک ثم انخها مستقبل القبلة ثم ادخل المسجد فصل ثم افرض بعد صلوتک ثم اخرج الیها فاشعرها من الجانب الایمن من سنامها ثم قل بسم الله اللهم منک ولک اللهم تقبل منی ثم انطلق حتی تاتی البیداء فلبه (موثق)

میں نے کہا میں نے قربانی کا اونٹ خریدا ہے تو اب کیا کروں فرمایا اسے لیکر مسجد شجرہ تک جاؤ نہاؤ اپنے اوپر پانی ڈالو اور اپنے دو نو کپڑے پہنو پھر اپنی قربانی رو بقبلہ بٹھاؤ پھر مسجد میں جاؤ اور نماز پڑھو نماز کے بعد اپنا فرض پورا کرو پھر قربانی کے پاس جاؤ اور پھر کہو باللہ یہ تیری طرف سے ہے اور تیرے لئے ہے یا اللہ میری طرف سے اسے قبول کر پھر چلکر بیدا پہنچو تو تلبیہ کرو۔

۲ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن تجلیل الهدی وتقلیدها فقال لا تبالی ای ذلک فعلت وسالته عن اشعار الهدی قال نعم من الشق الایمن فقلت متی نشعرها قال حین تریدان یحرم (ض)

میں نے پوچھا ہدی کے ذبح کرنے اور قلادہ ڈالنے کے متعلق فرمایا اس کے متعلق زیادہ غور نہ کرو جس طرح چاہو کرو میں نے قربانی کے نشان کے متعلق پوچھا فرمایا داہنی جانب کی طرف میں نے کہا یہ نشان کب کیا جائے فرمایا جب احرام باندھنے کا ارادہ ہو

۳ - قالا سئلنا ابا عبد الله علیه السلام عن البدن

ہم دونوں نے حضرت سے بدنہ کے متعلق سوال کیا۔

ثم كيف ينحر ومتى وعلى أي جانب يجرم صاحبها ومن أي جانب تنحر ومعقولة تنحر أو باركة فقال تنحر معقولة وتنحر من الجانب الايمن (ض)

۴ ـ قال سألته عن البدن كيف تشعر قال تشعر وهي معقولة وتنحر وهي قائمة تشعر من جانبها الايمن ويحرم صاحبها اذا قلدت واشعرت (م)

۵ عن ابي عبد الله عليه السلام اذا كانت البدن كثيرة فادخل فيما بين ثنتين ثم اشعر اليمنى ثم اليسرى لا يشعر ابداً حتى يتهيأ للاحرام لانه اذا اشعر وقلد وجلل وجب عليه الاحرام وهي بمنزلة التلبية (ض)

۶ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال البدن تنحر من جانب الايمن ويقوم الرجل في الجانب الايسر ثم يقلدها بنعل خلق قد صلى فيها (حسن)

کیونکر لٹایا جائے اور اس کا مالک کب احرام باندھے اور کس جانب لٹائے۔ ہاتھ پاؤں باندھ کر نحر کرے یا بٹھا کر فرمایا باندھ کر نحر کیا جائے اور داہنی طرف لٹایا جائے

میں نے قربانی کے اونٹ کے متعلق پوچھا کیونکر ذبح کیا جائے فرمایا لٹا کر اور ہاتھ پاؤں باندھ کر اور کھڑا کر کے بھی نحر کر سکتے ہو اور لٹاؤ تو داہنی جانب لٹاؤ اور اس کا مالک احرام باندھے جب کہ قلادہ باندھے اور نحر کرے۔

فرمایا حضرت نے جب بہت سی قربانیاں ہوں تو ابتدا کرو اس سے جس کے اندر دو اونٹ ہوں پھر اسے داہنی طرف سے لٹاؤ پھر بائیں طرف بعد نحر لٹا دو اور اس وقت تک نحر نہ کرو جب تک احرام نہ باندھو اور یہ بمنزلہ تلبیہ کے ہے

فرمایا ابو عبداللہؑ نے بدنہ کو داہنی طرف لٹایا جائے اور نحر کرنے والا بائیں طرف ہو پھر اپنی پرانی جوتی کا جس میں نماز پڑھی ہو قلادہ ڈالے

باب ۵۶
حج افراد

۱ ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المفرد بالحج عليه طواف بالبيت وركعتان عند مقام ابراهيم صلى الله عليه وآله وسعي بين الصفا والمروة وطواف الزيارة وهو طواف النساء وليس عليه هدي ولا اضحية قال وسألته عن المفرد للحج هل يطوف بالبيت بعد طواف الفريضة قال نعم ما شاء ويجدد التلبية بعد الركعتين والقارن بتلك المنزلة يعقدان ما احلا من الطواف بالتلبية

فرمایا حج افراد والے پر بیت اللہ کا طواف ہے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز اور صفا و مروہ کے درمیان سعی اور طواف الزیارت یعنی طواف النسا اس پر ہدی اور قربانی نہیں میں نے پوچھا کیا وہ طواف فریضہ کے بعد طواف بیت کرے فرمایا ہاں اگر چاہے اور تجدید تلبیہ کرے بعد دو رکعتوں کے اور حج قران کرنے والا اس منزلت پر ہے طواف اور تلبیہ سے محل نہ ہوگا۔

باب ۵۷

جو نیت تمتع نہ کرے

۱۔ سالت اباعبدالله علیہ السلام عن رجل لبی بالحج مفردا فقدم مکة وطاف بالبیت وصلی رکعتین عند مقام ابراهیم وسعی بین الصفا والمروة قال فلیحل و لیجعلها متعة الا ان یکون ساق الهدی (حسن)

فرمایا جو حج مفرد کرنے کے لئے تلبیہ کہے اور مکہ آئے اور طواف بیت کرے اور مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے فرمایا وہ محل ہو کر اب نیت تمتع کر کے قربانی لے چلے

۲۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال ما طاف بین هذین الحجرین الصفا والمروة احد الا احل الا سائق للهدی (مرسل)

فرمایا حضرت نے جو طواف دو پتھروں یعنی صفا و مروہ کے درمیان کرے وہ نہیں محل ہو گا بغیر ہدی کے لیجائے

باب ۵۸

مجاوروں اور خادموں کا حج

۱۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال لاهل سرف ولا لاهل مرو ولا لاهل مکة متعة بقول الله عز وجل ذلک لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام (حق)

فرمایا مقام سرف (مکہ سے دس میل پر ایک گاؤں) کے رہنے والے مرو کے رہنے والے اور مکہ والے حج تمتع نہ کریں گے جیسا کہ خدا فرماتا ہے یہ حکم ان کے لئے جو مسجد الحرام کے پاس رہنے والے نہیں

۲۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال قلت لاهل مکة متعة قال لا و لا لاهل البستان ولا لاهل ذات عرق ولا لاهل عسفان ونحوها (حق)

میں نے کہا کیا اہل مکہ کے لئے حج تمتع ہے فرمایا نہیں نہ اہل بستان کے لئے نہ اہل ذات العرق کے لئے اور نہ اہل عسفان جیسوں کے لئے

۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام فی قول الله عز وجل ذلک لمن لم یکن اهله حاضری المسجد الحرام قال من کان منزله علی ثمانیة عشر میلا من بین یدیها وثمانیة عشر میلا من خلفها وثمانیة عشر میلا عن

میں نے اس آیت کا مطلب پوچھا یہ حکم اس کے لئے نہیں جس کے اہل مسجد الحرام میں موجود ہوں فرمایا مراد ہے وہ جس کا مکان اٹھارہ میل مکہ کے سامنے ہو اتنا ہی اس کے پیچھے اور اٹھارہ میل

بینها و ثمانية عشر ميلاً عن يسارها فلا متعة له مثل مرّ و اشباهها (ص)

داہنی طرف کتنے ہی بائیں طرف ان کے لئے تمتع نہیں

۴۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن اهل مكة أيتمتعون قال ليس لهم متعة قلت فالقاطن بها قال اذا اقام بها سنة او سنتين صنع صنع اهل مكة قلت فان مكث الشهر قال يتمتع قلت من اين قال يخرج من الحرم قلت اين يهل بالحج قال من مكة نحواً مما يقول الناس (ص)

میں نے پوچھا اہل مکہ حج تمتع کریں فرمایا ان کے لئے تمتع نہیں ہے میں نے کہا خدام کے لئے کیا صورت ہے فرمایا اگر وہ سال دو سال رہیں تو ان کے لئے وہی صورت ہے جو اہل مکہ کے لئے ہے میں نے کہا اگر ایک ماہ قیام رہا ہو فرمایا تو ان کو حج تمتع کرنا چاہیے میں نے کہا یہ کیوں فرمایا وہ حرم سے خارج ہیں میں نے کہا وہ تلبیہ کہاں سے کرتیا فرمایا جس کو لوگ کہ رہے ہیں

۵۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اريد الجوار فكيف اصنع قال اذا رأيت الهلال هلال ذي الحجة فاخرج الى الجعرانة فاحرم منها بالحج فقلت له كيف اصنع اذا دخلت مكة اقيم الى يوم التروية لا اطوف البيت قال تقيم عشراً لا تأتي الكعبة ان عشراً لكثير ان البيت ليس بمهجور ولكن اذا دخلت فطف بالبيت واسع بين الصفا والمروة فقلت له اليس كل من طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة فقد احل قال انك تعقد بالتلبية ثم قال كلما طفت طوافاً وصليت ركعتين فاعقد بالتلبية ثم قال ان سفيان فقيهكم اتاني فقال ما يحملك ان تأمر اصحابك يأتون الجعرانة فيحرمون منها فقلت له هو وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله فقال واي وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله هو فقلت له احرم منها حين قسم غنائم حنين ومرجعه من الطائف فقال انما هذا شيء اخذته من عبد الله بن عمر كان اذا رأى الهلال صاح بالحج فقلت اليس قد كان عندكم مرضياً

میں نے حضرت سے کہا میں جوار مکہ میں رہنے کا ارادہ رکھتا ہوں تو مجھے کیا کرنا چاہیے فرمایا جب تم ذی الحجہ کا چاند دیکھو تو جعرانہ کی طرف جاؤ اور وہاں سے حج کا احرام باندھو میں نے کہا جب میں مکہ میں داخل ہوں تو کیا کروں یوم ترویہ تک وہاں قیام کروں خانہ کعبہ کا طواف نہ کروں فرمایا دس دن تک اگر تم خانہ کعبہ میں نہ آؤ گے دس دن تو بہت ہوتے ہیں خانہ کعبہ کو چھوڑا نہیں جا سکتا بلکہ جب تم مکہ میں داخل ہو تو خانہ کعبہ کا طواف کرو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرو۔ میں نے کہا میں وہ کل لباس پہنوں جو طواف و سعی کے لئے پہنا جاتا ہے اور محل ہو جاؤں فرمایا تم پھر تلبیہ کے لئے پھر فرمایا جب بھی تم کوئی طواف کرو دو رکعت نماز پڑھو تو تلبیہ کرو پھر فرمایا سفیان تمہارا فقیہ میرے پاس آیا اور کہا آپ کس وجہ سے اپنے اصحاب کو جعرانہ جانے اور وہاں سے احرام باندھنے کا حکم دیتے ہیں میں نے کہا یہ وقت ہے مواقیت رسول اللہ سے اس نے کہا یہ کیسے میں نے کہا رسول اللہ نے یہیں سے احرام باندھا تھا جب آپ نے غنائم حنین کی تقسیم کی تھی اور طائف سے لوٹے تھے اس نے کہا اس نے کہا میں نے اس کو عبد اللہ بن عمر سے لیا ہے کہ وہ جب چاند دیکھتے تھے تو حج کے لئے پکارتے تھے۔ میں نے کہا تو کیا یہ تمہاری مرضی[illegible]

قال بلى ولكن أما علمت أن أصحاب رسول الله صلى الله عليه وآله أحرموا من المسجد فقلت إن أولئك كانوا متمتعين في أعناقهم الدماء وإن هؤلاء قطنوا بمكة فصاروا كأنهم من أهل مكة وأهل مكة لا متعة لهم فأحببت أن يخرجوا من مكة إلى بعض المواقيت وأن يستغبوا به أياماً فقال لي وأنا أخبره أنها وقت من مواقيت رسول الله صلى الله عليه وآله يا أبا عبد الله فإني أرى لك أن لا تفعل فضحك وقال ولكني أرى لهم أن يفعلوا

فسأل عبد الرحمن عمن معنا من النساء كيف يصنعن فقال لولا أن خروج النساء شنيع لأمرت الصرورة منهن أن تخرج ولكن مر من كان منهن صرورة أن تهل بالحج في هلال ذي الحجة فأما اللواتي قد حججن فإن شئن ففي خمس من الشهر وإن شئن فيوم التروية فخرج.

وأقمنا فاعتل بعض من كان معنا من النساء الصرورة منهن فقدم في خمس من ذي الحجة فأرسلت إليه أن بعض من معنا من صرورة النساء قد اعتللن فكيف نصنع فقال فلتنتظر ما بينها وبين التروية فإن طهرت فلتهل بالحج وإلا فلا يدخل عليها يوم التروية إلا وهي محرمة وأما الأواخر فيوم التروية

فقلت إن معنا صبياً مولوداً فكيف نصنع به فقال مر أمه تلقى حميدة فتسألها كيف تصنع بصبيانها فأتتها فسألتها كيف تصنع فقالت إذا كان يوم التروية فأحرموا عنه وجردوه وغسلوه كما يجرد المحرم وقفوا به المواقف فإذا كان يوم النحر فارموا عنه واحلقوا عنه رأسه ومري الجارية أن تطوف به بين الصفا والمروة

اس نے کہا ہاں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اصحاب رسول مسجد سے احرام باندھتے تھے میں نے کہا وہ تمتع کرنے والے تھے اور انکو قربانی دینی ہوتی تھی اور یہ لوگ مکہ میں خدمت گزار ہیں پس یہ مثل اہالی مکہ کے ہیں اور اہل مکہ کے لئے حج تمتع نہیں پس میں نے ان کو خروار کرنا چاہا کہ وہ مکہ سے نکل کر کسی میقات تک جائیں اور چند روز مکہ سے غائب رہیں اس نے کہا اور میں بتاؤنگا کہ میقات رسول یہ ہے اے ابو عبداللہ مناسب ہے کہ آپ ایسا نہ کریں میں نے ہنسکر کہا میں بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ وہ ایسا کریں

عبدالرحمن نے کہا ہمارے ساتھ کچھ عورتیں ہیں ان کو کیا کرنا چاہیے فرمایا اگر عورتوں کا میقات پر جانے کے لئے نکلنا باعث بدنامی نہ ہوتا تو میں حکم دیتا کہ بے پردہ غریب عورتیں نکلیں لیکن تم حکم دو کہ جو ان میں صرورہ ہیں وہ حج کا قصد کریں ذی الحجہ کا چاند دیکھ کر لیکن جو حج کر چکیں اگر وہ چاہیں تو پانچویں تاریخ اور چاہیں تو روز ترویہ ایسا کریں یہ فرما کر آپ چلے گئے اور ہم بھی اٹھ کھڑے ہوئے

جو بے پردہ عورتیں (خدمتگارنیاں) ہمارے ساتھ تھیں ان میں سے بعض کو حیض آنے لگا جب حضرت پانچویں ذی الحجہ کو تشریف لائے تو میں نے کہلا کر بھیجا کہ بعض صرورہ عورتیں حائض ہو گئی ہیں تو ہم کیا کریں فرمایا وہ یوم ترویہ تک انتظار کریں اگر طاہر ہو جائیں تو حج کی تیاری کریں ورنہ یوم ترویہ سے ان کا تعلق نہ ہوگا رہیں دوسری عورتیں وہ یوم ترویہ سے مناسک ادا کریں۔

میں نے کہا ہمارے ساتھ ایک نوزائیدہ بچہ بھی ہے اس کے لئے کیا کریں فرمایا اسکی ماں سے کہو کہ وہ حمیدہ سے ملے اور دریافت کرے وہ آئی اور پوچھا انھوں نے کہا یوم ترویہ اسکی طرف سے احرام باندھو اور اسے نہلاؤ اور مواقف حج میں لیجاؤ جب روز قربانی آئے تو اس کی طرف سے رمی جمرات کرو اس کا سر منڈواؤ اور کنیز کو حکم دو کہ صفا و مروہ کے درمیان اس کی طرف سے سعی کرے

قال سألته عن رجل من اهل مكة يخرج الى بعض الامصار ثم يرجع الى مكة فيمر ببعض المواقيت أله ان يتمتع قال ما ازعم ان ذلك ليس له لو فعل وكان الاهلال احب الي (م)

٦- عن ابي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول المجاور بمكة سنة يعمل عمل اهل مكة يعني يفرد الحج مع اهل مكة وما كان دون السنة فله ان يتمتع (مجهول)

٧- عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن المجاور أله ان يتمتع بالعمرة الى الحج قال نعم يخرج الى مهل ارضه فيلبي ان شاء (ض)

٨- عن ابي جعفر عليه السلام قال من دخل مكة بحجة عن غيره ثم اقام سنة فهو مكي فاذا اراد ان يحج عن نفسه او اراد ان يعتمر بعد ما انصرف من عرفة فليس له ان يحرم بمكة ولكن يخرج الى الوقت وكلما حول رجع الى الوقت (مرسل)

٩- قال كنت مجاوراً بمكة فسألت ابا عبد الله عليه السلام من اين احرم بالحج قال من حيث احرم رسول الله من الجعرانة اتاه في ذلك المكان فتوح فتح الطائف وفتح خيبر والفتح فقلت متى اخرج قال ان كنت صرورة فاذا مضى من ذي الحجة يوم وان كنت قد حججت قبل ذلك فاذا مضى من الشهر خمس (م)

١٠- عن ابي عبد الله عليه السلام قال المجاور بمكة اذا دخلها بعمرة في غير اشهر الحج في رجب او شعبان او شهر رمضان او غير ذلك من الشهور الا اشهر الحج فان اشهر الحج شوال وذو القعدة وذو الحجة من دخلها

میں نے کہا ایک شخص مکہ سے نکل کر بعض شہروں میں گیا پھر مکہ کی طرف لوٹا۔ اور بعض مقامات حج کی طرف سے گزرا۔ تو کیا وہ حج تمتع کر سکتا ہے فرمایا تو کیا اس کا گمان یہ ہے کہ اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کا ثواب نہ ملے گا میں پسند کرتا ہوں اس کو کہ وہ تلبیہ کرے۔

فرمایا جو مکہ میں ایک سال رہے اس کو اہل مکہ کی طرح حج افراد کرنا چاہیے اور جو اس سے کم رہے اسے حج تمتع کرنا ہوگا۔

میں نے پوچھا مکہ میں عارضی رہنے والوں کے متعلق کہ کیا وہ حج تمتع کرے فرمایا ہاں وہ میقات پر جائے اور اگر چاہے تو تلبیہ کرے

فرمایا جو مکہ میں داخل ہوا تاکہ وہ اپنے غیر کی طرف سے حج کرے پھر ایک سال مکہ میں رہے تو وہ مکی ہے اب اگر اپنی طرف سے حج کا ارادہ کرے یا عرفہ سے لوٹتے ہوئے عمرہ بجا لائے تو اس کے لئے مکہ سے احرام باندھنا ضروری نہیں لیکن وقت پر نکلے اور جب لوٹے تو وقت پر

میں نے کہا میں کہ میں مجاورین مکہ سے ہوں تو میں کہاں سے احرام باندھوں فرمایا جہاں سے رسول اللہ نے باندھا یعنی جعرانہ سے وہ فتح طائف و مکہ کے بعد اس مقام پر پہنچے تھے میں نے کہا میں مکہ سے باہر جاؤں فرمایا اگر تم مالدار نہیں ہو تو جب ذی الحجہ کا ایک دن گزر جائے تو نکلو اور اگر اس سے پہلے حج کر چکے ہو تو ذی الحجہ کے پانچ دن گزرنے کے بعد نکلو۔

فرمایا مکہ کا مجاور جب عمرہ کرے حج کے مہینوں کے علاوہ رجب، شعبان یا رمضان میں کیونکہ یہ مہینے حج کے مہینوں کے علاوہ ہیں حج کے مہینے شوال ذی قعدہ اور ذی الحجہ ہیں

تجلا قصرہ کرے

بعمرة فاعتمروا ثم اقم الحج ثم اراد ان يحرم فليخرج الى الجعرانة فيحرم منها ثم ياتي مكة ولا يقطع التلبية حتى ينظر البيت ثم يطوف بالبيت ويصلي الركعتين عند مقام ابراهيم عليه السلام ثم يخرج الى الصفا والمروة فيطوف بينهما ثم يقصر ويحل ثم يعقد التلبية يوم التروية (مجهول)

علاوہ حج کے مہینوں کے اگر احرام کا ارادہ کرے تو اسے چاہیے جعرانہ جائے اور وہاں سے احرام باندھے پھر مکہ آئے اور جب تک بیت اللہ نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے پھر خانہ کعبہ کا طواف کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے اور تقصیر کے بعد محل ہو جائے پھر یوم ترویہ تلبیہ کرے

باب ۵۹

بچوں اور غلاموں کا حج

۱ سئل عليه السلام اذا حج الرجل بابنه وهو صغير فانه يامره ان يلبي ويفرض الحج فان لم يحسن ان يلبي لبى عنه ويطاف به ويصلى عنه قلت ليس لهم ما يذبحون قال يذبح عن الصغار ويصوم الكبار ويتقى عليهم ما يتقى على المحرم من الثياب والطيب فان قتل صيداً فعلى ابيه

فرمایا جب کوئی اپنے بیٹے کے ساتھ حج کرے اور وہ بچہ ہو تو اسے تلبیہ کرنے کو کہے اگر وہ نہ کہہ سکے تو کوئی اس کی طرف سے کہے اور اس کی طرف سے طواف کرے اور نماز پڑھے میں نے کہا یہ نہیں کہ وہ ذبح کریں فرمایا چھوٹوں کی طرف سے ذبح کریں اور ان کے لئے وہی ہے کپڑوں اور خوشبو کے متعلق جو محرم کے لئے ہے اگر وہ کوئی شکار کرے گا تو کفارہ باپ پر ہوگا

۲ سئل ابو عبد الله عليه السلام من اين يجرد الصبيان فقال كان ابي يجردهم من فخ

کسی نے پوچھا لڑکے کہاں سے احرام کے لئے کپڑے اتاریں فرمایا میرے والد مقام فخ سے اترواتے تھے

۳ قلت لابي عبد الله عليه السلام ان معي صبية صغاراً وانا اخاف عليهم البرد فمن اين يحرمون قال ائت بهم العرج فليحرموا منها فانك اذا اتيت العرج وقعت في تهامة ثم قال فان خفت عليهم فائت بهم الجحفة

میں نے کہا میرے ساتھ چھوٹی بچیاں ہیں میں ان کو ٹھنڈ لگنے سے ڈرتا ہوں پس کہاں سے احرام بندھواؤں فرمایا ان کو مقام عرج میں لاؤ اور وہاں سے احرام باندھو جب تم عرج تک پہنچ گئے تو تہامہ پہنچ گئے پھر فرمایا اگر بچوں کے بیمار ہونے کا خوف ہو تو انہیں جحفہ لے آؤ

۴ عن ابي عبد الله عليه السلام قال انظروا من كان منكم من الصبيان فقدموه الى الجحفة او الى بطن مر

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ جو بچے تمہارے ساتھ ہوں ان کو مہلت دو اور جحفہ تک یا بطن مر تک لاؤ ۔

ولیصنع بهم ما یصنع بالمحرم ویطاف بهم ویرمی عنهم ومن لا یجد منهم هدیاً فلیصم عنه ولیه وکان علی بن الحسین علیه السلام یضع السکین فی ید الصبی ثم یقبض علی یدیه الرجل فیذبح (حسن)

اور ان کے لئے وہی ہے جو ایک محرم کے لئے ہوتا ہے ان کی طرف سے رمی جمرات کی جائے اور جو قربانی نہ کر سکے تو روزہ رکھے اس کی طرف سے اس کا ولی حضرت علی بن الحسین بچے کے ہاتھ میں چاقو دے دیتے تھے اور کوئی اسکے قبضہ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔

٥۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لیس علی المملوک حج ولا عمرة حتی یعتق (موثق)

فرمایا حضرت نے غلام جب تک آزاد نہ ہو نہ اس پر حج ہے نہ عمرہ۔

٦۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن غلمان لنا دخلوا معنا مکة بعمرة وخرجوا معنا الی عرفات بغیر احرام قال قل لهم یغتسلون ثم یحرمون واذبحوا عنهم کما تذبحون عن انفسکم (موثق)

میں نے کہا چند لڑکے ہمارے ساتھ مکہ میں داخل ہوئے اور ہمارے ساتھ بغیر احرام عرفات میں آ گئے فرمایا ان سے کہو نہائیں پھر احرام باندھیں اور انکی طرف سے تم اسی طرح قربانی کرو جیسے اپنی طرف سے کرتے ہو۔

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کل ما اصاب العبد وهو محرم فی احرامه فهو علی السید اذا اذن فی الاحرام (حسن)

فرمایا بحالت احرام غلام کو جو ضرورت پیش آئے گی وہ اس کے آقا کو پیش آئے گی بشرطیکہ اس کے حکم سے احرام باندھا ہو

- قال سألته عن غلام لنا خرجت به معی وامرته فتمتع واهل بالحج یوم الترویة ولم اذبح عنه اله ان یصوم بعد النفر وقد ذهبت الایام التی قال الله عز وجل فقال الا کنت امرته ان یفرد الحج قلت طلبت الخیر فقال کما طلبت الخیر فاذبح شاة سمینة وکان ذلک یوم النفر الاخیر (ح)

میں نے کہا میرا ایک لڑکا ہے میں اس کے ساتھ حج کو نکلا میں نے اس کو تمتع کا حکم دیا اس نے بطلبہ حج کیا روز ترویہ لیکن میں نے اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا تو کیا وہ روزہ رکھے منیٰ سے چلے جانے کے بعد حالانکہ وہ وقت گزر چکا جس کا حکم خدا نے دیا ہے فرمایا اگر تم نے حکم دیا ہے حج مفرد کا [illegible] طلب خیر کیا فرمایا طلب خیر کیا ہے تو ایک موٹی تازی بکری ذبح کرو یہ منیٰ کا آخری دن ہوگا

٩۔ سألته عن رجل امر غلمانه ان یتمتعوا قال علیه ان یضحی عنهم قلت فانه اعطاهم دراهم فبعضهم ضحی وبعضهم امسک الدراهم وصام قال قد اجزأ عنهم وهو بالخیار ان شاء ترکها قال ولو انه امرهم فصاموا کان قد اجزأ عنهم (ح)

میں نے کہا ایک شخص نے اپنے چند لڑکوں کو تمتع کرنے کا حکم دیا فرمایا اس پر لازم ہے کہ انکی طرف سے قربانی کرے میں نے کہا اس نے ان کو روپے دیدیے تھے ان میں سے بعض نے قربانی کی اور بعض نے روپے روک لئے اور روزہ رکھ لیا فرمایا یہ ان کے لئے کافی ہے انہیں اختیار ہے قربانی ترک کرنے کا اگر اس نے انکو روزہ کا حکم دیا ہے تو یہ ان کے لئے کافی ہے

باب ۶۰

ایک شخص بغیر حج کئے مرجاتا ہے اور وصیت حج کر جائے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل توفی واوصیٰ ان یحج عنہ قال ان کان صرورۃ فمن جمیع المال انہ بمنزلۃ الدین الواجب وان کان قد حج فمن ثلثہ ومن مات ولم یحج حجۃ الاسلام ولم یترک الا قدر نفقۃ الحمولۃ ولہ ورثۃ فہم احق بما ترک ان شاؤا اکلوا وان شاؤا حجوا عنہ (حسن)

فرمایا اس شخص کے متعلق جو مرجائے اور حج کی وصیت کر جائے تو اگر اس نے اب تک حج نہیں کیا تو اس کے تمام مال سے خرچ حج بطور قرض واجب دینا ہوگا اور اگر حج کر لیا ہے تو ثلث مال سے دینا ہوگا اور جو بغیر حج کئے مرجائے اور اس نے بقدر نفقہ چھوڑا ہو اور اس کے وارث بھی ہوں تو انہیں اختیار ہوگا چاہے کھالیں چاہے اس کے بدلہ کا حج کرا دیں

۲۔ سألت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام عن الرجل الصرورۃ یحج عن المیت قال نعم اذا لم یجد الصرورۃ ما یحج بہ عن نفسہ فان کان لہ ما یحج بہ عن نفسہ فلیس یجزی عنہ حتی یحج من مالہ وہی تجزی عن المیت ان کان للصرورۃ مال وان لم یکن لہ مال (م)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا جو صرورہ ہو یعنی جس نے حج نہ کیا ہو، وہ میت کی طرف سے حج کرے فرمایا ہاں جب تک اس کو اتنا مال نہ ملے کہ وہ اپنی طرف سے حج کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو کہ اپنے لئے حج کر سکے تو دوسرے کی طرف سے حج کرنا اس کے کافی نہ ہوگا ہاں میت کے لئے کافی ہو جائے گا چاہے حج کرنے والے کے پاس مال ہو یا نہ

۳۔ قال سألتہ عن الرجل یموت ویوصی بحجۃ فیعطی رجل دراہم یحج بہا عنہ فیموت قبل ان یحج ثم اعطی الدراہم غیرہ قال ان مات فی الطریق او بمکۃ قبل ان یقضی مناسکہ فانہ یجزی عن الاول قلت فان ابتلی بشیء یفسد علیہ حجہ حتی یصیر علیہ الحج من قابل ایجزی عن الاول قال نعم قلت لان الاجیر ضامن من الحج قال نعم (موثق)

میں نے کہا ایک شخص مرتے وقت حج کی وصیت کر جاتا ہے پس ایک شخص کو حج کے لئے پیسے دئے جاتے ہیں وہ حج کرنے سے پہلے مر جاتا ہے پھر پیسے دوسرے کو دیتا ہے۔ فرمایا اگر راستہ میں مرا ہے یا مکہ میں مناسک حج بجا لانے سے پہلے مرا ہے تو یہ شخص اول کے حج کے لئے کافی ہوگا۔ میں نے کہا اگر کسی مصیبت میں مبتلا ہوا اور اس سال حج کو نہ جا سکے اور آئندہ سال حج کرے تو یہ شخص اول کے لئے کافی ہو جائے گا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا اس لئے کہ اجیر ضامن ہوتا ہے فرمایا ہاں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اعطی رجلا ما یحجہ فحدث بالرجل حدث فقال ان کان خرج فاصابہ فی بعض الطریق فقد اجزأت عن الاول

میں نے کہا ایک شخص نے کسی کو حج کے لئے پیسے دئے اسے کچھ حادثہ پیش آگیا فرمایا اگر حج کے راستہ میں پیش آیا ہے تو اول کے حج کے لئے کافی ہے۔

لا فلا (مرسل)

- سألته عن رجل استودعنی مالاً فهلک ولیس لولده شیء ولم یحج حجة الاسلام قال حج عنه وما فضل فاعطهم (م)

ورنہ نہیں۔

میں نے کہا ایک شخص نے مجھے کچھ مال سونپا اور اس کی اولاد کے پاس کچھ نہیں اور مرنے والے نے حج نہیں کیا تھا فرمایا اس کی طرف سے حج کرا دیا جائے اور جو بچے وہ اسکی اولاد کو دیدیا جائے

باب ۶۱

عورت کا مرد کی طرف سے حج کرنا

- عن ابی عبد الله علیه السلام فی المرأة تحج عن الرجل الصرورة قال ان کانت قد حجت وکانت مسلمة فقیهة فرب امرأة افقه من رجل (ض)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عورت اس مرد کی طرف سے جس نے حج نہیں کیا کر سکتی ہے اگر اس عورت نے حج نہ کیا ہو اور وہ مسلمان مسائل دین سے واقف ہو بعض عورتیں مرد سے زیادہ فقیہ ہوتی ہیں

- قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یحج عن المرأة والمرأة تحج عن الرجل قال لا باس (حن)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر مرد عورت کے بدلے اور عورت مرد کے بدلے حج کرے۔

- قلت لابی عبد الله علیه السلام امرأة من اهلنا مات اخوها فاوصی بحجة وقد حجت المرأة فقالت ان صلح حججت انا عن اخی وکنت انا احق بها من غیری فقال ابو عبد الله علیه السلام لا باس بان تحج عن اخیها وان کان لها مال فلتحج من مالها فانه اعظم لاجرها (حن)

میں نے کہا ہمارے خاندان میں ایک عورت کا بھائی مر گیا اس نے حج کی وصیت کی اور عورت حج کر چکی ہے اس نے کہا اگر حالات درست ہوتے تو میں اپنے بھائی کی طرف سے حج کروں گی میں بہ نسبت دوسرے کے زیادہ حقدار ہوں حضرت نے فرمایا کیا حرج ہے وہ اپنے بھائی کی طرف سے حج کرے اور اگر مالدار ہو تو اپنے مال سے کرے کہ اس کا بڑا اجر ہے

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال تحج المرأة عن اخیها وعن اختها وقال تحج المرأة عن ابیها (م)

فرمایا عورت حج کر سکتی ہے اپنے بھائی بہن اور بیٹے کی طرف سے

باب ۶۲

کیا جس کو حج مفرد کے لئے روپیہ دیا گیا ہو حج تمتع کر سکتا ہے

۱۔ سئل فی رجل اعطی رجلاً دراہم یحج بها عنه حجة مفردة ایجوز له ان یتمتع بالعمرة الی الحج فقال نعم انما خالفه الی الفضل (۳)

۲۔ قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن رجل اعطی رجلاً حجة یحج عنه من الکوفة فحج عنه من البصرة قال لا باس اذا قضی جمیع مناسکه فقد تم حجه

پوچھا گیا کہ ایک شخص نے کسی کو حج مفرد کے لئے روپے دیئے آیا اس کے لئے جائز ہے کہ حج تمتع کرے فرمایا ہاں لیکن یہ فضیلت کے خلاف ہے (جس حج کو کہا تھا وہی کرنا چاہیے تھا۔

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں ایک شخص کو اپنا حج ادا کرنے پر اس شرط سے طے کیا کہ وہ کوفہ سے جائے مگر وہ بصرہ سے گیا فرمایا کوئی حرج نہیں اگر اس نے پورے مناسک ادا کئے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

باب ۶۳

جو حج کے لئے وصیت کرے

۱۔ قال سألت اباالحسن علیه السلام عن رجل مات واوصی بحجة ایجوز ان یحج عنه من غیر البلد الذی مات فیه فقال ما کان دون المیقات فلا باس (مجہول)

۲۔ قال ابوعبدالله علیه السلام فی رجل اوصی بحج فلم تکفه من الکوفة انما تجزی حجته من دون الوقت (مجہول)

۳۔ قال سألت اباالحسن الرضا علیه السلام عن الرجل یموت فیوصی بالحج من این یحج عنه قال علی قدر ماله ان وسعه ماله فمن منزله وان لم یسعه ماله من منزله فمن الکوفة فمن المدینة (مجہول)

۴۔ عن ابی عبدالله علیه السلام فی رجل

میں نے کہا ایک شخص مر گیا اور حج کی وصیت کی علاوہ اس شہر سے چلنے کے جس میں مرا ہے فرمایا اگر میقات کے پاس ہو کوئی حرج نہیں

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو وصیت کرے حج کی لیکن جو رقم ہو وہ کوفہ سے پورا نہ ہو فرمایا قریب کے میقات سے اگر احرام باندھے گا تو حج پورا ہو جائے گا

امام علیہ السلام سے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو مرتے وقت حج کی وصیت کرے تو کہاں سے حج کے لئے چلنا چاہیے فرمایا جتنی اس کے مال میں گنجائش ہو اور اگر نہ ہو تو کوفہ سے سفر کرے ورنہ مدینہ سے

حضرت سے اس شخص کے بارہ میں پوچھا

اوصى ان يحج عنه حجة الاسلام فلم يبلغ جميع ما ترك الا خمسين درهما قال يحج عنه من بعض الاوقات التى وقت رسول الله صلى الله عليه وآله من قرب (م)

جس نے حج کرنے کی وصیت کی لیکن اس کا کل ترکہ پچاس درہم سے زیادہ نہیں ہوتا فرمایا میقاتوں میں جو رسول اللہ نے بتائے ہیں جو زیادہ قریب ہو اس سے حج کرے

-سالت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل اوصى بعشرين درهما فى حجة قال يحج بها رجل من موضع بلغه (ض)

میں نے کہا ایک شخص نے حج کے لئے بیس درہم کی وصیت کی فرمایا اس مقام سے حج کو جائے جو اس سفر کے لئے یہ رقم کافی ہو

باب ۶۴

اگر سفر حج کے لئے جو رقم ملی ہے وہ کافی نہ ہو

۱- سئلت ابا الحسن عليه السلام عن الرجل يأخذ من رجل حجة فلا تكفيه اله ان يأخذ من رجل اخرى ويتسع بها وتجزى عنهما جميعا او يتركهما جميعا ان لم تكفه احديهما فقال احب الىّ ان تكون خالصة لواحد فان كانت لا تكفيه فلا يأخذه (مرسل)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جو حج بدل کا سفر خرچ کسی سے لے مگر وہ پورا نہ ہو تو بقیہ دوسرے سے لے لے اور خرچ پورا کرلے تو یہ دونوں کے لئے کافی ہوگا یا درصورت کافی نہ ہونے کے دونوں کو شریک کرلے فرمایا میں تو اسی کو دوست رکھتا ہوں کہ ایک ہی کے لئے ہو اگر خرچ پورا نہ دے تو لے ہی نہیں

۲- قلت لابى الحسن الرضا عليه السلام ما تقول فى الرجل يعطى الحجة فيدفعها الى غيره قال لا بأس به (ض)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا آپ کیا کہتے ہیں اس کے لئے جو کسی کا حج لیتا ہے اور پھر دوسرے کو دیدیتا ہے فرمایا کیا حرج ہے

۳- قلت لابى عبد الله عليه السلام رجل اوصى بحجة فلم تكفه قال فيقدمها حتى يحج دون الوقت (مجهول)

میں نے کہا ایک شخص نے وصیت کی حج کی لیکن خرچ کے لئے مال کافی نہیں فرمایا دوسرے وقت کے لئے رکھا جائے

باب ۶۵

مخالف کی طرف سے حج

۱- قلت لابى عبد الله عليه السلام أيحج الرجل عن الناصب فقال لا قلت فان كان ابى قال ان كان اباك فنعم (حسن)

میں نے کہا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا اگر وہ میرا باپ ہو فرمایا اگر تمہارا باپ ہے تو ہاں

۲۔ قال کتبت الیه الرجل یحج عن الناصب هل علیه اثم اذا حج عن الناصب وهل ینفع ذلک الناصب ام لا فکتب لا یحج عن الناصب ولا یحج به (ق)

میں نے لکھا کیا ناصبی کی طرف سے حج کیا جائے کیا اس کی طرف سے حج کرنے والے پر گناہ ہوگا اور کیا ناصبی کے لئے مفید ہوگا فرمایا ناصبی کی طرف سے تم حج نہ کرو اور نہ کیا جائے

باب ۶۶

خرچ کی کمی کی صورت میں

۱۔ قال کتبت الی ابی محمد علیه السلام ان مولاک علی بن مهزیار اوصی ان یحج عنه من ضیعة صیّر ربعها لک فی کل سنة حجة الی عشرین دینارا وانه قد انقطع طریق البصرة فتضاعف المؤن علی الناس فلیس یکتفون بعشرین دینارا وکذلک اوصی عدة موالیک فی حججهم فکتب یجعل ثلث حجج حجتین ان شاء الله (مرسل)

میں نے ابو محمد علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے غلام علی بن مہزیار نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے حج کیا جائے حصول ضیاع جو ملے اس کا ایک چوتھائی تیرا ہو ہر سال حج کے لئے۔ بیس دینار تک اس نے بصرہ کا راستہ منقطع کیا تاکہ لوگوں پر خرچ بڑھ جائے اور وہ بیس دینار پر بس نہ کریں ایسے ہی وصیت کی اس نے چند غلاموں کو ان کے حج میں آپ نے جواب میں لکھا اس صورت میں تین حج کی بجائے دو حج کئے جائیں

۲۔ کتب الیه ان ابن عمی اوصی ان یحج عنه بخمسة عشر دینارا فی کل سنة فلیس یکفی فما تامرنی فی ذلک فکتب یجعل حجتین فی حجة ان الله عالم بذلک (مرسل)

میں نے لکھا کہ میرے چچازاد بھائی نے وصیت کی کہ اس کی طرف سے ۱۵ دینار میں ہر سال حج کیا جائے لیکن یہ رقم کفایت نہیں کرتی آپ نے لکھا دو حجوں کی بجائے ایک حج کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ اس مجبوری کو جانتا ہے

باب ۶۷

دوسرے کی طرف سے حج کرنے والا کیا کہے

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له الرجل یحج عن اخیه او عن ابیه او عن رجل من الناس هل ینبغی له ان یتکلم بشیء قال نعم یقول

میں نے کہا ایک شخص اپنے بھائی باپ یا اور کسی کی طرف سے حج کرے تو کیا اسے کچھ کہنا چاہیے فرمایا ہاں وہ کہے

بعد ما یحرم اللّھم ما اصابنی فی سفری ھذا من تعب او شدۃ او بلاء او شعث فاجر فلانا فیہ واجرنی فی قضائی عنہ (حن)

احرام کے بعد کہے یا اللہ اس سفر میں جو تکلیف مجھے پہنچی ہے یعنی تکان سختی، مصیبت اور پریشانی تو اس کا اجر فلاں کو دے اور اس حج کا ثواب مجھے عطا کر

باب ۶۸

۱۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام الرجل یحج عن الرجل یصلح لہ ان یطوف عن اقاربہ فقال اذا قضی مناسک الحج فلیصنع ما شاء (ح)

میں نے کہا ایک شخص کسی کے لئے حج کرتا ہے اور اپنے اقارب کے لئے طواف کر سکتا ہے فرمایا مناسک حج کرنے کے بعد جو چاہے کرے

۲۔ سئل ابو عبد اللہ علیہ السلام عن رجل اعطی مالا لیحج عنہ فحج عن نفسہ فقال ھی عن صاحب المال (مرفوع)

کسی نے پوچھا کہ کسی نے ایک شخص کو حج کرنے کے لئے مال دیا اس نے اپنے لئے حج کیا فرمایا وہ حج صاحب مال کی طرف سے ہوگا۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اخذ من رجل مالا ولم یحج عنہ ومات ولم یخلف شیئا فقال ان کان حج الاجیر اخذت حجتہ ودفعت الی صاحب المال وان لم یکن حج کتب لصاحب المال ثواب الحج (حن)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس نے کسی سے حج کے لئے مال لیا لیکن حج کرنے سے پہلے مرگیا اور مال سے کچھ نہ چھوڑا فرمایا اگر وہ اجیر تھا تو اس سے مال واپس لے کر صاحب مال کو دیا جائے گا اور اگر اس نے حج نہیں کیا (اور مرگیا) تو صاحب مال کو حج کا ثواب مل جائے گا

باب ۶۹

جو غیر کی طرف سے حج کرے اس میں شرکت

۱۔ قال کنت عند ابی عبد اللہ علیہ السلام اذ دخل علیہ رجل فاعطاہ ثلثین دینارا یحج بھا عن اسمعیل ولم یترک شیئا من العمرۃ الی الحج الا اشترط علیہ

میں حضرت کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا آپ نے اسے تیس دینار دیئے کہ ان سے اسمعیل کے لئے حج کرے۔ ... عمرہ سے حج تک کوئی شرط ایسی نہ تھی جو آپ نے نہ کی ہو

حتى اشترط عليه ان يسعى من وادي محسر فقال يا هذا اذا انت فعلت هذا كان لاسمعيل حجة بما انفق من ماله وكان لك تسع بما تعبت من بدنك (ض)

یہاں تک کہ یہ شرط بھی کر لی کہ وادی محسر سے سعی کرے پھر فرمایا اے شخص جب تو یہ کرے تو یہ حج اسمعیل کی طرف سے ہوگا اور جو اس کے مال سے خرچ ہوگا اس کا ثواب اسے اور تو نے لیا بدلہ میں اس تکلیف کے جو تیرے بدن کو پہنچی۔

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له الرجل يحج عن آخر ماله من الاجر والثواب قال للذي يحج عن رجل اجر وثواب عشر حجج (ض)

میں نے کہا جو کوئی دوسرے کی طرف سے حج کرتا ہے تو اس کا اجر و ثواب ہے فرمایا ایسے شخص کے لیے دس حج کا ثواب ہے

باب
نادر

۱ - قال قلت لابي الحسن عليه السلام رجل دفع الى خمسة نفر حجة واحدة فقال يحج بها بعضهم فسوغها رجل منهم فقال كلهم شركاء في الاجر قلت لمن الحج قال لمن صلى في الحر والبرد (ض)

میں نے کہا ایک شخص نے ایک حج کے لیے پانچ آدمیوں کو پیسے دیے کہ ان میں سے کوئی اس کی طرف سے حج کرے ان میں سے ایک نے کر لیا فرمایا کل نفر کا اجر میں شریک ہوں گے میں نے کہا لیکن حج کس سے منسوب ہوگا فرمایا جس نے گرمی اور سردی میں نماز پڑھی ہوگی

باب
حج کیلئے جو روپیہ دیا جائے اور کام میں صرف ہو تو؟

۱ - سألت ابا الحسن الرضا عليه السلام عن الرجل يعطى الحجة يحج بها ويوسع على نفسه فيفضل منها ايردها عليه قال لا هي له (مجهول)

میں نے پوچھا ایک شخص نے حج کرانے کے لیے دیے اجیر نے اپنے نفس پر تنگی کر کے کچھ پیسے بچا لیے کیا وہ انہیں واپس کر دے فرمایا نہیں وہ اسی کا مال ہے

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الرجل يأخذ الدراهم ليحج بها عن رجل هل يجوز له

میں نے کہا ایک شخص نے ایک آدمی کو کسی کی طرف سے حج کرنے کے لیے پیسے دیے آیا وہ رقم حج کے سوا دوسرے کام میں

ان ينفق منها في غير الحج قال اذا قضى الحج فالله اعلم
يصنع بها ما احب وعليه حجة

صرف کر سکتا ہے فرمایا جب وہ حج کا ضامن ہو چکا لیں
روپیہ کو جیسے چاہے صرف کرے۔ حج کرنا اس پر فرض ہے

۳ عن حماد بن عثمان قال بعثني عمر بن يزيد الى
جعفر الاحول بدراهم وقال قل له ان اراد ان يحج
بها فليحج وان اراد ان ينفقها فلينفقها قال فانفقها
ولم يحج قال حماد فذكر ذلك اصحابنا لابي عبد الله
عليه السلام فقال وجدتم الشيخ فقيها (حسن)

حماد نے کہا کہ عمر بن یزید نے مجھے ابو جعفر احول کے پاس کچھ درہم
دیکر بھیجا اور کہا ان سے کہنا چاہے اس رقم سے حج کرلیں
چاہے اپنے خرچ میں لائیں پس انھوں نے وہ رقم خرچ
کرلی اور حج نہ کیا۔ ہمارے اصحاب نے اس کا ذکر امام
جعفر صادق علیہ السلام سے کیا فرمایا تمہارا شیخ فقیہ ہے
یعنی ان کے لئے ایسا کرنا جائز تھا۔

باب ۲۷

حج اور طواف ائمہ کی طرف سے

۱ قلت لابي جعفر عليه السلام يا سيدي اني
ارجو ان اصوم بالمدينة شهر رمضان فقال تصوم
بها ان شاء الله وقلت ارجوا ان يكون خروجنا
في عشر من شوال وقد عود الله زيارة رسول الله
واهل بيته وزيارتك فربما حججت عن ابيك و
ربما حججت عن ابي وربما حججت عن اخواني وربما
حججت عن نفسي فكيف اصنع فقال تمتع فقلت اني
مقيم بمكة منذ عشر سنين فقال تمتع (ص)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا اے میرے سردار میں امید
کرتا ہوں کہ ماہ رمضان کے روزے مدینہ میں رکھوں فرمایا
انشاء اللہ رکھو گے میں نے کہا میں چاہتا ہوں کہ یہ
میرا یہاں سے نکلنا بیس شوال کو ہو اور اللہ مجھے زیارت رسول
اور اہلبیت رسول اور آپ کی زیارت نصیب کرے اکثر
میں نے حج کئے ہیں آپ کے والد کی طرف سے، اپنے باپ
کی طرف سے اور اپنے بھائیوں اور اپنی ذات کی طرف سے
پس اب میں کیا کروں فرمایا حج تمتع کرو میں نے کہا میں تو مکہ
میں مقیم ہوں دس سال سے فرمایا حج تمتع کرو

۲ قلت لابي جعفر الثاني عليه السلام اني اردت
ان اطوف عنك وعن ابيك فقيل لي ان الاوصياء
لا يطاف عنهم فقال لي بل طف ما امكنك فان
ذلك جائز ثم قلت له بعد ذلك بثلاث سنين
اني كنت استاذنك في الطواف عنك وعن ابيك

میں نے کہا میں نے ارادہ کیا ہے کہ طواف کروں آپ کی
اور آپ کے والد کی طرف سے لوگ کہتے ہیں کہ اوصیا کی
طرف سے طواف نہیں ہوتا فرمایا ہاں طواف کرو جتنا تم سے
ممکن ہو کیونکہ یہ جائز ہے اس کے بعد میں نے کہا تین سال ہوئے
کہ میں نے آپ کی اور آپ کے والد کی طرف سے طواف کی اجازت

فاذنت لی فی ذلک عنک وعن ابیک فاذنت لی
فی ذلک فطفت عنهما ما شاء الله ثم وقع فی قلبی
شیء فعملت به قال وما هو قلت طفت یوماً عن رسول
الله صلی الله علیه وآله فقال ثلاث مرات صلی الله
علی رسول الله ثم الیوم الثانی عن امیر المؤمنین
علیه السلام ثم طفت الیوم الثالث عن الحسن
علیه السلام والرابع عن الحسین علیه السلام والخامس
عن علی بن الحسین علیه السلام والسادس عن ابی
جعفر محمد بن علی علیه السلام والیوم السابع عن
جعفر بن محمد علیه السلام والیوم الثامن عن ابیک
موسی علیه السلام والیوم التاسع عن ابیک علی
علیه السلام والیوم العاشر عنک یا سیدی و
هؤلاء الذین ادین الله بولایتهم فقال اذن والله
تدین الله بالدین الذی لا یقبل من العباد غیره
قلت وربما طفت عن امک فاطمة وربما لم اطف
فقال استکثر من هذا فانه افضل ما انت عامله
ان شاء الله (م)

پس آپ نے اس کی اجازت دی تھی اچھا اور اپنے والد کی طرف
سے طواف کرنے کی پھر میرے دل میں ایک بات آئی جس
پر میں نے عمل کیا۔ فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا ایک دن میں
نے رسول اللہ کی طرف سے طواف کیا۔ دوسرے روز
امیر المومنین کی طرف سے تیسرے روز امام حسن کی طرف سے
چوتھے روز امام حسین کی طرف سے پانچویں روز علی بن الحسین
کی طرف سے چھٹے روز امام محمد باقر کی طرف سے ساتویں
دن امام جعفر صادق کی طرف سے آٹھویں دن آپ کے
والد امام موسیٰ کاظم کی طرف سے نویں روز آپ کے
امام رضا کی طرف سے دسویں روز آپ کی طرف سے
یہ وہ لوگ ہیں جن کی ولایت پر اللہ نے ہمارا دین
قائم کیا ہے فرمایا اجازت ہے واللہ خدا نے تجھے وہ دین
عطا کیا ہے جس کے سوا کوئی دین قبول نہ کیا جائے گا
میں نے کہا گاہ گاہ میں آپ کی جدہ ماجدہ حضرت فاطمہ کی
طرف سے کرتا ہوں اور کبھی طواف نہیں بھی کرتا۔ فرمایا زیادہ
کیا کرو یہ افضل ہے اس عمل سے جو تم کرو۔ ان شاء اللہ

باب ۳

حج میں شرکت

١- عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له اشرک
ابوی فی حجتی قال نعم قلت اشرک اخوتی فی حجتی قال نعم
ان الله عزوجل جاعل لک حجاً ولهم حجاً ولک اجراً
لصلتک ایاهم قلت فاطوف عن الرجل والمرأة وهم
بالکوفة فقال نعم تقول حین تفتتح الطواف اللهم تقبل

میں نے کہا میں اپنے والدین کو حج میں شریک کروں فرمایا
ہاں میں نے کہا اور بھائی کو بھی شریک کر سکتا ہوں فرمایا
اللہ تم تیرے لئے بھی حج کا ثواب دے گا اور ان کے لئے بھی
اور تجھے زیادہ اجر ہوگا ان کو شامل کرنے کی وجہ
کہا مرد و عورت دونوں کی طرف سے طواف کروں در انحالیکہ وہ کوفہ میں
فرمایا ہاں جب طواف شروع کرو تو کہو یا اللہ قبول کر

من فلان الذی تطوف عنه (حسن)

فلاں کی طرف سے جس کے بدلہ طواف کیا گیا ہے

۲۔ قال حججت مع ابی وانا صرورة فقلت انی احب ان اجعل حجتی عن امی فانها قد ماتت فقال لی حتی اسئلک عن اباعبدالله علیه السلام فقال الیاس لابی عبدالله وانا اسمع جعلت فداک ان ابنی هذا صرورة قد ماتت امه فاحب ان یجعل حجته افیجوز ذالک له فقال ابوعبدالله علیه السلام یکتب له ولها ویکتب له اجر البر (مرسل)

میں نے اپنے باپ کے ساتھ پہلی بار حج کیا میں نے کہا میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اپنی ماں کی طرف سے حج کروں جو مر چکی ہے۔ میں حضرت سے پوچھ رہا تھا کہ الیاس نے کہا درانحالیکہ میں سن رہا تھا میں آپ پر فدا ہوں میرا یہ بیٹا پہلی بار حج کر رہا ہے اس کی ماں مر گئی ہے میں چاہتا ہوں کہ یہ اپنا حج اس کے لئے کرے کیا یہ جایز ہے فرمایا اس کے نام بھی لکھا جائے گا اور اس کی ماں کے نام بھی اور اس نیکی کا اجر اسے علیحدہ ملے گا۔

۳۔ قال دخلت علی ابی عبدالله علیه السلام فدخل علیه الحارث بن المغیرة فقال بابی انت وامی لی ابنة قیمة لی علی کل شی وهی عاتق فاجعل لها حجتی قال اما انه یکون لها اجرها ویکون لک مثل ذلک ولا ینقص من اجرها شیء (ح)

حارث بن مغیرہ حضرت کے پاس آیا اور کہا میرے ساتھ ایک لڑکی ہے جو سب کام کاج کرتی ہے اور وہ کنیز آزاد شدہ ہے کیا میں اس کے لئے حج کروں فرمایا اس کو بھی اجر ملے گا اور اتنا ہی تمہیں اس کے اجر میں سے کچھ کم نہ ہوگا

۴۔ عن ابی ابراهیم علیه السلام قال سالته عن الرجل یحج فیجعل حجته وعمرته او بعض طوافه لبعض اهله وهو عنه غائب ببلد آخر قال قلت فینقص ذلک من اجره قال لا هی له ولصاحبه وله اجر سوی ذلک بما وصل قلت وهو میت هل یدخل ذلک علیه قال نعم حتی یکون مسخوطاً علیه قلت فیعلم هو فی مکانه ان عمل ذلک لحقه قال نعم قلت وان کان ناصباً ینفعه ذلک قال نعم یخفف عنه (موثق)

میں نے کہا ایک شخص نے حج کیا پس وہ اس کا اپنے عمرہ کا اور بعض طواف کا ثواب اپنے کسی رشتہ دار کو دینا چاہتا ہے اور وہ موجود نہیں دوسرے شہر میں ہے۔ تو کیا اس کے اجر میں کچھ کمی ہو جائے گی فرمایا نہیں اس کے لئے بھی ہوگا اور اس کے رشتہ دار کے لئے بھی اور اس صلہ رحم کا اجر اور ملے گا میں نے کہا اگر وہ مر جائے تو بھی ہوگا فرمایا ہاں جب تک اس پر ناراض نہ ہو۔ میں نے کہا کیا اسے بتا دیا جائے اس کے مقام پر کہ وہ عمل اس کے لئے کیا گیا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اگرچہ وہ ناصبی ہو فرمایا اس صورت میں اس کے ثواب میں کمی ہو جائے گی۔

۵۔ قلت لابی عبدالله علیه السلام وانا بالمدینة بعد ما رجعت من مکة انی اردت ان احج عن ابنتی قال فاجعل ذلک لها الآن (حسن)

میں مکہ سے واپسی میں مدینہ آیا میں نے حضرت سے کہا میں اپنی بیٹی کی طرف سے حج کرنا چاہتا ہوں فرمایا ابھی کر لو

٦ - عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يشرك اباه واخاه وقرابته في حجه فقال اذن يكتب لك حجاً مثل حجهم وتزداد اجراً بما وصلت (حسن)

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو اپنے حج میں اپنے باپ بھائی اور قرابت داروں کو شریک کرے تو اس کو وہی ثواب ملے گا جو ان دوسروں کو ملے گا اور اس کے ماسوا صلۂ رحم کا ملے گا۔

٧ - قال ابو عبد الله عليه السلام من وصل اباً او ذا قرابة له فطاف عنه كان له اجره كاملاً وللذي طاف عنه مثل اجره ويفضل هو بصلته اياه بطواف آخر قال من حج فجعل حجته عن ذي قرابته يصله بها كانت حجته كاملة وكان للذي حج عنه مثل اجره ان الله عز وجل واسع لذلك (مجهول)

فرمایا حضرت نے جو صلۂ رحم کرے اور وہ اس کا قرابتدار اس کی طرف سے طواف کرے تو اس کو پورا اجر ملے گا اور طواف کرنے والے کو اتنا ہی اجر اور اس کے علاوہ صلۂ رحم کا اجر جو دوسرے طواف کی برابر ہوگا اور فرمایا جو حج کرے اور اسے اپنے رشتہ دار کے لئے قرار دے تو جس کے لئے حج کیا ہے اسے پورا اجر ملے گا بے شک اللہ اس کے اجر میں توسیع کر دے گا

٨ - قال رجعت من مكة فلقيت ابا الحسن موسى عليه السلام في المسجد وهو قاعد فيما بين القبر والمنبر فقلت يا ابن رسول الله صلى الله عليه وآله اني اذا خرجت الى مكة ربما قال لي الرجل طف عني اسبوعاً وصل ركعتين فاشتغل عن ذلك فاذا رجعت لم ادر ما اقول له قال اذا اتيت مكة فقضيت نسكك فطف اسبوعاً وصل ركعتين ثم قل اللهم ان هذا الطواف وهاتين الركعتين عن ابي وامي وعن زوجتي وعن ولدي وعن حامتي وعن جميع اهل بلدي حرهم وعبدهم وابيضهم واسودهم فلا تشاء ان قلت تقول للرجل اني قد طفت عنك وصليت عنك ركعتين ثم تقف عند راس النبي صلى الله عليه وآله ثم قال السلام عليك يا نبي الله من ابي وامي وزوجتي وولدي وجميع حامتي ومن جميع اهل بلدي حرهم وعبدهم وابيضهم واسودهم فلا تشاء ان تقول للرجل اني اقرأت رسول الله صلى الله عليه وآله عنك السلام الا كنت صادقاً (مجهول)

میں مکہ سے واپس ہوا تو امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے ملا آپ مسجد میں قبر رسول اور منبر کے درمیان بیٹھے تھے میں نے کہا یا ابن رسول اللہ جب میں مکہ کی طرف جاتا ہوں تو بسا اوقات ایک شخص مجھ سے کہتا ہے میری طرف سے ایک ہفتہ طواف کر اور دو رکعت نماز پڑھ میں اس سے بے پرواہ ہو جاتا ہوں جب لوٹتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا اس سے کیا کہوں فرمایا جب تو مکہ جائے اور مناسک حج ادا کرے تو ایک ہفتہ تک طواف کر اور دو رکعت نماز پڑھ اور کہو یا اللہ یہ طواف اور یہ دو رکعتیں میرے باپ ماں اور تمام میرے اہل شہر کی طرف سے ہیں آزاد یا غلام کالے ہوں یا گورے اور میں پسند نہیں کرتا کہ تو کسی سے کہے میں نے تیری طرف سے طواف کیا ہے اور دو رکعت نماز پڑھی ہے پھر قبر نبی کے سرہانے کھڑا ہو اور کہو سلام آپ پر اے نبی میرے ماں باپ بیوی اولاد اور تمام خاندان والے اور اہل شہر آزاد و غلام کالے اور گورے سب کا سلام اور کسی سے یہ نہ کہو کہ میں نے تیری طرف سے نبی پر سلام پڑھا مگر تو سچا ہوگا

۹- سالت ابا الحسن علیہ السلام کم اشرک فی حجتی قال کم شئت (م)

میں نے میں اپنے حج میں کتنے شریک کروں فرمایا جتنے تو چاہے

۱۰- عن ابی الحسن علیہ السلام قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لو اشرکت الفاً فی حجتک لکان لکل واحد حجۃ من غیر ان تنقص حجتک شیئاً (ض)

فرمایا اگر تم ایک ہزار کو اپنے حج میں شامل کرو تو ہر ایک کو پورے حج کا ثواب ملے گا بغیر تمہارے اجر میں کسی کمی کے

باب ۴۲

حج و عمرہ کیلئے بال بڑھانا

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الحج اشہر معلومات شوال و ذو القعدۃ و ذو الحجۃ فمن اراد الحج وفر شعرہ اذا نظر الی ہلال ذی قعدۃ و من اراد العمرۃ وفر شعرہ شہراً (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے حج چند معلوم مہینے ہیں شوال ذی قعدہ ذی الحجہ جو کوئی حج کا ارادہ کرے تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر اپنے بال بڑھانے لگے اور عمرہ کا ارادہ کرے تو ایک ماہ پہلے سے بڑھائے۔

۲- قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یرید الحج ایاخذ من راسہ فی شوال کلہ ما لم یر الہلال قال لاباس ما لم یر الہلال (حسن)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج کا ارادہ کرتا ہے تو وہ شوال میں اپنے بال کٹوا لے جب تک ہلال ذی قعدہ اس نے نہ دیکھا ہو فرمایا کیا حرج ہے جب تک ذی قعدہ کا چاند نظر نہ آئے

۳- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یاخذ الرجل اذا ہلال ذی القعدۃ و اراد الخروج من راسہ و لا من لحیتہ (مرسل)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب ذی قعدہ کا چاند حج کو جانے والا دیکھ لے تو اپنے بال نہ بنوائے سر اور داڑھی دونوں کے

۴- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اعف شعرک للحج اذا رایت ہلال ذی قعدۃ و للعمرۃ شہراً

فرمایا جب حج کا ارادہ ہو تو ذی قعدہ کا چاند دیکھ کر بال کٹوانے چھوڑ دو اور عمرہ کے لئے ایک ماہ ہے

باب ۷۵

مواقیت احرام

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من تمام الحج و العمرۃ ان تحرم من المواقیت التی وقتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لا تجاوزھا الا و انت محرم فانہ وقت لاھل العراق ولم یکن یومئذ عراق بطن العقیق من قبل اھل العراق و وقت لاھل الیمن یلملم و وقت لاھل الطائف قرن المنازل و وقت لاھل المغرب الجحفۃ وھی مھیعۃ و وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ و من کان منزلہ خلف ھذہ المواقیت مما یلی مکۃ فوقتہ منزلہ (حسن)

فرمایا تمام حج و عمرہ یہ ہے کہ اس میقات سے احرام باندھے جس کو رسول اللہ نے معین کر دیا ہے احرام باندھ کر ہی اس سے آگے بڑھے اہل عراق کا میقات بطن عقیق ہے اور اہل یمن کا یلملم اور اہل طائف کا قرن المنازل اور اہل مغرب کا جحفہ اور اہل مدینہ کا ذوالحلیفہ اور جس کا ان مواقیت کے پیچھے ہو جو مکہ سے ملا تو اس کا گھر ہی اس کا میقات ہے

۲ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام الاحرام من من مواقیت خمسۃ وقتھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ لا ینبغی لحاج ولا لمعتمر یحرم قبلھا ولا بعدھا وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ وھو مسجد الشجرۃ یصلی فیہ و یفرض الحج و وقت لاھل الشام الجحفۃ و وقت لاھل النجد العقیق و وقت لاھل الطائف قرن المنازل و وقت لاھل الیمن یلملم ولا ینبغی لاحد ان یرغب عن مواقیت رسول اللہ ص (حسن)

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا

۳ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام حدثنی عن العقیق اوقت وقتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ او شیء صنعہ الناس فقال ان رسول اللہ وقت لاھل المدینۃ ذا الحلیفۃ و وقت لاھل المغرب الجحفۃ وھی عندنا مکتوبۃ مھیعۃ و وقت لاھل الیمن

میں نے کہا مجھے عقیق نے بیان کیا کہ یہ میقات رسول اللہ نے بتلائے ہیں یا لوگوں نے خود بنائے ہیں۔ حضرت نے فرمایا رسول اللہ نے مقرر کیے ہیں

اہل مدینہ کے لئے ذوالحلیفہ اہل مغرب کے لئے جحفہ جو ہمارے پاس مہیعہ لکھا ہے اور اہل یمن کے لئے۔

یلملم و وقت لاهل الطائف قرن المنازل و وقت لاهل النجد العقیق وما انجدت (ص)

یلملم اور اہل طائف کے لئے قرن المنازل اور اہل نجد کے لئے عقیق

۴۔ قال حد العقیق ما بین المسلخ الی عقبة غمرة (ص)

فرمایا عقیق کی حد مسلخ سے عقبہ غمرہ تک ہے

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اوطاس لیس من العقیق (مرسل)

فرمایا اوطاس عقیق سے نہیں ہے

۶۔ کتبت الی ابی الحسن علیہ السلام انا نحرم من طریق البصرة ولسنا نعرف حد عرض العقیق فکتب احرام من وجرة (مجہول)

میں نے پوچھا ہم طریق بصرہ سے احرام باندھتے ہیں اور حد عرض عقیق نہیں جانتے آپ نے فرمایا احرام باندھو وجرہ سے

۷۔ سالت ابا عبد اللہ عن الاحرام من ای العقیق فضل ان احرم فقال من اوله افضل (موثق)

میں نے پوچھا میں کون سے عقیق سے احرام باندھوں فرمایا اول سے باندھنا افضل ہے

۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اقام لمدینة شهرا و هو یرید الحج ثم بدا له ان یخرج فی غیر طریق اهل المدینة الذی یاخذونه فلیکن احرامه من مسیرة ستة امیال فیکون حذاء الشجرة من البیداء و فی روایة اخری من الشجرة ثم یاخذ ای طریق شاء (ح)

فرمایا جب ایک ماہ سے مدینہ میں مقیم ہو اور حج کے لئے نکلے پھر یہ چاہے کہ وہ اس راستہ پر نہیں جس سے اہل مدینہ جاتے ہیں تو وہ اپنا احرام چھ میل کی مسافت سے باندھے اور یہ کھلے میدان کے درخت کے مقابل ہو اور ایک دوسری حدیث میں ہے درخت سے باندھے پھر جس راستہ سے چاہے جائے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اول العقیق برید البعث هو دون المسلخ بستة امیال مما یلی العراق و بینه و بین غمرة اربعة و عشرون میلا بریدان الا العقر اصحابنا قال اذا خرجت من المسلخ فاحرم عند اول برید یستقبلک (حسن)

فرمایا اول عقیق برید البعث ہے اور وہ مسلخ سے چھ میل ہے عراق سے ملا ہوا اس کے اور غمرہ کے درمیان ۲۴ میل ہے دو برید ہیں ہمارے بعض اصحاب نے کہا جب تم مسلخ سے نکلو تو اول برید آنے پر احرام باندھ لو

باب ۷۶

جو احرام خلاف وقت باندھے

۱۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل

میں نے حضرت سے اس شخص کے متعلق پوچھا۔

احرم بحجة في غير اشهر الحج دون الوقت الذي وقته رسول الله صلى الله عليه وآله قال ليس احرامه بشيء ان احب ان يرجع الى منزله فليرجع ولا ارى عليه شيئاً وان احب ان يمضي فاذا انتهى الى الوقت فليحرم منه ويجعلها عمرة فان ذلك افضل من رجوعه لانه اعلن الاحرام بالحج (مجهول)

جو احرام حج باندھے حج کے ان مہینوں کے علاوہ جو رسول اللہ نے بتائے ہیں فرمایا وہ احرام ہی نہیں اگر وہ اپنے گھر لوٹنا چاہتا ہے تو لوٹ جائے اس پر کوئی الزام نہیں اور اگر چاہے تو میقات پر پہنچ کر احرام باندھے اور عمرہ کرے یہ افضل ہے اس کے گھر لوٹنے سے کیونکہ وہ احرام حج کا اعلان کر چکا ہے

۲۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال الحج اشهر معلومات شوال وذو القعدة وذو الحجة ليس لاحد ان يحرم بالحج في سواهن وليس لاحد ان يحرم دون الوقت الذي وقته رسول الله صلى الله عليه وآله فانما مثل ذلك مثل من صلى في السفر اربعاً وترك الثنتين (ض)

فرمایا حضرت نے حج کے معلوم مہینے ہیں شوال۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس وقت کے خلاف احرام باندھے جو رسول اللہ نے مقرر کیا ہے اور نہ معینہ میقات کے سوا دوسری جگہ سے ورنہ یہ ایسا ہی ہوگا جیسے کوئی سفر میں بجائے دو کے چار رکعت نماز پڑھے

۳۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل اشترى بدنة قبل ان ينتهي الى الوقت الذي يحرم فيه فاشعرها وقلدها يجب عليه حين فعل ذلك ما يجب على المحرم قال لا ولكن اذا انتهى الى الوقت فليحرم ثم يشعرها ويقلدها فان تقليده الاول ليس بشيء (م)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو احرام باندھنے کے وقت سے پہلے بدنہ خریدے اور اشعار و تقلید کرے تو کیا اس پر وہی واجب ہے جو محرم پر ہوتا ہے فرمایا نہیں جب وہ میقات پر پہنچ لے اور احرام باندھ لے تب اشعار و تقلید کرے پہلا اشعار و تقلید بیکار ہوگا

۴۔ قال ابو عبد الله عليه السلام من احرم بالحج في غير اشهر الحج فلا حج له ومن احرم دون الميقات فلا احرام له (ض)

فرمایا جو ماہ حج کے علاوہ کسی ماہ میں احرام باندھے اس کا حج نہیں ہوگا اسی طرح جو میقات معین کے خلاف کہیں سے احرام باندھے گا اس کا احرام بھی صحیح نہ ہوگا

۵۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام انا نروي بالكوفة ان عليا عليه السلام قال ان من تمام الحج والعمرة ان يحرم الرجل من دويرة اهله فهل قال هذا علي فقال قد قال ذلك امير المؤمنين لمن كان منزله خلف المواقيت ولو كان كما يقولون ما كان يمنع رسول الله ان لا يخرج بثيابه الى الشجرة (ح)

میں نے حضرت سے کہا ہم کوفہ میں روایت کرتے ہیں کہ علی علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حج و عمرہ کا پورا ہونا اس میں ہے کہ احرام دویرہ سے باندھے فرمایا حضرت نے یہ اس شخص کے لئے فرمایا ہے جس کا گھر مواقیت کے پیچھے ہو اگر ایسا ہوتا جیسا لوگ کہتے ہیں تو رسول اللہ منع نہ کرتے اس سے کہ اپنے کپڑے نہ اتارے شجرہ تک۔

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام وانا متغیر اللون فقال لی من این احرمت قلت من موضع کذا وکذا فقال رب طالب خیر تزل قدمہ ثم قال ایسرک ان صلیت الظہر فی السفر اربعا قلت لا قال واللہ ہو ذلک (مجہول)

۷۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من احرم دون الوقت فاصاب من النساء والصید فلا شیء علیہ (مرسل)

۸۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لیس ینبغی لاحد ان یحرم دون المواقیت التی وقتہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الا ان یخاف فوت الشہر فی العمرۃ (حسن)

۹۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سألتہ عن الرجل یجیٔ معتمرا عمرۃ رجب فیدخل علیہ ہلال شعبان قبل ان یبلغ الوقت یحرم قبل الوقت ویجعلہا الرجب او یؤخر الاحرام الی العقیق ویجعلہا لشعبان قال یحرم قبل الوقت فیکون لرجب لان لرجب فضلہ وہو الذی نوی (موثق)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے درانحالیکہ میرے چہرہ کا رنگ بدلا ہوا تھا فرمایا تم نے کہاں سے احرام باندھا میں نے کہا فلاں مقام سے فرمایا بہت سے طالبان خیر کے قدم لڑکھڑا جاتے ہیں پھر فرمایا کیا تمہیں یہ بات خوش کرے گی کہ سفر میں ظہر کی چار رکعت پڑھ لو میں نے کہا نہیں فرمایا واللہ یہ ایسا ہی ہے

فرمایا جو کوئی خلاف وقت احرام باندھے اور عورتوں سے مقاربت کرے یا شکار کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں

فرمایا کسی کے لئے جائز نہیں کہ وہ میقات کے علاوہ کہیں سے احرام باندھے مگر یہ کہ عمرہ کے مہینہ کے چلے جانے کا خوف کرے

میں نے پوچھا اس کے بارے میں جو رجب کا عمرہ کرنے آتا ہے پس اسے ہلال شعبان نظر آتا ہے قبل اس کے کہ وقت پر احرام باندھے تو وہ رجب ہی کا قرار دے اور احرام میں عقیق تک پہنچنے کے لئے تاخیر کرے اور اسے شعبان کا قرار دے فرمایا قبل از وقت باندھے تو وہ رجب کا ہوگا کیونکہ رجب کو فضیلت ہے اور اسی کی اس نے نیت کی ہے

باب ۷۷

جو بغیر احرام میقات سے گزرے اور بے احرام داخل مکہ ہو

۱۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل نسی ان یحرم حتی دخل الحرم قال قال ابی یخرج الی میقات اہل ارضہ فان خشی ان یفوتہ الحج احرم من مکانہ فان استطاع ان یخرج من الحرم فلیخرج ثم لیحرم (حسن)

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال کتبت الیہ

پوچھا اس شخص کے متعلق جو احرام باندھنا بھول جائے اور داخل حرم ہو فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ اپنی بستی والوں کے میقات کی طرف جائے اگر حج کے فوت ہونے کا خوف ہو تو اسی جگہ سے احرام باندھ لے اگر حرم سے جانے کا وقت ہو تو میقات پر جائے اور احرام باندھے

میں نے حضرت کو لکھا

۲۔ عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال كتبت اليه ان بعض مواليك بالبصرة يحرمون ببطن العقيق وليس بذلك الموضع ماء ولا منزل وعليهم في ذلك مؤونة شديدة ويعجلهم اصحابهم وجمالهم ومن وراء بطن العقيق بخمسة عشر ميلا منزل فيه ماء وهو منزلهم الذي ينزلون فيه فترى ان يحرموا من موضع الماء لرفقه بهم وخفته عليهم فكتب ان رسول الله صلى الله عليه وآله وقت المواقيت لاهلها ومن اتى عليها من غير اهلها وفيها رخصة لمن كانت به علة فلا يجاوز الميقات الا من علة (۳)

میں نے امام علیہ السلام کو لکھا کہ آپ کے بعض غلام بصرہ میں بطن عقیق سے احرام باندھتے ہیں اور یہ ایسی جگہ ہے جہاں پانی نہیں اور نہ یہ منزل ہے یہاں اترنے میں سخت تکلیف ہوتی ہے اور مسافر اور اونٹوں والے جلدی کرتے ہیں اور بطن عقیق کے علاوہ ۱۵ میل دور ایک منزل ہے جہاں پانی ہے اور اس منزل پر لوگ اترتے ہیں پس آپ کی رائے ہے کہ اس مقام سے احرام باندھیں تاکہ ان لوگوں کی موافقت بھی ہو جائے اور سہولت بھی حضرت نے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ نے وہاں کے باشندوں کے لئے میقات معین کر دئے ہیں پس ان کے خلاف کہیں سے احرام باندھنے کی اجازت صرف بیماروں کے لئے ہے۔

۳۔ قال ابو عبدالله عليه السلام اني خرجت باهلي ماشياً فلم اهل حتى اتيت الجحفة وقد كنت شاكياً فجعل اهل المدينة يسألون عني فيقولون لقيناه وعليه ثيابه وهم لا يعلمون وقد رخص رسول الله صلى الله عليه وآله لمن كان مريضاً او ضعيفاً ان يحرم من الجحفة (حسن)

فرمایا حضرت نے میں اپنے اہل کے ساتھ پیادہ مدینہ سے چلا اور جحفہ پہنچا اور میں بیمار تھا اہل مدینہ کہنے لگے ہم نے ان کو جحفہ میں کپڑے پہنے ہوئے دیکھا ان کو یہ پتہ نہیں تھا کہ میں بیمار ہوں رسول اللہ نے اجازت دی ہے بیمار اور ضعیف کو اس بات کی کہ وہ جحفہ سے احرام باندھے

۴۔ عن ابي بصير عن ابي عبدالله عليه السلام قال سألته عن الرجل يعرض له المرض الشديد قبل ان يدخل مكة قال لا يدخلها الا باحرام (ق)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کو شدید مرض لاحق ہو مکہ میں داخل ہونے سے پہلے فرمایا بغیر احرام کے داخل نہ ہو۔

۵۔ عن زرارة عن اناس من اصحابنا حجوا بامرأة معهم فقدموا الى الوقت وهي لا تصلي فجهلوا ان مثلها ينبغي ان تحرم فمضوا بها كما هي حتى قدموا مكة وهي طامث حلال فسألوا الناس فقالوا تخرج الى بعض المواقيت فتحرم منه وكانت اذا فعلت لم تدرك الحج فسألوا ابا جعفر عليه السلام قال تحرم من مكانها قد علم الله نيتها (حسن)

زرارہ سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے ایک عورت کے ساتھ حج کیا اور وہ میقات تک آئے اس عورت نے نماز نہ پڑھی۔ انھیں معلوم نہ تھا کہ اسے احرام باندھنا چاہیے پس وہ اسی حالت میں مکہ پہنچے عورت کو حیض آ رہا تھا انھوں نے لوگوں سے مسئلہ پوچھا انھوں نے کہا اس کو کسی میقات تک جانا اور وہاں سے احرام باندھ کر آنا چاہیے لیکن اگر وہ جاتی تو حج فوت ہو جاتا جب امام علیہ السلام سے پوچھا تو فرمایا اسی جگہ سے احرام باندھے اللہ اس کی نیت کا جاننے والا ہے

۶۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل مرّ علی الوقت الذی یحرم الناس منه فنسی او جهل فلم یحرم حتی اتی مکة فخاف ان رجع الی الوقت ان یفوته الحج فقال یخرج من الحرم ویحرم ویجزیه ذلک (ح)

میں نے کہا ایک شخص میقات سے گزرا جہاں سے لوگ احرام باندھتے ہیں وہ بھول گیا یا جاہل مسئلہ تھا اس نے احرام نہ باندھا اور اسی حالت میں مکہ چلا گیا اب وہ اس سے ڈرا کہ اگر میقات سے احرام باندھ کر آئے گا تو حج فوت ہو جائے گا امام ع نے فرمایا وہ حرم سے باہر جا کر احرام باندھ لے یہی اس کے لئے کافی ہے

۷۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل جهل ان یحرم حتی دخل الحرم کیف یصنع قال یخرج من الحرم ثم یهلّ بالحج (مجہول)

میں نے پوچھا ایک شخص احرام سے جاہل تھا وہ بلا احرام داخل مکہ ہو گیا تو کیا کرے فرمایا حرم سے باہر جائے اور احرام باندھے اور وہیں سے تہلیلہ حج کرے

۸۔ سئل عن رجل نسی ان یحرم او جهل وقد شهد المناسک کلها وطاف وسعی قال یجزیه نیته اذا کان قد نوی ذلک فقد تم حجه وان لم یهلّ وقال فی مریض اغمی علیه حتی اتی الوقت فقال یحرم عنه (مرسل)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو بھول گیا یا جاہل تھا کہ اس نے احرام نہ باندھا اور تمام مناسک و طواف وسعی بجا لایا فرمایا اس کی نیت کافی ہے اگر نیت کر لی ہے تو اس کا حج پورا ہو گیا اور تہلیلہ کرے اور اس مریض کے متعلق فرمایا جو میقات پر پہنچنے کے وقت بیہوش تھا کہ وہ وہیں سے احرام باندھ لے

۹۔ قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن الاحرام من غمرة قال لیس به بأس ان یحرم منها وکان بریدُ العقیق احب الیّ (موثق)

پوچھا کہ اگر غمرہ سے احرام باندھا جائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن میرے نزدیک عقیق سے زیادہ بہتر ہے

۱۰۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن امرأة کانت مع قوم فطمثت فارسلت الیهم فسألتهم فقالوا ما ندری علیک احرام ام لا وانت حائض فترکوها حتی دخلت الحرم قال ان کان علیها مهلة فلترجع الی الوقت فلتحرم منه وان لم یکن علیها وقت فلترجع الی ما قدرت علیه بعد ما تخرج من الحرم بقدر ما لا یفوتها (ح)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو ایک قوم کے ساتھ ہو اور اسے حیض آ جائے اور وہ ان سے معلوم کرے وہ کہیں تو نہیں جانتی کہ تیرے لئے احرام لازم ہے لیکن تو حائض ہے پس وہ اسے چھوڑ دیں اور وہ مکہ میں داخل ہو جائے فرمایا اگر اس کا حیض ختم ہو جائے تو وہ میقات پر جائے اور وہاں سے احرام باندھ کر آئے اور اگر وہاں تک نہ جا سکے تو اسے اور حرم سے دور جتنا جا سکے جائے اور اتنی دور جائے کہ حج فوت نہ ہو

۱۱۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال من کان من مکة

فرمایا جو مکہ سے

على مسيرة عشرة اميال لم يدخلها الّا بالاحرام (مجهول)

دس میل دور نکل جائے تو وہاں سے احرام باندھ کر آئے

۱۲- قلت لابى جعفر عليه السلام خرجت معنا امرأة من اهلنا فجهلت الاحرام فلم تحرم حتى دخلنا مكة ونسينا ان نامرها بذلك قال فمروها فلتحرم من مكانها من مكة او من المسجد (حسن)

میں نے کہا ایک عورت ہمارے ساتھ تھی وہ احرام سے واقف نہ تھی اسی لئے احرام نہ باندھا ہم مکہ میں داخل ہوئے اور یہ بھول گئے کہ اسے احرام باندھنے کو کہیں فرمایا اس سے کہو جہاں ہو وہیں احرام باندھ لے مکہ کے اندر سے یا مسجد سے

باب ۲۷

احرام کے وقت کیا واجب ہے

۱- عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا انتهيت الى العقيق من قبل العراق او الى الوقت من هذه المواقيت وانت تريد الاحرام ان شاء الله فانتف ابطك وقلّم اظفارك واطل عانتك وخذ من شاربك ولا يضرك باى ذلك بدأت ثم استك واغتسل والبس ثوبيك وليكن فراغك من ذلك ان شاء الله عند زوال الشمس وان لم يكن عند زوال الشمس فلا يضرك ذلك مع الاختيار عند زوال الشمس (حسن)

فرمایا جب تم عقیق پر پہنچو عراق کی طرف سے یا کسی میقات پر ان میقاتوں میں سے اور احرام کا ارادہ کرو تو اپنی بغلوں کے بال صاف کرو، ناخن تراشو اپنی شرمگاہ کے بال صاف کرو اپنی مونچھیں کترواؤ۔ کوئی حرج نہیں جس صورت سے چاہو کرلو اور غسل کرو اور احرام کے دونوں کپڑے پہنو اور ان سب باتوں سے فراغت زوال سے پہلے ہو جائے اگر نہ ہو تو باوجود زوال آفتاب سے پہلے اختیار ہونے کے بھی کوئی مضائقہ نہیں۔

۲- عن ابى عبد الله عليه السلام قال السنة فى الاحرام تقليم الاظفار واخذ الشارب وحلق العانة (حسن)

فرمایا احرام میں سنت ہے ناخن کاٹنا۔ مونچھیں کتروانا موئے زہار صاف کرنا۔

۳- قال اذا طليت للاحرام الاول كيف اصنع فى الطلية الاخيرة وكم بينهما قال اذا كان بينهما جمعتان خمسة عشر يوماً فاطل (م)

راوی نے کہا جب احرام اول کے لئے موئے زہار مونڈے تو پھر کتنے دن بعد ایسا کرے فرمایا دو جمعوں کے بعد یعنی پندرہ دن

۴- عن ابى الحسن عليه السلام قلت رجل احرم بغير غسل او بغير صلوٰة عالماً او جاهلاً ما عليه فى ذلك وكيف ينبغى ان يصنع فكتب عليه السلام يعيده (ض)

میں نے پوچھا ایک شخص نے بغیر غسل و نماز احرام باندھ لیا عالم ہو یا جاہل تو اسے کیا کرنا چاہئے فرمایا اسے دوبارہ احرام باندھنا چاہئے۔

۶۔ قال كنا بالمدينة فلاحاني زرارة في نتف الابط وحلقه فقلت حلقه افضل وقال زرارة نتفه افضل فاستاذنا على ابي عبد الله عليه السلام فاذن لنا وهو في الحمام يطلي قد اطلى ابطيه فقلت لزرارة يكفيك قال لا لعله فعل هذا لما لا يجوز لي ان افعله فقال فيما انتما فقلت ان زرارة لاحاني في نتف الابط وحلقه قلت حلقه افضل وقال زرارة نتفه افضل فقال اصبت السنة واخطأها زرارة حلقه افضل من نتفه وطليه افضل من حلقه ثم قال لنا اطليا فقلنا فعلنا منذ ثلاث فقال اعيدا فان الاطلاء طهور (ض)

ہم مدینہ میں تھے زرارہ نے مجھ سے بحث کی بغلوں کے بال نوچنے اور مونڈنے میں میں نے کہا مونڈنا افضل ہے زرارہ نے کہا نوچنا ہم نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اذن دخول چاہا آپ نے اجازت دی درانحالیکہ آپ حمام میں تھے اور اپنی بغلوں میں نورہ لگائے ہوئے تھے میں نے زرارہ سے کہا تمہیں سمجھنے کے لئے یہی کافی ہے اس نے کہا نہیں شاید حضرت نے یہ وہ عمل کیا ہو جو میرے لئے جائز نہ ہو حضرت نے فرمایا تم دونوں کے درمیان کیا جھگڑا ہے میں نے کہا زرارہ کہتے ہیں بغل کے بال نوچنا افضل ہے میں کہتا ہوں مونڈنا افضل۔ فرمایا تم صحیح کہتے ہو زرارہ غلطی پر ہے مونڈنا افضل ہے نوچنے سے اور نورہ لگانا افضل ہے مونڈنے سے پھر فرمایا تم دونوں نورہ لگاؤ پس ہم نے تین دن ایسا کیا فرمایا ایسا ہی کرو نورہ لگانا پاکیزگی ہے

باب ۴۹

غسل احرام میں کیا کافی ہے کیا نہیں

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال غسل يومك ليومك وغسل ليلتك لليلتك (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے دن کا غسل تمہارے دن کے لئے ہے اور رات کا تمہاری رات کے لئے

۲۔ قال سألته عن الرجل يغتسل بالمدينة لاحرامه ايجزيه ذلك من غسل ذي الحليفة قال نعم فاتاه رجل وانا عنده فقال اغتسل بعض اصحابنا فعرضت له الحاجة حتى امسى قال يعيد الغسل يغتسل نهاراً ليومه ذلك وليلاً لليلته (ض)

میں نے اس شخص کے متعلق پوچھا جس نے مدینہ میں احرام کے لئے غسل کیا آیا یہ ذوالحلیفہ (میقات) کے لئے کافی ہے اس نے کہا ہاں ایک شخص اس کے پاس آیا اور کہنے لگا میرے ایک ساتھی نے غسل کیا پھر اس کو کوئی ضرورت پیش آگئی یہاں تک کہ شام ہو گئی حضرت نے کہا اس کو اعادہ غسل کرنا چاہیے۔ دن کا غسل دن کے لئے ہے اور رات کا رات کے لئے۔

۳۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن الرجل

میں نے حضرت سے ایک شخص کے متعلق پوچھا

يغتسل الاحرام ثم ينام قبل ان يحرم قال عليه اعادة الغسل (ع م)

جو غسل احرام کرکے بغیر احرام باندھے سوگیا فرمایا وہ دوبارہ غسل کرے۔

۴۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل اغتسل للاحرام ثم لبس قميصاً قبل ان يحرم قال قد انتقض غسله (ض)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جس نے غسل احرام کیا اور احرام باندھنے سے پہلے قمیص پہن لی فرمایا اس کا غسل ٹوٹ گیا

۵۔ سألت ابا الحسن عن الرجل يغتسل للاحرام ثم ينام قبل ان يحرم قال عليه اعادة الغسل (ح ض)

ترجمہ نمبر ۳ میں گزرا

۶۔ عن ابي جعفر عليه السلام في رجل اغتسل للاحرام ثم قلّم اظفاره قال يمسحها بالماء ولا يعيد الغسل (مرسل)

فرمایا حضرت نے جو غسل احرام کے بعد ناخن تراشے تو اس کو چاہیے کہ ان ناخنوں پر پانی مل دے اعادہ غسل کی ضرورت نہیں۔

۷۔ عن هشام بن سالم قال ارسلنا الى ابي عبد الله عليه السلام ونحن جماعة ونحن بالمدينة انا نريد ان نودعك فارسل الينا ان اغتسلوا بالمدينة فاني اخاف ان يعز عليكم الماء بذي الحليفة فاغتسلوا بالمدينة والبسوا ثيابكم التي تحرمون فيها ثم تعالوا فرادى ومثانى (ح)

ہشام کہتے ہیں ہم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے کہلا بھیجا کہ ہم ایک جماعت مدینہ میں ہے ہم آپ سے رخصت کے لئے آنا چاہتے ہیں۔ آپ نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ مدینہ میں غسل کرلو مجھے ڈر ہے کہ منزل ذوالحلیفہ میں تمہیں پانی نہ ملے لہذا مدینہ میں غسل کرکے احرام لباس پہن لو اور پھر ایک ایک یا دو دو کرکے آؤ

۸۔ قال ابو جعفر عليه السلام اذا اغتسل الرجل وهو يريد ان يحرم فلبس قميصاً قبل ان يلبي فعليه الغسل (ض)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی بقصد احرام غسل کرلے اور تلبیہ سے پہلے قمیص پہن لے تو اس کو غسل کرنا چاہیے

۹۔ قال في الرجل يغتسل للاحرام ثم يمسح رأسه بمنديل قال فلا بأس به

جو کوئی بقصد احرام غسل کرے پھر رومال سے سر کو ملے تو کوئی حرج نہیں

باب

غسل کے بعد محرم کے لئے کیا جائز ہے

۱۔ قال سألته عن الرجل يدهن بدهن فيه طيب وهو يريد ان يحرم قال لا تدهن حين تريد ان تحرم بدهن فيه مسك ولا عنبر تبقى رائحته في رأسك بعد ما تحرم وادهن بما شئت من الدهن

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو سر میں ایسا تیل ملے جس میں خوشبو ہو اور وہ احرام کا ارادہ رکھتا ہو فرمایا جب احرام کا ارادہ ہو تو ایسا تیل نہ لگاؤ جس میں مشک یا عنبر ہو اور اس کی خوشبو احرام میں تمہارے سر میں باقی رہے علاوہ اس کے

حین ترید ان تحرم قبل الغسل و بعده فاذا احرمت فقد حرم علیک الدهن حتی تحل (ض)

جیسا چاہو قبل غسل اور اس کے بعد لیکن احرام کے بعد تیل ڈالنا حرام ہے جب تک محل نہ ہو

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تدهن حین ترید ان تحرم فاذا احرمت فقد حرم علیک الدهن حتی تحل (حسن)

فرمایا حضرت نے جب احرام کا ارادہ ہو تو تیل نہ لگاؤ۔ احرام کے بعد تیل کا استعمال حرام ہے جب تک محل نہ ہو

۳- عن ابی عبد الله علیه السلام انه سئل عن تطیب عند الاحرام والدهن فقال کان علی علیه السلام لا یزید علی السلیخه (ض)

حضرت سے پوچھا احرام میں خوشبو اور تیل کے استعمال کے متعلق فرمایا حضرت علی علیہ السلام سلیخہ (وہ خوشبو جو جلد اڑ جائے) کے زیادہ استعمال نہیں کرتے تھے

۴- قال ابو عبد الله علیه السلام لا باس بان یدهن الرجل قبل ان یغتسل للاحرام او بعده وکان یکره الدهن الخاثر الذی یبقی (م)

فرمایا حضرت نے غسل احرام سے پہلے یا اس کے بعد تیل لگانے میں کوئی حرج نہیں اور مکروہ ہے ایسا تیل لگانا جس کی خوشبو باقی رہے

۵- سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل المحرم یدهن بعد الغسل قال نعم فادهنا عنده بسلیخة بان وذکر ان اباه کان یدهن بعد ما یغتسل للاحرام وانه یدهن بالدهن ما لم یکن غالیة او دهنا فیه مسک او عنبر (ض)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بعد غسل تیل لگائے فرمایا ہاں پس ہم نے تیل لگایا ایسی خوشبو کا جو جلد اڑنے والی تھی اور حضرت نے بیان کیا کہ ان کے والد ماجد غسل احرام کے بعد لیکن ایسا تیل جس میں کوئی خوشبو نہ ہو اور نہ مشک و عنبر کی آمیزش ہو

۶- قال اغتسل ابو عبد الله علیه السلام للاحرام ثم دخل مسجد الشجرة فصلی ثم خرج الی الغلمان فقال هاتوا ما عندکم من لحوم الصید حتی نأکله (مجهول)

راوی کہتا ہے ابو عبد اللہ علیہ السلام نے احرام کے لئے غسل کیا پھر مسجد شجرہ میں داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر لڑکوں کے پاس آئے اور فرمایا تمہارے پاس جو شکار کا گوشت ہے لے آؤ یہاں تک کہ ہم نے اسے کھایا۔

۷- عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل اذا تهیأ للاحرام فله ان یاتی النساء ما لم یعقد التلبیة او یلب (حسن)

فرمایا جب کوئی احرام کا ارادہ کرے تو جب تک نیت تلبیہ نہ کی ہو یا تلبیہ نہ کیا ہو وہ عورتوں کے پاس جا سکتا ہے

۸- سئلت عن رجل صلی الظهر وعقد الاحرام ثم مس طیبا او صاد صیدا او واقع اهله قال لیس علیه شیء ما لم یلب (مرسل)

میں نے کہا ایک شخص نے نماز ظہر پڑھی اور نیت احرام کی پھر اگر وہ خوشبو کو مس کرے یا شکار کرے یا عورت کے پاس جائے فرمایا جب تک تلبیہ نہ کہے کوئی گناہ نہیں

۹- قال کتبت الی ابراهیم علیه السلام

میں نے حضرت کو لکھا

رجل دخل مسجد الشجرة فصلّى واحرم وخرج من المسجد فبدا له قبل ان يلبّي ان ينقض ذلك بمواقعة النساء اله ذلك فكتب نعم ولا بأس به (مرسل)

ایک شخص مسجد شجرہ میں داخل ہوا اور نماز پڑھ کر احرام باندھا جب مسجد سے نکلا تو تلبیہ کرنے سے قبل اس پر ظاہر ہوا کہ اس میں نقض واقع ہوگا عورتوں سے مجامعت پر حضرت نے لکھا کوئی مضائقہ نہیں (کیونکہ وہ احرام سے پہلے تھا)

١٠- قلت لابي الحسن عليه السلام ما تقول في رجل تهيّأ للاحرام وفرغ من كل شيء الصلوة وجميع الشروط الا انه لم يلب اله ان ينقض ذلك ويواقع النساء فقال نعم (مجهول)

میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے لئے جس نے تہیہ احرام کیا ہو اور نماز وغیرہ کے تمام شروط سے فارغ ہوگیا ہو مگر ابھی تلبیہ نہ کیا ہو تو کیا مجامعت زنان سے نقض واقع ہوگا فرمایا ہاں۔

باب ۸۱
نماز احرام

١- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يضره بليل احرمت ام نهار الا ان افضل ذلك عند زوال الشمس (حسن)

فرمایا حضرت نے کوئی حرج نہیں چاہے رات میں احرام باندھے چاہے دن میں لیکن افضل یہ ہے کہ زوال شمس کے بعد ہو۔

٢- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يكون احرام الا في دبر صلوة مكتوبة احرمت في دبرها بعد التسليم وان كانت نافلة صليت ركعتين واحرمت في دبرهما فاذا انفتلت من صلوتك فاحمد الله واثن عليه وصل على النبي صلى الله عليه وآله وقل

اللهم اني اسئلك ان تجعلني ممن استجاب لك وآمن بوعدك واتبع امرك فاني عبدك وفي قبضتك لا اوقى الا ما وقيت ولا آخذ الا ما اعطيت وقد ذكرت الحج فاسئلك ان تعزم لي عليه على كتابك وسنة نبيك

فرمایا حضرت نے احرام نماز واجب کے بعد ہو سلام ختم کرنے کے بعد اور اگر نماز نافلہ ہو تو دو رکعت پڑھنے کے بعد احرام باندھے جوں ہی نماز سے فارغ ہو تو اللہ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم اور ان کی آل پر درود بھیجے اور کہے

یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میں تیرا فرماں بردار رہوں تیرے وعدے پر ایمان لاؤں تیرے حکم کو بجا لاؤں میں تیرا عبد ہوں تیرے قبضہ میں ہوں تجھ جیسا وعدہ کا پورا کرنے والا نہیں اور جو تو دے اس سے کوئی لینے والا نہیں تو نے حج کا حکم دیا میں سوال کرتا ہوں کہ اپنی کتاب اور سنت نبی پر میرے ارادہ کو قائم رکھ

وتقويني على ما ضعفت عنه وتسلم مني مناسكي في يسر منك وعافية واجعلني من وفدك الذين رضيت وارتضيت وسميت وكتبت اللهم فتمم لي حجي وعمرتي اللهم إني أريد التمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك وسنة نبيك فإن عرض لي عارض يحبسني فحلني حيث حبستني لقدرك الذي قدرت علي اللهم إن لم تكن حجة فعمرة أحرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي وعظامي ومخي وعصبي من النساء والطيب أبتغي بذلك وجهك والدار الآخرة قال ويجزيك أن تقول هذا مرة واحدة حين تحرم ثم قم فامش هنيهة فإذا استوت بك الأرض ماشياً كنت أو راكباً فلب (حسن)

اور اگر مجھ سے کمزوری ظاہر ہو تو مجھے قوت دے اور میرے مناسک کو میری آسانی اور عافیت کے ساتھ قبول کر لے اور مجھے اپنے گھر کے ان آنے والوں میں سے قرار دے جن سے تو راضی ہو اور جن کو تو نے پسند کیا ہو اور جن کو تو نے نام زد کیا ہو اور لکھ دیا ہو میرے حج اور عمرہ کو پورا کر یا اللہ میں عمرہ کے ساتھ حج تمتع کا ارادہ کرتا ہوں تیری کتاب اور تیرے نبی کی سنت کے مطابق اگر کوئی شے مجھے اس امر خیر سے روکے تو میری اس رکاوٹ کو برطرف کر یا اللہ اگر حج نہ کر سکوں تو عمرہ ہی بجا لاؤں میں نے احرام باندھا ہے تاکہ میرے بال میری جلد میرا گوشت میرا خون میری ہڈی۔ میری مینگ اور میرے اعصاب عورتوں کے پاس جانے سے محفوظ رہیں اور خوشبو سے بھی میں تیری خوشنودی اور دار آخرت کی فلاح چاہتا ہوں

امام نے فرمایا احرام کے وقت یہ دعا ایک بار کرو پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو جب زمین ہموار ہو تو سوار ہو یا پیادہ تلبیہ کرو

۳۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال قلت له إني أريد أن أتمتع بالعمرة إلى الحج فكيف أقول قال تقول اللهم إني أريد أن أتمتع بالعمرة إلى الحج على كتابك وسنة نبيك وإن شئت أضمرت الذي تريد (حسن)

میں نے پوچھا اگر میں عمرۂ تمتع کا ارادہ کروں تو کیا کہوں فرمایا یہ کہو یا اللہ میں تیری کتاب اور سنت کے مطابق حج تمتع کے عمرہ کو بجا لاتا ہوں اور اگر چاہو تو یہ نیت میں رکھو یعنی الفاظ میں نہ کہو

۴۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته ليلاً أحرم رسول الله صلى الله عليه وآله أم نهاراً فقال نهاراً قلت أية ساعة قال صلاة الظهر فسألته متى ترى أن نحرم فقال سواء عليكم إنما أحرم رسول الله صلاة الظهر لأن الماء كان قليلاً يكون في رؤوس الجبال فيهجر الرجل إلى مثل ذلك من الغد ولا يكادون يقدرون على الماء وإنما أحدثت هذه المياه حديثاً (حسن)

میں نے پوچھا آیا رسول اللہ نے رات کو احرام باندھا تھا یا دن میں فرمایا دن میں میں نے کہا کس وقت فرمایا نماز ظہر کے بعد میں نے کہا ہم کب احرام کی نیت کریں فرمایا تمہیں اختیار ہے رسول اللہ نے تو نماز ظہر کے وقت باندھا تھا کیونکہ پانی کم تھا اور پہاڑوں کی چوٹیوں پر ملتا تھا اس لئے صبح کو لوگ لے آتے تھے اس کے بعد پانی لانے پر قادر نہ ہوتے تھے۔

۵۔ قلت لأبي إبراهيم عليه السلام إن أصحابنا

میں نے کہا ہمارے اصحاب

مختلفین فی وجهین من الحج یقول بعض احرم بالحج مفرداً فاذا طفت بالبیت وسعیت بین الصفا والمروة فحل واجعلها عمرة وبعضهم یقول احرم وانو المتعة بالعمرة الی الحج ای هذین احب الیک قال انو المتعة (موثق)

مختلف ہیں حج کی دو صورتوں میں کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام حج مفرد کا باندھو اور جب کعبہ کا طواف کر لو اور صفا و مروہ کے درمیان سعی سے فارغ ہو تو احرام کھول دو اور اسے عمرہ قرار دو اور کچھ لوگ کہتے ہیں کہ احرام باندھو اور عمرہ حج تمتع کی نیت کرو آپ کے نزدیک ان دونوں میں کون زیادہ محبوب ہے فرمایا تمتع کی نیت کرو

۶۔ قال سئلت اباعبد اللہ علیہ السلام عن الذی یقول حلنی حیث حبستنی قال هو حل حیث حبسه قال او لم یقل (مجہول)

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو وقت احرام کہے یا اللہ مجھے آزاد کر جس طرح تو نے مجھے پابند کیا ہے فرمایا وہ اسی طرح آزاد ہے جس طرح پابند ہوا فرمایا کہے یا نہ کہے

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال هو حل اذا حبس اشترط او لم یشترط (ض)

حضرت نے فرمایا وہ شرط کرے یا نہ کرے وہ محل ہوگا جس طرح وہ بحالت احرام پابند ہوا ہے

۸۔ قالوا امرنا ابو عبد اللہ علیہ السلام ان نلبی ولا نسمی شیئاً وقال اصحاب الاضمار احب الی (م)

ہمیں حضرت نے حکم دیا کہ تلبیہ کریں اور کسی شے کو نام زد نہ کریں اور فرمایا دل میں رکھنے والوں کو میں دوست رکھتا ہوں

۹۔ قال ابا الحسن موسی علیہ السلام الاضمار احب الی فلبہ ولا تسم (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ چھپانا میرے نزدیک زیادہ محبوب ہے لہذا تلبیہ کرو اور نام نہ لو

۱۰۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ارایت لو ان رجلاً احرم فی دبر صلوة مکتوبة اکان یجزیه ذلک قال نعم (موثق)

میں نے حضرت سے کہا ایک شخص نے نماز واجب کے بعد احرام باندھا آیا اس کے لئے یہ کافی ہے فرمایا ہاں

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا صلیت فی مسجد الشجرة فقل وانت قاعد فی دبر الصلوة قبل ان تقوم ما یقول المحرم ثم قم فامش حتی تبلغ المیل وتستوی بك البیداء فاذا استوت بك البیداء فلبه (ح)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب مسجد شجرہ میں نماز پڑھ چکو تو نماز کے بعد کھڑے ہونے سے پہلے بیٹھ کر وہ کہو جو احرام والا کہتا ہے پھر کھڑے ہو جاؤ اور چلو ایک میل جب میل آ جائے تو بیداء کے مقام میں آ جاؤ تو تلبیہ کرو

۱۲۔ سالت اباعبد اللہ عن یجوز للمتمتع بالعمرة الی الحج ان یظهر التلبیة فی مسجد الشجرة فقال نعم انما لبی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ علی البیداء لان الناس لم یکونوا یعرفون التلبیة فاحب ان یعلمهم کیف التلبیة (مجہول)

میں نے پوچھا حج تمتع کے عمرہ کے متعلق کہ تلبیہ کو مسجد شجرہ کہے فرمایا ہاں رسول اللہ نے بیداء کے مقام سے تلبیہ کیا۔ اس لئے کہ لوگ تلبیہ سے واقف نہ تھے میں چاہتا ہوں کہ لوگ جانیں کہ تلبیہ کیسے کیا جاتا ہے۔

۱۳ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت له اذا احرم الرجل فی دبر المکتوبة ایلبی حین ینهض به بعیره او جالساً فی دبر الصلوة قال ای ذلک شاء صنع قال الکلینی رح وهذا عندی من الامر الموسع الآن الفضل فیه ان یظهر التلبیة حیث اظهر النبی صلی الله علیه وآله علی طرف البیداء ولا یجوز لاحد ان یجوز میل البیداء الا وقد اظهر التلبیة واول البیداء اول میل یلقاك عن یسار الطریق (موثق)

میں نے کہا جب کوئی بعد نماز واجب احرام باندھے تو کیا تلبیہ کرے اس وقت جبکہ اونٹ اٹھے یا بعد نماز بیٹھکر فرمایا جیسے چاہے کرے۔ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میرے نزدیک یہ امر وسعت وقت پر مبنی ہے ورنہ فضیلت اسی میں ہے کہ تلبیہ کرے جیسے نبی صلعم نے کیا بیداء کے کنارہ سے اور نہیں جائز ہے کسی کے لئے بیداء سے ایک میل آگے جاکر کرنا بلکہ وہیں سے تلبیہ کرے اور بیداء کا اول پہلا میل ہے جو تمہارے رستہ کے بائیں طرف ہے

۱۴ - عن ابی عبدالله علیہ السلام قال صل المکتوبة ثم احرم بالحج او المتعة واخرج بغیر تلبیة حتی تصعد الی اول البیداء الی اول میل عن یسارك فاذا استوت بك الارض راکباً کنت او ماشیاً فلب ولا یضرك لیلاً احرمت او نهاراً ومسجد ذی الحلیفة الذی کان خارجاً عن السقائف عن صحن المسجد ثم الیوم لیس شیء من السقائف منه (حسن)

فرمایا حضرت نے نماز واجب پڑھو پھر حج یا حج تمتع کا احرام باندھو اور بغیر تلبیہ نکلو یہاں تک کہ تم چڑھو بیداء کے اول حصہ پر بائیں طرف کے پہلے میل پر جب ہموار زمین آجائے تو سوار ہو یا پیادہ وہاں سے تلبیہ کرو۔ کوئی مضائقہ نہیں چاہے تم نے دن میں احرام باندھا ہو یا رات میں اور مسجد ذی الحلیفہ وہ ہے جو چھتوں سے خارج تھی جو صحن مسجد کے علاوہ تھیں اب ان چھتوں میں سے کچھ باقی نہیں

۱۵ - عن ابی عبدالله علیہ السلام قال المعتمرة عمرة مفردة یشترط علی ربه ان یحله حیث حبسه ومفرد الحج یشترط علی ربه ان لم تکن حجة فعمرة (حسن)

فرمایا عمرہ مفردہ والا اپنے رب سے یہ شرط کرتا ہے کہ محل کردے اس کو جس حیثیت سے اسے پابند کیا ہے اور حج مفردہ میں وہ اپنے رب سے کہتا ہے اگر حج نہ ہو تو عمرہ ہی ہو جائے

۱۶ - عن ابی عبدالله علیہ السلام قال کانت بنو اسرائیل اذا قربت القربان تخرج نار تأکل قربان من قبل منه فان الله جعل الاحرام مکان القربان (موثق)

فرمایا حضرت نے بنی اسرائیل جب قربانی پیش کرتے تھے تو آگ نکل کر اس قربانی کو کھا جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی جگہ احرام کو قرار دیا

باب ۸۲
تلبیہ

۱ - قال سألته لم جعلت التلبیة فقال ان الله عزوجل

میں نے پوچھا تلبیہ کیوں ہے فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے

اوحی الی ابراهیم علیہ السلام ان اذن فی الناس بالحج یاتوک رجالا علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق فنادی فاجیب من کل وجہ یلبون (حسن)

وحی کی ابراہیم علیہ السلام کو کہ تم لوگوں کو حج کے لئے بلاؤ ہر طرف سے دبلی پتلی اونٹنیوں پر سوار ہو کر ہر گہری گھاٹی سے اس گھر کی طرف آئیں گے پس ابراہیم نے ندا کی ہر طرف سے لوگوں نے لبیک کہہ کر اس دعوت کو قبول کیا۔

۲ — قال ان علیاً صلوات اللہ علیہ قال تلبیة الاخرس وتشهده وقراءته فی الصلوٰة تحریک لسانه واشارته باصبعه (ض)

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ گونگے کا تلبیہ اور تشہد اور نماز میں قراءت اس کا زبان کو حرکت دینا اور انگلی سے اشارہ کرنا ہے

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام التلبیة لبیک اللهم لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمة لک والملک لا شریک لک لبیک ذا المعارج لبیک داعیاً الی دار السلام لبیک لبیک غفار الذنوب لبیک لبیک اهل التلبیة لبیک لبیک ذا الجلال والاکرام لبیک لبیک تبدئ والمعاد الیک لبیک لبیک کشاف الکرب العظام لبیک لبیک عبدک وابن عبدک لبیک لبیک یا کریم لبیک

میں نے تلبیہ کو پوچھا فرمایا یوں کہے

تقول ذلک فی دبر کل صلوٰة مکتوبة او نافلة وحین ینهض بک بعیرک واذا علوت شرفاً او هبطت وادیاً او لقیت راکباً او استیقظت من منامک وبالاسحار واکثر ما استطعت منها واجهر بها وان ترکت بعض التلبیة فلا یضرک غیر ان تمامها افضل واعلم انه لا بد من التلبیات الاربع فی اول الکتاب وهی الفریضة وهی التوحید وبها لبی المرسلون واکثر من ذی المعارج فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان یکثر منها واول من لبی ابراهیم علیہ السلام قال ان اللہ یدعوکم الی ان تحجوا بیته فاجابوه بالتلبیة

اور یہ نماز کے بعد کہو خواہ وہ نماز واجب ہو یا نافلہ اور جب تمہارا اونٹ تمہیں لے کر اٹھے اور جب تم بلند ہو یا جب وادی میں اترو یا کسی سوار سے ملو یا نیند سے بیدار ہو اور صبح کے وقت اور زیادہ جتنا ممکن ہو با آواز بلند کہو اور اگر کچھ حصہ ترک ہو جائے تو کوئی حرج نہیں لیکن پورا کہنا افضل ہے اور جان لو کہ وہ چاروں تلبیے ضروری ہیں جو اول کتاب میں مذکور ہوئیں وہ فریضہ ہے وہ توحید ہے مرسلین نے تلبیہ کیا ہے رسول اللہ اکثر تلبیہ کرتے تھے اور سب سے پہلے تلبیہ کرنے والے حضرت ابراہیم ہیں فرمایا اللہ تم کو حج کرنے کے لئے اپنے گھر بلاتا ہے پس تم تلبیہ سے جواب دو

فلم يبق احد اخذ ميثاقه بالموافاة في ظهر رجل
ولا بطن امرأة الا اجاب بالتلبية (م)

پس کوئی شخص ایسا نہ رہا جس نے اس عہد کو پورا کرنے کے لئے لبیک نہ کہا ہو خواہ وہ پشت پدر میں بصورت نطفہ ہو یا رحم مادر میں

۴۔ عن محمد بن الفضيل رأى ابو عبد الله عليه السلام
وهو محرم قد كشف عن ظهره حتى ابدأه للشمس
وهو يقول لبيك في المذنبين لبيك (ض)

راوی نے دیکھا ابو عبداللہ علیہ السلام کو بحالت احرام دھوپ میں آپ کی پیٹھ کھلی ہوئی ہے اور فرما رہے ہیں لبیک ہے گنہگاروں میں لبیک ہے

۵۔ قال ان رسول الله صلى الله عليه وآله
لما احرم اتاه جبرئيل فقال له مر اصحابك بالعج
والثج والعج رفع الصوت بالتلبيه والثج نحر البدن
وقال قال جابر بن عبد الله ما بلغنا الروحاء
حتى بحت اصواتنا (مرفوع)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جب احرام باندھا تو جبرئیل نے آکر کہا اپنے اصحاب عج اور ثج کا حکم دیجئے عج یعنی بلند آواز سے کہنا تلبیہ کا اور ثج یعنی بدن کی قربانی اور جابرؓ نے فرمایا ہم روحا تک نہ پہنچنے پائے تھے کہ ہماری آوازیں بیٹھ گئیں

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا بأس بان
تلبي وانت على غير طهر وعلى كل حال (حسن)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر تلبیہ بے طہارت بھی کیا جائے اور ہر حالت میں کیا جائے۔

۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ليس على النساء
جهر بالتلبية (ض)

عورتوں کے لئے بآواز بلند تلبیہ نہیں

۸۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله
صلى الله عليه وآله من لبى في احرامه سبعين مرة
ايمانا واحتسابا اشهد الله له الف الف ملك ببراءة
من النار وبراءة من النفاق (مرسل)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جو بحالت احرام ستر بار تلبیہ کہے ایمان اور شمار کے ساتھ تو ہزارہا فرشتے اسے دوزخ و نفاق سے بچانے کے لئے اللہ سے درخواست کرتے ہیں۔

باب ۸۲
محرم کو کیا کرنا چاہیے

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عز وجل
الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا
فسوق ولا جدال في الحج فقال ان الله اشترط على الناس
شرطا وشرط لهم شرطا قلت فما الذي اشترط عليهم

فرمایا اس آیت کے متعلق حج معلوم چند مہینے ہیں پس جن مہینوں میں حج فرض ہے ان میں نہ زنا ہے نہ بداعمالی اور نہ لڑائی جھگڑا ایک شرط لوگوں کے لئے رکھی ہے اور ان کے متعلق رکھی ہے میں نے پوچھا لوگوں کے لئے اور ان کے متعلق کیا ہے

وما الذي شرط لهم فقال اما الذي اشترط عليهم فانه قال الحج اشهر معلومات فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج واما الذي شرط لهم فانه قال فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه لمن اتقى قال يرجع لا ذنب له قال قلت ارايت من ابتلي بالفسوق ما عليه قال لم يجعل الله له حدا يستغفر الله ويلبي قلت فمن ابتلي بالجدال ما عليه قال اذا جادل فوق مرتين فعلى المصيب دم يهريقه وعلى المخطئ بقرة (ح)

فرمایا شرط تو یہی ہے کہ حج میں نہ جماع کرے نہ بدگوئی اور نہ لڑائی جھگڑا اور رعایت یہ ہے کہ اگر دو یوم پہلے کر سکتا گناہ نہیں اور دو یوم بعد ہو تو گناہ نہیں مرد متقی کے لئے اور وہ گناہوں سے پاک ہو کر پلٹے گا میں نے کہا جو بدگوئی عمل میں لائے اس کے لئے کیا سزا ہے فرمایا اللہ نے اس کے لئے کوئی سزا نہیں رکھی ہاں وہ استغفار کرنے کے بعد تلبیہ کرے۔ میں نے کہا جو لڑائی جھگڑا کرے فرمایا اگر دو بار سے زیادہ لڑے تو جو حق پر ہو وہ ایک بکری ذبح کرے اور جو غلطی پر ہو وہ ایک گائے کی قربانی کرے

٢ - سئلت عن قول الله تعالى واتموا الحج والعمرة لله قال اتمامهما ان لا رفث ولا فسوق ولا جدال (ص)

میں نے اس آیت کے متعلق پوچھا واتموا الحج والعمرة للہ فرمایا تمام حج یہ ہے کہ نہ تو جماع کرے نہ جھوٹ بولے اور نہ گالی دے اور نہ جھگڑا کرے

٣ - قال ابو عبد الله عليه السلام اذا احرمت فعليك بتقوى الله وذكر الله كثيرا وقلة الكلام الا بخير فان من تمام الحج والعمرة ان يحفظ المرء لسانه الا من خير كما قال الله عز وجل فمن فرض فيهن الحج فلا رفث ولا فسوق ولا جدال في الحج والرفث الجماع والفسوق الكذب والسباب والجدال قول الرجل لا والله وبلى والله واعلم

فرمایا حضرت نے جب احرام باندھو تو تقویٰ کے ساتھ باندھو اور اللہ کا ذکر زیادہ کرو اور جو بات کرو نیکی پر مبنی حج اور عمرہ کا تمام ہونا موقوف ہے اس پر کہ آدمی اپنی زبان کی حفاظت کرے اور خیر کے سوا کچھ نہ کہے جیسا کہ خدا نے فرمایا جن پر حج فرض ہے وہ جماع نہ کریں جھوٹ نہ بولیں اور جدال نہ کریں۔ رفث کے معنی جماع ہیں۔ فسوق کے معنی جھوٹ اور گالی ہیں اور جدال جھوٹی قسم لا واللہ و بلیٰ واللہ کہہ کر

٤ - قال اذا حلف ثلاث ايمان متتابعات صادقا فقد جادل وعليه دم واذا حلف بيمين واحدة كاذبا فقد جادل وعليه دم (ض)

اگر کوئی تین قسمیں سچی کھائے تو اس نے جدال کیا اس پر قربانی ہے (بکری کی) اور اگر جھوٹی ایک قسم کھائی ہے اس پر ایک قربانی ہے

٥ - قال سألته عن المحرم يريد ان يعمل العمل فيقول له صاحبه والله لا تعمله فيقول والله لاعملنه فيخالفه مرارا ايلزمه ما يلزم الجدال قال لا انما اراد بهذا اكرام اخيه انما ذلك ما كان لله فيه معصية (م)

میں نے اس محرم کے متعلق پوچھا جو ارادہ کرتا ہے کسی عمل کا اور اس کا ساتھی کہتا ہے واللہ مت کر وہ کہتا ہے واللہ میں ضرور کروں گا اس طرح چند بار مخالفت ہوتی ہے تو کیا یہ جدال کی تعریف میں آتا ہے فرمایا نہیں اس نے اس سے اپنے بھائی کے اکرام کا ارادہ کیا ہے اس میں معصیت نہیں۔

۶۔ سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في الجدال شاة وفي السباب والفسوق بقرة والرفث فساد الحج (م)

فرمایا جدال میں ایک بکری کی قربانی ہے اور گالی اور بدکاری میں گائے کی اور جماع کرنا فساد حج ہے

باب ۷۷

لباس مُحرِم

۱۔ قال احرم رسول الله صلى الله عليه وآله في ثوبي كرسف (مرسل)

فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ احرام باندھتے تھے دو سوتی کپڑوں سے

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ثوبا رسول الله صلى الله عليه وآله اللذان احرم فيهما يمانيين عبري واظفار وفيهما كفن (حسن)

رسول اللہ کا احرام دو یمنی کپڑوں میں ہوتا عبری اور اظفار جن کے نام تھے اور ان ہی دونوں میں کفن دیا گیا تھا۔

۳۔ قال ابو عبد الله عليه السلام كل ثوب يصلي فيه فلا باس ان يحرم فيه (حسن)

فرمایا جس لباس میں نماز پڑھتا ہے اگر اسی کا احرام باندھے تو کوئی مضائقہ نہیں

۴۔ سئل ابو عبد الله عليه السلام عن الخميصة سداها ابريسم ولحمتها من غزل قال فلا باس بان يحرم فيها انما يكره الخالص منه (ض)

فرمایا وہ چادر جس کا تانا ریشم کا ہو اور بانا سوت کا اس کا احرام باندھنے میں کوئی مضائقہ نہیں البتہ خالص ریشم میں مکروہ ہے

۵۔ قال رايت ابا جعفر عليه السلام وعليه برد اخضر وهو محرم (مجہول)

میں نے دیکھا امام محمد باقر علیہ السلام بحالت احرام سبز چادر اوڑھے ہوئے تھے

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كنت عنده جالساً فسئل عن رجل يحرم في ثوب فيه حرير فدعا بازار قوهي فقال انا احرم في هذا وفيه حرير (م)

حضرت سے پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جو ایسا لباس احرام میں پہنے ہو جس میں کچھ ریشم ہو آپ نے اپنا قوہی ازار منگوا کر فرمایا میں اس کا احرام باندھتا ہوں اس میں کچھ حریر شامل ہے

۷۔ قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن المحرم يلبس طيلسان المزرور فقال نعم وفي كتاب علي عليه السلام لا يلبس طيلسان حتى ينزع ازراره فحدثني ابي انما يكره ذلك مخافة ان يزره الجاهل عليه (م)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو عبائے طیلسان وہ چادر جو سر سے کندھوں کو شامل کرتے ہوئے اوڑھی جاتی ہے گھنڈی کو احرام میں استعمال کرے فرمایا ہاں کتاب علی علیہ السلام میں ہے کہ طیلسان کو نہ پہنے جب تک اس کی گھنڈی نہ کاٹ دے میرے والد نے فرمایا ہے تاکہ جاہل اس کو باندھ کر نہ پہنے

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام مثل ذلک وقال انما اکره ذلک مخافة ان یزیده الجاهل فاما التقیة فلا باس ان یلبسه (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہؑ نے بھی یہی اور یہ بھی کہا کہ میں مکروہ جانتا ہوں اس امر کو کہ جاہل اسے بطور زیر جامہ استعمال کرے بحالت تقیہ کی صورت میں مضائقہ نہیں

۹ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تلبس ثوبا له ازرار وانت محرم الا ان تنکسه ولا ثوبا تدرعه ولا سراویل الا ان لا یکون لک ازار ولا خفین الا ان لا یکون لک نعلان قال وسألته عن المحرم یقارن بین ثیابه التی احرم فیها وغیرها قال لا باس بذلک اذا کانت طاهرة (حسن)

فرمایا احرام میں ایسا لباس نہ پہنو جس میں ازار ہو مگر اس کو علیحدہ کر کے اور نہ ایسا لباس جیسے زرہ بنایا ہو اور نہ پاجامہ مگر جبکہ لنگ نہ ہو اور نہ موزے مگر جبکہ جوتا نہ ہو میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو ان کپڑوں میں جن کا احرام باندھے ہے کوئی کپڑا ملا دے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر پاک ہو

۱۰ - قال ابو عبد الله علیه السلام لا باس بان یغیر المحرم ثیابه ولکن اذا دخل مکة لبس ثوبی احرامه الذین احرم فیهما وکره ان یبیعهما (حسن)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے لباس میں تغیر پیدا کرے لیکن جب مکہ میں داخل ہو تو وہ دو کپڑے پہن لے جن میں احرام باندھا ہے اور ان کو فروخت کرنا مکروہ ہے

۱۱ - سألت اباعبد الله علیه السلام عن المحرم یتردی بالثوبین قال نعم والثلاثة ان شاء یتقی بها البرد والحر

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو دو کپڑے پہنے ہوئے ہے فرمایا ہاں اگر سردی اور گرمی سے بچانے کے لئے چاہے تیسرا کپڑا اور استعمال کر لے

۱۲ - قال ابو عبد الله علیه السلام بان تغیر المحرم ثیابه ولکن اذا دخل مکة لبس ثوبی احرم فیهما وکره ان یبیعهما (موثق)

ترجمہ ۱۰ میں گزرا -

۱۳ - سألت اباعبد الله علیه السلام عن المحرم یلبس الخز قال لا باس (ص)

فرمایا اگر محرم ریشمی لباس پہنے تو کوئی مضائقہ نہیں مگر جب مکہ میں داخل ہو تو سوتی کپڑے پہنے

۱۴ - قلت لابی عبد الله علیه السلام یحرم الرجل فی ثوب الاسود قال لا یحرم فی الثوب الاسود ولا یکفن به المیت (ض)

فرمایا سیاہ کپڑوں میں احرام نہ ہو اور نہ میت کو کفن دیا جائے

۱۵ - قال سألته عن الرجل یحرم فی ثوب وسخ قال لا ولا اقول انه حرام ولکن یطهره احب الی وطهوره غسله ولا یغسل الرجل ثوبه الذی یحرم فیه حتی یحل وان توسخ الا ان تصیبه جنابة او شیء فیغسله (مجهول)

میں نے پوچھا کیا میلے کپڑے میں احرام ہو سکتا ہے فرمایا نہیں میں یہ نہیں کہتا کہ وہ حرام ہے لیکن اسے طاہر کرنا میرے نزدیک محبوب ہے اور طہارت سے مراد دھونا ہے اور احرام کے کپڑے کو محل ہونے تک دھویا نہ جائے ہاں اگر جنابت ہو یا کوئی شے لگ جائے تو

۱۶ - قال سئل عن خلوق الکعبه للمحرم ایغسل منه الثوب قال لا هو طهور ثم قال ان بثوبی منه لطخاً (مجهول)

میں نے پوچھا کہ محرم کعبہ کی خوشبو لگنے سے کپڑا دھو سکتا ہے فرمایا نہیں وہ طاہر ہوتا ہے پھر فرمایا اگر کوئی کپڑا تھوڑا بھرا ہو تو خیر

۱۷ - سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الثوب المعلم هل یحرم فیه الرجل قال نعم انما یحرم الملحم (حسن)

میں نے پوچھا دھاری دار کپڑے میں احرام باندھا جا سکتا ہے فرمایا ہاں۔ لیکن ریشمی تانے بانے کا نہ ہو

۱۸ - قال سئل ابو عبد الله علیه السلام عن الثوب یکون مصبوغاً بالعصفر ثم یغسل البسه وانا محرم قال نعم لیس العصفر من الطیب ولکن اکره ان تلبس ما یشهرك به الناس (ض)

حضرت سے پوچھا گیا اس کپڑے کے متعلق جو زعفران میں رنگا گیا ہو کیا میں بحالت احرام اسے پہن لوں فرمایا ہاں زعفران خوشبو میں داخل نہیں لیکن میں ایسے لباس کو ناپسند کرتا ہوں جس سے انگشت نمائی ہو۔

۱۹ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الثوب یصیبه الزعفران ثم یغسل فلا یذهب ایحرم فیه قال لا باس به اذا ذهب ریحه ولو کان مصبوغاً کله اذا ضرب الی البیاض وغسل فلا باس به (حسن)

میں نے پوچھا اس کپڑے کے متعلق جس پر اثر زعفران ہو اور اسے دھویا جائے مگر وہ دور نہ ہو کیا اس میں احرام درست ہے فرمایا کیا مضائقہ ہے اگر اس کی خوشبو دور ہو جائے اگرچہ وہ کل زعفران میں رنگا ہوا ہو جب دھونے سے سفیدی آ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۲۰ - قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن المحرم یلبس الثوب قد اصابه الطیب قال اذا ذهب ریح الطیب فلیلبسه (موثق)

میں نے پوچھا کیا ایسا کپڑا احرام میں پہنا جائے جس میں خوشبو ہو فرمایا جب اسکی خوشبو برطرف ہو جائے تو پہن لو۔

۲۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس بان یحرم الرجل فی ثوب مصبوغ بمشق ولا باس بان یحول المحرم ثیابه قلت اذا اصابها شئی یغسلها قال نعم وان احتلم فیها (مجهول)

فرمایا کوئی حرج نہیں ایسے کپڑے میں جو سرخ مٹی (گیرو) میں رنگا گیا ہو اور کوئی حرج نہیں اگر محرم اپنے کپڑوں کو بدلے میں نے کہا اگر کوئی شے لگ گئی ہو تو اسے دھو ڈالے فرمایا ہاں اگر اس میں احتلام ہوا ہو۔

۲۲ - سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یلبس لحافاً ظهارته حمراء وبطانته صفراء وقد اتی له سنة وسنتان قال ما لم یکن له ریح فلا باس وکل ثوب یصبغ ویغسل یجوز الاحرام فیه فان لم یغسل فلا

میں نے پوچھا ایک شخص کے پاس ایسا لحاف ہے جس کا اوپر کا حصہ سرخ ہے اور اندر کا حصہ زرد اور سال ایک یا دو سال اس پر گزر گئے فرمایا اگر بو باقی نہیں تو کوئی حرج نہیں اور ہر رنگین کپڑا اگر دھو ڈالا جائے تو اس میں احرام صحیح ہے ورنہ نہیں۔

۲۳ - عن ابی الحسن علیه السلام قال لا باس بلبس الخاتم للمحرم وفی روایة لا یلبسه للزینة

کوئی حرج نہیں اگر محرم انگوٹھی پہنے رہے اور ایک روایت میں ہے زینت کے لئے نہ پہنے۔

باب ۸۵
محرم اپنی کمر سے ہمیانی باندھ سکتا ہے

۱۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام ان معي اهلي وانا اريد ان اشد نفقتي في حقوي فقال نعم فان ابي كان يقول من قوة المسافر حفظ نفقته (ض)

میں نے کہا میرے ساتھ میرے اہل و عیال بھی ہیں میں چاہتا ہوں کہ اپنی رقم کمر سے باندھوں فرمایا ہاں میرے والد ماجد فرماتے تھے مسافر کو اپنے نفقہ کی حفاظت بیشتر ضروری ہے

۲۔ سالت ابا عبد الله عليه السلام عن المحرم يشد على بطنه العمامة قال لا ثم قال كان ابي يقول يشد على بطنه المنطقة التي فيها نفقته يستوثق منها فانها من تمام الحج (م)

میں نے پوچھا محرم اپنے پیٹ پر عمامہ لپیٹ لے فرمایا نہیں پھر فرمایا میرے والد نے فرمایا ہے کہ کمر پر پٹکا باندھے اور اس میں اپنی رقم رکھے کیونکہ یہ امر اتمام حج ہے

۳۔ سالت ابا عبد الله عليه السلام عن المحرم يصر الدراهم في ثوبه قال نعم ويلبس المنطقة والهميان (ح)

فرمایا محرم اپنے کپڑوں میں درہم رکھ سکتا ہے اور اس کے اوپر پٹکا باندھے

باب ۸۶
لباس محرمہ

۱۔ قال ابو عبد الله عليه السلام المرأة المحرمة تلبس ما شاءت من الثياب غير الحرير والقفازين وكره النقاب وقال تسدل الثوب على وجهها قلت حد ذلك الى اين قال الى طرف الانف قدر ما تبصر (ح)

فرمایا حضرت نے محرمہ عورت جو چاہے پہنے سوائے ریشم کے اور دستانوں کے اور نقاب ڈالنا مکروہ ہے اور چہرہ پر کپڑا چھوڑ لے میں نے کہا کہاں تک فرمایا ناک کے کنارے تک تاکہ دیکھ سکے

۲۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن المرأة المحرمة اي شيء تلبس من الثياب قال تلبس الثياب كلها الا المصبوغة بالزعفران والورس ولا تلبس القفازين ولا حليا تتزين به لزوجها ولا تكتحل الا من علة

میں نے پوچھا محرمہ عورت کے لباس کے متعلق فرمایا ہر قسم کا لباس پہن سکتی ہے مگر جو زعفران یا ورس (ایک قسم کی گھاس جس سے کپڑے رنگے جاتے ہیں) سے رنگے ہوں وہ نہ پہنے اور دستانے اور نہ وہ زیور جو اپنے شوہر کے لئے زینت کی غرض سے ہو اور سرمہ نہ لگائے مگر کسی علت کی حالت کے

لا تمس طیبا ولا تلبس حلیا ولا فرندا ولا باس بالعلم فی الثوب (حسن)

اور خوشبو کو مس نہ کرے اور زیور نہ پہنے اور فرند (ایک قسم کا کپڑا) نہ پہنے اور کپڑا دھاری دار ہو تو مضائقہ نہیں

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مر ابو جعفر علیہ السلام بامراۃ متنقبۃ وہی محرمۃ فقال احرمی واسفری وارخی ثوبک من فوق راسک فانک ان تنقبت لم یتغیر لونک فقال رجل الی این ترخیہ فقال تغطی عینیہا قال قلت یبلغ فمہا قال نعم قال وقال ابو عبد اللہ علیہ السلام المحرمۃ لا تلبس الحلی ولا الثیاب المصبغات الا صبغ لا یردع (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام ایک نقاب پوش محرمہ عورت کی طرف سے گزرے فرمایا احرام باندھ سفر کر اور اپنے کپڑے اپنے سر کے نیچے ڈال اگر تو نے نقاب ڈالی تو تیرا رنگ متغیر ہوگا۔ کسی نے پوچھا کتنا نیچا ڈالے فرمایا اس کا آنکھوں کو ڈھانپ لے میں نے کہا اس کے منہ تک پہنچ جائے فرمایا ہاں اور حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا محرمہ زیور نہ پہنے رنگین اور خوشبودار بھی نہ ہو

۴ - قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن المراۃ یکون علیہا الحلی والخلخال والمسکۃ والقرطان من الذہب والورق تحرم فیہ وہو علیہا وقد تلبسہ فی بیتہا قبل حجہا اتنزعہ اذا احرمت او تترکہ علی حالہ قال تحرم فیہ فتلبسہ من غیر ان تظہرہ للرجال فی مرکبہا ومسیرہا

میں نے ابی الحسن علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا اس عورت کے متعلق جو زیور پازیب کنگن اور گوشوارے سونے اور چاندی کے پہنے ہو اور محرمہ ہو اور یہ زیور وہ اپنے گھر میں بھی پہنے رہتی ہو حج سے پہلے آیا وہ بحالت احرام اتار دے یا پہنے رہے فرمایا پہنے رہے لیکن خواہ سوار ہو یا پیادہ لوگوں پر اس زینت کو ظاہر نہ کرے

۵ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن العمامۃ السابریۃ فیہ علم حریر تحرم فیہا المراۃ قال نعم انما کرہ ذلک اذا کان سداہ ولحمتہ جمیعا حریرا ثم قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قد سالنی ابو سعید عن الخمیصۃ سداہا ابریسم ان البسہا وکان قد وجد البرد فامرتہ ان یلبسہا (مجہول)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا عمامہ سابری کے متعلق جس میں ریشم کی دھاری ہو کیا عورت احرام میں اسے استعمال کر سکتی ہے فرمایا ہاں لیکن مکروہ ہے اگر اس کا تانا بانا حریر کا ہو فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ مجھ سے ابو سعید نے خمیصہ کپڑے کے متعلق پوچھا جس کا سوت ہے کیا میں اسے پہن لوں درانحالیکہ سردی ہو میں نے اسے پہننے کا حکم دیا۔

۶ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام ما یحل للمراۃ ان تلبس وہی محرمۃ قال الثیاب کلہا ما خلا القفازین والبرقع والحریر قلت تلبس الخز قال نعم قلت فان سداہ ابریسم وہو خز قال ما لم یکن حریرا خالصا فلا باس (ض)

میں نے پوچھا محرمہ عورت کے لئے کیسا لباس ہو فرمایا ہر طرح کا کپڑا پہن سکتی ہے سوائے دستانوں کے برقع کے اور حریر کے میں نے کہا خز پہن لے فرمایا ہاں میں نے کہا چاہے اس کا تانا ریشم کا ہو۔ فرمایا اگر خالص ریشم نہ ہو تو کوئی مضائقہ نہیں

۷ - قال المحرمۃ لا تتنقب لان احرام المراۃ فی وجہہا واحرام الرجل فی راسہ (موثق)

فرمایا عورت چہرہ پر نقاب نہ ڈالے کیونکہ احرام عورت اس کے چہرہ میں ہے اور مرد کا اس کے سر میں

۸ - سألت اباعبدالله علیه السلام عن المرأة هل يصلح لها ان تلبس ثوباً حريراً وهي محرمة قال لا ولها ان تلبسه في غير احرامها (كالموثق)

میں نے پوچھا احرام میں عورت ریشمی لباس پہن سکتی ہے؟ فرمایا نہیں ہاں بغیر احرام پہن سکتی ہے

۹ - قال مرّ ابوجعفر علیه السلام بامرأة محرمة قد استترت بمروحة فاماط المروحة بنفسه عن وجهها (حسن)

امام محمد باقر علیہ السلام ایک محرمہ عورت کی طرف سے گزرے تو پنکھے سے منہ چھپائے ہوئے تھی آپ نے اس کے چہرہ سے پنکھا ہٹا دیا۔

۱۰ - قلت لابي عبدالله علیه السلام المصبغات الثياب تلبسه المحرمة فقال لا بأس به الا المفدم المشهور والقلادة المشهورة (حسن)

میں نے پوچھا کہ محرمہ عورت رنگین کپڑے پہن لے فرمایا کیا مضائقہ ہے مگر مقدم مشہور اور قلادہ مشہورہ

۱۱ - قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن المرأة اذا احرمت اتلبس السراويل قال نعم انما تريد بذلك الستر (ح س)

میں اس محرمہ عورت کے متعلق پوچھا جو پاجامہ پہنے ہو فرمایا ٹھیک ہے جبکہ اس کا مقصد ستر ہو

باب

لباس میں محرم کی اضطراری حالت

۱ - عن ابي عبدالله علیه السلام في رجل هلكت نعلاه ولم يقدر على نعلين قال له ان يلبس الخفين اذا اضطر الى ذلك وليشقه من ظهر القدم وان لبس الطيلسان فلا يزره عليه فان اضطر الى قباء من برد ولا يجد ثوباً غيره فليلبسه مقلوباً ولا يدخل يديه في يدي القباء (ض)

پوچھا اس شخص کے بارہ میں جس کی جوتی ٹوٹ گئی ہو اور نئی جوتی خریدنے کی طاقت نہ رکھتا ہو فرمایا وہ موزے پہن لے جبکہ اس طرف مضطر ہو اور پشت پا کے حصہ کو پھاڑ دے اور اگر طیلسان (لمبی چادر) پہنے ہو تو اس کے بٹن نہ لگائے اور اگر سردی معلوم ہو اور دوسرا کپڑا نہ ہو طیلسان کو الٹ کر پہنے لیکن اپنا ہاتھ قبا کی آستینوں میں نہ ڈالے

۲ - عن ابي عبدالله علیه السلام قال سألته عن المحرم يلبس الخفين والجوربين قال اذا اضطر اليهما (ض)

میں نے پوچھا محرم موزے اور جرابیں پہن لے فرمایا بصورت اضطرار

۳ - قال ان علياً علیه السلام كان لا يرى بأساً

حضرت علی علیہ السلام کوئی اندیشہ نہ کرتے تھے اس بات

یعقد الثوب اذا قصر ثم یصلی وان کان محرما (ض)

کہ جب کپڑا چھوٹا ہوتا تو اسے کمر سے باندھ لیتے اگرچہ محرم ہوتے۔

قال ابو جعفر علیہ السلام لا باس بان یحرم الرجل وعلیہ سلاحہ اذا خاف العدو (ض)

فرمایا اگر کسی کو دشمن سے خوف ہو تو وہ حالت احرام میں ہتھیار باندھ سکتا ہے۔

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من اضطر الی ثوب ھو محرم ولیس معہ الا قباء فلینکسہ ولیجعل علاہ اسفلہ ویلبسہ (حسن)

فرمایا جب کسی محرم کے پاس صرف ایک ہی قبا ہو تو وہ اسے الٹا کر نیچے کا حصہ اوپر کرلے اور پہن لے

فی روایۃ اخری یقلب ظھرہ لبطنہ اذا لم یجد غیرہ

اور ایک روایت میں ہے کہ جب دوسرا لباس نہ ہو تو قبا کو الٹا کرکے پہنے یعنی اندر والا حصہ اوپر کرے

۴۔ سئل ابو جعفر علیہ السلام عن المحرم یلبس السراویل اذا لم یکن معہ ازار ویلبس الخفین اذا لم یکن معہ نعل (مرسل)

فرمایا محرم لنگی باندھ لے اگر اس کے پاس ازار نہ ہو اور موزہ پہن لے اگر جوتا نہ ہو

باب ۲۹

فدیہ لباس

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من لبس ثوبا لا ینبغی لہ لبسہ وھو محرم ففعل ذلک ناسیا او ساھیا او جاھلا فلا شیء علیہ ومن فعلہ متعمدا فعلیہ دم (ص)

اگر کوئی احرام میں ایسا لباس پہن لے جسے نہیں پہننا چاہیے، خواہ بھول کر یا سہوا یا از روئے جہالت تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر قصداً ایسا کرے تو اس کو قربانی دینا لازم ہوگا۔

قال سألتہ عن ضروب من الثیاب مختلفۃ یلبسھا المحرم فاحتاج الیہ قال لکل صنف منھا فداء (حسن)

میں نے کہا اگر حسب ضرورت محرم مختلف قسم کا لباس پہنے تو ؟ فرمایا ہر قسم کے لئے فدیہ دینا ہوگا

۳۔ قال ما رأیت الا

باب

قمیص میں احرام

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل احرم وعلیہ قمیص قال ینزعہ ولا یشقہ وان کان لبسہ بعد ما احرم شقہ واخرجہ مما یلی رجلیہ (حسن)

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو بحالت احرام قمیص پہنے ہو فرمایا اسے اتار دے اور پھاڑے نہیں اور اگر بعد احرام پہنے تو اسے پھاڑ دے اور پیروں کی طرف سے

۲ - قال دخل رجل المسجد الحرام وھو محرم فدخل فی الطواف وعلیہ قمیص وکساء فاقبل الناس علیہ یشقون قمیصہ وکان صلباً فراٰہ ابو عبد اللہ علیہ السلام وھم یشقون قمیصہ فقال لہ کیف صنعت فقال احرمت ھکذا فی قمیصی وکسائی فقال انزعہ من راسک لیس ینزع من رجلیہ انما جھل فاتاہ غیر ذلک فسالہ ما تقول فی رجل احرم فی قمیصہ قال ینزعہ من راسہ (مجہول)

ایک شخص مسجد الحرام میں بحالت احرام قمیص پہنے ہوئے تھا طواف کرنے لگا لوگوں نے اسکی قمیص کو اور چادر کو پھاڑنا شروع کیا اور وہ سخت تھی حضرت نے دیکھا وہ قمیص کو اتار رہے تھے اور پھاڑ رہے تھے آپ نے اس سے کہا کیوں تو نے پہنی اس نے کہا یہی قمیص پہنے ہوں فرمایا اسے اتار اپنے سر کی طرف سے پیروں کی طرف سے نہیں جاہل مسئلہ تھا اسے دیر ہو گئی تھی۔ حضرت سے پوچھا گیا کیا فرماتے ہیں اس کے بارہ میں جو احرام قمیص پہنے ہو وہ اتارے سر کی طرف سے۔

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان لبست ثوباً فی احرامک لا یصلح لک لبسہ فلبّ واعد غسلک وان لبست قمیصاً فشقہ واخرجہ من تحت قدمیک (حسن)

فرمایا جب تم احرام کا لباس پہنو اور وہ پہننے کی نہ ہو تو تلبیہ کہو اور غسل دوبارہ کرو اور اگر قمیص پہنو تو اس کو قدموں کے نیچے سے نکالو

باب

محرم کا سر اور چہرہ چھپانا

۱ - عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت المحرم یؤذیہ الذباب حین یرید النوم یغطی وجھہ

ایک محرم کو سوتے میں مکھیاں ستاتی ہیں وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے

نعم ولا يخمر راسه والمرأة عند النوم لا بأس
لا بأس بان تغطي وجهها كله عند النوم (م)

فرمایا ہاں لیکن سر نہ ڈھکے اور عورت سونے میں اگر منہ چھپا لے کل کا کل تو کوئی حرج نہیں

۲ - قلت لابي عبد الله عليه السلام المحرم يتوضأ ثم يجلل وجهه بالمنديل يخمره كله قال لا بأس (ن)

ایک محرم وضو کرتا ہے اور پانی کو چہرہ وغیرہ سے رومال سے صاف کر دیتا ہے فرمایا کوئی حرج نہیں

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت ان لبست ثوبا في احرامك لا يصلح لك لبسه فلب واعد غسلك وان لبست قميصا فشقه واخرجه من تحت قدميك۔ (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر تم احرام کا ایسا لباس پہنو کہ جس کا پہننا تمہارے لئے درست نہیں تو تلبیہ کرو اور غسل دوبارہ کرو اگر قمیص پہنے ہو تو اسے پھاڑ کر اپنے قدم کی طرف سے نکالو

باب ۹۰

محرم کا قصداً یا بھول کر اپنا چہرہ چھپانا

۱ - عن ابي جعفر عليه السلام قال قلت المحرم يؤذيه الذباب حين يريد النوم يغطي وجهه قال نعم ولا يخمر راسه والمرأة عند النوم لا بأس بان تغطي وجهها كله عند النوم لا بأس بان تغطي وجهها كلها عند النوم (م)

میں نے کہا اگر سوتے وقت محرم کو مکھیاں اذیت دیں تو کیا وہ اپنا چہرہ ڈھانپ لے فرمایا ہاں لیکن سر کو نہ ڈھانپے البتہ عورت سوتے وقت اگر کل چہرہ اور سر ڈھانپ لے تو کوئی حرج نہیں۔

۲ - قلت لابي عبد الله عليه السلام المحرم يتوضأ ثم يجلل وجهه بالمنديل يخمره كله قال لا بأس (م)

پوچھا میں نے اگر کوئی محرم وضو کر کے اپنے کپڑے کے کنارہ سے اپنا چہرہ صاف کرے فرمایا کوئی مضایقہ نہیں۔

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن المحرم ينام على وجهه على راحلته قال لا بأس به (حسن)

میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے بار برداری کے اونٹ پر چہرہ رکھ کر سو جائے تو فرمایا کوئی حرج نہیں۔

۴ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن المحرم يجد البرد في اذنيه يغطيهما قال لا بأس (م)

میں نے پوچھا اگر کسی محرم کے کانوں کو سردی لگے تو وہ ڈھک سکتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں۔

باب ۹۱

محرم کے لئے سایہ

۱۔ قال بشر بن اسمعيل قال لي محمد بن اسماعيل الا اسرّك يا ابن مثنى قال قلت بلى وقمت اليه قال دخل هذا الفاسق آنفا فجلس قبالة ابي الحسن عليه السلام ثم اقبل عليه فقال له يا ابا الحسن ما تقول في المحرم يستظل على المحمل فقال له لا قال فيستظل في الخباء فقال له نعم فاعاد عليه القول شبه المستهزئ يضحك فقال يا ابا الحسن فما الفرق بين هذا وهذا فقال يا ابا يوسف ان الدين ليس بقياس كقياسكم انتم تلعبون بالدين انا صنعنا كما صنع رسول الله صلى الله عليه وآله وقلنا كما قال رسول الله صلى الله عليه وآله كان رسول الله صلى الله عليه وآله يركب راحلته فلا يستظل عليها وتؤذيه الشمس فيستر جسده بعضه ببعض وربما ستر وجهه بيده واذا نزل استظل بالخباء وفي البيت والجدار (ح)

مجھ سے محمد بن اسمٰعیل نے کہا اے ابن مثنیٰ کیا میں تجھے خوش کر دوں میں نے کہا ہاں لیں یہ فاسق مجھے ساتھ لئے امام علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور سامنے بیٹھ کر کہنے لگا اے ابوالحسن یہ بتلائیے کیا محرم محمل میں اپنے سر پر سایہ کر سکتا ہے فرمایا نہیں اس نے کہا اور خیمہ میں فرمایا کر سکتا ہے اس نے پھر یہی سوال کیا اور پھر مسخرا پن کے ساتھ کہنے لگا اے ابوالحسن پھر ان دونوں میں فرق کیا ہوا۔ حضرت نے فرمایا اے ابویوسف دین میں قیاس کو دخل نہیں تم دین کے ساتھ کھیلتے ہو اور ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا۔ حضرت ناقہ پر تو سایہ کرنے والی چیز ہوتی اس کے سایہ میں نہ بیٹھتے۔ جب دھوپ سے اذیت ہوتی تو جسم کے ایک عضو سے دوسرے کو چھپاتے مثلاً چہرہ پر ہاتھ رکھ لیتے اور جب سواری سے اترتے خیمہ میں۔ گھر میں یا دیوار کے سایہ میں آجاتے۔

۲۔ سألت ابا الحسن عليه السلام عن الظلال للمحرم فقال اضح لمن احرمت له قلت اني محرور وان الحر يشتد علي فقال اما علمت ان الشمس تغرب بذنوب المحرمين (حسن)

میں نے محرم کے سایہ میں جانے کے متعلق پوچھا فرمایا خدا کے لئے عیاں کرو۔ میں نے کہا میں گرم مزاج ہوں۔ گرمی میرے اوپر زیادہ اثر کرتی ہے فرمایا تمہیں معلوم نہیں کہ دھوپ محرمین کے گناہ دور کر دیتی ہے

۳۔ قال ما رأيت احدا كان اشد تشديدا في الظل من ابي جعفر عليه السلام كان يأمر بقلع القبة والحاجبين اذا احرم (مجهول)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے زیادہ کسی کو گرمی کا برداشت کرنے والا نہیں پایا۔ احرام کی حالت میں حکم دیتے تھے قبہ اور پردہ دونوں کے برطرف کر دینے کا

۴۔ قال سألته عن المرأة يضرب عليها الظلال وهي محرمة قال نعم قلت فالرجل يضرب عليه الظلال وهو محرم قال نعم اذا كان به شقيقة ويتصدق بمد لكل يوم (ح)

میں نے پوچھا کیا عورت احرام میں زیر سایہ رہ سکتی ہے فرمایا ہاں میں نے کہا اور مرد فرمایا اگر اسے درد شقیقہ لاحق ہو اس صورت میں ہر روز کے لئے ایک مد تصدق کرے۔

۵- قال كتبت الى الرضا عليه السلام هل يجوز للمحرم ان يمشى تحت ظل المحمل فكتب نعم قال وسأله رجل عن الظلال للمحرم من اذى مطر او شمس وانا اسمع فامره ان يفدى شاة ويذبحها بمنى (ص)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو لکھا آیا محرم کے لئے جائز ہے کہ وہ محمل کے سایہ کے نیچے چلے آپ نے لکھا ہاں ایک شخص نے پوچھا اگر محرم کو بارش یا دھوپ اذیت دے حضرت نے فرمایا ایک بکری بطور کفارہ منیٰ میں ذبح کرے۔

۶- عن ابى الحسن عليه السلام قال سألته عن الظلال للمحرم قال لا يظلل الا من علة مرض (مجهول)

فرمایا مرض کی حالت میں سایہ میں آسکتا ہے

۷- قلت لابى الحسن الاول عليه السلام ان على بن شهاب يشكو راسه والبرد شديد ويريد ان يحرم فقال ان كان كما زعم فليظلل واما انت فاضح لمن احرمت له (موثق)

میں نے کہا علی شہاب درد سر میں مبتلا ہے اور سخت سردی ہے اور وہ احرام کا ارادہ رکھتا ہے فرمایا اگر یہ صورت ہے تو وہ سایہ میں چلا جائے

۸- قال سألت ابا عبد الله عليه السلام هل يستتر المحرم من الشمس فقال لا الا ان يكون شيخا كبيرا او قال ذا علة (ح)

میں نے پوچھا کیا محرم سورج سے بچ کر سایہ میں آ جائے فرمایا نہیں ہاں اگر زیادہ بوڑھا ہو یا بیمار ہو تو سایہ میں رہ سکتا ہے

۹- قلت للرضا عليه السلام المحرم يظلل على محمله ويفدى اذا كانت الشمس والمطر يضران به قال نعم قلت كم الفداء قال شاة (ح)

میں نے کہا کیا محرم محمل کے سایہ میں رہ سکتا ہے اور فدیہ دے جبکہ دھوپ یا بارش اس کے لئے مضر ہو فرمایا ٹھیک ہے۔ میں نے کہا فدیہ کیا ہے فرمایا ایک بکری۔

۱۰- عن ابى عبد الله عليه السلام قال لا باس بالقبة على النساء والصبيان وهم محرمون (حسن)

بحالت احرام عورتیں اور لڑکے تحت قبہ رہ سکتے ہیں

۱۱- عن ابى عبد الله عليه السلام قال لا يستتر المحرم من الشمس بثوب ولا باس ان يستتر بعضه ببعض (موثق)

فرمایا محرم دھوپ سے بچنے کے لئے کپڑے سے سایہ نہ کرے اور کوئی حرج نہیں اگر بعض اعضاء سے بعض کا سایہ کرلے

۱۲- قال كتبت الى ابى جعفر عليه السلام ان عمتى معى وهى زميلتى والحر يشتد عليها اذا احرمت فترى ان اظلل علىّ وعليها فكتب ظلل عليها وحدها (ض)

میں نے لکھا میری پھوپی بحالت احرام گرمی کی شدت سے سایہ چاہتی ہے آیا میں اپنے اور اس کے اوپر سایہ کرلوں فرمایا صرف اس کے ہی اوپر۔

۱۳- قال سألته عن المحرم ما يتغطى قال اما من الحر والبرد فلا (ض)

میں نے پوچھا کیا محرم اپنے کو ڈھانپ لے فرمایا گرمی اور سردی کی وجہ سے نہیں۔

۱۴- قال سألته عن محرم ظلل فى عمرته قال يجب عليه دم قال فان خرج الى مكة وظلل وجب عليه ايضا دم لعمرته ودم لحجته (مرسل)

میں نے کہا ایک محرم عمرہ کے احرام میں سایہ میں آ گیا فرمایا اسے قربانی کرنا ہوگی میں نے کہا اگر وہ مکہ سے نکل کر سایہ میں آئے فرمایا ایک قربانی عمرہ کی اور ایک حج کی کرنا ہوگی۔

۱۵- قال كنا فى دهليز يحيى بن خالد بمكة وكان

ہم یحییٰ بن خالد کے یہاں مکہ میں تھے

هناك ابو الحسن موسىٰ علیه السلام وابو یوسف فقام علیه ابو یوسف وتربع بین یدیه فقال یا ابا الحسن جعلت فداك المحرم یظلل قال لا قال فیستظل بالجدار والمحمل ویدخل البیت والخباء قال نعم قال فضحك ابو یوسف شبه المستهزئ فقال ابو الحسن علیه السلام یا ابا یوسف ان الدین لیس بالقیاس کقیاسك وقیاس اصحابك ان الله عز وجل امر فی کتابه فی الطلاق واکد فیه بشاهدین ولم یرض بهما الا عدلین وامر فی کتابه بالتزویج واهمله بلا شهود فاتیتم بشاهدین فیما ابطل الله وابطلتم شاهدین فیما اکد الله عز وجل واجزتم طلاق المجنون والسکران حج رسول الله صلی الله علیه وآله فاحرم ولم یظلل ودخل البیت والخباء واستظل بالمحمل والجدار ففعلنا کما فعل رسول الله صلی الله علیه وآله فسکت (حسن)

اور وہاں امام موسیٰ کاظمؑ اور ابو یوسف تھے ابو یوسف پالتی مار کر حضرت کے سامنے بیٹھا اور کہنے لگا اے ابو الحسن کیا محرم سایہ میں بیٹھ جائے فرمایا نہیں اس نے کہا دیوار و محمل کے سایہ میں اگر آجائے اور گھر اور خیمہ میں چلا جائے اس کے لئے جائز ہے فرمایا ہاں یہ سن کر ابو یوسف ازراہ تمسخر ہنس کر کہا یہ کیا بات ہوئی فرمایا اے ابو یوسف دین کی بنیاد تمہارے اور تمہارے اصحاب کے قیاس پر نہیں ہے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے طلاق میں بتاکید کہ دو گواہ عادل ہونے والے ہوں اور تزویج میں گواہوں کی ضرورت نہیں رکھی پس تم دو گواہ لیتے ہو اس میں جس میں خدا نے گواہی کو باطل قرار دیا ہے اور نہیں ضرورت سمجھتے اس میں جہاں خدا نے تاکید کی ہے اور تم نے مجنون اور نشہ میں بیہوش کی طلاق کو جائز قرار دیا ہے حالانکہ ایسا نہیں۔ رسول اللہ نے احرام حج باندھا تو سایہ میں نہیں گئے لیکن حج میں داخل ہوئے خیمہ میں گئے اور محمل اور دیوار کے سایہ میں رہے پس ہم وہ کرتے ہیں جو رسول اللہ نے کیا یہ سن کر وہ چپ ہو گیا۔

باب ۹۲

محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا یرتمس المحرم فی الماء (مرسل)

فرمایا محرم پانی میں غوطہ نہ لگائے

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا یرتمس المحرم فی الماء ولا الصائم (ح)

فرمایا حضرت نے محرم اور روزہ دار پانی میں غوطہ نہ لگائے

باب ۹۳

محرم اور خوشبو

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تمس شیئاً من الطیب ولا من الدھن فی احرامک واتق الطیب فی طعامک وامسک علی انفک من الرائحۃ الطیبۃ ولا تمسک عنہ من الریح المنتنۃ فانہ لا ینبغی للمحرم ان یتلذذ بریح طیبۃ (حسن)

فرمایا محرم خوشبو استعمال نہ کرے اور نہ تیل اور خوشبودار کھانے سے پرہیز کرو اور خوشبو سونگھو بھی مت اور نہ بدبودار چیز سونگھو۔ محرم کے لئے زیبا نہیں کہ وہ خوشبو سے لذت حاصل کرے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا یمس المحرم شیئاً من الطیب ولا الریحان ولا یتلذذ بہ ولا بریح طیبۃ فمن ابتلی بشئ من ذلک فلیتصدق بقدر ما صنع قدر سعتہ (مرسل)

فرمایا حضرت نے محرم کسی طرح کی خوشبو کو مس نہ کرے اور نہ ریحان سے لذت حاصل کرے اور نہ کسی خوشبو سے اگر مجبور ہو کسی شے کے سونگھنے پر تو تصدق کرے بہ قدر اپنی حیثیت کے۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال من اکل زعفراناً متعمداً او طعاماً فیہ طیب فعلیہ دم فان کان ناسیاً فلا شئ علیہ ویستغفر اللہ عز وجل (ض)

فرمایا جو قصداً زعفران کھائے یا ایسی چیز جس میں خوشبو ہو تو اس کو قربانی دینا ہوگی اور اگر بھول کر کھایا ہے تو اس پر کچھ نہیں اللہ سے معافی مانگے۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المحرم یمسک علی انفہ من الریح الطیبۃ ولا یمسک علی انفہ من الریح المنتنۃ (حسن)

فرمایا محرم ناک سے نہ کوئی خوشبو سونگھے نہ بدبو

۵۔ قال رایت ابا الحسن علیہ السلام کشف بین یدیہ طیب لینظر الیہ وھو محرم فامسک علی انفہ بثوبہ من ریحہ (ص)

فرمایا اگر محرم کو کوئی خوشبو کھولنا پڑے تو ناک کو کپڑے سے بند کر لے

۶۔ قال لا باس بالریح الطیبۃ فیما بین الصفا والمروۃ من ریح العطارین ولا یمسک علی انفہ (حسن)

فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر صفا و مروہ کے درمیان عطاروں کی دکانوں سے خوشبو کی لپٹ آئے البتہ اپنی ناک سے سونگھے نہیں۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ الاشنان فیہ الطیب اغسل بہ یدی وانا محرم

میں نے کہا اگر اشنان گھاس ہے جس میں خوشبو ہو میں بحالت احرام اپنے ہاتھ دھولوں

قال اذا اردتم الاحرام فانظروا الى زادكم فاعتزلوا الذي لا تحتاجون اليه وقال تصدق بشيء كفارة للاشنان الذي غسلت به يدك (ض)

فرمایا جب تم احرام کا ارادہ کرو تو اپنے زاد راہ پر نظر ڈالو جس کی ضرورت نہ ہو اسے علحدہ کر لو اور اگر اشنان سے ہاتھ دھوئے تو بطور کفارہ اس میں سے دو۔

8 - عن ابي عبد الله عليه السلام في المحرم يصيب ثوبه الطيب قال لا بأس بان يغسله بيد نفسه (حسن)

فرمایا اگر کسی محرم کے کپڑوں کو خوشبو لگ جائے تو کسی سے یا اپنے ہاتھ سے دھو ڈالے۔

9 - قلت لابي عبد الله عليه السلام اني اكلت خبيصا فيه زعفران حتى شبعت وانا محرم قال اذا فرغت من مناسكك واردت الخروج من مكة فاشتر بدرهم تمرا فتصدق به فيكون كفارة لذلك ولما دخل في احرامك مما لا تعلم (ض)

میں نے کہا میں نے شکم سیر خبیص (ایک کھانا جس میں زعفران ہوتا ہے) کھایا بحالت احرام فرمایا جب مناسک حج سے فارغ ہو تو ایک درہم کا خرما خرید کر کے تصدق کر دو یہی کفارہ ہے جسے تم نہیں جانتے تھے۔

10 - قلت لابي جعفر عليه السلام ما تقول في الملح فيه زعفران للمحرم قال لا ينبغي للمحرم ان ياكل شيئا فيه زعفران ولا شيئا من الطيب (حسن)

پوچھا کیا محرم جس نمک میں زعفران ملا ہو کھالے فرمایا محرم کو نہیں چاہیے کہ زعفران ملی ہوئی کوئی شے کھائے۔

11 - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كره ان ينام المحرم على فراش اصفر وعلى مرفقة صفراء (مختلف فيه)

فرمایا مکروہ ہے محرم کے لئے زرد فرش یا تکیہ پر سونا۔

12 - عن ابي عبد الله عليه السلام لا تمس ريحانا وانت محرم ولا شيئا فيه زعفران ولا تطعم طعاما فيه زعفران (م)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے بحالت احرام خوشبو کو مس نہ کرنا نہ اس کھانے کو کھاؤ جس میں زعفران ہو۔

13 - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن المحرم يغسل يده بالاشنان قال كان ابي يغسل يده بالحرض الابيض (م)

فرمایا محرم اشنان سے ہاتھ نہ دھوئے میرے والد اشنان سفید سے ہاتھ دھوتے تھے۔ (یہ ایک قسم کی سفید گھاس ہے جس سے ہاتھ دھوتے ہیں)

14 - قال لا بأس بان تشم الاذخر والقيصوم والخزامى والشيح واشباهه وانت محرم

اگر مذکورہ خوشبوؤں کو سونگھے تو کوئی حرج نہیں

15 - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن المحرم يمس الطيب وهو نائم لا يعلم قال يغسله وليس عليه شيء وعن المحرم يدهنه الحلال بالدهن الطيب والمحرم لا يعلم ما عليه قال يغسله ايضا وليحذر (مجهول)

میں نے پوچھا محرم بحالت خواب لاعلمی میں خوشبو سونگھ لے فرمایا اس کپڑے کو دھو ڈالے اس پر کوئی الزام نہیں ہے پھر پوچھا اگر کوئی خوشبو دار تیل ملے اور اسے معلوم نہ ہو کہ وہ کیا خوشبو ہے فرمایا اسے بھی دھوئے اور پرہیز کرے

16 - قال سألته عن التفاح والاترج والنبق وما طاب ريحه قال تمسك عن شمه وتاكله (م)

میں نے پوچھا سیب لیمو اور بیر اور ہر اس چیز کے متعلق جس کی خوشبو اچھی ہو فرمایا کھالو سونگھو مت۔

- قال سئلته عن المحرم یاکل الاترج قال نعم قلت له رائحة طیبة قال الاترج طعام لیس هو من الطیب (موثق)

میں نے کہا اگر محرم نارنگی کھائے اس کی خوشبو اچھی ہوتی ہے فرمایا اس کا شمار غذا میں ہے خوشبو میں نہیں

- قال سئلته عن الحنا فقال ان المحرم لیمسه ویداوی به بعیره وماهو بطیب وما به باس (۳)

میں نے مہندی کے متعلق پوچھا فرمایا محرم اسے اونٹ کے بدن پر ملے وہ خوشبو نہیں اور نہ اس سے کوئی خوف ہے

۱- قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام انی جعلت ثوبی احرامی مع اثواب قد جمرت فاخذ من ریحها قال فانشرها فی الریح حتی تذهب ریحها (۵)

میں نے کہا میں نے احرام کے کپڑے کو دھونی دی اور اسکی خوشبو لی فرمایا اس کپڑے کو ہوا میں لٹکاؤ تاکہ اس کی خوشبو زائل ہو جائے۔

باب ۹۵

کون سی زینت مکروہ ہے

- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لا تنظر فی المرآة وانت محرم لانه من الزینة ولا تکتحل المرأة المحرم بالسواد ان السواد زینة (حسن)

فرمایا محرم مرد عورت کی طرف نظر نہ کرے کہ وہ زینت ہے اور محرمہ عورت سیاہ سرمہ نہ لگائے کہ وہ زینت ہے

- قال ابو عبداللہ علیہ السلام لا ینظر المحرم فی المرآة لزینة فان نظر فلیلب (حسن)

مرد محرم عورت کی طرف زینت کی نظر سے نہ دیکھے اور اگر نظر پڑ جائے تو تلبیہ کرے۔

۳- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سئلته عن الکحل للمحرم قال اما بالسواد فلا ولکن بالصبر والحضض (حسن)

میں نے پوچھا کیا محرم سرمہ لگائے سیاہ سرمہ فرمایا نہیں چاہیے وہ ایلوے اور زرد رنگ کی جڑ سے بنایا گیا ہو

۴- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال اذا اشتکی المحرم عینه فلیکتحل بکحل لیس فیه مسک ولا طیب (ض)

فرمایا جب محرم کی آنکھ میں تکلیف ہو تو وہ ایسا سرمہ لگائے جس میں مشک اور خوشبو نہ ہو۔

۵- عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال المحرم لا یکتحل الا من وجع وقال لا باس بان تکتحل وانت محرم بما لم یکن فیه طیب یوجد ریحه فاما للزینة فلا (حسن)

فرمایا محرم سرمہ نہ لگائے مگر جب آنکھ میں درد ہو اور فرمایا اگر سرمہ میں خوشبو ہو تو لگالے ہاں زینت کے لیے نہیں

باب ۹۶

علاج محرم

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا اشتکی المحرم فلیتداو بما یاکل وھو محرم (مجہول)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی کعب بن عجرۃ والقمل یتناثر من راسہ وھو محرم فقال لہ تؤذیک ھوامک فقال نعم فانزلت ھذہ الآیۃ فمن کان منکم مریضاً او بہ اذی من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک فامرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان یحلق وجعل الصیام ثلثۃ ایام والصدقۃ علی ستۃ مساکین لکل مسکین مدین والنسک شاۃ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام وکل شئی فی القرآن او فصاحبہ بالخیار یختار ما شاء وکل شئی فی القرآن فمن لم یجد کذا فعلیہ کذا فالاول فی بالخیار (حسن)

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالہ رجل ضریر البصر وانا حاضر فقال اکتحل اذا احرمت قال لا ولم تکتحل قال انی ضریر البصر فاذا انا اکتحلت نفعنی واذا لم اکتحل ضرنی قال فاکتحل قال فانی اجعل مع الکحل غیرہ قال وما ھو قال اخذ خرقتین فاربعھما فاجعل علی کل عین خرقۃ واعصبھما بعصابۃ الی قفای فاذا فعلت ذلک نفعنی واذا ترکتہ ضرنی قال فاصنعہ (حسن)

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل عن رجل تشققت یداہ ورجلاہ وھو محرم ایتداوی قال نعم بالسمن والزیت وقال اذا اشتکی المحرم فلیتداو بما یحل لہ ان یاکلہ وھو محرم (ض)

اگر محرم کو کوئی بیماری لاحق ہو تو اس کا علاج کھانے [illegible]

فرمایا رسول اللہ گزرے کعب بن عجرہ کی طرف سے درا [illegible] کے سر سے بحالت احرام جوئیں گر رہی تھیں فرمایا یہ کیڑے تم کو ایذا دے رہے ہیں انھوں نے کہا ہاں پس یہ آیہ نازل ہوئی جو مریض ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو تو اس کا فدیہ روزہ ہیں یا صدقہ یا عبادت۔ حضرت نے اسے حکم دیا سر منڈوانے کا [illegible] رکھنے کا میں نے کہا دنوں کے روزے اور صدقہ چھ مسکین کو [illegible] دو مد اور نسک یعنی بکری کی قربانی ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا ہر شے قرآن میں ہے اور صاحب حج کو اختیار ہے کہ جو شئے صورت [illegible] اختیار کرے اور ہر شے قرآن میں ہے جو ایسا نہ کر سکے وہ ویسا کرے [illegible] اولی ہے۔

ایک کمزور بینائی والے نے کہا کیا بحالت احرام میں سرمہ لگاؤں فرمایا نہیں اور تو سرمہ کیوں لگاتا ہے اس نے کہا نظر کی کمزوری کی وجہ سے۔ جب میں سرمہ لگاتا ہوں تو فائدہ دیتا ہے نہیں لگاتا تو نقصان پہنچاتا ہے فرمایا تو لگا لو اس نے کہا میں سرمہ کے ساتھ کچھ اور بھی چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا اس نے کہا میں کپڑے کی دھجیاں چاہتا ہوں تاکہ ان کی چار تہیں کر کے دونوں آنکھوں پر رکھ لوں اور باندھ لوں ورنہ مجھے تکلیف ہو گی۔ فرمایا ایسا کر لو۔

ایک ایسے شخص کے متعلق پوچھا جس کے ہاتھ پاؤں پھٹ رہے ہوں اور وہ احرام میں ہو آیا وہ علاج کرے فرمایا ہاں گھی اور تیل سے۔ فرمایا جب محرم کو کوئی شکایت ہو تو غذا سے جو حلال ہو اس کا علاج کرے۔

۵۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سألته عن المحرم يعصب الدمل ويربط على القرحة قال لا بأس (حسن)

اگر کسی محرم کے دمل بہتا ہو اور زخم پر پٹی بندھی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔

۶۔ عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال ان خرج بالرجل المحرم الخراج او الدمل فليربطه وليتداوه بالزيت او بالسمن (م)

اگر کسی کے زخم یا دمل سے مواد خارج ہو اور وہ پٹی باندھے تو تیل کا استعمال کر سکتا ہے

۷۔ سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن المحرم يكون به قرحة يداويها ويعصبها بخرقة قال نعم وكذلك خرقة تكون في الجسد (م)

مضمون وہی ہے جو اوپر گزرا۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام عن المحرم يكون به الجرح فيتداوى بدواء فيه زعفران قال ان كان الغالب على الدواء الزعفران فلا وان كانت الادوية الغالبة عليه فلا بأس (حسن)

اگر زخم ہوں اور دوا میں زعفران ہو تو اگر دوا میں زعفران غالب ہو تو استعمال نہ کریں اور اگر نہ ہو تو کر لیں۔

قال سئلته عن المحرم يصيب اذنه الريح فيخاف ان يمرض هل يصلح له ان يسد اذنيه بالقطن قال نعم لا بأس بذلك اذا خاف ذلك والا فلا

اگر کسی محرم کے کانوں کو ہوا تکلیف دیتی ہو اور کانوں میں روئی رکھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

عن ابی عبداللہ علیہ السلام انه قال لا بأس بان يعصب المحرم راسه من الصداع (م)

باب ۹۷

محرم کا حجامت کرانا ناخن کٹوانا اور بال ترشوانا

قال سألت اباعبداللہ علیہ السلام عن المحرم يحتجم قال لا الا ان لا يجد بداً فليحتجم ولا يحلق مكان المحاجم (حسن)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو پچھنے لگوائے فرمایا نہیں مگر جب مجبور ہو اور پچھنے لگنے کی جگہ کے بال نہ مونڈے

عن ابی جعفر علیہ السلام قال لا يحتجم المحرم الا ان يخاف على نفسه ان لا يستطيع الصلوٰة (حسن)

فرمایا محرم پچھنے نہ لگوائے جب تک یہ خوف نہ ہو کہ وہ نماز نہ پڑھ سکے گا

وسألت اباعبداللہ علیہ السلام عن المحرم

میں نے اس محرم کے متعلق پوچھا

يطول اظفاره او ينكسر بعضها فيؤذيه ذلك قال لا يقص
ذلك شيئاً ان استطاع فان كانت تؤذيه فليقصها
وليطعم مكان كل ظفر قبضة من طعام (حسن)

جس کے ناخن بڑھ گئے ہوں یا کوئی حصہ ناخن کا ٹوٹ گیا ہو اور
تکلیف دیتا ہو فرمایا جہاں تک ممکن ہو نہ کاٹے اگر تکلیف زیادہ
ہو تو کاٹ دے اور ہر ناخن کے بدلے ایک مٹھی اناج دے

۴۔ عن ابی جعفر علیہ السلام فی محرم قلم ظفرا قال يتصدق
بكف من طعام قال ظفرين قال كفين قلت ثلاثا قال ثلثة
اكف قلت اربعا قال اربعة اكف قلت خمسة قال عليه
دم يهريقه فان عشرة او اكثر من ذلك فليس عليه دم
يهريقه (مرسل)

فرمایا اگر محرم اگر ناخن کاٹے تو ہر ایک کے بدلے میں ایک ایک مٹھی
اناج تصدق کرے اور اگر چار سے زیادہ کاٹے یعنی پانچ تو ایک
قربانی دے اور دس یا زیادہ کاٹے تو بھی ایک قربانی

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا قلم المحرم
اظفار يديه ورجليه فی مكان واحد فعليه دم واحد
وان كانتا متفرقتين فعليه دمان (موثق)

اگر محرم ایک ہی جگہ ہاتھ اور پاؤں کے ناخن کاٹے تو اس پر
ایک قربانی اور اگر دو جگہ کاٹے تو دو قربانیاں

۶۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن رجل نسی ان
يقلم اظفاره عند احرامه قال يدعها قلت ان رجلا
من اصحابنا افتاه بان يقلم اظفاره و يعيد احرامه
ففعل قال عليه دم يهريقه (موثق)

میں نے پوچھا ایک شخص وقت احرام ناخن قلم کرانے بھول گیا
فرمایا اسے چھوڑ دو۔ میں نے کہا ہمارے اصحاب میں سے ایک شخص
نے فتوی دیا کہ وہ ناخن ترشوائے اور احرام کا اعادہ کرے
اس نے ایسا ہی کیا فرمایا اس پر قربانی ہے

۷۔ قال لا يأخذ المحرم من شعر الحلال (موثق)

فرمایا محرم کو حلال شخص کے بھی نہ تراشنے چاہئیں

۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام من حلق راسه او نتف
ابطه ناسيا او ساهيا او جاهلا فلا شیء عليه و
من فعله متعمدا فعليه دم (ح)

فرمایا اگر سر کے بال منڈوائے یا بغل کے بال نوچے بھولنے سے
یا سہو سے یا جہالت سے تب تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عمداً
ایسا کرے گا تو ایک قربانی کرنا ہوگی

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان نتف المحرم
من شعر لحيته وغيرها شيئاً فعليه ان يطعم مسكيناً
فی يده (حسن)

فرمایا اگر کوئی اپنی داڑھی کے بال بحالت احرام نوچے یا اور
جگہ سے تو اس کو چاہیے کہ ایک مسکین کو کھانا دے جو اس کے ہاتھ

۱۰۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل يتناول
لحيته وهو محرم فيعبث بها فينتف منها الطاقات
يبقين فی يده خطاءً او عمداً قال لا يضره (ض)

میں نے کہا ایک محرم اپنی داڑھی سے کھیلتا ہے اور ایک ایک
کر کے بال نوچتا ہے خطاءً یا عمداً فرمایا کوئی حرج نہیں

۱۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا وضع احدكم يده على
راسه او لحيته وهو محرم فسقط شیء من الشعر فليتصدق بكف
من كعك او سويق (ص)

اگر کوئی سر کے بال یا داڑھی ہاتھ میں لے اور اس سے کوئی
بال گر جائے تو دو روٹیاں یا ستو صدقہ دے

باب ۹۸
جوں مارنا

۱۔ قال سئل رجل ابا جعفر علیہ السلام عن رجل قتل قملة وھو محرم قال بئس ما صنع قال فما فداؤھا قال لا فداء لھا (ض)

اگر بحالت احرام کوئی جوں مار دے تو اس نے برا کیا اس پر فدیہ نہیں۔

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما تقول فی محرم قتل قملة قال لا شیء علیہ فی القمل ولا ینبغی لہ ان یتعمد قتلھا (مجہول)

میں نے پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں ایک شخص نے جوں مار دی فرمایا اس پر کفارہ تو نہیں لیکن عمداً اسے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام لا یرمی المحرم القملة من ثوبہ ولا من جسدہ متعمداً فان فعل شیئاً من ذلک فلیطعم مکانھا طعاماً قلت کم قال کفاً واحداً (ض)

محرم کو نہیں چاہیے کہ اپنے کپڑے یا جسم سے جوں نکال کر پھینکے اور اگر قصداً ایسا کرے گا تو ایک مٹھی اناج اسے دینا ہوگا

۴۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ارایت ان وجدت علیّ قراداً او حلمة اطرحھما قال نعم وصغار لھما انھما رقیا فی غیر مرقاھما (م)

میں نے پوچھا اگر میں اونٹ کے بدن پر چچڑی یا دوسرا چچڑے کا کیڑا دیکھوں تو اسے نوچ کر پھینک دوں فرمایا ہاں لیکن چھوٹے کیڑے چھوڑ دیے جائیں۔

باب ۹۹
محرم کے لئے کس کا قتل جائز ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کلما خاف المحرم علی نفسہ من السباع والحیات وغیرھا فلیقتلہ فان لم یردک فلا تردہ (مرسل)

فرمایا اگر کسی درندے یا سانپ کا خوف ہو تو محرم اسے قتل کر دے پس اگر وہ تمہیں ستانے کا ارادہ نہ کرے تو تم بھی اس کے قتل کا ارادہ نہ کرو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا احرمت فاتق قتل الدواب کلھا الا الافعی والعقرب والفارة

فرمایا بحالت احرام حشرات الارض میں سے کسی کو نہ مارو سوائے سانپ بچھو اور چوہے کے

فإنها توهي السقاء وتحرق على أهل البيت وأما العقرب فإن نبي الله صلى الله عليه وآله مد يده إلى الحجر فلسعته عقرب فقال لعنك الله لا برّاً تدعين ولا فاجراً والحية إذا أرادتك فاقتلها وإن لم تردك فلا تردها والكلب العقور والسبع إذا أرادك فإن لم يريداك فلا تردهما والأسود الغدر فاقتله على كل حال وارم الغراب رمياً والحدأة على ظهر بعيرك (حسن)

کیونکہ چوہا پانی خراب کرتا ہے اور گھروں کو کھودتا ہے رہا بچھو تو حضرت رسولخدا نے ایک پتھر اٹھانے کو اپنا ہاتھ بڑھایا تو بچھو نے کاٹ لیا آپ نے فرمایا تیرے اوپر خدا کی لعنت ہو تجھے نہ تو نیک دوست رکھے گا اور نہ بد۔ رہا سانپ تو اگر وہ تمہاری طرف کاٹنے کو بڑھے تو مار ڈالو ورنہ نہیں اور کٹ کھنے کتے کو مار دو اور درندہ جب تمہیں ستانے کو آئے ورنہ مت مارو اور کالے ناگ کو مار ڈالو ہر حالت میں اور کوے کو تیر مارو جبکہ وہ تمہاری پیٹھ پر بول رہا ہو

۳۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال يقتل في الحرم والإحرام الأفعى والأسود الغدر وكل حية سوء والعقرب والفأرة وهي الفويسقة ويرجم الغراب والحدأة رجماً فإن عرض لك لصوص امتنعت منهم (حسن)

فرمایا حرم میں ہو یا احرام کی حالت میں سانپ کو مار ڈالا جائے اور زہریلے کالے ناگوں کو اور مہلک سانپ کو اور بچھو کو اور چوہے کو کہ وہ تکلیف دہ ہے اور کنکری مارو کوے اور نوچنے والے کوے کو اور اگر چور تمہارے پیچھے ہوں گے تو ان سے تم بچ جاؤ گے۔

۴۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال يقتل المحرم الزنبور والنسر والأسود الغدر والذئب وما خاف أن يعدو عليه وقال الكلب العقور هو الذئب (مجهول)

فرمایا قتل کرو بھڑ، گدھ اور زہریلے کالے ناگ کو اور بھیڑیے کو اور جس سے حملہ کا خوف ہو اور وہ کٹ کھنا کتا جو مثل بھیڑیے کے ہو۔

۵۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن محرم قتل زنبوراً قال إن كان خطأ فليس عليه شيء قلت لا بل متعمداً قال يطعم شيئاً من طعام قلت إنه أرادني قال كل شيء أرادك فاقتله (حسن)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جس نے بھڑ مار ڈالی ہو فرمایا اگر عمداً نہیں ماری تو کچھ حرج نہیں میں نے کہا اگر قصداً ہو فرمایا تو تھوڑا سا کھانا دیدے میں نے کہا اگر وہ میرے کاٹنے کا ارادہ کرے فرمایا تو مار ڈالو۔

۶۔ قال سألته عن المحرم يقتل البقة والبرغوث إذا رآه قال نعم (ض)

اگر محرم مچھر یا پسو مار دے تو حرج نہیں

۷۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال اليربوع والقنفذ والضب إذا أصابه المحرم فعليه جدي والجدي خير منه وإنما قلت هذا كي ينكل عن صيد غيرها (ض)

فرمایا یربوع، سیہی اور گوہ کو محرم اگر مار ڈالے تو ایک بھیڑ دے اور یہ اس لئے کہ وہ ان کے علاوہ اور کسی کا شکار نہ کرے۔

۸۔ قال ع إن القراد ليس من البعير والحلمة من البعير بمنزلة القملة من جسدك فلا تلقها وألق القراد (ض)

فرمایا چچڑی اونٹ کے اجزا میں نہیں اور حلمہ (ایک قسم کی جوں) اور حلمہ (چچڑے کا کیڑا) بمنزلہ ابھری جگہ ہے تمہارے جسم میں اسے مت نوچو اور چچڑی کو علیحدہ کردو

۹۔ سالته عن المحرم يقرد البعير قال نعم ولا ينزع الحلمة (حسن)

چچڑی کو نوچ دے حلمہ کو چھوڑ دے

۱۰۔ قال يقتل المحرم كل ما خشيه على نفسه (م)

ہر چیز کو مار دے جس سے خطرہ ہو

۱۱۔ قال لا باس بقتل البرغوث والقملة والبقة في الحرم (مرسل)

کوئی مضائقہ نہیں اگر حرم میں پسو۔ جوں یا مچھر کو مار دے

۱۲۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام حككت راسي وانا محرم فوقعت قملة قال لا باس قلت اي شيء تجعل علي فيها قال وما اجعل عليك في قملة ليس عليك فيها شيء (م)

اگر سر کھجاتے میں جوں گر جائے تو کوئی مضائقہ نہیں

باب ۱۰۰
مُحرم کا ذبح کرنا

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المحرم يذبح البقر والابل والغنم وكلما لم يصف من الطير ما احل للحلال ان يذبحه في الحرم وهو محرم في الحل والحرم (حسن)

فرمایا محرم ذبح کرے گائے اونٹ اور بکری اور ہر وہ پرندہ جو ہوا میں اڑتا نہیں (جیسے مرغی) اور جن کا ذبح کرنا حلال ہے مقام حل میں ہو یا حرم میں

۲۔ قال قلت لابي عبد الله عليه السلام المحرم ينحر بعيره او يذبح شاته قال نعم قلت له يحتش لدابته وبعيره قال نعم ويقطع ما شاء من الشجر حتى يدخل الحرم فاذا دخل الحرم فلا (ض)

میں نے کہا محرم اپنا اونٹ نحر کرے اور اپنی بکری ذبح کرے فرمایا ہاں میں نے کہا اپنے چوپایہ اور اونٹ کے لئے پتے جھاڑے فرمایا ہاں اور احرام سے پہلے درخت سے جو چاہے کاٹے

باب ۱۰۱
ادبِ محرم

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا حككت راسك فحكه حكاً رفيقاً ولا تحكن بالاظفار ولكن باطراف الاصابع

محرم کو چاہیے کہ سر کو ناخن سے نہ کھجائے بلکہ انگلیوں کی پوروں سے

۲ - قال اذا اغتسل المحرم من الجنابة يصب على راسه ويميز الشعر بانامله بعضه عن بعض (حسن)

محرم جب غسل جنابت کرے تو سر پر پانی ڈالے اور انگلیوں سے بالوں میں پہنچائے۔

۳ - قال لا بأس ان يدخل المحرم الحمام ولكن لا يتدلك

حمام میں نہانے کا مضائقہ نہیں لیکن دوسرا بدن ملے نہیں

۴ - قال ع ليس للمحرم ان يلبي من دعاه حتى يقضي احرامه

جب تک احرام پورا نہ ہوجائے تلبیہ نہ کرے

۵ قال سألته عن المحرم يتخلل قال لا بأس

محرم کے خلال کرنے میں کوئی حرج نہیں

۶ - قلت لابي عبد الله عليه السلام المحرم يستاك قال نعم قلت فان ادمى يستاك قال نعم هو السنة وروي ايضاً لا يدمي

پوچھا محرم مسواک کرے فرمایا ہاں میں نے کہا خون آئے تب بھی فرمایا ہاں ایک روایت میں ہے کہ روز نہیں

۷ - سألت ابا عبد الله عليه السلام هل يحك المحرم راسه ويغتسل بالماء قال يحك راسه ما لم يتعمد قتل دابة ولا بأس بان يغتسل بالماء ويصب على راسه ما لم يكن ملبداً فان كان ملبداً فلا يفيض على راسه الماء الا من الاحتلام (ض)

میں نے کہا آیا محرم سر کو کھجائے اور پانی سے دھو ڈالے فرمایا سر کو کھجائے لیکن جوں وغیرہ مارنے کا ارادہ نہ ہو پانی سے نہائے کوئی مضائقہ نہیں اور سر پر پانی ڈالنے میں بھی اگر وہ گندھے ہوئے یا چپکے ہوئے نہ ہوں اگر ایسا ہو تو پانی سر پر نہ ڈالے مگر احتلام کی صورت میں۔

۸ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال يكره الاحتباء للمحرم ويكره في المسجد الحرام (حسن)

مکروہ ہے محرم کے لئے پھل چننا خصوصاً مسجد الحرام میں

۹ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجلين اقتتلا وهما محرمان قال سبحان الله بئس ما صنعا قلت قد فعلا فما الذي يلزمهما قال على كل واحد منهما دم (ض)

اگر بحالت احرام دو آدمی قتال کریں تو یہ بہت برا کام ہے ان میں سے ہر ایک کو ایک قربانی دینی ہوگی

۱۰ - سألته عن المحرم يصارع هل يصلح له قال لا يصلح له مخافة ان يصيبه جراح او يقع بعض شعره (م)

بحالت احرام کشتی نہیں لڑنی چاہیے تاکہ کہیں زخم نہ لگ جائے یا کوئی بال نہ گر جائے

۱۱ - سألته عن المحرم يعالج دبر الجمل قال يلقي عنه الدواب ولا يدميه (مرسل)

اگر محرم اونٹ کی دبر کا علاج کرتا ہے تو وہ کیڑے نکالے خون نہ نکالے

۱۲ - قال سألته عن المحرم يكون به الجرب فيؤذيه قال يحكه فان سال منه الدم فلا بأس (ض)

اگر کسی کے خارش ہو اور وہ کھجائے اور خون نکل آئے تو مضائقہ نہیں۔

باب ۱۰۲

محرم کی موت

۱۔ عن ابی الحسن علیہ السلام فی المحرم یموت قال یغسل ویکفن ویغطی وجهه ولا یحنط ولا یمس شیئاً من الطیب (ح)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے محرم کی موت کے بارہ میں کہ اسے غسل و کفن دیا جائے اور اس کا چہرہ ڈھانپ دیا جائے اور نہ تو حنوط کیا جائے اور نہ کسی خوشبو کا استعمال ہو

۲۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال توفی عبد الرحمن بن الحسن بن علی بالابواء وهو محرم ومعه الحسن والحسین وعبد الله بن جعفر وعبد الله وعبید الله ابنا العباس فکفنوه وخمروا وجهه ورأسه ولم یحنطوه قال هکذا فی کتاب علی علیہ السلام (موثق)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے کہ عبد الرحمن بن الحسن بن علی ابواء میں وفات پائی بحالت احرام۔ ان کے ساتھ تھے امام حسن و امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر اور عبد اللہ و عبید اللہ پسران عباس۔ انہوں نے ان کو کفنایا اور ان کے چہرہ اور سر کو ڈھانپ دیا اور حنوط نہ کیا اور حضرت نے فرمایا کتاب علی میں ایسا ہی ہے

۳۔ عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سألته عن المرأة المحرمة تموت وهی طامث قال لا تمس الطیب وان کن معها النسوة حلالاً (مجہول)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک محرمہ عورت بحالت حیض مر جاتی ہے فرمایا خوشبو اس سے مس نہ کرو اگرچہ اس کے ساتھ محل عورتیں ہوں

باب ۱۰۳

محصور و مصدود اور ان کا کفارہ

اصطلاح فقہا میں حصر اور صد دو لفظ ہیں۔ حصر کے معنی ہیں مرض کی وجہ سے افعال حج کو تمام نہ کر پانا۔ اور صد کے معنی ہیں دشمن کی وجہ سے رکنا

۱۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال ان رسول الله صلی الله علیہ وآلہ وسلم حین صد بالحدیبیة قصر واحل ونحر ثم انصرف منها ولم یجب علیه الحلق حتی یقضی النسک فاما المحصور فانما یکون علیه التقصیر (ح)

امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ صلعم حدیبیہ کے موقع پر قصر کیا اور محل ہو گئے اور نحر کرنے کے بعد پلٹ آئے اور جب تک مناسک ادا نہ ہو جائیں سر منڈوانا ہم پر واجب نہیں۔ اور محصور کے اوپر صرف بال کترنا ہے

۲۔ قال سألت ابا الحسن علیہ السلام عن محرم انکسرت ساقه ای شیء یکون حاله وای شیء علیه قال هو حلال

میں نے پوچھا ایک محرم کی پنڈلی ٹوٹ گئی تو وہ کیا کرے اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا وہ محل ہے

من كل شيء إلا من النساء والطيب والثياب فقال نعم من جميع ما يحرم على المحرم قال أما بلغك قول أبي عبد الله عليه السلام حلني حيث حبستني بقدرك الذي قدرت علي قلت أصلحك الله ما تقول في الحج قال لا بد أن يحج من قابل قلت أخبرني عن المحصور والمصدود هما سواء فقال لا قلت فأخبرني عن النبي صلى الله عليه وسلم حين صده المشركون قضى عمرته قال لا ولكنه اعتمر بعد ذلك (۲)

ہر شے سے میں نے کہا عورتوں، خوشبو اور کپڑے سب کا استعمال کرے فرمایا ہاں جو چیزیں محرم پر حرام ہیں وہ سب حلال ہو جائیں گی۔ فرمایا کیا حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کا یہ قول نہیں سنا یا اللہ بحکم قضا و قدر جس طرح تو نے مجھے (کچھ چیز دینے سے) باز رکھا ہے اسی طرح ان کو حلال کر دے۔ میں نے کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے حج کے بارہ میں آپ کیا کہتے ہیں فرمایا اسے اگلے سال کرنا چاہیے۔ میں نے کہا آنحضرت نے کیا کیا جب مشرکوں نے آپ کو روکا تھا کیا آپ نے عمرہ ادا کیا۔ فرمایا نہیں بلکہ اس کے بعد عمرہ بجا لائے۔

۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال سمعته يقول المحصور غير المصدود والمحصور المريض والمصدود الذي يرده المشركون كما ردوا رسول الله صلى الله عليه وآله وأصحابه ليس من مرض والمصدود تحل له النساء والمحصور لا تحل له النساء قال وسألته عن رجل أحصر فبعث بالهدي قال يواعد أصحابه ميعاداً إن كان في الحج فمحل الهدي يوم النحر فإذا كان يوم النحر فليقصر من رأسه ولا يجب عليه الحلق حتى يقضي المناسك وإن كان في عمرة فلينظر مقدار دخول أصحابه مكة والساعة التي يعدهم فيها فإذا كان تلك الساعة قصر وأحل وإن كان مرض في الطريق بعد ما أحرم فأراد الرجوع رجع إلى أهله ونحر بدنة أو أقام مكانه حتى يبرأ إذا كان في عمرة وإذا برأ فعليه العمرة واجبة وإن كان عليه الحج رجع أو أقام ففاته الحج فإن عليه الحج من قابل

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا محصور غیر مصدود ہے اور محصور مریض ہوتا ہے اور مصدود وہ ہے جس کو مشرکین نے حج سے روکا ہو جیسے کہ رسول اللہ کو روکا تھا اس کا تعلق مرض سے نہ تھا اور مصدود پر حلال ہیں عورتیں لیکن محصور پر حلال نہیں۔ میں نے پوچھا ایک شخص محصور ہے وہ ہدی کے ساتھ بھیجا گیا ہے فرمایا اس کے اصحاب کسی میعاد کا وعدہ کر لیں اگر وہ شخص حج میں ہے تو ہدی کا وقت یوم نحر ہے تو اسکو اپنے سر کے بال کتروانے چاہئیں سر منڈوانا واجب نہیں ہوتا جب تک مناسک حج پورے نہ ہوں اور اگر عمرہ میں ہے تو اسے دیکھنا چاہیے اپنے اصحاب کے مکہ داخل ہونے کے وقت کو اور اس گھڑی جس میں انھوں نے وہاں پہنچنے کا وعدہ کیا ہے جب وہ وقت آئے تو قصر کر کے محل ہو جائے اور اگر راستہ میں بعد احرام باندھنے کے بیمار ہو گیا تو اسے چاہیے کہ اپنے اہل کی طرف لوٹ آئے اور قربانی نحر کرے اور اچھا ہونے تک اپنی جگہ پر رہے اگر عمرہ میں ہو تو اچھا ہونے پر عمرہ واجبہ بجا لائے اور اگر حج کا ارادہ تھا تو لوٹ آئے اور پھر جو حج فوت ہوا ہے وہ اگلے سال بجا لائے۔

فإن الحسين بن علي صلوات الله عليهما خرج معتمراً فمرض في الطريق فبلغ علياً عليه السلام ذلك وهو في المدينة فخرج في طلبه فأدركه بالسقيا وهو مريض بها فقال

حسین بن علی علیہ السلام عمرہ کرنے نکلے راستہ میں بیمار ہو گئے حضرت علی کو خبر ملی جبکہ آپ مدینہ میں تھے تب انکی تلاش میں نکلے مقام سقیا میں جہاں بیمار ہوئے تھے مل گئے

فقال له یا بنی ما تشتکی فقال اشتکی راسی فدعا علی علیه السلام ببدنة فنحرها وحلق راسه وردّه الی المدینة فلما برأ من وجعه اعتمر قلت ارأیت حین برأ من وجعه قبل ان یخرج الی العمرة حلّ له النساء قال لا تحلّ له النساء حتی یطوف بالبیت وبالصفا والمروة قلت فما بال رسول الله صلی الله علیه وآله حین رجع من الحدیبیة حلت له النساء ولم یطف بالبیت قال لیسا سواء کان النبی صلی الله علیه وآله مصدوداً والحسین علیه السلام محصوراً (حسن)

عن ابی جعفر علیه السلام قال اذا احصر الرجل بعث بهدیه فاذا افاق ووجد من نفسه خفة فلیمض ان ظن انه یدرک الناس فان قدم مکة قبل ان ینحر الهدی فلیقم علی احرامه حتی یفرغ من جمیع المناسک ولینحر هدیه ولا شیء علیه وان قدم مکة وقد نحر هدیه فان علیه الحج من قابل او العمرة قلت فان مات وهو محرم قبل ان ینتهی الی مکة قال یحج عنه ان کانت حجة الاسلام ویعتمر انما هو شیء علیه

5 - عن ابی عبد الله علیه السلام انه قال فی المحصور ولم یسق الهدی قال ینسک ویرجع فان لم یجد ثمن هدی صام (حسن)

6 - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا احصر الرجل فبعث بهدیه فاذاه راسه قبل ان ینحر هدیه فانه یذبح شاة فی المکان الذی احصر فیه او یصوم او یتصدق والصوم ثلثة ایام والصدقة علی ستة مساکین نصف صاع لکل مسکین (موثق)

7 - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن رجل یشترط وهو ینوی المتعة فیحصر هل یجزیه ان لا یحج من

پوچھا اے فرزند کیا شکایت ہے انھوں نے کہا درد سر ہے پس حضرت علی نے قربانی منگائی اور اسے نحر کیا اور امام حسین کا سر منڈوایا اور ان کو مدینے لے آئے جب اچھے ہوگئے تو عمرہ بجالائے۔
تندرست ہوگئے تھے تو عمرہ کے لئے جانے سے پہلے عورتیں حلال تھیں فرمایا جب تک طواف بیت اور سعی خانہ کعبہ سے فارغ نہ ہوئے عورتیں ان پر حلال نہ ہوئیں میں نے کہا رسول اللہ کے لئے کیا عورتیں حلال تھیں جب حدیبیہ سے لوٹے فرمایا یہ دونوں صورتیں برابر نہیں رسول اللہ مصدود تھے اور حسین علیہ السلام محصور تھے

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جب کوئی بیمار ہوجائے تو اپنی ہدی بھیجے جب افاقہ ہوجائے اور وہ اپنی صحت محسوس کرے تو چلا جائے اگر یہ خیال ہو کہ وہ ساتھیوں کو پالے گا اگر مکہ ہدی کے نحر ہونے سے پہلے پہنچ جائے تو اپنے احرام پر قائم رہے یہاں تک کہ تمام مناسک سے فارغ ہو اور پھر اپنی قربانی نحر کرے اس کے سوا اور کچھ اس پر نہیں اور اگر مکہ میں اس وقت پہنچے جبکہ قربانی ہوچکی ہو تو اس پر حج کرنا ہے اگلے سال یا عمرہ کرنا میں نے کہا اگر وہ بحالت احرام مکہ پہنچنے سے قبل مرجائے فرمایا اگر حج یا عمرہ اس پر ہو تو اس کی طرف سے کرایا جائے۔

فرمایا اگر مرض لاحق ہوجائے اور ہدی کو نہیں بھیجا ہے تو منسک ادا کرکے لوٹ آئے اگر قربانی کے لئے روپیہ پاس نہ ہو تو روزہ رکھ لے

فرمایا حضرت نے جب کوئی زمانہ حج میں بیمار ہوجائے اور وہ اپنی قربانی بھیجے تو اگر قربانی کے نحر کرنے سے پہلے اس کے سر میں تکلیف ہو تو جن ارکان حج میں وہ بیمار ہوا ہے ایک بکری ذبح کرے یا صدقہ دے۔ روزے تین دن رکھے اور صدقہ چھ مسکینوں کو کھانا دینا ہر مسکین کو ایک صاع (سوا تین سیر)

فرمایا حضرت نے جب میں نے پوچھا ایک شخص حج تمتع کی نیت کرلیتا ہے وہ بیمار ہوجاتا ہے تو کافی ہوگا یہ کہ حج نہ کرے گا

بقیہ

من قابل قال یحج من قابل والاحرام مثل ذلک اذا احصر قلت رجل ساق الهدی ثم احصر قال یبعث بهدیه قلت هل یتمتع من قابل فقال لا ولکن یدخل فی مثل ما خرج منه (ق)

۸۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال سألته عن رجل عرض له سلطان فاخذه ظالماً له یوم عرفة قبل ان یعرف فبعث به الی مکة فحبسه فلما کان یوم النحر خلّی سبیله کیف یصنع قال هذا مصدود عن الحج ان کان دخل مکة متمتعاً بالعمرة الی الحج فلیطف بالبیت اسبوعاً ثم یسعی اسبوعاً ویحلق رأسه ویذبح شاة فان کان مفرداً للحج فلیس علیه ذبح ولا شیٔ علیه (موثق)

۹۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال المصدود یذبح حیث صُدّ ویرجع صاحبه فیأتی النساء والمحصور یبعث بهدیه ویعدهم یوماً فاذا بلغ الهدی احلّ هذا فی مکانه قلت له ارأیت ان ردّوا علیه دراهمه ولم یذبحوا عنه وقد احلّ فاتی النساء قال فلیعد ولیس علیه شیٔ ولیمسک الآن عن النساء اذا بعث (موثق)

اگلے سال فرمایا اگلے سال حج کرے اور حج کرے واپس گیا تو اگر بیمار ہو جائے میں نے کہا ایک شخص قربانی بھیجے اور پھر بیمار ہو جائے فرمایا قربانی بھیجے میں نے کہا تو کیا حج تمتع اگلے سال کرے

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جسے بادشاہ نے روز عرفہ قبل عرفات میں جانے کے مکہ بھیج دیا اور وہاں قید کر دیا یوم نحر اسے آزاد کرے تو وہ کیا کرے فرمایا وہ حج سے روکا گیا اگر مکہ میں آیا ہے تو عمرۂ تمتع بجا لائے سات مرتبہ خانہ کعبہ کا طواف کرے سات بار سعی کرے اور سر منڈوائے اور ایک بکری ذبح کرے اور اگر حج مفرد ہو تو ذبح کی ضرورت نہیں اور اس پر اور کچھ نہیں

فرمایا ابو جعفر علیہ السلام نے مصدود ذبح کرے گا جس طرح وہ روکا گیا ہے اور اس کا ساتھی واپس آئے گا تو عورتوں کے پاس اسے جانا جائز ہو گا اور محصور جب قربانی بھیجے اور کسی دن کا وعدہ کرے پس اگر قربانی اپنی جگہ پہنچ گئی تو یہ اپنی جگہ محل ہو جائے گا میں نے کہا اگر لوگ اس کے پیسے واپس کر دیں اور اس کی طرف سے ذبح نہ کریں تو وہ محل ہو جائے گا اور عورتوں کے پاس جائے گا۔ فرمایا دوبارہ عادہ کرے اور اس کیلئے کوئی اور رکاوٹ نہیں ہے عورتوں کے پاس جانے کے جب وہ کسی کو قربانی کیلئے بھیجے

باب ۱۰۴

مرد محرم کا تزویج کرنا اور طلاق دینا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المحرم لا ینکح ولا یُنکح ولا یخطب ولا یشهد النکاح وان نکح فنکاحه باطل (حسن)

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان رجلاً من

فرمایا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے احرام والا نہ خود نکاح کرتا ہے نہ اس کا نکاح کیا جاتا ہے نہ وہ خطبہ کرتا ہے نہ وہ نکاح کا گواہ بنتا ہے اور اگر وہ نکاح کر لے تو باطل ہو جاتا ہے

فرمایا حضرت نے انصار میں سے ایک شخص نے

الانصار تزوج وهو محرم فابطل رسول الله صلی الله علیه و آله نکاحه

بحالت احرام نکاح کیا تو رسول اللہ نے اسے باطل قرار دیا۔

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال المحرم اذا تزوج وهو محرم فرق بینهما ثم لا یتعاودان ابدا (مجهول)

فرمایا اگر بحالت احرام تزویج کرے تو ان دونوں کے درمیان جدائی کرائی جائے گی اور کبھی نکاح نہ کر سکیں گے

۔ قال المحرم لا یتزوج ولا یزوج فان فعل فنکاحه باطل (حسن)

محرم نہ تزویج کرے گا نہ اس کی تزویج کی جائے گی اور اگر کرے تو اس کا نکاح باطل ہے

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام لا ینبغی للرجل ان یتزوج محرما وهو یعلم انه لا یحل له قلت فان فعل ودخل بها المحرم قال ان کانا عالمین فان علی کل واحد منهما بدنة وعلی المرأة ان کانت محرمة بدنة وان لم تکن محرمة فلا شیء علیها الا ان تکون قد علمت ان الذی تزوجها محرم فان کانت علمت ثم تزوجته فعلیها بدنة (موثق)

فرمایا نہیں لائق ہے مرد کے لئے کہ وہ بحالت احرام شادی کرے درانحالیکہ وہ جانتا ہے کہ وہ اس کے لئے حلال نہیں۔ میں نے کہا اگر کرلے اور محرم دخول بھی کرلے فرمایا اگر میاں بی بی دونوں کو علم تھا تو ہر ایک پر قربانی کا اونٹ ہے اور عورت اگر محرمہ ہو تو اونٹ قربانی کا ہے اور محرمہ نہ ہو تو اس پر کوئی شے نہیں مگر اس صورت میں کہ جانتی ہو کہ جس سے تزویج کی ہے وہ محرم ہے اگر جانکر تزویج کی تو اس صورت میں اس پر قربانی کا اونٹ ہوگا

۷۔ قال سمعت ابا عبد الله یقول المحرم یطلق ولا یتزوج (موثق)

فرمایا محرم طلاق دے سکتا ہے۔ نکاح نہیں کر سکتا

۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئلت عن المحرم یطلق قال نعم (ح)

میں نے پوچھا محرم طلاق دے سکتا ہے فرمایا ہاں

۸۔ عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال سالته عن المحرم یشتری الجواری ویبیع قال نعم (ض)

میں نے پوچھا محرم کنیزیں خرید یا فروخت کر سکتا ہے فرمایا ہاں

باب ۱۰۵

مناسک ادا کرنے سے پہلے محرم کا مجامعت کرنا

۔ قال سالته عن محرم غشی امرأته وهی محرمة قال جاهلین او عالمین قال ان کانا جاهلین استغفرا ربهما ومضیا علی حجهما ولیس علیهما شیء وان کانا عالمین فرق بینهما حتی یقضیا نسکهما ویرجعا الی المکان الذی اصابا فیه ما اصابا فاذا قضیا حجهما قال الا ولی تحتی احتنا فیهما

میں نے پوچھا اگر محرم بی بی سے مرد مجامعت کرے تو فرمایا دونوں جاہل مسئلہ ہیں یا عالم اگر جاہل ہیں تو دونوں اپنے رب سے استغفار کریں اور اپنا حج کریں ان پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر عالم مسئلہ ہیں تو ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک الگ الگ رکھا جائے اور وہ لوٹیں اس جگہ جہاں مباشرت کی تھی میں نے کہا کہ وہ دونوں حج کا کیا ہوگا ہے دو

وهو يجري عليهما عقوبة (حسن)

ایک تو اس واقعہ کی وجہ سے جو عمل میں آیا اور دوسرا اس عمل کی سزا ہے

۲ - قال معنى يفرق بينهما اي لا يخلوان وان يكون معهما ثالث (مرفوع)

اور فرمایا جدا رکھے جانے سے مراد یہ ہے کہ وہ خلوت نہ کر سکیں گے اور ایک تیسرا آدمی ان کے ساتھ رہے گا

۳ - عن ابي عبدالله عليه السلام في المحرم يقع على اهله قال ان كان افضى اليها فعليه بدنة والحج من قابل وان لم يكن افضى اليها فعليه بدنة وليس عليه الحج من قابل قال وسألته عن رجل وقع على امرأته وهو محرم قال ان كان جاهلا فليس عليه شيء وان لم يكن جاهلا فعليه سوق بدنة وليس عليه الحج من قابل فاذا انتهى الى المكان الذي وقع بها فرق محلاهما فلم يجتمعا في خباء واحد الا ان يكون معهما غيرهما حتى يبلغ الهدي محله (حسن)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو اپنی زوجہ سے مجامعت کرے فرمایا اگر وہ عورت کی طرف خود بڑھا ہے تو اس پر اونٹ کی قربانی ہے اور اگلے سال پھر حج کرنا ہے اور اگر خود نہیں بڑھا تو اس پر بدنہ ہے۔ اگلے سال حج نہیں۔ اور دریافت کیا اس کے بارہ میں جو بحالت احرام اپنی عورت سے جماع کرے فرمایا اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر جاہل نہیں ہے تو اس پر قربانی لے جانا ہے اگلے سال حج نہیں پس جب وہ اس جگہ پہنچے جہاں مجامعت کی تھی تو دونوں ایک خیمہ میں جمع نہ ہونگے اور ان کے ساتھ ایک تیسرا بھی رہے گا جب تک کہ قربانی اپنی جگہ پر نہ پہنچ جائے

۴ - قلت لابي جعفر عليه السلام رجل وقع على اهله وهو محرم قال اجاهل او عالم قال قلت جاهل قال يستغفر الله ولا يعود ولا شيء عليه (حسن)

میں نے پوچھا ایک نے بحالت احرام اپنی عورت سے مجامعت کی فرمایا وہ جاہل تھا یا عالم میں نے کہا جاہل ہے فرمایا اللہ سے استغفار کرے اور پھر ایسا نہ کرے اس پر کفارہ کچھ نہیں۔

۵ - قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن محرم واقع اهله فقال قد اتى عظيما قلت افتني فقال استكرهها او لم يستكرهها قلت افتني فيهما جميعا فقال ان كان استكرهها فعليه بدنتان وان لم يكن استكرهها فعليه بدنة وعليها بدنة ويفترقان من الموضع الذي كان فيه ما كان حتى ينتهيا الى مكة وعليهما الحج من قابل لابد منه قال قلت فاذا انتهيا الى مكة فهي امرأته كما كانت فقال نعم هي امرأته كما هي فاذا انتهيا الى المكان الذي كان منهما ما كان افترقا حتى يحلا فاذا احلا فقد انقضى عنهما فان ابي كان يقول ذلك (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے اس محرم کے متعلق پوچھا جو اپنی زوجہ سے مقاربت کرے فرمایا اس نے گناہ عظیم کیا میں نے کہا آپ مجھے فتویٰ دیجیے فرمایا میں سمجھتا ہوں مرد نے عورت کو مجبور کیا ہوگا میں نے کہا دونوں کے متعلق حکم فرمائیے۔ فرمایا اگر مرد نے اسے مجبور کیا ہے تو اس پر دو قربانیاں اونٹ کی ہیں اور اگر مجبور نہیں کیا ہے تو ایک اونٹ کی قربانی مرد پر ہے اور ایک کی عورت پر اور وہ دونوں اس مقام پر جدا رکھے جائیں جہاں جماع کیا تھا یہاں تک کہ وہ مکہ پہنچیں پھر ان دونوں کو اگلے سال حج کرنا ضروری ہوگا میں نے کہا کہ مکہ پہنچ کر عورت ویسی ہی ہو جائے گی جیسی تھی فرمایا ہاں۔ جب وہ اس جگہ پہنچیں جہاں یہ واقعہ ہوا تھا تو محل ہونے تک الگ رہیں جب دونوں محل ہو جائیں تو ان دونوں کا معاملہ پورا ہو گیا میرے والد نے ایسا ہی فرمایا ہے

وفي رواية اخرى فان لم يقدر على بدنة فاطعام ستين مسكينا لكل مسكين مد فان لم يقدر فصيام ثمانية عشر يوما

اور ایک روایت میں ہے کہ اگر اس پر قادر نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے ہر مسکین کو ایک مد اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو تیرہ دن روزہ رکھے

قلت لابي الحسن موسى عليه السلام اخبرني عن رجل محل وقع على امة له محرمة قال موسرا او معسر قلت اجبني فيهما قال هو امرها بالاحرام او لم يأمرها او احرمت من قبل نفسها قلت اجبني فيهما فقال ان كان موسرا وكان عالما انه لا ينبغي له ن هو الذي امرها بالاحرام فعليه بدنة وان شاء بقرة وان لم يكن امرها بالاحرام فلا شيء عليه موسرا كان او معسرا وان كان امرها وهو معسر فعليه دم شاة او صيام (موثقة)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے اپنی محرمہ کنیز سے جماع کیا فرمایا وہ مالدار ہے یا محتاج میں نے کہا دونوں کے متعلق فرمائیے فرمایا کیا اس نے احرام کا حکم دیا تھا یا نہیں یا وہ کنیز باختیار خود محرمہ ہوئی فرمایا مجھے دونوں صورتوں میں جواب دیجئے فرمایا اگر وہ مالدار ہے اور واقف مسئلہ ہے کہ اسے ایسا کرنا نہیں چاہیے تھا اور اگر اس نے احرام کا حکم دیا تھا تو اس کا کفارہ ایک اونٹ کی قربانی ہے اگر چاہے تو گائے کی اور اگر احرام کا حکم نہیں دیا تو کوئی کفارہ نہیں چاہے مالدار ہو یا غریب اور اگر حکم دیا ہے اور غریب ہے تو اس پر ایک بکری کی قربانی ہے یا پھر روزے رکھے۔

عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل باشر امرأته وهما محرمان ما عليهما فقال ان كانت المرأة اعانت بشهوة مع شهوة الرجل فعليهما الهدي جميعا ويفرق بينهما حتى يفرغا من المناسك وحتى يرجعا الى المكان الذي اصابا فيه ما اصابا وان كانت المرأة لم تعن بشهوة واستكرهها صاحبها فليس عليها شيء (صح)

میں نے پوچھا کہ ایک شخص نے مباشرت کی اپنی عورت سے اور وہ دونوں محرم تھے تو ان پر کیا کفارہ ہے فرمایا اگر عورت نے مرد کی خواہش کے ساتھ اپنی خواہش بھی ظاہر کی تو دونوں پر مل کر ایک اونٹ کفارہ ہے اور ان دونوں کو مناسک حج ادا کرنے تک علیحدہ رکھا جائے گا جب تک وہ مقام مباشرت تک واپس آئیں اور اگر عورت نے اس خواہش میں مرد کی مدد نہیں کی اور مرد نے اسے مجبور کیا تو عورت پر کچھ نہیں

باب ۱۰۶

محرم کا بوسہ لینا

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن محرم نظر الى امرأته فامنى او امذى وهو محرم قال لا شيء عليه ولكن ليغتسل وليستغفر ربه وان حملها من غير شهوة فامنى او امذى فلا شيء عليه وان حملها او مسها بشهوة فامنى او امذى فعليه دم وقال في المحرم ينظر الى امرأته وينزلها بشهوة حتى ينزل قال عليه بدنة (حسن)

میں نے کہا ایک محرم نے اپنی عورت کو دیکھا اس کی منی یا مذی نکل آئی فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن غسل کرے اور اپنے رب سے استغفار کرے اور اگر اسے بدون شہوت اٹھایا ہو اور منی یا مذی نکل جائے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں اور اگر از روئے شہوت اٹھایا ہے اور منی یا مذی نکل گئی تو اسے قربانی کرنا ہوگی اور فرمایا جو اپنی عورت کو خواہش سے دیکھے اور عورت کو انزال ہو اور اسے بھی تو اس کو ایک اونٹ قربانی دینا ہوگا۔

٢ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن المحرم يضع يده من غير شهوة على امرأته قال نعم يصلح عليها خمارها ويصلح عليها ثوبها ومحملها قلت أفيمسها وهي محرمة قال نعم قلت المحرم يضع يده بشهوة قال يهريق دم شاة قلت فان قبّل قال هذا اشدّ ينحر بدنة (حسن)

٣ - قال سألته عن رجل قبّل امرأته وهو محرم قال عليه بدنة وان لم ينزل وليس له ان يأكل منها (ح)

٤ - قال ابو عبد الله عليه السلام يا ابا سيّار ان حال المحرم ضيّقة فمن قبّل امرأته على غير شهوة وهو محرم قال نعم فعليه دم شاة ومن قبّل امرأته على شهوة فأمنى فعليه جزور ومن مسّ امرأته او لازمها من غير شهوة فلا شيء عليه (٣)

٥ - سألت ابا الحسن عليه المحرم يعبث باهله حتى يمني من غير جماع او يفعل ذلك في شهر رمضان ماذا عليهما قال عليهما جميعا الكفّارة مثل ما على الذي يجامع (مجهول)

٦ - عن ابي الحسن عليه السلام قال قلت له ما تقول في محرم عبث بذكره فأمنى قال ارى عليه مثل ما على من اتى اهله وهو محرم بدنة والحج من قابل (حسن)

٧ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل نظر الى ساق امرأة فأمنى قال ان كان موسراً فعليه بدنة وان كان بين ذلك فبقرة وان كان فقيراً فشاة اما اني لم اجعل ذلك عليه من اجل الماء ولكن من اجل انه نظر الى ما لا يحلّ له (موثق)

٨ - سئلت عن محرم نظر الى غير اهله فأنزل قال عليه دم لانه نظر الى غير ما يحلّ له وان لم يكن انزل فليتق الله ولا يعد وليس عليه شيء (حسن)

٩ - سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن المحرم يقبّل امّه قال لا بأس هذه قبلة رحمة انما يكره قبلة الشهوة (مختلف فيه)

میں نے پوچھا اس محرم کے متعلق جو بغیر شہوت اپنی عورت پر ہاتھ رکھے فرمایا ہاں اس کی اوڑھنی یا کپڑا یا محمل درست کرنے کے لئے چھو سکتا ہے میں نے کہا ایسی صورت میں بھی جبکہ عورت محرمہ ہو فرمایا ہاں میں نے کہا محرم جو شہوت کے ساتھ اپنا ہاتھ رکھے فرمایا ایک بکری ذبح کرنا ہوگی میں نے کہا اگر بوسہ لے فرمایا یہ تو زیادہ سخت ہے ایک اونٹ نحر کرے

میں نے کہا اگر بحالت احرام اپنی عورت کا بوسہ لے فرمایا اس پر ایک اونٹ ہے اگرچہ انزال نہ ہو اور وہ اس قربانی کا گوشت نہ کھائے گا۔

فرمایا اے ابو سیار محرم کا حال تنگ ہے جو اپنی عورت کا بغیر شہوت بوسہ لے بحالت احرام تو کیا ہو فرمایا اس کا کفارہ ایک بکری کا ذبح ہے اور جو شہوت سے بوسہ لے اور منی نکل آئے تو اس کو ایک اونٹ قربان کرنا ہوگا اور اگر بدون شہوت ہے تو کچھ نہیں

میں نے ابو الحسن علیہ السلام سے کہا ایک شخص اپنی بی بی سے چھیڑ چھاڑ کرتا ہے اور اس کی منی نکل آتی ہے بغیر جماع یا یہی عمل وہ رمضان میں کرتا ہے فرمایا ان دونوں کا کفارہ وہی ہے جو مجامعت کرنے کا ہے

میں نے پوچھا اگر کوئی اپنے عضو تناسل پر بحالت احرام مشت زنی کرے اور منی نکل آئے فرمایا اس کا وہی کفارہ ہے جو اپنی بی بی سے مجامعت کرنے کا ہے اور وہ ایک اونٹ ہے قربانی کا اور [illegible]

میں نے کہا اگر ایک شخص کسی عورت کی پنڈلی دیکھے اور اس کی منی نکل جائے فرمایا اگر مالدار ہے تو ایک اونٹ کفارہ میں ذبح کرے اگر درمیانہ حیثیت کا ہے تو گائے اور فقیر ہے تو بکری قربانی دے۔ منی نکلنے کو وجہ قرار نہیں دیا بلکہ اس وجہ سے کہ اس نے اس عورت کی ساق کو دیکھا کیونکہ جو اس کے لئے حلال نہ تھی۔

میں نے کہا ایک شخص نے غیر عورت پر نظر ڈالی اور اسے انزال ہو گیا فرمایا ایک قربانی دے اس نے کیوں نامحرم عورت پر نظر کی اور اگر انزال نہ ہو تو اللہ سے ڈرے اور پھر ایسا نہ کرے

میں نے کہا اگر کوئی محرم اپنی ماں کو بوسہ دے فرمایا کیا مضائقہ ہے یہ تو رحمت کا بوسہ ہے نہ کہ شہوت کا

سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل يسمع كلام امرأة من خلف حائط وهو محرم فتشاها حتى انزل قال ليس عليه شئ (ض)

اگر کوئی بحالت احرام پس دیوار سے کسی عورت کا کلام سنے اور شہوت غالب ہو اور انزال ہو جائے فرمایا اس پر کچھ نہیں

عن ابي عبد الله عليه السلام في المحرم تنعت له المرأة الجميلة الخلقة فيمني قال ليس عليه شئ (موثق)

فرمایا اگر کوئی خوبصورت عورت کی مدح کرے اور اس سے انزال ہو جائے تو اس پر کچھ نہیں

باب ۱۰۷

بعض مناسک ادا کرنے کے بعد زوجہ سے ہم بستر ہو

۱- قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على اهله قبل ان يطوف طواف النساء قال ليس عليه شئ فخرجت الى اصحابنا فاخبرتهم فقالوا اتقاك هذا ميسر قد سأله عن مثل ما سألت فقال له عليك بدنة قال فدخلت عليه فقلت جعلت فداك اني اخبرت اصحابنا بما اجبتني فقالوا اتقاك هذا ميسر قد سأله عن ما سألت فقال له عليك بدنة فقال ان ذلك كان بلغه فهل بلغك قلت لا قال ليس عليك شئ (مجهول)

میں نے کہا ایک شخص نے اپنی زوجہ سے مجامعت کی قبل طواف نساء بجا لانے کے فرمایا اس پر کچھ نہیں۔ میں نے اپنے اصحاب سے یہ خبر بیان کی انھوں نے کہا آپ نے تم کو اس سے بچایا یہ میسرہ موجود ہے یہی سوال اس نے کیا تھا تو فرمایا تھا تیرے اوپر ایک بدنہ ہے میں حضرت کے پاس پھر آیا اور یہ واقعہ بیان کیا حضرت نے فرمایا کہ اس کو یہ مسئلہ معلوم تھا اس نے ایسا حکم دیا کیا تم کو بھی معلوم تھا میں نے کہا نہیں فرمایا پس تو تم پر کوئی کفارہ نہیں

۲- قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل وقع على امرأته يوم النحر قبل ان يزور قال ان كان وقع عليها بشهوة فعليه بدنة وان كان غير ذلك فبقرة قلت او شاة قال او شاة (ض)

میں نے کہا ایک شخص نے جماع کیا اپنی عورت سے یوم نحر قبل طواف زیارت فرمایا اگر یہ جماع بالشہوت تھا اور عالم مسئلہ تھا تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر ایسا نہ تھا تو ایک گائے ہے میں نے کہا یا بکری فرمایا یا بکری۔

۳- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن متمتع وقع على اهله ولم يزر قال ينحر جزورا وقد خشيت ان يكون قد ثلم حجه ان كان عالما وان كان جاهلا فلا شئ عليه وسألته عن رجل وقع على امرأته قبل ان يطوف طواف النساء

میں نے پوچھا کہ حج تمتع کرنے والے نے اپنی عورت سے جماع کیا اور طواف زیارت بجا نہ لایا فرمایا وہ اونٹ نحر کرے اور مجھے خوف ہے اس کا کہ اگر وہ عالم تھا تو اس کا حج فاسد ہوا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں میں نے پوچھا اگر قبل طواف نساء جماع کرے

قال عليه جزور سمينة وان كان جاهلاً فليس عليه
شئ قال وسألته عن رجل قبّل امرأته وقد طاف طواف
النساء ولم تطف هي قال عليه دم يهريقه من عنده (صحيح)

۴ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل واقع
اهله حين ضحّى قبل ان يزور البيت قال يهريق دماً (م)

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا واقع المحرم امرأته
قبل ان يأتي المزدلفة فعليه الحج من قابل (حسن)

۶ - عن ابي جعفر عليه السلام قال سألته عن رجل
كان عليه طواف النساء وحده فطاف منه خمسة اشواط
ثم غمزه بطنه فخاف ان يبدره فخرج الى منزله فنقض
ثم غشي جاريته قال يغتسل ثم يرجع فيطوف بالبيت
طوافين تمام ما كان قد بقي عليه من طوافه ويستغفر الله
ولا يعود وان كان طاف طواف النساء فطاف منه
ثلاثة اشواط ثم خرج فغشي فقد افسد حجه وعليه بدنة
ويغتسل ثم يعود فيطوف اسبوعاً (حسن)

۷ - سألته عن رجل طاف بالبيت اسبوعاً طواف الفريضة
ثم سعى بين الصفا والمروة اربعة اشواط ثم غمزه بطنه
فخرج فقضى حاجته ثم غشي اهله قال يغتسل ثم يعود فيطوف
ثلاثة اشواط ويستغفر ربه ولا شئ عليه قلت فان كان طاف
بالبيت طواف الفريضة فطاف اربعة اشواط ثم غمزه
بطنه ثم خرج فقضى حاجته فغشي اهله فقال افسد حجه
وعليه بدنة ويغتسل ثم يرجع فيطوف اسبوعاً ثم يسعى
ويستغفر ربه قلت كيف لم تجعل عليه حين غشي اهله
قبل ان يفرغ من سعيه كما جعلت عليه هدياً حين
غشي اهله قبل ان يفرغ من طوافه قال ان الطواف
فريضة وفيه صلاة والسعي سنة من رسول الله ص

فرمایا اس کا کفارہ موٹا تازہ اونٹ ہے اور اگر جاہل مسئلہ ہے تو اس پر
کچھ نہیں۔ میں نے پوچھا اگر کوئی اپنی عورت کو بوسہ دے اور اس
طواف نسا کر لیا ہے مگر عورت نے نہیں کیا فرمایا اس پر اپنے خرچ سے
قربانی کرنا ہے

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص نے جماع کیا اپنی بیوی سے
قبل اس کے وہ بیت اللہ کی زیارت کرے فرمایا قربانی کرے
فرمایا جو محرم اپنی عورت سے جماع کرے قبل مزدلفہ میں آنے کے تو
اس کو اگلے سال حج کرنا ہوگا
میں نے کہا ایک شخص پر طواف نسا فقط تھا اس نے پانچ چکر لگائے
کہ اس کے پیٹ میں کھلبلی ہوئی اسے خوف ہوا کہ پاخانہ نکل نہ جائے
وہ اپنے گھر آیا حاجت رفع کی پھر اسے لونڈی نے ڈھانپ
فرمایا وہ غسل کرے اور واپس ہو کر خانہ کعبہ کے باقی جو دو طواف
ہیں وہ پورے کرے اور اللہ سے استغفار کرے اور اعادہ نہ کرے
اور اگر طواف نسا کر رہا ہو اور تین طواف کر چکا ہو اور وہ ڈھانپ
دیا جائے تو حج ناقص ہوا اس پر ایک بدنہ ہے غسل کرے اور واپس
آ کر ساتوں طواف کرے
میں نے کہا ایک شخص نے بیت اللہ کے سات طواف کرنے اور
صفا و مروہ کے درمیان چار بار سعی کر چکا تھا کہ رفع حاجت
کی ضرورت ہوئی تو وہاں سے نکلا اور رفع حاجت کی اس کی
بی بی نے اس پر کپڑا ڈال دیا فرمایا وہ غسل کرکے پھر جائے
اور باقی تین چکر لگائے اور اپنے رب سے استغفار کرے
اس پر کچھ نہیں میں نے کہا اگر بیت کا طواف فریضہ کر رہا ہوا
طواف کے بعد یہ صورت پیش آئے فرمایا اس کا حج ناقص ہے
اس پر ایک بدنہ دینا لازم پھر غسل کرکے جائے اور ساتوں طواف کر
پھر سعی کرے اور اللہ سے استغفار کرے میں نے کہا پہلے حکم
اور اس میں اختلاف کیوں ہے فرمایا طواف فریضہ ہے اس
میں نماز ہے اور سعی سنت رسول اللہ ہے

قلت الیس الله یقول ان الصفا والمروة من شعائر الله
قال بلی ولکن قد قال فیهما ومن تطوع خیراً فان الله شاکر
علیم فلو کان انما لیس فریضة لم یقل ومن تطوع خیراً (ح)

میں نے کہا کیا خدا نے یہ نہیں فرمایا کہ صفا و مروہ اللہ کے شعائر میں سے ہیں
فرمایا ہاں فرمایا ہے لیکن ان کے بارہ میں یہ بھی تو کہا ہے جو کوئی
نیکی کرے تو اللہ شکر گزار اور جاننے والا ہے اگر سعی فریضہ
ہوتی تو یہ نہ فرمایا ومن تطوع خیراً

- مسئلته عن رجل قال لامرأته او لجاریته بعدما
حلق فلم یطف ولم یسع بین الصفا والمروة اطرحی ثوبک
ونظر الی فرجها قال لا شیء علیه اذا لم یکن غیر النظر (حسن)

میں نے کہا ایک شخص نے سر منڈوانے کے بعد بغیر طواف کے اور صفا
و مروہ کے درمیان سعی کے اپنی عورت یا لونڈی سے کہا کپڑے
اتار اور اس کی شرمگاہ پر نظر کرے فرمایا اگر اس کے سوا اور
کوئی امر نہ ہو تو اس پر کوئی کفارہ نہیں -

باب ۱۰۸
شکار

- عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تستحلن
شیئاً من الصید وانت حرام ولا وانت حلال فی الحرم
ولا تدلن علیه محلا ولا محرماً فیصطادوه ولا تشر الیه
فیستحل من اجلک فان فیه فداء لمن تعمده (م)

فرمایا حضرت نے شکار کی کوئی صورت بھی حلال نہیں ہے بحالت احرام
اور محل ہونے کی صورت میں بھی حرم میں شکار کی اجازت نہیں
اور نہ رغبت دلاؤ اس کی طرف خواہ محل ہو یا محرم ہو کہ لوگ شکار
کریں اور نہ اس کا مشورہ دو ورنہ وہ تمہاری وجہ سے حلال سمجھا
جائے گا - جو قصداً شکار کرے گا تو اسے فدیہ دینا ہوگا -

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال المحرم لا یدل علی
الصید فان دل علیه فقتل فعلیه الفداء (حسن)

فرمایا حضرت نے احرام کی حالت میں شکار کی رہنمائی نہ کرے اور اگر کی
اور جانور قتل ہو گیا تو فدیہ دینا لازم ہوگا

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تأکل من الصید
وانت حرام وان کان اصابه محل ولیس علیک فداء ما اتیته
بجهالة الا الصید فان علیک فیه الفداء بجهل کان او بعمد (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے بحالت احرام شکار کئے ہوئے جانور کا
گوشت بھی نہ کھاؤ اگرچہ محل ہی نے شکار کیا ہو اور اگر جہالت سے
کھا لیا ہے تو خیر لیکن شکار کرنے پر خواہ جہالت سے ہو یا عمداً قربانی
ضروری ہوگی

۴ - قال سألته عن المحرم یصید الصید بجهالة قال علیه
کفارة قلت فان اصابه خطأ قال وای شیء الخطأ عندک
قلت یرمی هذه النخلة فیصیب نخلة اخری قال نعم هذا الخطأ

میں نے کہا اگر محرم جہالت سے شکار کرے فرمایا اس پر کفارہ ہے
میں نے کہا اگر غلطی سے جا لگے فرمایا غلطی سے کس طرح میں نے کہا ایک
شخص ایک درخت پر تیر پھینکتا ہے اور وہ دوسرے درخت پر جا لگتا
فرمایا ہاں یہ خطا ہے

وعليه الكفارة قلت فإن أخذ ظبياً متعمداً فذبحه وهو محرم قال عليه الكفارة قلت ألست قلت إن الخطأ والجهالة والعمد ليسوا بسواء فلأي شيء يفضل المتعمد الجاهل والخاطئ قال بأنه أثم ولعب بدينه

اور اس پر کفارہ ہے میں نے کہا اگر وہ قصداً ظبی کو پکڑ کر ذبح کر دے بحالت احرام فرمایا اس پر کفارہ ہے میں نے کہا کیا آپ نے یہ نہیں فرمایا کہ خطا، جہالت اور عمد برابر نہیں پس کیا چیز میں زیادتی ہے عمداً کرنے والے کی ایک جاہل و خاطی پر فرمایا وہ گنہگار ہے اور اپنے دین سے کھیلتا ہے

- عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا رمى المحرم صيداً فأصاب اثنين فإن عليه كفارتين جزاؤهما (م)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے اگر کوئی ایک شکار کو تیر مارے اور اس کی زد میں دو جانور آجائیں تو ان کے بدلے دو کفارے ہیں

- قال أبو عبد الله عليه السلام إذا أصاب المحرم الصيد في الحرم وهو محرم فإنه ينبغي له أن يدفنه ولا يأكله أحد وإذا أصابه في الحل فإن الحلال يأكله وعليه هو الفداء (حسن)

فرمایا اگر حرم کعبہ میں محرم شکار کرے تو چاہیے کہ اسے دفن کر دے اور کوئی اسے نہ کھائے اور اگر مقام حل میں شکار کیا تو غیر احرام والا کھا تو سکے گا مگر اس کو قربانی دینا ہوگی

- قلت لأبي عبد الله عليه السلام رجل أصاب من صيد أصابه محرم وهو حلال قال فليأكل منه الحلال وليس عليه شيء إنما الفداء على المحرم (حسن)

فرمایا اگر کوئی اس شکار کو کھائے جس کو کسی محرم نے شکار کیا ہو تو وہ حلال ہے اس پر جو محرم نہیں اور اس پر کوئی کفارہ نہیں کفارہ تو محرم پر ہے۔

- سألت أبا عبد الله عليه السلام عن لحوم الوحش تهدى إلى الرجل ولم يعلم صيدها ولم يأمر به أيأكله قال لا قال وسألته أيأكل قديد الوحش محرم قال لا (م)

میں نے حضرت سے کہا وحشیوں کے گوشت کے متعلق جو کسی کو ہدیۃً بھیجے اور وہ نہ بتائے کہ یہ شکار ہے اور اس نے حکم بھی نہیں دیا آیا وہ اسے کھائے فرمایا نہیں۔ میں نے پوچھا آیا محرم وحشی جانور کا گوشت کھائے فرمایا نہیں

- قلت لأبي عبد الله عليه السلام الصيد يكون عند الرجل من الوحش في أهله أو من الطير يحرم وهو في منزله قال لا بأس لا يضره (حسن)

میں نے کہا ایک شخص کے اہل کے پاس وحشی جانور کا گوشت ہے یا پرندہ کا ہے اور وہ اپنے گھر میں ہو تو کھائے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں

- قال أبو عبد الله عليه السلام ما وطئته أو وطئه بعيرك وأنت محرم فعليك فداؤه وقال اعلم أنه ليس عليك فداء شيء أتيته وأنت جاهل به وأنت محرم في حجك ولا في عمرتك إلا الصيد فإن عليك فيه الفداء بجهالة كان أو بعمد (م)

فرمایا جس گھاس کو تو روندے یا تیرا اونٹ بحالت احرام تو تجھ پر اس کا کفارہ ہے اور فرمایا جان لے کہ تیرے اوپر کوئی کفارہ نہیں اگر نادانستگی میں ہو جبکہ حج کا احرام ہو اور نہ تیرے عمرہ میں مگر شکار کہ اس پر تو کفارہ ہو ہی گا چاہے جہالت سے ہو یا عمداً

- قال قال أمير المؤمنين عليه السلام في المحرم يصيب الصيد فيدميه ثم يرسله قال عليه جزاؤه (حسن)

فرمایا امیرالمومنین نے اگر بحالت احرام شکار کرے اور وہ خون آلود ہو کے بدن سے نکل رہا ہو اور اس کو یونہی چھوڑ دے تو اس کو کفارہ دینا

باب ۱۰۹

بحالت احرام شکار یا مردار کی طرف مضطر ہونا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سألتہ عن المحرم یضطر فیجد المیتۃ والصید ایھما یاکل قال یاکل من الصید اما یحب ان یاکل من مالہ قلت بلی قال اما علیہ الفداء فلیاکل ولیفدہ (حسن)

میں نے پوچھا محرم اگر مضطر ہو اور وہ مردار یا شکار پالے تو ان میں سے کونسا کھائے فرمایا شکار کھائے کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اس کا کھانا اپنے مال سے ہو میں نے کہا بے شک فرمایا اس پر فدیہ ہوگا پس کھائے اور فدیہ دے

۲۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المضطر الی المیتۃ وھو یجد الصید قال یاکل الصید قلت ان اللہ قد احل لہ المیتۃ اذا اضطر الیھا ولم یجد لہ الصید قال تاکل من مالک احب الیک او میتۃ قلت من مالی قال ھو مالک لان علیک فداءہ قلت فان لم یکن عندی مال قال تقضیہ اذا رجعت الی مالک (موثق)

میں نے پوچھا اس مضطر کے متعلق جو مردار کھانے پر مجبور ہو اور اسے شکار بھی ملتا ہو فرمایا تو پھر شکار ہی کھائے۔ میں نے کہا اللہ نے حلال کر دیا ہے مردار کو جب مضطر ہو اور شکار کو حلال نہیں کیا فرمایا یہ بتاؤ تم کو اپنے مال سے کھانا پسند ہوگا یا مردار کھانا میں نے کہا اپنے مال سے کھانا فرمایا جب تم نے فدیہ دے دیا تو وہ تمہارا ہی مال ہو گیا اور اگر نہ ہو تو اسے دے دینا جب تم اپنے مال کی طرف لوٹ آؤ

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل اضطر الی میتۃ وصید وھو محرم قال یاکل الصید ویفدی (ح)

فرمایا جو مردار اور شکار کھانے کی طرف مضطر ہو وہ شکار کھائے اور فدیہ دیدے

باب ۱۱۰

محرم کا شکار کرنا اور فدیہ دینا

۱۔ قال یفدی المحرم فداء الصید من حیث اصابہ (حسن)

محرم کو شکار کا فدیہ دینا ہوگا چاہے کسی صورت سے شکار ہو

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من وجب علیہ ھدی فی احرامہ فلہ ان ینحرہ حیث شاء الا فداء الصید فان اللہ عز وجل یقول ھدیا بالغ الکعبۃ

فرمایا جس پر ہدی واجب ہوئی ہو احرام میں تو وہ جیسے کہ فدیہ میں جس طرح چاہے نحر کرے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہدی کعبہ کو پہنچنے والی ہو

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من وجب علیہ فداء

فرمایا جس پر فدیہ شکار واجب ہو

صيد وصاده وهو محرم فان كان حاجاً نحر هديه الذي يجب عليه بمنى وان كان معتمراً نحره بمكة قبالة الكعبة ۔

دری لیکن اس نے احرام میں شکار کیا ہو تو اگر وہ احرام حج تھا تو منیٰ میں قربانی کرے اور اگر احرام عمرہ تھا تو مکہ میں کعبہ کے مقابل قربانی کرے

۳ ۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال في المحرم اذا اصاب صيداً فوجب عليه الفداء فعليه ان ينحره ان كان في الحج بمنى حيث ينحر الناس فان كان في عمرة نحره بمكة وان شاء تركه الى ان يقدم فيشتريه فانه يجزي عنه (ض)

فرمایا اگر محرم شکار کرے تو اس پر فدیہ دینا واجب ہے اگر اسے حج کرنا تھا تو قربانی کو نحر کرے منیٰ میں جہاں پر لوگ کرتے ہیں اور اگر عمرہ کرنا تھا تو مکہ میں قربانی کرے اور اگر چاہے تو اس کو مکہ یا منیٰ میں خرید کے نحر کرے کہ یہ اس کے لئے کافی ہوگا

باب ۱۱۱

وحشی جانور کے شکار کا کفارہ

۱ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن محرم اصاب نعامة او حمار وحش قال عليه بدنة قلت فان لم يقدر على بدنة قال فليطعم ستين مسكيناً قلت فان لم يقدر على ان يتصدق قال فليصم ثمانية عشر يوماً والصدقة مد على كل مسكين قال وسألته عن محرم اصاب بقرة قال عليه بقرة قلت فان لم يقدر على بقرة قال فليطعم ثلاثين مسكيناً قلت فان لم يقدر قال فليصم تسعة ايام قلت فان اصاب ظبياً قال عليه شاة قلت فان لم يقدر قال فاطعام عشرة مساكين فان لم يقدر على ما يتصدق به فعليه صيام ثلثة ايام (ض)

میں نے کہا اگر کسی محرم نے شتر مرغ یا وحشی گدھا شکار کیا ہو فرمایا اس پر بدنہ ہے میں نے کہا اگر وہ بدنہ کی قدرت نہ رکھتا ہو فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو فرمایا تو اٹھارہ دن روزہ رکھے اور صدقہ ہر مسکین کے لئے ایک مد ہے میں نے کہا اگر گائے ماری ہے فرمایا تو اس کا کفارہ گائے ہے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو فرمایا تو تیس مسکینوں کو کھانا کھلائے میں نے کہا اگر اس پر قادر نہ ہو فرمایا تو نو دن روزہ رکھے اور اگر ہرن مارے تو اس کا کفارہ ایک بکری ہے اگر یہ نہ کر سکے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو تین روزے رکھے

۲ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يكون عليه بدنة واجبة في فداء قال اذا لم يجد بدنة فسبع شياه فان لم يقدر صام ثمانية عشر يوماً (مختلف فیہ)

فرمایا اگر کسی پر ایک بدنہ دینا واجب ہو فدیہ میں تو اگر بدنہ نہ ملے تو سات بکریاں ذبح کرے اور اگر اس پر قادر نہ ہو تو اٹھارہ روزے رکھے

۳ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله عزوجل

فرمایا حضرت نے کہ ۔۔۔ قول خدا کے متعلق

یا اسکی برابر روزے فرمایا ہدی کی قیمت کی برابر طعام دیا جائے اور ہر روزہ ایک دن کا ایک مد کے بدلے میں رکھا جائے اور اگر مدّ کی تعداد دو ماہ کے روزوں سے زیادہ ہو جائے تو اس سے زیادہ روزہ نہیں رکھے گا

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له المحرم يقتل نعامة قال عليه بدنة من الابل قلت يقتل حمار وحش قال عليه بدنة قلت فالبقرة قال بقرة (م)

فرمایا محرم اگر شتر مرغ کو قتل کرے تو کفارہ اونٹ کا بدنہ ہے اور اگر جنگلی گدھا مارے تو اس پر ایک بدنہ ہے اور اگر گائے مارے تو کفارہ گائے ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی محرم قتل نعامة قال عليه بدنة فان لم يجد فاطعام ستين مسكينا و قال اذا كان قيمة البدنة اكثر من اطعام ستين مسكينا لم يزد على اطعام ستين مسكينا وان كان قيمة البدنة اقل من اطعام ستين مسكينا لم يكن عليه الا قيمة البدنة (م)

فرمایا جو کوئی شتر مرغ کو مار ڈالے تو اس پر ایک بدنہ ہے اگر بدنہ نہ ملے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا دینا اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھانے سے زیادہ ہو تو ساٹھ آدمیوں سے زیادہ نہ کھلائے اور اگر بدنہ کی قیمت ساٹھ مسکینوں کے کھلانے سے کم ہو تو اس پر بدنہ ہی کی قیمت ہوگی

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی محرم رمی ظبیا فاصابه فی یده فعرج منها فقال ان كان الظبی مشی علیها ورعی فعلیه ربع قیمته وان كان ذهب علی وجهه فلم يدر ما صنع فعليه الفداء لانه لا يدري لعله قد هلك (ح)

فرمایا اگر کوئی محرم ہرن کو تیر مارے اور اسکی ٹانگ زخمی ہو جائے اور وہ لنگڑانے لگے اگر وہ زمین پر چلتا اور چرتا ہے تو اس پر ہرن کی چوتھائی قیمت ہے اگر وہ غائب ہو اور پتہ نہ چلے کہ اس کا کیا حشر ہوا تو اس کو فدیہ دینا لازم ہوگا کیونکہ وہ نہیں جانتا شاید وہ مر ہی گیا ہو

۷۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل قتل ثعلبا قال عليه دم قلت فارنبا قال مثل ما على الثعلب (ح)

اگر کوئی محرم لومڑی کو مار ڈالے تو اسے قربانی دینا ہوگی اور خرگوش کا کفارہ لومڑی کا سا کفارہ ہے

۸۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اليربوع والقنفذ والضب اذا اصابه المحرم فعليه جدي والجدي خير منه وانما جعل عليه هذا كي ينكل عن صيد غيره (ض)

فرمایا سیہی اور گوہ کو اگر محرم زخمی کر دے تو کفارہ ایک بھیڑ ہے۔ اور یہ اس لئے ہے کہ وہ ان کے علاوہ اور جانوروں کے شکار سے باز رہے

۹۔ قال اذا اصاب المحرم الصيد ولم يجد ما يكفر من موضعه الذي اصابه فيه الصيد قوم جزاؤه من النعم دراهم ثم قومت الدراهم طعاما لكل مسكين نصف صاع فان لم يقدر على الطعام صام لكل نصف صاع يوما (ض)

اگر محرم شکار کرے اور اس مقام پر کوئی چیز کفارہ دینے کے لئے نہ ہو تو درہموں میں اسکی قیمت کا تخمینہ کرے اور پھر درہموں کے لحاظ سے مساکین کو کھانا دے کہ ہر مسکین کو نصف صاع مل جائے اگر کھانا دینے کی استطاعت نہ ہو تو ہر نصف صاع کے بدلے ایک دن کا روزہ رکھے

۱۰۔ عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن رجل اصاب بيض نعامة وهو محرم قال يرسل الفحل في الابل على عدد البيض قلت فان البيض يفسد كله ويصلح كله قال ما ينتج من الهدي فهو هدي بالغ الكعبة وان لم ينتج فليس عليه شيء فمن لم يجد ابلاً فعليه لكل بيضة شاة فان لم يجد فالصدقة على عشرة مساكين لكل مسكين مد فان لم يقدر فصيام ثلاثة ايام (م)

میں نے کہا اگر ایک شخص شتر مرغ کے انڈے توڑ دے درانحالیکہ محرم ہو فرمایا جتنے انڈے توڑے ہوں اتنی ہی بار اونٹ کو اونٹنی پر چھوڑے۔ میں نے کہا انڈے سب کے سب گندے بھی ہو جاتے ہیں اور اچھے بھی رہتے ہیں فرمایا جو ہدی سے بچے پیدا ہوں وہ قربانی کے لئے کعبہ پہنچائے جائیں گے اور اگر اونٹ نہ ملے تو ہر ایک انڈے کے بدلے ایک بکری کی قربانی دینی ہوگی اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو صدقہ دے دس مسکینوں کو ہر مسکین کو ایک مد اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو تین دن روزہ رکھے

۱۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال سألته عن رجل اشترى لرجل محرم بيض نعامة فاكل المحرم قال على الذي اشتراه للمحرم فداء وعلى المحرم فداء قلت وما عليهما قال على المحل جزاء قيمة البيض لكل بيضة درهم وعلى المحرم الجزاء لكل بيضة شاة (ض)

میں نے کہا ایک شخص نے مرد محرم کے لئے شتر مرغ کے انڈے خریدے اور محرم ان کو کھا گیا فرمایا دونوں پر فدیہ ہے۔ خریدنے والے پر ہر انڈے کی قیمت ایک درہم ہے اور محرم پر ہر انڈے کے بدلے ایک بکری۔

۱۲۔ عن ابي عبيدة مثله

ابو عبیدہ نے بھی یہ حدیث نقل کی ہے

۱۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل مر وهو محرم فاخذ ظبية فاحتلبها وشرب لبنها قال عليه دم وجزاء في الحرم (ض)

اگر ایک شخص بحالت احرام کسی طرف سے گزرے اور ہرنی کو پکڑ کر اسے دوہے اور اس کا دودھ پی لے تو اس کو قربانی کرنا ہوگی اور یہ بدلہ حرم میں دیا جائے گا۔

۱۴۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن محرم كسر قرني ظبي قال يجب عليه الفداء قال قلت فان كسر يديه و لم يرع فعليه دم شاة (مجهول)

اگر کوئی محرم ہرن کا سینگ توڑ دے تو اسے فدیہ دینا ہوگا اور اگر پانگ توڑ دے اور وہ چرے نہیں تو ایک بکرے کی قربانی ہے

باب ۱۱۲

پرندوں اور انڈوں کا کفارہ

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المحرم اذا اصاب حمامة ففيها شاة وان قتل فراخه ففيه حمل وان وطئ البيض فعليه درهم

فرمایا اگر محرم کبوتری کو مارے تو کفارہ ایک بکری ہے اور اگر چوزہ کو قتل کرے تو بھیڑ کا بچہ جو چار ماہ کا ہو اور اگر انڈے کو کچل دے تو کفارہ ایک درہم ہے

عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی الحمامة و
اشباهها اذا قتلها المحرم شاة وان کان فراخا فعدلها
من الحملان وقال فی رجل وطئ بیض نعامة ففدغها وهو
محرم فقال قضی فیه علی علیه السلام ان یرسل الفحل
علی مثل عدد البیض من الابل فما لقح وسلم حتی ینتج کان
النتاج هدیاً بالغ الکعبة (مجهول)

- عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا قتل المحرم
قطاة فعلیه حمل قد فطم من اللبن ورعی من الشجر (ح)

۷ - سألته عن محرم وطئ بیض قطاة فشدخه قال
یرسل الفحل فی عدد البیض من الغنم کما یرسل الفحل
فی عدد البیض من النعام فی الابل (ح)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی کتاب علی علیه
السلام فی بیض القطاة بکارة من الغنم اذا اصابه
المحرم مثل ما فی بیض النعام بکارة من الابل (ح)

- سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل قتل
فرخاً وهو محرم فی غیر الحرم قال علیه حمل ولیس علیه
قیمته لانه لیس فی الحرم (ح)

- سألت ابا عبد الله علیه السلام عن قیمة ما فی القمری
والدبسی والسمانی والعصفور والبلبل فقال قیمته فان اصابه
وهو محرم بالحرم فقیمتان لیس علیه فیه دم (مجهول)

۸ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی القبرة والعصفور
والصعوة یقتلهم قال علیه مد من طعام لکل واحد (مرسل)

۹ - عن ابی جعفر علیه السلام قال فی کتاب امیر المؤمنین
علیه السلام من اصاب قطاة او حجلة او دراجة او
نظیرهن فعلیه دم (مجهول)

۱۰ - قلت لابی عبد الله علیه السلام رجل اصاب طیرین
واحد من حمام الحرم والآخر من حمام غیر الحرم قال یشتری

فرمایا کبوتر اور اسکی مثل کے مار ڈالنے کا کفارہ محرم پر ایک بکری ہے
اور اگر بچے مار ڈالے ہیں تو ان کی برابر دنبہ بھیڑ کے بچے ہونگے
اگر شتر مرغ کے انڈے کچل کر بحالت احرام توڑ دے تو حضرت
علی نے فرمایا کہ انڈوں کی تعداد کے مطابق نر اونٹ کو اونٹنی پر
چھوڑے تاکہ وہ گابھن ہو لیں اس سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ ہدی
کی صورت میں کعبہ لیجایا جائے گا

فرمایا اگر محرم تیتر مار ڈالے تو اس پر بھیڑ کا اتنا بڑا بچہ ہے
جس کا دودھ چھوٹ گیا ہو اور جو گھاس چرنے لگا ہو

میں نے کہا اگر محرم تیتر کے انڈے کچل ڈالے فرمایا انڈوں کی تعداد
کے مطابق بکری پر اسی طرح چھوڑے جیسے شتر مرغ کے انڈوں
کے کفارہ میں اونٹ کو چھوڑتا۔

مضمون وہی ہے جو اوپر ہے

اگر محرم حرم کے علاوہ پرندہ کا بچہ مار ڈالے تو اس پر ایک
بھیڑ کا کفارہ ہے قیمت اسکی نہیں کیونکہ وہ حرم میں نہیں -

میں نے پوچھا قمری - بٹیر - تیتر چڑیا اور بلبل کی قیمت متعلق
فرمایا اگر محرم نے حرم میں مارا ہے تو دوگنی قیمت دینی ہوگی -
قربانی نہیں

فرمایا اگر کوئی چنڈول - چڑیا یا ممولا مار ڈالے تو ہر ایک کے بدلے
ایک مد طعام دے

کتاب امیر المومنین میں ہے جو کوئی قطاۃ (تیتر کی ایک قسم) حجلہ (ایک
پرندہ) اور بڑا تیتر اور انکی مثل اور پرندے مارے پر قربانی کرنی
ہوگی

میں نے کہا ایک شخص نے دو پرندے مارے ایک کبوتر حرم کا اور
دوسرا غیر حرم کا فرمایا

بقيمة الذي من حمام الحرم قمحاً فيطعمه حمام الحرم ويتصدق بجزاء الآخر (ع)

حرم کے کبوتر کی قیمت کا گیہوں خریدے اور وہ حرم کے کبوتروں کو کھلائے اور دوسرے کبوتر کی قیمت کا صدقہ دے

باب ۱۱۳

چند آدمیوں کا مل کر شکار کرنا

۱۔ قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن رجلين اصابا صيداً وهما محرمان الجزاء بينهما او على كل واحد منهما قال لا بل عليهما ان يجزي كل واحد منهما الصيد قلت ان بعض اصحابنا سألني عن ذلك فلم ادر ما عليه فقال اذا اصبتم مثل هذا فلم تدروا فعليكم بالاحتياط حتى تسألوا عنه فتعلموا (حسن)

میں نے کہا اگر دو شخص مل کر شکار کریں تو کفارہ دونوں کو دینا ہوگا یا ایک کو فرمایا دونوں میں سے ہر ایک کو دینا ہوگا۔ میں نے کہا بعض لوگ ایسے مسائل پوچھا کرتے ہیں اور ہم جواب نہیں جانتے فرمایا احتیاط سے کام لو اور بے پوچھے نہ بتاؤ

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اجتمع قوم على صيد وهم محرمون في صيده او اكلوا منه فعلى كل واحد منهم قيمته (حسن)

فرمایا اگر چند آدمی بحالت احرام مل کر شکار کریں یا اس کا گوشت کھائیں تو ان میں سے ہر ایک کو اس کی قیمت دینا ہوگی

۳۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام صيداً اكله قوم محرمون قال عليهم شاة شاة وليس على الذي ذبحه الا شاة (مجہول)

اگر چند محرم ایک شکار کو کھائیں تو ان سب پر ایک ایک بکری ہے اور ذبح کرنے والے پر ایک سے زیادہ نہیں

۴۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن قوم اشتروا صيداً فقالت رفيقة لهم اجعلوا لي فيه بدرهم فجعلوا لها فقال على كل انسان منهم فداء (ض)

میں نے کہا ایک شکار کو بہت سے لوگوں نے کھایا ہے۔ ان کی ایک ساتھی عورت نے کہا اس میں سے ایک درہم کا مجھے دیدو۔ فرمایا ان میں سے ہر ایک کو ایک بکری کی قربانی کرنا ہوگی

۵۔ عن ابي ولاد الحناط قال خرجنا ستة نفر من اصحابنا الى مكة فاوقدنا ناراً عظيمة في بعض المنازل اردنا ان نطرح عليها لحماً نكبه وكنا محرمين فمر بنا طائر صاف قال حمامة او شبهها فاحترقت جناحاه فسقط في النار فمات فاغتممنا لذلك فدخلت على ابي عبد الله عليه السلام بمكة فاخبرته وسألته فقال عليكم فداء واحد

اولاد حناط نے بیان کیا کہ ہم چھ آدمی مکہ کو چلے راستہ میں ایک جگہ ہم نے آگ روشن کی تاکہ اس پر ایک گوشت کو ڈالیں اور ہم سب محرم تھے ایک پرندہ اڑتا ہوا آیا کبوتر یا اس جیسا اس کے دونوں بازو جل گئے اور وہ آگ میں گر کر مر گیا ہم کو صدمہ ہوا میں نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا فرمایا تم سب پر صرف ایک فدیہ ہے

دم شاة تشترکون فیه جمیعا لان ذلک کان منکم علی غیر تعمد ولو کان ذلک منکم تعمدا لیقع فیه الصید وقع لزمت کل رجل منکم دم شاة قال ابو ولاد وکان ذلک منا قبل ان ندخل الحرم (م)

ایک بکری سب کے اشتراک سے یہ اس لیے ہے کہ بغیر ارادہ ایسا ہوا اور اگر ارادۃً ایسا ہوتا تو تم میں سے ہر ایک کو ایک بکری دینا ہوتی ابو ولاد نے کہا یہ واقعہ ہمارے حرم میں داخل ہونے سے پہلے ہوا تھا۔

۴۔ سئلت فی محرمین اصابا صیدا فقال علی کل واحد منهما الفداء (م)

میں نے کہا دو احرام والوں نے شکار کیا فرمایا ان میں سے ہر ایک پر فدیہ ہے۔

باب ۱۱۴
خشکی اور تری کے جانوروں کے شکار میں فرق

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا باس بان یصید المحرم السمک ویاکل مالحه الذی یاکلون وفصل ما بینهما کل طیر یکون فی الآجام یبیض فی البر ویفرخ فی البر فهو من صید البر وما کان من صید البر یکون فی البر ویبیض فی البحر ویفرخ فی البحر فهو من صید البحر (مرسل)

فرمایا کوئی مضائقہ نہیں اگر محرم مچھلی کا شکار کرے اور وہ جو اسے کھانے کے ہیں وہ کھائے اور جدائی بیان کی بری اور بحری جانوروں میں ہر وہ پرندہ جو جنگل میں رہے اور خشکی میں انڈے بچے دے وہ خشکی کا شکار کہلائے گا اور جو خشکی میں پایا جائے مگر انڈے بچے دریا میں دے تو وہ شکار دریائی ہوگا

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کل شیء یکون اصله فی البحر ویکون فی البر والبحر فلا ینبغی للمحرم ان یقتله فان قتله فعلیه الجزاء کما قال الله عز وجل (حسن)

جس جانور کی اصل دریا میں ہو لیکن وہ خشکی اور تری دونوں میں رہتا ہو تو محرم کو چاہیے کہ اسے قتل نہ کرے اور اگر مار دے گا تو اس پر بحکم خدا بدلہ دینا ہوگا

۳۔ قال سالته عن محرم قتل جرادة قال کف من طعام وان کان کثیرا فعلیه دم شاة (ض)

عن ابی عبد الله علیه السلام فی محرم قتل جرادة قال یطعم تمرة والتمرة خیر من جرادة (مرسل)

فرمایا اگر محرم ایک ٹڈی کو مار ڈالے تو ایک چھوارہ کسی کو کھلائے اور چھوارا ٹڈی سے بہتر ہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اعلم ان ما وطئت من الدبا او وطئه بعیرک فعلیک فداؤه (حسن)

فرمایا اگر تم نے ٹڈی کے بچے کو کچل دیا یا تمہارے اونٹ نے پامال کر دیا ہو تو تم پر اس کا فدیہ دینا ہے

۶۔ عن ابی جعفر علیه السلام قال مر علی علی قوم یاکلون جرادا فقال سبحان الله انتم محرمون انما هو

فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام کچھ لوگوں کی طرف سے گزرے جو بحالت احرام ٹڈیاں کھا رہے تھے فرمایا سبحان اللہ تم محرم ہو یہ تو

صید البحر فقال لهم اجعلوه فی الماء اذا (ض)

۷- قال المحرم ینکب الجراد اذا کان علی الطریق فان لم یجد بداً فقتل فلا شیٔ علیہ (ض)

۸- قال سئلتہ عن الجراد یدخل متاع القوم فیدوسونہ من غیر تعمد لقتلہ او یمرون بہ فی الطریق فیطاؤنہ قال ان وجدت معدلاً فاعدل عنہ فان قتلہ غیر متعمد فلا باس (موثق)

۹- قال لا یاکل المحرم طیر الماء (مرسل)

دریائی شکار ہے ان کو پانی میں ڈال دو
فرمایا محرم جب راستہ میں ٹڈیاں پائے تو انہیں ہٹا دے اور اگر چارہ کار نہ ہو تو مار ڈالے اس پر کوئی کفارہ نہ ہوگا
میں نے کہا اگر لوگوں کے سامان میں ٹڈیاں ہوں اور انہوں نے ان کو بغیر ارادہ قتل کچل دیا ہو یا راہ میں ان کو پامال کر دیں فرمایا اگر ان سے بچا جا سکے تو بچ جاؤ ورنہ ان کے قتل میں کوئی مضائقہ نہیں
فرمایا محرم آبی پرندہ نہ کھائے۔

باب ۱۱۵
محرم کا کئی بار شکار کرنا

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المحرم یصید الطیر قال علیہ الکفارۃ فی کل ما اصاب (حسن)

اگر محرم بار بار شکار کرے تو ہر بار اسے کفارہ دینا ہوگا

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی محرم اصاب صیداً قال علیہ الکفارۃ قال فان اصاب آخر فلیس علیہ کفارۃ وھو ممن قال اللہ عزوجل ومن عاد فینتقم اللہ منہ قال ابن ابی عمیر عن بعض اصحابہ اذا اصاب المحرم الصید خطاءً فعلیہ ابداً فی کل ما اصاب الکفارۃ واذا اصابہ متعمداً فان علیہ الکفارۃ فان عاد فاصاب ثانیاً متعمداً فلیس علیہ الکفارۃ وھو ممن قال اللہ عزوجل ومن عاد فینتقم اللہ منہ (حسن)

فرمایا جو محرم شکار کرے اس پر کفارہ ہے اور اگر دوبارہ کرے تو اس پر کفارہ نہیں اور وہ ان میں سے ہے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے اور جو دوبارہ کرے تو اللہ اس سے انتقام لے گا۔ ابن ابی عمیر حضرت کے بعض اصحاب سے روایت کی ہے کہ غلطی سے محرم شکار کرے تو ہمیشہ جب شکار کرے گا اس پر کفارہ ہوگا اور اگر عمداً کرے گا تو کفارہ ہوگا اور اگر دوبارہ عمداً اعادہ کرے گا تو اس پر کفارہ نہیں بلکہ وہ موافق قول باری تعالیٰ ان لوگوں میں سے ہوگا جن سے اللہ انتقام لے گا

باب ۱۱۶
حرم میں شکار کرنا

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان قتل المحرم

فرمایا حضرت نے اگر محرم قتل کرے

حمامة فی الحرم فعلیه شاة وثمن الحمامة درهم او شبهه یتصدق به او یطعمه حمام مکه فان قتلها فی الحرم ولیس بمحرم فعلیه ثمنها (حسن)

کبوتر کو حرم میں تو اس کا کفارہ بکری ہے اور کبوتر کی قیمت ایک درہم یا اس کی مثل تصدق کرے یا دانہ کھلائے حرم کے کبوتروں کو اور اگر قتل کیا ہے حرم میں اور محرم نہیں ہے تو تو اس کی قیمت دینا ہوگی

۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئل عن رجل کل بیض حمام الحرم وهو محرم قال علیه لکل بیضة دم وعلیه ثمنها سدس او ربع الدرهم الوهم من صالح ثم قال ان الدماء لزمته لاکله وهو محرم وان الجزاء لزمه لاخذه بیض حمام الحرم (ض)

پوچھا گیا اس شخص کے بارہ میں جس نے حرم کے کبوتر کے انڈے کھالئے ہوں فرمایا اس کو ہر انڈے کے بدلے قربانی دینا ہوگی اور اس کو دینا ہوگا چھٹا یا چوتھائی حصہ درہم کا یہ راوی صالح کا وہم ہے (چھٹا یا چوتھا حصہ صالح میں ہے نہ درہم میں) پھر فرمایا قربانی لازم ہوگی جب بحالت احرام کھایا ہو اور بدلہ دینا لازم ہوگا اگر اس نے حرم کے کبوتر کا انڈا لیا ہے

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام عن رجل محرم مر وهو فی الحرم فاخذ عنق ظبیة فاحتلبها وشرب قال علیه دم وجزاء فی الحرم ثمن اللبن (ض)

اگر محرم حرم میں ہرنی کو پکڑ کر اس کا دودھ دوہ کر پی لے تو اس پر قربانی ہے اور دودھ کی قیمت حرم میں دینی ہے

۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال ان اصبت الصید وانت حرام فی الحرم فالفداء مضاعف علیک وان اصبته وانت حلال فی الحرم فقیمه واحدة وان اصبته وانت حرام فی الحل فانما علیک فدیة واحدة (حسن)

فرمایا اگر بحالت احرام حرم میں شکار کیا ہے تو فدیہ دوگنا دینا ہوگا اور اگر محل ہو کر حرم میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا اور اگر بحالت احرام مقام حل میں شکار کیا ہے تو ایک فدیہ ہوگا

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال انما یکون الجزاء مضاعفا فیما دون البدنة حتی یبلغ البدنة فاذا بلغ البدنة فلا تضاعف لانه اعظم ما یکون قال الله عزوجل من یعظم شعائر الله فانها من تقوی القلوب (مرسل)

فرمایا بدلہ دوگنا ہوگا جبکہ کفارہ بدنہ تک نہ پہنچے اور جب پہنچ جائے تو دوگنا نہ ہوگا کیونکہ یہ سب سے بڑا کفارہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو شعائر اللہ کی تعظیم کرے تو یہ نشان ہوگا اس کے دلی تقوے کا (اور بدنہ شعائر اللہ میں سے ہے)

۶ - عن ابی جعفر علیه السلام قال قلت له محرم قتل طیرا فیما بین الصفا والمروة عمدا قال علیه الفداء والجزاء ویعزر قال قلت له فان فعله فی الکعبة قال علیه الفداء والجزاء ویضرب دون الحد ویقام للناس کی ینکل غیره (حسن)

میں نے کہا اگر کوئی پرندہ کو عمداً صفا و مروہ کے درمیان قتل کرے فرمایا اس پر فدیہ بھی ہے۔ قیمت بھی اور سزا بھی میں نے کہا اگر کعبہ میں ایسا کرے فرمایا اس پر فدیہ بھی۔ اس کی قیمت بھی اور اس پر حد شرعی جاری کی جائے گی لوگوں کے سامنے تاکہ پھر کوئی ایسا نہ کرے۔

باب ۱۱۷

نوادر

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل لیبلونکم اللہ بشئی من الصید تنالہ ایدیکم و رماحکم قال حشرت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ فی عمرۃ الحدیبیۃ الوحوش حتی نالتھا ایدیھم و رماحھم (حسن)

فرمایا اس قول باری تعالیٰ کے متعلق "وہ تم کو آزمائے گا کچھ اس شکار کے متعلق جیسے تمہارے ہاتھ اور نیزے پالیں" فرمایا کہ عمرۂ حدیبیہ کے وقت وحشی جانور حضرت رسولخدا کے پاس اس طرح جمع ہو گئے تھے کہ وہ ہاتھوں سے پکڑ سکتے تھے اور نیزوں سے مار سکتے تھے

۲ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل یا ایھا الذین آمنوا لیبلونکم اللہ بشئی من الصید تنالہ ایدیکم و رماحکم قال حشر علیھم الصید فی کل مکان حتی دنا منھم لیبلوھم اللہ بہ (حسن)

اس آیت کے متعلق پوچھا لیبلونکم اللہ الخ

فرمایا ہر طرف سے ان کے گرد وحشی جانور جمع ہو گئے تھے تاکہ اس وجہ سے اللہ ان کا امتحان لے

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سالتہ عن قول اللہ عز وجل ذوا عدل منکم قال العدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ والامام من بعدہ قال ھذا اما خطا بہ الکتاب (حسن)

فرمایا آیہ ذوا عدل منکم کے متعلق کہ عدل سے مراد رسول اللہ ہیں اور ان کے بعد امام۔ فرمایا اس میں کاتب کی غلطی ہے (یعنی اصل صورت یہ ہے ذو عدل منکم نہ کہ ذوا عدل)

۴ - قال فی قولہ تعالیٰ تنالہ ایدیکم و رماحکم قال ما تنالہ الایدی البیض والفراخ و تنالہ الرماح فھو ما لا تصل الیہ الایدی (مرفوع)

آیہ تنالہ ایدیکم و رماحکم کے متعلق فرمایا کہ تنالہ الایدی سے مراد ہے جن چیزوں کو ہاتھ سے پکڑ سکتے ہوں جیسے انڈے اور بچے اور رماحکم سے مراد ہے وہ شکار جو ہاتھ سے نہ پکڑا جا سکے

۵ - سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن قول اللہ عز وجل یحکم بہ ذوا عدل منکم قال العدل رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ والامام من بعدہ ثم قال ھذا مما اخطات بہ الکتاب

آیہ یحکم بہ ذوا عدل منکم کے متعلق فرمایا کہ عدل رسول اللہ ہیں اور ان کے بعد امام پھر فرمایا یہ آیت منجملہ ان آیتوں کے ہے جن میں لکھنے والا نے خطا کی ہے

۶ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل و من عاد فینتقم اللہ قال ان رجلا انطلق و ھو محرم فاخذ ثعلبا فجعل یقرب النار الی وجھہ و جعل الثعلب یصیح و یحدث من استہ و جعل اصحابہ ینھونہ عما یصنع

فرمایا اس آیت کے متعلق فمن عاد الخ کہ ایک شخص نے لومڑی کو پکڑ کر آگ سے اس کا منہ جھلس دیا لومڑی چیخ چلا رہی تھی اور اس کا بحیثیت سے پاخانہ نکل رہا تھا۔ اس شخص کے ساتھی ایسا کرنے سے منع کر رہے تھے

ثم انسلة بعد ذلك فبينما الرجل نايم جاءته حية فدخلت في فيه فلم تدعه حتى جعل يحدث كما يحدث الثعلب ثم خلت عنه (ن)

اس کے بعد اسے چھوڑ دیا پس جبکہ یہ شخص سو رہا تھا ایک سانپ آیا اور اس کے منہ میں گھس گیا یہاں تک کہ اس کا پاخانہ نکل گیا جس طرح لومڑی بگ جھری تھی اس کے بعد سانپ نے اسے چھوڑ دیا۔

- سئلت اباعبد الله علیہ السلام عن رجل اکل من لحم صید لایدری ماھو وھو محرم قال علیہ دم مثلہ (مرفوع)

میں نے پوچھا ایک شخص محرم نے شکار کا گوشت کھا لیا اور وہ نہ جانتا تھا کہ ایسا نہ کرنا چاہیے فرمایا اس کو قربانی دینا ہوگی جانور کے لحاظ سے

- عن ابی عبد الله علیہ السلام قال سئلتہ عن رجل نضی حجہ ثم اقبل حتی اذا خرج من الحرم استقبلہ صید قریب من الحرم والصید متوجہ الی الحرم فرماہ فقتلہ ما علیہ فی ذلک قال فدیۃ علی نحوہ (حسن)

سوال کیا ایک شخص ارکان حج ادا کر کے چلا ناگاہ ایک شکار حرم کی طرف جاتا ہوا ملا۔ اس نے تیر مار کر اسے قتل کر دیا تو اس پر کیا کفارہ ہے فرمایا اس جانور کے لحاظ سے قربانی

٩- قال سالت الرجل عن المحرم یشرب الماء من قربۃ او سقاء اتخذ من جلود الصید ھل یجوز ذلک ام لا قال یشرب من جلودھا (م)

میں نے کہا ایک محرم نے ایسی مشک یا پیالہ سے پانی پی لیا جو شکار کے چمڑے سے بنا ہوا ہے آیا یہ جائز ہے یا نہیں فرمایا پی سکتا ہے

باب ۱۱۸
حرم میں داخلہ

١- قال کنت مع ابی عبد الله علیہ السلام مزاملۃ فیما بین المکۃ والمدینۃ فلما انتھی الی الحرم نزل واغتسل واخذ نعلیہ بیدیہ ثم دخل الحرم حافیاً فصنعت مثل ما صنع فقال یا ابان من صنع مثل ما رایتنی صنعت تواضعاً لله محی الله عنہ مأۃ الف سیئۃ وکتب لہ مأۃ الف حسنۃ وبنی لہ مأۃ الف درجۃ وقضی لہ مأۃ الف حاجۃ (مجہول)

میں مدینہ سے مکہ تک حضرت کا ہم سفر تھا جب آپ حرم کے پاس پہنچے تو سواری سے اترے اور غسل کیا اور اپنے جوتے اپنے ہاتھوں میں لے اور ننگے پاؤں حرم میں داخل ہوئے۔ میں نے بھی ایسا ہی کیا پھر فرمایا اے ابان جو کوئی اس طرح کرے گا جیسا میں نے کیا ازروئے تواضع تو اللہ تعالیٰ اس کے ایک لاکھ گناہ محو کرے گا اور اس کے نام ایک لاکھ نیکیاں لکھے گا اور ایک لاکھ درجات عطا کرے گا اور ایک لاکھ حاجتیں بر لائے گا

٢- قال زاملت ابا جعفر علیہ السلام فیما بین مکۃ والمدینۃ فلما انتھی الی الحرم اغتسل واخذ نعلیہ بیدیہ ثم مشی فی الحرم ساعۃ (مجہول)

میں مکہ اور مدینہ کے سفر میں حضرت کے ساتھ تھا جب حرم کے قریب پہنچے تو آپ نے غسل کیا اور جوتے ہاتھ میں لئے تب حرم میں داخل ہوئے۔

۳ ۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام اذا دخلت الحرم فتناول من الاذخر فامضغہ وکان یامر ام فروۃ بذلک (ح)

فرمایا جب تم حرم میں داخل ہو تو اذخر گھاس لے کر چباؤ ۔ ام فروہ کو ایسا ہی حکم دیا ہے

۴ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا دخلت الحرم فخذ من الاذخر فامضغہ قال الکلینی سالت بعض اصحابنا عن ھذا فقال یستحب ذلک لیطیب بہ الفم لتقبیل الحجر (حسن)

فرمایا جب حرم میں داخل ہو تو اذخر گھاس چباؤ کلینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں میں نے اپنے بعض اصحاب سے اس کی وجہ دریافت کی فرمایا تاکہ حجر کو بوسہ دینے کے وقت منہ خوشبودار ہو

۵ ۔ قال سألتہ عن الغسل فی الحرم قبل دخولہ او بعد دخولہ قال لا یضرک ای ذلک فعلت وان اغتسلت بمکۃ فلا باس وان اغتسلت فی بیتک حین تنزل بمکۃ فلا باس

میں نے پوچھا حرم میں داخلے کے لئے غسل قبل دا خلہ ہے یا بعد میں فرمایا اگر مکہ میں داخل ہو کر غسل کر لو تو کوئی مضائقہ نہیں اور اگر مکہ میں آکر اپنے گھر میں نہا لو تو کوئی حرج نہیں

باب ۱۱۹
حج تمتع میں قطع تلبیہ

۱ ۔ قال ابوعبد اللہ علیہ السلام اذا دخلت مکۃ وانت متمتع فنظرت الی بیوت مکۃ فاقطع التلبیۃ وحدّ بیوت مکۃ التی کانت قبل الیوم عقبۃ المدنیین وان الناس قد احدثوا بمکۃ ما لم یکن فاقطع التلبیۃ وعلیک بالتکبیر والتھلیل والتحمید والثناء علی اللہ عزوجل بما استطعت (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب حج تمتع کے ارادہ سے تم مکہ داخل ہو اور مکہ کے مکانات نظر آنے لگیں اور عقبہ المدنیین انکی حد ہے لیکن لوگوں نے جو بات نہ تھی وہ پیدا کر لی ہے پس تم تلبیہ قطع کرو اور تکبیر و تہلیل و تحمید و ثنائے الٰہی بجالاؤ جتنی زیادہ بجالا سکتے ہو

۲ ۔ قال ابوجعفر علیہ السلام اذا رایت ابیات مکۃ فاقطع التلبیۃ (حسن)

فرمایا جب تم مکہ کے گھر دیکھو تو تلبیہ بند کر دو

۳ ۔ قال المتمتع اذا نظر الی بیوت مکۃ قطع التلبیۃ (حسن)

ترجمہ اوپر ہے

۴ ۔ عن ابی الحسن الرضا علیہ السلام انہ سئل عن المتمتع متی یقطع التلبیۃ قال اذا نظر الی عراش مکۃ عقبۃ ذی طوی قلت بیوت مکۃ قال نعم

مضمون وہی ہے جو اوپر لکھا گیا

باب ۱۲۰
دخول مکہ

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام من این ادخل مکۃ و قد جئت من المدینۃ فقال ادخل من اعلیٰ مکۃ و اذا خرجت ترید المدینۃ فاخرج من اسفل مکۃ (موثق)

میں نے کہا کہ میں مکہ کدھر سے داخل ہوں مدینہ سے آتے ہوئے فرمایا آتے وقت اونچے حصہ سے اور جاتے وقت نیچے سے

۲۔ عن علی علیہ السلام اذا قدم مکۃ بدأ بمنزلہ قبل ان یطوف (حسن)

علی علیہ السلام جب مکہ آتے تو شروع کرتے اس کی منزلت کا اظہار طواف سے قبل۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان اللہ عز و جل یقول فی کتابہ و طھر بیتی للطائفین و العاکفین و الرکع السجود ینبغی للعبد ان لا یدخل مکۃ الا و ھو طاھر قد غسل عرقہ و الاذیٰ و تطھیر (مرسل)

فرمایا اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے اے ابراہیم و اسماعیل میرے گھر کو صاف ستھرا رکھو طواف کرنے والوں اعتکاف کرنے والوں اور رکوع و سجود کرنے والوں کے لئے پس بندہ کو چاہیے کہ سرزمین مکہ پر نہ داخل ہو مگر پاک و طاہر ہو کر۔ اپنے پسینہ کو دھوئے اور اپنے بدن کو پاک کرے

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا انتھیت الی الحرم ان شاء اللہ فاغتسل حین تدخلہ و ان تقدمت فاغتسل من بئر میمون او من فخ او من منزلک بمکۃ (حسن)

جب حرم کے پاس پہنچو ان شاء اللہ تو داخلہ کے وقت غسل کرو اور شہر سے باہر ہو تو بئر میمون یا مقام فخ یا مکہ کے پاس والی منزل پر سے غسل کر کے داخل ہو

۵۔ قال امرنا ابو عبد اللہ علیہ السلام ان نغتسل من فخ قبل ان ندخل مکۃ (حسن)

حضرت نے ہمیں حکم دیا غسل کرنے کا مقام فخ سے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے۔

۶۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا انتھیت الی بئر میمون او بئر عبد الصمد فاغتسل و اخلع نعلیک و امش حافیا و علیک السکینۃ و الوقار (موثق)

فرمایا جب بئر میمون یا بئر عبد الصمد پر پہنچو تو وہیں غسل کرو اور جوتے اتار کر ننگے پاؤں چلو اور سکینہ اور وقار سے چلو

۷۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قال لی ان اغتسلت بمکۃ ثم نمت قبل ان تطوف فاعد غسلک (ض)

فرمایا جب مکہ کے داخلہ کے لئے غسل کرو اور طواف سے پہلے سو جاؤ تو غسل کا اعادہ کرو

۸۔ سئلت عن الرجل یغتسل لدخول مکۃ ثم ینام فیتوضأ قبل ان یدخل ایجزیہ ذلک ام یعید قال لا یجزیہ لانہ انما دخل بوضوء (ص)

فرمایا اگر کوئی دخول مکہ کے لئے غسل کرے پھر سو جائے پھر داخلہ سے پہلے وضو کرے آیا یہ کافی ہو گا یا اعادہ غسل کرے فرمایا کافی نہیں کیونکہ اس نے وضو تو کیا ہے

۸ ۔ قال: من دخلها بسكينة غفر له ذنبه، قلت: كيف يدخلها بسكينة؟ قال: يدخلها غير متكبر ولا متجبر (حسن)

فرمایا جو مکہ میں سکینہ کے ساتھ داخل ہوگا تو اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکینہ سے کیا مراد؟ فرمایا ازراہ تکبر و تجبر داخل نہ ہو۔

۹ ۔ قال: لا يدخل مكة رجل بسكينة إلا غفر له، قلت: ما السكينة؟ قال: يتواضع (حسن)

فرمایا مکہ میں جو کوئی سکینہ سے داخل ہوگا اللہ اس کے گناہ بخش دے گا۔ میں نے کہا سکینہ کیا ہے؟ فرمایا تواضع اختیار کرے۔

باب ۱۲۱

مسجد الحرام میں داخلہ

۱ ۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال: إذا دخلت المسجد الحرام فادخله حافياً على السكينة والوقار والخشوع، وقال: من دخله بخشوع غفر الله له إن شاء الله، قلت: ما الخشوع؟ قال: السكينة، لا تدخل بتكبر، فإذا انتهيت إلى باب المسجد فقم وقل: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، بسم الله وبالله ومن الله وما شاء الله، والسلام على أنبياء الله ورسله، والسلام على رسول الله، والسلام على إبراهيم، والحمد لله رب العالمين. فإذا دخلت المسجد فارفع يديك واستقبل البيت وقل:

اللهم إني أسألك في مقامي هذا في أول مناسكي أن تقبل توبتي وأن تجاوز عن خطيئتي وتضع عني وزري، الحمد لله الذي بلغني بيته الحرام، اللهم إني أشهد أن هذا بيتك الحرام الذي جعلته مثابة للناس وأمناً مباركاً وهدى للعالمين، اللهم إني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك، جئت أطلب رحمتك وأؤم طاعتك مطيعاً لأمرك راضياً بقدرك

فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو تو ننگے پیر سکینہ و وقار و خشوع کے ساتھ ہو اور فرمایا جو اس طرح داخل ہوگا اللہ اس کو بخش دے گا۔ میں نے کہا خشوع کیا ہے؟ فرمایا سکینہ، تکبر سے اس میں نہ جاؤ۔ جب باب مسجد پر پہنچو تو کھڑے ہو کر کہو میرا سلام ہو اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت آپ پر۔ بسم اللہ و باللہ و من اللہ و ما شاء اللہ اور سلام ہو انبیاء و مرسلین خدا پر اور سلام ہو رسول اللہ پر اور سلام ہو حضرت ابراہیم پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ جب مسجد میں داخل ہو تو اپنے ہاتھ بلند کرو اور کعبہ کی طرف رخ کر کے کہو

یا اللہ میں سوال کرتا ہوں تجھ سے اس مقام میں جو میری پہلی عبادت ہے کہ میری توبہ قبول کر اور میری خطا سے درگزر اور میرے گناہوں کے بوجھ کو مجھ سے ہٹا دے۔ حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے اپنے حرمت والے گھر پہنچایا میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ تیرا صاحب حرمت گھر ہے جسے تو نے لوگوں کے لیے ثواب کی جگہ اور امن اور برکت والا اور تمام عالموں کے لیے ہدایت بنایا۔ میں تیرا بندہ اور یہ شہر تیرا شہر ہے اور یہ گھر تیرا گھر ہے میں تیری رحمت کا طالب، تیری اطاعت کا خواہشمند، تیرے حکم کا مطیع اور تیری قدر پر راضی

اسئلک مسألة المضطر الیک الخائف لعقوبتک اللّهم
تفتح لی ابواب رحمتک و تستعملنی بطاعتک و مرضاتک
روی ابوبصیر عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تقول
اذا انت علی باب المسجد بسم اللہ و باللہ و من اللہ و ما
شاء اللہ و علی ملة رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
و خیر الاسماء للہ و الحمد للہ و السلام علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ السلام علی محمد بن عبد اللہ السلام
علیک ایها النبی و رحمة اللہ و برکاتہ السلام
علی انبیاء اللہ و رسلہ السلام علی ابراهیم خلیل
الرحمن السلام علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین
السلام علینا و علی عباد اللہ الصالحین اللهم
صل علی محمد و آل محمد و بارک علی محمد و آل محمد وارحم
محمدا و آل محمد کما صلیت و بارکت و ترحمت علی
ابراهیم و آل ابراهیم انک حمید مجید اللهم
صل علی محمد و آل محمد عبدک و رسولک و علی ابراهیم
خلیلک و علی انبیائک و رسلک و سلم علیهم و سلام
علی المرسلین و الحمد للہ رب العالمین اللهم افتح لی
ابواب رحمتک و استعملنی فی طاعتک و مرضاتک
و احفظنی بحفظ الایمان ابدا ما ابقیتنی جل ثناء وجهک
الحمد للہ الذی جعلنی من وفدہ و زوارہ و جعلنی ممن
یعمر مساجدہ و جعلنی ممن یناجیه اللهم انی عبدک
و زائرک فی بیتک و علی کل مأتی حق لمن اتاہ و زارہ
و انت خیر مأتی و اکرم مزور فاسئلک یا اللہ یا رحمن
و بانک انت اللہ الذی لا اله الا انت وحدک لا شریک
لک و بانک واحد احد صمد لم تلد و لم تولد و لم یکن
لک کفوا احد و ان محمدا عبدک و رسولک صلی
اللہ علیہ و علی اهل بیته یا جواد یا کریم یا ماجد

میں تجھ سے سوال کرتا ہوں تیری طرف مضطر ہو کر اور تیرے عذاب سے
ڈر کر یا اللہ میرے لئے رحمت کے دروازے کھول دے اور مجھ سے
اپنی اطاعت اور مرضی کا عمل کرا اور ابو بصیر سے روایت ہے
کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ یوں کہے جب مسجد کے
دروازہ پر پہنچے بسم اللہ و باللہ ومن اللہ وما شاء اللہ اور ملت
رسول اللہ پر اور بہترین اسماء اللہ ہی کے لئے ہیں اور حمد بھی اللہ ہی
کے لئے ہے اور سلام ہو رسول خدا پر اور محمد بن عبد اللہ پر اور سلام
ہو آپ پر اے نبی اور اللہ کی رحمت و برکت ہو سلام ہو تمام
انبیاء و مرسلین پر سلام ہو ابراہیم خلیل پر سلام ہو مرسلین پر
اور حمد ہے اللہ کے لئے جو رب العالمین ہے اور سلام ہو
ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر یا اللہ رحمت نازل کر محمد
و آل محمد پر اور برکت نازل کر محمد و آل محمد پر اور رحم کر محمد و آل
محمد پر جیسے تو نے رحمت و برکت نازل کی ابراہیم و آل ابراہیم پر
تو حمید و مجید ہے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر وہ جو تیرے
بندے اور تیرے رسول ہیں اور ابراہیم پر جو تیرے خلیل ہیں
اور اپنے انبیاء و مرسلین پر اور سلام ہو ان سب پر اور مرسلین پر
اور حمد کا سزاوار رب العالمین ہے یا اللہ میرے لئے ابواب رحمت
کو کھول دے اور توفیق دے کہ تیری اطاعت اور مرضی کا عمل مجھ
سے صادر ہو اور ایمان کی حفاظت کے ساتھ میری حفاظت کر اور
حمد ہے اس خدا کے لئے جس نے مجھے اپنے گھر بلایا اور اس کا زائر بنایا
اور مجھے ان لوگوں میں سے قرار دیا جو مساجد کو آباد کرتے ہیں اور
مناجات کرنے والوں میں سے بنایا یا اللہ میں تیرا بندہ ہوں تیرے گھر
کا زائر ہوں اور تو ان میں سب سے بہتر ہے جس کے پاس آیا جائے
و مستحق ہے اس کا کہ بندہ تیرے پاس آئے اور تیرے گھر کی زیارت کرے
میں سوال کرتا ہوں اے رحمن اور اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود
نہیں تیرا کوئی شریک نہیں تو واحد و احد و صمد ہے نہ تو کسی کو جنا گیا نہ تجھے کسی نے
پیدا کیا کوئی تیرا کفو نہیں محمد تیرے عبد و رسول ہیں اے جواد کریم اے ماجد اللہ
کی رحمت ان پر اور ان کی آل پر صلوات اللہ ہو

يا جبار يا كريم اسئلك ان تجعل تحفتك اياى بزيارتى اياك واول شىء تعطينى فكاك رقبتى من النار، اللهم فك رقبتى من النار، تقولها ثلاثاً وتوسع علىّ من رزقك الحلال الطيب وادرأ عنى شر شياطين الانس والجن وشر فسقة العرب والعجم (حسن)

اے جبار اے کریم میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے قرار دے میری زیارت کو اپنا تحفہ اور سب سے پہلے مجھے عطا کر میری گردن کی آزادی نار جہنم سے اور میرے رزق حلال وطیب میں وسعت دے اور دور رکھ مجھ کو شر شیاطین وانس وجن سے اور فاسقان عرب وعجم کے شر سے

باب ۱۲۲

دعائے استقبال حجر

۱ـ عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا دنوت من الحجر الاسود فارفع يديك واحمد الله واثن عليه وصلّ على النبى صلى الله عليه وآله واسئل الله ان يتقبل منك ثم استلم الحجر وقبّله وان لم تستطع ان تقبّله فاستلمه بيدك فان لم تستطع ان تستلمه بيدك فاشر اليه وقل اللهم امانتى اديتها وميثاقى تعاهدته لتشهد لى بالموافاة اللهم تصديقاً بكتابك وعلى سنة نبيك اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمداً عبده ورسوله آمنت بالله وكفرت بالجبت والطاغوت وباللات والعزّى وعبادة الشيطان وعبادة كل ند يدعى من دون الله فان لم تستطع ان تقول هذا كله فبعضه وقل اللهم اليك بسطت يدى وفيما عندك عظمت رغبتى فاقبل سبحتى واغفر لى وارحمنى اللهم انى اعوذ بك من الكفر والفقر ومواقف الخزى فى الدنيا والآخرة (حسن)

فرمایا جب تم حجر اسود سے قریب ہو تو ہاتھ اٹھاؤ اور اللہ کی حمد و ثنا کرو اور نبی پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہاری عبادت قبول کرے پھر حجر اسود کو بوسہ دو اور اگر ممکن نہ ہو تو ہاتھ سے بوسہ دو اور اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اس کی طرف اشارہ کرو اور کہو یا اللہ میں نے اپنی امانت کو ادا کیا اور اپنے عہد کو پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے یا اللہ میں تصدیق کرتا ہوں تیری کتاب کی اور میں تیرے نبی کی سنت پر ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ وحدہ لاشریک ہے اور محمدؐ اس کے عبد ورسول ہیں۔ میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور میں نے انکار کیا ہے شیاطین و لات و عزیٰ سے اور شیاطین کی عبادت سے اور ہر اس ذات کی عبادت سے جسے اللہ کے سوا پوجا جاتا ہے اور یہ سب کہنا ممکن نہ ہو تو کہو یا اللہ میں نے تیری بارگاہ میں ہاتھ پھیلایا ہے اور جو تیرے ید قدرت میں ہے اس کی طرف بڑی رغبت کی ہے پس تو میری تسبیح کو قبول کر اور مجھے بخش دے اور رحم کر یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کفر و فقر سے اور ذلت کے مواقع سے دنیا و آخرت میں

۲ـ عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا دخلت المسجد

حضرت نے فرمایا جب مسجد الحرام میں داخل ہو۔

فامش حتی تدنو من الحجر الاسود فتستقبله وتقول الحمد لله الذی هدانا لهذا وما کنا لنهتدی لولا ان هدانا الله سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله والله اکبر الله اکبر من خلقه واکبر من اخشی واحذر ولا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد یحیی ویمیت ویمیت ویحیی بیده الخیر وهو علی کل شیء قدیر وتصلی علی محمد وآل محمد وتسلم علی المرسلین کما فعلت حین دخلت المسجد ثم تقول اللهم انی اومن بوعدک واوفی بعهدک ثم ذکر کما ذکر معاویة (مرسل)

پس چلو اور حجر اسود کے قریب آ وا سے بوسہ دو اور کہو حمد ہے اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں ہدایت کی اور اگر وہ ہدایت نہ کرتا تو ہم ہدایت نہ پاتے پاک ہے اللہ اور سزاوار حمد ہے اللہ اور اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکبر ہے اپنی مخلوق سے اور اکبر ہے ہر اس سے جس نے اسے پیدا کیا وہ وحدہ لاشریک ہے ملک اسی کا ہے حمد کا سزاوار وہی ہے وہ جلاتا اور مارتا ہے اور مارتا اور جلاتا ہے اور وہ ہر شے پر قادر ہے اور درود بھیجو محمد و آل محمد پر اور سلام بھیجو مرسلین پر اسی طرح جیسے مسجد میں داخل ہوتے وقت بھیجا تھا پھر کہو یا اللہ میں تیرے وعدہ پر ایمان لایا ہوں اور تیرے عہد کو پورا کرتا ہوں پھر آپ نے ذکر کیا اس کا جو معاویہ ذکر کیا کرتا تھا۔

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال اذا دخلت المسجد الحرام وحاذیت الحجر الاسود فقل اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریک له واشهد ان محمداً عبده ورسوله آمنت بالله وکفرت بالطاغوت وباللات والعزی وبعبادة الشیطان وبعبادة کل ند یدعی من دون الله ثم ادن من الحجر واستلمه بیمینک ثم تقول بسم الله والله اکبر اللهم امانتی ادیتها ومیثاقی تعاهدته لتشهد لی بالموافاة (مرسل)

فرمایا حضرت نے جب تم مسجد الحرام میں داخل ہو اور محاذ حجر اسود میں پہنچو تو کہو اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ۔ میں اللہ پر ایمان لایا اور میں نے انکار کیا شیاطین اور لات وعزیٰ کا اور عبادت شیاطین کا اور ہر اس کی عبادت کا جس کو خدا کا مثل قرار دے کر پوجا جاتا ہے پھر حجر کے قریب جا کر داہنے ہاتھ سے مس کرو اور کہو بسم اللہ و باللہ واللہ اکبر۔ یا اللہ یہ میری امانت تھی جسے میں نے ادا کیا اور عہد تھا جسے میں نے پورا کیا تاکہ تو پورا ہونے کی گواہی دے

باب ۱۲۳
چومنا اور چھونا

۱۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الاستلام الرکن قال استلامه ان تلصق بطنک به والمسح ان تمسحه بیدک

میں نے استلام رکن کے متعلق پوچھا فرمایا استلام کی صورت یہ ہے کہ اپنے شکم کو اس سے ملائے اور مسح یہ ہے کہ اپنے ہاتھ سے اسے چھوئے۔

باب ۱۲۴

مزاحمت حجر اسود پر

۱- قال ابوعبدالله علیه السلام کنا نقول لابد ان نستفتح بالحجر و نختم به فاما الیوم فقد کثر الناس (حسن)

حضرت نے فرمایا کہ افتتاح حجر اسود سے کرو اور اسی پر ختم کرو لوگوں کی اب کثرت ہے

۲- عن ابی عبدالله علیه السلام قال کنت اطوف و سفیان الثوری قریب منی فقال یا اباعبدالله کیف کان رسول الله صلی الله علیه وآله یصنع بالحجر اذا انتهی الیه فقلت کان رسول الله صلی الله علیه وآله یستلمه فی کل طواف فریضة و نافلة قال فتخلف عنی قلیلا فلما انتهیت الی الحجر جزت ومشیت فلم استلمه فلحقنی فقال یا اباعبدالله الم تخبرنی ان رسول الله صلی الله علیه وآله کان یستلم الحجر فی کل طواف فریضة ونافلة قلت بلی قال فقد مررت به فلم تستلم فقلت ان الناس کانوا یرون لرسول الله صلی الله علیه وآله ما لا یرون لی وکان اذا انتهی الی الحجر افرجوا له حتی یستلمه وانی اکره الزحام (حسن)

حضرت نے فرمایا میں طواف کر رہا تھا اور سفیان ثوری میرے قریب تھا مجھ سے کہنے لگا اے ابوعبداللہ رسول اللہ کا عمل حجر اسود کے پاس آکر کیا ہوتا تھا میں نے کہا آنحضرت ہر طواف میں فریضہ ہو یا نافلہ استلام کرتے تھے یہ سنکر وہ مجھ سے کچھ دور ہٹ گیا جب میں حجر کے پاس گیا تو آگے بڑھ گیا اور استلام نہ کیا اس نے کہا اے ابوعبداللہ کیا آپ نے یہ نہیں بتایا کہ رسول اللہ ہر طواف میں استلام حجر اسود کرتے تھے نافلہ ہو یا فریضہ لیکن آپ بغیر استلام کے گزر گئے میں نے کہا ہاں ایسا ہی ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ لوگ رسول اللہ کے لئے جو روا رکھتے تھے ہمارے لئے روا نہیں رکھتے۔ جب حضرت حجر تک پہنچتے تھے تو لوگ ہٹ جاتے تھے اور آپ استلام کر لیتے تھے۔ ہمیں ازدحام مانع ہے

۳- قلت لابی عبدالله علیه السلام اتیت الحجر الاسود فوجدت علیه زحاما فلم الق الا رجلا من اصحابنا فسألته فقال لابد من استلامه فقال ان وجدته خالیا والا فسلم من بعید (م)

میں نے حضرت سے کہا میں جب حجر اسود کے پاس آیا تو میں نے بہت ہجوم پایا اپنے ایک دوست سے اس کے متعلق پوچھا اس نے کہا استلام ضروری ہے فرمایا اگر خالی جگہ ہو تو کرو ورنہ دور سے بوسہ دے لو

۴- سألت اباعبدالله علیه السلام عن رجل حج ولم یستلم الحجر فقال هو من السنة فان لم یقدر فالله اولی بالعذر

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا کہ ایک شخص نے حج کیا اور استلام نہیں کیا۔ فرمایا وہ سنت ہے اگر قدرت نہ ہو تو اللہ بہتر عذر کا جاننے والا ہے

۵- قلت لابی عبدالله علیه السلام انی لا اخلص الی الحجر الاسود فقال اذا طفت طواف الفریضة فلا یضرک (م)

میں نے کہا میں حجر اسود تک نہیں پہنچ سکا فرمایا جب تم نے طواف فریضہ ادا کر لیا تو کوئی حرج نہیں۔

۶- سألت اباعبدالله علیه السلام عن الحجر اذا لم استطع

میں نے حضرت سے کہا کہ اگر حجر کو

مسّه وكثر الزحام فقال اما الشيخ الكبير والضعيف والمريض مرخص وما احب ان يدع مسّه الا ان لا يجد بدّاً (مرسل)

مس کرنا ممکن ہو اور ہجوم زیادہ ہو فرمایا شیخ کبیر اور ضعیف اور مریض کے لئے اجازت ہے اور میں مس کرنے کے ترک کو پسند نہیں کرتا مگر جب چارہ کار نہ ہو۔

۷۔ قال سئل الرضا عليه السلام عن الحجر الاسود هل يقاتل عليه الناس اذا كثروا قال اذا كان كذلك فاوم اليه ايماء بيدك (مجهول)

امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا حجر اسود کے بارہ میں کہ آیا جب لوگوں کی کثرت ہو تو ان کو برابر پیچھے ہٹانے کے لئے لڑائی کی جائے فرمایا اگر ایسی صورت ہو تو ہاتھ سے اشارہ کیا جائے

۸۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال ليس على النساء جهر بالتلبية ولا استلام الحجر ولا دخول البيت ولا سعي بين الصفا والمروة يعني الهرولة (حسن)

فرمایا عورتیں با آواز بلند تلبیہ نہ کریں اور نہ استلام حجر کریں اور نہ خانہ کعبہ کے اندر داخل ہوں اور نہ سعی صفا و مروہ میں ہرولہ کریں۔

۹۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله استلموا الركن فانه يمين الله في خلقه يصافح بها خلقه مصافحة العبد او الدخيل ويشهد لمن استلمه بالموافاة (مجهول)

حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے استلام حجر کرو کہ وہ بمنزلہ خدا کے داہنے ہاتھ کے ہے اس کی مخلوق میں جس سے وہ اپنی مخلوق سے مصافحہ کرتا ہے یہ مصافحہ بندہ کا خدا سے ہے یہ حجر اپنے استلام کرنے والے کے عہد پورا کرنے کی گواہی دے گا

۱۰۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن استلام الحجر من قبل الباب فقال أليس انما تريد ان تستلم الركن قلت نعم قال يجزيك حيث ما نالت يدك (ح)

میں نے استلام حجر کے متعلق پوچھا دروازہ کی طرف سے فرمایا کیا ایسا نہیں کہ تم رکن کے استلام کا ارادہ رکھتے ہو۔ میں نے کہا ہاں ارادہ تو ہے فرمایا تو یہ کافی ہے اگر ہاتھ وہاں تک نہیں پہنچا۔

باب ۱۲۵

طواف واستلام ارکان

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال طف بالبيت سبعة اشواط وتقول في الطواف

فرمایا خانہ کعبہ کا طواف سات بار کرو اور طواف میں کہو

اللهم اني اسئلك باسمك الذي يمشى به على ظلل الماء كما يمشى به على جدد الارض واسئلك باسمك الذي يهتز له عرشك واسئلك باسمك الذي تهتز له اقدام ملائكتك واسئلك باسمك

یا اللہ میں تیرے اس نام سے سوال کرتا ہوں جس کی برکت سے پانی میں اونہا ہموار زمین پر چلتے ہیں اور اس نام سے سوال کرتا ہوں جو عرش کو حرکت دیتا ہے اور عرش اس سے جھومتا ہے اور سوال کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے ملائکہ وجد میں آتے ہیں

الذی دعاک به موسیٰ من جانب الطور فاستجبت له وألقیت علیه محبة منک واسئلک باسمک الذی غفرت به لمحمد صلی الله علیه وآله ما تقدم من ذنبه وما تأخر واتممت علیه نعمتک ان تفعل بی کذا وکذا ما احببت من الدعاء وکلما انتهیت الی باب الکعبة فصل علی النبی صلی الله علیه وآله وتقول فیما بین الرکن الیمانی والحجر الاسود ربنا آتنا فی الدنیا حسنة وفی الآخرة حسنة وقنا عذاب النار وقل فی الطواف اللهم انی الیک فقیر وانی خائف مستجیر فلا تغیر جسمی ولا تبدل اسمی (حسن)

اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے موسیٰ نے طور پر دعا کی اور تو نے اس کو قبول کیا اور ان پر رحمت نازل کی اور دعا کرتا ہوں تیرے اس نام سے جس سے تو نے محمد مصطفیٰ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے اور نعمتوں کو ان پر تمام کیا میرے ساتھ ایسا ایسا کر جو کچھ میری دعا سے تو پسند کرے۔ اور جب دروازۂ کعبہ پر پہنچے تو درود بھیجے نبی پر اور ان کی آل پر اور رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان کہے اے ہمارے رب دنیا اور آخرت دونوں میں بھلائی دے اور عذاب دوزخ سے بچا اور طواف میں کہو یا اللہ میں تیری بارگاہ کا فقیر ہوں تجھ سے خائف ہوں اور تیری پناہ چاہنے والا پس میرا جسم متغیر نہ کرنا اور میرے نام کو نہ بدلنا۔

۲- قال علیه السلام کان ابی اذا استقبل المیزاب قال اللهم اعتق رقبتی من النار واوسع علیّ من رزقک الحلال وادرأ عنی شر فسقة الجن والانس وادخلنی الجنة برحمتک (ع)

فرمایا میرے والد ماجد جب پرنالۂ کعبہ کے سامنے آتے تو کہتے یا اللہ میری گردن نار سے آزاد کر اور اپنے رزق حلال کو میرے لیے زیادہ کر اور فاسق جن اور انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ اور اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر۔

۳- قلت لابی عبد الله علیه السلام دخلت طواف الفریضة فلم یفتح لی شیء من الدعاء الا الصلوة علی محمد وآل محمد وسعیت فکان کذلک فقال ما اعطی احد ممن سأل افضل مما اعطیت (حسن)

میں نے کہا میں نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن سوائے محمد و آل محمد پر درود بھیجنے کے میں نے کوئی دعا نہیں پڑھی اسی طرح سعی کی فرمایا تمہیں سب سے بہتر اس کی جزا ملے گی۔

۴- قلت لابی عبد الله علیه السلام ما اقول اذا استقبلت الحجر فقال کبر وصل علی محمد وآل محمد قال وسمعته اذا اتی الحجر یقول الله اکبر السلام علی رسول الله (م)

میں نے کہا حجر اسود کے مقابل جا کر میں کیا کہوں فرمایا تکبیر کہو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو۔ راوی کہتا ہے میں نے سنا کہ آپ جب حجر کے پاس آئے تو فرمایا اللہ اکبر اور سلام ہو رسول اللہ پر۔

۵- عن ابی عبد الله علیه السلام اذا بلغ الحجر قبل ان یبلغ المیزاب یرفع راسه ثم یقول اللهم ادخلنی الجنة برحمتک وهو ینظر الی المیزاب واجرنی برحمتک من النار وعافنی من السقم واوسع علیّ من الرزق الحلال وادرأ عنی شر فسقة الجن والانس وشر فسقة العرب والعجم (م)

حضرت میزاب تک پہنچنے سے پہلے جب حجر کے پاس آئے تو آپ نے سر اٹھا کر فرمایا یا اللہ اپنی رحمت سے مجھے جنت میں داخل کر اور آپ میزاب کی طرف دیکھتے جاتے تھے۔ اور مجھے نار دوزخ سے پناہ دے اور بیماری سے بچا اور رزق حلال میں زیادتی کر اور فاسق جن اور انسان اور عرب و عجم کے شر سے بچا لے

- قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لما انتهی الی ظهر الکعبۃ حین یجوز الحجر یا ذا المن والطول والجود والکرم ان عملی ضعیف فضاعفہ لی وتقبلہ منی انک انت السمیع العلیم (حسن)

میں نے حضرت سے سنا جبکہ آپ پشت کعبہ کی طرف آئے تو یہ دعا کی اے صاحب احسان اور طاقت وجود وکرم میرا عمل کمزور ہے اس کو زیادہ کر اور مجھ سے قبول کر بے شک تو سمیع وعلیم ہے

۷- عن ابی عبد الله علیه السلام قال یستحب ان تقول بین الرکن والحجر اللهم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الآخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار. وقال ان ملکا موکلا یقول آمین (م)

فرمایا مستحب ہے یہ کہنا رکن و حجر کے درمیان یا اللہ مجھے دنیا و آخرت میں نیکی دے اور عذاب نار سے بچا لے فرمایا کہ ایک ملک موکل آمین کہتا ہے

- عن جعفر عن ابیه علیهما السلام قال کان رسول الله صلی الله علیه وآله لا یستلم الا الرکن الاسود والیمانی ثم یقبلهما ویضع خده علیهما ورأیت ابی یفعله (موثق)

فرمایا کہ رسول اللہ استلام نہیں کرتے تھے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کا پھر ان دونوں کو بوسہ دیتے اور اپنا رخسارہ ان پر رکھتے۔ میرے والد بھی ایسا ہی کرتے تھے۔

۹- عن ابی عبد الله علیه السلام قال کنت اطوف بالبیت فاذا رجل یقول ما بال هذین الرکنین یستلمان ولا یستلم هذان فقلت ان رسول الله صلی الله علیه وآله استلم هذین ولم یعرض لهذین فلا تعرض لهما اذا لم یعرض لهما رسول الله صلی الله علیه وآله قال جمیل ورأیت اباعبد الله علیه السلام یستلم الارکان کلها (م)

فرمایا میں طواف کعبہ کر رہا تھا کہ ایک شخص کو کہتے سنا کیا بات ہے کہ ان دونوں رکنوں کا استلام کرتے ہیں اور ان دو کا نہیں کرتے میں نے کہا حضرت رسول خدا انہی دو کا استلام کرتے تھے پس تم بھی ان دو سے تعرض نہ کرو جبکہ رسول اللہ نے نہیں کیا۔ جمیل کہتا ہے میں نے دیکھا کہ حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام تمام ارکان کا استلام کرتے تھے۔

۱۰- عن ابی عبد الله علیه السلام قال کنت اطوف مع ابی عبد الله علیه السلام وکان اذا انتهی الی الحجر مسحه بیده وقبله واذا انتهی الی الرکن الیمانی التزمه فقلت جعلت فداک تمسح الحجر بیدک وتلتزم الیمانی فقال قال رسول الله صلعم ما اتیت الرکن الیمانی الا وجدت جبرئیل قد سبقنی الیه یلتزمه (م)

فرمایا راوی نے میں حضرت ابو عبد اللہ کے ساتھ طواف کر رہا تھا جب آپ حجر کے پاس پہنچے تو آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور بوسہ دیا اور جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو اس سے چمٹ گئے۔ میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ نے حجر کو تو اپنے ہاتھ سے مس کیا اور رکن یمانی کو چمٹ گئے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جب میں رکن یمانی کے پاس آیا تو جبرئیل نے مجھ سے آگے بڑھ کر اسے اپنے سے لپٹا لیا۔

۱۱- قال سمعت ابا عبد الله یقول ان الله عز وجل وکل بالرکن الیمانی ملکا هجیرا یؤمن علی دعائکم (موثق)

فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے رکن یمانی پر ایک فرشتہ کو معین کیا ہے جو اس سے لپٹا ہوا ہے اور تمہاری دعا پر آمین کہتا ہے۔

۱۲- قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ان ملکا موکلا بالرکن الیمانی منذ خلق الله السموات والارض

فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو رکن یمانی پر مقرر کیا ہے جب سے اس نے آسمان و زمین کو خلق فرمایا ہے

ليس له مجيز الا التامين لدعائكم فلينظر عبد بما يدعو فقلت له ما المجيز فقال كلام من كلام العرب اى ليس له حاجز (حسن)

١٣ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال الركن اليمانى باب من ابواب الجنة لم يغلقه الله منذ فتحه وفى رواية اخرى بابنا الى الجنة التى منه ندخل (حسن)

١٤ - قال كنت مع ابي جعفر عليه السلام اطوف فكان لا يمر فى طواف من طوافه بالركن اليمانى الا استلمه ثم يقول اللهم تب علىّ حتى اتوب واعصمنى حتى لا اعود (ض)

١٥ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كنت اطوف معه بالبيت فقال اى هذا اعظم حرمة فقلت جعلت فداك انت اعلم بهذا منى فاعاد علىّ فقلت له داخل البيت فقال الركن اليمانى على باب من ابواب الجنة مفتوح لشيعة آل محمد مسدود على غيرهم وما من مومن يدعو بدعاء عنده الا صعد دعاؤه حتى يلصق بالعرش ما بينه وبين الله حجاب (ض)

١٦ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال ان هذا الموضع يعنى حين يجوز الركن اليمانى ملكا اعطى سماع اهل الارض فمن صلى على رسول الله صلى الله عليه وآله حين يبلغه ابلغه اياه (ض)

١٧ - قال كان بمكة رجل مولى لبنى امية يقال له ابن ابي عوانة له عبادة وكان اذا دخل الى مكة ابو عبد الله عليه السلام او احد من اشياخ آل محمد عليهم السلام يعبث به وانه اتى ابا عبد الله عليه السلام وهو فى الطواف فقال يا ابا عبد الله ما تقول فى استلام الحجر فقال استلمه رسول الله صلعم فقال ما اراك استلمته قال اكره ان اوذى ضعيفا او اتاذى قال فقلت قد زعمت ان رسول الله صلى الله عليه وآله استلمه قال نعم ولكن كان رسول الله صلى الله عليه وآله اذا رأوه عرفوا له حقه وانا فلا يعرفون حقى

اس کا کام صرف یہ ہے کہ وہ تمہاری دعاؤں پر آمین کہے لہذا بندہ کو سوچ سمجھ کر دعا کرنی چاہئے میں نے کہا مجیز کیا ہے فرمایا یہ ایک کلام ہے کلام عرب سے یعنی اس کا کوئی حائل نہیں۔

فرمایا رکن یمانی ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں سے جب سے خدا نے اسے کھولا ہے بند نہیں کیا۔ اور ایک روایت میں ہے وہ ہمارا دروازہ ہے جنت کی طرف جس سے ہم داخل ہونگے۔

میں امام محمد باقر علیہ السلام کے ساتھ تھا حضرت ہر طواف میں جب رکن یمانی کی طرف سے گزرتے تو اسے لپٹ جاتے پھر فرماتے یا اللہ جب میں توبہ کروں میری توبہ قبول کر اور بچا مجھے جب میں پلٹوں

میں حضرت کے ساتھ طواف کر رہا تھا فرمایا خدا کی قسم یہ بڑی عزت والا ہے میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں آپ اس کو مجھ سے بہتر جانتے ہیں اس کا حضرت نے پھر اعادہ فرمایا میں نے کہا اس سے داخل بیت مراد ہے فرمایا رکن یمانی مراد ہے جو جنت کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے جو کھلا ہوا ہے شیعیان آل محمد کے لئے بند کر دیا کے غیر پر جو بندہ مومن اس کے پاس دعا کرتا ہے اسکی دعا عرش تک پہنچتی ہے اور اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں رہتا

فرمایا یہ وہ جگہ یعنی جب رکن یمانی کسی فرشتہ کو گزرتا پاتا ہے تو جو اہل ارض سے سنتا ہے وہ اسے بتاتا ہے پس جو محمد و آل محمد پر درود بھیجتا ہے اور اس تک پہنچتا ہے تو وہ اس فرشتہ تک پہنچاتا ہے۔

مکہ میں ایک شخص ابن ابی عوانہ نامی رہتا تھا جو بنی امیہ کا غلام تھا جب مکہ میں امام جعفر صادق علیہ السلام یا آل محمد میں سے کوئی بزرگ مکہ میں آتے تو ان سے بحث کرتا وہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس آیا جبکہ آپ طواف میں تھے کہنے لگا اے ابو عبد اللہ آپ استلام حجر اسود کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ فرمایا رسول اللہ نے اس کا استلام کیا اس نے کہا میں نے آپ کو تو استلام کرتے نہیں دیکھا فرمایا میں نے اچھا نہ سمجھا کہ کسی کمزور کو ایذا دوں یا خود ایذا پاؤں اس نے کہا رسول اللہ تو استلام کرتے تھے فرمایا لیکن لوگ ان کا حق پہچانتے تھے اور میں جوں کہ لوگ میرا حق نہیں پہچانتے

- سئل علیہ السلام کیف یستلم الاقطع الحجر قال ان کانت مقطوعة من المرفق استلم الحجر بشماله (ض)

میں نے کہا جس کا ہاتھ کٹ گیا ہو وہ حجر کا استلام کیسے کرے فرمایا اگر کہنی سے کٹ گیا ہے تو بائیں ہاتھ سے کرے

۱۲ - عن ابی الحسن علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ طاف بالکعبة حتی اذا بلغ الرکن الیمانی رفع راسه الی الکعبة ثم قال الحمد للہ الذی بعثنی نبیاً وجعل علیاً اماماً اللهم اهد له خیار خلقک وجنبه شرار خلقک (مرسل)

فرمایا حضرت رسولخدا نے کعبہ کا طواف کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو کعبہ کی طرف سر اٹھا کر فرمایا حمد ہے اس کی جس نے مجھے نبی اور علی کو امام بنایا یا اللہ اس کی طرف نیک بندوں کو بھیج اور شریر بندوں کو اس سے بچا

باب ۱۲۶

ملتزم اور اس کے قریب دعا

۱- عن ابی جعفر علیہ السلام قال قلت له من این استلم الکعبة اذا فرغت من طوافی قال من دبرها (ض)

میں نے پوچھا جب میں طواف کر چکوں تو استلام کہاں سے کروں فرمایا پیچھے کی طرف سے

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انه سئل عن استلام الکعبة فقال من دبرها (مجہول)

ترجمہ اوپر ہے

۳ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا کنت فی الطواف السابع فائت المتعوذ وهو اذا قمت فی دبر الکعبة حذاء الباب فقل اللهم البیت بیتک والعبد عبدک وهذا مقام العائذ بک من النار اللهم من قبلک الروح والفرج ثم استلم الرکن الیمانی ثم ائت الحجر فاختم به (ح)

فرمایا جب تم ساتویں طواف میں ہو اور کعبہ کے پیچھے دروازہ کے مقابل تو کہو یا اللہ گھر تیرا ہی گھر ہے اور بندہ تیرا بندہ ہے اور یہ جگہ ہے تجھ سے پناہ مانگنے کی دوزخ سے یا اللہ تیری طرف سے راحت ہے فرحت ہے اس کے بعد رکن یمانی کا استلام کرے پھر حجر کے پاس آکر ختم کرے۔

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انه اذا انتهی الی الملتزم قال لموالیه امیطوا عنی حتی اقر لربی بذنوبی فی هذا المکان فان هذا مکان لم یقر عبد لربه بذنوبه ثم استغفر الا غفر اللہ له (حسن)

حضرت جب ملتزم کے پاس آتے تو اپنے غلاموں سے فرماتے میرے پاس سے ہٹ جاؤ تاکہ میں اپنے رب کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کروں اس جگہ یہ وہ جگہ ہے کہ جس بندہ نے اپنے رب کے سامنے اقرار گناہ کیا اللہ نے اس کا گناہ بخش دیا

۵ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا فرغت من طوافک وبلغت مؤخر الکعبة وهو بحذاء المستجار دون الرکن الیمانی

فرمایا جب تم طواف سے فارغ ہو اور کعبہ کے مؤخر حصہ میں پہنچو جو مستجار کے مقابل ہے رکن یمانی کے علاوہ

فقبّل فابسط يديك على البيت والصق بدنك وخدّك بالبيت وقل اللهم البيت بيتك والعبد عبدك وهذا مكان العائذ بك من النار ثم اقرّ لربك بما عملت فانه ليس من عبد مؤمن يقرّ لربه بذنوبه في هذا المكان الا غفر الله ان شاء الله وتقول اللهم من قبلك الروح والفرج والعافية اللهم ان عملي ضعيف فضاعفه لي واغفر لي ما اطلعت عليه مني وخفي على خلقك ثم تستجير بالله من النار وتخيّر لنفسك من الدعاء ثم استلم الركن اليماني ثم ائت الحجر الاسود (حسن)

پھر دونوں اپنے ہاتھ کعبہ پر پھیلاؤ اور اپنا بدن اور رخسار اس سے لگاؤ اور کہو یا اللہ گھر تیرا گھر ہے اور بندہ تیرا بندہ ہے یہ جگہ ہے جہاں بندہ نار دوزخ سے تیری پناہ چاہتا ہے پھر اپنے رب کے سامنے جو گناہ کئے ہیں ان کا اقرار کرو جو بندہ مومن ایسا کرے گا اللہ اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے انشاء اللہ اور کہو یا اللہ تیری طرف سے راحت ہے فرحت ہے عافیت ہے یا اللہ میرا عمل کمزور ہے اسے زیادہ کر اور مجھے بخش دے تو میرے ہر عمل پر مطلع ہے اور تیری مخلوق سے پوشیدہ ہے پھر نار دوزخ سے پناہ مانگ اور اپنے نفس کے لئے دعا کر پھر استلام رکن یمانی کر پھر حجر اسود کے پاس آ۔

باب ۱۲۷

فضیلت طواف

۱۔ قال قدم رجل على علي بن الحسين عليه السلام فقال قدمت حاجاً قال نعم فقال اتدري ما للحاج قال لا قال من قدم حاجاً وطاف بالبيت وصلى ركعتين كتب الله له سبعين الف حسنة ومحى عنه سبعين الف سيئة ورفع له سبعين الف درجة وشفّعه في سبعين الف حاجة وكتب له عتق سبعين الف رقبة قيمة كل رقبة عشرة آلاف درهم (ض)

ایک شخص علی بن الحسین علیہ السلام کے پاس آیا آپ نے اس سے پوچھا کیا تم حج کو آئے ہو اس نے کہا ہاں فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ حج کا کیا ثواب ہے اس نے کہا نہیں فرمایا جو حج کرنے آئے اور طواف بیت کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو اللہ اس کے نام پر ستر ہزار نیکیاں لکھتا اور ستر ہزار برائیاں محو کرتا اور ستر ہزار درجات بلند کرتا ہے اور ستر ہزار حاجتیں بر لاتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلام آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جن میں ایک غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ابي يقول من طاف بهذا البيت اسبوعاً وصلى ركعتين في اي جوانب المسجد شاء كتب الله له ستة آلاف حسنة ومحى عنه ستة آلاف سيئة ورفع له ستة آلاف درجة وقضى له ستة آلاف حاجة

فرمایا میرے والد ماجد نے فرمایا ہے جو اس گھر کے سات طواف کرے اور دو رکعت نماز مسجد کے کسی جانب پڑھے اللہ اس کے لئے چھ ہزار نیکیاں لکھتا ہے اور چھ ہزار گناہ محو کرتا ہے اور چھ ہزار درجے بلند کرتا ہے اور چھ ہزار حاجتیں بر لاتا ہے

عمل بهما غير مرة الله يوماً اخر منهما فشوقاً الى دعائه (حسن)

پس جلدی کی جائے اللہ کی رحمت کے لئے اور زیادہ دیر ٹھہرا جائے شوق دعا میں

۳ - عن العبد الصالح عليه السلام قال دخلت عليه يوماً وانا اريد ان اسأله عن مسائل كثيرة فلما رأيته عظم عليّ كلامه فقلت له ناولني يدك او رجلك اقبلها فناولني يده فقبلتها فذكرت قول رسول الله صلى الله عليه وآله فدمعت عيناى فلما رآني مطأطئاً رأسي قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما من طائف يطوف بهذا البيت حين تزول الشمس حاسراً عن رأسه حافياً يقارب بين خطاه ويغض بصره ويستلم الحجر في كل طواف من غير ان يؤذي احداً ولا يقطع ذكر الله عز وجل عن لسانه كتب الله له بكل خطوة سبعين الف حسنة ومحى عنه سبعين الف سيئة ورفع له سبعين الف درجة واعتق عنه سبعين الف رقبة ثمن كل رقبة عشرة آلاف درهم وشفع في سبعين من اهل بيته وقضيت له سبعون الف حاجة ان شاء فعاجلة وان شاء فآجلة (مرسل)

میں ایک دن امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا تاکہ چند مسائل دریافت کروں جب میں نے حضرت کو دیکھا تو ان کے کلام کی عظمت میرے دل میں قائم ہوئی۔ میں نے کہا اپنا ہاتھ یا پیر اٹھائیے تاکہ میں بوسہ دوں حضرت نے ہاتھ بڑھایا میں نے بوسہ دیا پھر میں نے قول رسول ذکر کیا میری آنکھوں میں آنسو تھے اور سر جھکا ہوا تھا حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے جو اس گھر کا اس طرح طواف کرے کہ ننگے سر اور ننگے پیر ہو اور پاس پاس قدم رکھے اور آنکھیں جھکائے ہو اور ہر طواف میں استلام حجر کرے بغیر اس کے کہ کسی کو ایذا دے اور اپنی زبان پر ذکر خدا برابر جاری رکھے تو اللہ اس کے ہر قدم پر ستر ہزار حسنہ لکھتا ہے اور ستر ہزار گناہ محو کرتا ہے اور ستر ہزار درجے بلند کرتا ہے اور ستر ہزار ایسے غلاموں کے آزاد کرنے کا ثواب دیتا ہے جبکہ ہر غلام کی قیمت دس ہزار درہم ہو اور شفاعت کرتا ہے اس کے خاندان کے ستر آدمیوں کے لئے اور ان کی ستر ہزار حاجتیں بر لاتا ہے خواہ جلد خواہ بدیر

باب ۱۲۸

(بغیر عنوان)

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام من اقام بمكة سنة فالطواف افضل له من الصلوٰة ومن اقام سنتين خلط من ذا ومن ذا ومن اقام ثلث سنين كانت الصلوٰة افضل (حسن)

فرمایا جو اقامت کرے مکہ میں ایک سال تو اس کا طواف نماز سے افضل ہوگا اور جو دو سال قیام کرے تو برابر صورت ہوگی اور جو تین سال قیام کرے تو نماز افضل ہوگی

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال الطواف لغير اهل مكة افضل من الصلوٰة والصلوٰة لاهل مكة افضل (حسن)

فرمایا جو لوگ ساکن مکہ نہیں ان کا طواف نماز سے افضل ہے اور اہل مکہ کی نماز افضل ہے

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال طواف قبل الحج افضل من سبعين طواف بعد الحج (حسن)

فرمایا طواف قبل حج افضل ہے ستر طوافوں سے بعد حج

باب ۱۲۹
حد موضع طواف

۱ - قال سألته عن حد الطواف بالبیت الذی من خرج منه لم یکن طائفاً بالبیت قال کان الناس علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یطوفون بالبیت والمقام وانتم الیوم تطوفون ما بین المقام وبین البیت فکان الحد موضع المقام الیوم فمن جازہ فلیس بطائف والحد قبل الیوم والیوم واحد قدر ما بین المقام وبین البیت من نواحی البیت کلها فمن طاف فتباعد من نواحیہ ابعد من مقدار ذلک کان طائفاً بغیر البیت بمنزلۃ من طاف بالمسجد لانہ طاف فی غیر حد ولا طواف لہ (مجہول)

میں نے پوچھا حد طواف بیت کے متعلق اس کے لئے جو اس سے نکلا بغیر طواف بیت کے فرمایا عہد رسول میں لوگ طواف کرتے تھے بیت اور مقام ابراہیم کا اور اب تم طواف کرتے ہو درمیان مقام اور بیت کے پس اب حد ہے جائے مقام جو اس سے تجاوز کرے اس کا طواف نہیں اور حد آج سے پہلے کی ہے اور اب مابین مقام و بیت ہے تمام نواحی بیت سے پس جس نے طواف کیا وہ دور ہوا اس کے نواحی سے اور اس کی دوری بقدر اس کے ہوگی اور وہ بیت کا طواف کرنے والا نہ ہوگا بلکہ مسجد الحرام کا طواف کرنے والا ہوگا کیونکہ وہ حد معین کے خلاف طواف کرے گا پس اس کا طواف نہ ہوگا ۔

باب ۱۳۰
طواف میں چلنے کی حد

۱ - سألت ابا عبداللہ علیہ السلام عن الطواف فقلت اسرع او اکثر او ابطئ قال مشی بین المشیین

میں نے پوچھا کہ طواف میں تیز دوڑے یا آہستہ چلے فرمایا دونوں کے درمیاں چال ہو

باب ۱۳۱
اگر طواف میں کوئی حاجت یا بیماری ہو

۱ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی رجل طاف شوطاً

اس شخص کے بارہ میں جس نے طواف کا ایک چکر

وشوطين ثم خرج مع رجل في حاجة فقال ان كان طواف نافلة بنى عليه وان كان طواف فريضة لم يبن عليه (حسن)

یا دو لگا لیے تھے کہ بعد وہ ایک شخص کے ساتھ کسی ضرورت سے باہر نکلا فرمایا اگر طواف نافلہ تھا تو بقیہ شوط پورا کرے اور اگر فریضہ تھا تو شروع سے کرے

۲۔ سئل في الرجل في طواف الفريضة يحدث وقد طاف بعضه قال يخرج فيتوضأ فان كان جاز النصف بنى على طوافه وان كان اقل من النصف اعاد الطواف (حسن)

کسی نے پوچھا اگر طواف فریضہ میں حدث صادر ہو جائے فرمایا باہر آ جائے اور وضو کرے اگر نصف سے زیادہ طواف کر چکا تھا تو باقی ادا کر لے اور اگر نصف سے کم تھے تو از سر نو طواف کرے

۳۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثلثة اشواط من الفريضة ثم وجد خلوة من البيت فدخله كيف يصنع فقال يقضي طوافه وقد خالف السنة فليعد طوافه (موثق)

میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ سے تین شوط کیے تھے کہ اسے بیت اللہ خالی نظر آیا وہ اس میں داخل ہو گیا فرمایا وہ طواف کا اعادہ کرے

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا طاف الرجل بالبيت اشواطاً ثم اشتكى اعاد الطواف يعني الفريضة (حسن)

اگر طواف فریضہ میں چند شوط کے بعد کوئی شکایت پیدا ہو تو طواف کا اعادہ کرے۔

۵۔ عن ابي الحسن عليه السلام في رجل طاف طواف الفريضة ثم اعتل علة لا يقدر معها على تمام الطواف فقال ان كان طاف اربعة اشواط امر من يطوف عنه ثلثة اشواط فقد تم طوافه وان كان طاف ثلثة اشواط ولا يقدر على الطواف فان هذا مما غلب الله عليه فلا بأس بان يؤخر الطواف يوماً او يومين فان خلته العلة عاد فطاف سبوعاً وان طالت العلة امر من يطوف عنه اسبوعاً ويصلي هو ركعتين ويسعى عنه وقد خرج من احرامه وكذلك يفعل في السعي وفي رمي الجمار (ض)

پوچھا ایک شخص طواف فریضہ کر رہا تھا کہ بیمار ہو گیا اور اس قابل نہ رہا کہ طواف پورا کرے فرمایا اگر چار شوط کر لیے تھے تو کسی سے کہے کہ اس کی طرف سے تین شوط کرے اس طرح اس کا طواف پورا ہو جائے گا اور اگر تین شوط کیے ہیں اور طواف پر قادر نہیں تو چونکہ یہ اللہ کی طرف رکاوٹ ہے لہذا کوئی مضائقہ نہیں اگر ایک یا دو روز تاخیر سے بجا لائے اگر بیماری دور ہو جائے تو اعادہ کرے اور سات شوط کرے اور بیماری اگر طول پکڑ جائے تو کسی اور سے طواف کرنے کو کہے اسے چاہیے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کی طرف سے سعی کرے احرام کے ساتھ اسی طرح رمی الجمرات کرے۔

۶۔ قال مرّ بي ابو عبد الله عليه السلام وانا في الشوط الخامس من الطواف فقال لي انطلق حتى نعود ههنا رجلاً فقلت له انما انا في خمسة اشواط فاتم اسبوعي قال اقطعه واحفظه من حيث تقطع حتى تعود الى الموضع الذي قطعت منه فتبني عليه (مجهول)

حضرت میری طرف سے گزرے جبکہ میں طواف کا پانچواں شوط کر رہا تھا فرمایا چلو تاکہ یہاں دوسرے شخص کی عیادت کریں میں نے کہا میں پانچواں شوط کر رہا ہوں سات پورے ہو جانے دیجیے فرمایا قطع کرو اور یاد رکھو جہاں سے قطع کیا ہے تاکہ واپس آ کر وہیں سے شروع کیا ہے اور پہلے پر بنا رکھو

۷۔ قال كنت مع ابي عبد الله عليه السلام في الطواف

میں حضرت کے ساتھ طواف میں تھا۔

بیدہ فی یدی اذ عرض لی رجل له حاجة فاومیت الیه بیدی فقلت له کما انت حتی افرغ من طوافی فقال لی ابو عبد الله علیه السلام ما هذا قلت له اصلحک الله رجل جاء نی فی حاجة فقال لی مسلم هو قلت نعم فقال اذهب معه فی حاجته فقلت له اصلحک الله فاقطع الطواف فقال نعم قلت وان کنت فی المفروض قال نعم وان کنت فی المفروض قال وقال ابو عبد الله علیه السلام من مشی مع اخیه المسلم فی حاجته فکتب الله له الف الف حسنة ومحی عنه الف الف سیئة ورفع له الف الف درجة (مجہول)

حضرت کا ہاتھ میرے ہاتھ میں تھا کہ ایک شخص میرے سامنے آیا جس کو کوئی حاجت تھی میں نے کہا ٹھہرو تاکہ میں طواف سے فارغ ہو جاؤں۔ حضرت نے پوچھا کیا معاملہ ہے میں نے کہا اس کی مجھ سے کوئی حاجت ہے۔ فرمایا کیا یہ کوئی مسلمان ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو اس کے ساتھ حاجت پوری کرنے جاؤ میں نے کہا کیا طواف قطع کر دوں فرمایا ہاں میں نے کہا چاہے طواف فریضہ ہو فرمایا ہاں چاہے طواف فریضہ ہو۔ اور حضرت نے فرمایا جو کوئی بندۂ مسلم کی حاجت برلانے کو جائے گا تو اللہ اس کے لئے ہزاروں حسنہ لکھے گا اور ہزاروں گناہ معاف کرے گا اور ہزار ہا درجات بلند کرے گا

باب ۱۳۲
وقت طواف وقت نماز آجانا

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی رجل کان فی طواف فریضة فادرکته صلوة فریضة قال یقطع طوافه ویصلی الفریضة ثم یعود ویتم ما بقی علیه من طوافه (م)

۲۔ قال سالته عن الرجل یکون فی الطواف قد طاف بعضه وبقی علیه بعضه فیطلع الفجر فیخرج من الطواف الی الحجر او الی بعض المسجد اذا کان لم یوتر فیوتر ثم یرجع الی مکانه فیتم طوافه افتری ذلک افضل ام یتم الطواف ثم یوتر وان اسفر بعض الاسفار قال ابدأ بالوتر واقطع الطواف اذا خفت ذلک ثم اتم الطواف بعد (م)

۳۔ قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل کان فی طواف الفریضة فاقیمت الصلوة قال فیصلی معهم الفریضة فاذا فرغ بنی من حیث قطع (حسن)

فرمایا اگر کوئی طواف فریضہ کر رہا ہو اور نماز فریضہ کا وقت آجائے تو طواف کو قطع کر کے نماز ادا کرے اس کے بعد جو طواف باقی رہ گیا ہے اسے پورا کرے

میں نے کہا ایک شخص نے کچھ طواف کر لیا ہے اور کچھ باقی ہے کہ صبح طلوع ہونے لگی اور وہ طواف سے باہر آکر حجر کی طرف یا کسی مسجد کی طرف جبکہ نماز وتر اس نے ادا نہ کی ہو پس ادا کر کے پھر اپنی جگہ پر آکر طواف پورا کرے تو آیا آپ کے نزدیک یہ افضل ہے یا طواف کو ختم کر کے نماز وتر پڑھنا فرمایا پہلے وتر پڑھے اور طواف کرے اگر وقت جانے کا خوف ہو نماز کے بعد طواف پورا کرے

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص طواف فریضہ ادا کر رہا ہے کہ نماز جماعت کے لئے اقامت ہونے لگی فرمایا لوگوں کے ساتھ نماز پڑھے بعد نماز جہاں سے طواف قطع کیا تھا پورا کرے

۳ - قلت لابي عبد الله عليه السلام الرجل يعيي في الطواف أله ان يستريح قال نعم يستريح ثم يقوم فيبني على طوافه في فريضة او غيرها ويفعل ذلك في سعيه وجميع مناسكه (ح)

میں نے کہا ایک شخص طواف میں تھک جاتا ہے کیا جائز ہے کہ وہ آرام کرے فرمایا ہاں آرام کرے پھر جہاں سے چھوڑا ہے طواف بجا لائے فریضہ ہو یا نافلہ ایسا ہی سعی اور تمام مناسک میں کرے

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام انه سئل عن الرجل يستريح في طوافه فقال نعم

حضرت سے پوچھا گیا کیا طواف میں وقت نکال آرام کر سکتا ہے فرمایا ہاں۔

باب ۱۳۳

طواف میں سہو

۱ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف طواف الفريضة فلم يدر ستة طاف ام سبعة قال فليعد طوافه قلت ففاته قال ما ارى عليه شيء والاعادة احب الي وافضل (ح)

میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن یہ یاد نہ رہا کہ چھ شوط کیے ہیں یا سات فرمایا طواف کا اعادہ کرے میں نے کہا وہ اگر ختم کر چکا ہو فرمایا اس پر کچھ نہیں لیکن میں اعادہ کو اچھا اور افضل سمجھتا ہوں

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل لم يدر ستة طاف ام سبعة قال يستقبل

میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا مگر اسے شک ہوا کہ چھ شوط کیے ہیں یا سات فرمایا اسے پورا کرے۔

۳ - قال سألته عن طاف بالبيت طواف الفريضة فلم يدر ستة طاف ام سبعة قال يستقبل قلت ففاته ذلك قال ليس عليه شيء (ح)

میں نے کہا ایک شخص طواف فریضہ ادا کرتے کرتے بھول گیا کہ چھ شوط کیے ہیں یا سات فرمایا اسے چھ قرار دے کر پورا کرے میں نے کہا اگر ختم کر چکا فرمایا تو کچھ نہیں

۴ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل شك في طواف الفريضة قال يعيد كلما شك قلت جعلت فداك شك في طواف النافلة قال يبني على الاقل (ح)

میں نے کہا اگر طواف فریضہ میں کسی کو شک ہو فرمایا جب شک ہو اعادہ کرے میں نے کہا اگر طواف نافلہ میں شک ہو فرمایا کم پر بنا رکھے۔

۵ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثمانية اشواط المفروض قال يعيد حتى يثبته (ح)

میں نے کہا ایک شخص نے آٹھ شوط طواف واجب کے کیے فرمایا اعادہ کرے تاکہ طواف درست ہو جائے

۶ - قال قلت رجل طاف بالبیت طواف الفریضة فلم یدر ستة طاف ام سبعة ام ثمانیة قال یعید طوافه حتی یحفظه قلت فانه طاف وهو متطوع ثمانی مرات وهو ناس قال فلیتمه طوافین ثم یصلی اربع رکعات فاما الفریضة فلیعد حتی یتم سبعة اشواط (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا لیکن بھول گیا یہ شوط چھٹا ہے یا ساتواں یا آٹھواں فرمایا اپنے طواف اعادہ کرے اور یاد رکھے میں نے کہا اگر طواف نافلہ ہو اور بھول کر آٹھ شوط کرلے فرمایا وہ دو طواف تمام کرے پھر رکعت نماز بجالائے اگر فریضہ ہو تو اعادہ کرے تاکہ سات شوط پورے ہوں۔

۷ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ما تقول فی رجل طاف فاوهم فقال طفت اربعة او طفت ثلاثة فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ای الطوافین کان طواف نافلة ام طواف فریضة قال ان کان طواف الفریضة فلیلق ما فی یدیه ولیستانف وان کان طواف نافلة فاستیقن ثلثة وهو فی شک من الرابع انه طاف فلیبن علی الثالث فانه یجوز له (موثق)

میں نے کہا ایک شخص کو طواف میں شک ہوا کہ چوتھا ہے یا تیسرا دو طوافوں میں سے کونسا طواف تھا طواف نافلہ یا طواف فریضہ اگر طواف فریضہ تھا تو جو کچھ کرچکا ہے اسے چھوڑے اور پھر طواف کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو یقین کرے کہ تیسرا اور اس کے بعد چار طواف ادا کرے یہ اس کے لئے جائز ہے

۸ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل طاف بالبیت ثم خرج الی الصفا فطاف بین الصفا والمروة فبینا هو یطوف ذکر انه قد ترک بعض طوافه بالبیت قال یرجع الی البیت فیتم طوافه ثم یرجع الی الصفا والمروة فیتم ما بقی (موثق)۔

میں نے کہا ایک شخص نے طواف کیا پھر صفا کی طرف گیا اور مروہ کا طواف اثنائے طواف میں یاد آیا کہ طواف بیت میں کچھ چھوٹ گیا ہے فرمایا جب پلٹ آئے اور طواف کو پورا کرے صفا و مروہ کی طرف آئے اور باقی کو پورا کرے

۹ - قال سالہ سلیمان بن خالد وانا معه عن رجل طاف بالبیت ستة اشواط قال ابو عبد اللہ علیہ السلام یطوف شوطاً قال سلیمان فانه فاته ذلک حتی اتی اهله قال یامر من یطوف عنه (حسن)

ایک شخص نے چھ شوط کئے۔ حضرت نے فرمایا وہ ایک اور کرے اس نے کہا وہ ختم کرکے اپنے گھر چلا گیا فرمایا کسی سے کہے کہ اس کی طرف سے ایک طواف کردے

۱۰ - قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل نسی فطاف ثمانیة اشواط قال ان ذکر قبل ان یبلغ الرکن فلیقطعه (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص نے بھول کر آٹھ شوط کرلئے فرمایا اگر رکن پہنچنے سے پہلے یاد آیا ہے تو اسے قطع کرے۔

باب ۱۳۴
دو طوافوں کو ملانا

۱- قال ابو عبد الله علیه السلام انما یکره ان یجمع الرجل بین اسبوعین والطوافین فی الفریضة فاما فی النافلة فلا باس (ض)

فرمایا مکروہ ہے کہ کوئی دو طوافوں کو جو فریضہ ہوں بغیر دو رکعت بیچ میں پڑھے ملا دے ہاں طواف نافلہ میں کوئی حرج نہیں۔

۲- قال سألت ابا الحسن علیه السلام عن الرجل یطوف یقرن بین اسبوعین فقال ان شئت رویت لک عن اهل مکة قال فقلت لا والله مالی فی ذلک من حاجة جعلت فداک ولکن ارو لی ما ادین الله عز وجل به فقال لا تقرن بین اسبوعین کلما طفت اسبوعاً فصل رکعتین واما انا فربما قرنت الثلثة والاربعة فنظرت الیه فقال انی مع هؤلاء (ض)

میں نے کہا ایک شخص طواف کرتا ہے اور وہ دو سات شوطوں کو ملا دیتا ہے، فرمایا اگر تم چاہو تو میں تم سے عمل اہل مکہ بیان کر دوں۔ میں نے کہا لا واللہ مجھے اس کی ضرورت نہیں لیکن آپ مجھ سے بیان فرما دیں تاکہ معلوم ہو حکم خدا کیا ہے فرمایا دو سات شوطوں کو مت ملاؤ جب سات شوط پورے کر لو تو دو رکعت نماز پڑھو لیکن میں ملا دیتا ہوں تین اور چار کو یہ سن کر میں نے حضرت کی طرف دیکھا فرمایا (مجبوراً) میں ان لوگوں کے ساتھ ہوں۔

۳- قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول انما یکره القران فی الفریضة واما النافلة فلا والله ما به باس (مجهول)

میں نے حضرت سے سنا مکروہ ہے ملانا فریضہ میں لیکن نافلہ میں حرج نہیں۔

باب ۱۳۵
جو طواف کو حجر تک مختصر کر دے

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یطوف بالبیت قال یقضی ما اختصر من طوافه (حسن)

فرمایا جو بیت کا طواف کرے وہ پورا کرے جو اس نے کم کیا ہے

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اختصر فی الحجر فی الطواف فلیعد طوافه من الحجر الاسود الی الحجر الاسود (حسن)

فرمایا جو مختصر کرے طواف حجر میں اس کا اعادہ کرنا چاہیے حجر اسود سے حجر اسود تک۔

باب ۱۳۶

بغیر وضو طواف کرنا

۱۔ قال سالته عن الرجل یطوف علی غیر وضوء ایعتد بذلک الطواف قال لا (ض)

میں نے کہا ایک شخص بغیر وضو طواف کرتا ہے کیا یہ طواف میں شمار ہوگا فرمایا نہیں۔

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام انہ سئل اینسک المناسک وھو علی غیر وضوء فقال نعم الا الطواف بالبیت فان فیہ الصلوٰۃ (ض)

پوچھا گیا کیا مناسک حج بے وضو ادا کر سکتے ہیں فرمایا ہاں سوائے طواف بیت کے کہ اس میں نماز ہے

۳۔ سئلت عن رجل طاف طواف الفریضۃ وھو علی غیر طہور قال یتوضا ویعید طوافہ وان کان تطوعا توضا وصلی رکعتین (ح)

میں نے کہا ایک شخص طواف بے وضو ادا کرتا ہے فرمایا وضو کرکے طواف کا اعادہ کرے اور اگر طواف نافلہ ہے تو وضو کرکے دو رکعت نماز نافلہ پڑھے

۴۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سالتہ عن رجل طاف بالبیت وھو جنب فذکر وھو فی الطواف قال یقطع الطواف ولا یعتد بشی مما طاف بہ وسالتہ عن رجل طاف ثم ذکر انہ علی غیر وضوء قال یقطع طوافہ ولا یعتد بہ (ح)

میں نے کہا ایک شخص نے بحالت جنابت طواف بیت کیا اور طواف میں ذکر کیا فرمایا وہ طواف کو قطع کرے اس کو کسی شمار میں نہ لایا جائے۔ میں نے کہا اگر کسی کو اثنائے طواف یاد آئے کہ اس نے وضو نہیں کیا فرمایا طواف قطع کرے وہ کسی شمار میں نہیں

باب ۱۳۷

سعی قبل طواف

۱۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل طاف بالکعبۃ ثم خرج فطاف بین الصفا والمروۃ فبینما ھو یطوف اذ ذکر انہ قد ترک من طوافہ بالبیت قال یرجع الی البیت فیتم طوافہ ثم یرجع الی الصفا والمروۃ فیتم ما بقی قلت فانہ بدا بالصفا والمروۃ قبل ان یبدا بالبیت فقال

میں نے کہا ایک شخص نے کعبہ کا طواف کیا پھر وہاں سے نکل کر صفا و مروہ کے درمیان طواف کیا بحالت طواف یاد آیا کہ اس نے طواف بیت نہیں کیا فرمایا وہ بیت کی طرف لوٹے اور اپنا طواف پورا کرکے صفا و مروہ کی طرف جائے اور باقی کو تمام کرے میں نے کہا اس نے صفا و مروہ سے ابتدا کی قبل بیت　فرمایا

الی البیت فیطوف به ثم یستانف طوافه بین الصفا والمروة قلت فما الفرق بین هذین قال لان هذا قد دخل فی شئ من الطواف وهذا لم یدخل فی شئ منه (موثق)

وہ بیت کی طرف آئے اور طواف کرے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف شروع کرے۔ میں نے کہا ان دونوں میں فرق کیا ہے فرمایا یہ داخل ہو چکا تھا طواف میں اور وہ داخل نہیں ہوا تھا۔

۲۔ سالت ابا عبد اللہ علیه السلام عن رجل طاف بین الصفا والمروة قبل ان یطوف بالبیت فقال یطوف بالبیت ثم یعود الی الصفا والمروة فیطوف بینهما (مجهول)

فرمایا اگر کوئی قبل طواف بیت صفا و مروہ کا طواف کرے تو اسے پہلے طواف بیت کرنا چاہیئے پھر صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے

۳۔ سئلت ابا عبد اللہ علیه السلام عن الرجل یقدم حاجاً وقد اشتد علیه الحر فیطوف بالکعبة و یؤخر السعی الی ان یبرد فقال لا باس به وربما فعلته (۴)

میں نے کہا ایک شخص حج کو آرہا تھا گرمی کا اس پر اثر ہو گیا پس اس نے کعبہ کا تو طواف کر لیا مگر سعی میں گرمی کا اثر زائل ہونے تک تاخیر کی فرمایا کوئی مضائقہ نہیں کبھی میں بھی ایسا کرتا ہوں

۴۔ سئلت ابا عبد اللہ علیه السلام عن الرجل یطوف بالبیت فیدخل وقت العصر ایسعی قبل ان یصلی او یصلی قبل ان یسعی قال بل یصلی ثم یسعی (۳)

میں نے کہا ایک آدمی طواف بیت کر رہا ہے کہ وقت نماز عصر داخل ہو گیا آیا وہ نماز سے پہلے سعی کرے یا سعی سے پہلے نماز پڑھے فرمایا سعی سے پہلے نماز پڑھے

۵۔ سالته عن رجل طاف بالبیت فاعیی ایؤخر الطواف بین الصفا والمروة الی غد قال لا (۳)

میں نے کہا ایک شخص نے بیت کا طواف کیا اور تھک گیا تو کیا وہ کل سعی کر سکتا ہے فرمایا نہیں

باب ۱۳۸

طواف مریض

۱۔ قال شهدت ابا عبد اللہ علیه السلام وهو یطاف به حول الکعبة فی محمل وهو شدید المرض فکان کلما بلغ الرکن الیمانی امرهم فوضعوه بالارض فاخرج یده من کوة المحمل حتی یجرها علی الارض ثم یقول ارفعونی فلما فعل ذلک مراراً فی کل شوط قلت له جعلت فداک یا ابن رسول اللہ ان هذا یشق علیک فقال انی سمعت اللہ عز وجل یقول لیشهدوا منافع لهم فقلت

میں حاضر خدمت حضرت ابوعبداللہ ہوا آپ محمل میں بیٹھے ہوئے کعبہ کے گرد طواف فرما رہے تھے اور سخت بیمار تھے جب رکن یمانی کے پاس پہنچے تو آپ نے حکم دیا کہ محمل کو زمین پر رکھو پھر آپ نے اپنا ہاتھ محمل کے روشندان سے نکالا اور اس کو زمین پر کھینچا پھر فرمایا مجھے اٹھاؤ جب چند بار ایسا ہی ہر شوط میں ہوا تو میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں یہ تو آپ کے لئے بڑا تکلیف دہ امر ہے فرمایا میں نے سنا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چاہیئے کہ لوگ حاضر ہوں اپنے منافع کے لئے۔ میں نے کہا

مناقع الدنیا او منافع الآخرة فقال الکل

۲- عن ابی عبد الله علیه السلام قال المبطون والکسیر یطاف عنهما ویرمی عنهما الجمار (حسن)

۳- قال سالته عن المریض المغلوب یطاف عنه بالکعبة قال لا ولکن یطاف به (موثق)

۴- قال ابو عبد الله علیه السلام اذا کانت امرأة مریضة لا تعقل یطاف بها او یطاف عنها (حسن)

۵- قال کنت الی جنب ابی عبد الله علیه السلام وعنده ابنه عبد الله وابنه الذی یلیه فقال له رجل اصلحک الله یطوف الرجل عن الرجل وهو مقیم بمکة ولیس به علة فقال لا لو کان ذلک یجوز لامرت ابنی فلانا فطاف عنی سمی الاصغر وهما یسمعان (م)

منافع دنیا یا منافع آخرت فرمایا دونو

فرمایا استسقا کا بیمار اور جس کے اعضا شکستہ ہو گئے ہوں انکی طرف سے دوسرا طواف و رمی جمرات کرے

میں نے اس مریض کے متعلق جو مرض سے مغلوب ہو پوچھا کہ اسکی طرف سے طواف کیا جائے فرمایا نہیں بلکہ وہ خود کرے

فرمایا جو عورت مریض ہو اور صاحب عقل کامل نہ ہو تو وہ خود کرے یا اس کی طرف سے کوئی کرے (حسن)

میں حضرت کے پہلو میں بیٹھا تھا اور میرے پاس آپ کے فرزند عبداللہ اور دوسرے فرزند ان کے پاس بیٹھے تھے ایک شخص نے آکر پوچھا کیا اس شخص کی طرف سے طواف کیا جا سکتا ہے جو مکہ میں مقیم ہو اور اس کو کوئی بیماری بھی نہ ہو فرمایا اگر یہ جائز ہوتا تو میں اپنے بیٹے فلاں کو حکم دیتا کہ وہ میری طرف سے طواف کرے بیٹے کا نام اصغر لیا اور وہ دونو صاحبزادے سن رہے تھے

باب ۱۳۹

دو رکعت طواف ان کا وقت اور انمیں قراءت

۱- قال ابو عبد الله علیه السلام اذا فرغت من طوافک فأت مقام ابراهیم صلی الله علیه فصل رکعتین واجعله اماما واقرأ فی الاولی منهما سورة التوحید قل هو الله احد وفی الثانیة قل یا ایها الکافرون ثم تشهد واحمد الله واثن علیه وصل علی النبی صلی الله علیه وآله وسله ان یتقبل منک وهاتان الرکعتان هما الفریضة لیس یکره لک ان تصلیهما فی ای الساعات شئت عند طلوع الشمس وعند غروبها ولا تؤخرها ساعة تطوف وتفرغ فصلهما (حسن)

فرمایا جب تم اپنے طواف سے فارغ ہو جاؤ تو مقام ابراہیم پر آؤ اور دو رکعت نماز پڑھو مقام کو سامنے رکھ کر۔ رکعت اول میں سورہ قل ہو اللہ اور رکعت ثانی قل یا ایہا الکافرون پھر تشہد کے بعد حمد و ثنائے الٰہی کرو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور اللہ سے سوال کرو کہ وہ تمہارے عمل کو قبول کرے۔ یہ دونو رکعتیں فرض ہیں کوئی مجبوری نہیں جب چاہو طلوع فجر سے غروب تک پڑھ لو لیکن یہ خیال رہے کہ طواف سے فارغ ہوتے ہی انکو پڑھا جائے۔

۲۔ رأیت ابا الحسن موسیٰ علیہ السلام یصلی رکعتی طواف الفریضۃ بحیال المقام قریبا من ظلال المسجد (حسن)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھتے ہوئے مقام حیال میں ظلال المسجد کے قریب

۳۔ سئلت ابا جعفر علیہ السلام عن رجل طاف طواف الفریضۃ و فرغ من طوافہ حین غربت الشمس قال وجبت علیہ تلک الساعۃ الرکعتان فیصلیھما قبل المغرب (حسن)

میں نے کہا ایک شخص نے طواف فریضہ ادا کیا ادا کے بعد سورج غروب ہوگیا فرمایا اس پر واجب تھیں دو رکعت جو اسے قبل مغرب پڑھنی چاہیے تھیں

۴۔ قلت للرضا علیہ السلام اصلی رکعتی طواف الفریضۃ خلف المقام حیث ھو الساعۃ او حیث ھو کان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قال حیث ھو الساعۃ (۲)

میں نے کہا میں طواف واجب کی دو رکعت پڑھتا ہوں خلاف مقام اس حیثیت سے کہ وہ وقت ہوتا ہے یا اس حیثیت سے کہ وہ عہد رسول میں تھا فرمایا اس حیثیت سے کہ وہ اس کا وقت ہے

۵۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال ما رایت الناس اخذوا عن الحسن و الحسین علیھما السلام الا الصلوۃ بعد العصر و بعد الغداۃ فی طواف الفریضۃ (موثق)

فرمایا امام رضا علیہ السلام نے کہ لوگوں نے نہیں لیا امام حسن اور امام حسین سے مگر نماز بعد عصر اور بعد نماز صبح طواف فریضہ میں

۶۔ قال یصلی الرجل رکعتی الطواف طواف الفریضۃ و النافلۃ بقل ھو اللہ احد و قل یا ایھا الکافرون (مرسل)

فرمایا نماز طواف فریضہ ہو یا نافلہ سورہ قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون پڑھنی چاہیے

۷۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یطوف الطواف الواجب بعد العصر ایصلی الرکعتین حین یفرغ من طوافہ قال نعم اما بلغک قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ یا بنی عبد المطلب لا تمنعوا الناس من الصلوۃ بعد العصر فتمنعوھم من الطواف (حسن)

میں نے کہا ایک شخص طواف واجب کرتا ہے بعد عصر کیا وہ دو رکعت طواف سے فارغ ہوتے ہی ادا کرے فرمایا ہاں کیا تم تک رسول خدا کا یہ کلام نہیں پہنچا آپ نے فرمایا اے اولاد عبد المطلب لوگوں کو نماز بعد عصر سے منع نہ کرو ورنہ انکو طواف سے فائدہ اٹھانے دو

۸۔ قال لا ینبغی ان تصلی رکعتی طواف الفریضۃ الا عند مقام ابراھیم فاما التطوع فحیث شئت من المسجد (ض)

فرمایا طواف فریضہ کی نماز مقام ابراہیم کے پاس پڑھو اور نافلہ طواف کی جس مسجد میں چاہو پڑھ لو

۹۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ انی طفت اربعۃ اسابیع فاعییت افا صلی رکعاتھا و انا جالس قال لا قلت فکیف یصلی الرجل اذا اعتل و وجد فترۃ صلوۃ اللیل جالسا و ھذا لا یصلی قال فقال تستقیم ان تطوف و انت جالس قلت لا قال فصل و انت قائم (ض)

میں نے کہا میں نے سات شوط والے چار طواف کئے اور میں تھک گیا تو کیا انکی رکعات بیٹھ کر پڑھ لوں فرمایا نہیں میں نے کہا یہ کیسے جبکہ ایک بیمار آدمی جو سست پڑ گیا ہو نماز شب بیٹھ کر پڑھتا ہے اور یہ نہیں پڑھ سکتا فرمایا کیا تم طواف بیٹھ کر کر سکتے ہو میں نے کہا نہیں فرمایا تو نماز بھی کھڑے ہو کر پڑھو۔

باب ۱۴۰

رکعات طواف میں سہو

۱ - قال سئلت ابا عبداللہ علیہ السلام عن رجل نسی ان یصلّی الرکعتین عند مقام ابراھیم صلی اللہ علیہ فی طواف الحج والعمرۃ فقال ان کان بالبلد صلّی رکعتین عند مقام ابراھیم علیہ السلام فان اللہ عزوجل یقول واتخذوا من مقام ابراھیم مصلّی وان کان قد ارتحل فلا آمرہ ان یرجع (مجہول)

میں نے کہا طواف حج و عمرہ کے بعد ایک شخص دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھنی بھول گیا فرمایا اگر وہ شہر میں ہے تو دو رکعت مقام ابراہیم پر پڑھے کیونکہ اللہ تو فرماتا ہے کہ مقام ابراہیم پر نماز پڑھو اور اگر چلا گیا ہے تو اسے لوٹنے کے لیے میں نہیں کہتا

۲ - قلت لابی عبداللہ علیہ السلام رجل نسی الرکعتین خلف مقام ابراھیم ع فلم یذکر حتی ارتحل من مکۃ قال فلیصلہما حیث ذکر وان ذکرھما وھو فی البلد فلا یبرح حتی یقضیھما (حسن)

میں نے کہا ایک شخص مقام ابراہیم پر نماز پڑھنا بھول گیا اور اسے یاد نہ آیا اور وہ مکہ سے چلا گیا فرمایا جہاں یاد آئے دو رکعت پڑھ لے اور اگر اس وقت یاد آئے جبکہ وہ شہر میں ہو تو جب تک ادا نہ کر لے وہاں سے نہ جائے

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی رجل طاف طواف الفریضۃ ولم یصلّی الرکعتین حتی طاف بین الصفا والمروۃ ثم طاف طواف النساء ولم یصلّ الرکعتین حتی ذکر بالابطح فصلّی اربع رکعات قال یرجع فیصلی عند المقام اربعاً (موثق)

فرمایا اگر کوئی طواف واجب کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرے پھر طواف نساء کرے اور دو رکعت نماز نہ پڑھے ابطح میں پہنچ کر یاد آئے تو چار رکعت نماز پڑھے تو اس کو چاہیے کہ لوٹے اور مقام ابراہیم پر چار رکعت پڑھے

۴ - قال نسیت رکعتی الطواف خلف مقام ابراھیم صلی اللہ علیہ حتی انتھیت الی منی فرجعت الی مکۃ فصلیتھما فذکرنا ذلک لابی عبداللہ علیہ السلام فقال الا صلاھما حیث ذکر (مجہول)

راوی کہتا ہے میں مقام ابراہیم پر طواف کی دو رکعتیں پڑھنی بھول گیا اور منیٰ میں پہنچ گیا وہاں سے مکہ آیا اور دو رکعت پڑھیں اس کا ذکر ابو عبداللہ علیہ السلام سے ہم نے کیا فرمایا جہاں یاد آیا وہیں پڑھ لیے

۵ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام انہ قال فی رجل طاف طواف الفریضۃ ونسی الرکعتین حتی طاف بین الصفا والمروۃ قال یعلم ذلک الموضع ثم یعود فیصلی رکعتین ثم یعود الی مکانہ (مرسل)

فرمایا جو شخص طواف فریضہ کرے اور دو رکعت بھول جائے پھر طواف صفا و مروہ کرے تو اس کو اپنی جگہ یاد رکھنی چاہیے اور وہاں سے لوٹ کر آئے اور دو رکعت پڑھ کر پھر وہیں چلا جائے

- قال سئل عن رجل طاف طوف الفریضۃ ولم یصل الرکعتین حتی طاف بین الصفا والمروۃ وطاف بعد ذلک

پوچھا گیا ایک شخص نے طواف فریضہ کیا اور دو رکعت نماز نہ پڑھی پھر طواف صفا و مروہ کیا اور اس کے بعد طواف

سے ذکر طواف النساء ولم يصل ايضاً لذلك الطواف حتى ذكر بالابطح قال يرجع الى مقام ابراهيم عليه السلام فيصلي (م)

۔ قال سئلت عن رجل دخل مكة بعد العصر فطاف بالبيت وقد علمناه كيف يصلي فنسي فقعد حتى غابت الشمس ثم رأى الناس يطوفون فقام فطاف طوافاً آخر قبل ان يصلي الركعتين لطواف الفريضة فقال جاهل قلت نعم قال ليس عليه شيء (ض)

اس کے بعد طواف نسا کیا اور نماز نہ پڑھی طواف واجب کی تمام ابطح پر یاد آیا فرمایا وہ مقام ابراہیم پر پلٹ کر جائے اور نماز پڑھے

میں نے کہا ایک شخص بعد عصر مکہ میں داخل ہوا اور اس نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور ہم نے اسے بتا دیا تھا کہ بعد طواف نماز پڑھنی ہے وہ بھول گیا اور بیٹھ رہا سورج غروب ہو گیا پھر اس نے لوگوں کو طواف کرتے دیکھا کھڑا ہوا اور دوسرا طواف کیا قبل اس کے کہ دو رکعت نماز طواف فریضہ کی پڑھے فرمایا کیا وہ جاہل ہے میں نے کہا ہاں فرمایا تو اس پر کچھ نہیں۔

۔ قال طفنا بالبيت طواف النساء ونسينا الركعتين فلما صرنا بمنى ذكرناهما فاتينا ابا عبد الله عليه السلام فسألناه فقال صليهما بمنى

ہم دو نے طواف بیت کیا اور دو رکعت پڑھنا بھول گئے پھر ابو عبداللہ علیہ السلام سے پوچھا فرمایا منیٰ ہی میں پڑھ لو

باب ۱۴۱
نوادر طواف

۱ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اول ما يظهر القائم من العدل ان ينادي مناديه ان يسلم صاحب النافلة لصاحب الفريضة الحجر الاسود والطواف (ض)

۲ ۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الطواف ايكتفي الرجل باحصاء صاحبه فقال نعم (م)

۳ ۔ قلت لابي عبد الله عليه السلام القراءة وانا اطوف افضل او اذكر الله تبارك وتعالى قال القراءة قلت فان مر بسجدة وهو يطوف قال يومي برأسه الى الكعبة (ض)

۴ ۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا تطوفن بالبيت وعليك برطلة (ض)

فرمایا سب سے پہلے جب ظہور قائم آل محمدؐ ہوگا ایک منادی ندا کرے گا جس پر طواف نافلہ ہے وہ استلام کرے اس کو جس پر استلام حجر و طواف واجب ہے

پوچھا گیا حضرت سے آیا یہ کافی ہے کہ طواف میں شوط کو اس کا ساتھی گنتا جائے فرمایا ہاں

میں نے کہا طواف میں قرآن کی قرات بہتر ہے یا ذکر خدا فرمایا قرات میں نے کہا اگر طواف میں کوئی سجدہ (سجدہ مندوبہ یا بنا بر تقیہ) کرے فرمایا اپنے سر سے کعبہ کی طرف اشارہ کرے

فرمایا طواف بیت میں اونچی مخروطی شکل کی قلندرانہ ٹوپی سر پر نہ رکھے

۵ - سأل أبان أبا عبد الله عليه السلام أكان لرسول الله صلى الله عليه وآله ... رسول الله صلى الله عليه وآله طواف يعرف به فقال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يطوف بالليل والنهار عشرة أسابيع ثلثة أول الليل وثلثة آخر الليل واثنين إذا أصبح واثنين بعد الظهر وكان فيما بين ذلك راحته (مجہول)۔

میں نے کہا کیا رسول اللہ طواف کرتے تھے فرمایا رات اور دن میں دس مرتبہ سات سات شوط تین بار اول شب تین بار آخر شب اور دو بار صبح کو اور دو بار بعد ظہر اور ان دونوں کے درمیان آپ آرام فرماتے تھے

۶ - قال رأيت أم فروة تطوف بالكعبة وعليها كساء متنكرة فاستلمت الحجر بيدها اليسرى فقال لها رجل ممن يطوف يا أمة الله أخطأت السنة فقالت إنا لأغنياء عن علمك (حسن)

میں نے دیکھا کہ ام فروہ (مادر امام جعفر صادق ع) کعبہ کا طواف ایک بدنما چادر میں کرتی تھیں (تاکہ لوگ آپ کو نہ پہچانیں) اپنے بائیں ہاتھ سے استلام حجر کیا ایک شخص نے کہا اے کنیز خدا تم نے یہ طواف خلاف سنت کیا فرمایا ہم تمہارے علم پر اعتماد نہیں کرتے

۷ - قال أبو الحسن عليه السلام أتدري لم سميت الطائف قلت لا قال إن إبراهيم صلى الله عليه لما دعا ربه أن يرزق أهله من الثمرات قطع لهم قطعة من الأردن فأقبلت حتى طافت بالبيت سبعاً ثم أقرها الله في موضعها وإنما سميت الطائف للطواف بالبيت (ض)

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے کیا تم جانتے ہو کہ طائف کا نام طائف کیوں ہوا میں نے کہا نہیں فرمایا ابراہیم علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی کہ اہل کو ان کے ثمرات کا رزق دے لیس خدا نے اردن (یہ جگہ شام میں ہے) کا قطعہ ان کے لئے معین کیا یہ سرزمین چلا اور طواف بیت کیا سات بار پھر خدا نے اسکو اسکی جگہ پر قرار دیا اس لئے اس کا نام طائف ہوا

۸ - قلت لأبي الحسن عليه السلام جعلت فداك إني أكون في المسجد الحرام وأنظر إلى الناس يطوفون بالبيت وأنا جالس فاغتم لذلك فقال يا زياد لا عليك فإن المؤمن إذا خرج من بيته يؤم الحج لا يزال في طواف وسعي حتى يرجع (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں مسجد الحرام میں ہوتا ہوں اور لوگوں کو طواف کرتے دیکھتا ہوں اور خود بیٹھا ہوتا ہوں فرمایا اسے زیادہ گناہ نہیں جب بندہ مومن بقصد حج گھر سے نکلتا ہے تو وہ واپسی تک طواف و سعی ہی میں شمار ہوتا ہے

۹ - قلت لأبي عبد الله عليه السلام رجل كانت معه صاحبة لا تستطيع القيام على رجليها فحملها زوجها في محمل فطاف بها طواف الفريضة بالبيت وبالصفا والمروة أيجزيه ذلك الطواف عن نفسه طوافه بها فقال إيها والله إذاً (ص)

میں نے کہا ایک شخص کے ساتھ اسکی بی بی ہے جو اپنے پیروں پر کھڑی نہیں ہوسکتی اس کے شوہر نے اسے محمل میں اٹھایا اور طواف فریضہ بیت اور طواف صفا و مروہ ادا کیا آیا یہ اس کے لئے اپنی طرف سے طواف بھی کافی ہوگا فرمایا ہاں

۱۰ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال دع الطواف وأنت تشتهيه (مرسل)

فرمایا طواف کو چھوڑ دو اگر لوگوں کی کثرت کی وجہ سے اسے پورا نہیں کر سکتے

۱۱۔ قال فی امراۃ نذرت ان تطوف علی اربع قال تطوف اسبوعاً لیدیہا واسبوعاً لرجلیہا (مجہول)

میں نے کہا ایک عورت نے چار طواف کی نذر کی فرمایا نہیں سات کی کرنا چاہیے سات اپنے ہاتھوں کے اور سات اپنے پیروں کے

۱۲۔ قال سئلتہ عن ثلثۃ دخلوا فی الطواف فقال واحد منہم لصاحبہ تحفظوا الطواف فلما ظنوا انہم قد فرغوا قال واحد معی ستۃ اشواط قال ان شکوا کلہم فلیستانفوا وان لم یشکوا وعلم کل واحد منہم ما فی یدہ فلیبنوا (حسن)

میں نے کہا تین شخص طواف میں داخل ہوئے ایک نے ان میں سے اپنے ساتھی سے کہا طواف گنتے رہنا جب انھوں نے گمان کیا کہ وہ فارغ ہو گئے تو ان میں سے ایک نے کہا میرا شمار تو چھ شوط کا ہے حضرت نے فرمایا اگر سب نے شک کیا ہے تو پھر سے طواف کریں اور اگر سب نے شک نہیں کیا اور ہر ایک کو اپنا شمار یاد ہے تو اسی پر بنا کر لیں

۱۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی المراۃ تطوف بالصبی وتسعی بہ ھل یجزی ذلک عنہا ومن الصبی فقال نعم (حسن)

میں نے کہا ایک عورت نے اپنے بچے کے ساتھ طواف و سعی کی لیکن یہ اس کے لئے اور بچے کے لئے کافی ہے فرمایا ہاں

۱۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یستحب ان تطوف ثلثمائۃ وستین اسبوعاً عدد ایام السنۃ فان لم تستطع فثلثمائۃ وستین شوطاً فان لم تستطع فما قدرت علیہ من الطواف (حسن)

فرمایا مستحب ہے کہ تین سو ساٹھ بار ایک سال کے دنوں کی برابر طواف کیا جائے اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو تین سو ساٹھ شوط ہی کرے اور اگر اس پر بھی قادر نہ ہو تو جتنے زیادہ کر سکتا ہو کرے

۱۵۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ھل نشرب ونحن فی الطواف قال نعم (موثق)

میں نے کہا کیا ہم اثنائے طواف میں پانی پی سکتے ہیں فرمایا ہاں

۱۶۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ علی ناقتہ العضباء وجعل یستلم الارکان بمحجنہ ویقبل المحجن (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے سنا کہ رسول اللہ نے ناقہ عضباء پر طواف کیا اور ارکان کا استلام کیا اور بوسہ دیا محجن کو

۱۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الطواف فی العشر افضل من سبعین طوافاً فی الحج (م)

فرمایا کہ ذی الحجہ کے عشرۂ اولیٰ میں افضل ہے طواف حج کے زمانہ میں ستر طوافوں سے

۱۸۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین علیہ السلام فی امراۃ نذرت ان تطوف علی اربع فقال تطوف اسبوعاً لیدیہا واسبوعاً لرجلیہا (ض)

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے اس عورت کے بارہ میں جس نے چار شوط کی نذر کی ہو فرمایا وہ سات کرے اپنے ہاتھوں کے لئے اور سات اپنے پیروں کے لئے۔

باب ۱۴۲

استلام حجر

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا فرغت من الرکعتین فأت الحجر الاسود و قبله واستلمه واشر الیه فانه لابد من ذلک وقال ان قدرت ان تشرب من ماء زمزم قبل ان تخرج الی الصفا فافعل وتقول حین تشرب اللهم اجعله علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء وسقم قال و بلغنا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ قال حین نظر الی زمزم لولا ان اشق علی امتی لاخذت منه ذنوبا او ذنوبین (صحیح)

فرمایا جب طواف کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو حجر کے پاس آؤ اسے بوسہ دو اور اس سے لپٹو اور اس کی طرف اشارہ کرو یہ ضروری ہے اور فرمایا اگر ممکن ہو تو صفا جانے سے پہلے زمزم کا پانی پیو اور کہو یا اللہ اسے علم کو نافع قرار دے اور رزق کو واسع اور شفا قرار دے ہر درد و آزار سے۔ صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا جبکہ آپ کی نظر زمزم پر گئی اگر میری امت پر یہ سنت شاق نہ ہوتی تو میں چاہ زمزم سے ایک یا دو ڈول نکالتا

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا فرغ الرجل من طوافه وصلی رکعتین فلیأت زمزم ویستق منه ذنوبا او ذنوبین ولیشرب منه ولیصب علی رأسه وظهره وبطنه ویقول اللهم اجعله علما نافعا ورزقا واسعا وشفاء من کل داء وسقم ثم یعود الی الحجر الاسود (حسن)

فرمایا جب آدمی طواف سے فارغ ہو اور دو رکعت نماز پڑھ لے تو زمزم پہ آئے اور ایک یا دو ڈول اس سے نکالے اور اس کو پیے اور اپنے سر پشت اور شکم پر ڈالے اور کہے یا اللہ اسے علم نافع رزق واسع اور ہر درد کی دوا قرار دے۔ پھر حجر اسود کی طرف آئے

۳ - قال رأیت ابا جعفر علیه السلام لیلة الزیارة طاف طواف النساء وصلی خلف المقام ثم دخل زمزم فاستقی منها بیده بالدلو الذی یلی الحجر وشرب منه وصب علی بعض جسده ثم اطلع فی زمزم مرتین واخبرنی بعض اصحابنا انه رآه بعد ذلک بسنة فعل مثل ذلک (ح)

میں نے شب زیارت میں امام محمد باقر علیہ السلام کو دیکھا طواف نساء کرتے ہوئے اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھتے ہوئے پھر آپ زمزم پہ آئے اور اپنے وہ ڈول جو حجر کے پاس تھا بھرا اور پانی پیا اور اپنے جسم پر چھڑکا دوبارہ پھر زمزم پر آئے میرے ایک دوست نے خبر دی کہ جب بار ایسا ہی کیا

باب ۱۴۳

کوہ صفا پر وقوف

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان رسول اللہ صلعم

فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

من فرغ من طوافه و رکعتیه قال ابدأ بما بدأ الله عزوجل
من اتیان الصفا ان الله عزوجل یقول ان الصفا والمروة
من شعائر الله قال ابو عبد الله علیه السلام ثم اخرج
الی الصفا من الباب الذی خرج منه رسول الله صلی الله
علیه وآله وهو الباب الذی یقابل الحجر الاسود حتی تقطع
الوادی وعلیک السکینة والوقار فاصعد علی الصفا حتی
تنظر الی البیت وتستقبل الرکن الذی فیه الحجر الاسود و
احمد الله واثن علیه ثم اذکر من آلائه وبلائه وحسن ما
صنع الیک ما قدرت علی ذکره ثم کبر الله سبعاً واحمده
سبعاً وهلله سبعاً وقل لا اله الا الله وحده لا شریک له
له الملک وله الحمد یحیی ویمیت وهو حی لا یموت وهو علی کل شیء
قدیر ثلاث مرات ثم صل علی النبی صلی الله علیه وآله وقل
الله اکبر علی ما هدانا والحمد لله علی ما اولانا والحمد لله الحی
القیوم والحمد لله الحی الدائم ثلاث مرات وقل اشهد ان لا
اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله لا نعبد الا
ایاه مخلصین له الدین ولو کره المشرکون ثلاث مرات
اللهم انی اسئلک العفو والعافیة والیقین فی الدنیا
والاخرة ثلاث مرات اللهم آتنا فی الدنیا حسنة وفی
الاخرة حسنة وقنا عذاب النار ثلاث مرات ثم کبر الله
مائة مرة وهلل مائة مرة واحمد مائة مرة وسبح مائة
مرة وتقول لا اله الا الله وحده انجز وعده ونصر عبده
وهزم الاحزاب وحده فله الملک وله الحمد وحده
وحده اللهم بارک لی فی الموت وفیما بعد الموت اللهم
انی اعوذ بک من ظلمة القبر ووحشته اللهم اظلنی فی
ظل عرشک یوم لا ظل الا ظلک واکثر من ان تستودع ربک
دینک ونفسک واهلک ثم تقول استودع الله الرحمن
الرحیم الذی لا تضیع ودائعه نفسی ودینی واهلی

جب طواف اور اس کی دو رکعتوں سے فارغ ہو تو فرمایا پس
ابتدا کر ان سے جن کے متعلق خدا نے فرمایا ہے صفا و مروہ شعائر اللہ
ہیں فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے پھر نکلو صفا کی طرف اس
دروازہ سے جس سے رسول اللہ نکلے تھے اور وہ دروازہ
مقابل میں حجر اسود کے ہے یہاں تک کہ تو وادی کو طے کرے اور
سکینہ و وقار کے ساتھ صفا پر چڑھو یہاں تک کہ خانہ کعبہ نظر
آنے لگے اور استقبال کرو اس رکن کا جس میں حجر اسود ہے
اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اس کی نعمتوں اور آزمائشوں کو یاد کرو
اور انکو جو تم پر احسانات کئے ہیں جس قدر تم میں قوت ہو اس کا
ذکر کرو پھر سات تکبیریں کہو سات بار الحمد للہ کہو سات بار لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و یمیت و
ھو حی لا یموت وھو علی کل شیء قدیر تین بار کہو پھر محمد و آل محمد
پر درود بھیجو کہو اللہ اکبر علی ما ھدانا والحمد للہ علی ما
اولانا والحمد للہ الحی القیوم والحمد للہ الحی الدائم تین بار اور
پھر کہو اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ
لا نعبد الا اللہ مخلصین لہ الدین ولو کرہ المشرکون تین بار پھر کہو
یا اللہ انی اسئلک العفو والعافیہ والیقین فی الدنیا والاخرہ
تین بار پھر اللہم آتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا
عذاب النار تین بار پھر اللہ اکبر سو بار لا الہ الا اللہ سو بار
الحمد للہ سو بار۔ تسبیح یعنی سبحان اللہ سو بار اور پھر لا الہ الا اللہ
وحدہ انجز وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب فلہ الملک ولہ
الحمد وحدہ وحدہ اللہم بارک فی الموت وفیما بعد الموت اللہم
انی اعوذ بک من ظلمۃ القبر ووحشتہ الی آخر الدعا جو بیچ
کالم پر ہے اور اگلے صفحہ پر ہے

اللهم استعملني على كتابك وسنة نبيك وتوفني على ملته واعذني
من الفتنة ثم تكبر ثلاثاً ثم تعيدها مرتين ثم تكبر واحدة
ثم تعيدها فان لم تستطع هذا فبعضه وقال ابو عبد الله عليه
السلام ان رسول الله صلی الله عليه وآله كان يقف على الصفا
بقدر ما يقرأ سورة البقرة مترتلاً (حسن)

پھر تکبیر کہے تین بار پھر دو مرتبہ یہ دعا پڑھے پھر ایک بار اللہ اکبر کہے پھر یہ دعا پڑھے اگر یہ سب نہ پڑھ سکے تو بعض پڑھے فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ کوہ صفا پر کھڑے ہوتے اور ترتیل کے ساتھ سورہ بقر کچھ پڑھتے۔

۲ - قلت لابي عبد الله عليه السلام هل من دعاء موقت
اقوله على الصفا والمروة قال تقول اذا وقفت الى الصفا
لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد
يحيي ويميت وهو على كل شيء قدير ثلث مرات (م)

میں نے کہا کیا کوہ صفا پر پڑھنے کے لئے کوئی مخصوص دعا ہے فرمایا تین بار یہ دعا پڑھو

۳ - قال سئلت ابا جعفر عليه السلام كيف يقول
الرجل على الصفا والمروة قال يقول لا اله الا الله وحده
لا شريك له له الملك وله الحمد يحيي ويميت وهو على
كل شيء قدير ثلث مرات (م)

ترجمہ نمبر ۲ میں دیکھو

۴ - سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن باب الصفا
قلت ان اصحابنا قد اختلفوا فيه بعضهم يقول الذي
يلي السقاية وبعضهم يقول يلي الحجر فقال هو الذي
يلي السقاية محدث صنعه داود وفتحه داود (مجہول)

میں پوچھا کس دروازہ سے صفا پر جایا جائے بعض کہتے ہیں جو متصل سقایہ ہے بعض کہتے ہیں جو متصل حجر ہے فرمایا جو متصل سقاہ ہے وہ جدید ہے جسے داود نے بنایا اور اسی نے کھولا ہے

۵ - قال كان امير المؤمنين عليه السلام اذا صعد
الصفا استقبل الكعبة ثم رفع يديه ثم يقول اللهم
اغفر لي كل ذنب اذنبته قط فان عدت فعد علي بالمغفرة
فانك انت الغفور الرحيم اللهم افعل بي ما انت اهله
فانك ان تفعل ما انت اهله ترحمني وان تعذبني فانت
غني عن عذابي وانا محتاج الى رحمتك فيا من انا محتاج
الى رحمته ارحمني اللهم لا تفعل بي ما انا اهله فانك ان
تفعل بي ما انا اهله تعذبني ولن تظلمني اصبحت اتقي
عدلك ولا اخاف جورك فيا من هو عدل لا يجور
ارحمني (ض)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب صفا پر چڑھتے تو کعبہ کی طرف رخ کرتے اور اپنے ہاتھ اٹھا کر فرماتے

- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من اراد ان یکثر ماله فلیطل الوقوف علی الصفا والمروه (مجہول)

فرمایا جو مال کی زیادتی چاہتا ہو تو وہ صفا و مروہ پر زیادہ ٹھہرے

- عن ابی جعفر علیہما السلام قال لیس علی الصفا شیٔ موقت (ض)

فرمایا صفا پر عمل کے لئے کوئی مخصوص چیز نہیں

- قال رایت ابا الحسن موسی علیہ السلام صعد المروه فالقی نفسه علی الحجر الذی فی اعلاها فی میسرتها واستقبل الکعبه (ض)

مجھے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ کوہ مروہ پر چڑھے اور اپنے کو اس پتھر پر گرایا جو اسکی چوٹی پر بائیں طرف تھا اور کعبہ کی طرف رخ کیا

- قال کنت فی ظهر ابی الحسن موسی علیہ السلام علی الصفا وعلی المروه وهو لا یزید علی حرفین اللهم انی اسئلک حسن الظن بک فی کل حال وصدق النیة فی التوکل علیک (ض)

میں امام موسیٰ علیہ السلام کی پشت پر تھا صفا اور مروہ پر آپ نے دو کلموں سے زیادہ نہ فرمایا

باب ۱۴۳

سعی بین الصفا والمروه

- قال سالته عن السعی بین الصفا والمروه قال اذا انتهیت الی الدار التی علی یمینک عند اول الوادی فاسع حتی تنتهی الی اول زقاق عن یمینک بعد ما تجاوز الوادی الی المروه فاذا انتهیت الیه فکف عن السعی وامش مشیا فاذا جئت من عند المروه فابدأ من عند الزقاق الذی وصفت لک فاذا انتهیت الی الباب الذی من قبل الصفا بعد ما تجاوز الوادی فاکفف عن السعی وامش مشیا وانما السعی علی الرجال ولیس علی النساء سعی (موثق)

میں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی کو پوچھا فرمایا جب تم اس گھر تک پہنچو جو تمہاری داہنی طرف شروع وادی میں ہے تو سعی کرو جب پہنچو اپنی داہنی طرف والے تنگ راستہ میں وادی سے گزر کر مروہ کی طرف تو سعی کو روک دو اور معمولی چال چلو جب مروہ کے پاس پہنچو تو شروع کرو اس تنگ راستہ جو میں نے بیان کیا جب اس دروازہ پر پہنچو جو صفا کی طرف ہے وادی سے گزرنے کے بعد تو سعی ختم کردو اور معمولی چال چلو۔ سعی مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں

- عن جعفر عن ابیه علیهم السلام قال کان ابی یسعی بین الصفا والمروه ما بین باب ابن عباد الی ان یرفع قدمیه من المیل لا یبلغ زقاق آل ابی حسین (موثق)

فرمایا میرے والد سعی کرتے تھے صفا و مروہ کے درمیان اور جو باب ابن عباد کے درمیان ہے یہاں تک کہ جب بڑھتے میل سے تو نہ پہنچتے تھے آل ابی حسین والے تنگ راستہ تک

۳ - قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ما من بقعة احب الی الله من المسعی لانه یذل فیها کل جبار وروی انه سئل لم جعل السعی فقال مذلة للجبارین (ض)

میں نے حضرت سے سنا کہ اللہ کو سعی سب سے زیادہ محبوب ہے کیونکہ وہ ہر سرکش کو ذلیل کرتی ہے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت سے پوچھا گیا سعی کس لئے ہے فرمایا جباروں کو ذلیل کرنے کے لئے

۴ - قال لیس لله منسک احب الیه من السعی وذلک انه یذل فیه الجبارین (ض)

فرمایا ارکان حج میں اللہ کو سب سے زیادہ محبوب سعی ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں

۵ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال جعل السعی بین الصفا والمروة مذلة للجبارین (مرسل)

اللہ نے سعی کو اس لئے رکھا ہے کہ اس سے سرکش لوگ ذلیل ہوتے ہیں

۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال انحدر من الصفا ماشیاً الی المروة وعلیک السکینة والوقار حتی تأتی المنارة وهی طرف المسعی فاسع وقل بسم الله والله اکبر وصلی الله علی محمد واهل بیته اللهم اغفر وارحم وتجاوز عما تعلم وانت الاعز الاکرم حتی تبلغ المنارة الاخری فاذا جاوزتها فقل یا ذا المن والفضل والکرم والنعماء والجود اغفر لی ذنوبی انه لا یغفر الذنوب الا انت ثم امش وعلیک السکینة والوقار حتی تأتی المروة فاصعد علیها حتی یبدو لک البیت واصنع علیها کما صنعت علی الصفا وطف بینهما سبعة اشواط تبدأ بالصفا وتختم بالمروة (حسن)

فرمایا حضرت نے صفا سے مروہ کو جاتے ہوئے سکینہ و وقار سے چلو جب مینارہ تک آؤ تو وہاں سے سعی کرو اور کہو

پھر سکینہ و وقار سے چلو اور مروہ آؤ اس پر چڑھو یہاں تک کہ بیت اللہ نظر آنے لگے پس ویسا ہی عمل کرو جیسا صفا پر کیا تھا اور دونوں کے درمیان طواف کرو سات بار صفا سے شروع کرو اور مروہ پر ختم۔

۷ - قال رأیت ابا الحسن علیه السلام یبتدئ بالسعی من دار القاضی المخزومی قال ویمضی کما هو الی زقاق العطارین (ض)

میں نے ابوالحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ انھوں نے دار قاضی مخزومی سے سعی کی ابتدا کی اور وہ عطاروں کے کوچہ کی طرف سے گزرے

۸ - قال سئل ابو عبد الله علیه السلام عن السعی بین الصفا والمروة فریضة ام سنة قال فریضة قلت اولیس قال الله عز وجل فلا جناح علیه ان یطوف بهما قال کان ذلک فی عمرة القضاء ان رسول الله صلی الله علیه وآله شرط علیهم ان یرفعوا الاصنام من الصفا والمروة فتشاغل رجل حتی انقضت الایام واعیدت الاصنام فجاؤوا الیه فقالوا یا رسول الله ان فلاناً لم یسع بین الصفا والمروة

میں نے پوچھا کہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا فرض ہے یا سنت فرمایا فرض ہے میں نے کہا آیت سے تو ایسا نہیں معلوم ہوتا اس میں تو یہ ہے کوئی گناہ نہیں اس پر جو ان دونوں کا طواف کرے فرمایا یہ آیت عمرۂ قضا کے متعلق ہے رسول اللہ نے کفار مکہ سے شرط کی تھی کہ وہ صفا و مروہ سے بت ہٹا لیں ایک مسلمان اور کام میں مشغول ہو گیا یہاں تک کہ ایام حج گزر گئے اور بت اپنی جگہ پر پھر آ گئے لوگوں نے رسول اللہ سے کہا فلاں نے صفا و مروہ کے درمیان سعی نہیں کی

وما تبیّنت الاصنام فانزل الله عزوجل فلا جناح علیه ان یطوف بهما وعلیهما الاصنام (مجهول)

اور بت پھر اپنی جگہ رکھ گئے پس اللہ نے یہ آیت نازل کی کہ کوئی بے گناہ اس کے لیے جو دونوں کا طواف کرے درانحالیکہ ان دونوں پر بت رکھے ہوئے ہوں۔

۹- قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل ترک شیئا من الرمل فی سعیه بین الصفا والمروة قال لا شیء علیه (۲) وروی ان السعی کان اوسع مما هو الیوم ولکن الناس ضیقوه۔

میں نے کہا ایک شخص سعی صفا و مروہ کے درمیان رمل (دوڑنا چلنا) چھوڑ دے فرمایا اس پر کوئی گناہ نہیں۔ راوی بھی فرماتا ہے کہ سعی میں پہلے آج سے زیادہ سہولت تھی لوگوں نے اسے تنگ بنا دیا

۱۰- عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل ترک السعی متعمدا قال علیه الحج من قابل (حسن)

فرمایا اگر کوئی عمداً سعی کو ترک کر دے تو اس کو سال آئندہ پھر حج کرنا ہوگا

باب ۱۴۵

مروہ سے ابتدا

قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل بدأ بالمروة قبل الصفا قال یعید الا تری انه لو بدأ بشماله قبل یمینه فی الوضوء اراد ان یعید الوضوء (ح)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کہا ایک شخص نے سعی کی ابتدا مروہ سے کی فرمایا وہ دوبارہ سعی کرے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جو کوئی وضو میں بایاں ہاتھ داہنے سے پہلے دھوئے اسے وضو دوبارہ کرنا چاہیے۔

۲- سئلت فی رجل سعی بین الصفا والمروة ثمانیة اشواط ما علیه قال ان کان خطأ اطرح واحدا واعتد بسبعة (۳)

فرمایا اگر کسی نے غلطی سے بجائے سات بار کے آٹھ بار سعی کی ہے تو ایک کو نظر انداز کر کے سات ہی شمار کرے۔

قال حججنا ونحن صرورة فسعینا بین الصفا والمروة اربعة عشر شوطا فسألت ابا عبد الله علیه السلام عن ذلک قال لا بأس سبعة لک وسبعة تطرح

ہم نے پہلی بار حج کیا اور صفا و مروہ کے درمیان ہم ۱۴ بار سعی کی حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا فرمایا کوئی مضائقہ نہیں سات کو نظر انداز کر دو۔

- سألت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل بدأ بالمروة قبل الصفا قال یعید الا تری انه لو بدأ بشماله قبل یمینه کان علیه ان یبدأ بیمینه ثم یعید علی شماله (ح)

ترجمہ نمبر ۱ میں دیکھو

- قال من طاف بین الصفا والمروة خمسة عشر شوطا

فرمایا جو صفا و مروہ کے درمیان پندرہ شوط کرے

طرح ثمانیة واعتد بسبعة وان بدء بالمروة فلیطرح ما سعی ویبدء بالصفا (حسن)

تو آٹھ کو نظر انداز کرکے سات کو شمار کرے اور اگر ابتدا مروہ کی ہے تو صفا سے ابتدا کرے اور جو کر چکا ہے اسے نظر انداز کرے

باب ۱۴۶
سعی میں استراحت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن السعی بین الصفا والمروة علی الدابة قال نعم وعلی المحمل (حسن)

میں نے کہا کیا (مجبوری میں) چوپایہ پر سعی کر سکتے ہیں فرمایا ہاں چوپایہ پر بھی اور محمل میں بھی

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن الرجل یسعی بین الصفا والمروة راکباً قال لا بأس والمشی افضل (حسن)

فرمایا صفا و مروہ کے درمیان سعی سوار ہو کر ہو سکتی ہے لیکن چلنا افضل ہے

۳۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الرجل یطوف بین الصفا والمروة أیستریح قال نعم ان شاء جلس علی الصفا والمروة وبینهما فیجلس (حسن)

میں نے کہا ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتا ہے وہ آرام چاہتا ہے کیا آرام کرے فرمایا ہاں اگر چاہے صفا و مروہ پر بیٹھ جائے یا ان دونوں کے درمیان

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا تجلس بین الصفا والمروة الا من جهد (حسن)

فرمایا صفا و مروہ کے درمیان نہ بیٹھے مگر از راہ مجبوریت

۵۔ سألت ابا الحسن علیه السلام عن النساء یطفن علی الابل والدواب أیجزیهن ان یقفن تحت الصفا والمروة قال نعم بحیث یرین البیت (م)

میں نے کہا کچھ عورتیں اونٹ یا چوپایوں پر سعی کرتی ہیں کیا ان کو اجازت ہے کہ وہ صفا و مروہ کے نیچے ٹھہر جائیں فرمایا ہاں بشرطیکہ کعبہ کو دیکھتی رہیں

۶۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال لیس علی الراکب سعی ولکن لیسرع شیئاً (م)

فرمایا نہیں ہے راکب پر سعی مگر جبکہ جلدی ہو

باب ۱۴۷
نماز کے لئے سعی کو قطع کرنا

۱۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام الرجل یدخل فی السعی

میں نے کہا ایک شخص سعی کرنے لگا

بین الصفا والمروہ فیدخل وقت الصلوٰۃ ایخفف او یقطع ویصلی و یعود او یثبت کما ھو علی حالہ حتی یفرغ قال یصلی ثم یعود قلت یجلس علیھما قال اولیس ھو ذا یسعی علی الدواب (حسن)

صفا و مروہ کے درمیان ناگاہ وقت نماز آگیا آیا کم کرے یا قطع کرے اور نماز پڑھ کر پھر لوٹ آئے یا بدستور سعی کرتا رہے فرمایا کیا دونوں پہاڑوں پر بیٹھ سکتا ہے فرمایا پھر واپس آ کر سعی کرے میں نے ان دونوں پر بیٹھ سکتا ہے فرمایا اگرچہ پا پیادہ سعی نہیں کر رہا۔

۲۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال قلت لہ الرجل یسعی بین الصفا والمروۃ ثلثۃ اشواط او اربعۃ ثم یبول ایتم سعیہ بغیر وضوء قال لا باس ولو اتم نسکہ بوضوء کان احب الی (موثق)

ہم نے کہا ایک شخص صفا و مروہ کے درمیان تین چار شوط کر چکا کہ اسے پیشاب کیا کیا بغیر وضو اپنی سعی پوری کرے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں لیکن وضو کے ساتھ مجھے زیادہ پسند ہے

باب ۱۴۸
تقصیر متمتع

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا فرغت من سعیک وانت متمتع فقصر من شعرک من جوانبہ ولحیتک وخذ من شاربک وقلم اظفارک وابق منھا لحجک واذا فعلت ذلک فقد احللت من کل شیء یحل منہ المحرم واحرمت منہ فطف بالبیت تطوعاً ما شئت (حسن)

فرمایا جب تم سعی سے فارغ ہو جاؤ حج تمتع میں تو ہر طرف سے اپنے سر کے بال کٹواؤ اور اپنی داڑھی اور مونچھوں کے بال ترشواؤ اور ناخن کٹواؤ اور باقی رکھو انکو اپنے حج کے لئے اور جب یہ کر چکو تو جو چیزیں احرام میں تم پر حرام ہو گئی تھیں وہ حلال ہو گئیں پس اب اپنی خوشی سے جتنی بار چاہو بیت اللہ کا طواف کرو

۲۔ قال رایت ابا الحسن علیہ السلام احل من عمرتہ واخذ من اطراف شعرہ کلہ علی المشط ثم اشار الی شاربہ فاخذ منہ الحجام ثم اشار الی اطراف لحیتہ فاخذ منہ ثم قام (م)

میں نے امام رضا علیہ السلام کو دیکھا کہ جب عمرہ سے فارغ ہوئے تو پورے سر کے بال کنگھی سے کٹوائے پھر آپ نے اشارہ کیا اپنی مونچھوں کی طرف حجام نے انکی اصلاح کی پھر داڑھی کے بال کٹوائے پھر اٹھ کھڑے ہوئے

۳۔ سالت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل یطوف بالبیت ویسعی ایتطوع بالطواف قبل ان یقصر قال ما یعجبنی (م)

میں نے کہا ایک شخص طواف بیت کرتا ہے اور سعی کرتا ہے آیا قبل تقصیر وہ طواف مندوب کرے فرمایا مجھے تعجب ہے (کراہت ہے قبل تقصیر طواف مندوب کرنا۔)

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی محرم یقصر بعض

میں نے کہا ایک محرم مجھ بال کٹواتا ہے

ولا يتقصر من لحيته، قال: يجزيه (حسن)

۵- يقال: رأيت ابا جعفر ابن الرضا عليه السلام اراد ان يقصر من شعره نوع اراد الحجام ان يأخذ من جوانب الرأس قال له: ابدأ بالناحيتين فبدأ بها (جميل)

۶- عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن متمتع قرض اظفاره واخذ من شعر رأسه بمشقص قال: لا بأس ليس كل احد يجد جلماً (حسن)

اور کچھ نہیں کہتا؟ فرمایا کافی ہے۔

امام رضا علیہ السلام کے صاحبزادہ ابو جعفر نے عمرہ کے بعد بال کٹوانے چاہے تو حجام نے اطراف سر سے کاٹنے کا ارادہ کیا فرمایا پیشانی سے ابتدا کرو چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا

میں نے کہا ایک حج تمتع کرنے والے نے اپنے ناخن کاٹے اور سر کے بال تیر کے پیکان سے کاٹے فرمایا کیا حرج ہے ہر ایک کو تو قینچی نہیں ملتی

باب ۱۴۹
حج تمتع میں تقصیر کا بھول جانا

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام عن رجل متمتع نسي ان يقصر حتى احرم بالحج قال: يستغفر الله (م)

۲- عن ابي عبد الله عليه السلام قال: سألته عن رجل اهل بالعمرة ونسي ان يقصر حتى دخل في الحج قال: يستغفر الله ولا شيء عليه وتمت عمرته (حسن)

۳- قال: سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن رجل تمتع بالعمرة الى الحج فدخل مكة فطاف وسعى ولبس ثيابه واحل ونسي ان يقصر حتى خرج الى عرفات قال: لا بأس به يبني على العمرة وطوافها وطواف الحج على اثره (م)

۴- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن رجل طاف بالبيت ثم بالصفا والمروة وقد تمتع ثم عجل فقبّل امرأته قبل ان يقصر من رأسه فقال: عليه دم يهريقه وان جامع فعليه جزور او بقرة (حسن)

۵- سألت ابا عبد الله عليه السلام عن متمتع وقع

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو تمتع والا حج کر رہا ہو اور وہ بال کٹوانے بھول جائے اور حج کا احرام باندھ لے فرمایا وہ اللہ سے استغفار کرے

میں نے پوچھا اس شخص کے بارہ میں جو عمرہ کرے اور بال کٹوانے بھول جائے اور حج کے مناسک میں داخل ہو فرمایا اللہ سے استغفار کرے اس پر کوئی الزام نہیں اس کا عمرہ پورا ہو گیا

میں نے کہا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا اور مکہ میں داخل ہو کر طواف کیا اور سعی کی اور اپنا لباس پہنا اور محل ہو گیا اور تقصیر کرانا بھول گیا یہاں تک کہ وہ عرفات چلا گیا فرمایا کوئی حرج نہیں وہ اپنے طواف کی بنا عمرہ پر رکھے اور اس کے بعد طواف حج کر لے

پوچھا ایک شخص نے طواف بیت کیا پھر صفا و مروہ میں سعی کی اور یہ عمرہ تمتع تھا پھر جلد بازی سے کام لے کر اس نے اپنی بی بی کا بوسہ لیا قبل سر کے بال کٹوانے کے فرمایا وہ قربانی دے اور اگر مجامعت کر لی ہے تو ایک اونٹ دے یا ایک گائے

میں نے پوچھا اس تمتع کرنے والے کے متعلق جو مجامعت کرے

علی امراته ولم یقصر فقال ینحر جزوراً و قد خشیت ان یکون قد ثلم حجه ان کان عالماً وان کان جاهلاً فلا شئ علیه (حسن)

۶- قلت لابی عبدالله علیه السلام جعلت فداک انی لما قضیت نسکی للعمرة اتیت اهلی ولم اقصر قال علیک بدنة قال قلت انی لما اردت ذلک منها ولم تکن قد قصرت امتنعت فلما غلبتها قرضت بعض شعرها باسنانها فقال رحمها الله کانت افقه منک علیک بدنة ولیس علیها شئ (حسن)

۷- عن ابی عبدالله علیه السلام قال سألته عن متمتع حلق راسه بمکة قال ان کان جاهلاً فلیس علیه شئ وان تعمد ذلک فی اول شهور الحج بثلاثین یوماً فلیس علیه شئ وان تعمد بعد الثلاثین التی یوفر فیها الشعر للحج فان علیه دماً یهریقه (حسن)

۸- عن ابی عبدالله علیه السلام قال ینبغی للمتمتع بالعمرة الی الحج اذا احل ان لا یلبس قمیصاً ولیتشبه بالمحرمین

کرے اپنی عورت سے دعا کا لیکن اس نے بال نہیں کٹوائے فرمایا وہ ایک اونٹ نحر کرے اور مجھے ڈر ہے کہ وہ اگر عالم مسئلہ تھا تو اس کے حج میں رخنہ پڑ جائے گا اور اگر جاہل تھا تو کچھ نہیں۔

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں نے عمرہ کے مناسک ادا کیے اور پھر بغیر تقصیر کیے میں نے اپنی زوجہ سے مقاربت کی فرمایا تجھ پر ایک اونٹ کی قربانی ہے میں نے کہا جب میں نے اس سے ایسا آمادہ کیا اور اس نے تقصیر نہیں کی تھی تو مجھے مقاربت سے منع کیا مگر میں اس پر غالب آیا اس نے اپنے کچھ بال اپنے دانتوں سے کاٹے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے تجھ پر ایک اونٹ ہے اس پر کچھ نہیں

میں نے کہا ایک حج تمتع کرنے والے نے مکہ میں اپنا سر منڈوایا فرمایا اگر وہ جاہل تھا تو کچھ نہیں اور اگر عمداً حج کے مہینوں میں سے تیس دن کے اندر ایسا کیا ہے تو کچھ نہیں اور اگر تیس دن کے بعد ان ایام میں جن میں حج کے لیے بال رکھوانا ضروری ہوتا ہے ایسا کیا ہے تو اس کو ایک قربانی دینا ہوگی۔

فرمایا حج تمتع کا عمرہ کرنے والے کو چاہیے کہ جب عمرہ سے محل ہو تو قمیص نہ پہنے اور حج کے ایام تک اپنے کو محرموں کے مشابہ رکھے

باب ۱۵۰

اگر حج تمتع کرنے والے کو مکہ سے باہر جانا پڑے

۱- عن ابی عبدالله علیه السلام قال من دخل مكة متمتعاً فی اشهر الحج لم یکن له ان یخرج حتی یقضی الحج فان عرضت له حاجة الی عسفان او الی الطائف او الی ذات عرق خرج محرماً ودخل ملبیاً بالحج فلا یزال علی احرامه فان رجع الی مکة رجع محرماً ولم یقرب البیت حتی یخرج مع الناس

فرمایا جو تمتع کے لیے حج کے مہینوں میں داخل مکہ ہو تو حج کرنے سے پہلے اسے مکہ سے نہ جانا چاہیے اگر کوئی ضرورت عسفان طائف یا ذات العرق جانے کے لیے پیش آئے تو احرام باندھے نکلے اور تلبیہ کرتا ہوا حج کے لیے آئے احرام برابر جاری رکھے اگر مکہ لوٹے تو بحالت احرام لوٹے اور بیت کے قریب نہ جائے جب تک وہ لوگوں کے

او يحج على احرامه وان شاء كان وجهه ذلك الى منى
قلت فان جهل فخرج الى المدينة او الى نحوها بغير احرام
ثم رجع في ابان الحج في اشهر الحج يريد الحج ايدخلها محرما
او بغير احرام فقال ان رجع في شهره دخل بغير احرام
وان دخل في غير الشهر دخل محرما قلت فاى الاحرامين
والمتعتين متعة الاولى او الاخيرة قال الاخيرة وهي
عمرته وهي المحتبس بها التي وصلت بحجه قلت فما فرق
مابين المفردة وبين عمرة المتعة اذا دخل في اشهر
الحج قال احرم بالعمرة وهو ينوي العمرة ثم احل منها و
لم يكن محتبسا بها لانه لا يكون ينوي الحج

۲ - قال سألت ابا ... عليه السلام عن المتمتع
يجيء فيقضي متعته ثم ... له الحاجة فيخرج الى المدينة
او الى ذات عرق او الى بعض المعادن قال يرجع الى
مكة بعمرة ان كان في غير الشهر الذي تمتع فيه لان
لكل شهر عمرة وهو مرتهن بالحج قلت فان دخل في الشهر الذي
خرج فيه قال كان ابي مجاورا ههنا فخرج متلقيا بعض
هؤلاء فلما رجع فبلغ ذات عرق احرم من ذات عرق
بالحج ودخل وهو محرم بالحج (موثق)

۳ - قال سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الرجل
يتمتع بالعمرة الى الحج يريد الخروج الى الطائف قال يهل
بالحج من مكة وما احب له ان يخرج منها الا محرما ولا يتجاوز
الطائف انها قريبة من مكة (حسن)

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل قضى متعته ثم
عرضت له حاجة اراد ان يخرج اليها قال فقال فليغتسل
للاحرام وليهل بالحج وليمض في حاجته فان لم يقدر على
الرجوع الى مكة مضى الى عرفات (حسن)

ساتھ بحالت احرام منیٰ کی طرف جانا ہو یا خود منیٰ کی طرف روانہ ہو
میں نے کہا اگر وہ جاہل ہو اور بغیر احرام مدینہ وغیرہ کی طرف
چلا جائے اور پھر حج کے ارادہ سے حج کے مہینوں میں آئے
تو آیا احرام سے داخل ہو یا بغیر احرام فرمایا اگر وہ لوٹے حج
کے مہینوں میں تو داخل ہو بغیر احرام اور اگر واپس آیا حج کے … وہ
داخل ہو تو محرم داخل ہو میں نے کہا ان دونوں احراموں اور دو
تمتع میں کون ٹھیک سمجھا جائے فرمایا آخر والا وہی اس کا عمرہ ہے
اور وہی اس حج کے ساتھ والا عمرہ ہوگا میں نے کہا کیا فرق ہے
عمرہ مفردہ اور عمرہ تمتع میں جب وہ حج کے مہینوں میں داخل
ہو فرمایا احرام عمرہ نیت عمرہ پھر اس سے نکل جائے گر حج کی
نیت نہیں رکھتا۔

میں نے پوچھا ایک تمتع کرنے والے کے لئے کہ عمرہ تمتع کیا پھر اس کو کوئی
ضرورت پیش آئی وہ مدینہ یا ذات عرق یا بعض معادن کی طرف
چلا گیا فرمایا وہ مکہ عمرہ کے لئے لوٹے اگر وہ مہینہ علاوہ اس مہینہ
کے ہے جس میں عمرہ تمتع کیا جاتا ہے ہر مہینہ کا عمرہ ہے اور وہ
رہن ہے حج کے ساتھ میں نے کہا اگر وہ اسی مہینہ میں آجائے جس
میں وہ گیا تھا فرمایا میرے والد یہاں رہتے تھے وہ بعض لوگوں
کی ملاقات کو باہر گئے جب وہ واپسی میں ذات عرق آئے تو وہاں
انھوں نے احرام باندھا وہ اسی صورت سے مکہ آکر ارکان حج بجالائے

میں نے کہا ایک شخص عمرہ حج تمتع کرنا چاہتا ہے وہ طائف کی طرف
چلا گیا فرمایا وہ حج کے لئے تکبیر کہے اور اسے نہیں چاہیے کہ بغیر
احرام نکلے اور اسے طائف سے آگے نہ بڑھنا چاہیے وہ مکہ
سے قریب ہے (حج کے فوت ہونے کا اندیشہ نہیں)

پوچھا ایک شخص نے عمرہ تمتع کیا پھر کسی ضرورت سے اسے وہاں
سے جانا پڑا فرمایا اسے چاہیے کہ غسل کرے اور تکبیر حج کہے
اور اپنی ضرورت کو جائے پھر اگر مکہ نہ آسکے تو عرفات چلا جائے

۵- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المتمتع محتبس لا یخرج من مکۃ حتی یخرج الی الحج الا ان یابق غلامہ او تضل راحلتہ فیخرج محرماً ولا یجاوز الا علی قدر ما لا تفوتہ عرفۃ (ض)

فرمایا حج تمتع کرنے والا مکہ میں رہنے کا پابند ہے وہ حج کرنے تک مکہ سے نہ جائے مگر اس صورت میں کہ غلام بھاگ گیا ہو یا سواری کا جانور گم ہو گیا ہو اور جائے تو اتنی دور نہیں کہ عرفہ فوت ہو جائے۔

باب ۱۵۱

وقت فوت متعہ

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل المتمتع یدخل لیلۃ عرفۃ فیطوف ویسعی ثم یحل ثم یحرم ویاتی منی قال لا باس (حسن)

پوچھا ایک تمتع کرنے والا شخص عرفہ کی رات میں آتا ہے طواف و سعی کرتا ہے پھر احرام باندھ کر منیٰ میں آتا ہے فرمایا کوئی مضائقہ نہیں۔

۲- قال قدم ابو الحسن علیہ السلام متمتعاً لیلۃ عرفۃ فطاف واحل واتی بعض جواریہ ثم احل بالحج وخرج (مجہول)

امام رضا علیہ السلام حج تمتع کرنے عرفہ کی رات کو آئے طواف کیا اور محل ہو گئے اور اپنی ایک کنیز سے ہم بستری کی پھر حج کی تکبیر کہی اور وہاں سے چلے آئے۔

۳- سال ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المتعۃ متی تکون قال یتمتع ما ظن انہ یدرک الناس بمنی (مرسل)

حضرت سے پوچھا تمتع کے متعلق کب تک ہو گا فرمایا جب تک لوگ منی سے نہ جائیں

۴- قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول لا باس للمتمتع ان لم یحرم من لیلۃ الترویۃ متی ما تیسر لہ ما لم یخف فوت الموقفین (مجہول)

میں نے حضرت سے سنا کہ کوئی حرج نہیں تمتع کرنے والے کے لئے اگر احرام نہ باندھے شب ترویہ سے جب تک اسے موقفین کے فوت ہونے کا خوف نہ ہو

۵- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی متمتع دخل یوم عرفۃ فقال متعتہ تامۃ الی ان یقطع التلبیۃ (ض)

فرمایا حضرت نے تمتع کرنے والے کے متعلق جو یوم عرفہ آیا کہ اس نے تمتع پورا کیا یہاں تک کہ وہ تلبیہ کو قطع کرے

باب ۱۵۲

احرام حائض و مستحاضہ

۱- سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الحائض

میں نے حضرت سے حائض عورت کے متعلق پوچھا

[illegible] قال نعم تغتسل [illegible] وتحتشي بالكرسف
وتلبس ثوبا دون ثيابها لاحرامها وتستقبل القبلة ولا تدخل
المسجد وتهل بالحج بغير صلوة (موثق)

احرام کا ارادہ کرتی ہے فرمایا وہ اپنا خون روئی سے صاف کرے فرج کو لنگوٹ سے کس کر باندھے کہ خون باہر نہ آئے اور احرام کے لباس کے علاوہ اور کپڑے پہنے رو بقبلہ ہو اور مسجد الحرام میں داخل نہ ہو اور حج کے لئے تلبیہ کرے

۲ - قال ذكرت لابي عبد الله عليه السلام المستحاضة
فذكر اسماء بنت عميس فقال ان اسماء ولدت محمد بن
ابي بكر بالبيداء وكان في ولادتها البركة للنساء لمن ولدت
منهن او طمثت فامرها رسول الله صلى الله عليه وآله
فاستثفرت وتنطقت بمنطقة واحرمت (م)

میں نے حضرت سے مستحاضہ کے متعلق پوچھا آپ نے اس سلسلہ میں ایک واقعہ اسماء بنت عمیس کا سنایا کہ جب محمد بن ابوبکر کو انھوں نے جنگل میں جنا اور اس ولادت میں برکت ہوئی جننے والی اور حیض والی عورتوں کے لئے مسئلہ معلوم ہونے سے حضرت نے ان کو حکم دیا کہ فرج کو صاف کرنے کے بعد کس کر باندھ لیں اور پھر انھوں نے احرام باندھا۔

۳ - قلت لابي عبد الله عليه السلام المرأة الحائض
تحرم وهي لا تصلي قال نعم اذا بلغت الوقت فلتحرم (م)

میں نے کہا کہ حیض والی عورت احرام باندھے درانحالیکہ وہ نماز نہیں پڑھتی فرمایا ہاں جب وقت آئے تو احرام باندھے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سئل عن امرأة
حاضت وهي تريد الاحرام فطمثت قال تغتسل وتحتشي
بكرسف وتلبس ثياب الاحرام وتحرم فاذا كان الليل
خلعتها ولبست ثيابها الاخر حتى تطهر (ض)

میں نے پوچھا اس عورت کے متعلق جو حائض ہو اور احرام باندھنا چاہتی ہو اور اسے خون آجائے فرمایا غسل کرے روئی باندھے اور احرام کا لباس پہنے۔ جب رات آئے تو اسے اتار دے اور اپنے دوسرے کپڑے پہن لے جب تک طاہر ہو

باب ۱۵۲

ادائے مناسک میں حائض پر کیا واجب ہے

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال المرأة المتمتعة
اذا قدمت مكة ثم حاضت تقيم ما بينها وبين التروية
فان طهرت طافت بالبيت وسعت بين الصفا والمروة
وان لم تطهر الى يوم التروية اغتسلت واحتشت ثم
سعت بين الصفا والمروة ثم خرجت الى منى فاذا قضت
المناسك وزارت البيت طافت بالبيت طوافا لعمرتها

فرمایا جو حج تمتع کرے اگر وہ مکہ میں آنے کے بعد حائض ہو قیام کرے ترویہ تک اگر طاہر ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اگر طاہر نہ ہو یوم ترویہ تک تو غسل کرے فرج پر روئی باندھے پھر صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے پھر منیٰ کی طرف جائے جب مناسک پورے کرلے اور کعبہ کی زیارت کرلے تو بیت اللہ کا طواف عمرہ کرے

ثم طافت طواف الحج ثم خرجت فسعت فاذا فعلت ذلك فقد احلت من کل شیٔ یحل منه المحرم الا فراش زوجها فاذا طافت اسبوعاً آخر حل لها فراش زوجها (م)

پھر طواف حج کرے پھر جا کر سعی کرے جب یہ کر چکے تو اس کے لیے ہر وہ شے حلال ہو گئی جو محرم پر حرام تھی سوائے اپنے شوہر کے فرش پر جانے کے جب سات طواف کرے تو یہ بھی حلال ہو جائے گا

۲۔ قال سألت اباعبدالله علیه السلام عن امرأة متعة قدمت مکة فرأت الدم قال تطوف بین الصفا والمروة ثم تجلس فی بیتها فان طهرت طافت بالبیت ان لم تطهر فاذا کان یوم الترویة فاضت علیها الماء اهلت بالحج من بیتها وخرجت الی منی وقضت المناسک کلها فاذا قدمت مکة طافت بالبیت طوافین ثم سعت بین الصفا والمروة فاذا فعلت ذلك فقد حل لها کل شیٔ ما خلا فراش زوجها (ض)

میں نے کہا ایک عورت حج تمتع کے لیے مکہ میں آئی اسے خون آنے لگا فرمایا وہ صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے پھر اپنے گھر بیٹھے اگر پاک ہو جائے تو بیت اللہ کا طواف کرے اور اگر پاک نہ ہو تو جب یوم ترویہ آئے تو اپنے اوپر پانی ڈالے اور قصد حج کرے اپنے گھر سے اور منیٰ کی طرف جائے اور کل مناسک ادا کرے جب مکہ آئے تو بیت اللہ کے دو طواف کرے پھر صفا و مروہ میں سعی کرے جب یہ کر چکے تو سوائے شوہر کے پاس جانے کے ہر شے اس پر حلال ہے

۳۔ قلت لابی عبدالله علیه السلام متمتعة رأت الدم کیف تصنع قال تسعی بین الصفا والمروة وتجلس فی بیتها فان طهرت طافت بالبیت وان لم تطهر فاذا کان یوم الترویة افاضت علیها الماء واهلت بالحج وخرجت الی منی فقضت المناسک کلها فاذا فعلت ذلك فقد حل لها کل شیٔ ما عدا فراش زوجها (ض)

ترجمہ اوپر گزرا

قال کنت انا وعبیدالله بن صالح سمعنا هذا الحدیث فی المسجد فدخل عبیدالله علی ابی الحسن علیه السلام فخرج الیّ فقال سألت اباالحسن علیه السلام عن روایة عجلان فحدثنی بنحو ما سمعنا من عجلان

راوی کہتا ہے میں نے اور عبیداللہ بن صالح نے یہ حدیث مسجد میں سنی تھی عبیداللہ امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں آیا اس نے میری طرف آ کر کہا میں نے امام علیہ السلام سے روایت عجلان (سابقہ نمبر ۲) کے متعلق پوچھا آپ نے وہی فرمایا جو روایت عجلان میں ہے

۴۔ عن ابی الحسن علیه السلام قال قلت له امرأة متمتعة تطوف ثم تطمث قال تسعی بین الصفا والمروة وتقضی متعتها (ض)

میں نے کہا حج تمتع کرنے والی ایک عورت نے طواف کیا اس کے بعد سے حیض آنے لگا فرمایا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرے اور اپنا عمرہ تمام کرے

۵۔ قال سمعت اباعبدالله علیه السلام یقول فی المرأة المتمتعة اذا احرمت وهی طاهر ثم حاضت قبل ان تقضی متعتها سعت ولم تطف حتی تطهر ثم تقضی طوافها وقد قضت عمرتها وان هی احرمت وهی حائض لم تسع ولم تطف حتی تطهر (مرسل)

حضرت نے فرمایا تمتع والی عورت اگر احرام بحالت طہارت باندھے پھر عمرہ تمتع سے پہلے حیض آنے لگے تو وہ سعی کرے اور پاک ہونے تک طواف نہ کرے پھر طواف کرے عمرہ پورا ہو گیا اور اگر احرام کے ساتھ ہی حیض آنے تو سعی نہ کرے اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے

۶ - قال ؑ اذا اعتمرت المرأة ثم اعتلت قبل ان تطوف قدمت السعی وشهدت المناسک فاذا طهرت وانصرفت من الحج قضت طواف العمرة وطواف الحج وطواف النساء ثم احلت من کل شئ (حق)

فرمایا جب عورت عمرہ کر رہی ہو اور اسے حیض آنے لگے طواف سے پہلے تو وہ سعی کرے اور مناسک میں موجود رہے جب طاہر ہو جائے اور حج سے فارغ ہو جائے تو ادا کرے طواف عمرہ اور طواف حج اور طواف نساء۔ اس کے بعد ہر شے اس پر حلال ہو جائے گی۔

۷ - سئل عن امرأة متمتعة طمثت قبل ان تطوف فخرجت مع الناس الی منی اولیس ھی علی عمرتھا وحجتھا فلتطف طوافاً للعمرة وطوافاً للحج (مرسل)

فرمایا تمتع والی عورت اگر طواف سے قبل حائض ہو تو وہ لوگوں کے ساتھ منیٰ کی طرف جائے تو کیا اس کا عمرہ اور حج نہیں۔ اسے ایک طواف عمرہ کا اور ایک طواف حج کا کرنا چاہیے۔

۸ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام المرأة تجیٔ متمتعة فتطمث قبل ان تطوف بالبیت فیکون طھرھا یوم عرفة فقال ان کانت تعلم انھا تطھر وتطوف بالبیت وتحل من احرامھا وتلحق بالناس فلتفعل (مرسل)

میں نے کہا ایک عورت تمتع کے لئے آئی اور وہ طواف بیت سے پہلے حائض ہو گئی اور اس کا طہر یوم عرفہ ہو گا فرمایا اگر وہ اپنے طہر کو جانتی ہے تو طواف کرے اور اپنا احرام ختم کرے اور لوگوں سے مل جائے، اسے یہی کرنا چاہیے۔

۹ - سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن امرأة طافت بالبیت ثم حاضت قبل ان تسعی قال تسعی قال وسألتہ عن امرأة سعت بین الصفا والمروة فحاضت بینھما قال تتم سعیھا (م)

میں نے کہا ایک عورت نے بیت کا طواف کیا پھر سعی سے قبل حائض ہو گئی فرمایا سعی کرے۔ میں نے کہا جو عورت صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے وقت حائض ہو جائے فرمایا اپنی سعی کو تمام کرے۔

۱۰ - قال ؑ فی المرأة المتمتعة اذا احرمت وھی طاھر ثم حاضت قبل ان تقضی متعتھا سعت ولم تطف حتی تطھر ثم تقضی طوافھا وقد تمت متعتھا وان ھی احرمت وھی حائض لم تسع ولم تطف حتی تطھر (ض)

فرمایا جو متمتع عورت بحالت طہارت احرام باندھے پھر حیض آنے لگے قبل تمتع پورا کرنے کے تو وہ سعی تو کرے لیکن طاہر ہونے تک کعبہ کا طواف نہ کرے پاک ہونے پر طواف کرے تو اس کا تمتع پورا ہوا اور طہارت سے پہلے طواف نہ کرے

باب ۱۵۱

طواف میں حیض آنا

۱ - سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن امرأة طافت فی البیت فی حج او عمرة ثم حاضت قبل ان تصلی الرکعتین قال اذا طھرت فلتصل رکعتین عند مقام ابراھیم وقد قضت طوافھا

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام سے اس عورت کے متعلق پوچھا جو حج یا عمرہ کا طواف کیا پھر حائض ہو گئی قبل اس کے کہ دو رکعت نماز طواف پڑھے فرمایا جب طاہر ہو جائے تو مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھے پس اس کا طواف پورا ہو گیا۔

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام اذا حاضت المرأة وھی فی الطواف بالبیت وبین الصفا والمروة فجاوزت النصف فعلمت ذلک

فرمایا عورت طواف بیت کر رہی ہو یا صفا و مروہ کے درمیان ہو اور نصف کر چکی ہو اور اسے معلوم ہو

الموضع فاذا طهرت رجعت فتممت بقية طوافها من الموضع
الذي علمته فان هي قطعت طوافها في اول من النصف فعليها
ان تستانف الطواف من اوله (ض)

۴ـ قال ان المراة المتمتعة اذا طافت بالبيت اربعة
اشواط ثم رأت الدم تمتعتها تامة (مجہول)

وہ جگہ تو پاک ہونے کے بعد وہاں آئے اور بقیہ طواف پورا کرے جہاں سے
اسے حیض کا علم ہوا تھا پس اگر اس نے طواف کو نصف اول میں قطع کیا تھا
تو اسے چاہیئے از سر نو طواف کرے

اگر کوئی عورت کعبہ کے چار طواف کرلے اور پھر حائض ہو گئی اس
کا تمتع پورا ہو گیا۔

باب ۱۵۵
طواف مستحاضہ

۱ـ عن ابي جعفر عليه السلام ان اسماء بنت عميس
نفست بمحمد بن ابي بكر فامرها رسول الله صلى الله عليه
وآله حين ارادت الاحرام من ذي الحليفة ان تحتشي
بالكرسف والخرق و تهل بالحج فلما قدموا مكة وقد نسكوا
المناسك وقد اتى لها ثمانية عشر يوماً فامرها رسول
الله صلى الله عليه وآله ان تطوف بالبيت وتصلي و
لم ينقطع عنها الدم ففعلت ذلك (حسن)

۲ـ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المستحاضة تطوف
بالبيت وتصلي ولا تدخل الكعبة (ض)

فرمایا اسماء بنت عمیس کو خون نفاس آیا ولادت محمد بن ابی بکر
میں پس جب انھوں نے احرام کا ارادہ کیا منزل ذی حلیفہ سے
تو رسول اللہ نے حکم دیا کہ روئی سے صاف کرکے گدی باندھیں
اور حج کا تلبیہ کریں۔ جب لوگ مکہ میں آئے اور مناسک ادا
کرنے لگے تو بنت عمیس کو اٹھارہ دن ہو گئے تھے رسول اللہ نے
حکم دیا کہ وہ طواف بیت کریں اور نماز پڑھیں حالانکہ خون
بند نہ ہوا تھا انھوں نے ایسا ہی کیا

فرمایا رسول اللہ نے کہ مستحاضہ والی عورت طواف کرے کعبہ کا
اور نماز پڑھے مگر کعبہ کے اندر داخل نہ ہو

باب ۱۵۶
نادر

۱ـ قال سئلت ابا الحسن عليه السلام عن جارية لم تحض
خرجت مع زوجها واهلها فحاضت فاستحيت ان تعلم
اهلها وزوجها حتى قضت المناسك وهي على تلك الحال
فواقعها زوجها ثم رجعت الى الكوفة فقالت لاهلها كان

امام رضا علیہ السلام سے میں نے کہا کہ ایک کنیز جس کو حیض نہیں
آیا تھا اپنے شوہر اور گھر والوں کے ساتھ حج کو چلی اور اسے حیض
آنے لگا مگر شرم کی وجہ سے نہ تو گھر والوں سے کہا نہ اپنے شوہر
سے اسی حال میں مناسک ادا کیے پھر وہ کوفہ آئی تب گھر والوں کو بتایا!

من الاسبوع كذا وكذا قال عليه السلام تستنيب من يطوف عنها وعليها الحج من قابل وليس على زوجها شيء (موثق)

کہ سالم ہے فرمایا وہ قربانی کا ایک اونٹ بھیجے اور اگلے سال دوبارہ حج کرے۔ اس کے شوہر پر کچھ نہیں۔

٢ - قال ابو عبد الله عليه السلام اذا طافت المرأة الحائض ثم ارادت ان تودع البيت فلتقف على ادنى باب من ابواب المسجد وتودع البيت (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب عورت طواف کرے حیض میں پھر خانہ کعبہ کو رخصت کرنا چاہے تو ابواب مسجد میں جو دروازہ سب سے زیادہ قریب ہو اس سے رخصت کرے

٣ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عن امرأة من متعة النساء قد اعتمرت كيف تصنع قال تنتظر ما بينها وبين التروية فان طهرت فلتهل والا فلا تدخل عليها التروية الا وهي محرمة (م)

میں نے اس عورت کے متعلق پوچھا جسے حیض آ رہا ہو فرمایا وہ انتظار کرے اس کے اور ترویہ کے درمیان اگر طاہر ہو جائے تو حج کرے ورنہ نہیں مگر جبکہ وہ محرمہ ہو

٤ - عن ابي جعفر عليه السلام قال اذا طافت المرأة طواف النساء فطافت اكثر من النصف فحاضت نفرت ان شاءت (مرسل)

فرمایا حضرت نے اگر عورت طواف نساء نصف سے زیادہ کر چکی ہو اور حائض ہو جائے لیکن اگر وہ چاہے تو مکہ سے چلی جائے

٥ - قال كنت عند ابي عبد الله عليه السلام فدخل عليه رجل ليلاً فقال اصلحك الله امرأة معنا حاضت ولم تطف طواف النساء فقال لقد سالت عن هذه المسألة اليوم فقال اصلحك الله انا زوجها وقد احببت ان اسمع ذلك منك فاطرق كانه يناجي نفسه وهو يقول لا يقيم عليها جمالها ولا تستطيع ان تتخلف عن اصحابها تمضي وقد تم حجها (حسن)

میں حضرت کی خدمت میں تھا کہ رات کو ایک شخص آیا اور کہا اللہ آپ کی حفاظت کرے ایک عورت ہمارے ساتھ ہے وہ حائض ہو گئی درانحالیکہ طواف نساء نہیں کر پائی تھی فرمایا تم نے یہ مسئلہ آج پوچھا اس نے کہا میں اس کا شوہر ہوں چاہتا ہوں کہ اس کا جواب آپ سے سنوں حضرت نے تھوڑی دیر تامل کے بعد فرمایا اگر اس کا اونٹ والا نہیں ٹھہر سکتا اور وہ اپنے ساتھیوں کو نہیں چھوڑ سکتی تو اس کا حج پورا ہو گیا

باب ۱۵

علاج حائض

١ - قال حججت مع ابي ومعي اخت لي فلما قدمنا مكة حاضت فجزعت جزعاً شديداً خوفاً ان يفوتها الحج فقال لي ابي ائت ابا الحسن وقل له ان ابي يقرئك السلام ويقول لك ان ابنة لي قد حججت بها وقد حاضت وجزعت جزعاً شديداً مخافة

میں اپنے باپ کے ساتھ حج کو گیا میرے ساتھ میری بہن بھی مکہ پہنچے تو وہ حائض ہو گئی وہ سخت مضطرب تھی اس خیال سے کہ حج نہ کر سکے گی میرے باپ نے کہا ابوالحسن علیہ السلام کے پاس جاؤ اور یہ واقعہ بیان کرو

ان يقضيا الحج فنا امرهما قال فاتيت ابا الحسن ع وكان في المسجد الحرام فوقفت بحذاه فلما نظر الي اشار الي فاتيته وقلت له ان ابي يقرئك السلام وانه يسألك عما امرتني به ابي فقال له عليه السلام وقل له فليأمرها ان تأخذ قطنة بماء اللبن فلتستدخلها فان الدم سينقطع عنها وتقضي مناسكها كلها قال فانصرفت الى ابي فاديت اليه قال فامرها بذلك ففعلت فانقطع عنها الدم وشهدت المناسك كلها فلما ارتحلت من مكة بعد الحج وصارت في المحمل عاد اليها الدم (مرسل)

اور پوچھا آپ کیا فرماتے ہیں میں حضرت کے پاس گیا آپ مسجد الحرام میں تھے میں آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور جو کچھ میرے باپ نے کہا تھا بیان کیا فرمایا اپنی بہن سے کہو کہ روئی کو آب شیر میں بھگو کر رکھے خون بند ہو جائے گا اور وہ مناسک حج ادا کر سکے گی چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اور اس نے سب مناسک ادا کیے حج کے بعد جب مکہ سے نکلی اور محمل میں بیٹھی خون پھر جاری ہو گیا

باب ۱۵۸

دعائے دم

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا استحاضت المرأة على مناسكها وهو حائض فلتغتسل ولتحتش بالكرسف ولتقف هي ونسوة خلفها فيؤمن على دعائها وتقول

اللهم اني اسئلك بكل اسم هو لك او تسميت به لاحد من خلقك او استأثرت به في علم الغيب عندك واسئلك باسمك الاعظم الاعظم وبكل حرف انزلته على موسى وبكل حرف انزلته على عيسى وبكل حرف انزلته على محمد صلى الله عليه وآله فعلت بي كذا

وتاتي مقام جبرئيل عليه السلام وهو تحت الميزاب فانه كان مكانه اذا استاذن على نبي الله عليه السلام قال فذلك مقام لا تدعو الله فيه حائض تستقبل القبلة وتدعوا بدعاء الدم الا رأت الطهر

فرمایا جب حج کے ایام میں عورت کو حیض آئے تو وہ غسل کرے اور اپنی گدی بدلے اور وہ ٹھہرے اور عورتیں اس کے پیچھے اس کی دعا پر آمین کہیں وہ یوں دعا کرے

پھر وہ مقام جبرئیل میں آئے جو تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں جبرئیل نے حضرت رسولخدا سے آنے کی اجازت چاہی تھی حائض رو بقبلہ ہو کر یہاں خدا سے دعا کرے اور دعائے دم کرنے کے بعد اس کو طہر ہو جائے گا

۲۔ قال حاضت صاحبتي وانا بالمدينة وكان

جب میں مدینہ میں تھا تو میری زوجہ حائض ہو گئی۔

میعاد جمالنا و ابان مقامنا و خروجنا قبل ان تطهر و لم تقرب المسجد ولا القبر ولا المنبر فذکرت ذلک لابی عبد الله علیه السلام فقال مُرها فلتغتسل ثم لتأت مقام جبرئیل علیه السلام فان جبرئیل علیه السلام کان یجئ فیستاذن علی رسول الله صلی الله علیه و آله وان کان علی حال لا ینبغی ان یاذن له قام فی مقامه حتی یخرج الیه وان اذن له دخل علیه فقلت واین المقام قال حیال المیزاب الذی اذا خرجت من الباب الذی یقال له باب فاطمه علیها السلام بحذاء القبر اذا رفعت راسک بحذاء المیزاب والمیزاب فوق راسک والباب من وراء ظهرک وتجلس فی ذلک الموضع وتجلس معها نساء و لتدع ربها ولیؤمن علی دعائها قال فقلت وای شئ تقول قال تقول اللهم انی اسئلک بانک انت الله لیس کمثلک شئ ان تفعل بی کذا وکذا قال فصنعت صاحبتی الذی امرنی وطهرت فدخلت المسجد قال وکان لنا خادم ایضا فحاضت فقالت یا سیدی الا اذهب انا فاصنع کما صنعت سیدتی فقلت بلیٰ فذهبت فصنعت مثل ما صنعت مولاتها فطهرت فدخلت المسجد (مرسل)

اور ہمارے اونٹ والے سے چلنے کا وقت مقرر تھا اور ہمارا ٹھہرنا اور چلنا اس کے طاہر ہونے سے پہلے ہونا تھا۔ میں نے اس کا ذکر ابو عبد اللہ علیہ السلام سے کیا فرمایا اس سے کہو کہ غسل کرے اور مقام جبرئیلؑ پر آئے۔ جبرئیل علیہ السلام جب آتے تھے تو رسول اللہ سے اذن طلب کرتے تھے اگر حضرت مشغول ہوتے تو ان کو اذن نہ دیتے اور اپنے مقام پر ٹھہرے رہتے یہاں تک کہ حضرت انکے پاس آتے اور اگر اذن ملجاتا تو داخل ہوتے میں نے کہا وہ مقام کہاں ہے فرمایا میزاب کے پاس وہ جگہ ہے کہ جب تم اس دروازہ سے نکلو جو باب فاطمہ کہلاتا ہے مقابل قبر مبارک تو جب سر اٹھاؤ گے تو مقابل میزاب کے ہوگے اور میزاب تمہارے سر پر ہوگا اور دروازہ تمہاری پشت پر پس عورت اس جگہ بیٹھے اور اس کے ساتھ کچھ اور عورتیں ہوں جو اس کی دعا پر آمین کہیں میں نے کہا کیا کہے فرمایا وہ کہے یا اللہ میں تجھ سے سوال کرتی ہوں تو اللہ ہے تیری مثل کوئی شے نہیں پس تو میرے ساتھ ایسا ایسا کر راوی کہتا ہے میری ساتھی نے ایسا ہی کیا اور وہ پاک ہوگئی اور مسجد میں داخل ہوئی۔ اور ہمارے ساتھ ایک خادمہ بھی تھی وہ بھی حائض ہوگئی اس نے کہا اے میرے سردار میں بھی نہیں جا سکتی کیا میں بھی ایسا ہی کروں جیسا میری مالکہ نے کیا ہے میں نے کہا ہاں پس اس نے بھی ایسا ہی کیا وہ بھی پاک ہوگئی اور داخل مسجد ہوئی

۳ = قال قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک ان امرأة مسلمة صحبتنی حتی انتهیت الی بستان بنی عامر فحرمت علیها الصلوٰة فدخلها من ذلک امر عظیم فخافت ان تذهب متعتها فامرتنی ان اذکر ذلک لک واسئلک کیف تصنع فقال قل لها فلتغتسل نصف النهار فتلبس ثیاباً نظافاً وتجلس فی مکان نظیف وتجلس حولها النساء تؤمن اذا دعت وتعاهد لها اذا زالت الشمس فاذا

میں نے کہا ایک مسلمان عورت ہمارے ساتھ تھی جب بستان بنی عامر میں پہنچے تو وہ نماز سے محروم ہوئی (حیض آنے لگا) اس سے اسے بڑا صدمہ ہوا اور یہ خوف کہ وہ حج تمتع نہ کر سکے گی اس نے مجھ سے کہا کہ اس کا ذکر میں آپ سے کروں اور پوچھوں کہ وہ کیا کرے فرمایا اس سے کہو کہ غسل کرے دوپہر کو اور پاک کپڑے پہنے اور پاک جگہ میں بیٹھے اور اس کے گرد آمین کہنے کے لئے کچھ عورتیں ہوں وہ زوال شمس تک انتظار کرے جب

زالت فيها فلتدع بهذا الدعاء وليؤمن النساء على دعائها حولها كلما دعت تقول

اللهم إني أسألك بكل اسم هو لك وبكل اسم تسميت به لأحد من خلقك وهو مرفوع مخزون في علم الغيب عندك وأسألك باسمك الأعظم الأعظم الذي إذا سئلت به كان حقا عليك أن تجيب أن تقطع عني هذا الدم فإن انقطع الدم وإلا دعت بهذا الدعاء الثاني فقل لها فلتقل

زوال ہو جائے تو اس طرح دعا کرے اور اس کے گرد والی عورتیں آمین کہیں

اگر خون بند ہو جائے تو خیر ورنہ یہ دوسری دعا کرے

اللهم إني أسألك بكل حرف أنزلته على محمد صلى الله عليه وآله وبكل حرف أنزلته على موسى عليه السلام وبكل حرف أنزلته على عيسى عليه السلام وبكل حرف أنزلته في كتاب من كتبك وبكل دعوة دعاك بها ملك من ملائكتك أن تقطع عني هذا الدم

فإن انقطع فلم تر يومها هذا شيئا وإلا فلتغتسل ولتدع بالدعاء وليؤمن النسوة إذا دعت فعلت ذلك المرأة فارتفع عنها الدم حتى قضت متعتها وحجها فانصرفنا راجعين فلما انتهينا إلى بستان بني عامر عاودها الدم فقلت له أدعو بهذين الدعائين في دبر صلواتي فقال ادع بالأول إن أحببت وأما الآخر فلا تدع به إلا في الأمر الفظيع ينزل بك (ص)

اگر خون بند ہو جائے اور دن بھر کچھ نہ دیکھے تو خیر ورنہ پھر دعا کرے اور عورتیں آمین کہیں اس نے ایسا ہی کیا خون بند ہو گیا اس نے حج تمتع کر لیا جب وہاں سے لوٹ کر ہم بستان بنی عامر میں آئے تو پھر جاری ہو گیا۔ میں نے حضرت سے کہا کیا نماز کے بعد میں بھی ان دعاؤں کو پڑھ لیا کروں فرمایا اگر چاہو تو پہلی دعا پڑھ لیا کرو رہی دوسری تو اسے کسی سخت مصیبت کے وقت پڑھو۔

باب ۱۵۹

احرام روز ترویہ

۱- عن أبي عبد الله عليه السلام قال إذا كان يوم التروية إن شاء الله فاغتسل والبس ثوبيك وادخل المسجد حافيا

فرمایا جب یوم ترویہ ہو تو غسل کرکے دو کپڑے پہنے اور ننگے پاؤں مسجد میں داخل ہو

وعليك السكينة والوقار ثم صلّ ركعتين عند مقام ابراهيم
صلى الله عليه و في الحجر ثم اقعد حتى تزول الشمس فصلّ
المكتوبة ثم قل في دبر صلوتك كما قلت حين احرمت من
الشجرة واحرم بالحج ثم امض وعليك السكينة والوقار
فاذا انتهيت الى فضاء دون الردم فلبّ واذا انتهيت الى
الردم واشرفت على الابطح فارفع صوتك بالتلبية حتى
تاتي منى (حسن)

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان اردت ان تحرم
يوم التروية فاصنع كما صنعت حين اردت ان تحرم ان
تأخذ من شاربك ومن اظفارك وانطل عانتك
ان كان لك شعر وانتف ابطيك واغتسل والبس
ثوبيك ثم ائت المسجد الحرام فصلّ فيه ست ركعات
قبل ان تحرم وتدعو الله وتساله العون وتقول
اللهم اني اريد الحج فيسره لي وحلني حيث حبستني
لقدرك الذي قدرت علي - وتقول
احرم لك شعري وبشري ولحمي ودمي من النساء والطيب
والثياب اريد بذلك وجهك والدار الآخرة وحلني
حيث حبستني لقدرك الذي قدرت علي ثم تلبّ
من المسجد الحرام كما لبيت حين احرمت وتقول
لبيك بحجة تمامها وبلاغها عليك وان قدرت
ان يكون رواحك الى منى زوال الشمس والا فمتى
ما تيسر لك من يوم التروية (مرسل)

۳ - سالته عن رجل اتى المسجد الحرام وقد ازمع
بالحج يطوف بالبيت قال نعم ما لم يحرم (حسن)

۴ - قال قلت لابي عبد الله عليه السلام من اين اهل
بالحج فقال ان شئت من رحلك وان شئت من الكعبة
وان شئت من الطريق (ص)

اور سکینہ و وقار کے ساتھ آؤ اور مقام ابراہیم یا حجر کے پاس دو
رکعت نماز پڑھو۔ پھر زوال شمس تک بیٹھو پھر نماز فریضہ پڑھو اور
نماز کے بعد وہی کہو جو شجرہ سے احرام باندھتے وقت اور احرام
حج کے وقت کہا تھا پھر سکینہ و وقار سے چلو جب ردم کے قریب
مقام فضا پر پہنچو تو تلبیہ کرو اور جب ردم پر اور ابطح پر آؤ
بلند آواز سے تلبیہ کرو یہاں تک کہ منیٰ پہنچو۔

فرمایا اگر تم یوم ترویہ احرام باندھنا چاہو تو وہی کرو جو تم نے
احرام کے وقت کیا تھا اپنی مونچھیں کترواؤ ناخن ترشواؤ بغلوں
کے بال صاف کراؤ اور موئے زیر ناف صاف کرو غسل کرو اور
دو کپڑے پہنو اور مسجد حرام میں آؤ وہاں چھ رکعت نماز
پڑھو قبل احرام کے اور اللہ سے دعا کرو اور مدد چاہو اور کہو

پھر کہو

پھر تلبیہ کرو مسجد الحرام سے اسی طرح جیسے تلبیہ احرام کے وقت
کیا تھا اور کہو

اگر زوال آفتاب کے وقت منیٰ جا سکو تو جاؤ ورنہ جب ممکن ہو
یوم ترویہ سے

میں نے کہا ایک شخص مسجد الحرام میں آیا اور حج کا ارادہ رکھتا ہے
وہ طواف بیت کرتا ہے تو یہ ٹھیک ہے فرمایا ہاں جب تک احرام
نہ باندھے

میں نے کہا کہاں سے تلبیہ کرے فرمایا اگر چاہے تو اپنی سواری سے
اگر چاہے تو کعبہ سے اور اگر چاہے تو راستہ سے

۵ - قال سألت أبا عبد الله عليه السلام من أي المسجد أحرم يوم التروية قال من أي المسجد شئت (موثق)

میں نے کہا یوم ترویہ کس مسجد سے احرام باندھوں فرمایا جس مسجد سے چاہو۔

۶ - قال قلت لأبي جعفر عليه السلام متى ألبي بالحج فقال إذا خرجت إلى منى ثم قال إذا جعلت شعب الدب على يمينك والعقبة على يسارك فلب بالحج (مجهول)

میں نے کہا کب تلبیہ حج کروں فرمایا جب منیٰ کو چلو پھر فرمایا جب شعب دب تمہارے داہنی طرف ہو اور عقبہ تمہارے بائیں طرف تو حج کے لئے تلبیہ کرو۔

باب ۱۷۰

پاپیادہ حج

- قلت لأبي عبد الله عليه السلام إنا نريد أن نخرج إلى مكة مشاة فقال لنا عليه السلام لا تمشوا واخرجوا ركبانا قلت أصلحك الله إنه بلغنا عن الحسن بن علي صلوات الله عليهما أنه كان يحج ماشيا فقال كان الحسن بن علي عليهما السلام يحج ماشيا وتساق معه المحامل والرحال (موثق)

میں نے کہا ہم پاپیادہ مکہ جانا چاہتے ہیں فرمایا پیادہ نہ جاؤ سواری پر جاؤ میں نے کہا ہم نے سنا ہے کہ امام حسن علیہ السلام پاپیادہ حج کرتے تھے فرمایا ضرور ایسا تھا لیکن ان کے ساتھ محملیں ہوتی تھیں اور لوگ ہوتے تھے۔

- قلت ۲ لأبي عبد الله عليه السلام إنا كنا نحج مشاة فبلغنا عنك شيء فما ترى قال إن الناس يحجون مشاة ويركبون قلت ليس عن ذلك أسألك قال فعن أي شيء سألت قلت أيهما أحب إليك أن نصنع قال تركبون أحب إلي فإن ذلك أقوى لكم على الدعاء والعبادة (م)

میں نے کہا ہم پیادہ حج کرتے تھے ہم نے آپ کے متعلق کچھ سنا ہے تو آپ کی کیا رائے ہے فرمایا لوگ پیادہ بھی حج کرتے ہیں اور سوار ہو کر بھی میں نے کہا میرا یہ سوال نہیں فرمایا پھر کیا ہے میں نے کہا میں تو یہ پوچھتا ہوں کہ آپ کے نزدیک کونسا طریقہ بہتر ہے فرمایا سوار ہو کر جانا تمہارے لئے یہی بہتر ہے تاکہ تم اچھی طرح دعا اور عبادت کر سکو

۳ - قال سألت أبا عبد الله عليه السلام المشي أفضل أو الركوب فقال إذا كان الرجل موسرا فمشى ليكون أقل لنفقته فالركوب أفضل (ض)

میں نے کہا حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر فرمایا اگر وہ مالدار ہے تو پیدل چلے تاکہ اپنے خرچ میں کمی کرے اور سواری پر چلنا زیادہ بہتر ہے

۴ - عن أبي عبد الله عليه السلام أنه سئل عن الحج ماشيا أفضل أو راكبا قال بل راكبا

میں نے پوچھا حج پیادہ کرنا افضل ہے یا سواری پر فرمایا سواری

۴

قال رسول الله صلی الله علیه وآله حج راکباً (حسن)

رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ حج سوار ہو کر کرے

۵ - قال سألت ابا عبدالله علیه السلام عن مشي الحسن صلوات الله علیه من مکة او من المدینة قال من مکة وسألته اذا زرت البیت اركب ام امشي فقال كان الحسن علیه السلام یزور راکباً وسألته عن الرکوب افضل او المشي فقال الرکوب قلت الرکوب افضل من المشي فقال نعم لان رسول الله صلعم رکب (م)

میں نے کہا امام حسن کا پیادہ چلنا مکہ سے ہوتا تھا یا مدینہ سے فرمایا مکہ سے میں نے کہا جب خانہ کعبہ کی زیارت کرتے تھے سوار ہوتے تھے یا پیدل فرمایا سواری سے زیارت کرتے تھے میں نے کہا سواری افضل ہے یا پیادہ چلنا فرمایا سوار افضل ہے کیونکہ رسول سوار ہو کر جاتے تھے

۶ - قال قال ابو عبدالله علیه السلام في الذي علیه المشي في الحج اذا رمى الجمار زار البیت راکباً ولیس علیه شيء

فرمایا رمی جمرات پیادہ کرے اور زیارت کعبہ سوار ہو کر، کوئی گناہ نہیں

باب ۱۶۱

منیٰ جانے سے پہلے طواف حج تمتع

۱ - سألت ابا الحسن علیه السلام عن المتمتع اذا کان شیخاً کبیراً او امرأة تخاف الحیض تعجل طواف الحج قبل ان تأتي منى فقال نعم من کان هکذا یعجل وسألته عن الرجل یحرم بالحج من مکة ثم یری البیت خالیاً فیطوف به قبل ان یخرج علیه شيء فقال لا قلت المفرد بالحج اذا طاف بالبیت وبالصفا والمروة یعجل طواف النساء فقال لا انما طواف النساء بعد ما یأتي منى (موثق)

میں نے پوچھا اس متمتع کے متعلق جو بہت بوڑھا ہو یا وہ عورت جو حیض سے ڈر کر جلدی کرے طواف حج میں قبل منیٰ جانے کے فرمایا ہاں جو ایسا ہو تو وہ جلدی کر سکتا ہے میں نے کہا حج کے لئے مکہ سے احرام باندھا پھر بیت اللہ کو خالی پا کر طواف کر سکتا ہے قبل اس کے کہ کچھ اور کرے فرمایا نہیں میں نے کہا حج افراد میں طواف بیت کرے اور صفا و مروہ میں سعی کرے اور جلدی سے طواف نسا کرے فرمایا ایسا نہ کرے طواف نسا منیٰ کے بعد ہے

۲ - سألت ابا الحسن علیه السلام عن رجل یدخل مکة ومعه نساء قد امرهن فتمتعن قبل الترویة بیوم او یومین او ثلاثة فخشي علی بعضهن الحیض فقال اذا فرغن من متعتهن واحللن فلینظر الی التي یخاف علیها الحیض فیأمرها فتغتسل وتهل بالحج من مکانها ثم تطوف بالبیت

میں نے کہا ایک شخص مکہ میں داخل ہوا اس کے ساتھ کچھ عورتیں ہیں اس نے انہیں حکم دیا کہ وہ یوم ترویہ (۸ ذی الحجہ) سے ایک دن یا دو دن یا تین دن پہلے ارکان تمتع بجا لائیں کیونکہ ان میں سے بعض کو حائض ہونے کا خوف تھا فرمایا جب تمتع سے فارغ ہو کر محل ہو جائیں تو ان پر نظر کرے جن سے حیض آنے کا خوف تھا پس انہیں حکم دے کہ غسل کریں اپنی جگہ حج کا تہلیہ کریں پھر طواف بیت کریں

والصفا والمروة فان حدث بها شیئ قضت بقیة المناسک وهی طامث فقلت الیس قد بقی طواف النساء قال بلی فهی مرتهنة حتی تفرغ منه قال نعم قلت فلم لا تترکها حتی تقضی مناسکها قال یبقی علیه منسک واحد اهون علیها من ان یبقی علیها المناسک کلها مخافة الحدثان قلت ابی الجمال ان یقیم علیها والرفقة قال لیس لهم ذلک تستعدی علیهم حتی یقیم علیها حتی تطهر وتقضی مناسکها (ص)

اور صفا و مروہ کا اگر کوئی شے حادث ہو تو بحالت حیض بقیہ مناسک ادا کرے۔ میں نے کہا طواف نساء تو باقی رہ جائے گا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا وہ تو فارغ ہونے تک پابند ہے فرمایا ہاں میں نے کہا تمام مناسک ادا کرنے تک اسے ترک کیوں نہ کرے فرمایا ایک ہی عبادت تو اس کی باقی رہ جائے گی جس کا ادا کرنا اس کے لئے آسان ہوگا بہ نسبت سب مناسک۔ ادا کرنے کے دو تو حدثوں کے خوف سے اگر بجا نہ لائے میں نے کہا اگر اونٹ والا ٹھہرتا نہیں جاتا اور مہربانی نہیں کرتا فرمایا لوگ ان کو مجبور نہیں کر سکتے کہ وہ عورت کے طاہر ہونے اور مناسک ادا کرنے تک رکے رہیں

۔ قال قلت رجل کان متمتعاً فاهل بالحج قال لا یطوف بالبیت حتی یاتی عرفات فان هو طاف قبل ان یاتی من غیر علة فلا یعتد بذلک الطواف (حسن)

میں نے کہا ایک تمتع والے نے پہلے حج کیا فرمایا جب تک عرفات نہ جائے طواف بیت نہ کرے اگر بغیر کسی علت کے منیٰ میں جانے سے پہلے طواف کرے گا تو وہ طواف شمار نہ ہوگا

۔ سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول لا باس بتعجیل الشیخ الکبیر والمریض والمراة والمعلول طواف الحج قبل ان یخرج الی منی (ص)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر بوڑھا آدمی۔ بیمار آدمی۔ عورت یا مجبور منیٰ میں جانے سے پہلے طواف کرلے

باب ۱۶۲

تقدیم طواف برائے مفرد

قال سألت ابا جعفر علیه السلام عن المفرد للحج یدخل مکة یقدم طوافه او یوخره فقال سواء (موثق)

میں نے کہا حج مفرد کرنے والا مکہ میں آتا ہے اور طواف کو مقدم کرتا ہے یا موخر فرمایا برابر ہے

۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام عن مفرد الحج یقدم طوافه او یوخره فقال هو والله سواء عجله او اخره (حسن)

ترجمہ اوپر ہے

۔ سألت ابا جعفر علیه السلام عن مفرد الحج یقدم طوافه او یوخره قال یقدمه فقال رجل الی جنبه لکن شیخی لم یفعل اذا قدم اقام بفخ حتی اذا راح الناس الی منی راح معهم

میں نے حج مفرد کے متعلق پوچھا طواف مقدم ہے یا موخر فرمایا مقدم ایک شخص جو پہلو میں بیٹھا تھا کہنے لگا لیکن میرا شیخ ایسا نہیں کرتا وہ مقام فخ میں رہتا ہے جب تک لوگ منیٰ جائیں وہ انکے ساتھ جاتا ہے،

فقلت له من شيخك قال ابن الحسين عليهما السلام فسألت عن ابن الحسين قال هو اخو علي بن الحسين عليهما السلام لامه

میں نے کہا تمہارا شیخ کون ہے کہا علی بن الحسین میں نے کہا یہ شخص کون ہے معلوم ہوا وہ حضرت علی بن الحسین کے سوتیلے بھائی ہیں۔

باب ۱۶۳
منیٰ کو جانا

۱ - عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن الرجل يكون شيخاً كبيراً او مريضاً يخاف ضغاط الناس وزحامهم يحرم بالحج ويخرج الى منى قبل يوم التروية قال نعم قلت يخرج الرجل الصحيح يلتمس مكاناً ويتروح بذلك قال لا قلت يتعجل بيوم قال نعم قلت بيومين قال نعم قلت ثلاثة قال نعم قلت اكثر من ذلك قال لا (موثق)

میں نے کہا ایک شخص بہت بوڑھا ہے یا مریض ہے وہ لوگوں کے ہجوم اور کشمکش سے گھبراتا ہے احرام حج باندھتا ہے اور یوم ترویہ سے پہلے منیٰ جاتا ہے فرمایا ہاں میں نے کہا ایک تندرست آدمی مکان کی تلاش میں نکلتا ہے اور وہاں پہنچ جاتا ہے فرمایا نہیں میں نے کہا ایک دن کی تعجیل ہو سکتی ہے فرمایا ہاں پھر کہا دو دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا تین دن کی فرمایا ہاں میں نے کہا اس سے زیادہ فرمایا نہیں

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال على الامام ان يصلي الظهر بمنى ثم يبيت بها ويصبح حتى تطلع الشمس ثم يخرج الى عرفات (حسن)

فرمایا امام ظہر کی نماز منیٰ میں پڑھتا ہے اور رات کو وہاں رہتا ہے صبح کو سورج نکلنے پر وہاں سے عرفات جاتا ہے

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته هل يخرج الناس الى منى غدوة قال نعم الى غروب الشمس (حسن)

میں نے کہا کیا لوگ بوقت صبح منیٰ جا سکتے ہیں فرمایا ہاں غروب شمس تک

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا انتهيت الى منى فقل اللهم اياك ارجو واياك ادعو فبلغني املي واصلح لي عملي (حسن)

فرمایا منیٰ پہنچو تو کہو اے اللہ میری امید تجھی سے ہے اور میری دعا تجھی سے ہے پس میری امید پوری کر اور میرے عمل کو درست کر

باب ۱۶۴
نزول منیٰ اور اس کے حدود

۱ - قال ابو عبد الله عليه السلام اذا انتهيت الى منى

فرمایا جب منیٰ پہنچو

فقل اللهم هذه منیٰ وهی مما مننت بها علینا من المناسك فاسئلك ان تمن علینا بما مننت به علی انبیائك فانما انا عبدك وفی قبضتك ثم تصلی بها الظهر والعصر والمغرب والعشاء الاخرة والفجر والامام یصلی بها الظهر لا یسعه الا ذلك وموسع علیك ان تصلی بغیرها ان لم تقدر ثم تدرکهم بعرفات قال وحد منیٰ من العقبة الی وادی محسر (حسن)

تو کہو یا اللہ یہ منیٰ ہے اور اس سے تو نے احسان کیا ہمارے اوپر مناسک کا پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہم پر احسان کر جیسے تو نے اس کی وجہ سے احسان کیا ہے اپنے انبیاء پر میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے قبضہ میں ہوں پھر ظہر و عصر و مغرب و عشاء اور صبح کی نماز وہاں پڑھو اور امام وہاں ظہر کی نماز پڑھیں ان کے لئے اس سے زیادہ کی وسعت نہیں تمہارے لئے توسیع ہے کہ اگر قدرت نہیں اس کے علاوہ پڑھنے کی تو نہ پڑھو پھر لوگوں سے عرفات میں مل جاؤ اور منیٰ کی حد عقبہ سے وادی محسر تک ہے

باب ۱۶۵
عرفات میں اگلا دن اور اس کے حدود

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من السنة ان لا یخرج الامام من منیٰ الی عرفات حتی تطلع الشمس (مرسل)

فرمایا سنت ہے کہ امام منیٰ سے عرفات نہ جائے جب تک سورج نہ نکلے

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انا مشاة فکیف نصنع قال اما اصحاب الرحال فکانوا یصلون الغداة بمنیٰ واما انتم فامضوا حتی تصلوا فی الطریق (م)

میں نے کہا پیدل ہوں تو کیا کروں فرمایا جو سواریوں والے ہیں وہ صبح کی نماز منیٰ میں پڑھیں اور تم لوگ چلتے رہو اور نماز صبح راستہ میں پڑھو۔

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا غدوت الی عرفة فقل وانت متوجه الیها

اللهم الیك صمدت وایاك اعتمدت ووجهك اردت واسئلك ان تبارك لی فی رحلتی وان تقضی لی حاجتی وان تجعلنی الیوم ممن تباهی به من هو افضل منی

ثم تلب وانت غاد الی عرفات فاذا انتهیت الی عرفات فاضرب خباك بنمرة ونمرة هی بطن عرنة دون الموقف ودون عرفة فاذا زالت الشمس یوم عرفة فاغتسل

فرمایا جب عرفہ میں صبح کرو تو اس کی طرف متوجہ ہو کر کہو

پھر تلبیہ کرو صبح عرفات میں ہو جب عرفات پہنچو تو نمرہ میں ٹھہرو اور نمرہ بطن عرفہ میں ہے موقف کے پاس اور عرفہ کے نزدیک تب عرفہ میں زوال شمس ہو جائے تو غسل کرو۔

وصلّ الظهر والعصر باذان واحد واقامتين وانما
تعجل العصر وتجمع بينهما لتفرغ نفسك للدعاء فانه يوم
دعاء ومسئلة قال وحد عرفة من بطن عرنة وثوية
ونمرة الى ذى المجاز وخلف الجبل موقف (ض)

اور نماز ظہر و عصر ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور
عصر کی نماز میں جلدی کرو اور دونوں نمازیں ایک ساتھ پڑھو
تاکہ تم فارغ ہو جاؤ دعا کے لیے کیونکہ یہ دن دعا و سوال کا ہے
فرمایا حد عرفہ بطن عرنہ و ثویہ و نمرہ سے ذی المجاز تک ہے
اور پہاڑ کے عقب میں موقف ہے

۴ - قال ابو عبد الله عليه السلام اغتسل يوم عرفة اذا
زالت الشمس وتجمع بين الظهر والعصر باذان واقامتين (حسن)

فرمایا یوم عرفہ غسل کرے جب زوال شمس ہو جائے اور ظہر و عصر
کی نماز ایک ساتھ پڑھے ایک اذان اور دو اقامت سے

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام انه قيل له
ايما افضل الحرم او عرفة فقال الحرم فقيل وكيف
لم تكن عرفات في الحرم فقال هكذا جعلها الله عزوجل (حسن)

حضرت سے پوچھا گیا کون افضل ہے حرم یا عرفہ فرمایا حرم
اس نے کہا عرفات حرم میں کیوں نہیں فرمایا اللہ نے اسی طرح اس
کو ایسا ہی قرار دیا ہے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال حد عرفات
من المأزمين الى اقصى الموقف (ح)

فرمایا حد عرفات مازمین سے انتہائی موقف تک ہے

باب ۱۶۶
قطع تلبیہ

۱ - عن ابي جعفر عليه السلام قال الحاج يقطع التلبية
يوم عرفة زوال الشمس (ص)

فرمایا حاجی زوال آفتاب کے بعد یوم عرفہ تلبیہ قطع کرے

۲ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قطع رسول
الله صلى الله عليه وآله التلبية حين زالت الشمس
يوم عرفة وكان علي بن الحسين عليهما السلام يقطع التلبية
اذا زاغت الشمس يوم عرفة قال ابو عبد الله عليه السلام
اذا قطعت التلبية فعليك بالتهليل والتحميد والتمجيد
والثناء على الله عزوجل (حسن)

فرمایا کہ زوال آفتاب کے وقت رسول اللہ نے تلبیہ کو قطع کیا عرفہ
کے دن اور علی بن الحسین علیہما السلام تلبیہ کو قطع کرتے جب سورج
ڈھلک جاتا عرفہ کے دن۔ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے
فرمایا جب تلبیہ بند کرو تو اس کے بعد اللہ کی تہلیل و تحمید و
تمجید و ثنا کرو

باب ۱۶۷
عرفہ میں وقوف اور حد موقف

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال عرفات کلہا موقف وافضل الموقف سفح الجبل (ض)

فرمایا کوہ عرفات پورا موقف ہے اور افضل موقف زیر من جبل ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا وقفت بعرفات فادن من الھضاب والھضاب ھی الجبال فان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ قال ان اصحاب الاراک لا حج لھم یعنی الذین یقفون عند الاراک (ض)

فرمایا جب عرفات میں وقوف ہو تو ہضاب پہاڑ سے قریب ہو رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ اصحاب کے لئے حج نہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جو اراک کے پاس ٹھہرتے ہیں

۳۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الموقف ارتفعوا عن بطن عرنہ واصحاب الاراک لا حج لھم (ض)

فرمایا رسول اللہ نے کہ بطن عرنہ سے بلندی پر رہو اور اصحاب اراک کا حج نہیں ہوتا ۔

۴۔ قال قف فی میسرۃ الجبل فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وقف بعرفات فی میسرۃ الجبل فلما وقف الناس یبتدرون اخفاف ناقتہ فیقفون الی جانبہا فنحاہا ففعلوا مثل ذلک فقال یا ایہا الناس انہ لیس موضع اخفاف ناقتی الموقف ولکن ھذا کلہ موقف واشار بیدہ الموقف وقال ھذا کلہ موقف وفعل مثل ذلک الی المزدلفۃ فاذا رأیت خللاً فسد بنفسک وراحلتک فان اللہ عزوجل یحب ان تسد تلک الخلال وانتقل عن الھضاب واتق الاراک فاذا وقفت بعرفات فاحمد اللہ وھللہ ومجدہ واثن علیہ وکبرہ مائۃ تکبیرۃ واقرأ قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ وتخیر لنفسک من الدعاء ما احببت واجتہد فانہ یوم دعاء ومسئلۃ وتعوذ باللہ من الشیطان فان الشیطان لن یذھلک فی موضع احب الیہ من ان یذھلک فی ذلک الموضع وایاک ان تشتغل بالنظر الی الناس

فرمایا پہاڑ کی بائیں طرف ٹھہرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ عرفات میں وقوف اسی طرح کیا تھا جب لوگ آپ کے ناقہ کو موزہ پہنانے میں جلدی کرنے لگے اور ٹھہرنے لگے اس کی ایک طرف تو حضرت نے ہٹا لیا لوگوں نے ایسا ہی کیا تب آپ نے فرمایا لوگو یہ جگہ میرے ناقہ کو موزہ پہنانے کی نہیں یہ سب کا سب موقف ہے اور موقف کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا یہ کل موقف ہے اور ایسا ہی مزدلفہ میں کیا اگر کوئی خلل دیکھو تو اپنی سواری کو روک لو خدا پسند کرتا ہے اس روکنے کو پھر منتقل ہو ہضاب سے اور بچو اراک سے جب عرفات میں ٹھہرو تو اللہ کی حمد کرو تہلیل وتمجید و ثنا کرو اور سو بار تکبیر کہو اور سو بار قل ھو اللہ پڑھو پھر جو دعا چاہو کرو اور سعی بلیغ مانگو کیونکہ یہ دن دعا و سوال کا ہے شیطان سے پناہ مانگو کیونکہ شیطان اس ایسی جگہ تمہیں غافل کرنا جو خدا کے نزدیک زیادہ محبوب ہے اور اپنے کو اس سے بچاؤ کہ لوگوں کی طرف نظر کرو

واقبل قبل نفسك وليكن فيما تقول

اور اپنے نفس کی طرف توجہ کرو اور یہ کہنا چاہیے

اللهم رب المشاعر كلها فك رقبتي من النار واوسع
علي من الرزق الحلال وادرأ عني شر فسقة الجن
والانس اللهم لا تمكر بي ولا تخدعني ولا تستدرجني
يا اسمع السامعين ويا ابصر الناظرين ويا اسرع الحاسبين
ويا ارحم الراحمين اسألك ان تصلي على محمد وآل
محمد ان تفعل بي كذا وكذا (اپنی حاجت بیان کرے)

وليكن فيما تقول وانت رافع يديك الى السماء

اور یہ بھی کہنا چاہیے درانحالیکہ تمہارے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوں

اللهم حاجتي التي ان اعطيتنيها لم يضرني ما منعتني
وان منعتنيها لم ينفعني ما اعطيتني اسألك
خلاص رقبتي من النار اللهم اني عبدك وملك
يدك وناصيتي بيدك واجلي بعلمك اسألك
ان توفقني لما يرضيك عني وان تسلم مني مناسكي
التي اريتها ابراهيم خليلك صلى الله عليه ودللت
عليها حبيبك محمداً صلى الله عليه وآله

وليكن فيما تقول

اور یہ بھی کہنا چاہیے

اللهم اجعلني ممن رضيت عمله واطلت عمره و
احييته بعد الموت حياة طيبة (حسن)

5 قال ابو عبد الله عليه السلام ان رسول الله صلى
الله عليه وآله وقف بعرفات فلما همت الشمس ان تغيب
قبل ان تندفع قال

فرمایا کہ رسول اللہ نے جب عرفات میں قیام کیا تو سورج غروب ہونے سے ذرا پہلے کہا

اللهم اني اعوذ بك من الفقر ومن تشتت الامر
ومن شر ما يحدث بالليل والنهار امسى ظلمي مستجيراً
بعفوك وامسى خوفي مستجيراً بامانك وامسى ذلي
مستجيراً بعزك وامسى وجهي الفاني مستجيراً
بوجهك الباقي يا خير من سئل ويا اجود من اعطى جللني
برحمتك والبسني عافيتك واصرف عني شر جميع خلقك

لعبد الله بن ميمون وسمعت ابي يقول يا خير من سئل ويا اجود من اعطى ويا ارحم من استرحم ويا احد ويا صمد

۶. عن ابي جعفر عليه السلام قال ليس في شيء من الدعاء عشية عرفة شيء موقت (ض)

۷ - قال رأيت عبد الله بن جندب بالموقف فلم أر موقفا كان احسن من موقفه ما زال مادا يديه الى السماء ودموعه تسيل على خديه حتى تبلغ الارض فلما انصرف الناس قلت يا ابا محمد ما رأيت موقفا قط احسن من موقفك قال والله ما دعوت الا لاخواني وذلك ان ابا الحسن موسى بن جعفر عليهما السلام اخبرني انه من دعا لاخيه بظهر الغيب نودي من تحت العرش ولك مائة الف ضعف مثله فكرهت ان ادع مائة الف ضعف مضمونة لواحد لا ادري تستجاب ام لا (حسن)

۸ - قال كان عيسى بن اعين اذا حج فصار الى الموقف اقبل على الدعاء لاخوانه حتى يفيض الناس قال فقلت له تنفق مالك وتتعب بدنك حتى اذا صرت الى الموضع الذي تبث فيه الحوائج الى الله عز وجل اقبلت على الدعاء لاخوانك وتركت نفسك قال اني على ثقة من دعوة ~~...~~ الملك لي وفي شك من الدعاء لنفسي (ض)

۹. قال كنت في الموقف فلما افضت لقيت ابراهيم بن شعيب فسلمت عليه وكان مصابا باحدى عينيه واذا عينه الصحيحة حمراء كانها علقة دم فقلت له قد اصبت باحدى عينيك وانا والله مشفق على الاخرى فلو قصرت من البكاء قليلا فقال لا والله يا ابا محمد ما دعوت لنفسي اليوم بدعوة قلت فلمن دعوت قال دعوت لاخواني لاني سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول من دعا لاخيه بظهر الغيب وكل الله به ملكا يقول ولك مثلاه فاردت ان اكون انا ادعو لاخواني

اور عبداللہ بن میمون نے کہا میں یہ کہتے سنا۔

فرمایا عرفہ کی رات سے بہتر دعا کے لئے وقت نہیں

میں نے عبداللہ بن جندب کو موقف میں دیکھا۔ میں نے اس سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا۔ ان کے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھے ہوئے تھے رخساروں سے آنسو ڈھلک کر زمین تک پہنچ گئے تھے جب لوگ چلے گئے تو میں نے کہا اے ابومحمد میں نے تم سے بہتر موقف میں کسی کو نہیں پایا انھوں نے کہا میری دعا صرف اپنے بھائیوں کے لئے تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے مجھے بتایا کہ انھوں نے فرمایا جو دعا کرے اپنے بھائی کے لئے اس کی تحت عرش سے ندا آتی ہے تمہارے لئے لاکھوں ہیں پس میں نے برا جانا اس امر کو کہ ایک دعا کے عوض اتنا کثیر ثواب جو ہو اسے ترک کر دوں۔ میں نہیں جانتا کہ یہ دعا قبول ہو گی یا نہیں

راوی نے کہا عیسیٰ بن اعین جب حج کر کے موقف میں آتے تو اپنے بھائیوں کے لئے دعا کرتے رہتے جب تک لوگ وہاں رہتے۔ میں نے کہا تم نے اپنا مال خرچ کیا اور اپنے بدن کو تکلیف دی جب تم اس مقام پر آئے جہاں اللہ سے حاجتیں بیان کی جاتی ہیں تو تم اپنے بھائیوں کے لئے دعا مانگنے لگے اور اپنے لئے کوئی دعا نہیں مانگتے۔ انھوں نے کہا مجھے دوسروں کے لئے دعا کے قبول ہونے کا یقین ہے اور اپنے لئے شک ہے

میں موقف سے جب فارغ ہوا تو ابراہیم بن شعیب سے ملا میں نے ان پر سلام کیا ان کی ایک آنکھ جاتی رہی تھی اور صحیح آنکھ خون کے لوتھڑے کی طرح سرخ ہو رہی تھی میں نے کہا آپ کی ایک آنکھ تو گئی ہی مجھے دوسری کا بھی ڈر ہے بہتر ہو کہ آپ رونا کچھ کم کر دیں۔ انھوں نے کہا واللہ آج میں نے اپنے نفس کے لئے کوئی دعا نہیں مانگی میں نے کہا پھر کس کے لئے۔ انھوں نے کہا اپنے بھائیوں کے لئے میں نے حضرت ابوعبداللہؑ سے سنا ہے جو اپنے بھائی کے لئے غائبانہ دعا کرتا ہے خدا ایک فرشتہ کو موکل کرتا ہے وہ کہتا ہے اس کا دوگنا تجھے ملے گا اس لئے میں نے اپنے بھائیوں کے لئے دعا کی۔

ويكون الملك يدعو لي لأني في شك من دعائي لنفسي ولست في شك من دعاء الملك لي (مجہول)

اور ایک فرشتہ میرے لئے دعا کرتا ہے میں اپنے نفس کے لئے اپنی دعا کے قبول ہونے میں شک کرتا ہوں اور میرے لئے جو دعا فرشتہ کرے اس میں مجھے شک نہیں۔

١٠- قال رأيت أبا عبد الله عليه السلام يوم عرفة بالموقف وهو ينادي بأعلى صوته أيها الناس إن رسول الله صلى الله عليه وآله كان الإمام ثم كان علي بن أبي طالب ثم الحسن ثم الحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي ثم هه فينادي ثلاث مرات لمن بين يديه وعن يمينه وعن يساره ومن خلفه اثنا عشر صوتا وقال عمرو فلما أتيت منى سألت أصحاب العربية عن تفسيره فقالوا هه لغة بني فلان أنا فاسألوني قال ثم سألت غيرهم أيضا من أصحاب العربية فقالوا مثله (صحيح)

میں نے ابو عبداللہ علیہ السلام کو روز عرفہ دیکھا کہ بلند آواز سے فرما رہے ہیں کہ رسول اللہ صلعم امام تھے ان کے بعد علی ابن ابی طالب ان کے بعد حسن ان کے بعد حسین ان کے بعد محمد بن علی ان کے بعد ھہ تین بار آپ نے یہی فرمایا سامنے اور داہنے اور بائیں طرف والوں سے اور بارہ مرتبہ پیچھے والوں سے عمرو نے کہا جب میں منیٰ میں آیا تو میں نے عربی کے لغت دانوں سے لفظ ھہ کے معنی پوچھے ایک نے کہا یہ فلاں کی زبان میں اس کے معنی میں کے ہیں پھر میں نے اور لوگوں سے پوچھا انھوں نے بھی یہی بتایا۔

١١- قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام إذا ضاقت عرفة كيف يصنعون قال يرتفعون إلى الجبل (حسن)

میں نے کہا اگر وقت عرفہ تنگ ہو جائے تو لوگ کیا کریں فرمایا پہاڑ پر چڑھ جائیں۔

باب ١٦٨

عرفات سے چلنا

١- قلت لأبي عبد الله عليه السلام متى الإفاضة قال إذا ذهبت الحمرة يعني من المشرق (موثق)

میں نے حضرت سے کہا عرفات سے کب چلیں فرمایا جب مشرق کی سرخی غائب ہو جائے۔

٢- قال قال أبو عبد الله عليه السلام إذا غربت الشمس فأفض مع الناس وعليك السكينة والوقار وأفض بالاستغفار فإن الله عز وجل يقول ثم أفيضوا من حيث أفاض الناس واستغفروا الله إن الله غفور رحيم فإذا انتهيت إلى الكثيب الأحمر عن يمين الطريق فقل اللهم ارحم موقفي وزد في عملي وسلم لي ديني وتقبل مناسكي وإياك والوجيف الذي يصنعه الناس فإن رسول الله صلى الله عليه وآله قال

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے جب سورج غروب ہو جائے تو لوگوں کے ساتھ چل دو مگر سکینہ و وقار کے ساتھ اور استغفار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے چلو جس طرح لوگ چلیں اور اللہ سے استغفار کرو بے شک اللہ غفور و رحیم ہے جب کثیب احمر پر پہنچو تو راستہ کے داہنی طرف ہے تو کہو خداوندا میرے موقف پر رحم کر میرے علم میں زیادتی کر اور میرے دین کو سالم رکھ اور مناسک کو قبول کر اور تیز چلانے سے اونٹوں کے بچو رسول اللہ نے فرمایا ہے

ايها الناس ان البر ليس بوجيف الخيل ولا ايضاع الابل
ولكن اتقوا الله وسيروا سيرا جميلا لا توطئوا ضعيفا
ولا توطئوا مسلما وتؤدوا واقتصدوا في السير فان رسول
الله صلى الله عليه وآله كان يكف ناقته حتى يصيب رأسها
مقدم الرحل ويقول ايها الناس عليكم بالدعة فسنة
رسول الله صلى الله عليه وآله تتبع قال معاوية و
سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول اللهم اعتقني
من النار وكررها حتى افاض فقلت الا تفيض فقد
افاض الناس فقال اني اخاف الزحام واخاف ان
اشرك في عنت انسان (حسن)

لوگو! نیکی تو نہ گھوڑے کے دوڑانے سے ہے نہ اونٹوں کی بھاگ بلکہ اللہ سے ڈرو
اور چلو آہستہ آہستہ نہ تو کسی ضعیف کو کچلو اور نہ کسی مسلمان کو پائمال کرو
بلکہ درمیانی چال اختیار کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ اپنے ناقہ
کو اس طرح روکتے تھے کہ اس کا سر پیروں سے مل جاتا تھا اور فرماتے
تھے لوگو تم ہلکی چال چلو۔ پس سنت رسول کا اتباع کرنا چاہیے معاویہ
نے کہا حضرت ابو عبداللہ کو میں نے فرماتے سنا یا اللہ مجھے نار سے
آزاد کر جب چلتے یہی فرماتے میں نے کہا لوگ چلنے لگے آپ کیوں نہیں چلتے
فرمایا میں ہجوم سے ڈرتا ہوں۔ مجھے خوف ہے کہ میں کسی انسان کو
تکلیف دینے میں شریک نہ ہو جاؤں

۳ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول في
آخر كلامه حين افاض اللهم اني اعوذ بك ان اظلم
او اظلم او اقطع رحما او اوذي جارا (موثق)

روانگی کے وقت میں نے آخر بار حضرت کو فرماتے سنا یا اللہ میں
تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا کوئی مجھ پر
ظلم کرے اور قطع رحم کرنے یا کسی پڑوسی کو ستانے سے پناہ مانگتا ہوں

۴ - عن ابي جعفر عليه السلام قال سألته عن رجل افاض
من عرفات قبل ان تغيب الشمس قال عليه بدنة ينحرها
يوم النحر فان لم يقدر صام ثمانية عشر يوما بمكة او في
الطريق او في اهله (ح)

میں نے کہا ایک شخص قبل غروب آفتاب عرفات سے چل پڑا فرمایا
اس کو ایک بدنہ قربانی کے دن نحر کرنا ہوگا اور اگر اس کا مقدور نہ ہو
تو اٹھارہ دن مکہ میں یا راستہ میں یا اپنے گھر جا کر روزے رکھے

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال يوكل الله عز وجل
ملكين بمأزمي عرفة فيقولان سلم سلم (ح)

فرمایا اللہ تعالیٰ عرفات کے ایک تنگ مقام پر دو فرشتوں کو معین کرتا ہے
جو کہتے ہیں سلامتی ہے سلامتی ہے

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ملكان يفرجان للناس
ليلة مزدلفة عند المأزمين الضيقين (ح)

فرمایا دو فرشتے لوگوں کے لئے مزدلفہ کی رات میں کشادگی پیدا کرتے ہیں
دو تنگ راستوں میں۔

باب ۱۶۹

شب مزدلفہ

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا تصل المغرب

فرمایا حضرت نے مت پڑھو مغرب کو

حتى تأتي جمعاً فصل بها المغرب والعشاء الآخرة بأذان واحد وإقامتين وانزل ببطن الوادي عن يمين الطريق قريباً من المشعر ويستحب للصرورة أن يقف على المشعر الحرام ويطأه برجله ولا يجاوز الحياض ليلة المزدلفة ويقول اللهم هذه جمع اللهم إني أسألك أن تجمع لي فيها جوامع الخير اللهم لا تؤيسني من الخير الذي سألتك أن تجمعه لي في قلبي وأطلب إليك أن تعرفني ما عرفت أولياءك في منزلي هذا وأن تقيني جوامع الشر وإن استطعت أن تحيي تلك الليلة فافعل فإنه بلغنا أن أبواب السماء لا تغلق تلك الليلة لأصوات المؤمنين لهم دوي كدوي النحل يقول الله جل ثناؤه أنا ربكم وأنتم عبادي أديتم حقي وحق علي أن أستجيب لكم فيحط الله تلك الليلة عمن أراد أن يحط عنه ذنوبه ويغفر لمن أراد أن يغفر له (۱)

جب تم جمع (مزدلفہ) میں پہنچو تو مغرب و عشا کی نماز ایک ساتھ ایک اذان اور دو اقامتوں سے پڑھو اور بطن وادی میں راستہ کے داہنی طرف مشعر کے قریب اترو اور صرورہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام میں وقوف کرے اور اپنے پیروں سے اس پر چلے اور شب مزدلفہ حیاض سے آگے نہ بڑھے اور کہے یا اللہ یہ جمع ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ میرے لئے نیکیوں کو جمع کر یا اللہ جس نیکی کا میں نے تجھ سے سوال کیا ہے اس سے مایوس نہ کر اور اس کو میرے دل میں جمع کر میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ مجھے معرفت کرا مجھے اس منزل میں اس چیز کی جس کی معرفت کرائی ہے تو نے اپنے اولیاء کو اور مجھ کو بچا شر کی جمع کرنے والی چیز سے اور حضرت نے فرمایا اگر طاقت ہو تو اس رات کو عبادت میں گزارو ہم کو یہ خبر ملی ہے کہ اس رات کو آسمانوں کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں ان مومنین کی آوازوں کے لئے جن کی آوازوں کی گونج شہد کی مکھیوں کی طرح ہوتی ہے اللہ فرماتا ہے میرے بندو میں ان کی دعاؤں کو قبول کروں گا میں تمہارا رب ہوں تم نے میرا حق ادا کیا پس اللہ معاف کرتا ہے اس کے جو گناہ معاف کرانا چاہے اور بخشتا ہے اسے جو بخشوانا چاہتا ہو۔

۲ - سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الركعات التي بعد المغرب ليلة المزدلفة فقال صلها بعد العشاء أربع ركعات (مں)

میں نے کہا شب مزدلفہ بعد مغرب کتنی رکعتیں پڑھے فرمایا بعد عشا چار رکعت۔

۳ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال يستحب للصرورة أن يطأ المشعر الحرام وأن يدخل البيت (۳)

فرمایا صرورہ کے لئے مستحب ہے کہ مشعر الحرام پر چلے اور بیت اللہ میں داخل ہو

۴ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال أصبح على طهر بعد ما تصلي الفجر فقف إن شئت قريباً من الجبل وإن شئت حيث شئت فإذا وقفت فاحمد الله وأثن عليه واذكر من آلائه وبلائه ما قدرت عليه وصل على النبي صلى الله عليه وآله وليكن من قولك اللهم رب المشعر الحرام فك رقبتي من النار وأوسع علي من رزقك الحلال وادرأ عني شر فسقة الجن والإنس

فرمایا صبح کرو طہارت کے ساتھ نماز صبح پڑھنے کے بعد اگر چاہو تو قریب جبل ٹھہرو یا جہاں چاہو پس جب ٹھہرو تو اللہ کی حمد و ثنا کرو اور اس کی نعمتوں اور بلاؤں کو یاد کرو جتنی تم میں طاقت ہو اور محمد و آل محمد پر درود بھیجو اور کہنا چاہئے یا اللہ اے مشعر الحرام کے رب میری گردن نار دوزخ سے آزاد کر اور رزق حلال کو زیادہ کر اور فاسق جن و انس کے شر کو مجھ سے دور رکھ

اللهم انت خير مطلوب اليه وخير مدعو وخير مسئول ولكل وافد جائزة فاجعل جائزتي في موطني هذا ان تقيلني عثرتي وتقبل معذرتي وان تجاوز عن خطيئتي ثم اجعل التقوى من الدنيا زادي ثم افض حين يشرق لك ثبير وترى الابل مواضع اخفافها (حسن)

یا اللہ سب سے بہتر طلب کرنے والوں کو دینے والا ہے، سب سے بہتر دعاؤں کا سننے والا ہے اور سب سے بہتر سوال کا پورا کرنے والا ہے، ہر آنے والے کے لئے تیرے یہاں انعام ہے میرے لئے بھی اس مقام پر انعام قرار دے اور میری لغزشوں کو دور کر اور میری معذرت قبول کر اور میری خطاؤں سے درگزر کر اور دنیا کا زاد راہ میرے لئے تقوے کو قرار دے پھر چل پڑو جب کوہ ثبیر دکھائی دے کیونکہ یہ جگہ اونٹوں کو موزے پہنانے کی ہے (یعنی سفر کے لئے اونٹوں کو تیار کرنا)

۵۔ قال سألت ابا ابراهيم عليه السلام اي ساعة احب اليك ان افيض من جمع فقال قبل ان تطلع الشمس بقليل فهي احب الساعات الي قلت فان مكثنا حتى تطلع الشمس قال ليس به باس (موثق)

میں نے کہا کونسا وقت آپ کے نزدیک چلنے کے لئے بہتر ہے فرمایا طلوع آفتاب سے پہلے میرے نزدیک یہ بہترین وقت ہے میں نے کہا اگر طلوع تک ٹھہر جائیں فرمایا کوئی مضائقہ نہیں

۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا تجاوز وادي محسر حتى تطلع الشمس (حسن)

فرمایا وادی محسر سے مت گزرو جب تک طلوع شمس نہ ہو

باب ۱۷۰
وادی محسر میں سعی

١۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال لبعض ولده هل سعيت في وادي محسر فقال لا قال فامره ان يرجع حتى يسعى قال فقال له ابنه لا اعرفه فقال له سل الناس

حضرت نے اپنے ایک لڑکے سے فرمایا تم نے وادی محسر کی سعی کی انہوں نے کہا نہیں فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کرو۔ صاحبزادہ نے کہا میں اس کو جانتا نہیں فرمایا لوگوں سے پوچھ لینا۔

٢۔ عن بعض اصحابنا قال مر رجل بوادي محسر فامره ابو عبد الله عليه السلام بعد الانصراف الى مكة ان يرجع فيسعى (مرسل)

ایک شخص وادی محسر سے گزرا حضرت ابو عبداللہ نے اس کے مکہ میں آنے کے بعد فرمایا پلٹ کر جاؤ اور سعی کرو۔

٣۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا مررت بوادي محسر وهو واد عظيم بين جمع ومنى وهو الى منى اقرب فاسع فيه حتى تجاوزه فان رسول الله صلى الله عليه وآله حرك ناقته وقال اللهم سلم لي عهدي واقبل توبتي۔

فرمایا جب تم وادی محسر سے گزرو تو اس میں سعی کرو یہ ایک بہت بڑی وادی ہے جمع اور منیٰ کے درمیان وہ منیٰ سے زیادہ قریب ہے۔ رسول اللہ صلعم نے حرکت دی اپنے ناقہ کو اور فرمایا یا اللہ میرے عہد کو برقرار رکھ اور میری توبہ کو قبول کر۔

واجب دعوتي واخلفني فيمن تركت بعدي (حسن) ۔

اور میری دعا قبول کر اور میرا خلیفہ بنا جو میں نے چھوڑا ہے اپنے بعد

۴ - عن أبي الحسن عليه السلام قال الحركة في وادي محسر مائة خطوة (حسن)

وادی محسر میں سو قدم چلے

۵ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال حد المزدلفة من محسر إلى المأزمين (م)

فرمایا حد مزدلفہ محسر سے مازمین تک ہے

۶ - عن أبي الحسن عليه السلام قال سألته عن حد جمع قال ما بين المأزمين إلى وادي محسر (موثق)

جمع کی حد مازمین سے وادی محسر تک ہے

۷ - قلت لأبي عبد الله عليه السلام إذا كثر الناس بجمع وضاقت عليهم كيف يصنعون قال يرتفعون إلى المأزمين

میں نے کہا جب لوگ جمع میں زیادہ ہو جائیں اور جگہ تنگ ہو جائے فرمایا مازمین پر چڑھ جائیں

۸ - قال الرمل في وادي محسر قدر مائة ذراع (مجہول)

وادی محسر میں ریت سو ہاتھ تک ہے

باب ۱۷۱

جو وقوف مشعر سے ناواقف ہو

۱ - قلت لأبي عبد الله الرجل الأعجمي والمرأة الضعيفة يكونان مع الجمال الأعرابي فإذا أفاض بهم من عرفات مر بهم كما مر بهم إلى منى ولم ينزل بهم جمعاً قال أليس قد صلوا بها فقد أجزأهم قلت وإن لم يصلوا بها قال ذكروا الله بها فقد أجزأهم (ض)

میں نے کہا ایک عجمی مرد کے ساتھ ایک ضعیفہ تھی وہ دونوں ایک عرابی کے ساتھ تھے۔ جب عرفات سے چلے تو گزر گئے ان کے ساتھ جیسے منیٰ کی طرف گئے تھے مقام جمع میں نہ اترے اگر انہوں نے نماز پڑھ لی تھی تو کافی ہے میں نے کہا اور اگر نہیں پڑھی فرمایا اگر ذکر خدا کر لیا ہے تو بھی کافی ہے

۲ - قلت لأبي عبد الله عليه السلام جعلت فداك إن صاحبي هذين جهلا أن يقفا بالمزدلفة فقال يرجعان مكانهما فيقفان بالمشعر ساعة قلت فإنه لم يخبرهما أحد حتى كان اليوم وقد نفر الناس قال فنكس رأسه ساعة ثم قال أليسا قد صليا الغداة بالمزدلفة قلت بلى فقال أليس قد قنتا في صلاتهما قلت بلى فقال تم حجهما ثم قال المشعر من المزدلفة والمزدلفة من المشعر وإنما يكفيهما اليسير من الدعاء (ض)

میں نے کہا میرے دو ساتھی مزدلفہ میں نہ ٹھہرے فرمایا وہ لوٹ کر جائیں اور مشعر میں ٹھہریں تھوڑی دیر۔ میں نے کہا اگر ان کو کسی نے بتایا ہی نہ ہو تا آنکہ وہ دن گزر گیا اور لوگ وہاں سے چلے گئے۔ حضرت نے تھوڑی دیر سر جھکایا پھر فرمایا کیا انہوں نے صبح کی نماز مزدلفہ میں پڑھی تھی میں نے کہا ہاں فرمایا تو ان دونوں کا حج پورا ہو گیا پھر فرمایا مزدلفہ اور مشعر ایک ہی ساتھ ہیں اور ان کو تھوڑی دیر دعا کرنا بھی کافی ہوتا ۔

۲ - قلت لابی عبد الله علیه السلام ما تقول فی رجل افاض من عرفات فمر بالمشعر فلم یقف حتی انتهی الی منی ورمی الجمرة ولم یعلم حتی ارتفع النهار قال یرجع الی المشعر فیقف به ثم یرجع فیرمی الجمرة (موثق)

میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا مشعر کی طرف سے گزرا اگر ٹھہرا نہیں اور منیٰ چلا گیا اور رمی جمرات کی اور اس کو علم نہ ہوا تا آنکہ دن چڑھ گیا فرمایا وہ لوٹ کر جائے اور وہاں ٹھہرے پھر لوٹ کر آئے اور رمی جمرات کرے۔

قلت لابی عبد الله علیه السلام ما تقول فی رجل افاض من عرفات فاتی منی قال فلیرجع فیاتی جمعاً فیقف بها وان کان الناس قد افاضوا من جمع (مجهول)

میں نے کہا ایک شخص عرفات سے چلا اور منیٰ آیا فرمایا وہ لوٹ جائے اور جمع میں آئے اور وہاں ٹھہرے اگرچہ لوگ جمع سے چلے گئے ہوں

عن ابی عبد الله علیه السلام قال فی رجل لم یقف بالمزدلفة ولم یبت بها حتی اتی منی فقال الم یر الناس ولم ینکر منی حین دخلها قلت فانه جهل ذلک قال یرجع قلت ان ذلک قد فاته قال لا باس (حسن)

ایک شخص نے مزدلفہ میں قیام نہ کیا اور وہاں شب باشی نہ ہوا اور منیٰ چلا آیا فرمایا کیا اس نے اور لوگوں کو جاتے نہیں دیکھا تھا اور اس نے منیٰ سے انکار نہیں کیا جب اس میں داخل ہوا میں نے کہا وہ اس مسئلہ سے جاہل تھا فرمایا وہ لوٹ جائے میں نے کہا یہ موقع فوت ہو جاتا رہا فرمایا تو مضائقہ نہیں۔

عن ابی عبد الله علیه السلام قال من افاض من عرفات مع الناس ولم یلبث معهم بجمع ومضی الی منی متعمداً او مستخفاً فعلیه بدنة (حسن)

فرمایا جو شخص عرفات سے لوگوں کے ساتھ چلے اور ان کے ساتھ جمع میں نہ ٹھہرے اور ایسا عمداً یا استخفافاً کرے تو اس کا کفارہ ایک اونٹ ہے۔

باب ۱۷۲

مزدلفہ سے قبل فجر چلنا

عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل وقف مع الناس بجمع ثم افاض قبل الناس قال ان کان جاهلاً فلا باس علیه وان کان افاض عالماً قبل طلوع الفجر فعلیه دم شاة (ض)

جو لوگوں کے ساتھ جمع میں ٹھہرا اور لوگوں سے پہلے چل دیا پس اگر جاہل تھا تو اس پر کچھ نہیں اور اگر عالم ہو کر چلا گیا تو اس پر ایک بکری کی قربانی ہے

قال ابو عبد الله علیه السلام ان رسول الله صلی الله علیه وآله عجل النساء لیلاً من المزدلفة الی منی وامر من کان منهن علیها هدی ان ترمی ولا تبرح حتی تذبح ومن لم یکن علیها منهن هدی ان تمضی الی مکة حتی تزور (ض)

فرمایا کہ حضرت رسول خدا جلدی کرتے تھے عورتوں کو مزدلفہ سے منیٰ لے جانے میں اور جب عورتوں پر ہدی ہوتی تھی ان کو حکم دیتے کہ وہ رمی کریں جب تک قربانی نہ کر لیں اور جن پر قربانی نہ ہوتی ان کو حکم دیا جاتا تھا کہ وہ زیارت کعبہ کریں۔

۳۔ قال لا باس بان یفیض الرجل بلیل اذا کان خائفا (مرسل)

۴۔ قال ای امرأة او رجل خائف افاض من المشعر الحرام لیلا فلا باس فلیرم الجمرة ثم یمض ولیأمر من یذبح عنه وتقصر المرأة ویحلق الرجل ثم لیطف بالبیت و بالصفا والمروة ثم لیرجع الی منی فان اتی منی ولم یذبح عنه فلا باس ان یذبح هو ولیحمل الشعر اذا حلق بمکة الی منی وان شاء قصر ان کان قد حج قبل ذلک (ض)

۵۔ قال رخص رسول الله صلی الله علیه وآله للنساء والصبیان ان یفیضوا بلیل ویرموا الجمار بلیل وان یصلوا الغداة فی منازلهم فان خفن الحیض مضین الی مکة ووکلن من یضحی عنهن (م)

۶۔ قال لا باس بان یقدم النساء اذا زال اللیل فیقفن عند المشعر الحرام ساعة ثم ینطلق بهن الی منی فیرمین الجمرة ثم یصبرن ساعة ثم یقصرن وینطلقن الی مکة فیطفن الا ان یکن یردن ان یذبح عنهن فانهن یوکلن من یذبح عنهن (ض م)

۷۔ قلت لابی عبد الله علیه السلام جعلت فداک معنا نساء فافیض بهن بلیل قال نعم ترید ان تصنع کما صنع رسول الله صلی الله علیه وآله قال قلت نعم فقال افض بهن بلیل ولا تفض بهن حتی تقف بهن بجمع ثم افض بهن حتی تاتی بهن الجمرة العظمی فیرمین الجمرة فان لم یکن علیهن ذبح فلیاخذن من شعورهن ویقصرن من اظفارهن ویمضین الی مکة فی وجوههن ویطفن بالبیت ویسعین بین الصفا والمروة ثم یرجعن الی البیت ویطفن اسبوعا ثم یرجعن الی منی وقد فرغن من حجهن وقال ان رسول الله صلی الله علیه وآله ارسل معهن اسامة (ح)

فرمایا اگر کوئی خائف ہو تو کوئی حرج نہیں اگر وہ رات ہی کو چل دے۔

فرمایا اگر کوئی عورت یا مرد خائف ہو اور مشعر الحرام سے رات ہی میں چل دے تو کوئی حرج نہیں اور رمی جمرات کرے اور کسی سے کہے کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کر دے اور عورت بال کٹوائے اور مرد سر منڈوائے پھر طواف بیت کرے اور صفا و مروہ میں سعی کرے اور پھر منیٰ کی طرف آئے اگر منیٰ جا کر معلوم ہو کہ اس کی طرف سے ذبح نہیں کیا گیا تو خود ذبح کرے اور شعر جات جیسے مکہ میں تو منیٰ جائے اور اگر چاہے تو بال کٹوائے اگر اس سے پہلے حج کر چکا ہو۔

رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور بچوں کو کہ وہ رات ہی کو چل دیں اور رات ہی کو رمی جمرات کریں اور صبح کی نماز اپنی منزلوں میں پڑھیں اور عورتوں کو حیض کا خوف ہو تو وہ مکہ جائیں اور کسی کو اپنی طرف سے قربانی کے لئے معین کریں۔

فرمایا کوئی حرج نہیں کہ جب رات قریب زوال ہو تو عورتوں کو آگے بھیج دیا جائے وہ مشعر الحرام میں توقف کریں ایک گھڑی پھر وہاں سے منیٰ کی طرف جائیں رمی جمرات کریں پھر ذرا ٹھہریں بال کٹوائیں پھر مکہ کی طرف جا کر طواف کریں مگر ایسی صورت میں کہ چاہیں ان کی طرف سے کوئی قربانی کرنے تو اسے اپنی طرف سے معین کریں۔

میں نے کہا میرے ساتھ عورتیں ہیں میں رات کو ان کے ساتھ چل دیتا ہوں فرمایا تم ایسا ہی کرتے ہو جیسا رسول اللہ نے کیا تھا میں نے کہا ہاں ہے فرمایا ان کے ساتھ رات کو جاؤ لیکن ان کے ساتھ ٹھہرو نہیں تم ان کے ساتھ جمع میں ٹھہرو پھر ان کے ساتھ جمرۂ عظمیٰ پر آؤ وہ وہاں رمی جمرہ کریں اگر ان کو قربانی دینا نہیں ہے تو بال کٹوائیں۔ ناخن ترشوائیں مکہ چلی جائیں اور طواف بیت کریں اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کریں پھر بیت کی طرف آئیں اور سات بار طواف کریں پھر منیٰ کی طرف لوٹیں پس حج ان کا تمام ہو گیا۔ اور فرمایا رسول اللہ نے عورتوں کے ساتھ اسامہ کو بھیجا تھا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال رخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ للنساء والضعفاء ان یفیضوا من جمع بلیل وان یرموا الجمرۃ بلیل وان ارادوا ان یزوروا البیت وکلوا من یذبح عنهن (حسن)

فرمایا رسول اللہ نے اجازت دی ہے عورتوں اور کمزوروں کو کہ جمع سے رات ہی میں چلے جائیں اور رات ہی میں رمی جمرات کریں اور اگر بیت اللہ کی زیارت کا ارادہ رکھتے ہوں تو اپنی طرف سے کسی کو قربانی کرنے کے لئے معین کر دیں۔

باب ۱۷۳

جس کا حج فوت ہو جائے

کنت مع ابی عبد اللہ علیہ السلام بمنی اذ جاء رجل فقال ان قوما قدموا یوم النحر وقد فاتهم الحج فقال نسأل اللہ العافیۃ واری ان یهریق کل واحد منهم دم شاۃ ویحلون وعلیهم الحج من قابل ان انصرفوا الی بلادهم وان اقاموا حتی تمضی ایام التشریق بمکۃ ثم خرجوا الی وقت اهل مکۃ فاحرموا منه واعتمروا فلیس علیهم الحج من قابل (مقطوع)

میں حضرت کے ساتھ تھا ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ کچھ لوگ قربانی کے دن آئے اور ان کا حج فوت ہو گیا فرمایا ہم اللہ سے عافیت کا سوال کرتے ہیں اور ان میں سے ہر ایک کو ایک بکری ذبح کر کے محل ہو جانا چاہیے اور اگلے سال حج کرنا چاہیے اگر وہ اپنے شہر دوبارہ پلٹ جائیں وہ اگر قیام کریں یہاں تک کہ ایام تشریق (عید کے بعد تین دن) مکہ میں گزریں پھر وہ اہل مکہ کے وقت پر عمرہ کا احرام باندھیں اور عمرہ کر لیں تو ان پر اگلے سال حج نہ ہوگا

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ادرک جمعا فقد ادرک الحج وقال ایما حاج سائق للهدی او مفردا او متمتع قدم وقد فاته الحج فلیحل بعمرۃ وعلیه الحج من قابل قال وقال فی رجل ادرک الامام وهو بجمع فقال ان ظن انه یاتی عرفات فیقف بها قلیلا ثم یدرک جمعا قبل طلوع الشمس فلیاتها وان ظن انه لا یاتیها حتی یفیضوا فلا یاتها ولیقم بجمع فقد تم حجه (حسن)

فرمایا جو جمع پہنچ جائے اس نے حج کو پا لیا اور فرمایا جو حج قران یا حج مفرد یا حج تمتع کے لئے آئے اور حج فوت ہو جائے تو عمرہ کے بعد محل ہو جائے اگلے سال اسے حج کرنا ہوگا اور اس کے بارہ میں فرمایا جو دنیا کو پائے اور وہ جمع میں ہو فرمایا اگر اس کو یہ گمان ہو کہ وہ عرفات میں کچھ دیر ٹھہر سکے گا پھر جمع میں آ جائے گا طلوع شمس سے پہلے تو آ جائے اور اگر یہ گمان ہو کہ وہ نہیں آ پائے گا تو وہاں نہ جائے لوگوں کے جانے تک تو جمع میں قیام کرے اس کا حج پورا ہو گیا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ادرک المشعر الحرام یوم النحر من قبل زوال الشمس فقد ادرک الحج (حسن)

فرمایا جو مشعر الحرام پہنچ گیا روز قربانی زوال آفتاب سے پہلے تو اس کا حج پورا ہو گیا۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من ادرک المشعر الحرام وعلیه خمسۃ من الناس من قبل ان تزول الشمس فقد ادرک الحج (موثق)

فرمایا جس نے مشعر الحرام کو پا لیا اور زوال آفتاب سے قبل پانچ آدمی بھی (حفاظت کے لئے) اس کے پاس ہوں تو اس نے حج کو پا لیا۔

۵۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال من أدرك المشعر الحرام وعليه خمسة من الناس فقد أدرك الحج (م)

ترجمہ نمبر ۴ میں ہے

۶۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال لي تدري لم جعل ثلاث هنا قال قلت لا قال فمن أدرك شيئاً منها فقد أدرك الحج (حسن)

فرمایا تم جانتے ہو یہ وقوف کے تین مقام کیوں رکھے گئے ہیں میں نے کہا نہیں فرمایا ان میں سے جس نے تھوڑا سا حصہ بھی پالیا اس نے حج کو پالیا۔

باب ۱۷۴

جمار کے سنگریزے کہاں سے لئے جائیں

۱۔ قال خذ حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك (حسن)

جمار کی کنکریاں مقام جمع سے لی جائیں اور اگر تم نے منیٰ میں منزل گاہ سے لیں تو کافی ہے

۲۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الحصى التي يرمى بها الجمار فقال تؤخذ من جمع وتؤخذ بعد ذلك من منى (ض)

ترجمہ اوپر ہے

۳۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال خذ حصى الجمار من جمع وإن أخذته من رحلك بمنى أجزأك (حسن)

مضمون واحد

۴۔ قال التقط الحصى ولا تكسرن منهن شيئاً (ض)

کنکریاں چنو اور ان کا کوئی حصہ توڑو نہیں۔

۵۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال حصى الجمار إن أخذته من الحرم أجزأك وإن أخذته من غير الحرم لم يجزئك قال وقال لا ترمي الجمار إلا بالحصى (حسن)

فرمایا اگر کنکریاں حرم سے لی گئی ہیں تو کافی ہیں ورنہ نہیں اور فرمایا جمار کو سنگسار نہ کرو مگر کنکریوں سے

۶۔ عن أبي عبد الله عليه السلام في حصى الجمار قال كره الصم منها وقال خذ البرش (حسن)

فرمایا سخت کنکریاں مکروہ ہیں اور فرمایا نقطہ دار لو

۷۔ عن أبي الحسن عليه السلام قال حصى الجمار يكون مثل الأنملة ولا تأخذها سوداء ولا بيضاء ولا حمراء خذها كحلية منقطة تخذفهن خذفاً وتضعها على الإبهام وتدفعها بظفر السبابة وارمها من بطن الوادي واجعلهن عن يمينك كلهن ولا ترم على الجمرة قال وتقف عند الجمرتين الأوليين ولا تقف عند جمرة العقبة (موثق)

فرمایا کنکریاں مثل انگلی کے پور کے ہوں۔ کالی، سفید اور سرخ نہ ہوں نقطہ دار ہوں انگوٹھے پر رکھو اور انگشت سبابہ کے ناخن سے مارو۔ اوپر جمرہ کے نہ جاؤ بلکہ بطن وادی سے مارو تمام کنکریاں داہنے ہاتھ سے مارو اور جمرہ پر جاکر نہ مارو پہلے دو جمروں کے پاس کھڑے ہو جمرہ عقبہ کے پاس نہ کھڑے ہو

۸۔ عن أبي عبد الله عليه السلام قال يجوز أخذ حصى الجمار من جميع الحرم

فرمایا جائز ہے کنکریاں لینا تمام حرم سے

الا من مسجد الحرام ومسجد الخيف (موثق)

9- عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته من اين ينبغي اخذ حصى الجمار قال لا تأخذه من موضعين من خارج الحرم ومن حصى الجمار ولا بأس ان يأخذه من سائر الحرم (مجهول)

مگر مسجد الحرام اور مسجد خیف سے نہ لی جائیں

فرمایا دو جگہ سے کنکریاں نہ لو اول حرم کے باہر سے دوسرے جمروں پر سے باقی تمام حرم سے لے سکتے ہو

باب ۱۷۵
یوم نحر

1- عن ابي عبد الله عليه السلام قال خذ حصى الجمار ثم ائت الجمرة القصوى التي عند العقبة فارمها من قبل وجهها ولا ترمها من اعلاها وتقول والحصى في يدك اللهم هؤلاء حصياتي فاحصهن لي وارفعهن في عملي ثم ترمي وتقول مع كل حصاة الله اكبر اللهم ادحر عني الشيطان اللهم تصديقا بكتابك وعلى سنة نبيك صلى الله عليه وآله اللهم اجعله حجا مبرورا وعملا مقبولا وسعيا مشكورا وذنبا مغفورا وليكن بينك وبين الجمرة قدر عشرة اذرع او خمسة عشر ذراعا واذا اتيت رحلك ورجعت من الرمي فقل اللهم بك وثقت وعليك توكلت فنعم الرب ونعم المولى ونعم النصير قال ويستحب ان يرمي الجمار على طهر (حسن)

فرمایا کنکریاں لو اور اس جمرہ قصویٰ کے پاس آؤ جو عقبہ کے پاس ہے پس اسے سامنے کی طرف سے سنگسار کرو اس کے اوپر سے نہیں اور ہاتھ میں کنکری لے کر کہو یا اللہ یہ میری کنکریاں ہیں پس ان کو (شیطان سے) میری حفاظت قرار دے اور میرے علم میں ان کو بلند کر پھر مارو اور کہو ہر کنکری پر اللہ اکبر یا اللہ دور رکھ مجھ سے شیطان کو یا اللہ میں تیری کتاب کی تصدیق کرتا ہوں اور میں تیرے نبی کے طریقہ پر ہوں یا اللہ میرے حج کو مبرور اور میرے عمل کو مقبول اور میری سعی کو مشکور قرار دے۔ اور میرے گناہوں کو بخش دے اور تیرے اور جمرہ کے درمیان دس یا پندرہ ہاتھ کا فاصلہ ہو تب سواری کی طرف آؤ اور رمی سے لوٹو تو کہو یا اللہ میں نے تجھ پر اعتماد کیا اور تجھ پر بھروسہ کیا تو کیا اچھا رب اور کیا اچھا مولا ہے اور کیا اچھا مددگار ہے اور مستحب ہے کہ رمی طہارت سے ہو

2- قال سألته عن رمي الجمرة يوم النحر ما لها ترمى وحدها ولا ترمى من الجمار غيرها يوم النحر قال قد كن يرمين كلهن ولكنهم تركوا ذلك فقلت له جعلت فداك فارميهن قال لا ترمهن اما ترضى ان تصنع مثل ما نصنع (حسن)

میں نے یوم النحر کیا بات ہے کہ جمرہ عقبہ کی رمی کرے اور اس کے سوا دوسرے جمروں کی رمی نہ کرے فرمایا وہ سب ہی کی رمی کرتے تھے لیکن لوگوں نے ان کو چھوڑ دیا میں نے کہا پھر میں رمی کروں فرمایا نہیں ویسا کرو جو ہم کرتے ہیں۔

3- سألت ابا جعفر عليه السلام عن رجم الجمار فقال كن يرمين جميعا يوم النحر فرميتها جميعا بعد ذلك ثم حدثته

سوال کیا گیا رمی جمار سے فرمایا یوم نحر سب کو رمی کیا جاتا تھا پس میں نے اس کے بعد سب کو رمی کیا اور حضرت سے بیان کیا

نعم ولكن أما ترضى أن تصنع كما كان علي عليه السلام يصنع فتركته (موثق)

فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں کہ وہ کرو جو حضرت علی کیا کرتے تھے پس میں نے ترک کیا

۴ - قال كانت الجمار ترمى جميعاً قلت فارميها فقال لا أما ترضى أن تصنع كما أصنع (حسن)

فرمایا: تمام جمروں کو رمی کیا جاتا تھا میں نے کہا تو میں ان کو رمی کروں فرمایا نہیں وہی کرو جو ہم کرتے ہیں

۵ - قال رمى أبو عبد الله عليه السلام الجمرة العظمى فرأى الناس وقوفاً فقام وسطهم ثم نادى بأعلى صوته أيها الناس إن هذا ليس بموقف ثلاث مرات ففعلت (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ نے جمرہ عظمیٰ کو رمی کیا اور لوگوں کو وہاں ٹھہرا ہوا پایا آپ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر کہا بلند آواز سے کہ لوگو یہ موقف نہیں ہے۔ تین مرتبہ ایسا ہی کیا

۶ - عن أبي جعفر عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله لرجل من الأنصار إذا رميت الجمار كان لك بكل حصاة عشر حسنات يكتب لك لما يستقبل من عمرك

رسول اللہ نے ایک مرد انصار سے جو رمی کر رہا تھا فرمایا ہر کنکری پر دس حسنے تیرے نام پر تیری باقی عمر تک لکھے جائیں گے

۷ - عن أبي عبد الله عليه السلام في رمي الجمار قال له بكل حصاة يرمي بها تحط عنه كبيرة موبقة (م)

فرمایا رمی الجمار کے متعلق ہر کنکری پر ایک مہلک گناہ کبیرہ محو کیا جاتا ہے

باب ۱۷۶

ایام تشریق میں رمی الجمار

۱ - عن أبي عبد الله عليه السلام قال ارم في كل يوم عند زوال الشمس وقل كما قلت حين رميت جمرة العقبة فابدأ بالجمرة الأولى فارمها عن يسارها في بطن المسيل وقل كما قلت يوم النحر قم عن يسار الطريق فاستقبل القبلة واحمد الله وأثن عليه وصل على النبي صلى الله عليه وآله ثم تقدم قليلاً فتدعو وتسأله أن يتقبل منك ثم تقدم أيضاً ثم افعل ذلك عند الثانية واصنع كما صنعت بالأولى وتقف وتدعو الله كما دعوت ثم تمضي إلى الثالثة وعليك السكينة والوقار فارم ولا تقف عندها (حسن)

فرمایا ہر روز زوال شمس کے وقت رمی کرو اور وہی کہو جو جمرہ العقبہ کی رمی کے وقت کہا تھا جمرہ اولیٰ سے ابتدا کرو بائیں طرف سے اس کی رمی کرو بطن مسیل میں اور وہی کہو جو یوم نحر کہا تھا راستے کے بائیں جانب رو بقبلہ کھڑے ہو حمد و ثنائے خدا کرو محمد و آل محمد پر درود بھیجو پھر تھوڑا آگے بڑھو دعا کرو اور سوال کرو کہ وہ تمہاری دعا قبول کرے پھر آگے بڑھو اور وہی کرو جو دوسرے جمرہ پر کیا تھا اور وہ کرو جو پہلے پر کیا تھا اور ٹھہر کر اللہ سے دعا کرو جیسے دعا کی تھی پھر سکینہ و وقار سے تیسرے کے پاس جاؤ رمی کرو اور اس کے پاس ٹھہرو نہیں

۲ - قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن الجمار

میں نے حضرت سے جمار کے متعلق پوچھا

فقال قم عند الجمرتين ولا تقم عند جمرة العقبة قلت هذا من السنة قال نعم قلت ما اقول اذا رميت فقال كبر مع كل حصاة (م)

فرمایا دونوں جمروں کے قریب کھڑے ہو جمرۂ عقبہ کے قریب نہ کھڑے ہو میں نے کہا کیا یہ سنت ہے فرمایا ہاں میں نے کہا رمی کے وقت کیا کہوں فرمایا ہر کنکری پر تکبیر کہو۔

۳۔ قال ابو عبد الله عليه السلام خذ حصى الجمار بيدك اليسرى وارم باليمنى (ض)

فرمایا کنکریاں بائیں ہاتھ میں رکھو اور داہنے سے پھینکو

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال رمي الجمار من طلوع الشمس الى غروبها (موثق)

فرمایا رمی جمرات کا وقت طلوع شمس سے غروب تک ہے

۵۔ عن ابي جعفر انه قال للحكم بن عتيبة ما حد رمي الجمار فقال الحكم عند زوال الشمس قال ابو جعفر عليه السلام ارأيت لو انهما كانا رجلين فقال احدهما لصاحبه احفظ علينا متاعنا حتى ارجع اكان يفوته الرمي هو والله ما بين طلوع الشمس الى غروبها (حسن)

فرمایا حضرت نے رمی کی حد زوال کے نزدیک ہے۔ حضرت نے فرمایا اگر دو شخص ہوں ان میں سے ایک دوسرے سے کہے جب تک میں لوٹوں تم میرے سامان کی حفاظت کرو، اگر طلوع شمس سے غروب تک وہ لوٹے تو اس کی رمی فوت نہ ہوگی۔

۶۔ قال ابو عبد الله عليه السلام رخص رسول الله صلى الله عليه وآله لرعاة الابل اذا جاؤا بالليل ان يرموا (ض)

فرمایا ابوعبداللہ علیہ السلام نے رسولخدا نے اونٹوں کے چرواہوں سے کہا جب وہ رات میں آئیں تو رمی کریں

۷۔ قال ابو الحسن الرضا عليه السلام لا ترمي الجمرة يوم النحر حتى تطلع الشمس وقال ترمي الجمار من بطن الوادي وتجعل كل جمرة عن يمينك ثم تنتقل في الشق الآخر اذا رميت جمرة العقبة (م)

فرمایا روز قربانی طلوع فجر سے پہلے جمرہ کو رمی نہ کرو اور فرمایا جمار کو رمی کرو بطن وادی سے اور ہر جمرہ کو داہنی طرف لو پھر منتقل ہو دوسری طرف جب جمرہ عقبہ پر رمی کرو

۸۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الغسل اذا اراد ان يرمي فقال ربما اغتسلت فاما من السنة فلا (موثق)

میں نے کہا کیا رمی کا ارادہ کرے تو غسل کرے فرمایا سنت نہیں ہے کبھی اگر غسل کر لیتا ہوں

۹۔ قال سألته عن الغسل اذا رمى الجمار فقال ربما فعلت فاما السنة فلا ولكن من الحر والعرق (حسن)

میں نے غسل کے متعلق سوال کیا رمی جمرات کے لئے فرمایا میں اکثر کیا کرتا ہوں لیکن یہ سنت نہیں ہے لیکن گرمی اور پسینہ کے لئے کر لیا جائے

۱۰۔ قال سألت ابا جعفر عليه السلام عن الجمار فقال لا ترمي الجمار الا وانت على طهر (ض)

میں نے پوچھا جمار کے لئے غسل کرنے کے متعلق فرمایا جمار بغیر طہارت نہ کرو

باب ۱۷۷

رمی خلاف کرنا یا کم و زیادہ کرنا

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل نسی رمی الجمار یوم الثانی فبدأ بجمرۃ العقبۃ ثم الوسطی ثم الاولی یؤخر ما رمی بما رمی ویرمی الجمرۃ الوسطی ثم جمرۃ العقبۃ (م)

میں نے کہا ایک شخص یوم ثانی جمار بھول گیا پس اس نے ابتداء کی جمرہ عقبہ سے پھر درمیانی پھر اولیٰ فرمایا جس رمی کی اس نے جمرہ رمی کی دوسری کرے جمرہ وسطیٰ سے پھر رمی کرے جمرہ عقبہ پر

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی رجل رمی الجمار منکوسۃ قال یعید علی الوسطی وجمرۃ العقبۃ (حسن)

ایک شخص نے الٹی رمی کی فرمایا دوبارہ لوٹے وسطیٰ کی طرف پھر عقبہ پر جائے

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ رجل رمی الجمرۃ بست حصیات ووقعت واحدۃ فی الحصی قال یعیدھا ان شاء من ساعتہ وان شاء من الغد اذا اراد الرمی ولا یأخذ من حصی الجمار قال وسألتہ عن رجل رمی جمرۃ العقبۃ بست حصیات ووقعت واحدۃ فی المحمل قال یعیدھا (م)

میں نے کہا ایک شخص رمی جمرات کرتا ہے چھ کنکریوں سے اور ایک رہ جاتی ہے فرمایا اعادہ کرے چاہے اس کے وقت میں اور چاہے دوسرے روز اور جب رمی کرنا چاہے تو جمرہ پر پڑی ہوئی کنکریاں نہ لے میں نے کہا ایک شخص نے جمرۂ عقبہ پر چھ کنکریاں ماریں ایک رہ گئی اور وہ محمل میں جا پڑی فرمایا اس کا اعادہ کرے

۴ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ذھبت ارمی فاذا فی یدی ست حصیات فقال خذ واحدۃ من تحت رجلک (ض)

میں نے کہا میں رمی کرنے گیا دیکھا تو میرے ہاتھ میں چھ کنکریاں تھیں فرمایا ایک پیروں کے نیچے سے اٹھا لے۔

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال فی رجل اخذ احدی وعشرین حصاۃ فرمی بھا فزاد واحدۃ فلم یدر من ایھن نقصت فقال فلیرجع فلیرم کل واحدۃ بحصاۃ فان سقطت من رجل حصاۃ فلم یدر ایتھن ھی قال یأخذ من تحت قدمیہ حصاۃ فیرمی بھا قال وان رمیت بحصاۃ فوقعت فی محمل فاعد مکانھا فان ھی اصابت انسانا او جملا ثم وقعت علی الجمار اجزأک وقال فی رجل رمی الاولی باربع والاخریین بسبع سبع قال یعود فیرمی الاولی بثلاث وقد فرغ وان کان رمی الاولی بثلاث ورمی الاخریین بسبع سبع فلیعد ولیرمھن جمیعا بسبع سبع وان کان رمی الوسطی بثلاث ثم رمی الاخری فلیرم الوسطی بسبع وان کان رمی الوسطی باربع رجع فرمی

جو شخص اکیس کنکریاں لے اور رمی کرے تو ایک زیادہ ہو معلوم ہوا اور یہ جانے کہ کس جمرہ پر ایک کم لگا فرمایا لوٹے اور ہر ایک پر ایک ایک کنکری اور مارے اگر کسی سے ایک کنکری گر جائے اور نہ جانے کہ کہاں کم مارے تو اپنے پیروں کے نیچے سے ایک کنکری اٹھائے اور مارے اگر کوئی کنکری محمل میں رہ جائے تو اس کا اعادہ کرے اگر کسی انسان کو جا لگے یا محمل میں لگ کر جمرہ پر جا پڑے تو کافی ہے۔ فرمایا اس شخص کے متعلق جو جمرہ اولیٰ پر چار کنکریاں مارے اور دوسرے دو پر سات سات تو وہ لوٹے اور جمرہ اولیٰ پر تین اور مارے بس رمی پوری ہو گئی اور اگر تین ماری ہیں اول پر اور سات سات دوسرے دو پر تو سب پر سات سات مارے اور اگر درمیانی پر تین ماری ہیں پھر آخر پر ماری ہیں تو درمیانی پر سات مارے اور اگر درمیانی پر چار ماری ہیں تو لوٹے اور رمی کرے

بنانٍ قال قلت الرجل ينكس في رمي الجمار فيبدأ بجمرة العقبة ثم الوسطى ثم العظمى قال يعود فيرمي الوسطى ثم يرمي جمرة العقبة وان كان من الغد (حسن)۔

بیان میں نے کہا ایک شخص نے الٹی رمی کی اس نے جمرہ عقبہ سے شروع کیا پھر درمیانی پر پھر بڑے پر فرمایا لوٹے اور دوبارہ رمی کرے اول وسطیٰ پر پھر عقبہ پر اگرچہ دوسرے دن ہو

باب ۱۷۸

رمی الجمار بھول جائے

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له رجل نسي ان يرمي الجمار حتى اتى مكة قال يرجع فيرميها يفصل بين كل رميتين بساعة قلت فاته ذلك وخرج قال ليس عليه شيء قال قلت فرجل نسي السعي بين الصفا والمروة فقال يعيد السعي قلت فاته ذلك حتى خرج قال يرجع فيعيد السعي ان هذا ليس كرمي الجمار ان الرمي سنة والسعي بين الصفا والمروة فريضة (ضعیف)

میں نے کہا ایک شخص رمی جمرات بھول گیا اور مکہ چلا آیا فرمایا لوٹ جائے اور رمی کرے اور دونوں رمیوں کے درمیان ایک گھڑی کا فرق ہو میں نے کہا وقت جاتا رہا فرمایا اس پر کچھ نہیں ہے میں نے کہا وہ صفا و مروہ کے درمیان سعی بھول گیا فرمایا اعادہ کرے میں نے کہا اس کا وقت جاتا رہا کہا لوٹے اور دوبارہ سعی کرے یہ رمی جمرات کی طرح نہیں رمی سنت ہے اور سعی واجب۔

۲۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل افاض من جمع حتى انتهى الى منى فعرض له عارض فلم يرم الجمرة حتى غابت الشمس قال يرمي اذا اصبح مرتين احدهما بكرة وهي للامس والاخرى عند زوال الشمس وهي ليومه (ح)

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو جمع سے چلے اور منیٰ پہنچے پھر کوئی عارضہ ہو جائے اور وہ رمی جمرہ نہ کرے یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور فرمایا جب صبح ہو تو دو بار رمی کرے ایک صبح کو کل کے بدلے میں اور دوسرا زوال آفتاب کے وقت آج کے بدلے

۳۔ سألت ابا عبد الله عليه السلام انه قال في الخائف لا باس بان يرمي الجمار بالليل ويضحي بالليل ويفيض بالليل (حسن)

خائف کے لئے فرمایا وہ رات ہی میں رمی کرے رات میں ذبح کرے اور رات ہی میں چلا جائے

۴۔ قال سألت ابا عبد الله عليه السلام ما تقول في امرأة جهلت ان ترمي الجمار حتى نفرت الى مكة قال فلترجع ولترم الجمار كما كانت ترمي والرجل كذلك (ح)

اگر کوئی عورت رمی جمرات کرنا بھول جائے اور مکہ چلی جائے فرمایا وہ لوٹے اور رمی جمار کرے اور مرد کے لئے بھی یہی ہے

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام انه كره رمي الجمار بالليل ورخص للعبد والراعي في رمي الجمار ليلا (موثق)

حضرت مکروہ جانتے تھے رات کو رمی جمار کرنے کو اور اجازت دی ہے رمی کرنے کی رات کو غلام اور چرواہے کو

باب ۱۷۹

رمی کرنا بیمار صبیان کا اور راکب کا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الکسیر والمبطون یرمی عنہما قال والصبیان یرمی عنہم (حسن)

شکستہ اعضا اور مبطون کی طرف سے اور بچوں کی طرف سے کوئی اور رمی کرے

۲۔ سئلت ابا ابراہیم علیہ السلام عن المریض یرمی عنہ الجمار قال نعم یحمل الی الجمرۃ ویرمی عنہ

مریض کی طرف سے دوسرا رمی کرے

۳۔ قال رأیت ابا عبد اللہ علیہ السلام بمنی یمشی ویرکب فحدثت نفسی ان اسئلہ حین ادخل علیہ فابتدأنی ھو بالحدیث فقال ان علی بن الحسین صلوات اللہ علیہ کان یخرج من منزلہ ماشیاً اذا رمی الجمار ومنزلی الیوم انفس من منزلہ فارکب حتی اتی منزلہ فاذا انتھیت الی منزلہ مشیت حتی ارمی الجمرۃ (حسن)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو دیکھا منی میں چلتے ہیں اور سوار ہوتے ہیں میں نے اپنے دل میں کہا جب حضرت کے پاس جاؤں گا تو پوچھوں گا جب میں آیا تو حضرت نے خود ہی وہ بات بیان کر دی فرمایا علی بن الحسین علیہما السلام اپنی منزل سے پیادہ چلتے تھے جب رمی جمرات کو آتے تھے آج میری منزل انکی منزل سے دور ہے پس میں سوار ہو کر اپنی منزل پر آتا ہوں اور انکی منزل پر پہنچتا ہوں تو پیادہ ہو کر رمی جمرات کرتا ہوں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام عن ابیہ علیہ السلام ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ کان یرمی الجمار ماشیاً (مرسل)

رسول اللہ پیادہ رمی جمرات کرتے تھے

۵۔ رأیت ابا جعفر علیہ السلام یمشی بعد یوم النحر حتی یرمی الجمرۃ ثم ینصرف راکباً وکنت اراہ ماشیاً بعد ما یحاذی المسجد بمنی فلیاذ عن دابتہ حتی توجہ لیرمی الجمرۃ عند مضرب علی بن الحسین علیہما السلام فقلت لہ جعلت فداک لم نزلت ھھنا فقال ان ھذا مضرب علی بن الحسین ومضرب بنی ہاشم وانا احب ان امشی فی منازل بنی ہاشم

میں نے حضرت کو یوم نحر کے بعد پیدل چلتے دیکھا رمی جمرہ کے لئے پھر سوار ہو کر لوٹے میں نے دیکھا تھا پیدل جبکہ مسجد منی کے سامنے آئے تھے اپنی سواری سے کچھ دور پھر متوجہ ہوئے رمی جمرہ کی طرف حضرت علی بن الحسین کی خیمہ گاہ کے پاس میں نے کہا آپ یہاں سواری سے کیوں اترے فرمایا یہ مقام ہے خیمہ نصب کرنے کا علی بن الحسین اور بنی ہاشم کے پس میں نے یہاں پیدل چلنا پسند کیا

باب ۱۸۰
ایام نحر

۱۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن النحر فقال اما بمنیٰ فثلثة ایام واما فی البلدان فیوم واحد (موثق)

منیٰ میں قربانی تین دن ہے اور شہروں میں ایک دن

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال الاضحیٰ یومان بعد یوم النحر ویوم واحد بالامصار (حسن)

فرمایا یوم نحر کے بعد قربانی دو دن ہے اور شہروں میں ایک دن

باب ۱۸۱
ہدی کی کم سے کم صورت

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ تعالیٰ فمن تمتع بالعمرة الی الحج فما استیسر من الھدی شاة (ص)

فرمایا حضرت نے حج تمتع میں ہدی کی کم سے کم صورت بکری کی ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال یجزی فی المتعة شاة (حسن)

ترجمہ اوپر ہے

باب ۱۸۲
ہدی کس پر واجب ہے اور کہاں ذبح کرے

۱۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من تمتع فی اشھر الحج ثم اقام بمکة حتی یحضر الحج من قابل فعلیہ شاة ومن تمتع فی غیر اشھر الحج ثم جاور حتی یحضر الحج فلیس علیہ دم انما ھی حجة مفردة وانما الاضحی علی اھل الامصار (ض)

فرمایا جو عمرہ تمتع حج کے مہینوں میں کرے پھر مکہ میں اقامت کرے اور اگلے سال حج کے لئے آئے تو اس پر ایک بکری کا ہے اور جو حج کے مہینوں کے علاوہ عمرہ تمتع کرے اور چند سال بعد حج کرائے تو اس پر کوئی قربانی نہیں یہ حج مفرد ہے۔ قربانی شہر والوں پر ہے

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل عن الاضحیٰ

حضرت سے قربانی کے متعلق پوچھا گیا

اواجب على من وجد لنفسه وعياله فقال اما لنفسه فلابد منه واما لعياله ان شاء تركه (حسن)

آیا واجب ہے اس پر جو اپنے اور اپنے عیال کے لئے نفقہ رکھتا ہو فرمایا اپنے لئے تو کرے اور اہل و عیال کے لئے اختیار ہے اگر چاہے نہ کرے۔

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل قدم بهديه مكة في العشر وقلده فلا ينحره الا يوم الاضحى (مجہول)

فرمایا جو قربانی کو مکہ میں دس دن کے اندر لے آئے اور قلادہ بھی ڈالا ہو تو وہ اس کو یوم قربانی ہی ذبح کرے

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له الرجل يخرج من حجته شيئاً يلزمه منه دم يجزيه ان يذبحه اذا رجع الى اهله قال نعم وقال فيما ... يتصدق به قال اسحق وقلت لابي ابراهيم عليه السلام الرجل يخرج من حجته مما يجب عليه الدم ولا يهريقه حتى يرجع الى اهله فقال يهريقه في اهله ويأكل منه الشيء (موثق)

میں نے کہا ایک حج کر چکا ہے اور اس پر قربانی کا کفارہ ہے تو کیا اپنے گھر آ جانے کے بعد اسے ذبح کرے فرمایا ہاں
اسحق نے ابو ابراہیم علیہ السلام سے کہا ایک حج کر چکا ہے اور اس کو اس میں قربانی واجب ہے اور اس نے وہ قربانی نہیں کی یہاں تک کہ وہ اپنے گھر آ گیا کیا وہ اب قربانی کرے فرمایا ہاں ذبح کرے اور اس سے کچھ کھائے بھی۔

۵ - قلت لابي عبد الله عليه السلام سقت في العمرة بدنة فاين انحرها قال بمكة قلت اي شيء اعطي منها قال كل ثلثا واهد ثلثا وتصدق بثلث (موثق)

میں نے کہا میں عمرہ میں ہدی کو لے گیا پس کہاں ذبح کروں فرمایا مکہ میں میں نے کہا کیسے تقسیم کروں فرمایا ایک ثلث کھاؤ اور ایک ثلث ہدیہ دو اور ایک ثلث تصدق کرو

۶ - قلت لابي عبد الله عليه السلام ان اهل مكة انكروا عليك انك ذبحت هديك في منزلك بمكة قال ان مكة كلها منحر (حسن)

میں نے کہا آپ نے جو مکہ کے اندر اپنے گھر میں قربانی کی تو اہل مکہ نے اسے برا سمجھا فرمایا مکہ کل کا کل جائے نحر ہے

باب ۱۸۴

ہدی میں کیا مستحب ہے

۱ - سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن ادنى ما يجزي من اسنان الغنم في الهدي قال الجذع من الضان قلت فالمعز قال لا يجزي الجذع من المعز قال لان الجذع من الضأن يلقح والجذع من المعز لا يلقح (حسن)

میں نے کہا ہدی میں کم سے کم کس عمر کا ہو فرمایا بھیڑ دو سال کی اور بکری فرمایا بکری دو سال کی کافی نہیں کیونکہ دو سال کی بھیڑ کا بطن بھر جاتا ہے اور بکری نہیں ہوتی

۲ - سالته ابا عبد الله عليه السلام عن الابل والبقر ايهما افضل ان يضحى بها قال ذوات الارحام فسالته

میں نے پوچھا کہ آیا اونٹ کی قربانی افضل ہے یا بیل کی فرمایا دونوں مادہ ہوں۔ میں نے پوچھا

عن اسنانها فقال اما البقر فلا يضرك باى اسنانها ضحيت واما الابل فلا يصلح الا الثنى فما فوق (حسن)

دانتوں کے متعلق فرمایا گائے میں کوئی نقصان نہیں کتنے ہی دانتوں کی ہو مگر اونٹ دو یا زیادہ دانتوں کا ہو۔

۳ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال اسنان البقر تبيعها و مسنها فى الذبح سواء (مجهول)

فرمایا گائے دو سال ہو یا تین سال ذبح کرنے کے لئے برابر ہے

۴ - قال ضح بكبش اسود اقرن فحل فان لم تجد اسود فاقرن فحل ياكل فى سواد ويشرب فى سواد وينظر فى سواد (مرسل)

فرمایا قربانی کرو ایسے مینڈھے کی جو کالا ہو بے سینگ ہو نر ہو اگر کالا نہ ملے تو بے سینگا نر ہو اچھی طرح چرنے والا موٹا تازہ ہو تندرست ہو

۵ قال سئلت ابا عبد الله عليه السلام عن النعجة احب اليك ام الماعز قال ان كان الماعز ذكرا فهو احب الى وان كان الماعز انثى فالنعجة احب الى قال قلت فالخصى يضحى به قال لا الا ان لا يكون غيره قال يصلح الجذع من الضان فاما الماعز فلا يصلح قلت فالخصى احب اليك ام النعجة قال المرضوض احب الى من النعجة وان كان خصيا فالنعجة (حسن)

میں نے کہا بھیڑ آپ کو زیادہ پسند ہے یا بکری فرمایا بکرا میرے نزدیک زیادہ بہتر ہے اگر بکری ہو تو بھیڑ بہتر ہے۔ میں نے کہا خصی کی قربانی کی جائے فرمایا نہیں مگر اس صورت کہ دوسرا جانور نہ ملے فرمایا بھیڑ کا بچہ بہتر ہے اور بکری مناسب نہیں۔ میں نے کہا خصی زیادہ بہتر ہے یا بھیڑ فرمایا مرضوض (جس کے خصیے دبا دیئے گئے ہوں) بہتر ہے بھیڑ سے اور اگر خصی ہو تو بھیڑ بہتر ہے

۶ - عن ابى عبد الله عليه السلام قال اذا اشترى الرجل البدنة مهزولة فوجدها سمينة فقد اجزأت وان اشتراها مهزولة فوجدها مهزولة فانها لا تجزى عنه (حسن)

فرمایا اگر کوئی دبلا اونٹ خریدے اور وہ موٹا ہو جائے تو کافی ہے اور اگر دبلا خریدے اور دبلا ہی رہے تو کافی نہیں

۷ - عن ابى عبد الله عليه السلام عن ابيه عليه السلام قال كان على صلوات الله عليه يكره التشريم فى الآذان والخرم ولا يرى به باسا ان كان ثقب فى موضع الوسم كان يقول يجزى من البدن الثنى ومن المعز الثنى ومن الضان الجذع (مجهول)

حضرت ابو عبد اللہ نے اپنے پدر بزرگوار سے روایت کی ہے کہ حضرت علی علیہ السلام مکروہ جانتے تھے قربانی کی بھیڑ اور بکری کے کان چیرنا اور نہیں برا جانتے تھے اگر داغ دینے کی جگہ سوراخ ہو اور فرمایا بدنہ گاؤ دو سال کا اور بھیڑ کا دو سال کا ہونا کافی ہے

۸ عن ابى عبد الله عليه السلام انه قال الكبش فى ارضكم افضل من الجزور (مرسل)

فرمایا مینڈھا تمہارے شہروں میں افضل ہے کتری ہوئی اون والی بھیڑ سے

۹ - عن ابى عبد الله عليه السلام فى رجل يشترى هديا وكان به عيب عور او غيره فقال ان كان نقد ثمنه فقد اجزأ عنه وان لم يكن نقد ثمنه رده واشترى غيره قال وقال ابو عبد الله عليه السلام اشتر فحلا سمينا للمتعة فان لم تجد فموجوءا فان لم تجد فمن فحولة المعز فان لم تجد فنعجة

فرمایا اگر کوئی قربانی کا جانور خریدے اور وہ کانا وغیرہ ہو تو اگر قیمت دے چکا ہے تو خیر ورنہ اسے واپس کر کے دوسرا خریدے خریدنا چاہیے نر موٹا تازہ تمتع والے کو اگر نہ ملے تو کمزور اگر اونٹ ایسا نہ ملے تو بکرا اگر نہ ملے تو بھیڑ

فان لم تجد فما استیسر من الهدی قال و یجزی فی المتعة الجذع من الضان ولا یجزی جذع المعز قال و قال ابو عبد الله علیه السلام فی رجل اشتری شاة ثم اراد ان یشتری اسمن منها قال یشتریها فاذا اشتراها باع الاولی قال ولا ادری شیئا قال او لا (مرسل)

اگر یہ بھی نہ ملے تو جو میسر آجائے تمتع میں کافی ہے بھیڑ کا بچہ نہ بکری کا بچہ اور اگر کوئی بکری خریدے پھر اس سے زیادہ موٹی تو پہلی کو فروخت کر کے دوسری خریدے راوی نے کہا میں نہیں جانتا بکری کھا تھا یا کچھ

10 - قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله صدقة رغیف خیر من نسک مهزولة (حسن)

فرمایا رسول اللہ نے ایک روٹی صدقہ میں دینا بہتر ہے دبلی

11 - سألت ابا عبد الله علیه السلام عن الضحیة تکون الاذن مشقوقة فقال ان کان شقها وسماً فلا بأس و ان کان شقا فلا یصلح (حسن)

فرمایا قربانی پر اگر داغ دینے سے کھال چلی ہے تو مضائقہ نہیں اور اگر ویسے پھٹ گئی ہے تو قربانی نہ کرے

12 - قال قال النبی صلی الله علیه و آله لا تضحی بالعرجاء بین عرجها ولا بالعجفاء ولا بالجرباء ولا بالخرقاء ولا بالجذاء ولا بالعضباء (ض)

فرمایا رسول اللہ نے قربانی نہ کی جائے ایسے جانور کی جو لنگڑا دبلا ہو۔ خارشتی ہو سینگ ٹوٹا ہو

13 - عن ابی عبد الله علیه السلام فی الاضحیة یکسر قرنها قال اذا کان القرن الداخل صحیحا فهو یجزی (حسن)

فرمایا سینگ ٹوٹے کی قربانی نہ ہوگی ہاں اگر داخلی حصہ صحیح ہے تو ہو سکتی ہے

14 - قال ابو عبد الله علیه السلام اذا رمیت الجمرة فاشتر هدیک ان کان من البدن و من البقر و الا فاجعل کبشا سمینا فحلا فان لم تجد فموجاً من الضان وان لم تجد فتیسا فحلا وان لم تجد فما استیسر علیک و عظم شعائر الله عز و جل فان رسول الله صلی الله علیه و آله ذبح عن امهات المؤمنین بقرة بقرة و نحر بدنة (ض)

فرمایا رمی جمرہ کے بعد اپنی قربانی خرید لو خواہ اونٹ ہو یا گائے ورنہ موٹا مینڈھا اگر نہ ملے تو دبلا بھیڑ اگر نہ ملے تو بیتس کا ہرن اور بکری کے ملنے سے جو بچہ پیدا ہو) اگر نہ ملے تو پھر جو میسر آئے شعائر اللہ کی تعظیم کرو رسول اللہ امہات المومنین کی طرف سے ایک ایک گائے قربانی کرتے تھے اور اپنی طرف سے اونٹ نحر کرتے تھے

15 - عن ابی عبد الله علیه السلام فی الهرم الذی قد وقعت ثنایاه انه لا بأس به فی الاضاحی وان اشتریته مهزولا فوجدته سمینا اجزأک وان اشتریته فوجدته مهزولا فلا یجزی (م)

فرمایا قربانی ہو سکتی ہے ایسے بوڑھے جانور کی جس کے اگلے دو دانت گر گئے ہوں اگر تم نے دبلا جانور خریدا اور وہ موٹا نکلا تو کافی ہے اور اگر دبلا خریدا اور دبلا ہی رہا تو کافی نہیں

16 - قال سألنی بعض الخوارج عن هذه الآیة من الضان اثنین و من المعز اثنین قل الذکرین حرم ام الانثیین

مجھ سے ایک خارجی نے اس آیت کا مطلب پوچھا۔ بھیڑ کا جوڑا (نر و مادہ) بکری کا جوڑا ان سے کہو آیا نر حرام کئے ہیں یا مادہ

ومن الابل اثنین ومن البقر اثنین ما الذی احل الله من ذالک وما الذی حرم فلم یکن عندی فیہ شیء فدخلت

وانا حاج فاخبرتہ بما کان فقال ان اللہ عز وجل احل فی الاضحیۃ بمنی الضان والمعز الاھلیۃ وحرم ان یعنی الجبلیۃ واما قولہ من الابل الاثنین ومن البقر الاثنین فان اللہ تبارک وتعالیٰ احل فی الاضحیۃ الابل العراب وحرم فیھا البخاتی واحل البقر الاھلیۃ ان یضحی بھا وحرم الجبلیۃ فانصرفت الی الرجل فاخبرتہ بھذا الجواب فقال ھذا شیء حملتہ الابل من الحجاز (مجہول)

اور اونٹ کا جوڑا اور گائے کا جوڑا ۔ پس بتاؤ اللہ نے ان میں سے کس کو حلال کیا ہے اور کس کو حرام ۔ میرے پاس اس کا جواب نہ تھا میں حضرت ابو عبد اللہ کی خدمت میں آیا

میں حج کر رہا تھا حضرت کو میں نے یہ سوال بتایا فرمایا اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے قربانی کے لئے منیٰ میں بھیڑ اور بکری پالتو اور حرام کی ہیں پہاڑی اور اونٹ اور گائے میں اللہ نے قربانی کے لئے حلال کیا ہے پالتو دنبوں کو اور حرام کیا ہے بخاتی نسل کو اور اہلی گاؤں کو حلال کیا ہے اور پہاڑی کو حرام ۔ یہ سنکر میں اس شخص کے پاس گیا اور یہ جواب بیان کیا ہے اس نے کہا یہ جواب حجاز سے اونٹوں پر آیا ہے

باب ۱۸

ہدی کا دودھ دوہنا اور اس پر سوار ہونا

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل لکم فیھا منافع الی اجل مسمیٰ " قال ان احتاج الی ظھرھا رکبھا من غیر ان یعنف علیھا وان کان لھا لبن حلبھا حلاباً لا ینھکھا (مجہول)

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان نتجت بدنتک فاحلبھا ما لم تضر بولدھا ثم انحرھما جمیعاً قلت اشرب من لبنھا واسقی قال نعم وقال ان علیا امیر المومنین علیہ السلام کان اذا رای ناسا یمشون قد جھدھم المشی حملھم علی بدنہ و قال ان ضلت راحلۃ الرجل او ھلکت ومعہ ھدی فلیرکب علی ھدیہ (م)

۳۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال سالتہ عن البدنۃ تنتج انحلبھا

فرمایا اس آیت کے متعلق " ایک وقت معین تک تمہارے لئے ان سے نفع حاصل کرنا ہے " اگر ضرورت ہو تو اسکی پشت پر سواری کر لے بغیر اس پر ظلم کئے اور اگر دودھ والی ہو تو دودھ لے مگر اتنا کہ اس کا بچہ دودھ سے محروم نہ رہے

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے اگر تمہارے بدنہ کا بچہ پیدا ہو تو اس کا دودھ دوہ لو مگر اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچے اسے نحر کرو میں نے کہا میں اس کا دودھ پی لوں اور دوسروں کو پلا دوں فرمایا ہاں اور فرمایا امیر المومنین علیہ السلام جب راستہ میں لوگوں کو تھکا ہوا دیکھتے تو اپنے بدنہ پر بٹھا لیتے اور حضرت نے فرمایا اگر کسی کی سواری کا اونٹ کھو جائے یا مر جائے اور اس کے ساتھ ہدی ہو تو اس پر سوار ہو جائے

میں نے کہا اگر بدنہ نے بچہ دیا ہے آیا اس کا دودھ دوہ لیا جائے

قال احلبها احلبها غیر مضر بالولد ثم انحرهما جمیعاً قلت اشرب من لبنها قال نعم ویسقی ان شاء (م)

فرمایا دوھ لو مگر اتنا کہ اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچے پھر دونوں کو نحر کرو میں نے کہا اس کا دودھ پی لے اور پلائے فرمایا ہاں اگر چاہے

باب ۱۸۵

اگر ہدی اپنی جگہ پہنچنے سے پہلے تھک جائے یا مر جائے

۱ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کل من ساق هدیاً تطوعاً فعطب هدیه فلا شیٔ علیه ینحره ویاخذ نعل التقلید فیغمسها فی الدم ویضرب به صفحة سنامه ولا بدل علیه وما کان من جزاء صید او نذر فعطب فعلیه مثل ذلك وعلیه البدل وکل شیٔ اذا دخل الحرم فعطب فلا بدل علی صاحبه تطوعاً او غیره (مرسل)

فرمایا جو کوئی استحباباً ہدی کو لے کر چلے اور ہدی ہلاک ہو جائے تو اس پر نحر لازم نہیں قلادہ کے جوتے لے اور اس کے خون میں ڈبو کر اور اس کے کوہان پر مارے اور کوئی دلیل نہیں جب نحر کیا اس پر نہیں اگر وہ بدنہ بدلہ شکار کا ہو یا نذر ہو تو یہی صورت واقع ہو تو اس پر بدل ہوگا اور اگر حرم میں داخل ہونے کے بعد مر جائے تو اس پر بدل نہیں استحباباً ہو یا وجوباً

۲ ـ قال سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن رجل اشتری اضحیة فماتت او سرقت قبل ان یذبحها فقال لا باس وان ابدلها فهو افضل وان لم یشتر فلیس علیه شیٔ (حسن)

میں نے کہا ایک شخص نے قربانی کے لئے جانور خریدا وہ مر گیا یا چوری ہو گیا ذبح کرنے سے پہلے فرمایا کوئی حرج نہیں اور اگر بدلہ کر دے تو بہتر ہے اور اگر نہ خریدے تو الزام نہیں

۳ ـ سئلت ابا عبد الله علیه السلام عن البدنة یهدیها الرجل فتکسر او تهلك فقال ان کان هدیاً مضموناً فان علیه مکانه وان لم یکن مضموناً فلیس علیه شیٔ قلت او یاکل منه قال نعم (مرسل)

پوچھا گیا کہ ایک شخص قربانی لے کر چلا پس اس کا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا کم ہو گیا فرمایا اگر وہ پہلے واجب تھا تو اس کا بدلہ کرنا ہوگا اور اگر نہیں تھا تو اس پر کچھ نہیں میں نے کہا (نحر کرکے) اس کا گوشت کھائے فرمایا ہاں۔

۴ ـ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سالته عن الهدی الواجب اذا اصابه کسر او عطب ایبیعه صاحبه ویستعین بثمنه علی هدی آخر قال یبیعه ویتصدق بثمنه ویهدی هدیاً آخر (حسن)

میں نے کہا ایک شخص ہدی واجب لے کر چلا ناگاہ اس کا عضو ٹوٹ گیا یا وہ تھک کر بیٹھ رہا تو کیا اس کا مالک اسے بیچ کر اس کی قیمت سے دوسرا جانور خرید لے فرمایا اس کی قیمت تصدق کر دے اور دوسری ہدی لیجائے

۵ ـ قال علیه السلام اذا وجد الرجل هدیاً ضالاً فلیعرّفه یوم النحر والیوم الثانی والیوم الثالث ثم یذبحها عشیة یوم الثالث وقال فی الرجل یبعث بالهدی الواجب

فرمایا اگر کوئی گم کردہ ہدی کو پالے تو اس کا تعارف کرائے قربانی کے پہلے دن اور دوسرے دن اور تیسرے دن اگر پتہ نہ چلے تو پھر تیسرے دن کی شام کو اس کے طرف سے نحر کر دے اور اس کے بارہ میں فرمایا جو ہدی واجب بھیجے

فيهلك الهدي في الطريق قبل ان يبلغ وليس له سعة ان يهدي فقال الله سبحانه اولى بالعذر الا ان يكون يعلم انه اذا سأله اعطى (ص)

راستہ میں ہدی ہلاک ہو جاتی ہے اور اپنے مقام تک نہیں پہنچتی اور اس کے پاس دوسرا جانور خریدنے کے لئے پیسہ نہیں فرمایا اللہ عذر کا قبول کرنے والا ہے

۶ قال سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن رجل اشترى هدياً بالمتعة فاتى به اهله وربطه ثم انحل فهلك هل يجزيه او يعيد قال لا يجزيه الا ان يكون لا قوة به عليه

میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کے لئے ہدی کو خریدا اسے لے کر گھر آیا اور باندھا وہ کھل گئی اور ہلاک ہو گئی آیا یہ کافی ہے فرمایا نہیں کافی مگر اس صورت میں کہ اسے قدرت نہ ہو

۷ عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن رجل اشترى كبشاً فهلك منه قال يشتري مكانه آخر قلت ان اشترى مكانه آخر ثم وجد الاول الحول قال ان كانا قائمين جميعاً فليذبح الاول وليبع الآخر وان شاء ذبحه وان كان قد ذبح الآخر فليذبح الاول معه (ق)

میں نے کہا ایک شخص نے ایک مینڈھا خریدا وہ گم ہو گیا فرمایا اس کی جگہ دوسرا خریدے میں نے کہا اگر وہ دوسرا خریدے اور پھر پہلا مل جائے فرمایا اگر وہ دونوں ہوں تو پہلے کو ذبح کرے اور دوسرے کو بیچ ڈالے اور اگر دوسرے کو ذبح کیا ہے تو پہلے کو بھی ذبح کرے

۸ - عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يضل هديه فيجده رجل آخر فينحره فقال ان كان نحره بمنى فقد اجزأ عن صاحبه الذي ضل عنه وان كان نحره في غير منى لم يجز عن صاحبه (حسن)

فرمایا اگر کسی کی ہدی گم ہو گئی ہے اور دوسرے اسے پالیا ہے اور اسی نے نحر کر دیا فرمایا اگر اس نے منیٰ میں نحر کیا ہے تو قربانی اس کے لئے کافی ہو گی جس نے اسے گم کیا تھا اور اگر منیٰ کے علاوہ کہیں اور نحر کیا ہے تو کافی نہ ہو گی

۹ - قال في رجل اشترى هدياً فنحره فمر به رجل فعرفه فقال هذه بدنتي ضلت مني بالامس وشهد له رجلان بذلك فقال له لحمها ولا يجزي عن واحد منهما ثم قال ولذلك جرت السنة باشعارها وتقليدها اذا عرفت (ض)

فرمایا اگر کوئی ہدی خریدے اور کوئی اسے پہچان کر کہے یہ میرا بدنہ ہے جو کل کھو گیا تھا اور دو آدمی گواہی بھی دیں فرمایا گوشت اس کے لئے ہو گا لیکن دونوں میں سے ایک کے لئے بھی یہ قربانی کافی نہ ہو گی اسی لئے تو اعلان کرنے اور پٹہ ڈالنے کا حکم ہے کہ پہچان ہو سکے

باب ۱۸۶
بدنہ اور بقر میں کتنے شریک ہوں

۱ - قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله يضحي يوم الاضحى بكبشين احدهما عن نفسه والآخر عمن لم يجد من امته

رسول اللہ یوم نحر دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے اور دوسرا اپنی امت کے ان لوگوں کی طرف جو قربانی نہیں کر سکتے

وكان امير المومنين عليه السلام يذبح كبشين احدهما عن رسول الله صلى الله عليه وآله والآخر عن نفسه

اور امیر المومنینؑ دو مینڈھے ذبح کرتے تھے ایک اپنی طرف سے دوسرے رسول اللہ کی طرف سے

۲۔ سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن قوم غلت عليهم الاضاحي وهم متمتعون وهم مترافقون وليسوا باهل بيت واحد وقد اجتمعوا في مسيرهم ومضربهم واحد الهم ان يذبحوا بقرة فقال لا احب ذلك الا من ضرورة (م)

میں نے کہا کچھ لوگوں کو بسلسلۂ حج تمتع قربانی کرنا ہے اور وہ رفیق مرافقات سے پیش آنے والے ہیں لیکن ایک خاندان سے نہیں ہیں بلکہ راہ میں ایک جگہ ٹھہرے ہوتے ہیں کیا وہ سب مل کر ایک گائے کر لیں فرمایا میں یہ پسند نہیں مگر بوقت ضرورت

۳۔ قال كنا جماعة بمنى فعزت الاضاحي فنظرنا فاذا ابو عبد الله عليه السلام واقف على قطيع يساوم بغنم ويماكسهم مكاساً شديداً فوقفنا ننتظر فلما فرغ اقبل علينا فقال اظنكم قد تعجبتم من مكاسي فقلنا نعم فقال ان المغبون لا محمود ولا ماجور الكم حاجة فقلنا نعم اصلحك الله ان الاضاحي قد عزت علينا قال فاجتمعوا فاشتروا جزوراً

فانحروها فيما بينكم قلنا ولا تبلغ نفقتنا قال فاجتمعوا فاشتروا بقرة فيما بينكم قلنا ولا تبلغ نفقتنا قال فاجتمعوا فاشتروا فيما بينكم شاة فاذبحوها فيما بينكم قلنا تجزي عن سبعة قال نعم وعن سبعين (مجهول)

ہماری ایک جماعت منیٰ میں تھی قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں تھی ہم کھڑے تاک رہے تھے ناگاہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام کو کھڑے دیکھا بکریوں کے گلّے کے پاس اور ان پر سخت ٹیکس لگانے والوں کے پاس جب آپ فارغ ہوئے تو ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم تعجب کر رہے ہو ٹیکسوں پر ہم نے کہا۔ جی ہاں فرمایا مغبون (خرید و فروخت میں دھوکہ دینے والا) پسندیدہ نہیں اور نہ اجر پائے گا۔ کیا تمہاری کوئی حاجت ہے ہم نے کہا ہاں اللہ آپ کی اصلاح کرے قربانی کے جانوروں کی قیمت بہت گراں ہے فرمایا مل کر ایک اونٹ خرید لو اور نحر کرکے اپنے درمیان بانٹ لو میں نے کہا اتنا نہیں فرمایا تو مل کر ایک گائے خرید لو فرمایا اس کی بھی گنجائش نہیں فرمایا سب مل کر ایک بکری خرید لو اور اسے ذبح کرکے تقسیم کر لو۔ کہا کیا سات آدمیوں کی شرکت ہو سکتی ہے فرمایا ہاں بلکہ ستر کی

۴۔ قال عزت البدن سنة بمنى حتى بلغت البدنة مائة دينار فسئل ابو جعفر عليه السلام فقال اشتركوا فيها قال قلت كم قال ما خف هو افضل قلت عن كم تجزي قال عن سبعين (حسن)

ایک سال اونٹوں کی قیمت منیٰ میں بہت زیادہ ہو گئی حضرت ابوجعفر علیہ السلام سے اس کے متعلق سوال کیا گیا فرمایا قربانی میں شریک ہو جاؤ میں نے کہا کتنے لوگ ہوں فرمایا جتنے کم ہوں اچھا ہے میں نے کہا کتنے ہو سکتے ہیں فرمایا ستر۔

باب ۱۸۷

ذبح

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عزوجل "واذکروا اسم الله علیها صواف" قال حین تصف للنحر تربط یدیها ما بین الخف الی الرکبة و وجوب جنوبها اذا وقعت علی الارض (م)

فرمایا اس آیت کے متعلق کہ جب نحر کے لئے لٹایا جائے تو اس کے پیر کھروں سے لے کر گھٹنوں تک باندھ دئے جائیں اور جب وہ زمین پر لیٹ جائے تب اس کے پہلو چاک کئے جائیں

۲۔ سألت ابا عبد الله علیه السلام کیف تنحر البدنة قال تنحر وهی قائمة من قبل الیمین (مجهول)

پوچھا حضرت سے کیسے نحر کیا جائے فرمایا نحر کرو اس کے کھڑے ہونے کی حالت میں اور نحر کرنے والا داہنی طرف کھڑا ہو۔

۳۔ قال ابو عبد الله علیه السلام النحر فی اللبة والذبح فی الحلق (حسن)

فرمایا نحر ہوتا ہے لبہ (گردن کا گڑھا) اور ذبح ہوتا ہے حلق میں

۴۔ قال لا یذبح لک الیهودی ولا النصرانی اضحیتک فان کان امرأة فلتذبح لنفسها وتستقبل القبلة وتقول وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا اللهم منک ولک (حسن)

فرمایا یہودی یا نصرانی نحر نہ کرے اگر عورت ہے تو ذبح اپنے لئے رو بقبلہ ہو کر کرے اور کہے

۵۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال کان علی بن الحسین علیه السلام یجعل السکین فی یدی الصبی ثم یقبض الرجل ید الصبی فیذبح (حسن)

فرمایا کہ حضرت علی بن الحسین علیہ السلام لڑکے کے ہاتھ میں چھری دیتے تھے پھر ایک شخص اس کے ہاتھ کو پکڑ کر ذبح کر دیتا تھا۔

۶۔ قال ابو عبد الله علیه السلام اذا اشتریت هدیک فاستقبل به القبلة وانحره او اذبحه وقل وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العالمین لا شریک له وبذلک امرت وانا من المسلمین اللهم منک ولک بسم الله والله اکبر اللهم تقبل منی ثم امر السکین ولا تنخعها حتی تموت (حسن)

فرمایا ابو عبد اللہ علیہ السلام نے جب قربانی کا جانور خریدو تو اسے قبلہ رخ کر کے نحر یا ذبح کرو اور کہو

پھر چھری چلا دو اور جب تک مر نہ جائے اُسے اُدھیڑو مت

۷۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذبح بمنیٰ بالمذبح قبل

فرمایا منیٰ میں حلق سے پہلے ذبح کرو۔

الحلق وفی العقیقۃ بالحلق قبل الذبح (مجہول)

اور عقیقہ میں ذبح سے پہلے حلق ہو

۸ ـ رایت ابا عبد اللہ علیہ السلام وھو ینحر بدنۃ معقولۃ یدھا الیسریٰ ثم یقوم من جانب یدھا الیمنیٰ ویقول بسم اللہ واللہ اکبر اللھم ھذا منک ولک اللھم تقبلہ منی ثم یطعن فی لبتھا ثم یخرج السکین بیدہ فاذا وجبت قطع موضع الذبح بیدہ (مختلف فیہ)

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام کو بدنہ نحر کرتے دیکھا اس کا بایاں ہاتھ بندھا ہوا تھا آپ اس کے داہنی طرف کھڑے ہوئے اور فرمایا ... پھر آپ نے اس کے لبہ پر چاقو مارا پھر اپنے ہاتھ سے چھری نکالی اور ... کے ذبح کرنے کی جگہ کو اپنے ہاتھ سے کاٹا

باب ۱۸۸

ہدی واجب کا کھانا

۱ ـ قال امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ حین نحر ان یؤخذ من کل بدنۃ جذوۃ من لحمھا ثم تطرح فی برمۃ ثم تطبخ واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعلی علیہ السلام منھا وحسیا من مرقھا (حسن)

نحر کے بعد رسول اللہ نے حکم دیا کہ ہر قربانی کا تھوڑا تھوڑا گوشت لیں اور اس کو ہانڈی میں ڈال کر پکائیں۔ رسول اللہ نے اور حضرت ... نے اس میں سے کچھ کھایا اور شوربا پیا

۲ ـ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ جل ثناؤہ فاذا وجبت جنوبھا قال اذا وقعت علی الارض فکلوا منھا واطعموا القانع والمعتر قال القانع الذی یرضی بما اعطیتہ ولا یسخط ولا یکلح ولا یلوی شدقہ غضبا والمعتر المار بک لتطعمہ (مرسل)

آیہ فاذا وجبت جنوبھا کے متعلق فرمایا جب اس کا گوشت کھایا جائے تو اس میں سے قانع اور معتر دو قسم کے محتاجوں کو دیا ... قانع وہ ہے کہ جو کچھ تم اسے دو وہ نہ اس پر غصہ کرے نہ دل گرفتہ ہو اور نہ غصہ میں ہونٹ چڑھائے اور معتر پیشہ ور ...

۳ ـ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن لحوم الاضاحی فقال کان علی بن الحسین وابو جعفر علیہما السلام یتصدقان بثلث علی جیرانھم وثلث علی السؤال وثلث یمسکونہ لاھل البیت

میں نے قربانی کے گوشت کے متعلق سوال کیا فرمایا حضرت علی بن الحسین اور امام محمد باقر علیہ السلام تصدق کرتے تھے ایک تہائی ہمسایوں کو اور ایک تہائی سوال کرنے والوں کو اور ایک تہائی رکھتے تھے اپنے اہل بیت کے لئے۔

۴ ـ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الھدی ما یؤکل منہ الذی یھدیہ فی متعتہ وغیر ذلک فقال کما یؤکل من ھدیہ (صحیح)

میں نے کہا حج تمتع وغیرہ میں جو گوشت ہدیہ میں آئے تو اس سے کیا کھا... فرمایا جیسے اپنی ہدی سے کھاتے

۵ ـ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن فداء الصید

میں نے پوچھا شکار کے بدلہ کی قربانی کے متعلق

یاکل صاحبه من لحمه قال یاکل من اضحیته ویتصدق بالفداء (حسن)

کیا قربانی کرنے والا اس کا گوشت کھائے فرمایا وہ اپنی قربانی کا کھائے اور فدیہ والی کا گوشت تصدق کرے

۷ عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ جل ثناؤہ فاذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا القانع والمعتر قال القانع الذی یقنع بما اعطیته والمعتر الذی یعتریک والسائل الذی یسالک فی یدیه والبائس هو الفقیر (حسن)

آیہ فاذا وجبت الخ کے متعلق فرمایا قانع وہ ہے کہ جسے تم جو دیدو اس پر قانع ہو اور معتر وہ ہے جو زیادہ لینے پر سبب کرے اور سائل وہ ہے جو سوال کرے اس کا جو اس کے سامنے ہے اور بائس فقیر ہے

عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال سالته عن اخراج لحوم الاضاحی من منی فقال کنا نقول لا یخرج منها شئی لحاجة الناس الیه فاما الیوم فقد کثر الناس فلا باس باخراجه (حسن)

میں نے سوال کیا منی میں قربانی کے گوشت نکالنے کا حضرت نے فرمایا ہم کہتے تھے اس سے کچھ نہ نکالا جائے کیونکہ لوگوں کو اس کی احتیاج ہے لیکن اب کہ حاجیوں کی کثرت اس کے نکالنے میں کوئی حرج نہیں

۸ قال سالته عن رجل اهدی هدیا فانکسر فقال ان کان مضمونا والمضمون ما کان فی یمین یعنی نذرا او جزاء فعلیه فداؤه قلت یاکل منه فقال لا انما هو للمساکین فان لم یکن (مجہول)

وروی ایضا انه یاکل منه مضمونا کان او غیر مضمون

میں اگر کوئی ہدی بھیجے اور وہ مرجائے فرمایا اگر وہ نذر یا فدیہ ہے تو اس پر اس کا بدلہ ہے میں نے کہا کیا اس سے کھائے فرمایا نہیں وہ حق مساکین ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ کوئی حالت ہو کھانا جائز ہے

۹ قال رایت ابا الحسن الاول علیه السلام دعا ببدنة فنحرها فلما ضرب الجزارون عراقیبها فوقعت الی الارض وکشفوا شیئاً من سنامها قال اقطعوا وکلوا منها فان الله عز وجل یقول اذا وجبت جنوبها فکلوا منها واطعموا (ض)

میں نے امام موسیٰ کاظم کو دیکھا کہ آپ نے بدنہ کو منگایا اور اس کو نحر کیا جب انھوں نے عرقوب لگائی تو ان کی گردن کے مونڈھے کٹ گئے اور کوہان کا کچھ حصہ کھل گیا فرمایا اسے کاٹو اور کھاؤ اللہ فرماتا ہے جب اس کا دست و بازو کاٹ چکو تو خود بھی کھاؤ اور دوسروں کو بھی کھلاؤ

عن ابی جعفر علیه السلام وابی عبدالله علیه السلام قالا نهانا رسول الله صلی الله علیه من لحوم الاضاحی بعد ثلث ثم اذن فیها وقال کلوا من لحوم الاضاحی بعد ثلاث وادخروا (موثق)

فرمایا اماموں نے کہ رسول اللہ نے منع کیا ہم کو قربانی کا گوشت کھانے سے تین دن کے بعد پھر اجازت دی تین دن کے بعد کھانے کی اور ذخیرہ کرنے کی

باب ۱۸۹
ہدی کی کھال

۱۔ عن ابی عبدالله علیه السلام قال نهی رسول الله صلی الله علیه وآله ان یعطی الجزار من جلود الهدی واجلالها شیئاً

فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے کہ قصاب کو ہدی کی کھال اور اس کی جھول میں سے کچھ بھی دینے کو

وفی روایۃ قال ینتفع بجلد الاضحیۃ ویشتری بہ المتاع وان تصدق بہ فھو افضل وقال نحر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ بدنۃ ولم یعط الجزارین جلودھا ولا قلائدھا ولا جلالھا ولکن تصدق بہ ولا تعطی السلاخ منھا شیئاً ولکن اعطہ من غیر ذلک

ایک روایت میں ہے کہ قربانی کی جلد (کھال) سے سامان خریدا جائے اور اگر صدقہ میں دیا جائے تو بہتر ہوگا۔ فرمایا رسول اللہ نے بدنہ نحر کیا اور قصابوں کو نہ تو کھالیں دیں نہ قلادے نہ جھولیں بلکہ ان کا صدقہ دیا اور نہ کھال اتارنے والے کو اس میں سے کچھ دیا

باب ۱۹۰
حلق و تقصیر

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ان المومن اذا حلق راسہ بمنیٰ ثم دفنہ جاء یوم القیامۃ وکل شعرۃ لھا لسان طلق تلبی باسم صاحبھا (مجہول)

فرمایا جو مومن منیٰ میں سر منڈوائے گا اور دفن ہوگا تو روز قیامت اس کا ہر بال صاف زبان میں تلبیہ کرے گا اس کا نام لے کر

۲۔ قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام للرجل ان یغسل راسہ بالخطمی قبل ان یحلقہ قال یقصر ویغسلہ (ض)

فرمایا مرد کو چاہیے اپنا سر خطمی سے دھوئے قبل سر منڈوانے کے اور فرمایا بال کتروائے اور غسل کرے

۳۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوم النحر یحلق راسہ ویقلم اظفارہ ویاخذ من شاربہ ومن اطراف لحیتہ (مرسل)

رسول اللہ یوم نحر سر منڈواتے تھے ناخن کترواتے تھے مونچھیں ترشواتے تھے اور داڑھی کے اطراف کو کٹواتے تھے۔

۴۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال اذا اشتریت اضحیتک ووزنت ثمنھا وصارت فی رحلک فقد بلغ الھدی محلہ فان احببت ان تحلق فاحلق (ض)

فرمایا جب تم قربانی کا جانور خرید لو اور قیمت دیدو اور وہ تمہاری سواری کے ساتھ ہو اور ہدی اپنے مقام پر پہنچ جائے تو اگر چاہو تو سر منڈوا لو۔

۵۔ قال سالتہ عن رجل جھل ان یقصر من راسہ او یحلق حتی ارتحل من منیٰ قال فلیرجع الی منیٰ حتی یحلق بھا شعرہ او یقصر وعلی الصرورۃ ان یحلق (ض)

میں نے کہا ایک شخص نہیں جانتا کہ بال کٹوائے یا سر منڈوائے اور منیٰ سے چل دیتا ہے فرمایا وہ لوٹے سر منڈوائے یا بال کٹوائے اور صرورہ کو بال منڈوانے چاہئیں

۶۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال ینبغی للصرورۃ ان یحلق وان کان قد حج فان شاء قصر وان شاء حلق قال اذا لبد شعرہ او عقصہ فان علیہ الحلق ولیس لہ التقصیر (حسن)

فرمایا صرورہ کو بال منڈوانے چاہئیں اور اگر حج کر لیا ہے تو اختیار ہے چاہے کتروائے یا منڈوائے اور فرمایا جس کے بال الجھے ہوئے یا گچھے دار ہوں اس کو منڈوانے چاہئیں نہ کہ کتروانے۔

۷۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال علی الصرورۃ ان یحلق رأسہ ولا یقصر وانما التقصیر لمن حج حجۃ الاسلام

فرمایا صرورہ کو سر منڈوانا چاہیے کتروانا نہیں۔ کتروانا اس کے لیے ہے جو حج کرے

۸۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل نسی ان یقصر من شعرہ وھو حاج حتی ارتحل من منی قال ما یعجبنی ان یلقی شعرہ الا بمنی وقال فی قول اللہ عز وجل ثم لیقضوا تفثھم قال ھو الحلق وما فی جلد الانسان

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو حج میں اپنے بال کتروانے بھول جائے یہاں تک کہ وہ منی سے کوچ کر جائے فرمایا کس قدر مجھے تعجب ہوتا ہے کہ وہ منی کے علاوہ بال کتروائے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چاہیے وہ اپنی کثافت دور کریں اور تفث سر منڈوانا اور جلد بدن کا میل صاف کرنا ہے۔

۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یحلق رأسہ بمکۃ قال یرد الشعر الی منی (حسن)

فرمایا جو کوئی مکہ میں سر منڈوائے وہ منی میں بھی منڈوائے

۱۰۔ عن علی علیہ السلام قال السنۃ فی الحلق ان یبلغ العظمین (موثق)

حضرت علی نے فرمایا سنت ہے کہ دو کانوں کی جڑوں تک سر منڈوائے

۱۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال تقصر المرأۃ من شعرھا لعمرتھا مقدار انملۃ (م)

فرمایا عمرہ میں عورت بقدر ایک انگلی کے بال کتروائے

۱۲۔ کان ابو الحسن علیہ السلام اذا خرج من مکۃ فاتی بثیابہ حلق رأسہ وقال فی قول اللہ عز وجل ثم لیقضوا تفثھم ولیوفوا نذورھم قال التفث تقلیم الاظفار وطرح الوسخ وطرح الاحرام (مجہول)

امام رضا علیہ السلام جب مکہ سے نکلتے تو اپنے کپڑے پہنے ہوتے اور سر منڈا ہوا ہوتا اور یہ آیت پڑھتے۔ فرمایا حضرت نے تفث سے مراد ہے ناخن کتروانا میل دور کرنا اور احرام اتارنا۔

۱۳۔ ان رجلا من اھل خراسان قدم حاجا وکان اقرع الراس لا یحسن ان یلبی فاستفتی لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام فامر ان یلبی عنہ ویمر الموسی علی رأسہ فان ذلک یجزی عنہ

ایک شخص خراسان سے حج کرنے آیا اس کے سر پر بال نہ تھے اور اچھی طرح تلبیہ نہیں کر سکتا تھا حضرت سے اس کے متعلق پوچھا گیا آپ نے حکم دیا کہ کوئی اس کی طرف سے تلبیہ کرے اور اس کے سر پر استرہ پھروا دینا کافی ہے

باب ۱۹۱

مناسک میں مقدم و موخر کرنا

۱۔ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یزور البیت

میں نے پوچھا اس شخص کی نسبت جو خانہ کعبہ کی زیارت کرے

قبل ان یحلق قال لا ینبغی الا ان یکون ناسیا ثم قال ان رسول الله صلی الله علیه وآله اتاه اناس یوم النحر فقال بعضهم یا رسول الله حلقت قبل ان اذبح وقال بعضهم حلقت قبل ان ارمی فلم یترک شیئا کان ینبغی لهم ان یؤخروه الا قدموه فقال لا حرج (حسن)

قبل حلق فرمایا نہیں ایسا چاہیے تھا بھول ہو جائے تو خیر پھر فرمایا یوم نحر رسول اللہ کے پاس کچھ لوگ آئے ایک نے کہا یا رسول اللہ میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا ایک نے کہا میں نے رمی سے پہلے حلق کرا لیا انھوں نے ہر شے جو موخر تھی مقدم کر دیا فرمایا کوئی حرج نہیں

۲ قال قلت لابی جعفر علیه السلام جعلت فداک ان رجلا من اصحابنا رمی الجمرة یوم النحر اتاه طوائف من المسلمین فقالوا یا رسول الله صلی الله علیه وآله ذبحنا من قبل ان نرمی وحلقنا من قبل ان نذبح ولم یبق شیء مما ینبغی لهم ان یقدموه الا اخروه ولا شیء مما ینبغی لهم ان یؤخروه الا قدموه فقال رسول الله صلی الله علیه وآله لا حرج لا حرج (ض)

میں نے ابو جعفر علیہ السلام سے کہا میں آپ پر فدا ہوں ہمارا ایک ساتھی ہے جس نے رمی جمرہ کی یوم نحر اس کے پاس کچھ مسلمان آئے انھوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے رمی سے پہلے ذبح کر لیا اور ذبح سے پہلے سر منڈوا لیا کوئی چیز ایسی نہ رہی کہ جو مقدم تھی اسے موخر کر دیا اور جو موخر تھی اسے مقدم کر دیا حضرت نے فرمایا کوئی حرج نہیں کوئی حرج نہیں۔

۳- عن ابی جعفر علیه السلام فی رجل زار البیت قبل ان یحلق فقال ان کان زار البیت قبل ان یحلق وهو عالم ان ذلک لا ینبغی له فان علیه دم شاة (م)

میں نے کہا ایک شخص نے حلق سے پہلے بیت اللہ کی زیارت کی فرمایا اگر عالم مسئلہ تھا اور اس نے ایسا کیا تو ایک بکری ذبح کرے

۴- عن ابی عبد الله علیه السلام فی رجل نسی ان یذبح بمنی حتی زار البیت فاشتری بمکة ثم ذبح فقال لا بأس قد اجزأ عنه (م)

فرمایا اس شخص کے بارہ میں جو بھول گیا منیٰ میں ذبح کرنا اور اس نے کعبہ کی زیارت کی پھر اس نے مکہ میں جانور خرید کر ذبح کیا فرمایا کافی ہے

باب ۱۹۲

مرد کے لئے کیا لباس حلال

۱- قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن المتمتع اذا حلق رأسه قبل ان یزور یطلیه بالحناء قال نعم الحناء والثیاب والطیب وکل شیء الا النساء ردّدها علیّ مرتین او ثلاثا قال وسألت ابا الحسن علیه السلام عنها فقال نعم

میں نے پوچھا تمتع کرنے والے کے لئے جب زیارت سے پہلے اپنا سر منڈوائے مہندی لگانا جائز ہے فرمایا حنا۔ لباس اور خوشبو اور ہر شے سوائے عورتوں کے دو یا تین بار حضرت نے یہ فرمایا۔ پھر امام رضا علیہ السلام سے اس کے متعلق پوچھا

فقال نعم الحناء والثیاب والطیب وکل شئ الا النساء (م)

فرمایا ہاں حنا کپڑے اور خوشبو سب جائز ہے عورتوں کے سوا

۲۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام فقلت المتمتع یغطی راسہ اذا حلق فقال یا بنی حلق راسہ اعظم من تغطیتہ ایاہ (موثق)

میں نے کہا تمتع کرنے والا حلق کے بعد اپنا سر ڈھانپ لے فرمایا اے لڑکے حلق راس اعظم ہے بہ نسبت سر چھپانے کے

۳۔ قال رایت ابا الحسن علیہ السلام بعد ما ذبح حلق ثم ضمد راسہ بمسک وزار البیت وعلیہ قمیص وکان متمتعا (م)

میں نے ابو الحسن علیہ السلام کو دیکھا کہ ذبح کے بعد حلق کرایا پھر سر پر مشک کا ضماد کیا اور بیت اللہ کی زیارت ایک قمیص پہنے ہوئے حج تمتع میں کی

ر، عن ابو ایوب نحوہ

ابو ایوب نے بھی یہی روایت کی ہے

۴۔ قال ولد لابی الحسن مولود بمنیٰ فارسل الینا یوم النحر بخبیص فیہ زعفران وکنا قد حلقنا قال عبد الرحمن فاکلت انا وابی الکاهلی ومرازم ان یاکلا وقالا لم نزر البیت فسمع ابو الحسن علیہ کلامنا فقال لمصادف وکان ھو الرسول الذی جاءنا بہ فی ای شئ کانوا یتکلمون قال اکل عبد الرحمن وابی الآخران وقالا لم نزر بعد فقال عبد الرحمن ثم قال اما یذکر حین اتینا بہ فی مثل ھذا الیوم فاکلت انا منہ وابی عبد اللہ اخی ان یاکل منہا فلما جاء ابی حرشہ علی فقال یا ابة ان موسیٰ اکل خبیصا فیہ زعفران ولم یزر بعد فقال ابی ھو افقہ منک الیس قد حلقتم رؤوسکم (مجہول)

راوی نے کہا امام رضا علیہ السلام کے منیٰ میں ایک لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت نے ہمارے لئے اس کے گوشت کا ایک کھانا پکوا کر بھیجا جس میں زعفران تھا اور ہم سر منڈوا چکے تھے۔ عبد الرحمن رازی نے بیان کیا میں نے تو کھایا اور کاہلی اور مرازم نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا ہم ابھی بیت اللہ کی زیارت نہیں کی۔ ابو الحسن علیہ السلام نے ہمارا کلام سنا مصادف نے جو حضرت کی طرف سے کھانا لایا تھا ہم سے کہا یہ کس امر میں گفتگو کر رہے ہیں عبد الرحمن نے کہا کہ اس نے کہا کیا وہ دن یاد نہیں جب ہم لائے تھے حضرت کی طرف سے فلاں دن تو میں نے اس میں سے کھایا تھا اور میرے بھائی عبد اللہ نے انکار کیا تھا کھانے سے جب ابی حرشہ آیا تو اس نے کہا بابا جان موسیٰ نے وہ کھانا کھا لیا جس میں زعفران تھا اور اس نے ابھی زیارت بیت نہ کی میرے باپ نے کہا وہ تجھ سے زیادہ فقیہ ہے کیا تم نے اپنے سر نہیں منڈوا لئے تھے

۵۔ سالت ابا ابراہیم علیہ السلام عن المتمتع اذا حلق راسہ ما یحل لہ فقال کل شئ الا النساء (موثق)

فرمایا تمتع کرنے والا جب سر منڈوا لے تو اس پر ہر شے سوائے عورتوں کے حلال ہو جاتی ہے

باب ۱۹۳
تمتع کرنے والے کا روزہ

۱۔ قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن المتمتع لا یجد الهدی قال یصوم قبل الترویة بیوم ویوم الترویة ویوم عرفة قلت فانه قدم یوم الترویة قال یصوم ثلثة ایام بعد التشریق قلت لم یقم علیه جماله قال یصوم یوم الحصبة وبعده یومین قلت وما الحصبة قال یوم نفره قلت یصوم وهو مسافر قال نعم الیس هو یوم عرفة مسافراً انا اهل البیت نقول ذلك لقول الله عز وجل فصیام ثلثة ایام فی الحج یقول فی ذی الحجة (م)

میں نے حضرت سے اس حج تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جو قربانی نہ کر سکا فرمایا وہ تین روزے رکھے ایک قبل ترویہ (۷ ذی الحجہ) ایک روز ترویہ اور ایک روز عرفہ میں نے کہا اگر نہ آیا بجز روز ترویہ فرمایا پھر تین دن یوم تشریق (۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ) کے بعد رکھے میں نے کہا اس کا اونٹ والا اتنا ٹھہرتا نہیں فرمایا پھر ایک یوم حصبہ اور دو دن اس کے بعد میں نے کہا حصبہ کیا ہے فرمایا تمہارے چلنے کا دن میں نے کہا کیا سفر میں روزہ رکھے فرمایا ہاں کیا یوم عرفہ وہ مسافر نہیں تھا اور ہم اہلبیت یہ اس آیت کے مطابق کہتے ہیں، پس حج میں یعنی ذی الحجہ میں تین دن کے روزے ہیں۔

۲۔ عن احدهما علیهما السلام انه قال من لم یجد هدیا واحب ان یقدم الثلثة الایام فی اول العشر فلا باس (موثق)

فرمایا جو ہدی نہ پا سکے تو میرے نزدیک پسندیدہ ہے کہ اول عشرہ میں تین دن مقدم رکھے

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن متمتع لم یجد هدیا قال یصوم ثلثة ایام فی الحج یوماً قبل الترویة ویوم الترویة ویوم عرفة قال قلت فان فاته ذلك قال یتسحر لیلة الحصبة ویصوم ذلك الیوم ویومین بعده قلت فان لم یقم علیه جماله ایصومها فی الطریق قال ان شاء صامها فی الطریق وان شاء اذا رجع الی اهله (حسن)

میں نے اس متمتع کے متعلق سوال کیا جو ہدی کو نہ پا سکے فرمایا وہ حج میں تین دن روزہ رکھے ایک دن قبل ترویہ ایک دن ترویہ کا اور ایک یوم عرفہ میں نے کہا اگر یہ موقع ہاتھ سے نکل جائے فرمایا چلنے کی رات کو سحری کھائے اور اس دن روزہ رکھے اور دو دن اس کے بعد میں نے کہا اگر اس کا اونٹ والا نہ ٹھہرے فرمایا اگر چاہے تو راستہ میں روزہ رکھے ورنہ اپنے گھر جا کر

۴۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن متمتع یدخل یوم الترویة ولیس معه هدی قال فلا یصوم ذلك الیوم ولا یوم عرفة ویتسحر لیلة الحصبة فیصبح صائماً وهو یوم النفر ویصوم یومین بعده (م)

میں نے متمتع کے متعلق پوچھا کہ وہ یوم ترویہ داخل ہوتا ہے اور اس کے پاس ہدی نہیں ہے فرمایا وہ اس روز روزہ رکھے عرفہ کے دن نہیں اور کوچ کی رات کو سحری کھائے اور اس دن کوچ کرے روزہ رکھے اور دو دن بعد میں

۵۔ عن ابی الحسن الرضا علیه السلام قال قلت له رجل تمتع بالعمرة الی الحج فی عیبته ثیاب له یبیع من ثیابه ویشتری هدیه

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کا عمرہ کرتا ہے اس کی گٹھری میں کپڑے ہیں وہ ان کو بیچ کر ہدی خریدتا ہے

قال لا هذا ایتزین به المومن یصوم ولا یاخذ شیئاً من ثیابه (مرسل)

فرمایا مومن کی زینت ان چیزوں سے نہیں ہوتی وہ روزہ رکھتا ہے، اور اپنے کپڑوں سے کچھ نہیں لیتا۔

۶ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی متمتع یجد الثمن ولا یجد الغنم قال یخلف الثمن عند بعض اهل مکة و یامر من یشتری له ویذبح عنه وهو یجزی عنه قال مضی ذوالحجة اخر ذلک الی قابل من ذی الحجة (حسن)

فرمایا اس متمتع کے بارہ میں جس کے پاس قیمت تو ہو لیکن بکری نہ ملے فرمایا وہ قیمت کو کسی اہل مکہ کو دے اور اسے بکری خریدنے کو کہے اور یہ کہ وہ اس کی طرف سے ذبح کردے تو یہ اس کی طرف سے کافی ہوگا اور فرمایا یہ کام وہ گزشتہ ذی الحجہ سے آئندہ ذی الحجہ تک کردے

۷۔ قال سئلت ابا الحسن علیه السلام عن متمتع کان معه ثمن هدی وهو یجد بمثل ذلک الذی معه هدیا فلم یزل یتوانی و یوخر ذلک حتی اذا کان اخر النهار غلت الغنم فلم یقدر ان یشتری بالذی معه هدیا قال یصوم ثلثة ایام بعد ایام التشریق (ص)

میں نے کہا اس متمتع کے لئے جس کے پاس ہدی کی قیمت ہو اور اسے اس قیمت کی ہدی مل بھی رہی ہو لیکن وہ خریدنے میں تاخیر کرے اور دن کے آخر حصہ میں بکری کی قیمت گراں ہو جائے اور وہ اس رقم میں جو اس کے پاس ہے نہ خرید سکے فرمایا ایام تشریق کے بعد تین دن روزے رکھے

۸۔ قال سئلته عن رجل تمتع فلم یجد هدیا فصام الثلثة الایام فلما قضی نسکه بدا له ان یقیم بمکة قال ینتظر مقدم اهل بلاده فاذا ظن انهم قد دخلوا فلیصم السبعة الایام (ص)

میں نے اس تمتع کرنے والے کے متعلق پوچھا جسے ہدی نہیں ملی اس نے تین دن روزے رکھے جب وہ اپنے مناسک ادا کر چکا تو اسے مکہ میں قیام کرنا پڑا فرمایا وہ اپنے شہر والے لوگوں کے آنے کا انتظار کرے جب معلوم ہو کہ وہ آ گئے تو سات روزے رکھے

۹۔ سالته عن رجل تمتع فلم یجد ما یهدی حتی اذا کان یوم النفر وجد ثمن شاة ایذبح او یصوم قال بل یصوم فان ایام الذبح قد مضت (موثق)

میں نے کہا ایک تمتع کرنے والے نے ہدی نہ پائی۔ جب چلنے لگا تو بکری کی قیمت اس کے پاس آ گئی تو آیا وہ ذبح کرے یا روزہ رکھے فرمایا روزہ رکھے کیونکہ ذبح کا وقت تو گزر گیا۔

۱۰۔ عن ابی عبد اللہ علیه السلام قال من لم یصم فی ذی الحجة حتی یهل هلال المحرم فعلیه دم شاة ولیس له صوم ویذبحه بمنی (حسن)

فرمایا جو ذی الحجہ میں روزے نہ رکھے اور محرم کا چاند نمودار ہو جائے تو اس کا کفارہ ایک بکری ذبح کرنا ہے۔ اس کے لئے روزہ نہیں وہ اسے منیٰ میں لے جا کر ذبح کرے

۱۱۔ سئلت ابا عبد اللہ علیه السلام عن متمتع صام ثلثة ایام فی الحج ثم اصاب هدیا یوم خرج من منی قال اجزاه صیامه (ح)

میں نے کہا ایک شخص نے تین روزے رکھ لئے پھر اسے ہدی مل گئی جس دن وہ منیٰ سے چلا۔ فرمایا روزے کافی ہیں

۱۲۔ قال من مات ولم یکن له هدی لمتعته فلیصم عنه ولیه (ص)

فرمایا جو مر جائے اور اس نے قربانی نہ کی ہو تو اس کے ولی کو چاہیے کہ روزہ رکھے

۱۳ عن ابی عبد اللہ علیه السلام انه سئل عن رجل تمتع بالعمرة الی الحج ولم یکن له هدی فصام ثلثة ایام فی الحج ثم

میں نے پوچھا ایک شخص نے حج تمتع کیا لیکن قربانی نہ کی اس نے ذی الحجہ میں تین روزے رکھے پھر مر گیا

لیس ما رجع الی اهله قبل ان یصوم السبعة الایام اعلی ولیه ان یقضی عنه قال ما ارى علیه قضاء (موثق)

اس کے بعد کہ وہ اپنے گھر آیا وہ سات روزے نہ رکھ پایا تو کیا اس کے ولی پر قضا ہے فرمایا میرے نزدیک قضا نہیں۔

۱۴- سالت ابا عبدالله علیه السلام عن رجل تمتع ولیس معه ان یشتری به هدیا ثم ان صوم ثلثة ایام فی الحج ایسر اشتری هدیا فینحره او یدع ذلك ویصوم سبعة ایام اذا رجع الی اهله قال یشتری هدیا فینحره ویکون صیامه الذی صامه نافلة له (مجهول)

میں نے کہا ایک شخص نے حج تمتع کیا لیکن ہدی خریدنے کو اس کے پاس پیسہ نہیں پس آیا تین دن روزہ رکھنا اس کے لئے آسان ہے یا ہدی خرید کرکے ذبح کرنا یا ان دونوں کو چھوڑ کر سات دن روزہ رکھنا اپنے گھر جاکر فرمایا ہدی کو خرید کر نحر کرنا اور جو روزے رکھے ہوں گے وہ نافلہ قرار پائیں گے۔

۱۵- فی قوله عز وجل فمن لم یجد فصیام ثلثة ایام فی الحج وسبعة اذا رجعتم تلك عشرة کاملة قال کمالها کمال الاضحیة (مرفوع)

اس آیت کے متعلق فرمایا کمال قربانی میں ہے

۱۶- قلت للرضا علیه السلام المتمتع یقدم ولیس معه هدی الصوم ما لم یجب علیه قال یصبر الی یوم النحر فان لم یصب فهو ممن لم یجد (مجهول)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ایک شخص حج تمتع کے لئے آیا مگر ہدی اس کے ساتھ نہیں تو کیا روزہ رکھے جو اس پر واجب نہیں فرمایا یوم نحر تک صبر کرے اگر نہ ملے تو وہ مثل اس کے ہے جس نے نہ پایا ہو۔

باب ۱۹۴

زیارت

۱- سالت ابا عبدالله علیه السلام عن الغسل اذا زار البیت من منى فقال انا اغتسل من منى ثم ازور البیت (صحیح)

میں نے پوچھا خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے منیٰ میں غسل کیا جائے فرمایا میں منیٰ میں غسل کرکے زیارت کرتا ہوں

۲- سالت ابا الحسن علیه السلام عن غسل الزیارة یغتسل الرجل باللیل ویزور فی اللیل بغسل واحد یجزیه ذلك قال یجزیه ما لم یحدث او یتوضأ فان احدث فلیعد غسله باللیل (موثق)

میں نے غسل زیارت کے متعلق سوال کیا مرد غسل کرے شام کو اور زیارت کرے رات میں ایک غسل سے تو کیا یہ کافی ہے فرمایا کافی ہے جب تک ناقض وضو عارض نہ ہو اگر ہو جائے تو رات میں پھر غسل کرے

۳- عن ابی عبدالله علیه السلام قال ینبغی للمتمتع ان یزور البیت یوم النحر او من لیلته ولا یؤخر ذلك (حسن)

فرمایا متمتع کو چاہیے کہ روز قربانی زیارت بیت کرے یا اسی رات کو اور اس میں تاخیر نہ کرے

۴- عن ابی عبدالله علیه السلام فی زیارة البیت یوم النحر قال زره فان شغلت فلا یضرك ان تزور البیت من الغد

فرمایا یوم نحر بیت اللہ کی زیارت کرو اگر ہجوم کی وجہ سے رات کو موقع نہ ملے تو صبح کو سہی

ولا تؤخره الا ان تخوف من شيء يبدئك فانه يكره للمتمتع ان يؤخره وموسع للمفرد ان يؤخره فاذا أتيت البيت يوم النحر فقمت على باب المسجد قلت

اللهم اعني على نسكك وسلمني له وسلمه لي اسألك مسألة العليل الذليل المعترف بذنبه ان تغفر لي ذنوبي وان ترجعني بحاجتي اللهم اني عبدك والبلد بلدك والبيت بيتك جئت اطلب رحمتك واؤم طاعتك متبعا لامرك راضيا بقدرك اسألك مسألة المضطر اليك المطيع لامرك المشفق من عذابك الخائف لعقوبتك ان تبلغني عفوك وتجيرني من النار برحمتك

اور تاخیر نہ کرو اور زیارت کرو اسی روز کیونکہ متمتع کے لئے مکروہ ہے تاخیر اور توسیع ہے حج مفرد والے کے لئے اگر وہ تاخیر کرے اور جب یوم نحر بیت اللہ کے پاس آؤ تو مسجد کے دروازہ پر کھڑے ہو کر کہو

ثم تأتي الحجر الاسود فتستلمه وتقبله وان لم تستطع فاستلمه بيدك وقبل يدك فان لم تستطع فاستقبله وكبر وقل كما قلت حين طفت بالبيت يوم قدمت مكة. ثم طف بالبيت سبعة اشواط كما وصفت لك يوم قدمت مكة ثم صل عند مقام ابراهيم صلى الله عليه ركعتين تقرأ فيهما بقل هو الله احد وقل يا ايها الكافرون ثم ارجع الى الحجر الاسود فقبله ان استطعت واستقبله وكبر ثم اخرج الى الصفا فاصعد عليه واصنع كما صنعت يوم دخلت مكة. ثم ائت المروة فاصعد عليها وطف بينهما سبعة اشواط تبدأ بالصفا وتختم بالمروة فاذا فعلت ذلك فقد احللت من كل شيء احرمت منه الا النساء ثم ارجع الى البيت وطف به اسبوعا آخر ثم صل ركعتين عند مقام ابراهيم ثم قد احللت من كل شيء وفرغت من حجك كله وكل شيء احرمت منه (حسن)

پھر حجر اسود کے پاس آؤ اسے چھاتی سے لگاؤ اسے بوسہ دو اور اگر یہ نہ کر سکو تو اس کا استلام اپنے ہاتھ سے کر کے اپنے ہاتھ کو بوسہ دو اور تکبیر کہو اور وہی کہو جو مکہ آنے کے دن طواف بیت کرتے وقت کہا تھا پھر سات بار طواف بیت کرو جیسا میں نے بتایا تھا اس دن جب تم مکہ آئے تھے پھر مقام ابراہیم پر نماز پڑھو دو رکعت قل ہو اللہ اور قل یا ایہا الکافرون کے ساتھ پھر حجر کی طرف آؤ اور اس کا استلام کرو اور بوسہ دو اور تکبیر کہو پھر صفا کی طرف آؤ اور اس پر چڑھو اور وہی کرو جو مکہ آتے وقت کیا تھا پھر مروہ پر چڑھو اور ان کے درمیان چھ بار طواف کرو صفا سے ابتدا کرو اور مروہ پہ ختم اس کے بعد وہ سب چیزیں تم پر حلال ہو گئیں جو حرام ہو گئی تھیں سوائے عورتوں کے پھر خانہ کعبہ کی طرف آؤ اور سات بار آخری طواف کرو پھر دو رکعت نماز پڑھو مقام ابراہیم پر اب تم پر ہر شے حلال ہو گئی اور تم حج سے فارغ ہو گئے۔

۵ - قلت لابي الحسن عليه السلام جعلت فداك متمتع زار البيت فطاف طواف الحج ثم طاف طواف النساء فعليه شيء فقال لا يكون السعي الا قبل طواف النساء (حسن)

میں نے کہا تمتع کرنے والے نے بیت اللہ کی زیارت کی اور طواف حج کیا پھر طواف نساء کیا اب کچھ اور باقی ہے فرمایا نہیں سعی نہیں ہوتی مگر قبل طواف نساء کے

باب ۱۹۵

طواف النسآء

۱ - قال قال ابوالحسن علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل - ولیطوفوا بالبیت العتیق قال طواف الفریضۃ طواف النساء (ض)

فرمایا اس آیت کے متعلق طواف گرد بیت عتیق کا - اس سے مراد طواف واجبہ نسآء ہے

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل ولیوفوا نذورھم ولیطوفوا بالبیت العتیق قال طواف النسآء (ض)

ترجمہ اوپر ہے

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لولا ما من اللہ عزوجل علی الناس من طواف النسآء لرجع الرجل الی اھلہ ولیس یحل لہ اھلہ (موثق)

فرمایا اگر اللہ کا احسان نہ ہوتا طواف نسآء کے متعلق تو مرد اپنے گھر کی طرف اس حال میں لوٹتا کہ اس کی بی بی اس پر حلال نہ ہوتی -

۴ - سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن الخصیان والمرأۃ الکبیرۃ اعلیھم طواف النساء علیھم الطواف کلھم (م)

میں نے کہا خصی مرد اور بہت بوڑھی عورت پر بھی طواف نسآء ہے فرمایا ہاں ان پر تمام طواف ہیں -

۵ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام رجل نسی طواف النسآء حتی دخل اھلہ قال لا یحل علیہ النساء حتی یزور البیت وقال یامران یقضی عنہ ان لم یحج وان توفی قبل ان یطاف عنہ فلیقض عنہ ولیہ وغیرہ (حسن)

میں نے کہا ایک شخص طواف نسأ بھول گیا اور اپنے گھر آگیا فرمایا جب تک زیارت کعبہ نہ کرے گا عورتیں اس پر حلال نہ ہونگی اسکو کہ کسی دوسرے سے یہ طواف کرائے اگر بغیر طواف کرائے وہ مر جائے تو اس کے ولی وغیرہ پر طواف کرانا لازم ہوگا

۶ - سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن المرأۃ المتمتعۃ تطوف بالبیت وبالصفا والمروۃ للحج ثم ترجع الی منی قبل ان تطوف بالبیت فقال الیس تزور البیت قلت بلیٰ قال فلتطف (ض)

میں نے کہا ایک تمتع کرنے والی عورت نے طواف بیت کیا طواف صفا و مروہ کیا پھر منیٰ کی طرف چلی گئی قبل بیت کا طواف کرنے کے فرمایا کیا اس نے زیارت بیت نہیں کی میں نے کہا ہاں فرمایا اسے طواف کرنا چاہیے -

۷ - قال سئلتہ عن رجل طاف طواف الحج وطواف النسأ قبل ان یسعی بین الصفا والمروۃ فقال لا یضرہ یطوف بین الصفا والمروۃ وقد فرغ من حجہ (موثق)

میں نے کہا ایک شخص نے طواف حج اور طواف نسا طواف صفا و مروہ کی سعی سے پہلے کر لیا فرمایا کوئی حرج نہیں صفا و مروہ کے درمیان طواف کرے حج پورا ہوگیا

باب ۱۹۶
منیٰ میں شب باشی

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تبت لیالی ایام التشریق الا بمنیٰ فان بت فی غیرھا فعلیک دم وان خرجت اول اللیل فلا ینتصف لک اللیل الا وانت بمنیٰ الا ان یکون شغلک نسکک وقد خرجت من مکۃ وان خرجت نصف اللیل فلا یضرک ان تصبح بغیرھا قال وسالتہ عن رجل زار عشاء فلم یزل فی طوافہ ودعائہ فی السعی بین الصفا والمروۃ حتی یطلع الفجر قال لیس علیہ شئی کان فی طاعۃ اللہ (حسن)

فرمایا حضرت نے ایام تشریق میں شب باشی منیٰ میں ہونا چاہیے اگر کہیں اور ہو گئے تو ایک بکری کی قربانی دینا ہوگی اور اگر تم اول رات میں نکلو تو آدھی رات نہ ہونے پائے مگر یہ کہ تم منیٰ میں ہو مگر یہ کہ تم مناسک کی ادائیگی میں مصروف ہو اور تم مکہ سے چل دیے ہو اور اگر نصف شب میں چلے ہو تو کوئی حرج نہیں اگر تم اس کے علاوہ کہیں سفر کرو۔ میں نے پوچھا ایک شخص عشا کے بعد زیارت طواف و دعا و سعی صفا و مروہ میں مشغول رہا یہاں تک کہ صبح ہو گئی فرمایا اس کے اوپر کچھ نہیں کیونکہ وہ طاعت خدا میں تھا

۲۔ قال سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الزیارۃ من منیٰ قال ان زار بالنہار او عشاء فلا ینفجر الفجر الا وھو بمنیٰ وان زار بعد نصف اللیل وتسحر فلا باس ان ینفجر الفجر وھو بمکۃ (حسن)

میں نے پوچھا زیارت منیٰ کے متعلق فرمایا دن میں جائے یا رات میں مگر صبح منیٰ میں طلوع ہونی چاہیے اور اگر نصف شب کو جائے اور صبح وہاں کرے تو کوئی مضائقہ نہیں اگر صبح ہی مکہ آ جائے

عن بعض اصحابنا فی رجل زار البیت فنام فی الطریق قال ان بات بمکۃ فعلیہ دم وان کان قد خرج منہا فلیس علیہ شئی ولو اصبح دون منیٰ وفی روایۃ اخریٰ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یزور فینام دون منیٰ قال اذا جاز عقبۃ المدنیین فلا باس ان ینام (مرسل)

ایک شخص نے بیت اللہ کی زیارت کی اور راستہ میں سو گیا فرمایا اگر اس نے مکہ میں شب باشی کی ہے تو اس کو قربانی دینا ہوگی اور اگر وہاں سے نکل گیا ہے تو اس پر کچھ نہیں اگرچہ صبح منیٰ کے قریب کی ہو اور ایک روایت میں حضرت ابو عبد اللہ سے مروی ہے کہ جو زیارت کرنے والا ہو اور منیٰ میں سو جائے پس جب عقبہ مدنیین سے گزر جائے تو کوئی حرج نہیں اگر وہ سو جائے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا خرج الحاج من منیٰ الی مکۃ فجاوز بیوت مکۃ فنام ثم اصبح قبل ان یاتی منیٰ فلا شئی علیہ (حسن)

جب حج کرنے والا منیٰ کے لیے مکہ سے چلے اور مکہ کے گھروں سے آگے نکل جائے اور سو جائے اور منیٰ پہنچنے سے پہلے صبح ہو جائے تو اس پر الزام نہیں۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا تدخلوا منازلکم اذا انتہم یعنی اھل مکۃ (مرسل)

فرمایا مت داخل ہوا پنے مکہ کے گھروں میں جب اہل مکہ تم سے ملنے آئیں۔

باب ۱۹۷

بعد زیارت طواف کو مکہ آنا

۱۔ قال سألت اباعبدالله علیہ السلام عن الرجل یاتی مکۃ ایام منٰی بعد فراغہ من زیارۃ البیت فیطوف بالبیت تطوعاً فقال المقام بمنٰی افضل واحب الیّ (ض)

میں نے کہا ایام منیٰ میں بعد فراغت زیارت بیت ایک شخص منیٰ میں آتا ہے اور مستحباً طواف بیت کرتا ہے فرمایا اس کا منیٰ میں ٹھہرنا افضل ہے۔

۲۔ قال سألت اباعبدالله علیہ السلام عن الزیارۃ بعد زیارۃ الحج فی ایام التشریق فقال لا (م)

میں نے ابوعبداللہ علیہ السلام سے پوچھا زیارت کے متعلق ایام تشریق کے بعد فرمایا نہیں

باب ۱۹۸

ایام تشریق میں تکبیر

۱۔ سألت اباعبدالله علیہ السلام عن قول الله عزوجل واذکروا الله فی ایام معدودات قال التکبیر فی ایام التشریق صلوٰۃ الظہر من یوم النحر الی صلوٰۃ الفجر من الثالث وفی الامصار عشر صلوات فاذا نفر بعد الاولیٰ امسک اهل الامصار ومن اقام بمنٰی فصلی بها الظهر والعصر فلیکبر (حسن)

میں نے حضرت سے اس قول خدا کے متعلق پوچھا اللہ کو یاد کرو گنتی کے چند دن فرمایا یہ تکبیر ایام تشریق کے متعلق ہے اور نماز ظہر یوم نحر سے صبح کی نماز تک تیسرے دن اور شہروں میں دس صلوات کے متعلق جب چلے پہلے روز تو شہر والوں کو اور ان کو جو منیٰ میں مقیم ہوں روکے اور وہاں کے ساتھ ظہر و عصر کی نماز پڑھے اور تکبیر کہے

۲۔ قلت لابی جعفر علیہ السلام التکبیر فی ایام التشریق فی دبر الصلوات فقال التکبیر بمنٰی فی دبر خمس عشر صلاۃ وفی سائر الامصار فی دبر عشر صلاۃ واول التکبیر فی دبر صلوٰۃ الظہر یوم النحر تقول فیہ
الله اکبر الله اکبر لا الہ الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الله اکبر علی ما هدانا الله اکبر علی ما رزقنا من بهیمۃ الانعام ۔

میں نے پوچھا ایام تشریق میں نمازوں کے بعد تکبیر کی کیا صورت ہے فرمایا منیٰ میں پندرہ نمازوں کے بعد اور تمام شہروں میں دس نمازوں کے بعد اور پہلی تکبیر روز نحر بعد نماز ظہر کے بولے

رفع

[ا]هل الآفاق ثم أقاموا بها بمنى دبر عشر صلوات لأن أهل الآفاق في النفر الأول أمسك أهل الأمصار عن التكبير وكبّر أهل منى ما داموا بمنى إلى النفر الأخير (حسن)

اور یہ قرار دیا ہے تمام شہروں میں بعد دس نمازوں کے کیونکہ جب اول نفر میں اہل امصار کوچ کریں تو ان کو تکبیر سے روکو اور تکبیر کہیں اہل منیٰ جب تک وہ منیٰ میں رہیں کوچ کے آخر دن تک

۲۔ عن ابی عبد الله علیه السلام فی قول الله عز وجل واذکروا الله فی ایام معدودات قال هی ایام التشریق کانوا اذا اقاموا بمنیٰ بعد النحر تفاخروا فقال الرجل منهم کان ابی یفعل کذا وکذا فقال الله جل ثناؤه فاذا افضتم من عرفات فاذکروا الله کذکرکم آباءکم او اشد ذکرا والتکبیر الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الله اکبر علی ما هدانا الله اکبر علی ما رزقنا من بهیمة الانعام (م)

فرمایا اس قول خدا کے بارہ میں اللہ کا ذکر کرو گنتی کے چند دن فرمایا کہ وہ ایام تشریق ہیں جب منیٰ میں لوگ بعد نحر ٹھہرے ہوئے تھے تو آپس میں فخر کرنے لگے ایک نے ان میں سے کہا میرا باپ ایسا کرتا ہے حضرت نے فرمایا خدا فرماتا ہے جب تم عرفات سے چلو تو اللہ کا ذکر کرو اسی طرح جیسے تم اپنے آبا کا ذکر کرتے ہو بلکہ اس سے کہیں زیادہ اور فرمایا تکبیر یوں کہو

۳۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال التکبیر ایام التشریق صلوٰة الظهر یوم النحر الی صلوٰة العصر من آخر ایام التشریق ان انت اقمت بمنیٰ وان انت خرجت فلیس علیک التکبیر والتکبیر ان یقول الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله والله اکبر الله اکبر ولله الحمد الله اکبر علی ما هدانا الله اکبر علی ما رزقنا من بهیمة الانعام والحمد لله علی ما [ابلانا] (حسن)

فرمایا تکبیر ایام تشریق میں ہے یوم نحر کی نماز ظہر سے عصر تک آخر ایام تشریق میں اگر تم منیٰ میں ٹھہرے ہو اور اگر چل دیے ہو تو تمہیں تکبیر نہیں کہنی اور تکبیر یہ ہے

قال سألته عن رجل فاتته رکعة مع الامام من الصلوٰة [ایام] التشریق قال یتم صلوته ثم یکبر قال وسألته عن التکبیر [بعد] کل صلوٰة فقال کم شئت انه لیس شیء موقت یعنی فی الکلام (م)

میں نے پوچھا ایک شخص ایام تشریق کی نماز میں ایک رکعت امام کے ساتھ نہ پڑھ سکا فرمایا نماز کو تمام کرے پھر تکبیر کہے۔ میں نے پوچھا ہر نماز کے بعد کتنی تکبیر کہی جائیں فرمایا جتنی چاہو کوئی حد معین نہیں

باب ۱۴۹

مسجد منیٰ میں نماز

عن ابی عبد الله علیه السلام قال اهل مکة اذا

فرمایا اہل مکہ جب

زاروا البيت ودخلوا منازلهم اتموا واذا لم يدخلوا قصروا (حسن)

۲ - عن ابي عبدالله عليه السلام قال ان اهل مكة اذا خرجوا حجاجا قصروا واذا زاروا ورجعوا الى منازلهم اتموا (حسن)

۳ - عن ابي جعفر عليه السلام قال حج النبي صلى الله عليه واله فاقام بمنى ثلاثا يصلي ركعتين ثم صنع ذلك ابوبكر وصنع ذلك عمر ثم صنع ذلك عثمان ستة سنين ثم اكملها عثمان اربعا فصلى الظهر اربعا ثم تمارض ليشد بذلك بدعته فقال للمؤذن اذهب الى علي عليه السلام فقل له فليصل بالناس العصر فاتى المؤذن عليا عليه السلام فقال له ان امير المؤمنين عثمان يامرك ان تصلي بالناس العصر فقال اذن لا اصلي الا ركعتين كما صلى رسول الله صلى الله عليه واله فذهب المؤذن فاخبر عثمان بما قال علي عليه السلام فقال اذهب اليه فقل له انك لست من هذا في شيء اذهب فصل كما تؤمر قال علي عليه السلام لا والله لا افعل فخرج عثمان فصلى بهم اربعا فلما كان في خلافة معاوية واجتمع الناس عليه وقتل امير المؤمنين عليه السلام حج معاوية فصلى بالناس بمنى ركعتين الظهر ثم سلم فنظرت بنو امية بعضهم الى بعض وثقيف ومن كان من شيعة عثمان ثم قالوا قد قضى على صاحبكم وخالف واشمت به عدوه ورغبتم عن صنيعه وسنته فقال ويلكم اما تعلمون ان رسول الله صلى الله عليه واله صلى في هذا المكان ركعتين وابوبكر وعمر وصلى صاحبكم ست سنين كذلك فتامروني ان ادع سنة رسول الله صلى الله عليه واله وما صنع ابوبكر وعمر وعثمان قبل ان يحدث فقالوا لا والله ما نرضى عنك الا بذلك قال فاقيلوا فاني مشفعكم وراجع الى سنة صاحبكم فصلى العصر اربعا فلم يزل الخلفاء والامراء على ذلك الى اليوم (حسن)

زیارت بیت کر کے اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں تو ان کا حج تمام ہوا اور جب تک داخل نہ ہوں تقصیر کریں (بال کتروائیں)

فرمایا اہل مکہ جب حج کے لئے اپنے گھروں سے نکلیں تو قصر کریں اور جب زیارت کعبہ کر لیں اور گھروں کو واپس آئیں تو حج تمام ہوا۔

حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے حج کیا اور تین دن قیام فرمایا منیٰ میں آپ دو رکعت نماز پڑھتے تھے پھر ابوبکر و عمر نے ایسا ہی کیا عثمان نے چھ سال ایسا ہی کیا اس کے بعد عثمان نے ظہر کی پوری چار رکعت پڑھیں پھر بہ تکلف مریض بن گئے کیونکہ اپنی یہ بدعت سخت معلوم ہوئی مؤذن سے کہا علی کے پاس جاؤ اور کہو کہ لوگوں کو نماز عصر پڑھائیں مؤذن نے آکر کہا امیر المومنین عثمان نے آپ کو نماز عصر پڑھانے کا حکم دیا ہے فرمایا کہدو میں تو اسی طرح دو رکعت پڑھوں گا جیسے رسول اللہ پڑھتے تھے مؤذن نے یہی جا کر بیان کر دیا عثمان نے کہا پھر جا اور کہو کہ آپ کا اس معاملہ میں کوئی دخل نہیں جیسا حکم دیا گیا ہے بجا لائے حضرت علی نے فرمایا واللہ میں ایسا ہرگز نہ کروں گا۔ پس عثمان نے چار ہی رکعت پڑھا دیں جب معاویہ کی حکومت کا زمانہ آیا اور امیر المومنین قتل کر دیے گئے تو معاویہ حج کے لئے آیا اور اس نے منیٰ میں دو رکعت نماز پڑھی ظہر کی اور سلام پر ختم کر دی بنی امیہ بنی ثقیف اور شیعیان عثمان نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر کہنے لگے تمہارے صاحب نے غلطی کی اور خلاف عثمان کیا اور دشمن کو شماتت کا موقع دیا وہ سب معاویہ کے پاس آئے اور کہنے لگے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ نے کیا کیا آپ نے خلاف عمل عثمان کیا دشمن کو شماتت کا موقع دیا ان کے عمل اور سنت سے نفرت کی معاویہ نے کہا تمہارا برا ہو کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ نے اسی جگہ دو رکعت پڑھی تھیں اور ابوبکر و عمر نے بھی اور قبل اس بدعت کے عثمان نے بھی۔ انھوں نے کہا خدا کی قسم ہم تم سے راضی نہ ہوں گے مگر اس عمل کے بعد معاویہ نے کہا اچھا آؤ میں تمہاری سفارش کروں گا اور تمہارے صاحب کی سنت کو پورا کروں گا اس کے بعد عصر کی چار رکعت پڑھا دیں اس کے بعد خلفا اور امرا آج تک اسی سنت پر قائم ہیں۔

۳ [illegible]

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال صلّ فی مسجد الخیف
وھو مسجد منیٰ وکان مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
عھدہ عند المنارۃ التی فی وسط المسجد وفوقھا
الی القبلۃ نحواً من ثلثین ذراعاً وعن یمینھا وعن
یسارھا وخلفھا نحواً من ذلک فقال فتحرّ ذلک
فان استطعت ان یکون مصلاک فیہ فافعل فانہ
قد صلّی فیہ الف نبی وانما سمّی الخیف لانہ مرتفع عن الوادی
وما ارتفع عنہ یسمّی خیفاً (حسن)

حضرت ابو عبداللہ نے مسجد خیف میں نماز پڑھی اور وہ مسجد منیٰ ہے اور حضرت رسولخدا نے بھی یہاں نماز پڑھی ہے اس منارہ کے پاس جو وسط مسجد میں ہے اور اس کے اوپر قبلہ کی طرف تقریباً تیس ہاتھ اور داہنی بائیں اور پیچھے بھی اتنا ہی پس وہاں جاؤ اور اگر طاقت ہو تو اس میں نماز پڑھو کیونکہ اس میں ایک ہزار نبی نے نماز پڑھی ہے اس کا نام خیف اس لئے ہے کہ یہ بلند ہے وادی سے اور جو بلند ہو اس کو خیف کہتے ہیں

قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام ان اھل مکۃ یتمون
الصلوٰۃ بعرفات فقال ویلھم ویحھم ای سفر اشد منہ
لا لا یتم (حسن)

میں نے کہا اہل مکہ نماز کو عرفات میں تمام کر دیتے ہیں فرمایا وائے ہو ان پر کونسا سفر اس سے زیادہ سخت ہے انکی نماز تمام نہیں ہوتی۔

قال م صلّ ست رکعات فی مسجد منیٰ فی اصل الصومعۃ (حسن)

فرمایا چھ رکعت نماز مسجد منیٰ میں پڑھو اصلی عبادت گاہ میں

باب ۲

منیٰ سے روانگی

قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انا نرید ان نتعجل
السیر وکانت لیلۃ النفر حین سألتہ فای ساعۃ ننفر
فقال اما الیوم الثانی فلا تنفر حتی تزول الشمس
وکانت لیلۃ النفر واما الیوم الثالث فاذا ابیضت
الشمس فانفر علی برکۃ اللہ فان اللہ جل ثناؤہ یقول فمن
تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ فلو
سکت لم یبق احد الا تعجل ولکنہ قال ومن تاخر فلا اثم علیہ (۴)
قال سئلتہ اتیتم الرجل رحلہ وثقلہ قبل النفر
قال لا اما یخاف الذی یقدم ثقلہ ان تحبسہ اللہ تعالیٰ ولکن
یخلف منہ ما شاء ولا یدخل مکۃ فقلت انا نجعل من النیات

میں نے کہا ہمیں جلد سفر کرنا ہے اور جب میں نے پوچھا وہ سفر کی رات تھی پس کس وقت کوچ کیا جائے فرمایا دوسرے روز کو سفر نہ کرو جب تک زوال نہ ہو جائے اور کوچ رات کو ہونا چاہیے ہاں تیسرے دن جب سورج چمک جائے تو برکت خدا کے ساتھ روانہ ہو جاؤ اللہ تو فرماتا ہے جو دو دن میں جلدی کر سکے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں پس اگر ٹھہرے اور ہر ایک جلدی میں مگر یہ رک جائے تو اس تاخیر میں گناہ نہیں میں نے کہا کیا کوئی چلنے سے پہلے اپنی سواری اور سامان بھیجدے فرمایا نہیں کیا وہ اس سے نہیں ڈرتا کہ اللہ سے روک دے لیکن کچھ بھیجے خود مکہ میں داخل نہ ہو میں نے کہا اگر ہم بھول کر بھیجدیں

مضيت منسكي وانا ابادر به اطلالا ذا جلالا قال فقال لا باس به (مجہول)

اور میں نے مناسک کو پورا کرلیا محض عظمت شان کے تحت جلدی کی فرمایا حرج نہیں

۳ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اردت ان تتعجل في يومين فليس لك ان تنفر حتى تزول الشمس وان تأخرت الى آخر ايام التشريق وهو يوم النفر الاخير فلا عليك اي ساعة نفرت ورميت قبل الزوال او بعده فاذا نفرت وانتهيت الى الحصبة وهي البطحاء فشئت ان تنزل قليلا فان ابا عبد الله عليه السلام قال كان ابي ينزلها ثم يحمل فيدخل مكة من غير ان ينام بها

فرمایا اگر تم دو دن میں چلنے کا ارادہ کرو تو زوال سے پہلے نہیں اور اگر ایام تشریق کے آخر تک ہو کہ یہ کوچ کا آخر دن ہے تو پھر جس وقت چاہو چل دو قبل زوال ہو یا بعد زوال جب تم چلو اور حصبہ یعنی بطحا پہنچو تو اگر چاہو وہاں تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ حضرت نے فرمایا میرے والد یہاں اترتے تھے پھر سوار ہو کر مکہ میں آتے تھے بغیر اس کے کہ مقام حصبہ میں سوئیں۔

۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال من تعجل في يومين فلا ينفر حتى تزول الشمس فان ادركه المساء بات ولم ينفر (حسن)

فرمایا جو دو دن کے اندر ہی چلے تو زوال شمس سے پہلے نہ چلے اگر شام ہو جائے تو وہیں شب باش ہو وہاں سے چلے نہیں

۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال يصلي الامام الظهر يوم النفر بمكة (حسن)

فرمایا امام نماز روانگی کے دن پڑھ کر چلیں۔

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا باس ان ينفر الرجل في النفر الاول ثم يقيم بمكة (ص)

فرمایا کوئی حرج نہیں اگر کوئی سب سے پہلے چل دے اور پھر مکہ میں قیام کرے

۷ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا نفرت في النفر الاول فان شئت ان تقيم بمكة وتبيت بها فلا باس بذلك قال وقال اذا جاء الليل بعد النفر الاول فبت بمنى وليس لك ان تخرج منها حتى تصبح (مجہول)

جب پہلے ہی چلو تو چاہو مکہ میں قیام کرو اور وہاں رات کو رہو تو کوئی حرج نہیں اور فرمایا جب کوچ کے بعد رات آئے تو منیٰ میں شب باش ہو اور نہیں جائز ہے کہ صبح سے پہلے منیٰ سے چلو

۸ - قال كتبت اليه ان اصحابنا قد اختلفوا علينا فقال بعضهم ان النفر يوم الاخير بعد الزوال افضل وقال بعضهم قبل الزوال فكتب اما علمت ان رسول الله صلى الله عليه وآله صلى الظهر والعصر بمكة ولا يكون ذلك الا وقد نفر قبل الزوال (ص)

میں نے حضرت کو لکھا کہ ہمارے اصحاب میں اختلاف ہو گیا ہے بعض کہتے ہیں کہ چلنا آخر وقت ہے بعد زوال اور یہ افضل ہے بعض کہتے ہیں قبل زوال چلنا چاہیے حضرت نے لکھا کیا تم کو معلوم نہیں کہ رسول اللہ نے نماز ظہر و عصر مکہ میں پڑھی پس یہ نہیں ہو سکتا جب تک قبل زوال نہ چلا جائے

۹ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان ابي يقول لو كان لي طريق الى منزلي من منى ما دخلت مكة (ص)

فرمایا کہ میرے والد نے فرمایا اگر منیٰ سے میرے گھر تک کوئی راستہ ہوتا تو میں مکہ نہ جاتا۔

۱ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سأل رجل ابي بعد منصرفه من الموقف فقال اترى يخيب الله هذا الخلق كله فقال ابي ما وقف هذا الموقف احد الا غفر الله له مؤمنا كان او كافرا

فرمایا ایک شخص نے میرے پدر بزرگوار سے پوچھا موقف سے لوٹنے پر کیا اللہ اپنی تمام مخلوق کو ثواب سے محروم کرتا ہے میرے والد نے فرمایا نہیں ٹھہرا اس جگہ کوئی مگر اللہ نے اس کے گناہ بخش دیے مومن ہو یا کافر

والهم في مغفرة ثم ثلاث اصناف مومن غفر الله له ما تقدم من ذنبه
وما تاخر وذلك قوله عز وجل ربنا آتنا في
الدنيا حسنة وفي الآخرة حسنة وقنا عذاب النار اولئك لهم
نصيب مما كسبوا والله سريع الحساب ومنهم من غفر الله له ما
تقدم من ذنبه وما تاخر وقيل له احسن فيما بقي من عمرك
وذلك قوله عز وجل فمن تعجل في يومين فلا اثم عليه ومن تاخر
فلا اثم عليه لمن اتقى الكبائر واما العامة فيقولون فمن
تعجل في يومين فلا اثم عليه يعني في النفر الاول ومن تاخر
فلا اثم عليه لمن اتقى الصيد افترى ان الصيد يحرمه الله
بعدما احله في قوله عز وجل فاذا احللتم فاصطادوا وفي
تفسير العامة معناه واذا حللتم فاتقوا الصيد وكافر يقف
هذا الموقف زينة الحيوة الدنيا غفر الله له ما تقدم من ذنبه
اذا تاب من الشرك فيما بقي من عمره وان لم يتب وفاه اجره
ولم يحرمه اجر هذا الموقف وذلك قوله عز وجل من كان
يريد الحيوة الدنيا وزينتها نوف اليهم اعمالهم فيها وهم
فيها لا يبخسون اولئك الذين ليس لهم في الآخرة الا النار
وحبط ما صنعوا فيها وباطل ما كانوا يعملون (ض)

ترجمہ: تو ان کی مغفرت کی تین صورتیں ہیں مومن کے مقدم و موخر گناہ بخش دیے
جائیں گے جیسا کہ اس آیت میں ہے اے ہمارے رب ہم کو دنیا میں بھی
نیکی دے اور آخرت میں بھی اور ہم کو عذاب نار سے بچا لے یہ
ان کا حصہ ہے اس چیز سے جو انھوں نے حاصل کیا اور اللہ جلد حساب
کرنے والا ہے اور دوسرے وہ لوگ ہیں جن کے اگلے پچھلے گناہ
بخشے جائیں گے اور اس سے کہا جائے گا اپنی بقیہ عمر میں نیکی کر اور
یہ ہے اس قول باری میں جو دو دن کے اندر ہی چل دے تو اس
پر الزام نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر الزام نہیں جو چلنے سے پہلے
مر جائے اس پر الزام نہیں اور نہیں ہے الزام تاخیر پر اس شخص پر
جو گناہان کبیرہ سے بچے - اہل سنت کہتے ہیں جو دو یوم کے اندر چل
دے تو اس پر سب سے پہلے چلنے میں کوئی الزام نہیں اور جو
تاخیر سے چلے تو اس کے لئے گناہ نہیں یعنی اگر وہ شکار کرنے سے
بچا ہے - کیا تم نہیں غور کرتے اس بات پر کہ اللہ تعالیٰ نے محل ہونے
کے بعد شکار کو حرام نہیں کیا جیسا کہ فرماتا ہے جب محل ہو جاؤ تو شکار
کرو اہلسنت کی تفسیر اس آیت کے متعلق یہ ہے کہ جب محل ہو جاؤ
تو بھی شکار سے بچو - اب رہا کافر وہ لامحالہ اگر وہ اس موقف
میں ٹھہرے گا تو زینت حیات دنیا مل جائے گی اور مقدم و موخر
گناہ بخشے جائیں گے بشرطیکہ وہ اپنی بقیہ عمر میں شرک سے توبہ
کرے اور اگر توبہ نہ کرے گا تو مال دنیا اجر میں ملجانے سے اس جگہ
قیام کرکے وہ اجر سے محروم نہ رہا - یہی خبر اس آیت میں ہے
جو حیات دنیا اور اس کی زینت چاہتا ہے ہم ان کے اعمال کے لحاظ سے
ہم بدلہ پورا کر دیں گے اور وہ نقصان میں نہ رہیں گے یہ ایسے لوگ
ہیں جن کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں اور جو کچھ انھوں نے عمل کیا ہے
وہ سب حبط ہو جائے گا

۱۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال من اتى النساء في
احرامه لم يكن له ان ينفر في النفر الاول (مجهول) وفي
رواية اخرى الصيد ايضا

فرمایا جو احرام میں عورت کے پاس جائے گا وہ پہلے چلنے والوں میں
نہیں ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ شکار بھی اگر کرے گا (مجہول)

۱۲ - قال کنا عند ابی عبد اللہ علیہ السلام بمنی لیلۃ من اللیالی فقال ما یقول ھولاء فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ ومن تاخر فلا اثم علیہ - قلنا ما ندری قال بل یقولون من تعجل من اھل البادیۃ فلا اثم علیہ ومن تاخر من اھل الحضر فلا اثم علیہ ولیس کما یقولون قال اللہ عزوجل فمن تعجل فی یومین فلا اثم علیہ الا لا اثم علیہ و من تاخر فلا اثم علیہ الا لا اثم علیہ لمن اتقی انما ھی لکم والناس سواد وانتم الحاج (مجہول)

ہم حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ منیٰ میں تھے فرمایا یہ لوگ اس آیت کے متعلق کیا کہتے ہیں "جو دو یوم کے اندر چل دے اس پر گناہ نہیں اور جو تاخیر کرے اس پر بھی گناہ نہیں" ہم نے کہا ہمیں معلوم نہیں فرمایا وہ کہتے ہیں جو صحرائی جلدی چلنے میں کرے اس پر گناہ نہیں اور جو شہری تاخیر سے جائے اس پر گناہ نہیں ایسا نہیں جیسا وہ کہتے ہیں اللہ نے جو فرمایا ہے کہ اس پر گناہ نہیں جو جلدی کرے اور نہ اس پر جو تاخیر کرے تو مراد گناہ نہیں مگر اس پر جو گناہ سے بچے یہ آیت تم سے متعلق ہے ترکہ سواد اعظم سے حاجی تم ہو

باب ۲۰۱
حصبہ میں نزول

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن الحصبۃ فقال کان ابی ینزل الابطح قلیلا ثم یجیء ویدخل البیوت من غیر ان ینام بالابطح فقلت لہ ارایت ان تعجل فی یومین ان کان من اھل الیمن علیہ ان یحصب قال لا (ح)

حضرت سے حصبہ کے متعلق پوچھا گیا فرمایا میرے والد ابطح میں تھوڑی دیر کے لئے اترتے تھے پھر آتے تھے اور گھروں میں داخل ہوتے تھے بغیر اس کے کہ ابطح میں سوئیں میں نے کہا اگر اہل یمن دو دن میں چلیں تو کیا وہ حصبہ میں اتریں فرمایا نہیں۔

باب ۲۰۲
حرمین میں اتمام نماز

۱ - قال کتبت الی ابی جعفر علیہ السلام اسالہ عن اتمام الصلوۃ فی الحرمین فکتب الی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یحب اکثار الصلوۃ فی الحرمین فاکثر فیھما (مجہول)

میں نے حضرت کو لکھا کہ حرمین میں اتمام نماز کرے جواب میں لکھا کہ رسول اللہ دوست رکھتے تھے حرمین میں زیادہ نمازوں کو اور وہاں زیادہ پڑھتے تھے

۲ - سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن اتمام الصلوۃ فی

میں نے پوچھا حرمین میں اتمام نماز کے متعلق

الحرمين فقال اتمها ولو صلوة واحدة (موثق)

فرمایا تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو

سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن التقصير بمكة
فقال اتم وليس بواجب والى احب لك ما احب لنفسى (موثق)

میں نے پوچھا کیا مکہ میں نماز قصر پڑھی جائے فرمایا پوری پڑھو وہ واجب تو نہیں لیکن میں تمہارے لئے وہی دوست رکھتا ہوں جو اپنے لئے۔

سألت ابا ابراهيم عليه السلام عن اتمام الصلوة
فى الحرمين فقال احب لك ما احب لنفسى اتم الصلوة (مجهول)

ترجمہ اوپر ہے

عن ابى عبد الله عليه السلام ان من المذخور
الاتمام فى الحرمين (مجهول)

فرمایا ذخیرہ حرمین میں اتمام نماز ہے

عن ابى ابراهيم عليه السلام قال قلت له انا اذا دخلنا
والمدينة نتم او نقصر قال ان قصرت فذاك وان
اتممت فهو خير تزداد (مرسل)

میں نے کہا جب ہم مکہ یا مدینہ میں داخل ہوں تو پوری نماز پڑھیں یا قصر فرمایا اگر قصر پڑھو تو ٹھیک ہے اور اگر تمام پڑھو تو باعث ثواب ہے

عن ابى ابراهيم عليه السلام قال كان ابى يرى لهذين
الحرمين ما لا يراه لغيرهما ويقول ان الاتمام فيهما من الامر
المذخور (مرسل)

فرمایا میں ان مقاموں میں وہ دیکھتا ہوں جو اس کے غیر میں نہیں۔
فرمایا ان دونوں میں اتمام امر ذخیرہ سے ہے

كتبت الى ابى جعفر عليه السلام ان الرواية قد
اختلفت عن ابائك عليهم السلام فى الاتمام والتقصير
فى الحرمين فمنها بان يتم الصلوة ولو صلوة واحدة
ومنها ان يقصر ما لم ينو مقام عشرة ايام ولم ازل على
الاتمام فيهما الى ان صدرنا فى حجنا فى عامنا هذا
فان فقهاء اصحابنا اشاروا الى بالتقصير اذ كنت
لا انوى مقام عشرة ايام فصرت الى التقصير وقد ضقت
بذلك حتى اعرف رايك فكتب الى بخطه قد علمت
يرحمك الله فضل الصلوة فى الحرمين على غيرهما فانى
احب لك اذا دخلتهما ان لا تقصر وتكثر فيهما الصلوة فقلت
بعد ذلك بسنتين مشافهة انى كتبت اليك بكذا
واجبتنى بكذا فقال نعم فقلت اى شىء تعنى بالحرمين قال
مكة والمدينة (صحيح)

میں نے حضرت سے کہا کہ آپ کے آبا سے حرمین میں نماز کے اتمام و قصر کے متعلق مختلف روایتیں ہیں بعض میں یہ ہے کہ نماز تمام پڑھو اگرچہ ایک ہی نماز ہو اور بعض میں یہ ہے قصر کرو جب تک دس دن کے قیام کی نیت نہ ہو میں تو برابر اتمام ہی کرتا ہوں جب تک ہم حج کے لئے نکلیں ہمارے اصحاب میں جو فقہا ہیں انھوں نے مجھ سے قصر کے لئے کہا جبکہ میری نیت دس دن قیام کی نہ تھی میں نے قصر نماز پڑھی اس مسئلہ میں آپ کیا فرماتے ہیں حضرت نے اپنے قلم سے مجھے لکھا خدا تم پر رحم کرے تمہیں معلوم ہے کہ حرمین میں نماز افضل ہے بہ نسبت دیگر مقامات کے۔ میں تمہارے لئے یہ پسند کرتا کہ جب تم ان دو مقامات میں داخل ہو تو قصر نہ کرو اور زیادہ نماز پڑھو دو سال بعد میں نے روبرو حضرت سے کہا میں نے آپکو ایسا لکھا تھا آپ نے ایسا جواب دیا تھا فرمایا ہاں۔ میں نے کہا حرمین سے کیا مراد ہے فرمایا مکہ و مدینہ۔

باب ۲۰۳
فضیلت نماز مسجد الحرام میں

۱۔ قال سئلت ابا الحسن الرضا علیہ السلام عن افضل موضع فی المسجد یصلی فیہ قال الحطیم ما بین الحجر و باب البیت قلت والذی یلی ذالک فی الفضل فذکر انہ عند مقام ابراھیم صلی اللہ علیہ قلت ثم الذی یلیہ فی الفضل قال فی الحجر قلت ثم الذی یلی ذالک قال کلما دنی من البیت (موثق)

میں نے حضرت سے سوال کیا کہ نماز کے لیے سب سے زیادہ فضیلت کی مقام کو ہے فرمایا حطیم کہ جو حجر اور باب البیت کے درمیان ہے میں نے کہا اس کے بعد فرمایا مقام ابراہیم کے پاس میں نے کہا فرمایا حجر کے پاس میں نے کہا پھر فرمایا جو جگہ بیت سے زیادہ قریب

۲۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام الصلوٰۃ فی الحرم سواء افضل یا ابا عبید انما الصلوٰۃ فی المسجد الحرام کلہ سواء قلت فای بقاعہ افضل قال ما بین الباب الی الحجر الاسود (م)

میں نے کہا کیا مسجد الحرام میں ہر جگہ نماز پڑھنا برابر ہے۔ فرمایا اے ایسا نہیں ہے۔ میں نے کہا پھر کونسی جگہ زیادہ فضیلت کی ہے فرمایا باب اور کے درمیان

۳۔ سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الملتزم لای شیٔ یلتزم وای شیٔ یذکر فیہ فقال عندہ نہر من انہار الجنۃ تلقی فیہ اعمال العباد عند کل خمیس (موثق)

میں نے حضرت سے ملتزم کے متعلق پوچھا کس وجہ سے فضیلت ہے وہاں پڑھا جائے فرمایا اس کے قریب جنت کی نہروں میں سے ایک نہر ہے جس میں ہر پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال ڈالے جاتے ہیں۔

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فقال اکثروا من الصلوٰۃ و الدعاء فی المسجد ما ان لکل عبد رزقا یجاز الیہ جوزا (حسن)

حضرت نے فرمایا مسجد الحرام میں بہت زیادہ نماز پڑھو اور دعا کرو ہر ایک کے لیے رزق ہے جو اس کی طرف آتا ہے یعنی تجارت وغیرہ کے شغل میں ترک مکرو

۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الصلوٰۃ فی المسجد الحرام تعدل مائۃ الف صلوٰۃ (مجہول)

فرمایا مسجد الحرام میں ایک نماز برابر ہے ایک لاکھ نمازوں کی

۶۔ قال الصلوٰۃ فی المسجد الحرام تعدل مائۃ الف صلوٰۃ (ض)

ترجمہ اوپر ہے

۷۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام اقوم اصلی بمکۃ والمرأۃ بین یدی جالسۃ او مارۃ فقال لا باس انما سمیت بکۃ لانہ تبک فیہ الرجال والنساء (حسن)

میں نے کہا میں مکہ میں نماز پڑھ رہا تھا ایک عورت میرے سامنے بیٹھی تھی یا گزر رہی تھی فرمایا کوئی حرج نہیں اس کا نام بکہ ہے جہاں سرکش مردوں اور عورتوں کی گردنیں جھکتی ہیں۔

۸۔ قال قال لہ الطیار وانا حاضر ھذا الذی زید ھو من المسجد فقال نعم انھم لم یبلغوا بعد مسجد ابراھیم واسمعیل صلی اللہ علیہما (حسن)

طیار نے میری موجودگی میں کہا یہ جگہ مسجد میں زیادہ کی گئی ہے فرمایا ابھی نہیں پہنچے بعد مسجد ابراہیم و اسمعیل کے یعنی زیادہ کو بھی فضیلت ہے کیونکہ یہ جگہ ان دونوں کے زمانہ میں تھی اور مسجد تھی

۹۔ قال سئلتہ عن الرجل یصلی بمکۃ یجعل المقام خلف ظھرہ

میں نے کہا ایک شخص کہ مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے

مستقبل الكعبة فقال لا بأس يصلي حيث شاء من المسجد
بين يدي المقام او خلفه و افضله الحطيم و الحجر و عند المقام
و الحطيم حذاء الباب

اور وہ رو بقبلہ ہو فرمایا کوئی حرج نہیں جہاں چاہے مسجد الحرام میں نماز پڑھے مقام ابراہیم کے چاہے سامنے ہو یا پیچھے اور افضل حطیم و حجر و مقام ابراہیم کے پاس ہے اور حطیم مقابل دروازہ کعبہ کے ہے

عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان خط ابراهيم عليه السلام بمكة ما بين الحزورة الى المسعى فذلك الذي خط ابراهيم صلى الله عليه يعني المسجد (ح)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت ابراہیم کی مسجد مکہ میں حزورہ کے درمیان تھی یہ وہ جگہ ہے جہاں ابراہیم ؑ نے مسجد کا خط دیا تھا

عن ابي الحسن عليه السلام قال سألته عن الرجل يصلي في جماعة في منزله بمكة افضل او وحده في المسجد الحرام قال وحده (ض)

میں نے پوچھا اس شخص کے متعلق جو مکہ میں اپنے گھر کے اندر جماعت سے نماز پڑھتا ہے آیا یہ افضل ہے یا مسجد الحرام میں تنہا پڑھنا فرمایا تنہا پڑھنا۔

سألت ابا عبد الله عليه السلام عن الحطيم فقال هو ما بين الحجر الاسود و بين الباب و سألته لم سمي الحطيم فقال لان الناس يحطم بعضهم بعضا هنالك (موثق)

میں نے پوچھا حطیم کہاں ہے فرمایا حجر اسود و باب کے درمیان میں نے کہا حطیم کیوں نام ہوا کہا اس لئے کہ وہاں لوگوں کی بھیڑ رہتی ہے

باب ۲۰۴
دخول کعبہ

عن ابي جعفر عليه السلام قال كان ابي يقول الداخل الكعبة يدخل و الله راض عنه و يخرج عطلا من الذنوب (مرسل)

فرمایا جب کوئی کعبہ میں داخل ہوتا ہے تو اللہ اس سے راضی ہوتا ہے اور جب باہر نکلتا ہے تو گناہوں سے پاک ہوتا ہے

قال سألته عن دخول الكعبة قال الدخول فيها دخول في رحمة الله و الخروج منها خروج من الذنوب معصوم فيما بقي من عمره مغفور له ما سلف من ذنوبه (موثق)

میں نے دخول کعبہ کے متعلق پوچھا فرمایا اس میں داخل ہونا اللہ کی رحمت میں داخل ہونا ہے اور وہاں سے نکلنا گناہوں سے باہر آ جانا ہے اس کی باقی عمر کے گناہ اور جو پہلے ہو چکا ہے وہ سب بخشے جاتے ہیں۔

عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اردت دخول الكعبة فاغتسل قبل ان تدخلها و لا تدخلها بحذاء و تقول اذا دخلت اللهم انك قلت و من دخله كان آمنا فآمني من عذاب النار

فرمایا جب کعبہ میں داخل ہو تو پہلے غسل کرو اور جوتی سے داخل نہ ہو اور وقت دخول کہو

یا اللہ تو نے کہا ہے جو اس میں داخل ہوا وہ امن سے رہا پس مجھ کو عذاب سے امان دے

ثم تصلي بين الاسطوانتين على الرخامة الحمراء تقرأ في الركعة
الاولى حم سجدة وفي الثانية عدد آياتها من القرآن
وتصلي في زواياه وتقول
اللهم من تهيأ وتعبأ او اعد او استعد لوفادة
الى مخلوق رجاء رفده وجائزته ونوافله وفواضله
فاليك يا سيدي تهيئتي وتعبئتي واعدادي واستعدادي
رجاء رفدك ونوافلك وجائزتك فلا تخيب اليوم
رجائي يا من لا يخيب عليه سائل ولا ينقصه نائل
فاني لم آتك اليوم بعمل صالح قدمته ولا شفاعة
مخلوق رجوته ولكني أتيتك مقرا بالظلم والاساءة
على نفسي فانه لا حجة لي ولا عذر فاسألك يا من هو
كذلك ان تعطيني مسألتي وتقيلني عثرتي وتقلبني
برغبتي ولا تردني مجبوها ممنوعا ولا خائبا يا عظيم
يا عظيم يا عظيم ارجوك للعظيم اسألك يا عظيم
ان تغفر لي الذنب العظيم لا اله الا انت

پھر دو ستونوں کے درمیان رخامہ حمراء پر نماز پڑھو پہلی رکعت
میں حم سجدہ اور دوسری میں قرآن کی چند آیات اور اس کے
چاروں کونوں میں نماز پڑھو اور کہو

قال ولا يدخلها بحذاء ولا تبزق ولا تمتخط ولم يدخلها
رسول الله صلى الله عليه وآله الا يوم فتح مكة (حسن)

اور فرمایا جوتے پہن کر داخل نہ ہو نہ وہاں تھوکو نہیں آب بینی نہ ڈالو -
رسول اللہ کعبہ میں یوم فتح مکہ داخل ہوئے تھے۔

٤ - سألت ابا عبد الله عليه السلام وذكرت الصلاة
في الكعبة قال بين العمودين تقوم على البلاطة الحمراء فان
رسول الله صلى الله عليه وآله صلى عليها ثم اقبل على
اركان البيت وكبر الى كل ركن منه (حسن)

میں نے حضرت سے کعبہ کے اندر نماز کا ذکر کیا فرمایا دو ستونوں
کے درمیان سرخ پتھر پر کھڑے ہو رسول اللہ نے اس پر نماز پڑھی
تھی پھر ارکان بیت کی طرف آؤ اور ہر رکن پر تکبیر کہو۔

٥ - قال رأيت العبد الصالح عليه السلام دخل الكعبة فصلى
ركعتين على الرخامة الحمراء ثم قام فاستقبل الحائط بين
الركن اليماني والغربي فرفع يديه عليه ولزق به ودعا ثم
تحول الى الركن اليماني فلصق به ودعا ثم اتى الركن الغربي
ثم خرج (م)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کو دیکھا کہ کعبہ میں داخل ہوئے
اور رخامہ حمراء پر دو رکعت نماز پڑھی پھر اس دیوار کی طرف
رخ کیا جو رکن یمانی اور غربی کے درمیان ہے آپ نے اس پر ہاتھ
رکھ کر لگا اور دعا کی پھر رکن یمانی سے لپٹ کر دعا کی پھر رکن
غربی کی طرف آئے اس کے بعد باہر نکل آئے۔

٦ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال لا يدع الصرورة

فرمایا صرورہ کے لئے ضروری ہے

ان یدخل البیت قبل ان یرجع فاذا دخلته فادخله بسکینة ووقار ثم ائت کل زاویة من زوایاه ثم قل اللهم انک قلت ومن دخله کان آمنا فآمنی من عذاب یوم القیامة وصل بین العمودین اللذین یلیان الباب علی الرخامة الحمراء وان کثر الناس فاستقبل کل زاویة فی مقامک حیث صلیت وادع الله واسئله (م)

کہ کعبہ کے اندر جائے قبل لوٹنے کے جب داخل ہو تو سکینہ و وقار سے داخل ہو پھر ہر گوشہ میں جاؤ اور یہ کہو

پھر دونوں ستونوں کے درمیان نماز پڑھو جو متصل باب ہیں سنگ سرخ پر اگر لوگ زیادہ ہوں تو ہر زاویہ کی طرف رخ کرکے دعا کرو اور خدا سے سوال کرو۔

قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام وهو خارج من الکعبة یقول الله اکبر الله اکبر حتی قالها ثلاثا ثم قال اللهم لا تجهد بلاءنا ربنا ولا تشمت بنا اعداءنا فانک انت الضار النافع ثم هبط فصلی الی جانب الدرجة جعل الدرجة عن یساره مستقبل الکعبة لیس بینها وبینه احد ثم خرج الی منزله (ح)

حضرت بیرون کعبہ فرما رہے تھے اللہ اکبر (تین بار) پھر فرمایا

پھر جانب درجہ اپنے بائیں طرف رو بقبلہ ہو کر نماز پڑھی درانحالیکہ ان کے اور اس کے درمیان کوئی نہ تھا۔ پھر وہاں سے اپنی منزل کی طرف گئے ([illegible])

قال ابو اسحاق علیه دخل النبی صلی الله علیه وآله الکعبة فصلی فی زوایاها الاربع صلی فی کل زاویة رکعتین (م)

حضرت رسول خدا نے کعبہ میں داخل ہو کر اس کے ہر گوشہ میں دو رکعت نماز پڑھی۔

رأیت ابا عبد الله علیه السلام وقد دخل الکعبة ثم اراد بین العمودین فلم یقدر علیه فصلی دونه ثم خرج فمضی حتی خرج من المسجد (موثق)

حضرت کعبہ میں داخل ہوئے آپ نے دونوں ستونوں کے درمیان آنا چاہا لیکن ممکن نہ ہوا پس آپ نے اس کے قریب نماز پڑھی پھر باہر نکل آئے

قلت لابی عبد الله علیه السلام اذا دخلت الکعبة کیف اصنع قال خذ بحلقتی الباب اذا دخلت ثم امض حتی العمودین فصل علی الرخامة الحمراء ثم اذا خرجت من البیت ونزلت من الدرجة فصل علی یمینک رکعتین (موثق)

میں نے کہا جب کعبہ کے اندر داخل ہوں تو کیا کروں فرمایا کعبہ کے حلقہ در کو پکڑو جب اندر جاؤ تو عمودین تک پہنچو اور رخامہ حمراء پر نماز پڑھو اور جب نکل کر سیڑھیوں پر آؤ تو داہنی طرف دو رکعت نماز پڑھو

عن معاویة بن عمار فی دعاء الولد قال افض علیک دلوا من ماء زمزم ثم ادخل البیت فاذا قمت علی باب البیت فخذ بحلقة الباب ثم قل اللهم ان البیت بیتک والعبد عبدک وقد قلت ومن دخله کان آمنا فآمنی من عذابک

دعائے ولد کے متعلق فرمایا آب زمزم سے ایک ڈول بھر کر پھر کعبہ میں داخل ہو جب دروازہ پر پہنچو تو حلقہ در کو پکڑو اور کہو یا اللہ یہ گھر تیرا گھر ہے اور یہ بندہ تیرا بندہ ہے تو نے فرمایا ہے جو اس گھر میں داخل ہوا اسے امان ملی پس اپنے عذاب سے مجھے نجات دے

واجرنی من سخطک ثم ادخل البیت فتصلی علی الرخامة الحمراء رکعتین ثم قم الی الاسطوانة التی بحذاء الحجر والصق بها صدرک ثم قل یا واحد یا احد یا قریب یا بعید یا عزیز یا حکیم لا تذرنی فرداً وانت خیر الوارثین هب لی من لدنک ذریة طیبة انک سمیع الدعاء ثم در بالاسطوانة فالصق بها ظهرک وبطنک وتدعو بهذا الدعاء فان یرد الله شیئاً کان (۴)

اور اپنے غضب سے پناہ دے اور کعبہ کے اندر داخل ہو کر رخامہ پر دو رکعت نماز پڑھو پھر کھڑے ہو اس ستون کے پاس کھڑے ہو جو حجر کے مقابل ہے اور اسے سینہ سے لپٹا لو اور کہو اے واحد واحد قریب و بعید اے عزیز و حکیم مجھے اکیلا نہ رکھ تو سب سے بہتر مجھے ایک پاک نفس لڑکا دے تو دعاؤں کا سننے والا ہے پھر اسطوانہ کے پاس آؤ اور اپنی پشت اور بطن کو اس سے ملا دو اور یہی دعا کرو اگر اللہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو وہ ہو جاتی ہے

باب ۲۰۵

وداع بیت

۱۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا اردت ان تخرج من مکة وتأتی اهلک فودع البیت وطف بالبیت اسبوعاً وان استطعت ان تستلم الحجر الاسود والرکن الیمانی فی کل شوط فافعل والا فافتتح به واختم به فان لم تستطع ذلک فموسع علیک ثم تأتی المستجار فتصنع عنده کما صنعت یوم قدمت مکة وتخیر لنفسک من الدعاء ثم استلم الحجر الاسود ثم الصق بطنک بالبیت تضع یدک علی الحجر والاخری مما یلی الباب واحمد الله واثن علیه وصل علی النبی صلی الله علیه وآله ثم قل

اللهم صل علی محمد عبدک ورسولک ونبیک وامینک وحبیبک ونجیبک وخیرتک من خلقک اللهم کما بلغ رسالاتک وجاهد فی سبیلک وصدع بامرک واوذی فی جنبک وعبدک حتی اتاه الیقین اللهم اقلبنی مفلحاً منجحاً مستجاباً لی بافضل ما یرجع به احد من وفدک من المغفرة والرحمة والبرکة والرضوان والعافیة اللهم ان امتنی فاغفر لی وان احییتنی فارزقنیه

فرمایا جب مکہ سے جانا ہو تو کعبہ کو اس طرح رخصت کرو کہ سات بار طواف کرو اور اگر ممکن ہو تو استلام حجر کرو اور رکن کا ہر شوط پر ورنہ سے شروع کرو وہیں ختم کرو پھر مستجار آؤ اور وہی کرو جو مکہ آنے کے دن کیا تھا اور اپنے لئے دعا کرو اور استلام حجر کرو اپنا شکم بیت سے لگاؤ اپنا ہاتھ حجر پر رکھو اور دوسرا باب سے ملے ہوئے حصہ پر۔ خدا کی حمد و ثنا اور درود کے بعد کہو۔

ان قال اللھم لا تجعله آخر العھد من بیتک اللھم انی عبدک وابن عبدک وابن امتک حملتنی علی دابتک وسیرتنی فی بلادک حتی اقدمتنی حرمک وامنک و قد کان فی حسن ظنی بک ان تغفر لی ذنوبی فان کنت قد غفرت لی ذنوبی فازدد عنی رضا وقربنی الیک زلفی ولا تباعدنی وان کنت لم تغفر لی فمن الآن فاغفر لی قبل ان تنأی عن بیتک داری فھذا اوان انصرافی ان کنت اذنت لی غیر راغب عنک ولا عن بیتک ولا مستبدل بک ولا به اللھم احفظنی من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی حتی تبلغنی اھلی فاذا بلغتنی اھلی فاکفنی مؤنة عبادک وعیالی فانک ولی ذلک من خلقک و منی۔

ثم ائت زمزم فاشرب من مائھا ثم اخرج وقل آئبون تائبون عابدون لربنا حامدون الی ربنا راغبون الی الله راجعون ان شاء الله

پھر زمزم پر آؤ اس کا پانی پیو پھر چلتے ہوئے کہو

ابا عبد الله علیه السلام لما ودعھا واراد ان یخرج من المسجد الحرام خر ساجدا عند باب المسجد طویلا ثم قام فخرج (حسن)

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام جب کعبہ کو رخصت کر کے مسجد الحرام سے نکلتے تو دروازہ مسجد کے پاس دیر تک سجدہ میں رہتے پھر کھڑے ہوتے اور وہاں سے نکلتے۔

رأیت ابا الحسن علیه السلام ودع البیت فلما اراد ان یخرج من باب المسجد خر ساجدا ثم قام فاستقبل الکعبة فقال اللھم انی انقلب علی لا اله الا انت

میں نے دیکھا امام رضا علیہ السلام کو کہ جب وداع کر کے باب مسجد سے نکلتے تو سجدہ میں جاتے پھر کعبہ کی طرف رخ کر کے کہتے

قال رأیت ابا جعفر الثانی علیه السلام فی سنة خمس و عشرین ومائتین ودع البیت بعد ارتفاع الشمس فطاف بالبیت یستلم الرکن الیمانی فی کل شوط فلما کان فی الشوط السابع استلمه واستلم الحجر ومسح بیده ثم مسح وجھه بیده ثم اتی المقام فصلی خلفه رکعتین ثم خرج الی دبر الکعبة الی الملتزم فالتزم البیت وکشف الثوب عن بطنه ثم وقف علیه

میں نے حضرت کو ۲۲۵ھ میں کعبہ وداع کرتے ہوئے بلندی آفتاب کے وقت دیکھا کہ آپ نے بیت کا طواف کیا رکن یمانی کو ہر شوط کے بعد آغوش میں لیا ساتویں شوط پر اسے بھی آغوش میں لیا اور حجر اسود کو بھی اور ہاتھ سے مسح کر کے ہاتھ منہ پر پھیرا پھر مقام ابراہیم پر آئے اس کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی پھر پشت کعبہ پر ملتزم کے پاس آئے اور اپنے شکم سے کپڑا اٹھا کر کعبہ کو لپٹ گئے پھر وہاں ٹھہرے

فلما أراد أن يخرج من باب الحناطين وتوجه قال رأيته في سنة سبع عشرة ومائتين ودع البيت ليلاً يستلم الركن اليماني وفوق الحجر المستطيل وكشف الثوب عن بطنه ثم أتى الحجر فقبله ومسحه ثم خرج إلى المقام فصلى خلفه ثم مضى ولم يعد إلى البيت وكان وقوفه على الملتزم بقدر ما طاف بعض أصحابنا سبعة أشواط وبعضهم ثمانية (ص)

طویل عرصہ تک دعا کرتے رہے پھر باب الحناطین سے نکلے میں نے ۲۱۷ھ میں ان کو دیکھا تھا حضرت نے بیت کو رات میں رخصت کیا رکن یمانی کو آغوش میں لیا اور حجر مستطیل کو اوپر سے لیا شکم مبارک کو کھولا اور حجر کے پاس آکر بوسہ دیا اور مس کیا پھر مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت نماز اس کے پیچھے پڑھی پھر چلے اور بیت کی طرف لوٹے نہیں آپ کا قیام ملتزم پر اتنی دیر تھا جتنی دیر سات یا آٹھ بار طواف کیا جائے

۴- قال قلت لأبي عبد الله عليه السلام هو ذا أخرج جعلت فداك فمن أين أودع البيت قال تأتي المستجار بين الحجر والباب فتودعه من ثم ثم تخرج فتشرب من زمزم ثم تمضي فقلت أصب على رأسي فقال لا تقرب الصب (ص)

میں نے کہا بیت کو کہاں سے رخصت کیا جائے فرمایا مستجار کے پاس آؤ جو حجر اور باب کے درمیان ہے یہاں سے رخصت کرو پھر زمزم پر آؤ اور اس کا پانی پیو میں نے کہا سر پر بھی چھڑک دوں فرمایا نہیں

۵- قال أبو عبد الله عليه السلام أتريد الحج قلت أجل فقال فليكن آخر عهدك بالبيت أن تضع يدك على الباب وتقول المسكين على بابك فتصدق عليه بالجنة (مجهول)

فرمایا تم ارادۂ حج چاہتے ہو میں نے کہا ہاں فرمایا تو حج تمام کرنے کے بعد سب سے آخر میں یہ کرو کہ اپنا ہاتھ دروازہ پر رکھ کر کہو مسکین بندہ تیرے دروازہ پر ہے پس اسے جنت عطا کر

باب ۲۰۶

مکہ سے چلتے وقت کیا صدقہ دیا جائے

۱- عن أبي عبد الله عليه السلام أنه قال ينبغي للحاج إذا قضى نسكه وأراد أن يخرج أن يبتاع بدرهم تمراً يتصدق به فيكون كفارة لما لعله دخل عليه في حجه من حك أو قملة سقطت أو نحو ذلك (حسن)

فرمایا حج کرنے والا جب ارکان حج ادا کر چکے اور چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدے اور تصدق کر دے یہ کفارہ ہو جائے گا اس کوتاہی کا جو حج میں واقع ہو گئی ہو جیسے بدن کا کھجانا یا جوں کا بدن سے گر جانا وغیرہ

۲- قال أبو عبد الله عليه السلام إذا أردت أن تخرج من مكة فاشتر بدرهم تمراً فتصدق به قبضة قبضة فيكون لكل ما كان منك في إحرامك وما كان منك بمكة (مرسل)

فرمایا جب مکہ سے چلنے کا ارادہ ہو تو ایک درہم کے خرمے خریدو اور ایک ایک مٹھی صدقہ دو تاکہ احرام میں یا مکہ کے قیام میں اگر کوئی چوک ہو گئی ہو تو اس کا کفارہ ہو جائے

باب ۲۰۷

عمرۂ مفروضہ میں کیا کافی ہے

۱۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال اذا استمتع الرجل بالعمرۃ فقد قضی ما علیہ من فریضۃ العمرۃ (حسن)

فرمایا جب حج تمتع کا عمرہ پورا ہو گیا تو فریضہ عمرہ سے جو اس پر واجب تھا ادا ہو گیا

۲۔ قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن العمرۃ اواجبۃ هی قال نعم قلت من تمتع یجزی عنہ قال نعم (ض)

میں نے کہا کیا عمرہ واجب ہے فرمایا ہاں میں نے کہا جو حج تمتع کرے اس کے لئے یہ عمرہ کافی ہو گا فرمایا ہاں

باب ۲۰۸

وہ عمرہ جو حج سے علیحدہ کیا جائے

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فی کل شهر عمرۃ (م)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے ہر مہینہ میں عمرہ ہو سکتا ہے

قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فی کتاب علی علیہ السلام فی کل شهر عمرۃ (ض)

فرمایا کتاب علی میں ہے کہ ہر ماہ میں عمرہ ہے

قال سئلت ابا الحسن علیہ السلام عن رجل یدخل مکۃ فی السنۃ المرۃ او المرتین او الاربعۃ کیف یصنع قال اذا دخل فلیدخل ملبیا و اذا خرج فلیخرج محلا قال و لکل شهر عمرۃ فقلت یکون اقل قال لکل عشرۃ ایام عمرۃ ثم قال و حقک لقد کان فی عامی هذہ السنۃ ست عمر قلت لم ذاک قال کنت مع محمد بن ابراهیم بالطائف فکان کلما دخل دخلت معہ (ق)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا ایک شخص مکہ میں داخل ہوتا ہے ایک سال کے اندر ایک بار دو بار یا چار بار تو وہ کیا کرے فرمایا داخل ہو لبیک کہتا ہوا اور نکلے محل ہو کر اور فرمایا ہر مہینہ عمرہ ہے میں نے کہا اس سے کم مدت بھی ہے فرمایا دس دن میں ایک عمرہ پھر فرمایا تیرے حق کی قسم اس سال میں نے چھ عمرے کئے میں نے کہا یہ کیسے فرمایا میں محمد بن ابراہیم کے ساتھ طائف میں تھا جب وہ مکہ آیا میں بھی اس کے ساتھ آیا۔

باب ۲۰۹
عمرہ متعہ ماہ حج میں

۱- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بالعمرۃ المفردۃ فی اشہر الحج ثم یرجع الی اھلہ (م)

فرمایا اگر ماہ حج میں صرف عمرہ کیا جائے تو کوئی حرج نہیں عمرہ کے بعد اپنے گھر لوٹ آئے

۲- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لا باس بالعمرۃ المفردۃ فی اشہر الحج ثم یرجع الی اھلہ ان شاء (ض)

ترجمہ اوپر ہے

۳- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ سئل عن رجل یخرج فی اشہر الحج معتمراً ثم یرجع الی بلادہ قال لا باس وان حج من عامہ ھذا وافرد الحج فلیس علیہ دم فان الحسین بن علی علیہما السلام خرج قبل الترویۃ بیوم الی العراق وقد کان دخل معتمراً (حسن)

میں نے پوچھا ایک شخص حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے اور پھر اپنے شہر کو لوٹ جاتا ہے فرمایا کچھ حرج نہیں اور اگر اسی سال حج کرے، در علیحدہ حج کرے تو اس پر قربانی نہیں امام حسین علیہ السلام یوم ترویہ سے ایک دن قبل عازم عراق ہوئے اور آپ عمرہ بجا لائے

۴- قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام من این افترق المتمتع والمعتمر فقال ان المتمتع مرتبط بالحج والمعتمر اذا فرغ منہا ذھب حیث شاء وقد اعتمر الحسین بن علی علیہما السلام فی ذی الحجۃ ثم راح یوم الترویۃ الی العراق والناس یروحون الی منیٰ ولا باس بالعمرۃ فی ذی الحجۃ لمن لا یرید الحج (مجہول)

میں نے کہا کہاں سے افتراق ہوتا ہے متمتع و معتمر میں فرمایا تمتع کرنے والا مرتبط ہے حج سے اور عمرہ کرنے والا فارغ ہو کر جہاں چاہے جا سکتا ہے امام حسین علیہ السلام نے عمرہ کیا ذی الحجہ میں پھر یوم ترویہ راہی عراق ہوئے۔ جو حج کا ارادہ نہ کرے وہ ذی الحجہ میں عمرہ بجا لائے تو کوئی حرج نہیں

باب ۲۱۰
عمرہ کے مہینے

۱- قال قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام بلغنا ان عمرۃ فی شہر رمضان تعدل حجۃ فقال انما کان ذلک فی امرأۃ وعدھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فقال لہا اعتمری فی شہر رمضان فھو لک حجۃ (ض)

میں نے کہا ہمیں معلوم ہوا ہے کہ ماہ رمضان میں عمرہ کرنا حج کے برابر ہے، فرمایا یہ تھا اس عورت کے لئے جس سے رسول اللہ نے وعدہ کیا تھا اور فرمایا تھا تو ماہ رمضان میں عمرہ کر دہ تیرے لئے ایک حج کے برابر ہوگا۔

۲۔ قال كنت مقيما بالمدينة في شهر رمضان سنة ثلث عشرة و مائتين فلما قرب الفطر كتبت الى ابي جعفر عليه السلام اسأله عن الخروج في عمرة شهر رمضان افضل او اقيم حتى ينقضي الشهر واتم صومي فكتب الي كتابا قرأته بخطه سألت رحمك الله عن اي العمرة افضل عمرة شهر رمضان افضل يرحمك الله (ض)

میں ماہ رمضان میں ۲۱۳ھ میں مدینہ میں مقیم تھا جب عید الفطر کا وقت قریب آیا تو میں نے امام محمد باقر علیہ السلام کو لکھا آیا میں ماہ رمضان میں عمرہ جا کر کروں یا عید تک یہیں رہ کر روزے پورے کروں کون افضل ہے حضرت نے اپنے قلم سے تحریر فرمایا شہر رمضان کے عمرہ سے افضل کون سا عمرہ ہو سکتا ہے

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اهل بالعمرة في رجب واحل في غيره كانت عمرته لرجب واذا اهل في غير رجب وطاف في رجب فعمرته لرجب (مجهول)

فرمایا جب رجب میں عمرہ کا اہلال کرے اور محل ہو اس کے غیر میں تو اس کا عمرہ رجب میں شامل ہوگا اور اگر اہلال غیر رجب میں کرے اور طواف کرے رجب میں تو عمرۂ رجب ہوگا۔

۔ قال كان ابو عبد الله عليه السلام اذا اراد العمرة انتظر الى صبيحة ثلث وعشرين من شهر رمضان ثم يخرج مهلا في ذلك اليوم (ض)

حضرت جب عمرہ کا ارادہ کرتے تو ۲۳ ویں رمضان کا انتظار کرتے پھر تشریف لے جاتے۔

۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في رجل احرم في شهر واحل في آخر فقال يكتب له في الذي قد نوى او يكتب له في افضلهما (حسن)

پوچھا حضرت سے اس شخص کے متعلق جو احرام باندھے ایک مہینہ میں اور کھولے دوسرے مہینہ میں فرمایا لکھا جائے گا اس مہینہ میں جس میں نیت کی ہے یا اس میں جو افضل ہوگا۔

۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المعتمر يعتمر في اي شهور السنة شاء وافضل العمرة عمرة رجب

فرمایا عمرہ جس ماہ میں چاہے کرے مگر افضل وہ ہے جو رجب میں ہو

۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له العمرة بعد الحج قال اذا امكن الموسى من الرأس (ض)

میں نے کہا عمرہ (مفردہ) حج کے بعد کرے فرمایا جب سر کے لئے استرہ ملے

باب ۲۱۱
قطع تلبیۂ محرم

۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال يقطع صاحب العمرة المفردة التلبية اذا وضعت الابل اخفافها في الحرم (حسن)

فرمایا عمرہ مفردہ والا تلبیہ کو قطع کرے جب حرم میں پہنچ کر اونٹ کے چمڑے کے موزے اتارے جائیں

۔ عن ابي جعفر عليه السلام قال يقطع تلبية المعتمر اذا دخل الحرم

فرمایا جب عمرہ کرنے والا حرم میں داخل ہو تو تلبیہ قطع کردے

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال من اعتمر من التنعيم فلا يقطع التلبية حتى ينظر الى المسجد (حسن)

جو عمرہ کا احرام منزل تنعیم سے باندھے جب تک اسے مسجد الحرام نظر نہ آئے تلبیہ کو قطع نہ کرے

۴۔ قال ابو جعفر عليه السلام اذا قدم المعتمر مكة وطاف وسعى فان شاء فليمض على راحلته وليلحق باهله (ع)

جب عمرہ کے لئے مکہ آئے اور طواف و سعی کر لے تو پھر چاہے تو اپنی سواری لے کر اپنے اہل و عیال سے جا ملے۔

۔ قال [illegible] عليه السلام العمرة المبتولة يطوف بالبيت وبالصفا والمروة ثم يحل فان شاء ان يرتحل من ساعته ارتحل (ق)

عمرہ مفردہ والا طواف بیت اور سعی صفا و مروہ کے بعد محل ہو جاتا ہے اگر چاہے تو چلا جائے۔

۶۔ عن ابي عبد الله عليه السلام في الرجل يجيء معتمراً عمرة مبتولة قال يجزيه اذا طاف بالبيت وسعى بين الصفا والمروة وحلق ان يطوف طوافاً واحداً بالبيت ومن شاء ان يقصر قصر (ص)

جو عمرہ مفردہ کے لئے آئے تو اس کے لئے کافی ہے طواف بیت اور سعی صفا و مروہ اور سر منڈوانا اور بیت کا ایک اور طواف اگر چاہے تو تقصیر کرے۔

۷۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال المعتمر يطوف ويسعى ويحلق قال ولابد بعد الحلق من طواف آخر (مجہول)

عمرہ والا طواف کرے سعی کرے سر منڈوائے اور اس کے بعد طواف آخر کرنا ضروری ہے۔

۸۔ عن ابي الحسن ع قال سالته عن مفرد العمرة عليه طواف النساء قال نعم (مجہول)

میں نے کہا عمرہ مفردہ والا طواف نساء کرے فرمایا ہاں

۹۔ قال كتب ابو القاسم مخلد بن موسى الرازي الى الرجل يسأله عن العمرة المبتولة هل على صاحبها طواف النساء والعمرة التي يتمتع بها الى الحج فكتب اما العمرة المبتولة فعلى صاحبها طواف النساء واما العمرة التي يتمتع بها الى الحج فليس على صاحبها طواف النساء (م)

فرمایا عمرہ مفردہ والے پر طواف نساء ہے اور عمرہ تمتع والے پر نہیں

باب ۲۱۲

کفارہ اُس عمرہ والے کا جو احرام میں جماع کرے

۱۔ عن ابي جعفر عليه السلام في رجل اعتمر عمرة مفردة فوطئ اهله وهو محرم قبل ان يفرغ من طوافه وسعيه قال عليه بدنة لفساد عمرته وعليه ان يقيم بمكة حتى يدخل شهر آخر فيخرج الى بعض المواقيت فيحرم منه ثم يعتمر (مجہول)

فرمایا اگر عمرہ مفردہ کرنے والا اپنی بی بی سے مجامعت کرے حالت احرام قبل طواف و سعی سے فارغ ہونے تو اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے عمرہ کے فاسد ہونے کی وجہ سے اور اسے لازم ہے کہ دوسرے مہینوں کے داخل ہونے تک مکہ میں قیام کرے پھر بعض مواقیت کے لئے نکلے اور احرام کے ساتھ عمرہ کرے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی الرجل یعتمر عمرۃ مفردۃ ثم یطوف بالبیت طواف الفریضۃ ثم یغشی اھلہ قبل ان یسعیٰ بین الصفا والمروۃ قال قد افسد عمرتہ وعلیہ بدنۃ و یقیم بمکۃ محلا حتی یخرج الشھر الذی اعتمر فیہ ثم یخرج الی الوقت الذی وقتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ لاھل بلادہ فیحرم منہ ویعتمر (ض)

فرمایا جو کوئی عمرہ مفردہ کرے اور طواف فریضہ کرنے کے بعد اپنی بی بی سے مباشرت کرے سعی سے پہلے تو اس کا عمرہ فاسد ہو گیا اس کا کفارہ ایک بدنہ ہے اور وہ محل ہو کر مکہ میں رہے اور جو وقت رسولِ خدا نے اہل شہر کے لئے عمرہ کا معین کیا ہے اس میں مکہ سے نکلے احرام باندھے اور عمرہ بجا لائے

- قال من جاء بھدی فی عمرۃ فی غیر حج فلینحرہ قبل ان یحلق راسہ (مرسل)

جو بغیر حج کے عمرہ کے لئے ہدی لے کر آئے تو اسے چاہیئے کہ حلق راس سے پہلے نحر کرے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال المعتمر اذا ساق الھدی یحلق قبل ان ینحر (مجہول)

فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لائے وہ ذبح سے پہلے سر منڈوائے

۵. قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من ساق ھدیا فی عمرۃ فلینحرہ قبل ان یحلق ومن ساق ھدیا وھو معتمر نحر ھدیہ بالمنحر وھو بین الصفا والمروۃ وھی الحزورۃ وسألتہ عن کفارۃ العمرۃ این تکون فقال بمکۃ الا ان یوخرھا الی الحج فیکون بمنی وتعجیلھا افضل واحب الی (ح)

فرمایا جو عمرہ کے لئے ہدی لائے تو سر منڈوانے سے پہلے اس کو نحر کرے اور جو عمرہ میں ہدی لائے وہ اس کو صفا و مروہ کے درمیان حزورہ کے نام سے جو جگہ ہے وہاں نحر کرے میں نے کہا عمرہ کا کفارہ کہاں ہو فرمایا مکہ میں مگر حج کے وقت تک اسے رہنے دے اور منیٰ میں بجا دے اس میں جلدی کرنا افضل ہے اور مجھے پسند ہے

باب ۲۱۳
ہدی کو تطوعاً بھیجنا

سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل بعث بھدی مع قوم وواعدھم یوما یقلدون فیہ ھدیھم ویحرمون فقال یحرم علیہ ما یحرم علی المحرم الیوم الذی واعدھم حتی یبلغ الھدی محلہ قلت ارایت ان اخلفوا فی میعادھم وابطؤا فی السیر علیہ جناح فی الیوم الذی واعدھم قال لا ویحل فی الیوم الذی وعدھم (مجہول)

میں نے کہا ایک شخص نے کچھ لوگوں کے ساتھ ہدی بھیجی اور ان سے وعدہ لیا کہ فلاں روز وہ ہدی کے قلادہ ڈالیں اور احرام باندھیں فرمایا وہ بھی اوپر حرام کریں ہر اس چیز کو جو محرم پر حرام ہوتی ہے اور جب تک ہدی اپنے مقام پر پہنچے وہ احرام میں رہیں۔ میں نے کہا اگر وہ اس وعدہ کے خلاف کریں اور چلنے میں تاخیر کریں تو کیا وعدہ کے دن نہ پہنچنے کا اس پر کفارہ ہوگا فرمایا نہیں وہ محل ہوگا اس دن جس کا وعدہ اس نے ان سے کیا ہوگا

۲۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ان علیاً صلوات اللہ علیہ کان یبعث بهدیه ثم یمسک عما یمسک عنه المحرم غیر انه لا یلبّی و یواعدهم یوم ینحر فیه بدنة فیحل (مجہول)

فرمایا حضرت نے کہ حضرت علی علیہ السلام ہدی بھیجتے تھے اور باز رہتے تھے ان تمام چیزوں سے جن سے ایک محرم باز رہتا ہے سوائے اس کے تلبیہ نہیں کرتے تھے اور لیجانے والوں سے وعدہ لیتے تھے کہ روز نحر نحر کریں گے محل ہو

۳۔ سألت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن الرجل یبعث بالهدی تطوعاً لیس بواجب قال یواعد اصحابه یوماً فیقلدونه فاذا کانت تلک الساعة اجتنب ما یجتنب المحرم الی یوم النحر فاذا کان یوم النحر اجزأ عنه (حسن)

میں نے کہا ایک شخص استحباباً ہدی بھیجا چاہتا ہے فرمایا وہ اپنے اصحاب سے وعدہ لے کہ یوم معین پر اس کی گردن میں قلادہ ڈالے۔ جب وہ وقت آئے تو ان تمام چیزوں سے پرہیز کرے جن سے ایک محرم پرہیز کرتا ہے روز نحر تک جب روز نحر ذبح ہو جائے تو یہ اسکی طرف سے کافی ہوگا

۴۔ قال ان مرادا بعث ببدنة و امران تقلد و تشعر فی یوم کذا و کذا فقلت له انما ینبغی ان لا یلبس الثیاب اذا صنع کذا و کذا ... کان زیاد فقال مره ان یلبس الثیاب ولینحر بقرة یوم الاضحی عن نفسه (م)

مرازم نے کہا مراد نے بدنہ بھیجا اور کہا فلاں فلاں دن اس کے پٹہ ڈالا جائے اور اشعار کیا جائے میں نے کہا کیا وہ لباس نہ پہنے اس نے مجھے حضرت ابو عبد اللہ کے پاس حیرہ میں بھیجا میں نے ان سے کہا مراد نے ایسا ایسا کیا وہ سکھ زیاد میں ہونے کی وجہ سے کپڑے نہیں اتار سکتا فرمایا اسے حکم دو کہ وہ کپڑے پہنے رہے اور روز قربانی اپنی طرف سے گائے ذبح کرائے

باب ۲۱۴
نوادر

۱۔ عن جعفر بن محمد علیهما السلام قال اودیة الحرم تسیل فی الحل و اودیة الحل لا تسیل فی الحرم (حسن)

فرمایا حرم کی زمین بلند ہونے کی وجہ پانی بہتا ہے حل کی طرف اور حل کا پانی بہہ کر حرم کی طرف نہیں آتا

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے مرآۃ العقول میں اس حدیث کے متعلق تحریر فرمایا ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ جس طرح مقام حرم کو مقام حل پر صوری بلندی حاصل ہے۔ اسی طرح محمد و آل محمد کو عوام الناس پر فوقیت و برتری ہے

۲۔ قال کنت مع ابی جعفر علیه السلام فی ناحیة من المسجد الحرام و قوم یلبّون حول الکعبة فقال اتری هؤلاء الذین یلبّون واللہ لاصواتهم ابغض الی اللہ من اصوات الحمیر (حسن)

میں امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت میں مسجد الحرام کے ایک طرف حاضر تھا اور بہت سے لوگ کعبہ کے گرد تلبیہ کر رہے تھے حضرت نے فرمایا کیا تم لوگوں کو دیکھ رہے ہو جو تلبیہ کر رہے ہیں۔ خدا کے نزدیک انکی آواز گدھے کی آواز سے بھی زیادہ بری ہے

سألته یا ابا عبد اللہ علیہ السلام عن رجل لبّی بحجۃ او عمرۃ
یرید الحج قال لیس بشئ ولا ینبغی لہ ان یفعل (حسن)

میں نے کہا ایک شخص اگر بغیر ارادہ حج یا عمرہ کا تلبیہ کرے فرمایا بیکار ہے
اسے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام انہ قال فی ھؤلاء الذین
یفردون الحج اذا قدموا مکۃ وطافوا بالبیت احلوا واذا لبّوا
احرموا فلا یزال یحل ویعقد حتی یخرج الی منی بلا حج ولا عمرۃ (حسن)

فرمایا ان لوگوں کے متعلق جو حج افراد کریں گے جب مکہ آئیں اور بیت کا
طواف کریں تو محل ہوئے اور جب تلبیہ کریں تو احرام میں ہو گئے اسی طرح
کبھی کھل دیں گی کبھی بندھ لیں یہاں تک کہ وہ منی کی طرف جائیں بغیر حج و عمرہ کے

قال حج اسمعیل بن علی بالناس سنۃ اربعین ومائۃ
فسقط ابو عبد اللہ علیہ السلام عن بغلتہ فوقف علیہ
اسمعیل فقال لہ ابو عبد اللہ علیہ السلام سر فان الامام
لا یقف (ضعیف)

محمد بن اسمعیل نے ۱۴۰ھ میں لوگوں کے ساتھ حج کیا حضرت ابو عبد اللہ
علیہ السلام اپنے خچر سے گر پڑے اسمعیل ٹھہر گئے حضرت نے فرمایا تم
چلو امام توقف نہیں کرتا

قال قلت لہ ما تقول فی المقام بمنی بعد ما ینفر الناس
قال اذا کان قد قضی نسکہ فلیقم ما شاء ولیذھب حیث شاء (مجہول)

میں نے کہا آپ کیا فرماتے ہیں منی میں قیام کے متعلق جبکہ لوگ چلے جائیں
فرمایا جب مناسک ادا کر لیے تو جب تک چاہو ٹھہرو جب چاہو چل دو

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سأل رجل فی المسجد
الحرام من اعظم الناس وزرا فقال من یقف بھذین
الموقفین عرفۃ والمزدلفۃ وسعی بین ھذین الجبلین
ثم طاف بھذا البیت وصلی خلف مقام ابراھیم ثم قال
فی نفسہ او ظن ان اللہ لم یغفر لہ فھو من اعظم الناس وزرا (مرسل)

ایک شخص نے مسجد الحرام میں حضرت سے پوچھا سب سے زیادہ گنہگار کون
ہے فرمایا جو ان دونوں موقفوں عرفہ و مزدلفہ میں وقوف کرے اور ان
دو پہاڑوں کے درمیان سعی کرے اور بیت اللہ کا طواف کرے
اور مقام ابراہیم کے پیچھے نماز پڑھے پھر اپنے دل میں کہے یا گمان
کرے کہ اللہ اس کے گناہ نہیں بخشے گا یہ سب سے بڑا گنہگار ہے
کہ رحمت خدا سے مایوس ہوتا ہے

۸- عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کنا عندہ فذکروا الماء
الذی فی طریق مکۃ وثقلہ فقال الماء لا یثقل الا ان ینفرد بہ
الجمل فلا یکون علیہ الا الماء (مجہول)

ہم ابو عبد اللہ علیہ السلام کے ساتھ تھے لوگوں نے پانی کا ذکر کیا
مکہ کے راستہ میں اور اس کے وزن کا فرمایا گیا بار نہیں ہوا اگر جدا گانہ
اونٹ پر لادا جائے کہ پانی کے سوا کچھ اس پر نہ ہو۔

قال من حج ثلث سنین متوالیۃ ثم حج او لم یحج فھو بمنزلۃ
مدمن الحج وروی ان مدمن الحج الذی اذا وجد الحج حج کما
ان مدمن الخمر الذی اذا وجدہ شربہ (مجہول)

فرمایا جو کوئی تین سال پے در پے حج کرے تو پھر حج کرے یا نہ کرے وہ
بمنزلہ دوامی حج کرنے والوں کے ہو جاتا ہے اور مدمن الحج سے مراد وہ ہے
کہ جب موقع پائے حج کرے جیسے دائم الخمر کہ جب اسے کہیں شراب ملے پی لے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال من رکب راحلۃ فلیوص (حس)

فرمایا جو سواری پر بیٹھے اسے چاہیے کہ وصیت کرے

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کانت قریش تلطخ الاصنام
التی کانت حول الکعبۃ بالمسک والعنبر وکان یغوث قبال
الباب وکان یعوق عن یمین الکعبۃ وکان نسر عن یسارھا

فرمایا قریش ان بتوں پر جو کعبہ کے گرد تھے مشک و عنبر ملتے تھے یغوث
بت دروازہ بیت کے سامنے تھا یعوق کعبہ کے داہنی طرف اور نسر
بائیں طرف تھا

وكانوا اذا دخلوا سجدوا سجدة اليغوث ولا ينحنون فر يستديرون بحيالهم الى البيت ثم يلبون فيقولون اللهم لبيك لبيك لا شريك لك الا شريك هو لك تملكه وما ملك قال فبعث الله ذبابا اخضر له اربعة اجنحة فلم يبق من ذلك المسك والعنبر شيئاً الا اكله وانزل الله عز وجل يا ايها الناس ضرب مثل فاستمعوا له ان الذين تدعون من دون الله لن يخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا له وان يسلبهم الذباب شيئا لا يستنقذوه منه ضعف الطالب والمطلوب (حسن)

۱۲ - قال لا يلي الموسم مكي (حسن)

۱۳ - كان يكره الحج والعمرة على الابل الجلالات (حسن)

۱۴ - قال كتبت اليه اسأله عن الميت يموت بعرفات يدفن او ينقل الى الحرم فايهما افضل فكتب يحمل الى الحرم ويدفن فهو افضل (حسن)

۱۵ - عن ابي عبد الله عليه السلام في قول الله جل ثناؤه ثم ليقضوا تفثهم قال هو ما يكون الرجل في حال احرامه فاذا دخل مكة فتكلم بكلام طيب كان ذلك كفارة لذلك الذي كان منه (مرسل)

۱۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام ان القائم عليه السلام اذا قام رد البيت الحرام الى اساسه ومسجد الرسول الى اساسه ومسجد الكوفة الى اساسه قال ابو بصير الى موضع التمار من المسجد (مرسل)

۱۷ - قال من خرج من الحرمين بعد ارتفاع النهار قبل ان يصلي الظهر والعصر نودي من خلفه لا صحبك الله (مجهول)

۱۸ - قال سألته عن رجل جعل جاريته هديا بالكعبة كيف يصنع فقال ان ابي اتاه رجل قد جعل جاريته هديا للكعبة فقال له قوم الجارية او بعها ثم مر مناديا يقوم على الحجر فينادي الا من قصرت عليه نفقته او قطع به او نفد طعامه فليأت فلان بن فلان ومره ان يعطي اولا فاولا حتى ينفد ثمن الجارية (مجهول)

اور جب حرم میں داخل ہوتے تو یغوث کو سجدہ کرتے اس کے سامنے جھکتے تھے پھر گھر کی طرف آکر کہتے لبیک لبیک الخ
خدا نے ایک مکھی کو بھیجا جو سبز رنگ اور چار پروں والی تھی وہ سارا مشک و عنبر چاٹ گئی اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا ہے۔
اے لوگو یہ ایک مثال ہے اسے کان لگا کر سنو اللہ کے سوا جن کو پکارتے ہیں انھوں نے تو ایک مکھی بھی پیدا نہیں کی اگر وہ سب جمع ہو کر بھی چاہیں تو پیدا نہیں کر سکتے بلکہ مکھی اگر ان کی کوئی چیز لے جائے تو وہ اس کو اس سے چھڑا نہیں سکتے کتنے کمزور ہیں طالب و مطلوب

موسم حج کی امیری امیر حاج سے متعلق ہے نہ امیر مکہ سے

حضرت ابو عبد اللہ نجاست خوار اونٹوں پر حج و عمرہ کرنا مکروہ جانتے تھے
جو شخص عرفات میں مر جائے اسے حرم میں لا کر دفن کرنا افضل ہے

فرمایا اس آیت کے متعلق - پھر اپنی نجاست دور کریں یعنی جب تک احرام رہے (ناخن کٹوانا یا شکنیا وہ بال صاف کرنا وغیرہ) اور جب مکہ میں آئے تو ذکر الٰہی کرے تاکہ ان فروگذاشتوں کا کفارہ ہو جائے جو بحالت احرام ہوگئی ہوں
فرمایا حضرت نے جب قائم آل محمد ظہور فرمائیں گے تو وہ کعبہ کو۔ مسجد رسول اور مسجد کوفہ کو ان کی اصلی بنیادوں پر لائیں گے ابوبصیر نے کہا اس جگہ تک جو مسجد سے متعلق تھی۔

فرمایا جو کوئی حرمین سے سورج بلند ہونے کے بعد قبل نماز ظہر و عصر پڑھے چل دے اسے پیچھے سے پکارنے والا کہے گا اللہ تیرا بھلا نہ کرے
میں نے کہا ایک شخص نے اپنی کنیز کو تحفہ میں دیا تو وہ کیا کرے فرمایا میرے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے پاس ایک شخص آیا جس نے اپنی کنیز کعبہ کی نذر کی تھی حضرت نے اس سے فرمایا کہ چاہے اس کی قیمت خود دے یا بیچ ڈالے پھر اس سے کہو کہ حجر کے پاس کھڑے ہو کر ندا کرے جس کے پاس نفقہ نہ رہا ہو یا راستہ میں لٹ گیا ہو یا کھانا ختم ہو گیا ہو وہ فلاں بن فلاں کے پاس آئے پس پہلے آنے والوں کو دیا جائے تا آنکہ جاریہ کی قیمت ختم ہو جائے

عن ابی عبد الله علیه السلام فی المرأة تطمث یوم عرفة کیف تصنع بالطواف عنها امهم کیف یصنع به قال لیس علیه شیء (مجهول)

عن ابی الحسن علیه السلام قال قلت جعلت فداک کان عندی کبش سمین لاضحیه فلما اخذته واضجعته نظر الیّ فرحمته ورققت ثم انی ذبحته فقال لی ما کنت احب لک ان تفعل لا تربین شیئاً من هذا ثم تذبحه (مجهول)

دخلت علی ابی عبد الله علیه السلام ولی علی رجل مال قد دفعنی فشکوت الیه ذلک فقال لی اذا صرت بمکة فطف عن عبد المطلب طوافاً وصل رکعتین عنه وطف عن ابی طالب طوافاً وصل عنه رکعتین وطف عن عبد الله طوافاً وصل عنه رکعتین وطف عن آمنة طوافاً وصل عنها رکعتین وطف عن فاطمة بنت اسد طوافاً وصل عنها رکعتین ثم ادع ان یرد علیک مالک ففعلت ذلک ثم خرجت من باب الصفا فاذا غریمی واقف یقول یا داود حبستنی تعال اقبض مالک (مجهول)

عن عبد الله بن عمر قال کنا بمکة فاصابنا غلاء من الاضاحی فاشترینا بدینار ثم بدینارین ثم لم نجد بقلیل ولا کثیر فرقع هشام المکاری رقعة الی ابی الحسن علیه السلام فاخبره بما اشترینا ثم لم نجد بقلیل ولا کثیر فوقع انظروا الی الثمن الاول والثانی والثالث ثم تصدقوا بمثل ثلثه (مجهول)

۲۲ - عن ابی عبد الله علیه السلام فی الرجل یحج عن آخر فاجترح فی حجه شیئاً یلزمه فیه الحج من قابل او کفارة قال هی للاول تامة وعلی هذا ما اجترح (حسن)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال جاء رجل الی ابی جعفر علیه السلام فقال انی اهدیت جاریة الی الکعبة فاعطیت خمسمائة دینار فما تری قال بعها ثم خذ ثمنها ثم قم علی حائط الحجر ثم ناد واعط کل منقطع به وکل محتاج من الحاج (مجهول)

پوچھا ایک عورت یوم عرفہ حیض سے ہو گئی ہے تو کیا کرے آیا اس کی طرف سے طواف کرے فرمایا اسے کچھ نہیں کرنا۔

میں نے کہا میرے پاس ایک موٹا تازہ مینڈھا ذبح کرنے کے لئے تھا جب میں نے اسے پکڑ کر لٹایا تو وہ دیکھنے لگا۔ مجھے اس پر رحم آیا اور دل میں نرمی پیدا ہوئی مگر میں نے اسے ذبح کر دیا فرمایا میں تمہارے لئے اسے اچھا نہیں سمجھتا۔ کسی پالتو جانور کو ذبح نہ کرو

میں نے کہا میرا ایک شخص کے پاس مال ہے اور وہ کہتا ہے نہیں فرمایا جب تم مکہ پہنچو تو حضرت عبد المطلب، حضرت ابو طالب، حضرت عبد اللہ، حضرت آمنہ اور حضرت فاطمہ بنت اسد ہر ایک کے نام سے طواف کرو اور ہر ایک طواف کے بعد انکی طرف سے دو رکعت نماز پڑھو پھر خدا سے دعا مانگو روپیہ مل جائے گا

راوی کہتا ہے میں نے یہ عمل کیا پھر جب میں باب صفا سے نکلا تو میرا قرضدار کھڑا ہوا تھا اس نے کہا اے داؤد میں تمہاری وجہ سے رکا ہوا ہوں آؤ اپنا مال لے لو

ہم مکہ میں تھے کہ قربانی کے جانور گراں ہو گئے ہم نے پہلے ایک دینار میں خریدا پھر دو میں پھر نہ کم میں ملا نہ زیادہ میں۔ کرایہ والا ہشام نامی میرا خط امام رضا علیہ السلام کے پاس لے گیا حضرت نے تحریر فرمایا پہلی اور دوسری قیمت کو دیکھو۔ پھر تیسری قیمت تصدق کر دو۔

میں نے کہا ایک شخص دوسرے کی طرف سے حج کو جاتا ہے اور اس کے حج میں کوئی ایسی چیز پیدا ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے سال آئندہ حج کرنا لازم ہو جاتا ہے یا کفارہ دینا پڑتا ہے۔ فرمایا پہلے شخص کا حج تو پورا ہو گا اور جو غلطی ہوئی ہے اس کا ذمہ دار یہ ہے

میں نے کہا میں نے ایک کنیز کعبہ کو نذر دی مجھے اس کی قیمت ملتی ہے فرمایا بیچ ڈالو اور اس کی قیمت لے کر حجر کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ندا کرو اور جو حاجی ضرورت مند ہو اسے دو

۲۵۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام سألتہ عن قول اللہ عزوجل و من دخلہ کان اٰمنا فقال لقد سألتنی عن شیٔ ما سألنی احد الا من شاء اللہ قال من ام ھذا البیت و ھو یعلم انہ البیت الذی امرہ اللہ عزوجل و عرفنا اھل البیت حق معرفتنا کان اٰمنا فی الدنیا و الاٰخرۃ (مجہول)

میں نے آیہ من دخلہ کان اٰمنا کے معنی پوچھے فرمایا تم نے ایسا سوال کیا کہ کسی نے نہیں پوچھا سنو جو شخص بھی کوئی اس گھر میں یہ جان کر آئے کہ یہ وہ گھر ہے کہ جس میں آنے کا اللہ نے حکم دیا ہے اور ہم اہلبیت کو اس طرح پہچانے جو حق معرفت ہے تو وہ دنیا و آخرت میں امن سے رہے گا۔

۲۶۔ قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام انا اذا قدمنا مکۃ ذھب اصحابنا یطوفون و یترکونی احفظ متاعھم قال انت اعظمھم اجراً (مجہول)

میں نے کہا ہم مکہ آئے میرے ساتھی طواف کرنے لگے اور مجھے اپنے سامان کی حفاظت کے لئے چھوڑ دیا فرمایا تیرا اجر ان سے زیادہ ہے

۲۷۔ قال زاملت محمد بن مصادف فلما دخلنا المدینۃ اعتللت فکان یمضی الی المسجد و یدعنی وحدی فشکوت ذلک الی مصادف فاخبرہ ابا عبد اللہ علیہ السلام فارسل الیہ قعودک عندہ افضل من صلاتک فی المسجد (حسن)

میں محمد بن مصادف کا ہم سفر تھا جب ہم مدینہ پہنچے تو میں بیمار ہو گیا وہ مجھے اکیلا چھوڑ کر مسجد میں چلا گیا۔ اسکی اطلاع حضرت ابوعبداللہ کو دی گئی آپ نے اس کو کہلا بھیجا کہ تمہارا اس کے پاس بیٹھنا مسجد میں نماز پڑھنے سے بہتر تھا۔

۲۸۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال کنت دخلت مع ابی الکعبۃ فصلی علی الرخامۃ الحمراء بین العمودین فقال فی ھذا الموضع تعاقد القوم ان مات رسول اللہ صلی اللہ علیہ و اٰلہ الا یردوا ھذا الامر فی احد من اھل بیتہ ابدا قال قلت و من کان قال کان الاول و الثانی و ابو عبیدۃ بن الجراح و سالم بن الحبیبۃ (ض)

فرمایا ابوجعفر علیہ السلام نے میں اپنے والد کے ساتھ کعبہ میں آیا انہوں نے دو ستونوں کے درمیان رخامۃ الحمراء پر نماز پڑھی اور فرمایا یہی وہ جگہ ہے جہاں قوم نے یہ معاہدہ کیا تھا کہ اگر رسول مر جائیں تو امر خلافت کو ہرگز ان کے اہلبیت میں سے کسی کی طرف نہ جانے دینا میں نے کہا وہ کون لوگ تھے فرمایا اول و ثانی اور ابوعبیدہ بن جراح اور سالم بن حبیبہ

۲۹۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال سئل امیر المؤمنین صلوات اللہ علیہ عن اساف و نائلۃ و عبادۃ قریش لھما فقال نعم کانا شابین صبیحین کان باحدھما تانیث و کانا یطوفان بالبیت فصادفا من البیت خلوۃ فاراد احدھما صاحبہ ففعل فمسخھما اللہ فقالت قریش لولا ان اللہ رضی ان یعبد ھذان معہ ما حولھما عن حالھما (ض)

فرمایا کہ کسی نے امیر المومنین علیہ السلام سے اساف اور نائلہ کے متعلق پوچھا اور یہ کہ قریش انکی پوجا کیوں کرتے تھے فرمایا وہ دو جوان تندرست تھے اور ان میں سے ایک مخنث تھا یہ دونو طواف بیت کر رہے تھے اور اس وقت وہاں کوئی نہ تھا پس ایک نے اپنے ساتھی سے خلوت کی اللہ نے ان دونو کو مسخ کر دیا قریش نے کہا اللہ اگر اس پر راضی نہ ہوتا کہ ان کی عبادت کی جائے تو ان کو اس حالت میں کیوں لاتا۔

۳۰۔ قال سمعت ابا عبد اللہ علیہ السلام یقول و قد قال لہ ابو حنیفۃ عجب الناس منک امس و انت بعرفۃ

حضرت نے فرمایا کہ ابوحنیفہ نے کہا۔ کل جبکہ آپ عرفات میں تھے آپ کے ایک امر نے لوگوں کو تعجب میں ڈالا

اشتد مکاساً یکون قال فقال له ابو عبدالله
تا کی مبینک
و ما لله من الرضا ان اغیره فی مالی قال فقال
علیه السلام
لا والله ما لله فی هذا من الرضا قلیل ولا کثیر و
ابو حنیفه
ما نجیئک بشئ الا تغبنا منه (ض)

آپ نے اپنے بدنہ کے خریدنے میں قیمت کم کرانے کے لئے بڑا جھگڑا کیا حضرت
نے فرمایا اللہ اس سے راضی نہیں ہوتا کہ میں اپنے مال میں بے پرواہی
کروں ابو حنیفہ نے کہا واللہ اس میں اللہ کی مرضی نہیں کم ہو یا زیادہ
ہم آپ کے پاس وہی چیز لاتے ہیں جو ہماری سمجھ میں نہیں آتی۔

۳۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال لا ینبغی لاحد ان یحتبی قبالة الکعبة (ض)

فرمایا جائز نہیں کسی کے لئے کہ پشت اور پنڈلیاں کھولے ہوئے کعبہ کے سامنے آئے۔

۳۲ - عن ابی جعفر علیه السلام شکت الکعبة الی الله عزوجل ما تلقی من انفاس المشرکین فاوحی الله الیها قری کعبة فانی مبدلک بقوم یتنظفون بقضبان الشجر فلما بعث الله محمداً صلی الله علیه وآله اوحی الیه مع جبریل علیه السلام بالسواک والخلال (ض)

فرمایا کعبہ نے (بزبان حال) اللہ سے شکایت کی مشرکین کے نجس سانسوں کی خدا نے وحی کی میں ان کو بدل دونگا ایسے لوگوں سے جو دانتوں کو صاف کریں گے درخت کی شاخ سے۔ جب اللہ نے حضرت رسولخدا کو مبعوث کیا تو خدا نے جبریل علیہ السلام کو مسواک اور خلال کے ساتھ بھیجا

۳۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له نکون بمکة او بالمدینة او الحیرة او المواضع التی یرجی فیها الفضل فربما خرج الرجل یتوضأ فیجیء آخر فیصیر مکانه قال من سبق الی موضع فهو احق به یومه ولیلته

میں نے کہا اگر ہم مکہ، مدینہ، حیرہ یا کسی اور فضیلت والی جگہ ہوں اور ایک شخص وہاں وضو کر رہا ہو دوسرا شخص اس کی جگہ پر آ کر بیٹھ جائے فرمایا جو پہلے بیٹھا ہے حق اسی کا ہے دن ہو یا رات

۳۴ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال من اماط اذی عن طریق مکة کتب الله له حسنة ومن کتب له حسنة لم یعذبه (ض)

فرمایا جو کسی تکلیف دہ امر کی وجہ سے راہ مکہ سے مجبوراً ہٹ گیا ہو اس کے نام پر خدا نیکی لکھتا ہے اور جس کے نام نیکی لکھی جائے وہ معذب نہ ہوگا

۳۵ - عن ابی عبد الله ع قال لا یزال العبد فی حد الطواف بالکعبة ما دام حلق الراس علیه (حسن)

فرمایا جب تک حلق راس نہ ہو حد طواف کعبہ سے نہ ہٹے

۳۶ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال اذا کان ایام الموسم بعث الله عزوجل ملائکة فی صور الآدمیین یشترون متاع الحاج والتجار قلت فما یصنعون قال یلقونه فی البحر (مجهول)

فرمایا موسم حج میں اللہ ملائکہ کو انسانی صورت میں بھیجتا ہے تاکہ وہ حاجیوں اور تاجروں کا سامان خرید لیں (کہ اور جگہ تجارت کے فروغ کے لئے) میں نے کہا وہ کیا کرتے ہیں فرمایا دریا میں ڈال دیتے ہیں

۳۷ - عن ابی الحسن علیه السلام قال یوم الاضحی فی الیوم الذی یصام فیه ویوم العاشوراء فی الیوم الذی یفطر فیه

فرمایا یوم اضحی ان دنوں میں سے ہے جن میں روزہ رکھا جاتا ہے اور یوم عاشورہ ان ایام میں ہے جن میں روزہ افطار کیا جاتا ہے

باب ۲۱۵

زیارت نبی صلعم

۱۔ سألت لابي جعفر عليه السلام جعلت فداك ما لمن زار رسول الله صلى الله عليه وآله متعمداً قال له الجنة (ف)

جو رسول کی زیارت کرے اس کے لئے جنت ہے

۲۔ قال ان زيارة قبر رسول الله صلى الله عليه وآله وزيارة قبور الشهداء وزيارة قبر الحسين عليه السلام تعدل حجة مع رسول الله صلى الله عليه وآله (موثق)

زیارت قبر رسول۔ قبور شہدا اور قبر امام حسین کا ثواب برابر ہے اس حج کے ثواب کے جو رسول اللہ کے ساتھ ہو

۳۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اتاني زائرا كنت شفيعه يوم القيامة (مجهول)

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو میری قبر کی زیارت کے لئے آئے گا تو میں روز قیامت اس کی شفاعت کرونگا

۴۔ قال الحسين عليه السلام لرسول الله ص يا ابتاه ما لمن زارك فقال رسول الله صلى الله عليه وآله يا بني من زارني حيا وميتا او زار اباك او زار اخاك او زارك كان حقا علي ان ازوره يوم القيامة واخلصه من ذنوبه (مجهول)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسول خدا سے پوچھا جو آپ کی زیارت کرے فرمایا اے فرزند جو زندگی یا مرنے پر میری زیارت کرے یا تمہارے باپ، بھائی اور تمہاری زیارت کرے تو روز قیامت میں اس سے ملونگا اور گناہوں سے اسے نجات دلاونگا

۵۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله من اتى مكة حاجا ولم يزرني الى المدينة جفوته يوم القيامة ومن اتاني زائرا وجبت له شفاعتي ومن وجبت له شفاعتي وجبت له الجنة ومن مات في احد الحرمين مكة والمدينة لم يعرض ولم يحاسب ومن مات مهاجرا الى الله عز وجل حشر يوم القيامة مع اصحاب بدر (ض)

رسول اللہ نے فرمایا جو حج کرنے مکہ آئے اور مدینہ آکر میری زیارت نہ کرے تو میں روز قیامت اس سے الگ رہونگا اور جو میری زیارت کو آئے گا تو میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی اور میری شفاعت پر اس کے لئے جنت واجب ہوگی اور جو حرمین میں کسی جگہ مکہ یا مدینہ میں مرے گا تو روز قیامت اس سے کچھ نہوگا اور جو راہ خدا میں ہجرت کرکے آئے گا تو وہ اصحاب بدر کے ساتھ محشور ہوگا۔

باب ۲۱۶
لقاءِ امام

عن ابی جعفر علیہ السلام قال انما امر الناس ان یاتوا هذه الاحجار فیطوفوا بها ثم یاتونا فیخبرونا بولایتهم ویعرضوا علینا نصرتهم (حسن)

فرمایا لوگ ان پتھر کی جگہوں میں آئیں اور طواف کریں پھر ہمارے پاس آئیں اور اپنی ولایت و نصرت کی خبر دیں

۲۔ عن ابی جعفر علیہ السلام قال تمام الحج لقاء الامام (ض)

فرمایا تمام حج موقوف ہے لقاء امام پر

۳۔ قال حججنا فمررنا بابی عبد اللہ علیہ السلام فقال حجاج بیت اللہ وزوار قبر نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وشیعة آل محمد هنیأ لکم (ض)

راوی کہتا ہے ہم نے حج کیا اور حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کے پاس گئے آپ نے فرمایا اے بیت اللہ کے حاجیو، قبر نبی کے زایرو اور آل محمد کے شیعو مبارک ہو تمہیں

۴۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قلت ان اللہ امرنی فی کتابہ بامر فاحب ان اعلمہ قال وما ذاک قلت قول اللہ عزوجل ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم قال لیقضوا تفثهم لقاء الامام ولیوفوا نذورهم تلک المناسک

قال عبد اللہ بن سنان فاتیت ابا عبد اللہ علیہ السلام فقلت جعلت فداک قول اللہ عزوجل ثم لیقضوا تفثهم ولیوفوا نذورهم قال اخذ الشارب وقص الاظفار وما اشبہ ذلک قال قلت جعلت فداک ان ذریح المحاربی حدثنی عنک بانک قلت لہ لیقضوا تفثهم لقاء الامام ولیوفوا نذورهم تلک المناسک فقال صدق ذریح وصدقت ان للقرآن ظاهرا وباطنا ومن یحتمل ما یحتمل ذریح (ض)

میں نے کہا اللہ نے مجھے حکم دیا ہے اپنی کتاب میں ایک امر کا میں اس کو بتانا چاہتا ہوں فرمایا وہ کیا ہے میں نے کہا اللہ نے فرمایا ہے کہ اپنی کثافت کو دور کرو اور اپنی نذروں کو وفا کرو فرمایا کثافت دور کرنے سے مراد ہے لقاء امام اور نذریں وفا کرنے سے مراد ہے مناسک کا ادا کرنا۔ عبد اللہ بن سنان نے کہا میں حضرت کے پاس آیا اور اسی آیت کا مطلب پوچھا فرمایا کثافت دور کرنے سے مراد ہے مونچھیں کتروانا ناخن کتروانا اور جو ان سے مشابہ ہیں میں نے کہا میں نے ذریح المحاربی سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کثافت دور کرنے سے لقاء امام مراد ہے اور نذور سے مراد مناسک ہیں فرمایا ذریح نے سچ کہا اور میں نے بھی سچ کہا قرآن کے دو بطن ہیں ظاہری اور باطنی اور کون طاقت رکھتا ہے اس امر کو اٹھانے کی جو ذریح نے اٹھایا ہے

باب ۲۱۷
مدینہ جانے کی فضیلت

۱۔ عن ابی ۔۔۔ ل ابدا وبمکة واختموا بنا (مجہول)

فرمایا مکہ سے شروع کرو اور ہم پر ختم کرو

۲- عنه، عن ابي جعفر عليه السلام قال: ابدأ بالمدينة او بمكة؟ قال: ابدأ بمكة واختم بالمدينة فانه افضل (رجوع)

میں نے کہا مدینہ سے شروع کروں یا مکہ سے؟ فرمایا مکہ سے شروع کرو کہ یہ افضل ہے

باب ۲۱۸
دخول مدینہ و زیارت نبی

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال: اذا دخلت المدينة فاغتسل قبل ان تدخلها او حين تدخلها ثم تأتي قبر النبي صلى الله عليه وآله ثم تقوم فتسلم على رسول الله صلى الله عليه وآله ثم تقوم عند الاسطوانة المقدمة من جانب القبر الايمن عند رأس القبر عند زاوية القبر وانت مستقبل القبلة ومنكبك الايسر الى جانب القبر ومنكبك الايمن مما يلي القبر فانه موضع رأس رسول الله صلى الله عليه وآله وتقول —

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد انك رسول الله واشهد انك محمد بن عبد الله واشهد انك قد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وجاهدت في سبيل الله وعبدت الله حتى اتاك اليقين بالحكمة والموعظة الحسنة وأديت الذي عليك من الحق وانك قد رؤفت بالمؤمنين وغلظت على الكافرين فبلغ الله بك افضل شرف محل المكرمين الحمد لله الذي استنقذنا بك من الشرك والضلالة اللهم فاجعل صلواتك وصلوات ملائكتك المقربين وعبادك المخلصين وانبيائك المرسلين واهل السماوات والارضين ومن سبح لك يا رب العالمين من الاولين والآخرين

فرمایا جب مدینہ داخل ہو تو داخلہ سے پہلے غسل کرو یا داخلہ کے وقت پھر قبر نبی کے پاس جاکر سلام کرو۔ پھر اس ستون کے قریب کھڑے ہو جو قبر کے داہنی طرف ہے قبر کے سرہانے قبر کے گوشہ کے پاس اور رو بقبلہ ہو تمہارا بایاں کندھا جانب قبر ہو اور داہنا متصل قبر کیونکہ سر اقدس رسول اللہ کا یہی جگہ ہے اور کہو

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور یہ کہ محمد خدا کے عبد و رسول ہیں اور یہ کہ آپ اللہ کے رسول ہیں اور پسر عبداللہ ہیں اور یہ کہ آپ خدا کے پیغام پہنچانے اور اپنی امت کو نصیحت کردی اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے وقت تک اللہ کی عبادت کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ سے کام لیا اور جو حق ادا کرنے کا تھا اس طرح ادا کیا اور آپ مومنین پر مہربان ہیں اور کافروں پر سخت اللہ تم نے تمام صاحب کرامت انبیاء پر آپ کو شرف بخشا ہے

خدا کا شکر ہے کہ آپ کی وجہ سے ہم شرک سے بچ گئے۔ یا اللہ تیری علاوہ جو تیری تیرے ملائکہ مقربین کی۔ تیرے عباد مخلصین کی۔ تیرے انبیاء و مرسلین کی اور اہل سموات و ارض کی اور ان سب کی جو تیری تسبیح کرتے ہیں اولین سے ہوں یا آخرین سے

رسولك ونبيك وأمينك ونجيك وحبيبك
وآله حبيبك من سواك
وصفيك وخاصتك وصفوتك وخيرتك من خلقك اللهم
أعطه الدرجة والوسيلة من الجنة وابعثه مقاماً
محموداً يغبطه به الأولون والآخرون اللهم إنك قلت ولو أنهم إذ ظلموا أنفسهم
جاؤوك فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوجدوا الله تواباً
رحيماً وإني أتيت نبيك مستغفراً تائباً من ذنوبي وإني أتوجه بك
إلى الله ربي وربك ليغفر لي ذنوبي

محمد نے تیرے رسول اور نبی اور امین اور نجی و حبیب و صفی و خاصہ و صاحب
صفوت اور تمام مخلوق میں اپنے بہتر بندہ پر یا اللہ انکو جنت میں اعلیٰ
درجہ و وسیلہ عطا کر اور ان کو مقام محمود کو عطا کر جو باعث غبطہ ہو
اولین اور آخرین کیلئے یا اللہ تو نے فرمایا ہے اگر وہ لوگ جنہوں نے اپنے
نفسوں پر ظلم کیا ہے تمہارے پاس آئیں اور اللہ سے استغفار کریں
اور رسول انکی استغفار کریں تو اللہ توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے
بے شک میں تیرے نبی کے پاس استغفار اور توبہ کرتا ہوا آیا ہوں اپنے
گناہوں سے اے رسول میں اپنے اور آپ کے رب اللہ سے عرض کرتا
ہوں کہ وہ آپ کے واسطے سے میرے گناہ بخش دے

۲ - عن أبي جعفر عليه السلام قال كان أبي علي بن الحسين بن
أبي طالب عليه السلام يقف على قبر النبي صلى الله عليه وآله فيسلم عليه
ويشهد له بالبلاغ ويدعو بما حضره ثم يسند ظهره إلى المروة
الخضراء الدقيقة العرض مما يلي القبر ويلتزق بالقبر ويسند ظهره
إلى القبر ويستقبل القبلة فيقول
اللهم إليك ألجأت ظهري وإلى قبر محمد عبدك ورسولك
أسندت ظهري والقبلة التي رضيت لمحمد صلى الله عليه
وآله استقبلت اللهم إني أصبحت لا أملك لنفسي خير ما أرجو
ولا أدفع عنها شر ما أحذر عليها وأصبحت الأمور بيدك
فلا فقير أفقر مني إني لما أنزلت إلي من خير فقير اللهم
اردد لي منك بخير فإنه لا راد لفضلك اللهم
إني أعوذ بك من أن تبدل اسمي وتغير جسمي أو تزيل
نعمتك عني اللهم كرمني بالتقوى وجملني بالنعم واغمرني
بالعافية وارزقني شكر العافية (مجهول)

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ میرے والد علی بن الحسین علیہ السلام
قبر نبی پر آئے اور سلام کیا اور گواہی دی انکی تبلیغ کی اور دعا کی
پھر اپنی پیٹھ مروہ خضرا پتھر سے لگائی جو متصل قبر تھا اور قبر سے
لپٹ گئے اور اپنی پشت کو قبر سے لگا کر اور رو بقبلہ ہو کر فرمایا۔
یا اللہ اپنی پشت کو جھکایا ہے تیری طرف اور تیرے بندہ اور رسول محمد
کی طرف اور اس قبلہ کی طرف جس سے تو نے محمد کو راضی کیا۔ یا اللہ
میرا حال یہ ہے کہ میں اپنے نفس پر قابو نہیں رکھتا جو میں امید کرتا ہوں
اور اس شر کو دفع نہیں کر سکتا میرے معاملات تیرے ہاتھ میں
ہیں مجھ سے زیادہ کوئی محتاج نہیں یا اللہ نیکی کو میری طرف
لوٹا تیرے فضل کو کوئی رد کرنے والا نہیں یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں
اس سے کہ میرا نام بدل جائے میرے جسم میں تغیر پیدا ہو جائے
یا تیری نعمت زایل ہو جائے یا اللہ مجھے تقویٰ دے اور مجھے نعمتوں
سے لاد دے اور عافیت سے بھرپور کر اور شکر عافیت کی توفیق دے

۳ قلت لأبي الحسن عليه السلام كيف السلام على رسول الله
صلى الله عليه وآله عند قبره فقال
السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله السلام عليك
يا حبيب الله السلام عليك يا صفوة الله السلام عليك

میں نے کہا قبر رسول پر سلام کیسے کریں فرمایا کہو

اے رسول خدا آپ پر سلام اے حبیب خدا آپ پر سلام اے صفوۃ
اللہ آپ پر سلام - سلام ہو آپ پر

يا امين الله اشهد انك قد نصحت لامتك و جاهدت في سبيل الله و عبدته حتى اتاك اليقين فجزاك الله افضل ما جزى نبيا عن امته اللهم صل على محمد وآل محمد افضل ما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد (ض)

اے رسول خدا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے اپنی امت کو نصیحت کی اور آپ نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور مرتے دم تک اللہ کی عبادت کی پس اللہ آپ کو ہر نبی سے بہتر جزا دے یا اللہ رحمت نازل کر محمد و آل محمد پر جیسے تو نے رحمت نازل کی ابراہیم اور اولاد ابراہیم پر

۴ - قال رايت ابا عبد الله عليه السلام اتى الى قبر النبي صلى الله عليه وآله فوضع يده عليه وقال اسأل الله الذي اجتباك واختارك وهداك وهدى بك ان يصلي عليك ثم قال ان الله وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما (مجهول)

میں نے حضرت کو دیکھا کہ قبر نبی پر آئے اپنا ہاتھ اس پر رکھا اور فرمایا میں سوال کرتا ہوں اس اللہ سے جس نے آپ کو منتخب و برگزیدہ کیا، آپ کو ہدایت کی اور آپ کی وجہ سے ہدایت کی کہ وہ آپ پر رحمت نازل کرے پھر فرمایا اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجو اور پورا پورا سلام

۵ - انه ابا عبد الله عليه السلام قال اذا مررتا بالمدينة فسلموا على رسول الله صلى الله عليه وآله من قريب وان كانت الصلوة تبلغه من بعيد (ض)

فرمایا مدینہ جاؤ تو سلام بھیجو رسول پر قریب سے اگرچہ صلوٰۃ ان تک دور سے بھی پہنچتی ہے

۶ قال سألت ابا الحسن عليه السلام عن المار في مؤخر مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله ولا يسلم على النبي فقال لم يكن ابو الحسن عليه السلام يصنع ذلك قلت فيدخل المسجد فيسلم من بعيد لا يدنو من القبر فقال لا سلم عليه حين تدخل وحين تخرج ومن بعيد (ح)

میں نے اس راستہ کے متعلق سوال کیا جو مسجد کے موخر حصہ میں ہے میں وہاں سے سلام نہیں کرتا فرمایا ابو الحسن ایسا نہیں کرتا میں نے کہا پھر مسجد میں داخل ہو کر دور سے سلام کرے اور قبر کے پاس نہ جائے فرمایا نہیں سلام کرو حضرت پر جب داخل ہو اور جب نکلو دور سے

۷ - قال ابو عبد الله عليه السلام صلوا الى جانب قبر النبي صلى الله عليه وآله وان كانت صلوة المؤمنين تبلغه اين ما كانوا (ح)

فرمایا درود بھیجو قبر نبی کی جانب سے اگرچہ حضرت تک درود پہنچ جاتا ہے جہاں کہیں سے بھی بھیجا جائے

۸ - قال حضرت ابا الحسن الاول عليه السلام وهارون الخليفة وعيسى بن جعفر وجعفر بن يحيى بالمدينة قد جاؤا الى قبر النبي صلى الله عليه وآله فقال هارون لابي الحسن عليه السلام تقدم فابى فتقدم هارون فسلم وقام ناحية وقال عيسى بن جعفر لابي الحسن عليه السلام تقدم فابى فتقدم عيسى فسلم ووقف مع هارون وقال جعفر لابي الحسن تقدم فابى فتقدم جعفر فسلم ووقف مع هارون وتقدم

میں امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا۔ ہارون خلیفہ و عیسیٰ بن جعفر اور جعفر بن یحییٰ مدینہ میں تھے وہ سب قبر نبی پر آئے ہارون نے امام علیہ السلام سے کہا آپ آگے بڑھئے حضرت نے انکار کیا ہارون بڑھا اور سلام کر کے ایک طرف کھڑا ہو گیا پھر عیسیٰ نے حضرت سے کہا آپ بڑھئے حضرت نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس جا کھڑا ہوا پھر جعفر بڑھا اور اس نے حضرت سے کہا آپ بڑھئے آپ نے انکار کیا وہ بڑھا اور سلام کر کے ہارون کے پاس کھڑا ہوا۔

ابوالحسن علیہ السلام فقال السلام علیک یا ابت وسال الله الذی اصطفاک واجتباک وھداک وھدی بک ان یصلی علیک فقال ھارون لعیسیٰ سمعت ما قال قال نعم فقال ھارون اشھد انه ابوہ حقا (ص)

امام علیہ السلام بڑھے اور فرمایا سلام ہو آپ پر بابا جان میں سوال کرتا ہوں اس خدا سے جس نے آپ کو برگزیدہ کیا اور آپ کا انتخاب کیا کہ درود بھیجے آپ پر۔ ہارون نے عیسیٰ سے کہا تو نے سنا جو انھوں نے کہا اس نے کہا ہاں ہارون نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ حقیقتاً رسول اللہ کے باپ تھے۔

باب ۲۱۹

منبر و روضہ اور مقام نبی

۱۔ قال ابو عبدالله علیہ السلام اذا فرغت من الدعاء عند قبر النبی صلی الله علیہ و آلہ فائت المنبر فامسحه بیدک وخذ برمانتیه وھما السفلاوان وامسح عینیک ووجھک به فانه یقال انه شفاء العین وقم عنده فاحمد الله واثن علیه وسل حاجتک فان رسول الله صلی الله علیه و آله قال ما بین منبری وبیتی روضة من ریاض الجنة ومنبری علی ترعة من ترع الجنة والترعة ھی الباب الصغیر ثم تأتی مقام النبی صلی الله علیه و آله فتصلی فیه ما بدا لک فاذا دخلت المسجد فصل علی النبی صلی الله علیه و آله واذا خرجت فاصنع مثل ذلک واکثر من الصلوة فی مسجد رسول الله صلی الله علیه و آله

فرمایا جب دعا سے قبر نبی کے پاس فارغ ہو تو منبر کے پاس آؤ اپنے ہاتھ سے اس کا مسح کرو اور نیچے والے دو دو درجوں پر آنکھیں اور منہ کو ملو کہا جاتا ہے کہ یہ آنکھوں کے لئے شفا ہے اور وہاں کھڑے ہو کر حمد و ثنائے الٰہی کرو اور اپنی حاجت طلب کرو کیونکہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے ترعہ پر ہے اور ترعہ اور مقام مرتفع پر جنت کا چھوٹا دروازہ ہے پھر مقام نبی پر آؤ اور جتنا ممکن ہو وہاں نماز پڑھو۔ جب مسجد میں داخل ہو تو درود بھیجو اور جب نکلو تب بھی اور مسجد رسول میں بہ کثرت صلوٰۃ بھیجو۔

۲۔ قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول لما كان سنة احدی واربعین اراد معاویة الحج فارسل نجارا وارسل بالآلة وکتب الی صاحب المدینة ان یقلع منبر رسول الله صلی الله علیه و آله ویجعلوه علی قدر منبره بالشام فلما نھضوا لیقلعوه انکسفت الشمس وزلزلت الارض فکفوا وکتبوا بذلک الی معاویة فکتب یعزم علیھم

حضرت نے فرمایا ۴۱ھ میں معاویہ نے حج کا ارادہ کیا اس نے ایک بڑھئی مع اوزاروں کے بھیجا اور حاکم مدینہ کو لکھا کہ رسول اللہ کے منبر کو اکھاڑ کر شام بھیجے اور ویسا ہی بنوا کر وہاں رکھدے چنانچہ جب وہ اکھاڑنے لگے تو سورج کو گہن لگا اور زمین میں زلزلہ آگیا وہ رک گئے اور معاویہ کو یہ حال لکھ بھیجا

لما فعلوه ففعلوا ذلك فمنبر رسول الله صلى الله عليه وآله المدخل الذي رأيت (م)

معاویہ نے لکھا جو حکم دیا گیا ہے اسے پورا کرو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا پس منبر رسول میں داخلہ کی جگہ تھا جو تم نے دیکھی

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة وقوائم منبري في الجنة قال قلت هي روضة اليوم قال نعم انه لو كشف الغطاء لرأيتم (ح)

فرمایا رسول اللہ نے میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے جنت کے ایک بلند مقام پر میرے منبر کے پائے جنت میں ہیں میں نے کہا کیا وہ ابھی ہے فرمایا اگر پردے ہٹا دیے جائیں تو تم دیکھ لوگے

۴ - سألته عن حد مسجد رسول الله فقال الاسطوانة التي عند رأس القبر الى الاسطوانتين من وراء المنبر عن يمين القبلة وكان من وراء المنبر طريق تمر فيه الشاة ويمر الرجل منحرفا وكان ساحة المسجد من البلاط الى الصحن (م)

میں نے مسجد رسول کی حد پوچھی فرمایا اس ستون سے جو قبر کے پاس سرہانے کی طرف ان دو ستونوں تک جو منبر سے باہر ہیں قبلہ کے داہنی طرف اور منبر کے باہر ایک راستہ تھا جس سے بکریاں گزرتی تھیں اور لوگ بچ کر نکلتے تھے اور مسجد کی وسعت بلاط سے صحن تک تھی

۵ - سألت ابا عبد الله عليه السلام عما يقول الناس في الروضة فقال قال رسول الله صلى الله عليه وآله فيما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة فقلت جعلت فداك فما حد الروضة فقال بعد اربع اساطين من المنبر الى الظلال فقلت جعلت فداك من الصحن فيها شيء قال لا (ح)

میں نے پوچھا اس کے متعلق جو روضہ کے بارہ میں لوگ کہتے ہیں فرمایا حضرت رسول خدا نے فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے تو جنت کے مرتفع مقام پر ہے میں نے پوچھا اس روضہ کی حد کیا ہے فرمایا چار ستونوں کی دوری منبر سے سایہ تک میں نے کہا صحن بھی کچھ ہے فرمایا نہیں

۶ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال حد الروضة في مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله طرف الظلال وحد المسجد الى الاسطوانتين عن يمين المنبر الى الطريق مما يلي السوق الليل (م)

فرمایا روضہ کی حد مسجد رسول میں طرف ظلال ہے اور حد مسجد دو ستون ہیں منبر کے داہنی طرف سے اس راستہ تک جو سوق لیل سے ملا ہوا ہے

۷ - قال قلت لابي عبد الله عليه السلام كم كان مسجد رسول الله صلى الله عليه وآله قال كان ثلاثة الاف وستمائة ذراع مكسرا (ط)

میں نے حد مسجد رسول پوچھی فرمایا تین ہزار چھ سو مکسر گز

۸ - قلت لابي عبد الله عليه السلام هل قال رسول الله صلعم ما بين بيتي ومنبري روضة من رياض الجنة قال نعم وقال وبيت علي وفاطمة عليهما السلام ما بين البيت الذي فيه النبي صلى الله عليه وآله الى الباب الذي يحاذي الزقاق الى البقيع

میں نے کہا کیا رسول اللہ نے یہ فرمایا ہے کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے فرمایا ہاں اور حضرت نے فرمایا کہ علی و فاطمہ کا گھر حضرت رسول خدا کے گھر اور اس دروازہ کے درمیان تھا جو بقیع والے کوچہ کے مقابل ہے

قال فلو دخلت من ذلك الباب والحائط مكانه اصاب منكبك الايسر ثم سمى سائر البيوت وقال قال رسول الله صلى الله عليه وآله الصلوة في مسجدي تعدل الف صلوة في غيره الا المسجد الحرام فهو افضل (ح)

فرمایا اگر تم اس دروازہ اور اس مکان کی دیوار کے درمیان سے داخل ہو تو وہ گھر تمہارے بائیں کندھے کی طرف ہوگا۔ پھر آپ نے اور گھروں کے نام لئے اور فرمایا حضرت رسولخدا نے فرمایا ہے کہ میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں میں ایک ہزار نماز کی برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے کہ وہ افضل ہے

۹ - قال ابو عبد الله عليه السلام اذا دخلت من باب البقيع فبيت علي صلوات الله عليه عن يسارك قدر قمة عنز من الباب وهو الى جانب بيت رسول الله صلى الله عليه وآله وباباهما جميعا مقرونان (م)

فرمایا جب تم باب بقیع سے داخل ہو حضرت علی کا گھر بائیں طرف ہوگا بقدر گزرنے ایک بکری کے دروازہ سے جو بیت رسول کی جانب ہے دونوں دروازے ملے ہوئے تھے۔

۱۰ - قال سمعت ابا عبد الله عليه السلام يقول قال رسول الله صلى الله عليه وآله ما بين منبري وبيوتي روضة من رياض الجنة ومنبري على ترعة من ترع الجنة وصلوة في مسجدي تعدل الف صلوة فيما سواه من المساجد الا المسجد الحرام قال جميل قلت له بيوت النبي وبيت علي منها قال نعم وافضل (ض)

حضرت نے فرمایا کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ میرے منبر اور میرے گھروں کے درمیان جنت کا ایک باغ ہے اور وہ جنت کی بلندیوں میں سے ایک بلندی پر ہے۔ میری مسجد میں ایک نماز اور مسجدوں میں ہزار نماز کی برابر ہے سوائے مسجد الحرام کے۔ جمیل کہتے ہیں میں نے کہا رسول اللہ کے گھروں میں ہی سے بیت علی ہے فرمایا ہاں اور وہ افضل ہے

۱۱ - قال الصلوة في مسجد الرسول تعدل بعشرة الاف صلوة (مجہول)

فرمایا کہ مسجد رسول میں ایک نماز دس ہزار نمازوں کی برابر ہے

۱۲ - قال قلت لابي عبد الله عليه السلام الصلوة في بيت فاطمة عليها السلام افضل او في الروضة قال في بيت فاطمة (موثق)

میں نے کہا بیت فاطمہ افضل ہے یا روضہ فرمایا بیت فاطمہ

۱۳ - قلت لابي عبد الله عليه السلام الصلوة في بيت فاطمة عليها السلام مثل الصلوة في الروضة قال وافضل (ض)

میں نے کہا بیت فاطمہ میں نماز افضل ہے یا روضہ میں فرمایا بیت فاطمہ میں۔

باب ۲۲

مقام جبرئیل

۱ قال ... م جبرئیل

فرمایا تم مقام جبرئیل پر آؤ

وهو تحت الميزاب فانه كان مقامه اذا استاذن على رسول الله صلى الله عليه وآله قل اي جواد اي كريم اي قريب اي بعيد اسئلك ان تصلي على محمد وآله واسئلك ان ترد علي نعمتك قال وذلك مقام لا تدعو فيه حائض تستقبل القبلة ثم تدعو بدعاء الدم الا رأت الطهر ان شاء الله

اور وہ تحت میزاب ہے یہ وہ جگہ ہے جہاں سے جبریل حضرت رسول خدا سے ملنے کی اجازت چاہتے تھے یہاں کہو اے جواد و کریم اے قریب و بعید میں تجھ سے سوال کرتا ہوں محمد و آل محمد پر درود بھیجے گا اور سوال کرتا ہوں کہ اپنی نعمت کو مجھ پر لوٹا۔ اور فرمایا یہ وہ مقام ہے کہ اگر حیض والی عورت یہاں دعا کرے تو حیض آنا بند ہو جائیگا

باب ۲۲
فضیلت قیام مدینہ

۱ - قال سئلت ابا الحسن موسى عليه السلام ايما افضل المقام بمكة او بالمدينة فقال اي شيء تقول انت قال فقلت وما قولي في قولك قال قولك يرد الى قولي قال فقلت له اما انا فازعم ان المقام بالمدينة افضل من المقام بمكة قال فقال اما لئن قلت ذلك لقد قال ابو عبد الله عليه السلام ذلك يوم فطر وجاء الى رسول الله صلى الله عليه وآله فسلم عليه في المسجد ثم قال قد فضلنا اليوم الناس بسلامنا على رسول الله صلى الله عليه وآله (موثق)

میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے کہا مکہ میں قیام افضل ہے یا مدینہ میں فرمایا تم کیا کہتے ہو میں نے کہا میرا کہنا تو آپ ہی کا ہوگا فرمایا تمہارا قول میرے قول کی طرف تمہیں لوٹائے گا۔ میں نے کہا میرا گمان یہ ہے کہ مدینہ میں قیام مکہ سے افضل ہے جو تم کہتے ہو ایسا ہی فرمایا ہے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے عید الفطر کے دن اور وہ قبر رسول پر آئے اور مسجد میں حضرت سلام کیا پھر فرمایا آج کے دن ہمیں فضیلت ہے لوگوں پر ہمارے سلام کرنے سے رسول اللہ پر

۲ - قال دخلنا على ابي عبد الله عليه السلام بالمدينة فقال ما مقامكم فقال عمار قد سرحنا ظهرنا وامرنا ان تؤتى به الى خمسة عشر يوما فقال اصبتم المقام في بلد رسول الله صلى الله عليه وآله والصلوة في مسجده واعملوا لآخرتكم واكثروا لانفسكم ان الرجل قد يكون كيسا في الدنيا فيقال له ما اكيس فلانا وانما الكيس كيس الآخرة (ضعيف)

ہم حضرت کی خدمت میں مدینہ میں داخل ہوئے فرمایا تمہارے ہاں کی کیا صورت ہے عمار نے کہا ہم ظہر کے وقت پہنچے ہیں اور ہم ۱۵ روز قیام کریں گے فرمایا شہر رسول میں تمہارا قیام اچھا ہے ان کی مسجد میں نماز پڑھو اپنی آخرت کے لئے عمل کرو اور اپنے نفسوں کے لئے بکثرت عبادت کرو تو تم دنیا کے عقلمندوں میں شمار ہوگے کسی نے پوچھا کیس (عقلمند) سے کیا مراد ہے فرمایا فلاں شخص عقلمند ہے عقلمند ہے آخرت کو مدنظر رکھنے والا

۳ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال من مات في المدينة

فرمایا جو مدینہ میں مرگیا۔

امنه الله في الامنين يوم القيامة منهم يحيى بن حبيب و
ابو عبيدة الحذاء و عبد الرحمن بن الحجاج (حسن)

۴۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا دخلت المسجد
فان استطعت ان تقيم ثلاثة ايام الاربعاء و الخميس والجمعة
فصل ما بين القبر والمنبر يوم الاربعاء عند الاسطوانة
التي تلي القبر فتدعو الله عندها وتسأله كل حاجة تريدها
في آخرة او دنيا واليوم الثاني عند اسطوانة التوبة
ويوم الجمعة عند مقام النبي صلى الله عليه وآله مقابل
الاسطوانة الكثيرة الخلوق فتدعو الله عندهن
لكل حاجة وتصوم تلك الثلاثة الايام (حسن)

۵۔ قال ابو عبد الله عليه السلام صم الاربعاء والخميس
والجمعة وصل ليلة الاربعاء ويوم الاربعاء عند الاسطوانة
التي تلي راس النبي صلى الله عليه وآله وليلة الخميس ويوم
الخميس عند اسطوانة ابي لبابة وليلة الجمعة ويوم الجمعة
عند الاسطوانة التي تلي مقام النبي صلى الله عليه وآله وادع
بهذا الدعاء لحاجتك وهو
اللهم اني اسألك بعزتك وقوتك وقدرتك وجميع
ما احاط به علمك ان تصلي على محمد وآل محمد وان تفعل بي
كذا وكذا (اپنی حاجت طلب کرے)

تو اللہ روز قیامت اس کو امان پانے والوں میں سے اٹھائے گا ان
میں سے یحییٰ بن حبیب ابو عبیدہ حذاء اور عبدالرحمن بن الحجاج ہوں گے

فرمایا جب تم مسجد میں داخل ہو تو اگر ہو سکے تو تین روز قیام کرو۔
چہارشنبہ پنجشنبہ اور جمعہ۔ چہارشنبہ کو قبر اور منبر کے درمیان
قبر سے ملے ہوئے ستون کے پاس نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو
امور دنیا و آخرت کی جو حاجت ہو طلب کرو دوسرے روز ستون
توبہ کے پاس اور روز جمعہ مقام نبی کے پاس مقابل میں اسطوانہ
کثیر الخلوق کے اللہ سے دعا کرو اور اپنی حاجت طلب کرو اور
ان تین دن روزہ رکھو

فرمایا بدھ اور جمعرات کو روزہ رکھو اور بدھ کی رات اور بدھ کے دن
قبر نبی کے سرہانے کے پاس والے ستون کے قریب نماز پڑھو اور پنجشنبہ کی
رات اور دن میں ستون ابو لبابہ کے پاس اور جمعہ کی رات اور جمعہ
کے دن مقام نبی سے متصل ستون کے پاس نماز پڑھو اور خدا سے
دعا کرو اور حاجت طلب کرو اور یہ کہو

باب ۲۲۲

اہل بقیع کی زیارت

۱۔ اذا اتيت القبر الذي بالبقيع فاجعله بين يديك ثم
تقول السلام عليكم يا ائمة الهدى السلام عليكم اهل التقوى
السلام عليكم الحجة على اهل الدنيا السلام عليكم

جب جنت البقیع کی کسی قبر کے پاس آؤ تو اسے سامنے رکھ کر کہو
اے ائمہ ہدایت تم پر سلام اے صاحبان تقویٰ تم پر سلام اے
دنیا والوں پر حجت تم پر سلام۔ تم پر سلام ہو

القوّام فی البریّة بالقسط السلام علیکم اهل الصفوة السلام
علیکم اهل النجوی اشهد انّکم قد بلغتم ونصحتم وصبرتم
فی ذات الله وکذّبتم واُسیئ الیکم فغفرتم واشهد انّکم الائمة
الراشدون المهدیون وانّ طاعتکم مفروضة وانّ
قولکم الصدق وانکم دعوتم فلم تجابوا وامرتم فلم تطاعوا
وانکم دعائم الدین وارکان الارض ولم تزالوا بعین الله
ینسخکم فی اصلاب کل مطهّر وینقلکم فی ارحام المطهرات
لم تدنّسکم الجاهلیة الجهلاء ولم تشرک فیکم فتن الاهواء
طبتم وطاب منبتکم منّ بکم علینا دیّان الدین فجعلکم
فی بیوت اذن الله ان ترفع ویذکر فیها اسمه وجعل
صلوتنا علیکم رحمة لنا وکفّارة لذنوبنا اذ اختارکم
لنا وطیّب خلقنا بما منّ به علینا من ولایتکم وکنّا عنده
مسمّین بفضلکم معترفین بتصدیقنا ایاکم وهذا مقام من
اسرف واخطأ واستکان واقرّ بما جنی ورجا بمقامه الخلاص
وان یستنقذ بکم مستنقذ الهلکی من الرّدی فکونوا لی شفعاء
فقد وفدت الیکم اذ رغب عنکم اهل الدنیا واتخذوا
آیات الله هزواً واستکبروا عنها یا من هو قائم لا یسهو
ودائم لا یلهو ومحیط بکل شیء لک المنّ بما وفقتنی وعرّفتنی
ممّا ائتمنتنی علیه اذ صدّ عنهم عبادک وجهلوا معرفتهم
واستخفّوا بحقّهم ومالوا الی سواهم فکانت المنّة منک
علیّ مع اقوام خصصتهم بما خصصتنی به فلک الحمد اذ کنت
عندک فی مقامی مذکوراً مکتوباً ولا تحرمنی ما رجوت
ولا تخیّبنی فیما دعوت وادع لنفسک بما احببت (برمل)

آپ پر جو لوگوں میں عدل قائم کرنے والے ہیں۔ سلام ہو صفا باطنوں پر
سلام ہو خدا سے مناجات کرنے والوں پر بیشک آپ لوگوں نے تبلیغ
اور لوگوں کو نصیحت کی اور خدا کی راہ میں صبر کیا لوگوں نے تمہیں جھ
اور تم سے برائی کی تم نے انہیں معاف کیا میں گواہی دیتا ہوں کہ
ائمہ راشدین ہو ہدایت یافتہ ہو۔ تمہاری اطاعت فرض ہے
تمہارا قول سچا ہے تم نے لوگوں کو دعوت الی الحق دی مگر انھوں نے
قبول نہ کی تم نے حکم دیا انھوں نے نہ مانا بیشک تم دین کے ستون ہو
زمین کے ارکان ہو تم ہمیشہ چشم الٰہی کے سامنے رہے اللہ تم کو اصلاب طا
ارحام طاہرہ میں منتقل کیا اور جاہلیت کی نجاست کو تم سے د
رکھا اور خواہشات بد کے فتنوں کو تمہارے اندر جگہ نہ دی تم بھی پاک
تمہاری آرزوئیں بھی پاک تمہاری وجہ سے ہم پر خدا نے دین پرستی
احسان رکھا اور تم کو ایسے گھروں میں قرار دیا جو باذن خدا بلند
والے ہیں اور جن میں ذکر الٰہی ہوتا ہے اور تمہارے اوپر ہمارے
صلوات بھیجنے کو ہمارے لئے رحمت قرار دیا اور ہمارے گناہ
کفارہ بنایا تم کو ہمارے لئے منتخب کیا اور ہماری خلقت کو پاک
تمہاری ولایت کا ہمارے اوپر احسان رکھ کر ہم خدا کے نزدیک
فضیلت کے ساتھ موسوم ہیں ہم معترف ہیں تمہاری تصدیق کے ا
مقام ہے کہ جس نے اس میں فروگزاشت کی اور تم سے علٰحدہ رہا تو
ہوا اگر میرے شفیع ہو جائے میں آپ کے پاس آیا ہوں جبکہ دنیادار
آپ کی طرف رغبت نہیں کرتے ہے اور انھوں نے آیات خدا کا مذ
اڑایا ہے اور تکبر کیا ہے اے وہ خدا جو قائم ہے اور سہو نہیں کر
اور دائم ہے غافل نہیں ہر شے کا احاطہ کرنے والا ہے تیرا احسان
کہ تو نے مجھے موفق کیا اور تو نے معرفت دی اس چیز کی جس کی بنا پر
مجھ پر احسان کیا اور رد کیا اپنے بندوں کو اس سے وہ ان بزرگوں
معرفت سے جاہل ہیں اور ان کے حق کو ہلکا جانتے ہیں ان کے سوا دوسر
طرف مائل ہیں یہ تیرا مجھ پر احسان ہے کہ اپنے مخصوص بندوں سے
مخصوص کیا۔ پس حمد ہے تیرے لئے کہ میں اس مقام میں موجود ہوں اور جو میں نے امید کی ہے اس سے محروم نہ کر اور میری دعا کو قبول کر۔

باب ۲۲۳

مشاہد اور قبور شہدا پر جانا

قال ابو عبد الله علیہ السلام لا تدع اتیان المشاهد کلها مسجد قبا فانه المسجد الذی اسس علی التقوی من اول یوم ومشربة ام ابراهیم ومسجد الفضیخ وقبور الشهداء ومسجد الاحزاب وهو مسجد الفتح قال وبلغنا ان النبی صلی الله علیه وآله کان اذا اتی قبور الشهداء قال السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار ولیکن فیما تقول عند مسجد الفتح یا صریخ المکروبین ویا مجیب دعوة المضطرین اکشف همی وغمی وکربی کما کشفت عن نبیک همه وغمه وکربه وکفیته هول عدوه فی هذا المکان (حسن)

قال سألت ابا عبد الله علیه السلام انا نأتی المساجد التی حول المدینة فبایها ابدأ فقال ابدأ بقبا فصل فیه واکثر فانه اول مسجد صلی فیه رسول الله صلی الله علیه وآله فی هذه العرصة ثم ائت مشربة ام ابراهیم فصل فیها وهی مسکن رسول الله صلی الله علیه وآله ومصلاه ثم تأتی مسجد الفضیخ فتصلی فیه فقد صلی فیه نبیک فاذا قضیت هذا الجانب ائت جانب احد فبدأت بالمسجد الذی دون الحرة فصلیت فیه ثم مررت بقبر حمزة بن عبد المطلب فسلمت علیه ثم مررت بقبور الشهداء فقمت عندهم فقلت السلام علیکم یا اهل الدیار انتم لنا فرط وانا بکم لاحقون ثم تأتی المسجد الذی کان فی المکان الواسع الی جنب الجبل عن یمینک حین تدخل احدا فتصلی فیه فعنده خرج النبی صلی الله علیه وآله الی احد حین لقی المشرکین فلم یبرحوا حتی حضرت الصلوة فصلی فیه ثم مر ایضا حتی ترجع فتصلی عند قبور الشهداء ما کتب الله لک ثم امض علی وجهک

فرمایا تمام مشاہد پر آنا ترک نہ کرو۔ مسجد قبا وہ ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر پہلے ہی دن سے رکھی ہوئی ہے۔ مشربہ ابراہیم۔ مسجد فضیخ۔ قبور شہدا۔ مسجد احزاب جو مسجد فتح کہلاتی ہے۔ ہمیں یہ خبر ملی ہے کہ حضرت رسول خدا جب قبور شہدا پر آتے تو فرماتے سلام ہو تم پر اس بنا پر کہ تم نے صبر کیا تمہارا دار آخرت کیسا اچھا ہے اور مسجد فتح کے پاس تم کو کہنا چاہیے۔ اے مضطرب لوگوں کی فریاد سننے والے اے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے۔ میرے ہم و غم و کرب کو اسی طرح دور کر دے جیسے تو نے اپنے نبی کے ہم و غم و کرب کو دور کیا تھا اور اس جگہ ان کو دشمنوں کے شر سے بچایا تھا

میں نے کہا ہم ان مساجد کی زیارت کرتے ہیں جو مدینہ کے گرد ہیں تو ہم ابتدا کہاں سے کریں فرمایا مسجد قبا سے اس میں زیادہ نماز پڑھو وہ پہلی مسجد ہے جس میں رسول اللہ نے اس میدان میں نماز پڑھی پھر مشربہ ام ابراہیم پر آؤ وہاں نماز پڑھو یہ رسول اللہ کا مسکن ہے اور حضرت کا مصلا ہے پھر مسجد فضیخ میں آؤ اور نماز پڑھو کہ رسول اللہ نے اس میں نماز پڑھی ہے۔ جب ادھر سے نپٹو تو جانب احد آؤ ابتدا کرو اس مسجد سے جو مقام حرہ کے قریب ہے یہاں نماز پڑھو پھر قبر حمزہ کے پاس آؤ ان پر سلام کرو پھر قبور شہدا پر آؤ ان پر سلام کرو اور کہو اے اس دیار میں بسنے والو تم آگے چلے گئے ہم تم سے ملنے والے ہیں پھر اس مسجد میں آؤ جو ایک وسیع جگہ پہاڑ کے پہلو میں تمہارے داہنی جانب ہے جب احد میں داخل ہو یہاں نماز پڑھو اسی کے نزدیک سے رسول اللہ احد کی طرف سے مشرکین سے لڑنے نکلے تھے جب وہ نہ ہٹے اور نماز کا وقت آ گیا تو رسول اللہ نے یہاں نماز پڑھی پھر لوٹو اور قبور شہدا پر نماز پڑھو پھر سامنے کی طرف چلو

حتی تأتی المسجد الاحزاب وتقول یا صریخ المکروبین ویا مجیب المضطرین ویا مغیث المهمومین اکشف همی وکربی وغمی فقد تری حالی وحال اصحابی (مجہول)

پھر مسجد احزاب میں آؤ اور کہو اے کرب والوں کے کرب مٹانے والے اے بے چینوں کی دعا قبول کرنے والے اور بے کسوں کے فریادرس میرے رنج و غم کو دور کردے تو میرا اور میرے اصحاب کے حال کا جاننے والا ہے

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال عاشت فاطمة علیها السلام بعد رسول الله صلی الله علیه وآله خمسة وسبعین یوماً لم تر کاشرة ولا ضاحکة تأتی قبور الشهداء فی کل جمعة مرتین الاثنین والخمیس فتقول ههنا کان رسول الله صلی الله علیه وآله وههنا کان المشرکون (ص)

فرمایا حضرت فاطمہ رسول خدا کے بعد ۷۵ دن زندہ رہیں اس مدت میں کسی نے ان کو مسکراتے یا ہنستے نہ دیکھا وہ قبور شہدا پر ہر جمعہ دو مرتبہ اور دوشنبہ اور پنجشنبہ کو آتیں اور فرماتیں یہاں رسول اللہ تھے اور یہاں مشرک

وفی روایة اخری عن ابی عبد الله علیه السلام انها کانت تصلی هناك وتدعو حتی ماتت علیها السلام

ایک روایت میں ہے کہ وہاں نماز پڑھتیں اور دعا کرتیں اور یہ معمول رہا مرتے دم تک ۔

۴ - قال سألت ابا عبد الله علیه السلام عن المسجد الفضیخ لم سمی مسجد الفضیخ فقال النخل یسمی الفضیخ فلذلك سمی الفضیخ (مرسل)

میں نے کہا مسجد فضیخ کا نام کیوں ہوا فرمایا ایک کھجور کا درخت اس نام کا تھا اسی سے یہ مسجد منسوب ہوئی

۵ - قال ابو عبد الله علیه السلام هل اتیتم مسجد قبا او مسجد الفضیخ او مشربة ام ابراهیم قلت نعم قال اما انه لم یبق من آثار رسول الله صلی الله علیه وآله شیء الا وقد غیر غیر هذا (ض)

حضرت نے فرمایا تم مسجد قبا یا مسجد فضیخ یا مشربہ ام ابراہیم پر گئے ہو ہم نے کہا ہاں فرمایا آثار رسول اللہ سے کوئی چیز ایسی نہ رہی جس میں تغیر نہ کر دیا گیا ہو

۶ - قال دخلت انا وابو عبد الله علیه السلام مسجد الفضیخ فقال یا عمار ترى هذه الوهدة قلت نعم قال کانت امرأة جعفر التی خلف علیها امیر المومنین علیه السلام قاعدة فی هذه الموضع ومعها ابناها من جعفر فبکت فقال لها ابناها ما یبکیك یا امة قالت لامیر المومنین علیه السلام فقالا لها تبکین لامیر المومنین ولا تبکین لابینا قالت لیس هذا هکذا ولکن ذکرت حدیثاً حدثنی امیر المومنین فی هذا الموضع فابکانی قالا وما هو قالت کنت انا وامیر المومنین فی هذا المسجد فقال لی ترى هذه الوهدة قلت نعم قال کنت انا ورسول الله صلی الله علیه وآله قاعدین فیها اذ وضع راسه فی حجری ثم خفق حتی غط و

میں اور ابو عبداللہ علیہ السلام مسجد فضیخ میں داخل ہوئے آپ نے فرمایا اے عمار تم اس زمین پست کو دیکھ رہے ہو میں نے کہا ہاں۔ ایک بار زوجہ جعفر یہاں بیٹھی تھیں اور جعفر کے دو لڑکے ان کے ساتھ تھے لڑکوں نے کہا آپ کو کس چیز نے رلایا انھوں نے کہا میں امیر المومنین کے لئے رو رہی ہوں انھوں نے کہا آپ امیر المومنین کو روتی ہیں ہمارے باپ کو نہیں روتیں انھوں نے کہا یہ معاملہ ایسا ہی ہے میں ایک حدیث بیان کرتی ہوں جو اسی جگہ مجھ سے امیر المومنین نے بیان کی تھی اسی نے مجھے رلایا لڑکوں نے کہا وہ کیا بات تھی انھوں نے کہا میں اور امیر المومنین اسی مسجد میں تھے مجھ سے فرمایا تم یہ پست زمین دیکھتی ہو۔ میں نے کہا ہاں فرمایا میں رسول اللہ کے ساتھ یہاں بیٹھا تھا حضرت نے اپنا سر میری آغوش میں رکھا اور سو گئے خراٹے

وحضرت صلاة العصر فكرهت أن أحرك رأسه عن فخذي فكرهت أن أؤذي رسول الله صلى الله عليه وآله حتى ذهب الوقت وفاتت فانتبه رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا علي صليت قلت لا قال لم قلت كرهت أن أؤذيك قال فقام واستقبل القبلة ومد يديه كلتيهما وقال اللهم رد الشمس إلى وقتها حتى يصلي علي فرجعت الشمس إلى وقت الصلاة حتى صليت العصر ثم انقضت انقضاض الكوكب (ص)

اور نماز عصر کا وقت آگیا میں نے یہ گوارا نہ کیا کہ حضرت کے سر کو اپنی ران سے ہٹاؤں اور رسول اللہ کو اذیت دوں وقت گزر گیا اور نماز قضا ہوگئی رسول اللہ بیدار ہوئے اور فرمایا اے علی تم نے نماز پڑھ لی میں نے کہا نہیں فرمایا کیوں میں نے کہا میں نے آپ کو اذیت دینی گوارا نہ کی پس حضرت اٹھے اور رو بقبلہ ہوکر دونوں ہاتھوں کو بلند کیا اور فرمایا یا اللہ سورج کو لوٹا دے تاکہ علی نماز پڑھ لیں پس سورج لوٹ آیا اور میں نے عصر کی نماز پڑھ لی پھر غروب ہوگیا۔

باب ۲۲۴
وداع قبر نبی ص

۱۔ قال أبو عبد الله عليه السلام إذا أردت أن تخرج من المدينة فاغتسل ثم ائت قبر النبي صلى الله عليه وآله بعد ما تفرغ من حوائجك واصنع مثل ما صنعت عند دخولك وقل اللهم لا تجعله آخر العهد من زيارة قبر نبيك فإن توفيتني قبل ذلك فإني أشهد في مماتي على ما شهدت عليه في حياتي أن لا إله إلا أنت وأن محمداً عبدك ورسولك (حسن)

۲۔ قال سألت أبا عبد الله عليه السلام عن وداع قبر النبي صلى الله عليه وآله فقال تقول صلى الله عليك السلام عليك لا جعله الله آخر تسليمي عليك (موثق)

فرمایا جب تم مدینہ سے چلنے لگو تو غسل کرو پھر قبر نبی پر آؤ جبکہ تم حوائج ضروریہ سے فارغ ہوجاؤ اور وہی عمل کرو جو داخلے کے وقت کیا تھا اور کہو یا اللہ زیارت قبر نبی کا یہ آخر موقع قرار نہ دینا اگر اس سے پہلے مجھے موت دے تو میں اپنے مرنے پر بھی وہی گواہی دونگا جو زندگی میں دیتا تھا کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد تیرے عبد و رسول ہیں۔

میں نے وداع قبر نبی کے متعلق پوچھا فرمایا کہو اللہ کا درود تم پر ہو آپ پر میرا سلام ہو اور اللہ میرا یہ سلام آخری قرار نہ دے

باب ۲۲۵
تحریم مدینہ

۱۔ قال أبو عبد الله عليه السلام قال أمير المؤمنين عليه السلام

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا

مکۃ حرم اللہ والمدینۃ حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ والکوفۃ حرمی لا یریدھا جبار بحادثۃ الا قصمہ اللہ (ض)

کہ مکہ خدا ہے اور مدینہ حرم رسول اور کوفہ میرا حرم ہے جو بھی جانے کا ارادہ کرے گا وہاں جبار خبیث مگر کہ اللہ اس کی سرکشی کو توڑ دے گا

۲ - قلت لابی عبد اللہ علیہ السلام حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ المدینۃ فقال نعم حرم بریداً فی برید عضاھا قال قلت صیدھا قال لا یکذب الناس (مرسل)

میں نے حرم رسول کے متعلق پوچھا کہ وہ مدینہ ہے فرمایا ہاں دو جگہ درمیان صحرا ہے درختوں والا میں نے کہا اس میں شکار ہو سکتا ہے فرمایا لوگ تکذیب نہ کریں (یعنی اس کی کہ وہاں شکار نہیں کرنا چاہیے

۳ - قال کنت عند زیاد بن عبید اللہ وعندہ ربیعۃ الرأی فقال زیاد ما الذی حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من المدینۃ فقال لہ برید فی برید فقال لربیعۃ وکان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ امیال فسکت ولم یجبہ فاقبل علی زیاد فقال یا ابا عبد اللہ ما تقول انت فقلت حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من المدینۃ ما بین لابتیھا قال وما بین لابتیھا قلت ما احاط بہ الحرار قال وما حرم من الشجر قلت من عیر الی وعیر قال صفوان قال ابن مسکان قال الحسن فسألہ انسان وانا جالس فقال لہ وما بین لابتیھا قال ما بین الصورین الی الثنیۃ (مجہول)

میں زیاد بن عبداللہ کے پاس تھا اور اس کے پاس ربیعۃ الرای بھی تھا زیاد نے کہا حرم رسول مدینہ سے کہاں تک ہے اس نے کہا صحرا در صحرا ربیعہ نے کہا عہد رسول میں چند میل تھا وہ چپ رہا اور کوئی جواب نہ دیا پھر کہا اے ابو عبداللہ آپ کیا کہتے ہیں میں نے کہا یہ کہ حرم رسول مدینہ سے لابتین تک ہے اس نے کہا لابتین کا درمیان کیا ہے میں نے کہا جس کو حرار احاطہ کیے ہوتے ہے۔ کیا شجر سے حرم نہیں میں نے کہا وعیر سے وعیر تک ہے۔ صفوان نے کہا کہ ابن مسکان نے کہا کہ میں بیٹھا ہوا تھا کہ حسن سے ایک نے یہی سوال کیا اس نے کہا لابتین کے بیچ میں ہے۔ اس نے کہا صورین اور ثنیہ کے بیچ میں ہے

۴ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال حد ما حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ من المدینۃ من رباب الی واقم والعریض والنقب من قبل مکۃ (ض)

فرمایا حضرت نے کہ حرم رسول کی حد مدینہ میں رباب سے لے کر واقم تک اور مکہ کی طرف سے عریض سے نقب تک ہے

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان مکۃ حرم اللہ حرمھا ابراہیم صلی اللہ علیہ وان المدینۃ حرمی ما بین لابتیھا حرم لا یعضد شجرھا وھو ما بین ظل عائر الی ظل وعیر ولیس صیدھا کصید مکۃ یؤکل ھذا ولا یؤکل ذلک وھو برید (ح)

حضرت نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ مکہ حرم خدا ہے جس کی حرمت قرار دی ابراہیم ع نے اور مدینہ میرا حرم ہے جس کا درخت نہیں کاٹا جائے گا اور اس کی حد عایر پہاڑ کے سایہ سے وعیر پہاڑ کے سایہ تک ہے اس کا شکار مکہ کے شکار کی طرح نہیں۔ اس پر پابندی ہے اس پر پابندی نہیں۔

۶ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما احدث فی المدینۃ حدثاً او آوی محدثاً فعلیہ لعنۃ اللہ قلت وما الحدث قال القتل (حسن)

فرمایا ابو عبداللہ علیہ السلام نے کہ رسول اللہ نے فرمایا جو مدینہ میں حدث کرے گا یا حدث والے کو پناہ دے گا اس پر اللہ کی لعنت ہوگی میں نے کہا حدث کیا ہے فرمایا قتل

باب ۲۲۶

معرس النبی

معرس اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں لوگ آخر شب میں کچھ دیر آرام کرنے کے لئے اترتے اور پھر وہاں سے چل دیتے۔

۱۔ قال قال ابو عبد اللہ علیہ السلام اذا انصرفت من مکۃ علی المدینۃ و انتہیت الی ذی الحلیفۃ و انت راجع الی المدینۃ من مکۃ فائت معرس النبی صلی اللہ علیہ و آلہ فان کنت فی وقت صلوۃ مکتوبۃ او نافلۃ فصل فیہ و ان کان فی غیر وقت صلوۃ مکتوبۃ فانزل فیہ قلیلاً فان رسول اللہ صلعم قد کان یعرس فیہ و یصلی (حسن)

فرمایا جب تم مکہ سے مدینہ کی طرف لوٹو اور لوٹتے ہوئے منزل ذی الحلیفہ پہونچو تو معرس میں آؤ اگر نماز واجب یا نافلہ کا وقت ہو تو وہاں نماز پڑھو اور اگر وقت نہ ہو تو تھوڑی دیر کے لئے وہاں اترو کیونکہ رسول اللہ یہاں ٹھہرتے تھے اور نماز پڑھی تھی۔

۲۔ عن بعض اصحابنا انہ لم یعرس فامرہ الرضا علیہ السلام ان ینصرف و یعرس (مرسل)

ایک شخص وہاں نہیں اترا تھا تو امام رضا علیہ السلام نے فرمایا واپس جاؤ اور وہاں ٹھہرو۔

۳۔ قلت لابی الحسن علیہ السلام جعلت فداک ان جمالنا مر بنا و لم ینزل المعرس فقال لابد ان ترجعوا الیہ فرجعت الیہ (مرفوع)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ ہمارا جمال معرس پر نہیں ٹھہرا اور بڑھا چلا آیا فرمایا لوٹ کر جاؤ چنانچہ میں گیا۔

۴۔ قال علی بن الاسباط لابی الحسن علیہ السلام و نحن نسمع انا لم نکن عرسنا فاخبرنا القسم بن الفضیل انہ لم یکن عرس و انہ سالک فامرتہ بالعود الی المعرس فعرس فیہ فقال نعم فقال لہ فان صرفنا فعرسنا فای شیء نصنع قال تصلی فیہ و تضطجع و کان ابو الحسن علیہ السلام یصلی بعد العتمۃ فیہ فقال لہ محمد فان مر بہ فی غیر وقت صلوۃ مکتوبۃ قال بعد العصر قال سئل ابو الحسن علیہ السلام عن ذا فقال ما رخص فی ھذا الا فی رکعتی الطواف فان الحسن بن علی فعلہ قال یقیم حتی یدخل وقت الصلوۃ قال فقال لہ جعلت فداک من مر بہ بلیل او نہار یعرس فیہ او انما التعریس باللیل فقال انہ من مر بہ بلیل او نہار فلیعرس فیہ (موثق)

علی بن الاسباط نے امام رضا علیہ السلام سے کہا اور ہم سنتے تھے کہ ہم معرس نہیں گئے اور قسم بن الفضیل نے بتایا کہ وہ بھی نہیں گیا اس نے آپ سے دریافت کیا تھا آپ نے فرمایا تھا کہ وہ لوٹ جائے۔ ہم وہاں گئے فرمایا ہاں میں نے کہا تھا۔ اس نے کہا جب ہم لوٹ کر وہاں جائیں تو کیا کریں فرمایا نماز پڑھو اظہار بےقراری کرو۔ میرے والد حسن علیہ السلام نے بعد عشا وہاں نماز پڑھی محمد نے کہا اگر ہم نماز واجب کے وقت کے علاوہ پہنچیں اس نے امام رضا علیہ السلام سے سوال کیا فرمایا اس امر کی اجازت نہیں ہے مگر دو رکعت طواف کی امام حسن علیہ السلام نے یہی کیا فرمایا وہاں اتنا ٹھہرے کہ وقت نماز آ جائے۔ اس نے کہا اگر کوئی جا رہا ہے رات میں پہنچے یا دن میں وہاں ٹھہرے حالانکہ تعریس تو رات میں ہے فرمایا دن ہو یا رات وہاں تھوڑی دیر ٹھہرے

باب ۲۲۷

مسجد غدیر خم

۱ - سألت ابا ابراهیم علیه السلام عن الصلوٰة فی مسجد غدیر خم بالنهار وانا مسافر فقال صل فیه فضلاً و قد کان ابی یأمر بذلک

میں نے کہا کیا بحالت مسافرت دن میں مسجد خم میں نماز پڑھوں فرمایا ہاں کہ فضیلت کی وجہ سے پڑھو میرے باپ نے اس کا حکم دیا ہے

۲ - عن حسان الجمال قال حملت اباعبد الله علیه السلام من المدینة الی مکة فلما انتهیت الی مسجد الغدیر نظر الی میسرة المسجد فقال ذلک الموضع قدم رسول الله صلی الله علیه وآله حیث قال من کنت مولاه فعلی مولاه ثم نظر الی جانب الآخر فقال ذلک موضع فسطاط ابی فلان وفلان وسالم مولی ابی حذیفه وابی عبیده بن الجراح فلما ان رأوه رافعاً یدیه قال بعضهم لبعض انظروا الی عینیه تدوران کانهما عینا مجنون فنزل جبرئیل بهذه الآیه وان یکاد الذین کفروا لیزلقونک بابصارهم لما سمعوا الذکر ویقولون انه لمجنون وما هو الا ذکر للعالمین (م)

حسان اونٹ والا راوی ہے کہ میں حضرت ابوعبدالله علیہ السلام کو مدینہ سے مکہ کو لے جا رہا تھا جب مسجد غدیر پر پہنچے تو آپ نے مسجد کے بائیں طرف نظر کرکے فرمایا یہ وہ جگہ ہے جہاں رسول الله نے فرمایا تھا من کنت مولاہ فعلی مولاہ پھر دوسری طرف دیکھ کر فرمایا یہ فلاں فلاں کے خیمہ کی جگہ ہے یہاں سالم غلام ابوحذیفہ کا خیمہ تھا اور یہاں عبیدہ بن جراح کا جب ان لوگوں نے حضرت رسولخدا کو ہاتھ اٹھاتے دیکھا تو ایک نے دوسرے سے کہا ان کی آنکھوں کو دیکھو ایسے گھوم رہے ہیں جیسے دیوانہ گھماتا ہے۔ پس جبرئیل یہ آیت لے کر آئے یہ کافر تمہیں نظروں سے گرانا چاہتے ہیں جب ذکر سنتے ہیں تو کہتے ہیں یہ دیوانہ ہے حالانکہ اس میں دونوں جہاں کا بھلا ہے۔

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال تستحب الصلوٰة فی مسجد الغدیر لان النبی صلعم اقام فیه امیر المومنین علیه السلام وهو موضع اظهر الله عزوجل فیه الحق (ض)

فرمایا حضرت نے مسجد غدیر میں نماز مستحب ہے کیونکہ یہاں رسول الله نے امیرالمومنین کو کھڑا کیا تھا اور اسی جگہ حق کو ظاہر کیا تھا

باب ۲۲۸

متفرقات

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام ما من نبی ولا وصی نبی یبقی فی الارض اکثر من ثلاثة ایام حتی یرفع روحه وعظمه ولحمه الی السماء وانما یؤتی مواضع آثارهم ویبلغونهم من بعید السلام

فرمایا جب کوئی نبی اور وصی نبی مرجاتا ہے تو تین دن سے زیادہ تک زمین پر نہیں رہتا ان کی روح ان کی ہڈیوں اور گوشت کی آسمان کی طرف اٹھا لیا جاتا ہے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور انہیں دور سے سلام پہنچایا

يسمعونهم في مواضع آثارهم من قريب (٤٥)

٣ قال الرضا عليه السلام ان لكل امام عهدا
في عنق اوليائه و شيعته وان من تمام الوفاء بالعهد
وحسن الاداء زيارة قبورهم فمن زارهم رغبة في زيارتهم
وتصديقا بما رغبوا فيه كان ائمتهم شفعاؤهم يوم القيمة (مجهول)

٤ قال بعث الي ابو الحسن في مرضه والي محمد ابن حمزة فسبقني
اليه محمد بن حمزه فاخبرني محمد ما زال يقول ابعثوا الى الحير
ابعثوا الى الحير فقلت لمحمد الا قلت له انا اذهب الى الحير
ثم دخلت عليه وقلت له جعلت فداك انا اذهب الى الحير
فقال انظروا في ذاك ثم قال لي ان محمدا ليس له سر من زيد
بن علي وانا اكره ان يسمع ذلك قال فذكرت ذلك لعلي بن
بلال فقال ما كان يصنع الحير هو الحير فقدمت العسكر
فدخلت عليه فقال لي اجلس حين اردت القيام فلما رايته
انس به ذكرت له قول علي بن بلال فقال لي الا قلت له
ان رسول الله صلى الله عليه واله كان يطوف بالبيت
ويقبل الحجر وحرمة النبي صلى الله عليه واله والمومن
اعظم من حرمة البيت وامره الله عز وجل ان يقف
بعرفة وانما هي مواطن يحب الله ان يذكر فيها فانا
احب ان يدعى لي حيث يحب الله ان يدعى فيها وذكر
عنه انه قال ولم احفظ عنه انما هذه مواضع
يحب الله ان يتعبد له فيها فانا احب ان يدعى لي
حيث يحب الله ان يعبد هلا قلت له كذا قال قلت
جعلت فداك لو كنت احسن مثل هذا لم ارد الامر عليك
هذه الفاظ ابي هاشم ليست الفاظه (ض)

اور اپنے آثار میں قریب سے سن لیتے ہیں

فرمایا ہر امام کا ایک عہد ہوتا ہے ان کے اولیا اور شیعوں کی گردن
پر اس عہد کی وفا اور حسن ادا یہ ہے کہ ان کی قبور کی زیارت
کی جائے جو برغبت قلبی انکی زیارت کرے گا اور انکی امامت کی
تصدیق کرے گا تو وہ روز قیامت اس کی شفاعت کریں گے

راوی کہتا ہے امام رضا علیہ السلام نے بحالت مرض ایک شخص کو
میرے پاس بھیجا اور محمد بن حمزہ کے پاس بھی محمد مجھ سے پہلے
حضرت کے پاس پہنچ گئے محمد نے مجھ سے کہا کہ حیر کی طرف بھیجو حیر کی
طرف بھیجو (یعنی میرے لئے دعا کرنے کربلا وغیرہ) میں نے محمد سے کہا
تم نے یہ کیوں نہ کہا میں حیر کی طرف جاؤں گا اس کے بعد میں بھی حضرت
کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں میں حیر کی طرف
جاؤں گا۔ حضرت نے فرمایا تم اس معاملہ میں غور و تامل کرو پھر مجھ سے
فرمایا محمد اور زید بن علی (اس زمانہ کا ایک شخص جو زیدیہ عقیدہ کا تھا)
کے درمیان کوئی راز نہیں میں برا سمجھتا ہوں اس بات کو کہ وہ سنے
میں نے یہ ذکر علی بن بلال سے کر دیا اس نے کہا نیکی جو بھی کی جائے وہ
نیکی ہے میں مقام عسکر میں آیا اور حضرت سے ملا اور علی بن بلال کا
قول نقل کیا (یعنی یہ عقیدہ کہ ائمہ کے مشاہد قابل تعظیم نہیں) فرمایا تم
نے یہ جواب نہ دیا کہ رسول الله بیت الله کا طواف کرتے تھے حجر کو
بوسہ دیتے تھے حالانکہ نبی کی اور بندہ مومن کی عزت کعبہ سے زیادہ
ہے اسی طرح خدا نے حکم دیا ہے عرفہ میں قیام کا۔ یہ وہ مقامات ہیں
جہاں خدا کو اپنا ذکر پسند ہے لہٰذا میں بھی چاہتا ہوں کہ جہاں خدا
کو اپنا ذکر پسند ہے وہیں میرے لئے دعا کی جائے راوی کہتا ہے
پھر حضرت نے کچھ فرمایا جو مجھے یاد نہ رہا اس کے سوا کہ یہ وہ مقامات ہیں جہاں
خدا چاہتا ہے اس کی عبادت کی جائے۔ اور پھر کہا تم نے اس سے
ہم ایسا کیوں نہ کہا میں نے کہا اگر ایسا جواب میرے ذہن میں ہوتا
تو میں یہ بات آپ کے سامنے پیش نہ کرتا

باب ۲۲۹
قبر امیر المومنین پر کیا کہا جائے

۱۔ عن الصادق ابی الحسن الثالث علیہ السلام قال تقول السلام علیک یا ولی اللہ انت اول مظلوم واول من غصب حقہ صبرت واحتسبت حتی اتاک الیقین فاشہد انک لقیت اللہ وانت شہید عذب اللہ قاتلک بانواع العذاب وجدد علیہ العذاب جئتک عارفا بحقک مستبصرا بشانک معادیا لاعدائک ومن ظلمک القی علی ذلک ربی ان شاء اللہ یا ولی اللہ ان لی ذنوبا کثیرۃ فاشفع لی الی ربک فان لک عند اللہ مقاما معلوما وان لک عند اللہ جاھا وشفاعۃ وقد قال اللہ تعالیٰ ولا یشفعون الا لمن ارتضیٰ (ش)

۲۔ عن ابی الحسن الثالث مثلہ

فرمایا قبر امیر المومنین پر کہے

سلام ہو آپ پر یا ولی خدا آپ پہلے مظلوم ہیں اور پہلے وہ ہیں جن کا حق غصب کیا گیا آپ نے صبر کیا اور ضبط کیا مرتے دم تک میں گواہی ہوں کہ آپ نے شہید ہو کر اللہ سے ملاقات کی خدا آپ کے قاتل پر طرح طرح کے عذاب نازل کرے اور تجدید عذاب کرے میں آپ کے حق کا عارف ہو کر اور آپ کی شان کو پہچان کر آیا ہوں میں آپ کے دشمنوں کا دشمن ہوں اور آپ کے ظالموں کا خدا ان کو جہنم نصیب کرے اے ولی خدا میرے بہت سے گناہ ہیں میری سفارش اللہ سے کیجئے آپ کو عند اللہ حق سفارش حاصل ہے اللہ نے فرمایا ہے نہیں سفارش کریں گے مگر وہ جن کو اللہ نے برگزیدہ بنایا ہے

ابوالحسن ثالث علیہ السلام نے یہی بیان کیا ہے

باب ۲۳۰
دعائے آخر قبر امیر المومنین کے پاس

۱۔ تقول السلام علیک یا ولی اللہ السلام علیک یا حجۃ اللہ السلام علیک یا خلیفۃ اللہ السلام علیک یا عمود الدین السلام علیک یا وارث النبیین السلام علیک یا قسیم الجنۃ والنار وصاحب العصا والمیسم السلام علیک یا امیر المومنین اشہد انک کلمۃ التقویٰ وباب الھدیٰ والعروۃ الوثقیٰ والحبل المتین والصراط المستقیم واشہد انک حجۃ اللہ علی خلقہ وشاھدہ علی عبادہ وامینہ علی علمہ

کہو۔ سلام ہو آپ پر اے ولی خدا اے حجت خدا سلام ہو آپ پر اے خلیفۃ اللہ سلام ہو آپ پر اے دین کے ستون سلام ہو آپ پر اے نبیوں کے وارث سلام ہو آپ پر اے جنت و نار کے تقسیم کرنے والے اے صاحب عصا و میسم اے امیر المومنین میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ ہیں آپ باب ہدایت ہیں آپ عروۃ الوثقیٰ ہیں آپ حبل متین اور صراط مستقیم ہیں آپ خلق خدا پر اللہ کی حجت ہیں اور خدا کی طرف سے اس کے بندوں پر گواہ ہیں اور اس کے علم کے امین ہیں

وخازن سرّه وموضع حكمته واخو رسوله عليه السلام واشهد
انّ دعوتك حق وكل داعٍ منصوب دونك باطل مدحوض
انت اول مظلوم واول مغصوب حقه فصبرت واحتسبت
لعن الله من ظلمك وتقدّم عليك وصدّ عنك لعناً كثيراً
يلعنهم به كل ملك مقرب وكل نبي مرسل وكل عبد مؤمن
ممتحن صلى الله عليك يا امير المؤمنين وصلى الله على روحك
وبدنك واشهد انك عبد الله وامينه بلّغت ناصحاً وادّيت
اميناً وقتلت صدّيقاً ومضيت على يقين لم تؤثر عمىً على هدىً ولم تمل
من حق الى باطل واشهد انك قد اقمت الصلوٰة وآتيت الزكوٰة
وامرت بالمعروف ونهيت عن المنكر واتبعت الرسول ونصحت
للامة وتلوت الكتاب حق تلاوته وجاهدت في الله حق جهاده
ودعوت الى سبيله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى اتاك
اليقين اشهد انك كنت على بيّنة من ربك ودعوت
اليه على بصيرة وبلّغت ما امرت به وقمت بحق الله غير
واهن ولا موهن فصلى الله عليك صلوٰة متتابعة متواصلة
مترادفة يتبع بعضها بعضاً لا انقطاع لها ولا امد ولا اجل
والسلام عليك ورحمة الله وبركاته وجزاك الله من
صدّيق خيراً عن رعيته اشهد ان الجهاد معك جهاد
وان الحق معك واليك وانت اهله ومعدنه وميراث
النبوة عندك فصلى الله عليك وسلم تسليماً وعذّب
الله قاتلك بانواع العذاب اتيتك يا امير المؤمنين عارفاً
بحقك مستبصراً بشأنك معادياً لاعدائك موالياً لاوليائك
بابي انت وامي اتيتك يا امير المؤمنين عائذاً بك من نار استحقّها
مثلي بما جنيت على نفسي اتيتك زائراً ابتغي بزيارتك
فكاك رقبتي من النار اتيتك هارباً من ذنوبي التي
احتطبتها على ظهري اتيتك وافداً لعظيم حالك ومنزلتك
عند ربي فاشفع لي عند ربك فان لي ذنوباً كثيرة وان لك

اور رازہائے خدا کے آپ خزینہ دار ہیں اور اس کی حکمت کا مقام ہیں اور
رسول اللہ کے بھائی ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کی دعوت حق ہے
اور آپ کے خلاف دعوت دینے والا باطل اور مردود ہے آپ مظلوم اول ہیں
اور سب سے پہلے آپ کا حق غصب کیا گیا آپ نے صبر و ضبط سے کام لیا
آپ پر ظلم کرنے والے پر آپ پر تقدم کرنے والے پر آپ کے رکاوٹ ڈالنے والے پر
لعن کثیر ہو لعنت ہو ملائکہ مقربین کی ہر نبی مرسل کی اور ہر بندہ مومن کی جس کا امتحان
لیا گیا ہو رحمت خدا ہو آپ پر آپ کی روح و بدن پر میں گواہی دیتا ہوں کہ
آپ اللہ کے بندے اور اس کے امین ہیں آپ نے ناصحانہ تبلیغ کی امانت کا حق ادا کیا
اور آپ قتل کئے گئے درحالیکہ آپ صدیق تھے اور آپ یقین پر رہے اور آپ نے
ہدایت میں گمراہی اختیار نہ کی اور حق سے باطل کی طرف مائل نہ ہوئے میں گواہی
دیتا ہوں کہ آپ نے نماز کو قائم کیا زکوٰۃ کو ادا کیا اور امر بالمعروف کیا اور
نہی عن المنکر اور آپ نے رسول کا اتباع کیا اور امت کو نصیحت کی اور
کتاب کی تلاوت کی جو حق تلاوت ہے اور راہ خدا میں جہاد کیا جو حق جہاد ہے
اور لوگوں کو دعوت دی حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ مرتے دم تک
میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اپنے رب کی طرف گواہی لائے اور خدا کی طرف بصیرت
سے اور جیسا حکم دیا گیا تھا آپ نے اسے پورا کیا اور حق خدا پر آپ قائم رہے
آپ نے ذرا بھی سستی نہ کی پس آپ پر درود ہو پے در پے جس کے لئے انقطاع
نہ ہو نہ کوئی مدت ہو اور سلام و رحمت و برکت ہو آپ پر اور جزا دے اللہ
آپ کو کہ اپنی رعیت سے بھلائی کرتے رہے میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ کے
ساتھ جہاد جہاد تھا حق آپ کے ساتھ تھا اور آپ اس کے اہل تھے اور اس کی
کان تھے میراث نبوت آپ کے پاس تھی آپ پر اللہ کا درود و سلام ہو اور
آپ کے قاتل پر طرح طرح کا عذاب ہو اے امیر المومنین میں آپ کے حق کا عارف بن کر
اور آپکی شان کو سمجھ کر آپ کے پاس آیا ہوں آپ کے دشمن کا دشمن ہوں اور دوست
کا دوست میرے ماں باپ فدا ہوں میں آیا ہوں پناہ لینے نار جہنم سے جس کا میں
مستحق ہوں میں نے گناہ کیے ہے آپ کا زائر ہوں آپ کی زیارت کے صدقہ میں نار سے رہائی
چاہتا ہوں میں اپنے ان گناہوں سے بھاگ کر آیا ہوں جن کا بوجھ میری پشت پر ہے
آپ کی پیشی رب بڑی منزلت ہے آپ خدا سے میری سفارش کیجئے میرے گناہ بہت ہیں

عند الله مقاماً معلوماً وجاهاً عظيماً وشاناً كبيراً وشفاعة مقبولة وقد قال الله عز وجل ولا يشفعون الا لمن ارتضى اللهم رب الارباب صريخ الاحباب اني عذت باخي رسولك معاذاً فغك رقبتي من النار امنت بالله وما انزلنا اليكم وأتولى آخركم بما توليت به اولكم وكفرت بالجبت والطاغوت واللات والعزى

اور یہ کہ آپ کے لئے عند اللہ مقام معلوم ہے اور مرتبہ عظیم اور شان کبیر۔ آپکی شفاعت مقبول ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ شفاعت نہ کریں گے مگر اس کی جس کو اللہ نے منتخب کیا ہے اے رب الارباب اے فریاد رس دوستوں کے فریاد رس میں تیرے رسول کے بھائی کے وسیلہ سے پناہ مانگتا ہوں میری گردن نار جہنم سے آزاد کر میں اللہ پر ایمان لایا ہوں اور جو تم پر نازل ہوا ہے تمہارے اولین و آخرین پر اور جبت و طاغوت ولات و عزیٰ کا انکار کرتا ہوں

باب ۲۳۱
موضع راس الحسین

۱۔ قال لي ابو عبد الله عليه السلام وهو بالحيرة اما تريد ما وعدتك قلت بلى يعني الذهاب الى قبر امير المؤمنين قال فركب وركب اسمٰعيل وركبت معهما فصلى وصلى اسمٰعيل وصليت فقال لاسمٰعيل قم فسلم على جدك الحسين فقلت جعلت فداك اليس الحسين بكربلا فقال نعم ولكن لما حمل راسه الى الشام سرقه مولى لنا فدفنه بجنب امير المؤمنين (مجهول)

فرمایا حضرت نے جب وہ حیرہ میں تھے کیا میں نے جو تم سے وعدہ کیا تھا اسکے پورا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتے میں نے کہا ضرور یعنی قبر امیر المومنین کی طرف چلنا پس حضرت سوار ہوئے اور اسمٰعیل اور میں بھی جب ہم حیرہ اور نجف کے درمیان ذکوات بیض کے پاس پہنچے تو حضرت اور ہم اترے حضرت نے نماز پڑھی اور ہم دونوں نے بھی حضرت نے اسمٰعیل سے فرمایا سلام کرو اپنے جد حسین پر میں نے کہا میں آپ پر فدا ہوں کیا حسین کربلا میں نہیں فرمایا کربلا ہی میں ہیں لیکن جب ان کا سر شام کو لے جا رہے تھے تو ہمارے ایک غلام نے چرا کر امیر المومنین کے پہلو میں دفن کر دیا۔ (یہ روایت مجہول ہے)

ح [illegible]

باب ۲۳۲
زیارت قبر امام حسین علیہ السلام

۱۔ عن ابي عبد الله عليه السلام قال اذا اتيت قبر الحسين عليه السلام فأت الفرات واغتسل بحيال قبره وتوجه اليه

فرمایا جب قبر امام حسین کے پاس آؤ تو فرات میں غسل کرو اور پھر قبر کی طرف آؤ

عليك السكينة والوقار حتى تدخل الى القبر من الجانب
الشرقي وقل حين تدخل السلام على ملائكة الله المنزلين
السلام على ملائكة الله المردفين السلام على ملائكة الله
المسومين السلام على ملائكة الله الذين هم في هذا الحرم
مقيمون فاذا استقبلت قبر الحسين عليه السلام فقل
السلام على رسول الله على امين الله على رسله وعزائم امره
والخاتم لما سبق والفاتح لما استقبل والمهيمن على ذلك
والسلام عليه ورحمة الله وبركاته ثم تقول اللهم
صل على امير المومنين عبدك واخي رسولك الذي انتجبته بعلمك
وجعلته هاديا لمن شئت من خلقك والدليل على من بعثته
برسالاتك وديان الدين بعدلك وفصل قضائك بين خلقك
والمهيمن على ذلك كله والسلام عليه ورحمة الله وبركاته
ثم تصلي على الحسين وعلى سائر الائمة كما صليت وسلمت
الحسين ثم تاتي الى قبر الحسين عليه السلام فتقول
السلام عليك يا ابن رسول الله السلام عليك يا ابن امير
المومنين صلى الله عليك يا ابا عبد الله اشهد انك قد
عن الله عز وجل ما امرت به ولم تخش احدا غيره
هدت في سبيله وعبدته صادقا حتى اتاك اليقين
انك كلمة التقوى وباب الهدى والعروة الوثقى
على من يبقى ومن تحت الثرى واشهد ان ذلك سابق
مضى وذلك لكم فاتح فيما بقي اشهد ان ارواحكم وطينتكم
طابت وطهرت هي بعضها من بعض منا من الله ورحمته
واشهد الله واشهدكم اني بكم مومن ولكم تابع في ذات نفسي
في ديني وخاتمة عملي ومنقلبي ومثواي اسال الله البر
الرحيم ان يتم ذلك لي اشهد انكم قد بلغتم عن الله ما
امركم به

اور سکینہ و وقار سے چلو اور مشرق کی طرف قبر کے پاس آؤ اور
داخل ہوتے ہوئے کہو سلام ہو اللہ کے ان ملائکہ پر جو یہاں نازل ہوتے
ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو آگے پیچھے چلے آتے ہیں اور سلام ہو ان
ملائکہ پر جو نشانات رکھتے ہیں اور سلام ہو ان ملائکہ پر جو اس حرم
میں مقیم ہیں جب قبر حسین کے سامنے آؤ تو کہو
سلام ہو خدا کے رسول پر جو اس کے رسولوں کی تعلیم کے اور اس کے حکم محکم کے
امانت دار تھے اور انبیا میں سب سے آخر تھے اور مستقبل کے فاتح ہیں اور احکام
الٰہی کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو پھر کہو یا اللہ
رحمت نازل کر امیر المومنین پر جو تیرے بندے اور تیرے رسول کے بھائی ہیں
جن کو تو نے اپنے علم کے لئے منتخب کیا اور اپنی مخلوق پر ہادی بنایا اور لوگوں
کے لئے رہنما بنایا اپنی رسالت کے ساتھ اور اپنے عدل کے ساتھ دین کا بدلہ دینے والا
اور تیری مخلوق کے درمیان تیرے حکم کے مطابق فیصلہ کرنے والا اور وہ
سب احکام کے محافظ ہیں اور ان پر سلام و رحمت و برکت ہو پھر صلوٰۃ بھیجو
امام حسین پر اور تمام ائمہ پر پھر آؤ پھر قبر حسین کے پاس ... اور کہو
سلام ہو آپ پر اے فرزند رسول سلام ہو آپ پر اے فرزند امیر المومنین
اللہ کی رحمت ہو آپ پر اے ابو عبد اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ
نے جو حکم آپ کو دیا تھا وہ آپ نے پہنچا دیا اور خدا کے کسی سے نہ ڈرے نیز
اور آپ نے راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک سچے دل سے عبادت کی
اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ کلمہ تقویٰ اور باب ہدایت اور عروۃ الوثقیٰ ہیں
اور محبت ہو ان لوگوں پر جو موجود ہیں اور جو زمین کے اندر گئے جو ہو چکا
اس میں سابق رہے اور جو باقی ہے اس کے فاتح ہیں آپکی ارواح اور
آپ کی طینت پاک ہے طاہر ہے اور طہارت ملی ہم میں سے بعض کو بعض سے
اور میں اللہ اور آپ کو گواہ کرتا ہوں اس پر کہ آپ پر ایمان لایا ہوں اور
آپ کا تابع ہوں اور احکام دین اور خاتمہ عمل اور مرا جان اور ٹھکانہ سب
کے تابع ہے اور نیکی دینے والے اور رحم کرنے والے خدا سے دعا ہے کہ وہ
ان کو میرے لئے پورا کرے اور گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے ان احکام
کی تبلیغ کی جو اللہ نے آپ کو انکے لئے حکم دیا تھا

ولم تخشوا احداً غيره وجاهدتم في سبيله وعبدتموه حتى اتاكم اليقين
لعن الله من قتلكم ولعن الله من امر به ولعن الله من بلغه ذلك
منهم فرضي به اشهد ان الذين انتهكوا حرمتك وسفكوا دمك
ملعونون على لسان النبي الامي صلى الله عليه وآله ثم تقول اللهم
العن الذين بدلوا نعمتك وخالفوا ملتك ورغبوا عن امرك
واتهموا رسولك وصدوا عن سبيلك اللهم احش قبورهم
ناراً واجوافهم ناراً واحشرهم واشياعهم الى جهنم زرقا
اللهم العنهم لعنا يلعنهم به كل ملك مقرب وكل نبي مرسل
وكل عبد مؤمن امتحنت قلبه للايمان اللهم العنهم في مستسر
السر وفي ظاهر العلانية اللهم العن جوابيت هذه الامة
والعن طواغيتها والعن فراعنتها والعن قتلة امير المؤمنين
والعن قتلة الحسين وعذبهم عذاباً لا تعذب به احداً
من العالمين اللهم اجعلنا ممن ينصره فانتصر به وتمن علينا
بنصرك لدينك في الدنيا والاخرة ثم اجلس عند راسه فقل
صلى الله عليك اشهد انك عبد الله وامينه وبلغت ناصحا
واديت امينا وقتلت صديقا ومضيت على يقين لم تؤثر عمى
على هدى ولم تمل من حق الى باطل اشهد انك قد اقمت
الصلوة واتيت الزكوة وامرت بالمعروف ونهيت عن
المنكر واتبعت الرسول وتلوت الكتاب حق تلاوته ودعوت
الى سبيل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة صلى الله عليك
جزاك الله من صديق خيراً عن رعيتك اشهد ان الجهاد معك
جهاد وان الحق معك واليك وانت اهله ومعدنه وميراث
النبوة عندك وعند اهل بيتك صلى الله عليك وسلم تسليما
اشهد انك صديق الله وحجته على خلقه واشهد ان دعوتك
حق وكل داع منصوب غيرك باطل مدحوض واشهد ان الله هو
الحق المبين

اور تم خدا کے سوا کسی سے نہ ڈرے اور راہ خدا میں جہاد کیا اور مرتے دم تک
اسکی عبادت کی اللہ کی لعنت ہو جنہوں نے تم کو قتل کیا یا قتل کا حکم دیا یا قتل کی خبر سنکر
خوش ہوئے میں گواہی دیتا ہوں کہ ان لوگوں نے آپکی ہتک حرمت کی آپ کا
خون بہایا بزبان رسول یہ لوگ ملعون ہیں پھر کہو

اور لعنت کر ان لوگوں پر جنہوں نے یا اللہ تیری نعمتوں کو بدلا اور تیری ملت
میں تفرقہ ڈالا اور تیرے حکم سے نفرت کی اور تیرے رسول پر تہمت
لگائی اور تیرے راستہ سے لوگوں کو روکا یا اللہ انکی اور ان کے
تابعین کی قبروں کو نار جہنم سے بھر دے یا اللہ ان پر لعنت کر ایسی لعنت کریں
ان پر تمام مقرب فرشتے اور ہر نبی مرسل اور ہر وہ مومن جس کے قلب
کا امتحان اللہ نے کر لیا ہو یا اللہ لعنت کر ان پر سرًا وعلانیۃ - یا اللہ
لعنت کر اس امت کے شیاطین پر اور لعنت کر امت کے سرکشوں اور
فرعونوں اور امیر المومنین کے قاتلوں پر اور قاتلان حسین پر اور ان
کو ایسی سخت سزا دے جو عالمین میں کسی کو نہ دی ہو یا اللہ مجھے ان لوگوں
میں قرار دے جو ناصران حسین ہیں اور احسان کر اس پر دنیا و آخرت میں
اپنی نصرت کا پھر سر کی طرف بیٹھو اور کہو اللہ کی آپ پر رحمت ہو میں
گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے امین بندے ہیں آپ نے ناصحانہ تبلیغ کی اور
حق تبلیغ امانت سے ادا کیا اور صدیق ہو کر آپ قتل کیے گئے اور یقین پر
مرے آپکی ہدایت پر جہالت کا اثر نہ ہوا اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف
مائل نہ ہوئے آپ نے نماز کو قائم کیا زکوۃ کو دیا امر بالمعروف کیا اور
نہی عن المنکر اور رسول کا اتباع کیا اور کتاب اللہ کی اچھی طرح تلاوت
کی اور حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ لوگوں کو دعوت دی آپ پر رحمت
خدا ہو اور میں گواہی دیتا ہوں کہ جہاد آپ کے ساتھ جہاد ہے اور حق
آپ کے ساتھ اور آپ کی طرف ہے اور آپ اس کے اہل اور اسکی کان ہیں
آپکے میراث نبوت ہے اور آپ کے اہل بیت کے پاس بھی میں گواہی دیتا ہوں
آپ اللہ کی تصدیق کرنے والے ہیں خلق پر اس کی حجت ہیں گواہی دیتا ہوں
آپ کی دعوت حق ہے اور آپ کے غیر کی باطل اور مردود اور میں گواہی دیتا ہوں
بیشک اللہ تعالیٰ کی ذات کھلا ہوا حق ہے

ثم تحول عند رجليه وتخير من الدعاء وتدعو لنفسك ثم تحول
عند راس علي بن الحسين وتقول سلام الله وسلام ملائكته
المقربين وانبيائه المرسلين يا مولاي وابن مولاي ورحمة
الله وبركاته عليك صلى الله عليك وعلى اهل بيتك وعترة
ابائك الاخيار الابرار الذين اذهب الله عنهم الرجس وطهرهم
تطهيرا ثم تاتي قبور الشهداء وتسلم عليهم وتقول
السلام عليكم ايها الربانيون انتم لنا فرط ونحن لكم تبع ونحن
لكم خلف وانصار اشهد انكم انصار الله وسادة الشهداء
في الدنيا والاخرة فانكم انصار الله كما قال الله عز وجل و
كاين من نبي قاتل معه ربيون كثير فما وهنوا لما اصابهم في سبيل
الله وما ضعفوا وما استكانوا وما ضعفتم وما استكنتم
وسلم تسليما البشرى بموعد الله الذي لا خلف له انه لا يخلف
الميعاد والله مدرك لكم ثار ما وعدكم انتم سادة
الشهداء في الدنيا والاخرة انتم السابقون المهاجرون
والانصار اشهد لكم قد جاهدتم في سبيل الله وقتلتم على
منهاج رسول الله صلى الله عليه واله ومنهاج ابن رسول
صلى الله عليه واله وسلم الحمد لله الذي صدقكم وعده
واراكم ما تحبون

پھر پیروں کی طرف آؤ اور دعا اپنے لئے دعا کرو پھر حضرت علی اکبر کے سر کے
پاس آؤ اور کہو آپ پر سلام ہو اللہ کا ملائکہ مقربین اور انبیائے مرسلین کا
اے میرے مولا اے میرے مولا کے فرزند آپ پر اللہ کی رحمت و برکت ہو
اور آپ خاندان والوں پر اور آپ کے آبائی اولاد اخیار و ابرار پر
جن سے اللہ نے ہر قسم کی نجاست کو دور رکھا ہے اور پوری طرح پاک
کر دیا ہے پھر قبور شہدا کی طرف آؤ انکو سلام کرو اور کہو
سلام ہو تم پر اے اللہ والو تم ہمارے پیشوا ہو ہم تمہارے تابع ہیں ہم تمہارے
پیچھے ہیں تمہارے انصار ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ تم اللہ کے انصار ہو
تم شہیدوں کے سردار ہو دنیا و آخرت میں تم اللہ کے انصار ہو جیسا کہ
اللہ فرماتا ہے نبی کے ساتھ بہت سے اللہ والے ہوتے ہیں جنہوں نے
فی سبیل اللہ مصائب برداشت کرنے میں کوئی سستی نہ کی اور اسی طرح
تم نے بھی ضعف اور سستی کو نہ دکھایا اور امر حق کو قبول کیا بشارت ہو
تم کو اس وعدہ کی جو اللہ نے تم سے کیا ہے اور اللہ وعدہ خلافی نہیں
کرتا۔ اللہ حسب وعدہ تمہارے خون کا بدلہ لے گا تم شہیدوں کے سردار
ہو تم نے فی سبیل اللہ جہاد کیا اور تم رسول اللہ اور ابن رسول اللہ
کے طریقہ پر شہید کئے گئے۔ اور حمد ہے اس خدا کی جس نے وعدہ کو
پورا کیا اور تمہیں وہ دکھایا جس کو تم دوست رکھتے تھے

کتاب الجہاد

باب ۱

فضیلت جہاد

۱ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الخیر کلہ فی السیف وتحت ظل السیف ولا یقیم الناس الا السیف والسیوف مقالید الجنۃ والنار (۲)

فرمایا حضرت رسول خدا نے تلوار میں پوری خیر ہے تلوار کے سایہ میں خیر ہے لوگ قائم نہیں رہ سکتے مگر تلوار سے۔ تلواریں جنت و نار کی کنجیاں ہیں

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ للجنۃ باب یقال لہ باب المجاہدین یمضون الیہ فاذا ھو مفتوح وھم متقلدون بسیوفھم والجمع فی الموقف والملائکۃ ترحب بھم ثم قال فمن ترک الجہاد البسہ اللہ عزوجل ذلا وفقرا فی معیشتہ ومحقا فی دینہ ان اللہ عزوجل اغنی امتی بسنابک خیلہا ومراکز رماحہا (ت)

فرمایا حضرت رسول اللہ نے فرمایا ہے جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام باب المجاہدین ہے لوگ اس کی طرف جائیں گے وہ کھلے گا ان لوگوں پر جو اپنی تلواریں لٹکائے ہونگے۔ موقف میں مجمع ہوگا ملائکہ ان کو مرحبا کہتے ہونگے۔ پھر فرمایا جس نے جہاد کو ترک کیا اللہ اس کی معیشت میں ذلت اور فقر کا لباس پہنائے گا اللہ نے میری امت کو غنی بنایا ہے گھوڑوں کی ٹاپوں اور نیزوں کے مرکزوں سے

۳ - قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ خیول الغزاۃ فی الدنیا خیولھم فی الجنۃ وان اردیۃ الغزاۃ لسیوفھم وقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ اخبرنی جبرئیل علیہ السلام بامر قرت بہ عینی وفرح بہ قلبی قال یا محمد من غزا من امتک فی سبیل اللہ فاصابہ قطرۃ من السماء او صداع کتب اللہ عزوجل لہ شہادۃ (ض)

فرمایا رسول اللہ نے غازیوں کے گھوڑے دنیا میں ان کے گھوڑے ہونگے جنت میں غازیوں کی ردائیں ان کی تلواریں ہیں۔ حضرت رسول خدا نے فرمایا کہ جبرئیل نے مجھے ایسی بات بتائی ہے جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہوگئیں اور دل خوش ہوگیا انہوں نے کہا اے محمد آپ کی امت میں جو فی سبیل اللہ جہاد کرے گا تو اگر ذرا سا خون بھی اس کا بہے گا یا درد سر ہو جائے گا تو اللہ اس کو شہادت کا مرتبہ دے گا

۴ - قال کتب ابو جعفر علیہ السلام فی رسالۃ الی

حضرت نے اپنے خط میں لکھا

لبعض خلفاء بنی امیہ ومن ذلک ما ضیع الجہاد الذی فضلہ اللہ عز وجل علی الاعمال وفضل عاملہ علی العمال تفضیلا فی الدرجات والمغفرۃ والرحمۃ لانہ ظہر بہ الدین وبہ یدفع عن الدین وبہ اشتری اللہ من المؤمنین انفسہم واموالہم بالجنۃ بیعا مفلحا منجحا اشترط علیہم فیہ حفظ الحدود واول ذلک الدعاء الی طاعۃ اللہ عز وجل من طاعۃ العباد والی عبادۃ اللہ من عبادۃ العباد والی ولایۃ اللہ من ولایۃ العباد فمن دعی الی الجزیۃ فابی قتل وسبی اہلہ ولیس الدعاء من طاعۃ عبد الی طاعۃ عبد مثلہ ومن اقر بالجزیۃ لم یتعد علیہ ولم تخفر ذمتہ وکلف دون طاقتہ وکان الفیٔ للمسلمین عامۃ غیر خاصۃ وان کان قتال وسبی سیر فیہ بسیرتہ وعمل فی ذلک بسنتہ من الدین ثم کلف الاعمی والاعرج الذین لا یجدون ما ینفقون علی الجہاد بعد عذر اللہ عز وجل ایاہم ویکلف الذین یطیقون ما لا یطیقون وانما کانوا اہل مصر یقاتلون من یلیہ یعدل بینہم فی البعوث فذہب ذلک کلہ حتی عاد الناس رجلین اجیر مؤتمر بعد بیع اللہ ومستاجر صاحبہ غارم وبعد عذر اللہ وذہب الحج فضیع فافتقر الناس فمن اعوج ممن عوج ومن اقوم ممن اقام ہذا فرد الجہاد علی العباد وزاد الجہاد علی العباد ان ذلک خطا عظیم (رسل)

بنی امیہ کے کسی خلیفہ کو۔ اللہ تعالیٰ نے جہاد کو فضیلت دی ہے اعمال پر اور اس کے عامل کو عمال پر یہ فضیلت درجات و مغفرت و رحمت میں ہے کیونکہ اس کی وجہ سے دین قوی ہوتا ہے اور دشمنوں کے دین پر حملوں کو دفع کیا جاتا ہے اور اس کی وجہ سے اللہ مومنوں کی جانیں خریدتا ہے اور یہ بیع مومنین کے لئے باعث فلاح و نجات ہوتی ہے مگر شرط یہ ہے کہ حدود شریعت کی حفاظت ہو اس میں سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ بجائے مخلوق کی اطاعت کے اللہ کی اطاعت کی طرف دعوت دی جائے اور بجائے بندوں کی حکومت کے اقرار کے اللہ کی حکومت کا اقرار لیا جائے پس جس کو جزیہ کی دعوت دی جائے اور وہ قبول نہ کرے تو اسے قتل کیا جائے اور اس کے اہل و عیال کو قید کر لیا جائے۔ یہ اسلامی دعوت نہیں کہ بندوں کی اطاعت سے بندوں کی اطاعت کی طرف بلایا جائے اور جو لوگ جزیہ کا اقرار کر لیں تو ان کو ستایا نہ جائے اور ان کے ذمہ کو توڑا نہ جائے بلکہ ان کی حفاظت کی ذمہ داری لی جائے۔ خراج اور مال غنیمت میں سب مسلمانوں کا حصہ ہے صرف خاص لوگوں ہی کا نہیں اور اگر لڑائی ہو اور قیدی بنائے جائیں تو سیرت و سنت رسول پر عمل کیا جائے اور جنگ کے لئے ان اندھوں اور لنگڑوں کو بھی اس زمانہ میں تکلیف دی جاتی ہے جو جہاد کی تیاری کے لئے پیسہ نہیں رکھتے حالانکہ اللہ نے ان کو معذور قرار دیا ہے اور جو طاقت رکھتے ہیں ان پر اتنا بار ڈالا جاتا ہے کہ وہ اس کو برداشت نہیں کر سکتے حالانکہ قاعدہ یہ تھا کہ شہر والے ان محاذوں پر بھیجے جاتے تھے جو ان کے شہر سے قریب ہوتے تھے اور ان کی باری باری بھیجا جاتا تھا تاکہ ان کے درمیان انصاف رہے افسوس ہے کہ جہاد کی یہ سب صورتیں ختم ہو گئیں اب دو قسم کے لوگ ہیں ایک وہ جو اللہ سے معاملہ بیع کر چکے اور دوسرے وہ ہیں جو مال دنیا کو جہاد کا اجر جانتے ہیں اور دوسروں کو کچھ نہیں دیتے جس سے غریب لوگ حج کرنے کے قابل بھی نہ رہے اور محتاج ہو کر رہ گئے جس نے ٹیڑھا راستہ دکھایا وہ خود گمراہ ہوا اور جس نے صحیح راستہ بتایا وہ درست رہا اہل استطاعت نے لوگوں پر جہاد کا بار رکھا یہ بہت بڑی خطا ہے

۵ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الجہاد افضل الاشیاء بعد الفرائض.

۶ - قال امیر المومنین علیہ السلام اما بعد فان الجہاد باب من ابواب الجنۃ فتحہ اللہ لخاصۃ اولیائہ وسوغہم کرامۃ منہ لہم ونعمۃ ذخرہا والجہاد فہو لباس التقوی ودرع اللہ الحصینۃ وجنتہ الوثیقۃ فمن ترکہ رغبۃ عنہ البسہ اللہ ثوب الذل وشملۃ البلاء وفارق الرضا ودیث بالصغار والقماء وضرب علی قلبہ الاسداد وادیل الحق منہ بتضییع الجہاد وسیم الخسف ومنع النصف

الا وانی قد دعوتکم الی قتال ہولاء القوم لیلا ونہارا وسرا واعلانا وقلت لکم اغزوہم قبل ان یغزوکم فو اللہ ما غزی قوم قط فی عقر دارہم الا ذلوا فتواکلتم وتخاذلتم

حتی شنت علیکم الغارات وملکت علیکم الاوطان ہذا اخو غامد قد وردت خیلہ الانبار وقتل حسان بن حسان البکری وازال خیلکم عن مسالحہا ولقد بلغنی ان الرجل منہم کان یدخل علی المراۃ المسلمۃ والاخری المعاہدۃ فینتزع حجلہا وقلبہا وقلائدہا ورعاثہا ما تمتنع منہ الا بالاسترجاع والاسترحام ثم انصرفوا وافرین

وما نال رجلا منہم کلم ولا اریق لہ دم فلو ان امرا مسلما مات من بعد ہذا اسفا ما کان بہ ملوما بل کان بہ عندی جدیرا

فیا عجبا عجبا واللہ یمیت القلب ویجلب الہم من اجتماع ہولاء علی باطلہم وتفرقکم عن حقکم فقبحا لکم وترحا

فرمایا فرض (نماز روزہ وغیرہ) کے بعد جہاد سب سے بہتر ہے

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جہاد ایک دروازہ ہے جنت کے دروازوں میں سے جس کو اللہ نے اپنے خاص اولیا کے لئے کھولا ہے اور اس میں ان کے لئے کرامت ہے اور نعمتوں کا ذخیرہ ہے اور جہاد تقوی کا لباس ہے اور خدا کی ایک مضبوط زرہ ہے اور قابل اعتماد سپر جس نے از راہ نفرت اس کو ترک کیا تو اللہ اسکو ذلت کا لباس پہنائے گا اور بلاؤں کی ردا اڑھائے گا اور اپنی مرضی سے اسے الگ کر دے گا اور گھیرے گا اس کو ذلتوں اور رسوائیوں میں اور سلامتی کی راہیں اس پر بند کر دے گا اور حق کو اس سے ہٹا دے گا جہاد کو ضایع کرنے کی وجہ سے اور ذلت کو اس پر مسلط کر دے گا اور انصاف سے روک دے گا (اپنی فوج سے) آگاہ ہو میں نے تم کو اس قوم (فوج شام) سے رات دن چھپ کر اور ظاہر ہو کر لڑنے کی دعوت دی میں نے تم سے کہا ان پر حملہ کرو ان کے حملہ کرنے سے پہلے قسم خدا کی جن لوگوں نے اپنے گھر کے اندر رہ کر (باہر نہ جا کر لڑنا چاہا وہ ذلیل ہوئے پس تم ایک دوسرے کی باتوں میں آ گئے اور میری نصرت ترک کی نتیجہ یہ ہوا کہ دشمن تم پر چڑھ آئے اور چھین لئے تمہارے وطن تم سے یہ قبیلہ بنی غامد کا سردار سفیان بن عوف المخفل انبار میں مع لشکر آگیا اور اس نے عامل انبار حسان بن حسان کو قتل کر دیا اور تم مصلحت اندیشی ہی میں رہے میں نے سنا ہے کہ ان میں ایک شخص ایک مسلمان اور ایک ذمیہ عورت کے پاس آیا اور اس کا خلخال کنگن - گلوبند اور گوشوارے اچک لے گیا اور اس سے اسے نہ روکا گیا مگر التجا کر کے اور رحم کی درخواست کر کے وہ بہت سا مال لے کر لوٹ گئے ان میں سے کسی ایک کو نہ زخم لگا اور نہ کسی کا خون بہایا گیا اگر کوئی مرد مسلمان اس موقع پر مر جاتا تو اس پر ملامت نہ ہوتی بلکہ میرے نزدیک وہ اس پر قابل تعریف ہوتا

تمہاری یہ حالت سخت تعجب خیز ہے اللہ جی قلوب کو مردہ کر دیتا ہے اور غم کو کھینچ لیتا ہے اس تجمع سے جو باطل پر ہوں تمہارے حق سے جدا ہونے پر تمہارا برا ہو تم غم نصیب رہو

... ضاً برمي يغار عليكم ولا تغيرون ولا تغزون
ويعصى الله وترضون فاذا امرتكم بالسير اليهم في ايام الحر
قلتم هذه حمارة القيظ امهلنا حتى ينسلخ عنا الحر واذا امرتكم
بالسير اليهم بالشتاء قلتم هذه صبارة القر امهلنا حتى ينسلخ
عنا البرد كل هذا فراراً من الحر والقر فاذا كنتم من الحر والقر
تفرون فانتم والله من السيف افر يا اشباه الرجال
ولا رجال حلوم الاطفال وعقول ربات الحجال لوددت اني لم اركم
ولم اعرفكم معرفة والله جرت ندماً واعقبت ذماً قاتلكم
الله لقد ملأتم قلبي قيحاً وشحنتم صدري غيظاً وجرعتموني
نغب التهمام انفاساً وافسدتم علي رأيي بالعصيان والخذلان
حتى لقد قالت قريش ان ابن ابي طالب رجل شجاع ولكن
لا علم له بالحرب لله ابوهم فهل احد منهم اشد لها مراساً
واقدم فيها مقاماً مني لقد نهضت فيها وما بلغت العشرين
وها انا قد ذرفت على الستين ولكن لا رأي لمن لا يطاع

افسوس کہ تم نے اپنے کو دوسروں کے تیروں کا نشانہ بنا لیا لوٹے گئے لیکن تمہاری حالت نہ بدلی اور نہ تم نے جنگ کی اللہ کی نافرمانی پر تم راضی رہے۔
جب میں نے ان لوگوں کی طرف جانے کو کہا تو تم نے کہا یہ شدید گرمی کا ہے گرمی ذرا کم ہو جانے دیجیے یہ تمہارا گرمی اور سردی سے بھاگنا درحقیقت تمہارا تلوار سے بھاگنا ہے تم مردوں سے مشابہ ہو مرد نہیں ہو تم میں بچوں کی سی عقل ہے اور عورتوں کی سی سمجھ ہے تم میں معرفت کا نشان نہیں پایا قسم خدا کی قسم تمہاری اس حالت نے ندامت کو کھینچا اور مذمت اس کا نتیجہ ہوا۔ اللہ تمہیں قتل کرے تم نے میرے دل کو پیپ سے بھر دیا اور میرے سینہ کو غیظ سے پُر کر دیا اور تم نے مجھے گھونٹ گھونٹ دوامی غم بار بار پلایا اور تم نے میری رائے کو عصیان اور خذلان سے متوسط کرایا یہاں تک کہ قریش کہنے لگے علی بن ابی طالب شجاع تو ہیں لیکن علم حرب سے واقف نہیں خدا ان سے سمجھے کیا ان میں کوئی مجھ سے زیادہ ثابت قدم رہنے والا اور آگے بڑھنے والا ہے میں تو لڑائیوں میں اس وقت سے لگا ہوا ہوں جب بیس سال کا تھا اور اب تو ساٹھ سال کا ہوں لیکن جو اطاعت نہ کرے اس کی رائے کیا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان الله عز وجل بعث رسوله بالاسلام الى الناس عشر سنين فابوا ان يقبلوا حتى امره بالقتال فالخير في السيف وتحت السيف والامر يعود كما بدأ (ح)

اللہ تعالیٰ نے اسلام کے ساتھ رسول کو بھیجا حضرت نے دس سال تبلیغ کی مگر انھوں نے اس کو قبول نہ کیا پھر اللہ نے قتال کا حکم دیا پس خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے پس یہ امر جیسے شروع ہوا ہے ایسے ہی لوٹے گا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله ان جبرئيل عليه السلام اخبرني بامر قرت به عيني وفرح به قلبي قال يا محمد من غزا غزاة في سبيل الله من امتك فما اصابه قطرة من السماء او صداع الا كانت له شهادة يوم القيامة

فرمایا حضرت نے کہ رسول اللہ نے فرمایا ہے کہ جبرئیل نے مجھے ایک ایسے امر کی خبر دی جس سے میری آنکھیں ٹھنڈی ہو گئیں اور دل خوش ہوا فرمایا اے محمد جو فی سبیل اللہ ایک جہاد کرے گا آپ کی امت میں سے تو اگر آسمان سے ایک قطرہ بھی اس پر گرے گا یا دردِ سر بھی ہوگا تو روزِ قیامت اس کا شمار شہیدوں میں ہوگا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال رسول الله صلعم من بلغ رسالة غاز كان كمن اعتق رقبة وهو شريكه في باب غزوته (ح)

فرمایا حضرت رسول خدا نے جو کسی غازی کا خط پہنچائے گا تو ایسا ہے کہ اس نے ایک غلام آزاد کر دیا اور اس کے جہاد کے ثواب میں شریک ہوگا۔

۱۰ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال النبي صلى الله عليه وآله من اغتاب مؤمنا غازيا او آذاه او خلفه في اهله بسوء نصب له يوم القيامة فيستغرق حسناته ثم يركس في النار اذا كان الغازي في طاعة الله عز وجل (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جو کسی غازی مومن کی غیبت کرے گا یا اُسے ستائے گا اور اس کے پیچھے اس کے اہل سے بدی کرے گا تو روز قیامت اللہ اس کے حسنات کو غرق کر دے گا اور اسے جہنم میں اوندھے منہ ڈال دے گا کیونکہ غازی اللہ کی اطاعت میں ہوتا ہے۔

۱۱ - قال امير المؤمنين عليه السلام ان الله عز وجل فرض الجهاد وعظمه وجعله نصره وناصره والله ما صلحت دنيا ولا دين الا به (مرفوع)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ اللہ نے فرض کیا ہے جہاد کو اور اس کو معظم قرار دیا ہے اور اس کو مدد اور مددگار بنایا ہے دین کی اصلاح نہ ہو گی بلکہ دین بنو گا مگر اس سے۔

۱۲ قال قال رسول الله صلعم اغزوا تورثوا ابناءكم مجدا (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جہاد کرو اور اپنی اولاد کو بزرگی کا مالک بناؤ

۱۳ - عن ابا دجانة الانصاري اعتم يوم احد بعمامة له وارخى عذبة العمامة بين كتفيه حتى جعل يتبختر فقال رسول الله صلى الله عليه وآله ان هذه المشية يبغضها الله عز وجل الا عند القتال في سبيل الله (ض)

ابو دجانہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عمامہ باندھا اور عمامہ کا چھورا اپنے دونوں کندھوں کے درمیان پھیلا دیا حضرت رسولخدا نے فرمایا یہ روش اللہ کو بری معلوم ہوتی ہے ہاں قتال فی سبیل اللہ میں ٹھیک ہے۔

۱۴ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال رسول الله صلى الله عليه وآله جاهدوا تغنموا (ض)

فرمایا حضرت رسولخدا نے جہاد کرو اور مال غنیمت لو

۱۵ - عن ابي جعفر عليه السلام قال الخير كله في السيف وتحت السيف وفي ظل السيف قال وسمعته يقول ان الخير كل الخير معقود في نواصي الخيل الى يوم القيامة (ح)

فرمایا پوری پوری خیر تلوار میں ہے تلوار کے نیچے ہے تلوار کے سایہ میں ہے اور یہ بھی فرمایا پوری خیر وابستہ ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے روز قیامت تک

باب ۲
جہاد مرد و عورت

۱ - عن الاصبغ بن نباتة قال قال امير المؤمنين عليه السلام كتب الله الجهاد على الرجال والنساء فجهاد الرجل بذل ماله ونفسه حتى يقتل في سبيل الله وجهاد المرأة ان تصبر على ما ترى من اذى زوجها وغيرته

فرمایا امیر المومنین ع نے جہاد مرد و عورت دونوں پر واجب ہے مرد کا جہاد یہ ہے کہ اپنے مال اور جان کو دیدے یہاں تک کہ قتل ہو جائے راہ خدا میں عورت کا جہاد یہ ہے کہ شوہر کی جو تکلیف پہنچے اس پر صبر کرے اور غیرت دلائے۔

باب ۳
وجوہ جہاد

قال سألت أبا عبد الله عن الجهاد سنة هو أم فريضة فقال الجهاد على أربعة أوجه فجهادان فرض وجهاد سنة لا يقام إلا مع فرض وجهاد سنة فأما أحد الفريضين فمجاهدة الرجل نفسه عن معاصي الله عز وجل وهو من أعظم الجهاد ومجاهدة الذين يلونكم من الكفار فرض وأما الجهاد الذي هو سنة لا يقام إلا مع فرض فإن مجاهدة العدو فرض على جميع الأمة ولو تركوا الجهاد لأتاهم العذاب وهذا هو من عذاب الأمة فهو سنة على الإمام وحده أن يأتي العدو مع الأمة فيجاهدهم وأما الجهاد الذي هو سنة فكل سنة أقامها الرجل وجاهد في إقامتها وبلوغها وإحيائها فالعمل والسعي فيها من أفضل الأعمال لأنها إحياء سنة وقد قال رسول الله صلى الله عليه وآله من سن سنة حسنة فله أجرها وأجر من عمل بها إلى يوم القيامة من غير أن ينقص من أجورهم شيء (ص)

پوچھا حضرت سے کہ جہاد سنت ہے یا فرض فرمایا جہاد کی چار صورتیں ہیں دو جہاد فرض ہیں اور ایک جہاد سنت ہے لیکن وہ فرض کے ساتھ چلتا ہے اور ایک جہاد سنت ہے لیکن دو فریضوں میں ایک ہے انسان کا جہاد کرنا اپنے نفس سے معصیت سے بچانے میں اور یہ سب سے بڑا جہاد ہے اور دوسرا جہاد کفار سے فرض ہے تیسرا جہاد جو سنت ہے اور فرض کے ساتھ قائم ہوتا ہے وہ دشمن سے لڑنا فرض ہے تمام امت پر اگر وہ جہاد کو ترک کر دیں گے تو ان پر اللہ کا عذاب ہوگا اور امت کا عذاب بھی ہے لیکن اگر لوگ جمع نہ ہوں تو امام کے لئے سنت ہے دراں حالیکہ وہ اکیلا ہو اور اگر امت کے ساتھ دشمن کا سامنا ہو تو جہاد کرنا واجب ہے اور جو جہاد سنت ہے پس وہ ہر سنت ہے جس کو کوئی قائم کرے اور اس کے باقی رکھنے میں جہاد کرے اس پر عمل ا... افضل اعمال ہے کیونکہ وہ سنت رسول کا احیا ہے اور رسول نے فرمایا ہے جس نے سنت حسنہ قائم کی اس کے لئے اجر ہے ا... کے لئے بھی جو اس پر عمل کرے روز قیامت تک اجر ملے گا بغیر اس کے کہ ان کے اجر میں کوئی کمی ہو۔

عن أبي عبد الله عليه السلام قال سأل رجل أبي صلوات الله عليه عن حروب أمير المؤمنين عليه السلام وكان السائل محبا لنا فقال له أبو جعفر بعث الله محمدا صلى الله عليه وآله بخمسة أسياف ثلاثة منها شاهرة فلا تغمد حتى تضع الحرب أوزارها ولن تضع الحرب أوزارها حتى تطلع الشمس من مغربها فإذا طلعت الشمس من مغربها أمن الناس كلهم في ذلك اليوم فيومئذ لا ينفع نفسا إيمانها

فرمایا ایک شخص نے جو ہمارے محبوں میں سے تھا میرے والد سے امیر المومنین ع کی لڑائیوں کے متعلق پوچھا حضرت نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت رسول خدا کو پانچ تلواروں کے ساتھ بھیجا تین ان میں سے کھلی ہوئی تھیں جو نیام میں نہیں جائیں گی جب تک لڑائی اپنے ہتھیار نہ رکھ دے اور لڑائی بند نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے نہ نکلے اور جب سورج مغرب سے نکلے گا تو لوگ امن سے ہو جائیں گے اور اس روز نفع نہ دے گا ایمان لانا

لم تكن آمنت من قبل، او كسبت في ايمانها خيراً وسيف
منها مكفوف وسيف منها مغمود سله الى غيرنا وحكمه الينا

واما السيوف الثلاثة المشهورة فسيف على مشركي العرب قال
الله عز وجل اقتلوا المشركين حيث وجدتموهم وخذوهم و
احصروهم واقعدوا لهم كل مرصد فان تابوا يعني آمنوا
واقاموا الصلوة وآتوا الزكوة فاخوانكم في الدين فهؤلاء لا يقبل
منهم الا القتل او الدخول في الاسلام واموالهم وذراريهم
سبي على ما سن رسول الله صلى الله عليه وآله فانه سبا و
عفا وقبل الفداء والسيف الثاني على اهل الذمة قال
الله تعالى وقولوا للناس حسنا نزلت هذه الآية في اهل
الذمة ثم نسخها قوله عز وجل قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله
ولا باليوم الآخر ولا يحرمون ما حرم الله ورسوله ولا
يدينون دين الحق من الذين اوتوا الكتاب حتى يعطوا
الجزية عن يد وهم صاغرون. فمن كان منهم في دار الاسلام
فلن يقبل منهم الا الجزية او القتل ومالهم فيء وذراريهم
سبي واذا قبلوا الجزية على انفسهم حرم علينا سبيهم و
حرمت اموالهم وحلت لنا مناكحتهم ومن كان منهم في دار
الحرب حل لنا سبيهم واموالهم ولم تحل لنا مناكحتهم و
لم يقبل منهم الا الدخول في دار الاسلام او الجزية او
القتل.

والسيف الثالث سيف على مشركي العجم يعني الترك والديلم
والخزر قال الله عز وجل في اول السورة التي يذكر فيها
الذين كفروا فقص قصتهم ثم قال فضرب الرقاب
حتى اذا اثخنتموهم فشدوا الوثاق فاما منا بعد

جب تک پہلے سے ایمان نہ لایا ہو اور اپنے ایمان سے نیکی نہ حاصل کی
ہو اور ان میں سے ایک تلوار رکی ہوئی ہے اور ایک ان میں نیام
میں ہے جو ہمارے غیر پہ کھینچے گی اور اس کا حکم ہماری طرف ہوگا۔
لیکن تین مشہور [illegible] ہیں اول وہ تلوار جو مشرکین عرب کے لئے ہے
اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو انہیں پکڑو انہیں
محصور کرو اور ہر گھات کی جگہ پر ان کے لئے بیٹھو اور اگر وہ توبہ کریں
یعنی ایمان لائیں اور نماز پڑھیں اور زکوٰۃ دیں تو وہ تمہارے
دینی بھائی ہیں اور جو لوگ اسلام قبول نہ کریں تو قتل کے سوا انکی کوئی
سزا نہیں انکے اموال لے لئے جائیں اور انکی ذریت کو قید کر لیا جائے
موافق سنت رسولؐ کہ حضرت نے انکو قید کیا معاف کیا اور فدیہ لیا
اور دوسری تلوار اہل ذمہ کے لئے ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے فرمایا ان لوگوں سے
نرم بات کرو یہ آیت اہل ذمہ کے متعلق نازل ہوئی پھر اس آیت سے
منسوخ ہوگئی قتال کرو ان لوگوں سے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان
نہیں لاتے اور نہیں حرام جانتے اس کو جو اللہ اور رسول نے حرام کیا ہے
اور دین حق کو نہیں مانتے یہ وہ لوگ ہیں جن کو کتاب دی گئی یہاں
تک قتال کرو کہ یہ ذلیل ہو کر جزیہ دینے لگیں اور جو ان میں سے دار
اسلام میں ہوں تو ان سے جزیہ قبول کیا جائے ورنہ پھر قتل اور ان
کا مال غنیمت ہوگا اور ان کے اہل و عیال کو قید کیا جائے اور جب جزیہ
قبول کرلیں تو پھر ان کو قید کرنا حرام ہے اور انکے اموال حرام ہیں
اور ان سے مناکحت حلال ہے اور ان میں سے جو دار حرب میں ہوں
تو ان کو قید کرنا حلال ہے اور انکے اموال بھی لیکن ان سے مناکحت
حلال نہیں اور سوائے مسلمان ہونے یا جزیہ دینے یا قتل کرنے کے
بات ان کے لئے قبول نہ ہوگی۔

اور تیسری تلوار ہے مشرکین عجم یعنی ترک و دیلم و
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس سورہ کے اول میں جس میں ذکر
اور ان کا قصہ بیان کیا ہے فرماتا ہے انکی گر
تم ان پر غالب آؤ انکی مشکیں کس لو پس بعد میں یا

وإما فداء حتى تضع الحرب أوزارها فأما قوله فإما منّاً بعد يعني بعد السبي منهم وإما فداء يعني المفاداة بينهم وبين أهل الإسلام فهؤلاء لن يقبل منهم إلا القتل أو الدخول في الإسلام ولا يحل لنا مناكحتهم ما داموا في دار الحرب

یا فدیہ لے لو یہاں تک کہ جنگ اپنے ہتھیار ڈال دے اور یہ جو فرمایا پس تم یا احسان یعنی انہیں قید کرنے کے بعد یا اُن کے اور اہل اسلام کے درمیان جو فدیہ طے ہو۔ اگر وہ دار الحرب والے ہیں تو قتل کے سوا یا مسلمان ہونے کے سوا ان سے کوئی چیز نہ قبول کی جائے اور ان سے مناکحت حلال ہوگی۔

السيف المكفوف فسيف على أهل البغي والتأويل قال الله تعالى وإن طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا فإن بغت احدٰهما فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء إلى أمر الله فلما نزلت هذه الآية قال رسول الله صلى الله عليه وآله إن منكم من يقاتل بعدي على التأويل كما قاتلت على التنزيل فسئل النبي صلى الله عليه وآله من هو فقال خاصف النعل يعني أمير المؤمنين صلوات الله عليه فقال عمار بن ياسر قاتلت بهذه الراية مع رسول الله ثلثاً وهذه الرابعة والله لو ضربونا حتى يبلغوا بنا السعفات من هجر لعلمنا أنا على الحق وأنهم على الباطل وكانت السيرة فيهم من أمير المؤمنين عليه السلام ما كان من رسول الله صلى الله عليه وآله في أهل مكة يوم فتح مكة فإنه لم يسب لهم ذرية وقال من أغلق بابه فهو آمن ومن ألقى سلاحه فهو آمن وكذلك قال أمير المؤمنين صلوات الله عليه يوم البصرة نادى فيهم لا تسبوا لهم ذرية ولا تجهزوا على جريح ولا تتبعوا مدبراً ومن أغلق بابه وألقى سلاحه فهو آمن

جو تلوار کہ بے وہ وہ ہے جو باغیوں اور تاویل کرنے والوں کے لئے ہے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر مومنوں کے دو گروہ باہم قتال کریں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اور اگر کوئی سرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ حکم خدا کی طرف رجوع ہو۔ جب یہ آیت نازل ہوئی تو حضرت رسولخدا نے فرمایا تم میں سے ایک وہ ہے جو تاویل قرآن پر اسی طرح جہاد کرے گا جیسے میں نے تنزیل پر کیا ہے، کسی نے پوچھا وہ کون ہے فرمایا وہ ہے جو میرا جوتا ٹانک رہا ہے یعنی امیر المومنین علیہ السلام عمار یاسر نے کہا میں نے مقاتلہ کیا ہے اس رایت کے ساتھ رسول اللہ کے ہمراہ تین بار اور یہ چوتھی بار ہے واللہ اگر یہ مجھے مارتے ہوئے ہجر (بحرین میں ایک مقام) کے نخلستان تک لیجائیں تب بھی میں یہی کہونگا کہ میں حق پر ہوں اور یہ لوگ باطل پر ہیں علی علیہ السلام نے ان کے ساتھ ویسا ہی برتاؤ کیا جیسا رسول اللہ کا روز فتح مکہ اہل مکہ کے ساتھ تھا۔ رسول اللہ نے حکم دیا تھا کہ ان کے بال بچوں کو قید نہ کرو جو دروازہ بند کرلے وہ امان میں ہے اور جو ہتھیار ڈال دے وہ بھی امان میں ہے۔ اسی طرح جنگ جمل میں حضرت علی نے کیا ندا کرادی کوئی ان کے بال بچوں کو قید نہ کرے زخمی کے پیچھے نہ جائے بھاگنے والے کا تعاقب نہ کرے جو دروازہ بند کرلے یا ہتھیار ڈال دے وہ امان میں ہے۔

اما السيف الذي يقوم به القصاص قال الله عز وجل النفس بالنفس والعين بالعين فسله إلى أولياء المقتول وحكمه إلينا فهذه السيوف التي بعث الله بها محمداً صلى الله عليه وآله فمن جحدها أو جحد واحداً منها أو

لیکن وہ تلوار جس سے قصاص لیا جاتا ہے اللہ نے فرمایا ہے جان کا بدلہ جان ہے اور آنکھ کا بدلہ آنکھ یہ اولیاء مقتول کی طرف سے کھینچی جائے گی پس ان پانچ تلواروں کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کو بھیجا جس نے ان کا انکار کیا یا ان میں سے ایک کا یا

شیئاً من سیرها واحکامها فقد کفر بما نزل الله
محمد صلی الله علیه وآله۔

یا حضرت کی سیرت میں سے کسی بات کا بھی تو اس نے انکار کیا ان تمام
چیزوں سے جو رسول پر نازل ہوئیں

۳ - عن ابی عبد الله علیه السلام ان النبی صلی الله
علیه وآله بعث بسریة فلما رجعوا قال مرحباً بقوم قضوا
الجهاد الاصغر وبقی جهاد الاکبر قیل یا رسول الله و
ما الجهاد الاکبر قال جهاد النفس

فرمایا حضرت رسول خدا نے کچھ فوج بھیجی جب وہ لوٹ کر آئے تو فرمایا
مرحبا ان لوگوں کے لئے جو جہاد اصغر کرکے آئے اور جہاد اکبر باقی
رہا کسی نے پوچھا جہاد اکبر کیا ہے فرمایا جہاد نفس۔

باب

جہاد کس پر واجب ہے

۱ - عن ابی عبد الله علیه السلام قال قلت له اخبرنی
عن الدعاء الی الله والجهاد فی سبیل الله اهو لقوم
لا یحل الا لهم ولا یقوم به الا من کان منهم ام هو
مباح لکل من وحد الله عز وجل وآمن برسوله صلی
الله علیه وآله ومن کان کذا فله ان یدعو الی الله عز وجل
والی طاعته وان یجاهد فی سبیله
فقال ذلک لقوم لا یحل الا لهم ولا یقوم بذلک
الا من کان منهم قلت من اولئک قال من قام بشرائط
الله عز وجل فی القتال والجهاد علی المجاهدین فهو المأذون
له فی الدعاء الی الله عز وجل ومن لم یکن قائماً بشرائط
الله فی الجهاد علی المجاهدین فلیس بمأذون له فی
الجهاد ولا الدعاء الی الله حتی یحکم فی نفسه ما اخذ
الله علیه من شرائط الجهاد
قلت فبین لی یرحمک الله قال ان الله تبارک وتعالی
اخبر نبیه فی کتابه الدعاء الیه ووصف الدعاة الیه
فجعل ذلک لهم درجات یعرف بعضها بعضاً

میں نے کہا مجھے دعوت الی اللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کے
متعلق بتلائیے وہ کیا ہے اس قوم کے لئے کہ نہیں جائز ہے مگر ان کے
لئے اور نہیں قائم مگر انکی ذات سے جو ان میں سے ہو آیا وہ مباح
ہے ہر اس کے لئے جو اللہ کو واحد جانے اور رسول کی رسالت
پر ایمان لائے جو ایسا ہو تو کیا وہ دعوت الی اللہ دے سکتا ہے
اسکی اطاعت کی طرف بلا سکتا ہے اور جہاد فی سبیل اللہ
فرمایا وہ ایسے لوگ ہیں جن کے سوا دوسروں کے لئے جائز نہیں اور
نہ ان کے سوا اور لوگوں سے یہ کام بن سکتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون
لوگ ہیں۔ فرمایا جو ان شرائط پر قائم ہوں جو مجاہدین قتال و
جہاد کے لئے اللہ کی طرف سے ہیں پس انکو اللہ کی طرف دعوت دینے
کی اجازت ہے اور جو ان شرائط پر قائم نہ ہوں تو ان کو نہ جہاد
کی اجازت ہے نہ دعوت الی اللہ کی جب تک وہ شرائط جہاد پوری
کرنے کے لئے اپنے نفس پر قابو نہ رکھیں۔
میں نے کہا وہ شرائط بیان فرمائیے فرمایا اللہ نے خبر دی ہے
اپنے نبی کو اپنی کتاب میں اپنی طرف دعوت دینے اور دعوت دینے
والوں کی اور ان کے لئے درجات قائم کئے ہیں تاکہ ایک دوسرے کو

یستدل ببعضها الی بعض واخبر انه تبارک وتعالی
اول من دعاء الی نفسه ودعا الی طاعته واتباع امره
فبدا بنفسه فقال والله یدعوا الی دار السلام ویهدی من
یشاء الی صراط مستقیم ثم ثنی برسوله فقال ادع الی
سبیل ربک بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی
هی احسن یعنی بالقرآن

ولم یکن داعیاً الی الله عزوجل من خالف امر الله ویدعو
الیه بغیر ما امر به فی کتابه فالله امر ان لا یدعی الا به
وقال فی نبیه صلی الله علیه وسلم وانک لتهدی الی
صراط مستقیم یقول تدعو ثم ثلث بالدعاء الیه بکتابه ایضا
فقال تبارک وتعالی ان هذا القرآن یهدی للتی هی اقوم
ای یدعو ویبشر المؤمنین ثم ذکر من اذن له فی الدعاء
الیه بعده وبعد رسوله فی کتابه

فقال ولتکن منکم امة یدعون الی الخیر ویامرون
بالمعروف وینهون عن المنکر واولئک هم المفلحون
ثم اخبر عن هذه الامة وممن هی وانها من ذریة
ابراهیم ومن ذریة اسمعیل من سکان الحرم وممن
لم یعبدوا غیر الله قط الذین وجبت لهم الدعوة دعوة
ابراهیم واسمعیل من اهل المسجد الذین اخبر عنهم
فی کتابه انه اذهب عنهم الرجس وطهرهم تطهیرا
الذین وصفناهم قبل هذا فی صفة امة ابراهیم الذین
عناهم الله تبارک وتعالی فی قوله ادعوا الی الله علی
بصیرة انا ومن اتبعنی یعنی اول من اتبعه علی الایمان به

اور دلیل ہے ایک سے دوسرے کو اور اللہ نے خبر دی ہے اپنی ذات
کے دعوت دینے اور اپنی اطاعت کی طرف بلانے کی اور اپنے حکم کے
اتباع کی اس اپنی ذات سے اس طرح ابتدا کی فرمایا اللہ بلاتا ہے
سلامتی کے گھر کی طرف اور جسے چاہتا ہے ہدایت کرتا ہے صراط
مستقیم کی۔ پھر اپنے رسول کے لئے فرماتا ہے دعوت دو اپنے رب
کے راستہ کی [illegible] اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اور ان سے بحث
کرو بہترین طریقہ سے یعنی قرآن سے اور داعی الی اللہ نہیں ہو سکتا
جو امر الہی کی مخالفت کرے اور جو اللہ کی کتاب میں ہے اس کے خلاف
دعوت دے اور ان کے خلاف جو امور دعوت کے لئے ضروری ہیں۔
اور اپنے نبی کے بارہ میں فرمایا ہے تم ہدایت کرتے ہو صراط مستقیم کی
طرف فرماتا ہے تیسری بات ہے اس کی کتاب میں اللہ کی طرف بلانے کی۔
فرماتا ہے یہ قرآن ہدایت کرتا ہے اس راستہ کی طرف جو سب سے زیادہ ٹھیک ہے
یعنی دعوت دیتا ہے اور بشارت دیتا ہے مومنین کو اس کے بعد ذکر کرتا ہے
کہ کس کو دعوت کی اجازت ہے اس کے بعد اور اس کے رسول کے بعد۔
فرماتا ہے چاہئے کہ تم میں ایک گروہ ایسا ہو جو نیکی کی طرف بلائے
نیک باتوں کا حکم دے اور بری باتوں سے روکے یہی فلاح پانے والے ہیں
پھر خبر دی کہ یہ امت کس کی طرف منسوب ہے اور کس کی اولاد ہے
فرمایا کہ یہ ذریت ابراہیم اور ذریت اسمعیل ہے جو حرم کے ساکن تھے
اور جنہوں نے کبھی غیر خدا کی عبادت نہیں کی یہ وہ ہیں جن پر دعوت
دینا واجب تھا ابراہیم و اسمعیل نے دعوت دی ان اہل مسجد کو جن کے
متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں خبر دی ہے کہ اللہ نے ان سے ہر نجاست
کو دور رکھا ہے اور پاک کر دیا ہے جو حق پاک کرنے کا ہے۔
یہ وہ لوگ ہیں جن کا وصف ہم نے صفت امت ابراہیم میں پہلے ہی بیان
کر دیا ہے اور اللہ نے اپنے اس قول میں انہی لوگوں کو مراد لیا ہے
میں تم کو خدا کی طرف بصیرت کی روشنی میں بلاتا ہوں میں بھی اور
وہ جس نے میرا اتباع کیا اور اس سے مراد ہے وہ جس نے
حضرت کا اتباع ایمان لانے میں کیا۔

والتصديق له وبما جاء به من عند الله عز وجل من الامة
التي بعث فيها ومنها واليها وقبل الخلق من لم يشرك بالله
قط ولم يلبس ايمانه بظلم وهو الشرك ثم ذكر اتباع نبيه
واتباع هذه الامة وصفها في كتابه

بالامر بالمعروف والنهي عن المنكر وجعلها داعية اليه
واذن له في الدعاء اليه فقال يا ايها النبي حسبك الله و
من اتبعك من المؤمنين وقال عز وجل محمد رسول الله والذين
معه اشداء على الكفار رحماء بينهم تراهم ركعا سجدا
يبتغون فضلا من الله ورضوانا سيماهم في وجوههم من اثر
السجود ذلك مثلهم في التوراة ومثلهم في الانجيل

وقال يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا معه نورهم
يسعى بين ايديهم وبايمانهم يعني اولئك المؤمنين وقال
قد افلح المؤمنون ثم حلاهم ووصفهم كيلا يطمع في اللحاق
بهم الا من كان منهم فقال فيما حلاهم به ووصفهم
الذين في صلاتهم خاشعون والذين هم على اللغو معرضون
الى قوله اولئك هم الوارثون الذين يرثون الفردوس هم فيها
خالدون وقال في صفتهم وحليتهم ايضا الذين لا يدعون
مع الله الها آخر ولا يقتلون النفس التي حرم الله الا بالحق

ولا يزنون ومن يفعل ذلك يلق اثاما يضاعف له العذاب
يوم القيامة ويخلد فيه مهانا
واخبر انه اشترى من هؤلاء المؤمنين ومن كان على مثل
صفتهم انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل
الله فيقتلون ويقتلون وعدا عليه حقا في التوراة والانجيل

اور تصدیق کی ہر اس چیز کی جو آنحضرت خدا کی طرف سے اس امت کے لئے
لائے جس میں وہ مبعوث ہوئے اور جن میں سے تھے اور جنکی طرف بلائے
گئے تھے اور حضرت نے کبھی شرک باللہ نہیں کیا اور کبھی ظلم یعنی
شرک کا لباس نہیں پہنا اس کے بعد اللہ نے ذکر کیا حضرت کے تابعین کا
جو اس امت میں سے ہیں اور ان کا وصف اپنی کتاب میں یوں بیان کیا ہے
کہ وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور اللہ کی طرف
بلانے والے ہیں اور ان کو دعوت الی اللہ کی اجازت دی گئی ہے
اللہ فرماتا ہے اے نبی تمہیں مدد دینے کے لئے اللہ کافی ہے اور وہ مومنین
جو تمہارے قدم بقدم چلنے والے ہیں اور انکے متعلق فرماتا ہے محمد
اللہ کے رسول ہیں اور جو ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر سخت ہیں
آپس میں رحم کا برتاؤ کرتے ہیں تم انکو رکوع اور سجدہ کرتا دیکھو گے
اللہ کے فضل اور اسکی مرضی کے چاہنے والے ہیں اور انکی پیشانیوں
پر سجدے کے نشان ہیں یہ انکی مثال توریت میں بھی ہے اور انجیل
اور فرمایا روز قیامت اللہ اپنے نبی کو اور جو انکے ساتھ ایمان لائے
ان کا نور انکے سامنے اور داہنی طرف جلوہ نما ہوگا یعنی وہی
مومنین اور یہ بھی فرمایا مومنین فلاح پائیں گے پھر ان کا حلیہ اور وصف
بیان کیا تاکہ ان سے لاحق ہونے کی صرف وہی طمع کرے جو ان ہی میں سے
ہو ان کے حلیہ اور وصف کے متعلق فرمایا۔ وہ نماز میں خضوع و خشوع
اور لغو باتوں سے بچتے ہیں الی قولہ یہی وہ لوگ جنت کے وارث ہیں
اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور انکی صفت اور حلیہ میں یہ بھی فر
کہ وہ اللہ کے سوا کسی دوسرے کو معبود نہیں بناتے اور جس کا قتل کر
اللہ نے حرام کیا ہے اسے قتل نہیں کرتے اور اسے قتل کرتے ہیں جس
کا قتل کرنا برحق ہو اور نہ وہ زنا کرتے ہیں اور جو ایسا کرے گا وہ
گناہ سمیٹے گا اور روز قیامت اس پر دگنا عذاب ہوگا اور
وہ ذلت سے ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور یہ خبر دی ہے کہ اللہ نے
خرید لیا ہے مومنین خاص سے اور جو انکی مثل ہیں انکے نفسوں اور مال
کو جنت کے بدلے میں پس وہ قتل کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں یہ وعدہ اللہ

في القرآن ثم ذكر وفاءهم له بعهده ومبايعته فقال ومن
أوفى بعهده من الله فاستبشروا ببيعكم الذي بايعتم به
وذلك هو الفوز العظيم فلما نزلت هذه الآية إن الله
اشترى من المؤمنين أنفسهم وأموالهم بأن لهم الجنة
قام رجل إلى النبي صلى الله عليه وآله فقال يا نبي الله
أرأيتك الرجل يأخذ سيفه فيقاتل حتى يقتل إلا أنه
يقترف من هذه المحارم أشهيد هو فأنزل الله على رسوله
التائبون العابدون الحامدون السائحون الراكعون
الساجدون الآمرون بالمعروف والناهون عن المنكر
والحافظون لحدود الله وبشر المؤمنين

ففسر النبي صلى الله عليه وآله المجاهدين من المؤمنين الذين هذه صفتهم
وحليتهم بالشهادة والجنة وقال التائبون من الذنوب
العابدون الذين لا يعبدون إلا الله ولا يشركون به
شيئاً الحامدون الذين يحمدون الله على كل حال في الشدة
والرخاء السائحون وهم الصائمون الراكعون الساجدون
الذين يواظبون على الصلوات الخمس والحافظون لها
والمحافظون عليها بركوعها وسجودها وفي الخشوع فيها وفي
أوقاتها الآمرون بالمعروف بعد ذلك والعاملون به
والناهون عن المنكر والمنتهون عنه قال فبشر من قتل
وهو قائم بهذه الشروط بالشهادة والجنة

ثم أخبر تبارك وتعالى أنه لم يأمر بالقتال إلا أصحاب
هذه الشروط فقال عز وجل أذن للذين يقاتلون بأنهم
ظلموا وإن الله على نصرهم لقدير الذين أخرجوا من ديارهم
بغير حق إلا أن يقولوا ربنا الله وذلك أن جميع ما بين
السماء والأرض لله عز وجل ولرسوله ولأتباعهم من المؤمنين

اور قرآن میں بھی ہے پھر انکی وفا کا اور اپنے عہد اور خریداری کا
ذکر کیا اور فرمایا اللہ سے زیادہ وفائے عہد کرنے والا کون ہے
پس بشارت ہو تم کو اس بیع کے معاملہ کی جو تم نے کیا ہے اور یہ سب سے
بڑی کامیابی ہے۔ جب آیہ ان اللہ اشتری الخ نازل ہوئی تو رسول
اللہ کے سامنے ایک شخص کھڑا ہو گیا۔ اور کہنے لگا یا نبی اللہ کیا وہ
شخص مراد ہے جو تلوار لیکر قتل کرے اور قتل ہو جائے تو کیا اسکو یہ
سب چیزیں حاصل ہونگی کیا وہ شہید کہلائیگا اس پر اللہ نے اپنے
رسول پر یہ آیت نازل کی وہ لوگ ہیں توبہ کرنے والے عبادت کرنے
والے حمد کرنے والے روزہ رکھنے والے رکوع کرنے والے سجدہ کرنے
والے نیکیوں کا حکم دینے والے برائیوں سے روکنے والے اور
حدود خدا کی حفاظت کرنے والے اور مومنین کو بشارت دو

اور آنحضرت نے تفسیر کی مومنوں میں مجاہد وہ ہیں جو ان صفات اور حلیہ
کے ہوں شہادت اور جنت کے لئے۔ التائبون یعنی گناہوں سے توبہ کرنے
والے۔ عابدون یعنی اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرنے والے حامدون
یعنی رنج و غم ہر حال میں اللہ کی حمد کرنے والے سائحون روزہ
رکھنے والے راکعون الساجدون پابندی سے پانچ وقت کی نماز
پڑھنے والے اور اس کی حفاظت کرنے والے اور محافظت کرنے
والے اس کے رکوع و سجود کی اور ان میں خشوع کرنے والے اور
انکے اوقات پر نماز پڑھنے والے اور اس کے بعد امر نیک کا
حکم دینے والے اور برائیوں سے بچانے والے فرمایا پس بشارت دو
اس کو جو قتل کیا جائے اور وہ ان شرطوں کو بجا لایا تو اس کے
لئے شہادت و جنت ہے

پھر اللہ نے ہم کو خبر دی قتال کا حکم نہیں دیا جاتا مگر ان لوگوں
کو جو ان شرطوں کے پابند ہوں اور فرمایا اذن دیا گیا ہے ان لوگوں
کو جن پر ظلم ہوا اور اللہ کو انکی نصرت پر قدرت ہے اور یہ وہ لوگ
ہیں جو بے قصور اپنے گھروں سے نکالے گئے ان کا صرف یہی قصور سمجھا گیا کہ وہ
کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور تمام مخلوق جو ہیں زمین و آسمان میں سب اللہ
کے تھے اور اس کے رسول کے اور جملہ مومنین کے تھے جو ان کے پیرو تھے

من هذه الصفة فما كان من الدنيا في ايدي المشركين و الكفار والظلمة والفجار من اهل الخلاف لرسول الله ص والمولي عن طاعتهما فما كان في ايديهم ظلموا فيه المؤمنين من اهل هذه الصفات وغلبوهم عليه فما افاء الله على رسوله فهو حقهم افاء الله عليهم ورده اليهم

جو ان صفتوں والے ہیں پس مال دنیا سے جو کچھ مشرکین کے پاس اور کفار یا ظالموں اور فاجروں کے پاس ہے جو رسول کے مخالف ہیں اور خدا و رسول کی اطاعت سے روگردانی کریں پس جو کچھ ان کے پاس ہے جس میں مذکورہ بالا صفتوں کے مومنین ستائے گئے اور ان پر غلبہ حاصل ہوا اور اللہ نے رسول کو مال غنیمت دلائے تو یہ ان مومنوں کا حق ہے جو اللہ نے ان کو دیا ہے پس وہ انکی طرف لوٹایا جائے

وانما معنى الفيء كل ما صار الى المشركين ثم رجع الى ما قد غلب عليه فما رجع الى مكانه من قول وفعل فقد فاء مثل قول الله عز وجل فان فاؤا فان الله غفور رحيم اي رجعوا وان عزموا الطلاق فان الله سميع عليم ه

وقال وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احديهما على الاخرى فقاتلوا التي تبغي حتى تفيء الى امر الله اي ترجع فان فاءت اي رجعت فاصلحوا بينهما بالعدل واقسطوا ان الله يحب المقسطين

فئ کے معنی یہ ہیں کہ جو مشرکین کے پاس گیا ہے وہ پھر لوٹ آیا انکی طرف جن پر غلبہ حاصل ہو گیا جو چیز اپنی جگہ لوٹ آئی قول سے ہو یا فعل سے جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے پس اگر وہ رجوع کریں تو اللہ غفور رحیم ہے اور اگر طلاق ہی کا ارادہ ہو تو اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے اور جیسا کہ اللہ نے فرمایا ہے اگر دو گروہ لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کرا دو اگر ان میں کوئی سرکشی کرے تو بغاوت کرنے والے کو قتل کر دو یہاں تک کہ امر خدا کی طرف رجوع کی جائے پس اگر رجوع ہو جائے تو ان کے درمیان صلح کرا دو عدل کے ساتھ اور انصاف کرو اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے

يعني بقوله تفيء ترجع فذلك الدليل على ان الفيء كل راجع الى مكان قد كان عليه او فيه ويقال للشمس اذا زالت قد فاءت الشمس حين يفيء الفيء عند رجوع الشمس الى زوالها وكذلك ما افاء الله على المؤمنين من الكفار فانما هي حقوق المؤمنين رجعت اليهم بعد ظلم الكفار اياهم فذلك قوله اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا ما كان المؤمنون احق به منهم

انما اذن للمؤمنين الذين قاموا بشرائط الايمان التي وصفناها وذلك انه لا يكون مأذوناً له في القتال حتى يكون مظلوماً ولا يكون مظلوماً حتى يكون مؤمناً ولا يكون مؤمناً حتى يكون قائماً بشرائط الايمان التي اشترط الله عز وجل على المؤمنين

یعنی تفئ کے معنی ترجع کے ہیں اور دلیل یہ ہے کہ ہر فئ لوٹنا ہے اسی جگہ پر جہاں پر وہ تھا۔ کہا جاتا ہے جب سورج کا زوال ہوتا ہے سورج پلٹا جب زوال کے بعد سورج کا سایہ بڑھتا ہے۔ اسی طرح جو مال غنیمت مومنین کو کفار سے ملتا ہے وہ وہی حقوق مسلمین ہیں جو ظلم کفار کے بعد انکی طرف لوٹ کر آتے ہیں۔ یہی بات اس قول باری تعالیٰ میں ہے اجازت دی گئی ہے ان لوگوں کو جو کفار سے قتال کرتے ہیں کیونکہ ان پر ظلم کیا جا چکا ہے لہذا مومنین مال کفار کے کفار سے زیادہ حقدار ہیں۔ یہ اجازت ان ہی مومنوں کے لئے ہو گی جو مذکورہ بالا شرائط پر قائم رہے ہوں اس کی صورت یہ ہے کہ اجازت قتال نہ ہو گی مگر جبکہ مظلوم ہو اور نہیں ہو گا مظلوم جب تک مومن نہ ہو اور مومن نہ ہو گا جب تک ان شرائط پر قائم نہ ہو جو اللہ نے مومنین پر عائد کی ہیں

المجاهدين فاذا تكاملت فيه شرائط الله عز وجل كان
مؤمنا واذا كان مؤمنا كان مظلوما واذا كان مظلوما
واذا كان مظلوما كان ماذونا له في الجهاد لقوله عز وجل
اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم
لقدير وان لم يكن مستكملا لشرائط الايمان فهو ظالم
ممن يبغي ويجب جهاده حتى يتوب وليس مثله ماذونا له
في الجهاد والدعاء الى الله عز وجل لانه ليس من المؤمنين
المظلومين الذين اذن لهم في القرآن في القتال فلما
نزلت هذه الآية اذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا
في المهاجرين الذين اخرجهم اهل مكة من ديارهم واموالهم
احل لهم جهادهم بظلمهم اياهم واذن لهم في القتال
فقلت فهذه نزلت في المهاجرين بظلم مشركي اهل مكة
لهم فما بالهم في قتالهم كسرى وقيصر ومن دونهم من
مشركي قبائل العرب فقال لو كان انما اذن لهم في قتال
من ظلمهم من اهل مكة فقط لم يكن لهم الى قتال جموع
كسرى وقيصر وغير اهل مكة من قبائل العرب سبيل
لان الذين ظلموهم غيرهم وانما اذن لهم في قتال من ظلمهم
من اهل مكة لاخراجهم اياهم من ديارهم واموالهم بغير حق
لو كانت الآية انما عنت المهاجرين الذين ظلمهم اهل
مكة كانت الآية مرتفعة الفرض عمن بعدهم اذا لم يبق من
الظالمين والمظلومين احد وكان فرضها مرفوعا عن الناس
بعدهم اذا لم يبق من الظالمين والمظلومين احد و
ليس كما ظننت ولا كما ذكرت ولكن المهاجرين ظلموا
من جهتين ظلمهم اهل مكة باخراجهم من ديارهم واموالهم
فقاتلوهم باذن الله لهم في ذلك
وظلمهم كسرى وقيصر ومن كان دونهم من قبائل
العرب والعجم بما كان في ايديهم مما كان المؤمنون احق به

جب شرائط پوری ہو جائیں گی تو مومن ہوگا اور مومن ہوگا تو مظلوم
ہوگا اور ماذون ہوگا جہاد کے لئے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے ۔

کہ ان کو اذن قتال ہوگا کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ ان کی نصرت
پر قادر ہے اور جو شرائط ایمان پر نہیں وہ ظالم ہیں اور جو باغی
ہو اس پر جہاد کرنا ہوگا تاکہ وہ توبہ کرے اور ایسے لوگ نہ جہاد
کی اجازت دئے جا سکتے ہیں نہ دعوت الی اللہ کی کیونکہ وہ مومن
مظلوم نہیں جنکو قرآن میں اجازت قتال دی گئی ہے۔ جب یہ آیت
نازل ہوئی مظلوموں کو اذن قتال دیا گیا ہے تو یہ وہ مہاجرین تھے جنکو
اہل مکہ نے ان کے گھروں سے نکالا اور انکے مال چھین لئے تب ان کے
لئے جہاد کو جائز قرار دیا گیا کیونکہ ان پر ظلم ہوا تھا میں نے کہا
تو یہ مہاجرین کے بارہ میں نازل ہوئی ہے مشرکین مکہ کے ظلم کی بنا پر
لیکن کسری اور قیصر اور دوسرے عرب کے مشرک قبیلوں سے کیوں
قتال کی اجازت ہوئی جبکہ ظلم صرف اہل مکہ ہی سے ہوا تھا۔ کسری
و قیصر وغیرہ سے تو قتال کا جواز ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ
انھوں نے اگر ظلم کیا ہے تو دوسروں پر مسلمانوں کو تو قتال
اہل مکہ ہی سے کرنا چاہئے تھا کیونکہ مہاجرین کو گھروں سے
انھوں نے ہی نکالا تھا اور انھوں نے ان کے مال ضبط کئے تھے
نہ کہ دوسری قوموں نے پس اہل مکہ سے قتال کے بعد یہ حکم
منسوخ ہو جانا چاہئے تھا کیونکہ ظالم و مظلوم کا قصہ ختم ہو گیا
دوسری قوموں سے چونکہ اس ظلم کا تعلق نہیں لہذا اس
حکم قتال کا تعلق بھی ان سے نہ ہونا چاہئے۔ حضرت نے فرمایا
ایسا نہیں ہے جیسا تم نے گمان کیا ہے۔ سنو مہاجرین دو طرح
سے مظلوم قرار پاتے ایک اس جہت سے کہ اہل مکہ نے ان پر
ظلم کیا اور ان کو گھروں اور مال سے محروم کر دیا اس لئے
بحکم خدا ان سے قتال کیا اور کسری و قیصر اور دوسرے قبائل
عرب و عجم نے ظلم کیا اس طرح کہ جن چیزوں کے وہ مالک تھے مومنین انکے زیادہ
حقدار تھے

فقد قاتلوهم باذن الله عزوجل فی ذلک وبحجة هذه الآية
يقاتل مؤمنوا كل زمان وانما اذن عزوجل للمؤمنين الذين
قاموا بما وصف الله عزوجل من الشرائط التي شرطها الله
على المؤمنين في الايمان والجهاد ومن كان قائماً بتلك
الشرائط فهو مؤمن وهو مظلوم ومأذون له في الجهاد بذلك
المعنى ومن كان خلاف ذلك فهو ظالم وليس من المظلوبين
وليس بماذون له في القتال ولا بالنهي عن المنكر والامر
بالمعروف لانه ليس من اهل ذلك ولا ماذون له
في الدعاء الى الله عزوجل لانه ليس مجاهد مثله امر
بدعائه الى الله ولا يكون مجاهداً من قد امر المؤمنين بجهاده
وحظر الجهاد عليه ومنعه منه ولا يكون داعياً الى الله عزوجل
من امر بدعاء مثله الى التوبة والحق والامر بالمعروف
والنهي عن المنكر ولا يامر بالمعروف من قد يومره ولا ينهى
عن المنكر من قد امر ان ينهى عنه فمن كانت قد تمت فيه
شرائط الله عزوجل التي وصف بها اهلها من اصحاب
النبي صلعم وهو مظلوم فهو ماذون له في الجهاد كما اذن
لهم في الجهاد لان حكم الله عزوجل في الاولين والآخرين
وفرائضه عليهم سواء الا من علة او حادث يكونا والاولين
والآخرون ايضاً في منع الحوادث شركاء والفرائض عليهم
واحدة يسئل الآخرون من اداء الفرائض عما يسأل عنه
الاولون ويحاسبون عما به يحاسبون ومن لم يكن على
صفة من اذن له في الجهاد من المؤمنين فليس من اهل
الجهاد وليس بماذون له فيه حتى يفيئ بما شرط الله عزوجل
عليه فاذا تكاملت فيه شرائط الله عزوجل على المؤمنين
والمجاهدين فهو من الماذونين لهم في الجهاد فليتق الله
عزوجل عبد ولا يغتر بالاماني التي نهى الله عزوجل عنها من
هذه الاحاديث الكاذبة على الله التي يكذبها

نے جنہوں نے بحکم خدا قتال کی اور اس آیت کے پیش نظر ہر زمانہ میں کریں گے
یہ اجازت صرف انہی مومنین کے لئے ہے جو مذکورہ شرائط جہاد و ایمان
پر پورے اترتے ہیں اور جو کوئی ان شرائط پر قائم ہوگا وہی مومن
اور مظلوم ہے
اور ایسے شخص کو جہاد کی اجازت ہے
اور جو اس کے خلاف ہے وہ ظالم ہے مظلوم نہیں اور اس کو
قتال کی اجازت نہیں اور نہ نہی عن منکر کی اور نہ امر بالمعروف
کی کیونکہ وہ اس کا اہل نہیں اور نہ اس کو دعوت الی اللہ کی
اجازت ہے کیونکہ وہ مجاہد نہیں ایسے کہ جس کو دعوت کا حکم دیا گیا ہے
اور وہ وہ مجاہد نہیں جس کو مومنین جہاد کا حکم دیں اور وہ جہاد
حاضر ہو جائے یا اسے جہاد سے روک دیا جائے اور خدا کی طرف
دعوت دینے والا وہ نہیں ہو سکتا جس کو توبہ کی دعوت دی
جائے اور حق کی طرف اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی
طرف اور وہ کیا امر بالمعروف کرے گا جسے خود حکم دیا جائے اور
وہ کیا نہی عن المنکر کرے گا جس کو نہی کی جائے ہاں جس میں وہ شرائط
پورے ہو جائیں جن کا وصف اللہ نے بیان کیا ہے۔ اس کے اہل اصحاب
نبی میں وہ ہیں جو مظلوم ہیں انہی کو جہاد کی اجازت ہے کیونکہ اللہ
کا حکم اولین و آخرین میں بلحاظ فرائض برابر ہے ہاں بیماری و
یا حادثہ ہو جائے تو اس رکاوٹ میں بھی اولین و آخرین شریک ہیں
اور ان کے فرائض یکساں ہیں جس طرح اول والوں سے فرائض کے
متعلق پرسش ہوگی اسی طرح آخر والوں سے ہوگی۔
اور جس میں یہ باتیں نہ ہوں اور مومنین اذن جہاد دے دیں تو
وہ اہل جہاد سے نہ ہوں گے اور ان کو اذن جہاد نہ ہوگا جب تک شرائط
خدا کی طرف رجوع نہ کریں اور جب شرائط پوری ہو جائیں تو ان کے لئے
اذن ہوگا جہاد کے لئے پس اللہ سے ڈرے بندہ اور ایسی آرزوں سے ہم
... ممنوع قرار دی ہیں یعنی وہ جھوٹی حدیثیں بیان ...
... کرتی ہیں اور خدا ان سے بیزار ہے

ومن حملتها ورعاتها ولا يقدم على الله عز وجل بشبهة
لا يعذر بها فانه ليس وراء المتعرض للقتل في سبيل الله
منزلة يؤتى الله من قبلها وهي غاية الاعمال في عظم قدرها
فليحكم امرؤ لنفسه وليرها كتاب الله عز وجل وليعرضها عليه
فانه لا احد اعرف بالمرء من نفسه فان وجدها قائمة بما شرط
الله عليه في الجهاد فليقدم على الجهاد وان علم تقصيرا فليصلحها
وليقمها على ما فرض الله عليها من الجهاد ثم ليقدم بها
وهي طاهرة مطهرة من كل دنس يحول بينها وبين جهادها
ولسنا نقول لمن اراد الجهاد وهو على خلاف ما وصفنا من
شرائط الله عز وجل على المؤمنين والمجاهدين لا تجاهدوا

ولكن نقول قد علمناكم ما شرط الله عز وجل على اهل
الجهاد الذين بايعهم واشترى منهم انفسهم واموالهم
بالجنان فليصلح امرؤ ما علم في نفسه من تقصير عن
ذلك وليعرضها على شرائط الله فان رأى انه قد وفى
بها وتكاملت فيه فانه ممن اذن الله عز وجل له في
الجهاد وان ابى الا ان يكون مجاهدا على ما فيه من الاصرار
على المعاصي والمحارم والاقدام على الجهاد بالتخبيط
والعمى والقدوم على الله عز وجل بالجهل والروايات
الكاذبة فلقد لعمري جاء الاثر فيمن فعل هذا الفعل
ان الله عز وجل ينصر هذا الدين باقوام لا خلاق لهم
فليتق الله عز وجل امرؤ وليحذر ان يكون منهم فقد
بين لكم ولا عذر لكم بعد البيان في الجهل ولا قوة
الا بالله وحسبنا الله عليه توكلنا واليه المصير (ص)

- قال لي ابو عبد الله عليه السلام يا عبد الملك

اور جو اسے اٹھائے اور جو اس کی رعایت کرے اور اللہ پر کوئی
ایسا شبہ وارد نہ کرے جس کے متعلق اس کے پاس عذر نہ ہو۔ مقتول
فی سبیل اللہ کو جو منزلت عطا فرماتا ہے وہ اعمال میں عظیم القدر ہے
انسان کو پہلے اپنے نفس پر قابو حاصل کرنا چاہیے اور کتاب خدا
کے حقائق کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ آدمی اپنے نفس کا سب سے زیادہ
عارف ہوتا ہے اگر اپنے کو ان شرائط پر قائم پائے جو اللہ نے
جہاد کے متعلق رکھی ہیں تو ضرور جہاد کرے اور اگر کمی پائے
تو اسکی اصلاح کرے تاکہ جو اللہ نے فرض کیا ہے وہ پورا ہو اور
اس کے اور جہاد کے درمیان جو کثافت ہے وہ دور ہو جائے
ہم ایسے کے لئے جہاد کا حکم نہ دیں گے جس میں وہ شرائط نہ ہوں
جو خدا نے مومنین کے لئے مقرر کی ہیں اور مجاہد جہاد نہ کریں گے
ہم نے تم کو بتا دیا ہے اللہ نے جو شرائط رکھے ہیں اہل جہاد پر جن
کے نفسوں اور مالوں کو اللہ نے جنت کے عوض خریدا ہے آدمی
کو چاہیے اپنے نفس کی اصلاح کرے اور جو کمی اپنے میں پائے
ان کو پورا کرے اگر یہ دیکھے کہ وہ ان شرائط پر پورا اترتا ہے
تو اس کو اللہ کی طرف سے جہاد کی اجازت ہے اور اگر مجاہد
کو معاصی اور محارم پر اصرار ہے اور باوجود اس کے وہ اپنی
جہالت کی بنا پر اقدام علی الجہاد کرتا ہے تو یہ اس کی جرأت
احکام الٰہی کے خلاف بنا پر جہالت اور روایات کاذبہ ہوگی
اور قسم اپنی عمر کی دین پر خراب اثر ہوگا اس کے اس فعل سے
اللہ قوم نہیں مدد چاہتا اس دین کی ایسے لوگوں سے جن کا آخرت
میں کوئی حصہ نہیں پس انسان اللہ سے ڈرے اور پرہیز کرے
اس سے کہ ایسے لوگوں میں سے ہو۔ میں نے سب باتیں بیان
کر دیں اب تمہارے نہ جاننے کا کوئی عذر نہ رہا۔ نہیں ہے قوت
مگر اللہ کے لئے اللہ ہی ہمارے لئے کافی ہے اسی پر ہمارا بھروسہ ہے
اور اسی کی طرف ہماری بازگشت ہے
فرمایا مجھ سے حضرت نے اے عبد الملک

مالی لا اراک تخرج الی هذه المواضع التی یخرج الیها اهل بلادک قال قلت واین فقال جدة وعبادان والمصیصة وقزوین فقلت انتظاراً لامرکم والاقتداء بکم فقال ای والله لو کان خیراً ما سبقونا الیه قال قلت له فان الزیدیة یقولون لیس بیننا وبین جعفر خلاف الا انه لا یری الجهاد فقال انی لا اراه بلی والله انی لاراه ولکن اکره ان ادع علمی الی جهلهم

یہ کیا بات ہے کہ تم ان مقامات پر نہیں جاتے جہاں تمہارے شہر والے جاتے ہیں میں نے کہا کہاں فرمایا جدہ - آبادان مصیصہ اور قزوین میں نے کہا آپ کے حکم کا انتظار ہے اور ہمارے لئے آپکی اقتدا ضروری ہے فرمایا خدا کی قسم اگر بہتری ہوتی تو ہم سبقت نہ کرتے میں نے کہا زیدیہ کہتے ہیں ہمارے اور جعفر کے درمیان اس کے سوا کوئی اختلاف نہیں کہ وہ جہاد کو ضروری نہیں جانتے فرمایا ضرور میں ضروری نہیں سمجھتا بے شک میں ضروری نہیں جانتا میں اسے برا جانتا ہوں کہ انکی جہالت کی بناپر اپنے علم کو چھوڑ دوں

باب ۷
لوگوں کے ساتھ جہاد

۱- عن ابی عبد الله علیه السلام قال سأله رجل فقال انی کنت اکثر الغزو وابعد فی طلب الاجر واطیل الغیبة فحجر ذلک علی فقالوا لا غزو الا مع امام عادل فما تری اصلحک الله فقال ابو عبد الله علیه السلام ان شئت ان اجمل لک اجملت وان شئت ان الخص لک لخصت فقال اجمل فقال ان الله یحشر الناس علی نیاتهم یوم القیامة قال فکأنه اشتهی ان یلخص له قال فلخص لی اصلحک الله فقال هات فقال الرجل غزوت فواقعت المشرکین فینبغی قتالهم قبل ان ادعوهم فقال ان کانوا غزوا وقوتلوا وقاتلوا فانک تجترئ بذلک وان کانوا قوماً لم یغزوا ولم یقاتلوا فلا یسعک قتالهم حتی تدعوهم قال الرجل فدعوتهم فاجابنی مجیب واقر بالاسلام فی قلبه وکان فی الاسلام فجیر علیه فی الحکم وانتهکت حرمته واخذ ماله واعتدی علیه فکیف بالمخرج

حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے ایک شخص نے کہا میں اکثر لڑائیوں میں شریک ہوا ہوں لڑائیوں میں جاتا ہوں اور طلب اجر میں دور دور جاتا ہوں اور طویل مدت تک گھر سے غائب رہتا ہوں یہ مجھ پر شاق ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ بغیر امام عادل کے جہاد نہیں ہوتا آپ کی اس میں کیا رائے ہے حضرت نے فرمایا اگر کہو تو مجمل طور سے بیان کر دوں اور اگر کہو تو خلاصہ کہہ دوں میں نے کہا اجمالاً بیان فرمائیے فرمایا روز قیامت اللہ لوگوں کو انکی نیت پر محشور کرے گا اس نے کہا ذرا واضح کر کے بیان کرو حضرت نے فرمایا بیان کرو اس نے کہا میں ایک جنگ میں شریک ہوا اور مشرکین سے مقابلہ ہوا ان کو قبل دعوت اسلام دینے کے ان سے لڑنا پڑا فرمایا اگر وہ لڑے ہیں اور مقتول ہوئے ہیں اور انہوں نے قتل کیا ہے تو تم پر گناہ نہیں اور اگر وہ لوگ لڑے نہیں اور قتال نہیں کی تو جب تک انکو دعوت اسلام نہ دو ان سے لڑنا جائز نہیں اس نے کہا دعوت دی

زيادة عوته فقال انما اجورهن على ما كان من ذلك وهو يحوطك من وراء حرمتك ويمنع قبلتك ويدفع عن كتابك ويحقن دمك خير من ان يكون عليك يهدم بنيانك وينتهك حرمتك ويسفك دمك ويحرق كتابك (الخ)

اور میں نے اسے دعوت اسلام دی تھی فرمایا جو کچھ تم نے کیا اس پر تم دونوں کے لئے اجر ہے وہ تمہارے ساتھ ہو تمہاری حرمت کی نگہداشت کرے گا تمہارے قبلہ پر حملہ نہ ہونے دے گا تمہاری کتاب پر اعتراض کو دفع کرے اور تمہارا خون بہانے سے روکے گا یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ تمہارے قبلہ کو گرا دے تمہاری ہتک حرمت کرے تمہارا خون بہائے تمہاری کتاب کو جلا دے۔

٢ عن ابي الحسن الرضا عليه السلام قال قلت له جعلت فداك ان رجلاً من مواليك بلغه ان رجلاً يعطي السيف والفرس في سبيل الله فاتاه فاخذهما منه وهو جاهل بوجه السبيل ثم لقيه اصحابه فاخبروه ان السبيل مع هؤلاء لا يجوز وامروه بردهما فقال فليفعل قال قد طلب الرجل فلم يجده وقيل له قد شخص الرجل قال فليرابط ولا يقاتل وان خاف على بيضة الاسلام والمسلمين قال فيكون قتاله لنفسه وليس للسلطان قال قلت وان جاء العدو الى الموضع الذي هو فيه مرابط كيف يصنع قال يقاتل عن بيضة الاسلام لا عن هؤلاء لان في دروس الاسلام دروس دين محمد صلى الله عليه وآله (الخ)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا کہ آپ کے دوستوں میں سے ایک شخص کو خبر ملی کہ ایک آدمی فی سبیل اللہ تلوار اور گھوڑا دیتا ہے یہ اس کے پاس آیا اور دونوں چیزیں اس سے لے لیں اور وہ جاہل تھا سبیل کے مفہوم سے بعد اس سے کچھ اس کے دوست ملے اور اسے بتایا کہ ان لوگوں کو دینا فی سبیل اللہ میں نہیں آتا اور اس سے کہا کہ لوٹا دے فرمایا اس کو لوٹا دینا چاہیے۔ راوی نے کہا اس نے اسے تلاش کیا مگر وہ اسے نہ ملا معلوم ہوا کہ وہ کہیں چلا گیا فرمایا اسے چاہیے کہ گھوڑے کو بندھا اور تلوار کو نیام میں رکھے اور قتال نہ کرے اور اگر خوف ہو حملہ کا حد اسلام اور مسلمانوں پر تو قتال کرے لیکن اس قتال کا تعلق اس کے نفس سے ہوگا نہ کہ خلیفہ اسلام کے لئے میں نے کہا اگر دشمن اس جگہ آ جائے جو اسلامی لشکر گاہ ہے تو کیا کرے فرمایا تب حدود اسلام کی نگہداشت کے لئے لڑے کیونکہ اسلامی حدود دین محمد کی حدود ہیں۔

باب ۵
جہاد واجب کس کے ساتھ ہوتا ہے

١- عن ابي عبد الله عليه السلام قال لقي عباد البصري علي بن الحسين عليه السلام في طريق مكة فقال له يا علي بن الحسين تركت الجهاد وصعوبته واقبلت على الحج ولينه

عباد بصری مکہ کے راستہ میں امام زین العابدین علیہ السلام سے ملا اور کہنے لگا آپ نے جہاد اور اس کی صعوبت کو ترک کیا اور حج اور اس کی آسانی کو قبول کیا

ان اللہ عزوجل یقول ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم
واموالھم بان لھم الجنۃ یقاتلون فی سبیل اللہ فیقتلون
ویقتلون وعدا علیہ حقا فی التوراۃ والانجیل والقرآن
ومن اوفی بعھدہ من اللہ فاستبشروا ببیعکم الذی
بایعتم بہ وذلک ھو الفوز العظیم ٭ فقال لہ علی بن الحسین ع
اتم الآیۃ فقال التائبون العابدون الحامدون السائحون
الراکعون الساجدون الآمرون بالمعروف والناھون
عن المنکر والحافظون لحدود اللہ وبشر المومنین فقال
علی بن الحسین علیہ السلام اذا رأینا ھؤلاء الذین ھذہ
صفتھم فالجہاد افضل معھم من الحج دونی

حالانکہ خدا فرماتا ہے اللہ نے خرید لیا مومنین کی جانوں اور مالوں کو
جنت کے عوض وہ راہ خدا میں قتال کرتے ہیں اور قتل ہو جاتے ہیں
اللہ نے یہ وعدہ توریت و انجیل و قرآن میں کیا ہے اور اللہ سے
زیادہ وعدہ کا وفا کرنے والا کون ہے پس بشارت ہو اس بیع کی
جو تم نے کی اور بڑی کامیابی ہے حضرت نے فرمایا اس آیت کو
پورا پڑھو اس نے پڑھا۔ وہ توبہ کرنے والے ہیں۔ عبادت کرنے والے
ہیں حمد کرنے والے ہیں روزہ رکھنے والے ہیں امر بالمعروف اور
نہی عن المنکر کرنے والے ہیں اور حدود اللہ کی حفاظت کرنے
والے ہیں۔ حضرت نے فرمایا اگر ہمیں ان صفتوں کے لوگ مل جائیں
تو ان کے ساتھ جہاد کرنا ضرور حج سے افضل ہوتا

۲ - قلت للرضا علیہ السلام ان فی بلادنا موضع رباط
یقال لہ قزوین وعدو یقال لہ الدیلم فھل من جھاد
او ھل من رباط فقال علیکم بھذا البیت فحجوہ فاعاد
علیہ الحدیث فقال علیکم بھذا البیت فحجوہ اما یرضی احدکم
ان یکون فی بیتہ ینفق علی عیالہ
ثاب ادرکہ کان کمن شھد مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
بدرا وان مات منتظرا لامرنا کان کمن کان مع قائمنا
صلوات اللہ علیہ ھکذا فی فسطاطہ وجمع بین السبابتین
ولا اقول ھکذا وجمع بین السبابۃ والوسطی فان ھذہ
اطول من ھذہ فقال ابو الحسن صدقت (حسن)

میں نے امام رضا علیہ السلام سے کہا ہمارے شہروں میں ایک قیام
گاہ ہوتی ہے جسے قزوین کہتے ہیں اور دشمن کی ایک جگہ ہوتی ہے
جسے دیلم کہتے ہیں پس آیا ہم جہاد کریں یا رباط ہی میں رہیں فرمایا
تم کو اسی گھر میں رہنا اور اس کی حفاظت کرنا لازم ہے اس نے یہی بات
پھر کہی حضرت نے پھر یہی فرمایا اور کہا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ اپنے
گھر میں اپنے بچوں میں رہ کر طویل زمانہ تک ہمارے امر کا انتظار کرو
اگر قائم آل محمد کو پا لو تو تم کو وہ ثواب ملے گا جو رسول کے ساتھ روز
بدر شریک ہونے والے کو ملے گا اور اگر امام منتظر کو دیکھنے سے پہلے مر جاؤ
تو اس کا ثواب ملے گا جو قائم آل محمد کے ساتھ ہو۔ یہ بات حضرت کے
خیمہ میں ہوتی آپ نے دونوں انگشت شہادت کو ملایا بلکہ انگشت شہادت
اور بیچ کی انگلی کو ملایا میں نے کہا یہ اس سے بڑی ہے فرمایا سچ ہے

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قلت لہ انی رایت
فی المنام انی قلت لک ان القتال مع غیر الامام المفترض
طاعتہ حرام مثل المیتۃ والدم ولحم الخنزیر فقلت لی
ھو کذلک فقال ابو عبد اللہ علیہ السلام ھو کذلک ھو
کذلک (مجہول)

میں نے حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے کہا میں نے خواب میں
آپ سے کہا کہ بغیر امام مفترض الطاعہ کے جہاد کرنا ایسا ہی حرام ہے
جیسے مردار، خون، سور کا گوشت آپ مجھ سے فرمایا ایسا ہی ہے
یہ سنکر حضرت نے دوبارہ فرمایا ایسا ہی ہے

باب ۶

عمرو بن عبید اور معتزلیوں کا امام جعفر صادقؑ سے مناظرہ

● قال كنت قاعداً عند ابي عبد الله عليه السلام بمكة اذ دخل عليه اناس من المعتزلة فيهم عمرو بن عبيد وواصل بن عطاء وحفص بن سالم مولى ابن هبيرة وناس من رؤسائهم وذلك حدثان قتل الوليد واختلاف اهل الشام بينهم فتكلموا واكثروا وخطبوا فاطالوا فقال لهم ابو عبد الله عليه السلام انكم قد اكثرتم علي فاسندوا امركم الى رجل منكم وليتكلم بحججكم فاسندوا امرهم الى عمرو بن عبيد فتكلم فابلغ واطال فكان فيما قال ان قال قد قتل اهل الشام خليفتهم وضرب الله عز وجل بعضهم ببعض وشتت الله امرهم فنظرنا فوجدنا رجلا له دين وعقل ومروة وموضع ومعدن للخلافة وهو محمد بن عبد الله بن الحسن فاردنا ان نجتمع عليه فنبايعه ثم نظهر معه فمن كان بايعنا فهو منا وكنا منه

ومن اعتزلنا كففنا عنه ومن نصب لنا جاهدناه ونصبنا له على بغيه ورده الى الحق واهله

وقد احببنا ان نعرض ذلك عليك فتدخل معنا فانه لا غنى بنا عن مثلك لموضعك ولكثرة شيعتك

فلما فرغ قال ابو عبد الله عليه السلام اكلكم على مثل ما قال عمرو

راوی کہتا ہے کہ میں حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام کی خدمت میں حاضر تھا کہ فرقہ معتزلہ کے کچھ لوگ آئے جن میں عمرو بن عبید، واصل بن عطا، حفص غلام ہبیرہ بھی تھے اور ان کے علاوہ اس فرقہ کے رؤسا بھی تھے انھوں نے ولید اموی کے قتل ہو جانے اور اہل شام کے باہمی اختلاف پر بات چیت شروع کی۔ سب اپنی اپنی کہہ رہے تھے اور اس مکالمہ نے طول پکڑا۔ حضرت نے فرمایا تم بہت سے لوگ میرے پاس آگئے ہو اپنا نمایندہ کسی ایک کو بناؤ تاکہ وہ اپنی حجت تمہاری طرف سے بیان کرے انھوں نے عمرو بن عبید کو مقرر کیا اس نے مبالغہ آمیز تقریر کی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اہل شام نے اپنے خلیفہ کو قتل کر دیا ہے اور اللہ نے ان کے درمیان مار پیٹ کرا دی، اور ان کے اندر تفرقہ پیدا کر دیا ہے پس ہم نے ایک ایسے شخص کو تجویز کیا ہے جو دیندار اور صاحب فہم و فراست اور خلافت کے لئے شایاں ہے اور وہ محمد بن عبد اللہ بن الحسن علیہ السلام ہیں ہم نے ان پر اتفاق کر لیا ہے لہٰذا آپ بھی انکی بیعت کریں اور انکی مدد پر آمادہ ہوں جو ہمارے ساتھ بیعت کریگا ہم اس کے ہیں وہ ہمارا جو شخص ہم سے الگ رہے گا تو ہم اس کے لئے کافی ہیں جو ہم سے دشمنی کرے گا ہم اس سے جہاد کریں گے اور اس سے ہماری یہ عداوت اسکی بغاوت کی وجہ سے ہوگی یا اس کو حق اور اس کے اہل کی طرف لانے کے لئے۔ اور ہم چاہتے ہیں کہ اس امر کو آپ کے سامنے پیش کر کے آپ سے اس تحریک میں اپنے ساتھ داخلہ کی درخواست کریں کیونکہ آپ جیسے شخص کے بغیر یہ کام نہیں چلے گا آپ کا بڑا مرتبہ ہے اور آپکے شیعہ بکثرت ہیں۔

جب وہ کہہ چکا تو حضرت نے مجمع سے فرمایا کیا تم سب اس پر متفق ہو جو عمرو نے کہا۔

قال الحمد لله واثنی علیہ وصلی علی النبی صلعم ثم قال اننا نسخط اذا عصی الله فاما اذا اطیع رضینا اخبرنی یا عمرو لو ان الامة قلدتک امرها وولتک بغیر قتال ولا مؤنة وقیل لک ولها من شئت من کنت تولیها؟

قال کنت اجعلها شوری بین المسلمین

قال بین المسلمین کلهم

قال نعم

قال بین فقهائهم وخیارهم

قال نعم

قال قریش وغیرهم

قال العرب والعجم

قال نعم

قال اخبرنی یا عمرو اتتولی ابابکر وعمر او تتبرأ منهما

قال اتولاهما

قال فقد خالفتهما ما تقولون انتم تتولونهما او تتبرؤن منهما

قال اتولاهما

قال یا عمرو ان کنت رجلا تتبرأ منهما فانه یجوز لک الخلاف علیهما وان کنت متولاهما فقد خالفتهما قد عهد عمر الی ابی بکر فبایعه ولم یشاور فیه احدا ثم ردها ابوبکر علیه ولم یشاور فیه احدا ثم جعلها عمر شوری بین ستة واخرج منها جمیع المهاجرین والانصار غیر اولئک الستة من قریش واوصی فیهم شیئا لا اراک ترضی به انت ولا اصحابک اذ جعلتها شوری بین جمیع المسلمین

حمد و نعت کے بعد حضرت نے فرمایا ہم غضبناک ہوتے ہیں جب اللہ کی نافرمانی کی جاتی ہے اور راضی ہوتے ہیں جب اس کی اطاعت کی جاتی ہے اے عمرو اچھا یہ بتاؤ اگر امت تم کو بغیر قتال اور خرچ کے یہ اختیار دیدے کہ جسے چاہو حاکم تجویز کرو تو تم کسے بناؤ گے

عمرو - میں مسلمانوں سے مشورہ کرونگا

امام - کیا تمام مسلمانوں سے مشورہ کرو گے

عمرو - جی ہاں سب سے

امام - امت کے تمام فقہا اور نیک بندوں سے؟

عمرو - جی ہاں سب سے

امام - قریش وغیرہ سے بھی

امام - اور عرب و عجم سے بھی

عمرو - جی ہاں

امام - یہ بتاؤ کہ تم ابوبکر و عمر کو دوست رکھتے ہو یا نہیں

عمرو - میں ان دونوں کو دوست رکھتا ہوں

امام - تمہارا کہنا تو خلاف جا رہا ہے یہ نہیں چلتا کہ تم دوست رکھتے ہو یا ان سے بیزار ہو

انھوں نے کہا ہم سب ان کو دوست رکھتے ہیں

امام - اے عمرو اگر تم ان سے بیزار ہوتے تب تو تمہارے لئے انکی مخالفت جائز ہوتی لیکن جب تم ان کو دوست رکھتے ہو تو پھر مخالفت رویہ کیا وہ اس طرح کہ عمر نے ابوبکر پر اعتماد کیا اور انکی بیعت کرلی اور اس میں کسی سے مشورہ نہیں کیا پھر ابوبکر نے حضرت عمر کی طرف خلافت لوٹادی اور کسی سے مشورہ نہ کیا پھر حضرت عمر نے چھ آدمیوں کی شوری کمیٹی بنائی اور چھ آدمیوں کے اندر تمام مہاجرین و انصار کو اس کمیٹی سے الگ رکھا یہ چھ بھی سب قریشی تھے اور ان چھ کے لئے بھی ایسی وصیت کر گئے کہ تم اور تمہارے ساتھی اس کو پسند نہ کریں گے کیونکہ تمہارے خیال میں تو تمام مسلمانوں کا شوری ہونا چاہیے

قال وما صنع

قال امر صهيبا ان يصلي بالناس ثلثة ايام وان يشاور اولئك الستة ليس معهم احد الا ابن عمر يشاورونه وليس له من الامر شيء واوصى من بحضرته من المهاجرين والانصار ان مضت ثلثة ايام قبل ان يفرغوا ويبايعوا رجلا ان يضربوا اعناق اولئك الستة جميعا فان اجتمع اربعة قبل ان تمضي ثلثة ايام وخالف اثنان ان يضربوا اعناق الاثنين افترضون بهذا انتم فيما تجعلون من الشورى في جماعة من المسلمين

قالوا لا

قال يا عمرو دع ذا ارأيت لو بايعت صاحبك الذي تدعوني اليه ثم اجتمعت لكم الامة فلم يختلف عليكم رجلان فيها فافضيتم الى المشركين الذين لا يسلمون ولا يؤدون الجزية أكان عندكم وعند صاحبكم من العلم ما تسيرون بسيرة الرسول صلى الله عليه وآله في المشركين في حروبه

قال نعم -

قال فتصنع ماذا

قال - ندعوهم الى الاسلام فان ابوا دعوناهم الى الجزية

قال - وان كانوا مجوسا ليسوا باهل الكتاب

قال - سواء

قال - وان كانوا مشركي العرب وعبدة الاوثان

قال - سواء

قال - اخبرني عن القرآن تقرأه

نعم -

اقرأ - قاتلوا الذين لا يؤمنون بالله ولا باليوم الآخر

عمرو - حضرت عمر نے کیا کیا جس کو ہم پسند نہ کریں

امام - صہیب کو حکم دیا کہ تین دن لوگوں کو نماز پڑھائیں اور ان تین دن میں چھ آدمی شورہ کریں اور کوئی ان کے پاس نہ ہو سوائے عبداللہ بن عمر کے لیکن ان کو امر خلافت سے کوئی تعلق نہ ہو گا اور مہاجرین و انصار میں سے جو لوگ ان کے پاس تھے ان سے کہا کہ اگر تین دن گزر جائیں اور یہ خلافت کا مسئلہ طے نہ کریں اور کسی کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں تو ان چھوں کی گردن ماردی جائے اور اگر ان میں سے چار اتفاق کر لیں اور دو مخالفت کریں تو ان دو کی گردن ماردی جائے اب بتاؤ کیا تم اس پر راضی ہو کیا تم ایسا ہی شوریٰ جماعت مسلمین سے کرنا چاہتے ہو

انھوں نے کہا نہیں

امام - غور کرو تم نے اس شخص سے بیعت کر لی جس کی بیعت کے لیے تم مجھے دعوت دے رہے ہو اور امت کا ایسا اجماع بھی ہو گیا کہ دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہ کیا اور مشرکوں سے تمہارا معاملہ آن پڑا جو نہ تو اسلام قبول کرتے ہیں اور نہ جزیہ دیتے ہیں تو یہ بتاؤ تمہارے یا تمہارے معین کردہ خلیفہ کے پاس اس سیرت رسول کا علم ہے جو لڑائیوں میں وہ مشرکین کے مقابلہ میں ظاہر کرتے تھے

اس نے کہا ہے

امام - اچھا بتاؤ تم کیا کرو گے

عمرو - ہم ان کو دعوت اسلام دیں گے در صورت انکار جزیہ طلب کریں گے

امام - چاہے وہ مجوسی ہوں جو اہل کتاب نہیں

عمرو - اس معاملہ میں سب برابر ہیں

چاہے وہ مشرکین عرب اور بت پرست ہوں

عمرو - سب برابر ہیں

امام - اگر قرآن پڑھتے ہو تو اس سے بتاؤ

عمرو - ہاں میں پڑھتا ہوں

امام - اچھا یہ آیت پڑھو قتل کرو ان سے جو اللہ اور قیامت پر ایمان نہیں لاتے

ولا یحرمون ما حرم اللہ ورسولہ ولا یدینون
دین الحق من الذین اوتوا الکتاب حتی یعطوا الجزیۃ عن
ید وھم صاغرون ۰
فاستثنی اللہ عزوجل واشترط من الذین اوتوا
الکتاب فھم والذین لم یوتوا الکتاب سواء

قال نعم :
قال - عمن اخذت ذا
قال - سمعت الناس یقولون -
قال - دعہ فان ھم ابوا الجزیۃ فقاتلتھم فظھرت
علیھم کیف تصنع بالغنیمۃ
قال اخرج الخمس واقسم اربعۃ اخماس بین من قاتل
علیہ
قال - خبرنی عن الخمس من تعطیہ
قال - حیثما سمی اللہ
قال فقرأ واعلموا انما غنمتم من شیء فان للہ خمسہ و
للرسول ولذی القربی والیتمی والمساکین وابن السبیل
قال الذی للرسول من تعطیہ ومن ذوی القربی
قال قد اختلف فیہ الفقہاء فقال بعضھم قرابۃ النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ واھل بیتہ وقال بعضھم الخلیفۃ وقال
بعضھم قرابۃ الذین قاتلوا علیہ من المسلمین
قال فای ذلک تقول انت
قال لا ادری
قال فاراک لا تدری فدع ذا
ثم قال ارایت الاربعۃ اخماس تقسمھا بین جمیع من قاتل
علیھا -
قال نعم -

اور نہیں حرام کرتے اپنے اوپر اس چیز کو جو اللہ اور رسول نے حرام
کی ہے اور نہ دین حق کو ان لوگوں سے لیتے ہیں جن کو کتاب دی
گئی ہے تو جب تک وہ اپنے ہاتھ سے ذلیل ہو کر جزیہ نہ دیں ان
کے قتل سے باز نہ رہو) اللہ نے استثنا کر دیا اور شرط لگا دی
ان لوگوں کی جن کو کتاب دی گئی ہے تو کیا یہ ان لوگوں کے برابر ہوں گے
جن کو کتاب نہیں دی گئی -
عمرو - بے شک
امام تمہیں یہ کس نے بتایا
عمرو - میں لوگوں سے سنا ہے
اچھا اسے تو چھوڑو - فرض کرو انھوں نے جزیہ دینے سے انکار کیا
اور تم نے ان سے جہاد کیا اور غالب آ گئے تو مال غنیمت کا کیا کرو گے
عمرو - خمس نکالیں گے اور چوتھائی حصہ ان کو دیں گے جنھوں نے
جنگ کی ہوگی
امام - یہ بتاؤ خمس کسے دو گے
عمرو - جس طرح اللہ نے بتایا ہے
اس نے یہ آیت پڑھی (ترجمہ) جان لو کہ مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اللہ
کا ہے اور اس کے رسول کا اور ذوی القربی و یتیم و مسکین و مسافر کا
امام - رسول کا حصہ کس کو دو گے اور ذوی القربی کون ہیں
عمرو - اس بارہ میں فقہا کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں قرابتدار
نبی اور ان کے اہلبیت ہیں بعض کہتے ہیں خلیفہ مراد ہے بعض
کہتے ہیں ان لوگوں کے رشتہ دار مراد ہیں جنھوں نے قتال کیا
امام ان میں تم کونسی شق سمجھتے ہو
عمرو - میں تو نہیں جانتا
امام - جب تم نہیں جانتے تو اسے چھوڑو
پھر حضرت نے فرمایا تم خمس کے چار حق داروں میں کیسے تقسیم کرو گے
ان لوگوں پر جنھوں نے قتال کیا ہے - کیا سب پر
عمرو ہاں

قال فقد خالفت رسول الله صلى الله عليه وآله في سيرته
بيني وبينك فقهاء اهل المدينة ومشيختهم فسألهم
انهم لا يختلفون ولا يتنازعون في ان رسول الله
صلى الله عليه وآله انما صالح الاعراب على ان يدعهم في
ديارهم ولا يهاجروا على ان دهمه من عدوه دهم
ان يستنفرهم فيقاتل بهم وليس لهم في الغنيمة نصيب
انت تقول بين جميعهم فقد خالفت رسول الله صلى الله عليه
وآله في كل ما قلت في سيرته في المشركين ومع هذا ما تقول
في الصدقة
فقرأ عليه الآية انما الصدقات للفقراء والمساكين والعاملين
عليها الى آخر الآية
قال نعم فكيف تقسمها
قال اقسمها على ثمانية اجزاء فاعطي كل جزء من الثمانية جزءاً
قال وان كان صنف منهم عشرة آلاف وصنف منهم رجلاً واحداً
او رجلين او ثلاثة جعلت لهذا الواحد ما جعلت للعشرة
الآلاف
قال نعم
قال وتجمع صدقات اهل الحضر واهل البوادي فتجعلهم
فيها سواء
قال نعم
فقد خالفت رسول الله صلى الله عليه وآله في كل
ما قلت في سيرته وكان رسول الله صلى الله عليه وآله
يقسم صدقة اهل البوادي في اهل البوادي وصدقة
اهل الحضر في اهل الحضر ولا يقسم بينهم بالسوية وانما
يقسمه على قدر ما يحضره منهم وما يرى وليس عليه في ذلك
شيء موقت موظف وانما يصنع ذلك بما يرى على قدر

امام - تم نے اس صورت میں سیرت رسول کی مخالفت کی میرے
اور تمہارے درمیان فقہاء اہل مدینہ اور ان کے مشائخ ہیں ان سے
ہم پوچھیں گے وہ اختلاف اور تنازعہ نہ کریں گے اس امر میں
کہ حضرت رسول خدا نے اعراب
سے صلح کی تھی یہ کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور وہ ہجرت نہ کریں جبکہ دشمن کی کثرت تھی تو وہ
ان کو ساتھ لے کر مقابلہ کرتے تھے ان لوگوں کے لئے غنیمت میں کوئی حصہ نہ تھا
اور تم کہتے ہو کہ سب پر تقسیم کرو گے تو یہ رسول کی مخالفت ہے ہم صحابہ
میں تمہارے درمیان ... ہیں یا نہیں - اچھا تم صدقہ کے بارہ میں کیا
کہتے ہو -
انھوں نے آیہ مذکورہ آخر تک پڑھی

امام - تقسیم کیسے کرو گے
عمرو - میں آٹھ حصوں میں تقسیم کروں گا اور ہر ایک کو ایک ایک
جزو دوں گا
امام - اگر ایک صنف میں دس ہزار ہوں اور دوسری صنف میں صرف
ایک ہی ہو یا دو یا تین تو کیا ایک کو اتنا ہی دو گے جتنا دس ہزار کو

عمرو - جی ہاں
امام - تو کیا شہر والوں اور بادیہ والوں میں صدقات برابر
تقسیم کرو گے
عمرو - جی ہاں
امام - تو تم نے ان سب باتوں میں رسول اللہ کی مخالفت کی حضرت
رسول خدا تو اہل بوادی کا صدقہ اہل بوادی میں اور اہل شہر کا اہل
شہر میں تقسیم فرماتے تھے اور وہ ان کے درمیان بالسویہ تقسیم نہیں فرماتے
تھے - اور تقسیم فرماتے تھے ایک اندازہ سے ان لوگوں پر جو موجود
ہوتے تھے ان لوگوں میں سے اور اس میں کوئی وقت مقرر نہ تھا بلکہ
جو ان میں سے ہوتے انہی کو دیتے

من يجيء منهم قال كان في نفسك شيء قلت شيء فاتي فقهاء المدينة
فانهم لا يختلفون في ان رسول الله صلى الله عليه وآله
كما كان يصنع ثم اقبل عمرو بن عبيد فقال له اتق الله
وانتم ايها الرهط فاتقوا الله فان ابي حدثني وكان
خير اهل الارض واعلمهم بكتاب الله عزوجل وسنة
نبيه صلى الله عليه وآله قال من ضرب الناس بسيفه
ودعاهم الى نفسه وفي المسلمين من هو اعلم منه فهو ضال
متكلف

اگر تمہارے دل میں کوئی بات کہنے کو ہو تو تم فقہاء مدینہ سے ملو
اختلاف یہ بتائیں گے کہ رسول اللہ ایسا ہی کرتے تھے پھر آئے عمرو بن
عبید سے فرمایا اللہ سے ڈرو اور ان لوگوں سے فرمایا تم بھی اللہ سے ڈرو
والد ماجد نے فرمایا ہے جو اہل ارض میں بہتر تھے اور سب سے زیادہ کتاب
اللہ سے بہتر جاننے والے اور سنت نبی کے بڑے عالم تھے جو لوگوں
کو تلوار سے مارے اور ان کو اپنے نفس کی طرف بلائے اور مسلمانوں میں
وہ سب سے زیادہ عالم بھی ہو تو وہ گمراہ اور لاابالی ہے

٢- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له اني رايت في
المنام اني قلت لك ان القتال مع غير الامام المفترض طاعته
حرام مثل الميتة والدم ولحم الخنزير فقلت لي نعم هو كذلك
فقال ابو عبد الله عليه السلام هو كذلك هو كذلك

میں نے کہا میں نے خواب میں آپ کو دیکھا میں نے کہا امام مفترض الطاعۃ
کے ساتھ ہوئے بغیر قتال حرام ہے جیسے مردار، خون اور سور کا گوشت
آپ نے مجھ سے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے۔ حضرت ابو عبداللہ نے فرمایا
ہاں ایسا ہی ہے ہاں ایسا ہی ہے

باب
وصیت رسولؐ و جناب امیر

١- عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله صلعم
اذا اراد ان يبعث سرية دعاهم فاجلسهم بين يديه ثم
يقول سيروا بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة
رسول الله صلى الله عليه وآله لا تغلوا ولا تمثلوا ولا تغدروا
ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا صبيا ولا امرأة ولا تقطعوا
شجرا الا ان تضطروا اليها وايما رجل من ادنى المسلمين
او افضلهم نظر الى رجل من المشركين فهو جار حتى يسمع
كلام الله فان تبعكم فاخوكم في الدين وان ابى فابلغوه
مأمنه واستعينوا بالله عليه وحسن

فرمایا حضرت نے کہ جناب رسول خدا جب کسی لشکر کو بھیجنا چاہتے
ان کو اپنے سامنے بٹھا کر فرماتے جاؤ بسم اللہ وباللہ فی سبیل اللہ
علی ملت رسول اللہ زنجیروں میں نہ جکڑنا مثلہ نہ کرنا غدر نہ کرنا
درخت نہ کاٹنا مگر در صورت مجبوری۔ کوئی مسلمان ادنیٰ ہو
یا افضل جب کسی مشرک کو جاتے دیکھے تو اس کو اللہ کا کلام سنائے
اگر وہ تمہاری پیروی کرے تو تمہارا دینی بھائی ہے اور اگر
انکار کرے تو اسکو اسکی جائے امن تک پہنچا دو اور اللہ
سے اسکے بارہ میں مدد چاہو

٢- عن ابي عبد الله عليه السلام قال قال امير المؤمنين عليه السلام

حضرت نے فرمایا کہ فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے

نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ان یلقی السم فی بلاد المشرکین (ض)

مشرکوں کے شہروں میں پانی کے اندر زہر ڈالنے کو منع فرمایا ہے

۳ ۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام ما بیت رسول اللہ عدوا قط (موثق)

حضرت رسول خدا کبھی کسی دشمن کو شب باشی کا موقع نہیں دیا

۴ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین صلوات اللہ علیہ بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ الی الیمن وقال لی یا علی لاتقاتلن احدا حتی تدعوہ و ایم اللہ لان یھدی اللہ علی یدیک رجلا خیر لک مما طلعت علیہ الشمس وغربت ولک ولاوہ یا علی (ض)

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ مجھے رسول اللہ نے یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا یا علی بغیر دعوت اسلام دئے کسی کو قتل نہ کرنا قسم خدا کی اگر تمہارے ہاتھ پر ایک شخص ایمان لے آئے تو وہ بہتر ہوگا اس سے کہ سورج طلوع ہوا اور غروب ہو ہر تمہاری حکومت میں

۵ ۔ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال کان امیر المومنین علیہ السلام لا یقاتل حتی تزول الشمس ویقول تفتح ابواب السماء و تقبل الرحمۃ وینزل النصرۃ ویقول ھو اقرب الی اللیل واجدر ان یقل القتل ویرجع الطالب و یفلت المنھزم (حسن)

فرمایا حضرت نے کہ امیر المومنین علیہ السلام قبل زوال کے قتال نہیں کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعد زوال ابواب سما کھل جاتے ہیں اور رحمت متوجہ ہوتی ہے اور فرماتے تھے یہ صورت رات کے آنے تک رہتی ہے اس وقت جنگ رک جاتی ہے تاکہ قاتل اپنے مقام پر لوٹے اور شکست کھانے والا آرام پالے

۶ ۔ قال سئلت ابا عبد اللہ علیہ السلام عن مدینۃ من مدائن اھل الحرب ھل یجوز ان یرسل علیھم الماء و تحرق بالنار او ترمی بالمجانیق حتی یقتلوا و فیھم النساء والصبیان والشیخ الکبیر والاساری من المسلمین والتجار فقال یفعل ذلک بھم ولا یمسک عنھم لھولاء ولا دیۃ علیھم للمسلمین ولا کفارۃ وسالتہ عن النساء کیف سقطت الجزیۃ عنھن ورفعت عنھن قال لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ نھی عن قتال النساء والولدان فی دار الحرب الا ان یقاتلوا فان قاتلت ایضا فامسک عنھا ما امکنک ولم تخف خللا فلما نھی عن قتلھن فی دار الحرب کان فی دار الاسلام اولی ولو امتنعت ان تؤدی الجزیۃ لم یمکن قتلھا فلما لم یمکن قتلھا رفعت الجزیۃ عنھا ولو امتنع الرجال ان یؤدوا الجزیۃ کانوا ناقضین للعھد

میں نے ابو عبد اللہ علیہ السلام سے اہل حرب کے شہروں کے متعلق پوچھا کیا جائز ہے کہ ان پر پانی چھوڑا جائے آگ میں جلایا جائے اور منجنیقوں سے گولہ باری کرکے ان کو قتل کیا جائے درانحالیکہ ان میں عورتیں بچے اور کھوسٹ بڈھے اور مسلمان قیدی اور تاجر بھی ہوں فرمایا ان سے ایسا سلوک کیا جائے اور ان سے ان چیزوں کو روکا جائے اور مسلمانوں کے لئے ان پر دیت نہیں اور نہ کفارہ میں نے عورتوں کے متعلق پوچھا کہ ان سے جزیہ کیوں ساقط ہے فرمایا رسول اللہ نے منع کیا ہے عورتوں کے قتل سے اور بچوں کے دار الحرب میں لیکن اگر وہ لوگ جنگ کریں اور عورتیں بھی تو ان سے روکا جائے ہر اس چیز کو جو ممکن ہو اور کسی بات سے ڈرا نہ جائے جب رسول نے ان کے قتل سے دار الحرب میں روکا ہے تو دار الاسلام تو قتل سے روکنا بدرجہ اولیٰ ہے اگر وہ منع کریں جزیہ دینے سے تب بھی ان کو قتل نہ کیا جائے اور جب جزیہ اٹھا لیا گیا تو قتل سے بھی منع کیا گیا ہاں اگر مرد نہ دیں تو یہ نقض عہد ہوگا،

وحلت دماؤهم وقتلهم لان قتل الرجال مباح في دار الشرك وكذلك المقعد من اهل الذمة والاعمى والشيخ الفاني والمرأة والولدان في ارض الحرب من اجل ذلك رفعت عنهم الجزية (ع)

ان حالات میں صورت ان کا خون بہانا اور قتل کرنا حلال ہے کیونکہ دار شرک میں مردوں کا خون بہانا مباح ہے اور یہی صورت ہے اہل ذمہ کے بیٹھنے کی جگہ کی اور اندھوں اور بوڑھوں اور عورتوں اور بچوں کی جبکہ وہ دار حرب میں ہوں۔ اسی لئے ان سے جزیہ اٹھا لیا گیا

٧ عن ابي عبد الله عليه السلام ان النبي صلى الله عليه وآله كان اذا بعث بسرية دعا لها

حضرت رسولخدا جب کوئی سریہ بھیجتے تو اس کے لئے دعا کرتے

٨ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال ان النبي صلى الله عليه وآله كان اذا بعث اميرا له على سرية امره بتقوى الله عز وجل في خاصة نفسه ثم في اصحابه عامة ثم يقول اغز بسم الله وفي سبيل الله قاتلوا من كفر بالله ولا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقتلوا وليدا ولا متبتلا في شاهق ولا تحرقوا النخل ولا تغرقوه بالماء ولا تقطعوا شجرة مثمرة ولا تحرقوا زرعا لانكم لا تدرون لعلكم تحتاجون اليه ولا تعقروا من البهائم مما يؤكل لحمه الا ما لابد لكم من اكله واذا لقيتم عدوا للمسلمين فادعوهم الى احدى ثلث فان اجابوكم اليها فاقبلوا منهم وكفوا عنهم ادعوهم الى الاسلام فان دخلوا فيه فاقبلوا منهم وكفوا عنهم وادعوهم الى الهجرة بعد الاسلام فان فعلوا فاقبلوا منهم وكفوا عنهم وان ابوا ان يهاجروا واختاروا ديارهم وابوا ان يدخلوا في دار الهجرة كانوا بمنزلة اعراب المؤمنين يجري عليهم ما يجري على اعراب المؤمنين ولا يجري لهم في الفيء ولا في القسمة شيء الا ان يهاجروا في سبيل الله

فرمایا جب حضرت رسولخدا کسی لشکر کو بھیجتے تو اس کے سردار کو اور اس کے تمام ساتھیوں کو اللہ سے ڈرنے کا حکم دیتے پھر فرماتے جاؤ راہ خدا میں اللہ کے نام پر لڑو۔ جو لوگ اللہ کو نہیں مانتے ان کو قتل کرو۔ اس میں معذوری ظاہر نہ کرو اور لوگوں کی گردن میں طوق نہ ڈالو انکی لاشوں کو مثلہ نہ کرو بچوں کو اور تحت بیماروں کو قتل نہ کرو درختوں کو نہ جلاؤ ان کو تہ آب نہ کرو پھل والے درختوں کو نہ کاٹو اور کھیتیوں کو نہ جلاؤ تم کیا جانو شاید تم انکی طرف محتاج ہو اور جن چوپایوں کا گوشت کھایا جاتا ہے انکی کوچیں نہ کاٹو شاید تمہیں ان کا گوشت کھانے کی ضرورت پیش آئے۔ جب مسلمانوں کے دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو ان کو تین باتوں میں ایک کو منظور کرنے کے لئے کہو اگر وہ قبول کرلیں تو ان کے قتل سے باز رہو اور ان کو دعوت اسلام دو اگر وہ قبول کرلیں تو اسلام کے بعد وہ ہجرت اختیار کریں اگر ہجرت کریں تو ان سے کچھ نہ کہو اور اگر وہ ہجرت نہ کریں اور اپنے ہی شہروں میں رہنا چاہیں اور دار ہجرت میں داخل ہونے سے انکار کریں تو وہ بمنزلہ اعراب مومنین ہیں ان سے وہی سلوک کیا جائے جو بدو مسلمان عربوں سے کیا جاتا ہے مال غنیمت سے انہیں کچھ نہیں ملے گا اور جب تک وہ فی سبیل اللہ ہجرت نہ کریں تقسیم میں انکی شرکت نہ ہوگی

فان ابوا هاتين فادعوهم الى اعطاء الجزية عن يد وهم صاغرون فان اعطوا الجزية فاقبل منهم وكف عنهم وان ابوا فاستعن الله عليهم وجاهدهم في الله حق جهاده واذا حاصرت اهل الحصن فارادوك على ان ينزلوا على حكم الله

اگر ان دونوں باتوں سے وہ ہٹ جائیں تو ان کو جزیہ کی دعوت دو کہ وہ اپنے ہاتھوں سے ذلیل ہو کر دیں اگر وہ دیدیں تو قبول کرو اور انکو قتل نہ کرو در صورت انکار اللہ سے مدد مانگ کر ان سے ڈٹ کر جہاد کرو اور جب تم کسی قلعہ کا محاصرہ کرلو تو اگر وہ یہ چاہیں کہ وہ وہاں سے نکلیں حکم

وجل فلا تنزل لهم ولكن انزلهم على حكمكم ثم اقض فيهم بعد ما شئتم فانكم ان تركتموهم على حكم الله لم تدروا تصيبوا حكم الله فيهم ام لا واذا حاصرتم اهل حصن فارادوك على ان تنزلهم على ذمة الله وذمة رسوله فلا تنزلهم ولكن انزلهم على ذممكم وذمم ابائكم واخوانكم فانكم ان تخفروا ذممكم وذمم ابائكم واخوانكم كان ايسر عليكم يوم القيامة من ان تخفروا ذمة الله وذمة رسوله صلى الله عليه وآله (ض)

تو ان کے پاس نہ جاؤ بلکہ کہو کہ ہم اپنے حکم کے مطابق اترو آئیں گے جب یہ بات طے ہو جائے تو بعد میں ان کے ساتھ جو تمہارا دل چاہے عمل کرو ورنہ اگر تم نے ان کو حکم خدا پر رکھ کر چھوڑا تو تم کیا جانو کہ تم نے اس معاملہ کو طے کرنے میں صحیح فیصلہ کیا ہے یا غلط اور تم اہل قلعہ کا محاصرہ کرو اور وہ اترنا چاہیں اللہ اور رسول کی ذمہ داری پر تو مت جاؤ بلکہ اپنی ذمہ داری اور اپنے باپوں اور بھائیوں کی ذمہ داری پر جاؤ اگر یہ ذمہ داری ٹوٹ جائے تو بہ نسبت خدا ورسول کی ذمہ داری ٹوٹنے کے تمہاری ذمہ داری کا ٹوٹنا تمہارے لئے روز قیامت زیادہ آسان ہوگا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال كان رسول الله صلى الله عليه وآله اذا بعث سرية دعا اميرها فاجلسه الى جنبه واجلس اصحابه بين يديه ثم قال سيروا بسم الله وبالله وفي سبيل الله وعلى ملة رسول الله صلى الله عليه وآله لا تغدروا ولا تغلوا ولا تمثلوا ولا تقطعوا شجرة الا ان تضطروا اليها ولا تقتلوا شيخا فانيا ولا صبيا ولا امرأة وايما رجل من ادنى المسلمين او افضلهم نظر الى احد من المشركين فهو جار حتى يسمع كلام الله فاذا سمع كلام الله عز وجل فان تبعكم فاخوكم في دينكم وان ابى فاستعينوا بالله عليه وابلغوه مامنه (ص)

یہ مضمون نمبر ۸ میں گزر چکا

باب ۸
امان دینا

عن ابي عبد الله عليه السلام قال قلت له ما معنى قول النبي صلى الله عليه وآله يسعى بذمتهم ادناهم قال لو ان جيشا من المسلمين حاصروا قوما من المشركين فاشرف رجل فقال

میں نے حضرت سے کہا کیا معنی ہیں اس قول رسول کے یسعی بذمتہم ادناہم فرمایا اگر مسلمانوں کا لشکر کسی قوم مشرک کا محاصرہ کرلے اور ایک شخص آکر کہے

اعطونی الامان حتی القی صاحبکم واناظرہ فاعطاہ ادناہم الامان وجب علی افضلہم الوفاء بہ ۔

۲ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان علیا صلوات اللہ علیہ اجاز امان عبد مملوک لاہل حصن من الحصون وقال ہو من المؤمنین (من)

۳ - قال ابو حنیفۃ عما من رجل امن رجلا علی ذمتہ ثم قتلہ الا جاء یوم القیامۃ یحمل لواء الغدر (مجہول)

۴ - عن ابی الحسن علیہ السلام قال لو ان قوما حاصروا مدینۃ فسألوہم الامان فقالوا لا فظنوا انہم قالوا نعم فنزلوا الیہم کانوا امنین (مجہول)

۵ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال قرأت فی کتاب لعلی علیہ السلام ان رسول اللہ صلعم کتب کتابا بین المہاجرین والانصار ومن لحق بہم من اہل یثرب ان کل غازیۃ غزت بما یعقب بعضہا بعضا بالمعروف والقسط بین المسلمین فانہ لا یجوز الحرب الا باذن اہلہا وان الجار کالنفس غیر مضار ولا اثم وحرمۃ الجار علی الجار کحرمۃ امہ وابیہ لا یسالم مومن دون مومن فی قتال فی سبیل اللہ الا علی عدل وسواء (ض)

باب ۹ (بغیر عنوان)

۶ قال ابو عبداللہ علیہ السلام کان ابی یقول ان للحرب حکمین اذا کانت الحرب قائمۃ لم تضع اوزارہا ولم یثخن اہلہا فکل اسیر اخذ فی تلک الحال فان الامام فیہ بالخیار ان شاء ضرب عنقہ وان شاء قطع یدہ ورجلہ من خلاف بغیر حسم وترکہ یتشحط فی دمہ حتی یموت وہو قول اللہ عزوجل انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا

مجھے امان دو اور اپنے صاحب سے ملا دو میں اس سے بات چیت کرونگا پس اگر ادنیٰ مسلمان اس کو امان دیدے تو ان کے افضل کو یہ معاہدہ پورا کرنا چاہیے۔

فرمایا حضرت نے کہ علی علیہ السلام جائز جانتے تھے جو ایک غلام کسی قلعہ میں محصورین کو دیدیتا تھا فرماتے تھے یہ غلام بھی مومنوں میں سے ہے۔

فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے جو کوئی امان دینے کے بعد کسی کو قتل کرے گا تو روز قیامت وہ غدر کا جھنڈا اٹھائے ہوگا

فرمایا اگر کسی قوم کا محاصرہ کر لیا ہو اور وہ امان چاہیں اور مسلمان کہیں نہیں اور وہ سمجھیں ہاں تو وہ امان یافتہ ہونگے

فرمایا میں نے حضرت علی کی کسی تحریر میں یہ پڑھا ہے کہ رسول اللہ نے ایک تحریر لکھی مہاجرین و انصار اور جو مدینہ والے ان سے الحاق رکھتے تھے کے درمیان کہ اگر کوئی گروہ غازیوں کا لڑنے جائے تو ایک ٹکڑی جو دوسری ٹکڑی کے بعد بھیجی جائے ان کے درمیان عدل و انصاف کو کام میں لایا جائے یعنی بار بار ایک ہی دستہ کو نہ بھیجا جائے اور بغیر سردار کے حرب جائز نہیں اور یہ کہ پڑوسی مثل اپنے نفس کے ہے اسے نقصان نہ پہنچایا جائے۔ پڑوسی کی حرمت ماں باپ کی حرمت کی طرح ہے۔ قتال میں مومن مومن کے ساتھ عدل اور برابری کا برتاؤ کرے

حضرت نے فرمایا کہ جنگ میں دو حکم ہوتے ہیں۔ جب لڑائی کا سلسلہ جاری ہو اور اس حالت میں قیدی پکڑے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے انکی گردن مار دے اور چاہے تو اس کا ایک ہاتھ اور پیر اس طرح کٹوا دے کہ داہنا ہاتھ تو بایاں پاؤں مگر جڑ سے نہیں اور اسے خون میں تڑپتا چھوڑ دے یہاں تک کہ وہ مر جائے۔ اللہ فرماتا ہے جو اللہ اور اس کے رسول سے لڑتے ہیں اور روئے زمین پر فساد برپا کرتے ہیں تو انکو قتل کیا جائے یا سولی دی جائے

ایدیہم وارجلہم من خلاف اوینفوا من الارض
لہم خزی فی الدنیا ولہم فی الاخرۃ عذاب عظیم ۔ الاتری
لخمس الذی خیر اللہ الامام علی شئی واحد وھو الکفر
بل ھو علی اشیاء مختلفۃ فقلت لابی عبداللہ علیہ السلام
اللہ عزوجل او ینفوا من الارض قال ذلک الطلب
یطلبہ الخیل حتی یھرب فان اخذتہ الخیل حکم علیہ ببعض
الاحکام التی وصفت لک والحکم الاخر اذا وضعت الحرب
اوزارھا واثخن اھلھا فکل اسیر اخذ علی تلک الحال
فی ایدیہم فالامام فیہ بالخیار ان شاء من علیہم
ارسلہم وان شاء فاداھم انفسہم وان شاء استعبدھم
فصاروا عبیداً ۔ (ض)

ل سئلت اباعبداللہ علیہ السلام عن الطائفتین
المومنین احدھما باغیۃ والاخری عادلۃ فھزمت العادلۃ
الباغیۃ فقال لیس لاھل العدل ان یتبعوا مدبراً و
لا یقتلوا اسیراً ولا یجھزوا علی جریح وھذا اذا لم یبق
من اھل البغی احد ولم یکن لہم فئۃ یرجعون الیہا فاذا کان
لہم فئۃ یرجعون الیہا فان اسیرھم یقتل ومدبرھم یتبع
وجریحہم یجھز (ض)

قال قلت لعلی بن الحسین علیہما السلام ان علیاً علیہ السلام
علیہ سار فی اھل القبلۃ بخلاف سیرۃ رسول اللہ ص
فی اھل الشرک قال فغضب ثم جلس ثم قال سار واللہ فیہم
بسیرۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ یوم الفتح ان علیاً
علیہ السلام کتب الی مالک وھو علی مقدمتہ یوم
البصرۃ بان لا یطعن فی غیر مقبل ولا یقتل مدبراً ولا یجیز
علی جریح ومن اغلق بابہ فھو آمن فاخذ الکتاب فوضعہ
بین یدیہ علی القربوس من قبل ان یقرأہ ثم قال اقتلوا
فقتلہم حتی ادخلہم سکک البصرۃ ثم فتح الکتاب فقرأہ

اور ان کے ہاتھ پیر الٹ پلٹ کاٹے جائیں (ایک طرف کا ہاتھ دوسری طرف کا پیر) یا ان کو جلا وطن کیا جائے یہ ان کے لئے دنیا و آخرت میں رسوائی اور سخت عذاب ہے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ جس شے واحد پر امام کو اختیار دیا گیا ہے وہ کفر ہے وہ اختیار اشیائے مختلفہ پر نہیں۔ میں نے حضرت سے کہا او ینفوا من الارض کا کیا مقصد ہے۔ فرمایا یہ کہ لشکر اسلام ان کو تلاش کرے تاکہ وہ بھاگ کھڑے ہوں اور اگر لشکر کے ہاتھ آجائیں تو ان پر ان بعض احکام کو نافذ کرے جن کا ذکر میں نے تم سے کیا۔ دوسرا حکم یہ ہے کہ جب لڑائی رک جائے اور لڑنے والے تھک جائیں تو جو لوگ اس حالت میں قید کئے جائیں تو امام کو اختیار ہے چاہے احسان رکھکر چھوڑ دے چاہے فدیہ لے لے چاہے ان کو غلام بنالے۔

میں نے کہا مومنین کے دو گروہ لڑے ہیں ان میں ایک باغی ہے دوسرا عادل عادل نے باغی کو شکست دی فرمایا اہل عدل کو نہیں چاہیے کہ بھاگنے والوں کا پیچھا کریں یا قیدیوں کو قتل کریں یا زخمیوں کو ستائیں لیکن یہ اس صورت میں ہوگا جب باغیوں میں سے کوئی میدان جنگ میں باقی نہ رہا ہو اور ایسا کوئی دستہ موجود نہ ہو کہ پلٹ آئے اگر ان کا گروہ ہو اور وہ لوٹ آئے تو ان کے قیدیوں کو قتل کردیا جائے اور بھاگنے والوں کا پیچھا کیا جائے اور زخمیوں پر سختی کی جائے۔

میں نے حضرت علی بن الحسین سے کہا کہ حضرت علی نے اہل قبلہ کے ساتھ خلاف سیرت رسول کیا جو آنحضرت مشرکین کے ساتھ کرتے تھے یہ سنکر حضرت کو غصہ آگیا آپ بیٹھ گئے اور فرمایا واللہ حضرت علی نے سیرت رسول پر عمل کیا جس کا ظہور یوم فتح رسول اللہ سے ہوا تھا۔ حضرت علی نے یوم بصرہ مالک کو جو مقدمۃ الجیش میں تھے لکھا جو سامنے نہ آئے اور پیٹھ پھیرلے اس کو نیزہ نہ مارنا۔ زخمی کو قتل نہ کرنا جو دروازہ بند کرلے اسے امان دینا آپ نے وہ تحریر اپنے سامنے قربوس زین پر رکھی پڑھنے سے پہلے پھر فرمایا اب مقاتلہ کرو پس اہل جمل کا قتل شروع ہوا بصرہ کے کوچوں میں پھر اس تحریر کو کھولا اور پڑھا۔

ثم امر منادیا فنادی بما فی الکتاب (ض)

۴ - سمعت اباعبداللہ علیہ السلام یقول لسیرۃ علی علیہ السلام فی اھل البصرۃ کانت خیرا لشیعتہ مما طلعت علیہ الشمس انہ علم ان للقوم دولۃ فلو سباھم لسبیت شیعتہ قلت فاخبرنی عن القائم صلوات اللہ علیہ یسیر بسیرتہ قال لا ان علیا صلوات اللہ علیہ سار فیھم بالمن للعلم من دولتھم وان القائم صلوات اللہ علیہ یسیر فیھم بخلاف تلک السیرۃ لانہ لا دولۃ لھم (مجہول)

۵ - قال لما ھزم الناس یوم الجمل قال امیر المومنین علیہ السلام لا تتبعوا مولیا ولا تجیزوا علی جریح ومن اغلق بابا فھو آمن فلما کان یوم صفین قتل المقبل والمدبر واجاز علی الجریح فقال ابان بن تغلب لعبداللہ بن شریک ھذہ سیرتان مختلفتان فقال ان اھل الجمل قتل طلحۃ والزبیر وان معاویۃ کان قائما بعینہ وکان قائدھم (مجہول)

پھر منادی سے کہا جو کچھ اس کتاب میں ہے اس کی منادی کردے

میں نے حضرت سے سنا سیرت علی علیہ السلام کے متعلق اہل بصرہ میں جو ان کے شیعوں کے لئے بہتر چیز ہے جب تک سورج طلوع ہو آپ کو یہ علم تھا کہ قوم کے پاس دولت ہے اگر ان کو قید کیا جائے گا تو وہ آپ کے شیعوں کو قید کرلیں گے۔ میں نے کہا قائم آل محمد کی سیرت بھی ایسی ہی ہوگی فرمایا نہیں حضرت علی علیہ السلام نے ان پر احسان کیا قیدی نہ بنایا ان کی دولت کو جانتے ہوئے اور قائم آل محمد کا عمل اس کے خلاف اس لئے ہوگا کہ اس وقت میں کسی اور کی حکومت نہ ہوگی

یوم جمل جب لوگوں کو شکست ہوئی تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا بھاگنے والوں کے پیچھے نہ جاؤ زخمیوں کو قتل نہ کرو اور جو دروازہ بند کر لے اسے امان دو لیکن جنگ صفین میں آپ نے اس کے خلاف کیا ابان بن تغلب نے بیان کیا کہ عبداللہ بن شریک نے کہا یہ تو دو مختلف سیرتیں ہوئیں حضرت نے فرمایا اہل جمل نے طلحہ و زبیر کو (جو اس جنگ کے بانی تھے) قتل کیا لیکن معاویہ بدستور اپنی گمراہی پر رہا اور لشکر کی قیادت کرتا رہا

باب

(بلا عنوان)

۱ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان یقول من فر من رجلین فی القتال من الزحف فقد فر ومن فر من ثلاثۃ فی القتال من الزحف فلم یفر (ض)

فرمایا جو کوئی وقت قتال دو شخصوں کے مقابلہ سے بھاگے وہ مفرور سمجھا جائے گا اور جو تین کے مقابلہ سے گریز کرے وہ مفرور نہ سمجھا جائے گا

۲ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال لما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ببراءۃ مع علی علیہ السلام بعث معہ اناسا وقال رسول اللہ صلعم من استاسر من غیر جراحۃ مثقلۃ فلیس منا (ض)

رسول اللہ جب حضرت علی علیہ السلام کو چند لوگوں کے ساتھ سورۂ برائت کی تبلیغ کو بھیجا تو فرمایا جو کوئی بڑا بھاری زخم کھائے قید ہو جائے وہ ہم میں سے نہیں

۳ - عن ابی عبداللہ علیہ السلام ان امیر المومنین علیہ السلام قال من استاسر من غیر جراحۃ مثقلۃ فلا یفدی

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے جو بغیر زخم کاری کھائے گرفتار ہو جائے اس کا فدیہ نہیں دیا جائے گا۔

بیت المال ولکن یفدی من ماله ان احب اهله (ض)

بیت المال سے بلکہ دیا جائے گا اس کے مال سے اگر اس کے اہل چاہیں دیں

باب ۱۲
طلب المبارزت

عن ابی عبد الله علیه السلام قال سئل عن المبارزة
بین الصفین بعد اذن الامام علیه السلام قال لا باس
ولکن لا یطلب الا باذن الامام (ض)

عن ابی عبد الله علیه السلام قال دعا رجل بعض بنی ہاشم
الی البراز فابی ان یبارزه فقال له امیر المؤمنین ع
ما منعک ان تبارزه قال کان فارس العرب وخشیت
ان یغلبنی فقال له امیر المؤمنین علیه السلام فانه
بغی علیک ولو بارزته لغلبته ولو بغی جبل علی جبل لهدّ
الباغی وقال ابو عبد الله علیه السلام ان الحسین بن علی
علیهما السلام دعا رجلا الی المبارزة فعلم به امیر المؤمنین ع
فقال لئن عدت الی مثل هذا لاعاقبنک ولئن دعاک احد
الی مثلها فلم تجبه لاعاقبنک اما علمت انه بغی (ض)

پوچھا جب دونوں صفیں مقابل ہوں تو بعد اذن امام دشمن کو لڑنے کے لئے بلایا جائے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر بے اذن امام ایسا نہ کرے۔

فرمایا حضرت نے کہ بنی ہاشم میں سے ایک شخص کو دشمن نے مقابلہ کے لئے بلایا اس نے انکار کر دیا حضرت علی نے اس سے پوچھا تو اس سے لڑنے کیوں نہ گیا اس نے کہا وہ عرب کا شہسوار ہے اگر میں اس سے لڑتا تو وہ مجھے پچھاڑ دیتا حضرت نے فرمایا اس نے تجھ پر بغاوت کی اگر تو اس سے لڑتا تو غالب آ جاتا۔ اگر پہاڑ پہاڑ پر بغاوت کرے گا تو وہ بھی گر جائے گا حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام حسین علیہ السلام نے ایک شخص کو مبارزت کے لئے بلایا حضرت علی کو علم ہوا تو فرمایا اگر پھر ایسا کیا تو سزا دوں گا اور اگر کوئی تم کو مقابلہ کو بلائے اور تم نہ جاؤ گے تو بھی میں تم کو سزا دوں گا کیا تم نہیں جانتے کہ وہ بغاوت کر رہا ہے۔

باب ۱۳
قیدی پر مہربانی کرنا اور کھانا دینا

عن علی بن الحسین علیه السلام قال اذا اخذت اسیرا
فعجز عن المشی ولیس معک محمل فارسله ولا تقتله فانک
لا تدری ما حکم الامام فیه قال وقال الاسیر اذا اسلم

فرمایا حضرت نے جب تم کسی کو قیدی بناؤ اور وہ چلنے سے عاجز ہو اور سواری تمہارے ساتھ نہ ہو تو اسے چھوڑ دو قتل نہ کرو کیونکہ تم نہیں جانتے کہ حکم امام کیا ہے اور یہ بھی فرمایا اگر وہ مسلمان ہو جائے

فقد حقن دمه و صار فیئاً (ض)

۲ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال طعام الاسیر حق علی من اسرہ وان کان یراد من الغد قتلہ فانہ ینبغی ان یطعم و یسقی و یرفق بہ کافراً کان او غیرہ (حسن)

۳ - عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال الاسیر طعامہ علی من اسرہ حق علیہ وان کان کافراً یقتل من غد فانہ ینبغی لہ ان یبرّہ فیہ و یطعمہ و یسقیہ (ض)

۴ - قال ابو عبد اللہ علیہ السلام فی طعام الاسیر فقال الطعام علی من اسرہ ان کان یرید قتلہ من الغد فانہ ینبغی ان یطعم و یسقی و یظل و یرفق بہ کافراً کان او غیرہ

تو اس کا خون محفوظ ہو گیا اور مال غنیمت میں شریک ہو گیا

فرمایا قیدی کو کھانا دینا حق ہے اس پر جس نے اسے قید کیا ہے اگرچہ صبح کو اس کے قتل کا ارادہ ہو تو بھی اسے کھلائے پلائے اور مہربانی سے پیش آئے چاہے کافر ہی کیوں نہ ہو

مضمون وہی ہے جو اوپر ہے

باب ۱۴۱

کافر کو قتل سے پہلے دعوت اسلام دینا

۱ - قال دخل رجال من قریش علی علی بن الحسین علیہ السلام فسألوہ کیف الدعوۃ الی الدین قال تقول بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ادعوک الی اللہ عز و جل والی دینہ و جماعہ امران احدھما معرفۃ اللہ عز و جل والاخر العمل برضوانہ وان معرفۃ اللہ عز و جل ان یعرف بالوحدانیۃ والرأفۃ والرحمۃ والعزۃ و العلم والقدرۃ والعلو علی کل شیء وانہ النافع الضار القاھر لکل شیء الذی لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار وھو اللطیف الخبیر وان محمداً عبدہ و رسولہ وان ما جاء بہ ھو الحق من عند اللہ عز و جل وما سواہ ھو الباطل فاذا اجابوا الی ذلک فلھم ما للمسلمین وعلیھم ما علی المسلمین الخ

قریش کے کچھ لوگ حضرت علی بن الحسین کے پاس آئے اور پوچھنے لگے کسی کو مسلمان کیسے بنایا جائے فرمایا کہو بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں تجھ کو دعوت دیتا ہوں اللہ کی طرف اور اس کے دین اور جماعت کی طرف دو امر ہیں ایک اللہ کی معرفت دوسرے اس کی رضا کا عمل اور خدا کی معرفت یہ ہے کہ اس کی وحدانیت رافت رحمت عزت علم قدرت اور ہر شے پر برتری کو مانا جائے اور یہ کہ وہ نفع دینے والا نقصان دینے والا اور ہر شے کو دبانے والا ہے آنکھیں اس کا ادراک نہیں کرتیں اور وہ ہر شے کو دیکھتا ہے اور وہ لطیف و خبیر ہے اور محمد اس کے عبد و رسول ہیں جو کچھ وہ لائے وہ حق ہے اس کے سوا جو ہے وہ باطل۔ جب وہ ان باتوں کو مان لیں تو ان کے وہی حقوق ہیں جو مسلمانوں کے اور ان کے وہی فرائض ہیں جو واجب مسلمانوں کے ہیں

عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال قال امیر المومنین
علیہ السلام لما وجہنی رسول اللہ صلعم الی الیمن قال یا علی
لا تقاتلن احداً حتی تدعوہ الی الاسلام وایم اللہ لان یہدی
اللہ عز وجل علی یدیک رجلاً خیر لک مما طلعت علیہ الشمس
وغربت ولک ولاؤہ (ض)

فرمایا امیر المومنین علیہ السلام نے کہ جب رسول اللہ نے یمن کی طرف
بھیجا تو فرمایا اے علی کسی کو دعوت اسلام دیے بغیر قتل نہ کرنا
قسم خدا کی اگر ایک بھی تمہارے ہاتھ سے مسلمان ہو گیا تو یہ تمہارے
لیے بڑا ہی بہتر ہے ہر اس چیز سے جس پر سورج چمکے یا غروب ہو

باب ۵
نصائح امیر المومنین ع وقت قتال

ا۔ قال ان امیر المومنین علیہ السلام کان اذا حضر
الحرب یوصی للمسلمین بکلمات فیقول تعاہدوا الصلوٰۃ
وحافظوا علیہا واستکثروا منہا وتقربوا بہا فانہا
کانت علی المومنین کتاباً موقوتاً وقد علم ذلک الکفار حین
سئلوا ما سلککم فی سقر قالوا لم نک من المصلین
وقد عرف حقہا من طرقہا واکرم بہا المومنین الذین
لا یشغلہم عنہا زین متاع ولا قرۃ عین من مال ولا
ولد یقول اللہ عز وجل لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر
اللہ واقام الصلوٰۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
منصباً لنفسہ بعد البشری لہ بالجنۃ من ربہ فقال عز وجل
وامر اہلک بالصلوٰۃ واصطبر علیہا الآیۃ فکان یامر بہا
اہلہ ویصبر علیہا نفسہ ثم ان الزکوٰۃ جعلت مع الصلوٰۃ
قرباناً لاہل الاسلام علی اہل الاسلام ومن لم یعطہا طیب
النفس بہا یرجو بہا من الثمن ما ہو افضل منہا فانہ جاہل
بالسنۃ مغبون الاجر ضال العمر طویل الندم بترک امر اللہ

امیر المومنین علیہ السلام جب میدان جنگ میں ہوتے تو نصیحتاً چند
باتیں کہتے فرمایا نماز کو ادا کرو اور قضا ہونے سے اس کو بچاؤ اور زیادہ
نمازیں پڑھو اور اس کے ذریعہ سے قربت حاصل کرو۔ نماز
وقتوں کی تعیین کے ساتھ مومنین پر فرض کی گئی ہے اور کفار
اس کو جب سمجھیں گے جب ان سے پوچھیں گے دوزخ کی طرف تمہیں
کیا چیز لے چلی وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے
اور شناس کے طریقوں کو پہچانو اور اس کا اکرام کیا ان مومنوں نے
جن کو نماز سے بے پرواہ نہ بنایا متاع دنیا کی زینت نے اور نہ
تجارت نے اور ذکر خدا سے غافل بنایا اور نہ بیع نے انہوں نے ہر حالت
میں نماز ادا کی اور جب رسول اللہ کو ان کے رب نے بشارت جنت دی
تو وہ نماز کے لیے اپنے نفس کو تعب میں ڈالتے اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے اہل
کو نماز کا حکم دو اور اس پر صبر کرو لوگ تو حضرت نے اپنے اہل کو اس
کا حکم دیا اور اس کی تکلیف پر اپنے نفس کو صابر بنایا پھر نماز کے ساتھ زکوٰۃ
کو رکھا اور قربانی کو اہل اسلام کی طرف سے اہل اسلام کے لیے
پس جو خوشی سے ایسا نہ کرے اور قربانی کی قیمت دنیا سے افضل نہ سمجھے وہ سنت
سے جاہل ہے محروم اجر ہے اس کی عمر برباد ہے اللہ کے امر کو
ترک کرنے کے طویل ندامت اٹھانے والا ہے

والرغبة عما عليه صالحو عباد الله بقول الله عزوجل ومن يتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى من الامانة فقد خسرت ليس من اهلها وضل عمله عرضت على السموات المبنية والارض المهاد والجبال المنصوبة فلا اطول ولا عرض ولا اعلى ولا اعظم لو امتنعت من طول او عرض او عظم او قوة او عزة امتنعن ولكن اشفقن من العقوبة

ثم ان الجهاد اشرف الاعمال بعد الاسلام وهو قوام الدين والاجر فيه عظيم مع العزة والمنعة وهو الكرة فيه الحسنات والبشرى بالجنة بعد الشهادة وبالرزق غداً عند الرب والكرامة يقول الله عزوجل ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله امواتا

ثم ان الرعب والخوف من جهاد المستحق للجهاد والمتوازرين على الضلال ضلال في الدين وسلب للدنيا مع الذل والصغار وفيه استيجاب النار بالفرار من الزحف عند حضرة القتال

يقول الله عزوجل يا ايها الذين آمنوا اذا لقيتم الذين كفروا زحفا فلا تولوهم الادبار فحافظوا على امر الله في هذه المواطن التي الصبر عليها كرم وسعادة ونجاة في الدنيا والآخرة من فظيع الهول والمخافة فان الله عزوجل لا يعبأ بما العباد مقترفون ليلهم ونهارهم لطف به علما وكل ذلك في كتاب لا يضل ربي ولا ينسى

فاصبروا وصابروا واسئلوا النصر ووطنوا انفسكم على القتال واتقوا الله عزوجل فان الله مع الذين اتقوا

اور اس سے نفرت کرے۔ اے بندگان خدا صالحین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مومنین کے راستہ کے خلاف کوئی دوسرا راستہ اختیار کرے گا تو اس کو امانت (ولایت اہلبیت) سے روگردانی کی سزا دی جائے گی اور وہ نقصان میں رہے گا اور اس کا عمل ضایع جائے گا یہ امانت پیش کی گئی آسمانوں کی بنا ڈالنے پر زمین کے فرش پر بلند پہاڑوں پر ان سے زیادہ نہ کوئی طویل ہے نہ عریض نہ اعلیٰ نہ اعظم اگر یہ سب تو طول و عرض و عظمت اور قوت و عزت کی بنا پر منع کر دیتے لیکن وہ سزا سے ڈر گئے اور اس نے منع کیا

جہاد اشرف اعمال ہے بعد اسلام اور اسی سے دین قائم ہے اور اس کا اجر عظیم ہے عزت ہے سربلندی ہے اور وہ حملہ کرنا ہے دشمن پر جس میں حسنات ہیں اور جنت کی بشارت ہے بعد شہادت اور مرنے کے بعد اللہ کی طرف سے رزق ہے اور بزرگی ہے جیسا کہ فرماتا ہے جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ان کو مردہ نہ سمجھو جو لوگ جہاد کرنے کے مستحق ہیں اور حق پر ضلالت تہائی ہوتے ہیں ان سے لڑنے میں خوف کرنا دین سے گمراہی ہے اور دنیا کو حاصل کرنا ذلت و حقارت سے ہے اور قتال کے وقت اپنے لشکر سے فرار دوزخ کو اپنی طرف بلاتا ہے

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب تم لشکر کفار کے سامنے ہو تو پیٹھ پھیر کر بھاگنا نہیں ان مواقع پر احکام الٰہی کی حفاظت کرو۔ ان مواقع پر صبر سے کام لینا بزرگی نفس ہے سعادت ہے اور نجات ہے دنیا و آخرت میں اور بچاؤ ہے روز قیامت کے خوف سے اور اللہ پرواہ نہیں کرتا لوگوں کے متفرق ہونے کی دن میں یا رات میں اور وہ ان سے علم سے جانتا ہے اور یہ سب اس کی کتاب (لوح محفوظ) میں ہے وہ نہ بہکتا ہے نہ بھولتا ہے

پس صبر سے کام لو اور اللہ سے نصرت کے طالب ہو اور آمادہ کرو اپنے نفسوں کو قتال کے لئے اللہ سے ڈرو اور اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں۔

یہ ہم محشون

ث یزید بن اسحق عن ابی صادق قال سمعت علیاً
س الناس فی ثلثة مواطن الجمل والصفین و یوم النہر
زل عباد الله اتقوا الله و غضوا الابصار و اخفضوا
صوات و اقلوا الکلام و وطنوا انفسکم علی المنازلة
لة و المبارزة و المناضلة و المنابذة و المعانقة
دمة و اثبتوا و اذکروا الله کثیرا لعلکم تفلحون
ساه عو تتفشلوا و تذھب ریحکم و اصبروا ان
مع الصابرین - (۵)

روایة ان امیر المومنین یامر فی کل موطن لقینا فیه عدونا
لا تقاتلوا القوم حتی یبدؤکم فانکم بحمد الله علی حجة و ترککم
حتی یبدؤکم حجة اخری فاذا ھزمتموھم فلا تقتلوا مدبرا
تجھزوا علی جریح ولا تکشفوا عورة ولا تمثلوا بقتیل

حدیث مالک بن اعین قال حرض امیر المومنین علیه السلام
بصفین فقال ان الله عزوجل دلکم علی تجارة تنجیکم
عذاب الیم و تشفی بکم علی الخیر الایمان بالله والجہاد
سبیل الله وجعل ثوابه مغفرة للذنب و مساکن طیبة
ت عدن
عزوجل ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله
کانهم بنیان مرصوص فسووا صفوفکم کالبنیان المرصوص
الدارع واخروا الحاسر

علی النواجذ فانه انبأ للسیوف عن الهام والتووا
اطراف الرماح فانه امور للاسنة

اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو احسان کرنے والے ہیں

اور یزید ابن اسحاق کا بیان ہے کہ حضرت علی نے تین موقعوں پر لوگوں کو جنگ کے لئے ابھارا یوم جمل - یوم صفین اور یوم نہروان فرمایا۔ اے اللہ کے بندو اللہ سے ڈرو آنکھیں نیچی کرو آوازوں کو دھیما کرو بات کم کرو اور اپنے نفسوں کو آمادہ کرو میدان میں اترنے کے لئے اور مجادلہ اور مبارزت کے لئے اور نیزہ بازی - جو شمشیر کھانے ایک دوسرے سے گتھ جانے اور دانتوں سے کاٹنے کے لئے۔ ثابت قدم رہو اور اللہ کو زیادہ یاد کرو تاکہ کامیاب ہو۔ آپس میں جھگڑا نہ کرو ورنہ کمزور پڑ جاؤ گے اور تمہاری ہوا خیزی ہو جائے گی اور صبر کرو اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔

جب دشمن سے مڈبھیڑ ہوتی تو حضرت علی اپنے لشکر والوں سے کہتے جب تک دشمن ابتدا جنگ نہ کرے اس سے لڑنا مت تم بحمد اللہ دلیل پر ہو تم کو ان پر فتح ہوگی یہ حق پر ہونے کی دوسری دلیل ہوگی جب دشمن کو شکست دیدو تو بھاگنے والے کو قتل نہ کرنا اور نہ زخمی اور کسی کی شرمگاہ نہ کھولنا اور کسی مقتول کو مثلہ نہ کرنا

مالک بن اعین نے بیان کیا کہ امیر المومنین نے یوم صفین لوگوں کو یوں ترغیب جنگ دی اللہ نے تم کو ایک ایسی تجارت کی طرف رہنمائی کی ہے جو تم کو دردناک عذاب سے نجات دلانے والی ہے اور تمکو ایسے امر خیر کی طرف بلایا ہے جو ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ ہے اور اس کا ثواب رکھا ہے گناہ کا بخشنا اور جنت عدن میں پاک مقامات کا دینا - اور اللہ نے فرمایا ہے اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح میدان جنگ میں ثابت قدم رہتے ہیں اپنی صفوں کو درست کرو اس طرح گویا وہ سیسہ پلائی ہوئی دیواریں ہیں پہلے زرہ پوشوں پر حملہ کرو پھر بغیر خود و زرہ والوں پر دانتوں پر دانت رکھو کہ اس سے اعصاب سخت ہو جانے کی وجہ تلوار سر سے اچٹ جاتی ہے اور گھماؤ ہے کو نیزوں کی اطراف سے کہ اس سے تم بچے رہو گے انکی بھالوں سے

وغضوا الابصار فانه اربط للجأش واسکن للقلوب وامیتوا الاصوات فانه اطرد للفشل واولیٰ بالوقار ولا تمیلوا برایاتکم ولا تزیلوها ولا تجعلوها الا مع شجعانکم فان المانع للذمار والصابر عند نزول الحقائق هم اهل الحفاظ

ولا تمثلوا بقتیل واذا وصلتم الیٰ رحال القوم فلا تهتکوا سترا ولا تدخلوا دارا ولا تاخذوا شیئا من اموالهم الا ما وجدتم فی عسکرهم ولا تهیجوا امراة باذی وان شتمن اعراضکم وسببن امراءکم وصلحاءکم فانهن ضعاف القوی والانفس والعقول وقد کنا نؤمر بالکف عنهن وهن مشرکات

وان کان الرجل لیتناول المراة فیعیر بها وعقبه من بعده واعلموا ان اهل الحفاظ هم الذین یحفون برایاتکم ویکتنفونها ویصیرون حفافیها ووراءها وامامها ولا یضیعونها ولا یتاخرون عنها فیسلموها ولا یتقدمون علیها فیفردوها رحم الله امرءا واسیٰ اخاه بنفسه ولم یکل قرنه الیٰ اخیه

قال الله عز وجل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لا تمتعون الا قلیلا وایم الله لئن فررتم من سیوف العاجلة لا تسلمون من سیوف الآجلة فاستعینوا بالصبر والصدق فانما ینزل النصر بعد الصبر فجاهدوا فی الله حق جهاده ولا قوة الا بالله

اور آنکھیں جھکائے رہو کہ اس سے دل کا جوش باقی رہے گا اور دل کو سکون حاصل ہوگا اور اپنی آوازیں پست رکھو کہ اس سے جسم کمزور پڑنے سے بچے گا اور وقار قائم کرنے کے لئے یہ بہتر طریقہ ہے اور اپنے رایات کو جھکاؤ نہیں اور ہٹاؤ نہیں اور جو تم میں زیادہ بہادر ہوں ان کو دو کیونکہ کسی جگہ کو روکنے والے اور سختیوں کے نزول پر صبر کرنے والے وہی ہوتے ہیں جو محافظ ہوں اور کسی مقتول کو مثلہ نہ کرنا اور جب تم کسی قوم کے لوگوں سے جنگ کرو تو ان کا ستر عورت نہ کھولو اور نہ کسی کے گھر میں داخل ہو اور نہ ان کے اموال سے کوئی شے لو مگر جو لشکرگاہ میں پڑی رہ جائے۔ اور کسی عورت کو غصہ میں نہ لاؤ اور وہ اگر تمہیں گالیاں دیں تمہاری آبرو ریزی کریں تمہارے امراء کو تمہارے صلحا کو برا بھلا کہیں کیونکہ وہ قوتوں میں نفس میں اور عقلوں میں کمزور ہیں ہم ان کے ستانے سے باز رہو اگرچہ وہ مشرکہ ہوں اگر کوئی شخص کسی عورت کو مارے اور اسے عیب لگائے اور اس کے لشکر کے محافظ ہر طرف اسے ڈھونڈتے آجاتے تو جانتے کہ وہ عورت انہیں سپرد کر دی جائے اور اسے تنہا نہ چھوڑ دیں اللہ رحم کرے اس پر جو اپنے بھائی سے ہمدردی کرے اور تنہا شیک اپنے بھائی کے نہیں مارتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے موت سے بھاگنا مفید نہ ہوگا اور نہ قتل سے بھاگنا اس دنیا میں بجز چند دن آرام پاؤ گے۔ قسم خدا کی اگر تم اس دنیا کی تلواروں سے بھاگو گے تو آخرت کی تلواروں سے نہ بچ سکو گے پس صبر اور صدق سے مدد چاہو اس کے بعد ہی اللہ کی نصرت آئے گی اور اللہ کی راہ میں جہاد کرو اور نہیں ہے قوت مگر اللہ سے۔

[illegible]۔ عن ابی عبد الله علیه السلام قال سألته عن رجل لقیه العدو واصاب منه مالا ومتاعا ثم ان المسلمین اصابوا ذلک کیف یصنع بمتاع الرجل فقال ان کانوا اصابوه قبل ان یحوزوا متاع الرجل رد علیه وان کان اصابوه بعد ما حازوه فهو فیء للمسلمین فهو احق بالشفعة

تمہیں ایک شخص نے جنگ کی دشمن سے اور اسے اس سے مال و متاع ملا اس کے بعد مسلمان اور آگئے تو کیا صورت ہوگی فرمایا اگر اس کے بیچنے جمع کیا ہے تو اسی کو ملے گا اور اگر قبضہ کیا ان لوگوں نے جمع کیا تو ان مسلمانوں کا ہے لیکن وہ زیادہ حقدار

باب ۱۶
مسلمان کو دار حرب میں رکنا جائز نہیں

۱- عن ابي عبد الله عليه السلام قال بعث رسول الله ص جيشا الى خثعم فلما غشيهم استعصموا بالسجود فقتل بعضهم فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وآله فقال اعطوا الورثة نصف العقل بصلاتهم وقال النبي صلعم الا اني بريء من كل مسلم نزل مع مشرك في دار الحرب

حضرت نے ایک لشکر بھیجا خثعم کی طرف جب مڈبھیڑ ہوئی تو پناہ چاہی مسلمانوں نے سجدوں سے نتیجہ میں کچھ لوگ مارے گئے جب رسول اللہ کو خبر ہوئی تو فرمایا انکی نمازوں کے صلہ میں نصف دیت دیدو اور فرمایا میں بری ہوں ہر اس مسلمان سے جو دار حرب میں کسی مشرک کے ساتھ اترے

باب ۱۷
تقسیم مال غنیمت

۱- قال قلت لابي عبد الله عليه السلام السرية يبعثها الامام فيصيبون الغنائم كيف تقسم قال ان قاتلوا عليها مع امير امره الامام عليهم اخرج منها الخمس لله وللرسول وقسم بينهم ثلثة اخماس وان لم يكونوا قاتلوا عليها المشركين كان كل ما غنموا للامام يجعله حيث احب

میں نے کہا امام ایک سریہ بھیجتا ہے اور انکو مال غنیمت ملتا ہے تو اسکو کیسے تقسیم کیا جائے فرمایا اگر اس امیر کے ساتھ قتال ہوا ہے جس کو امام نے مقرر کیا تھا تو اس میں سے خمس نکالا جائے گا اللہ اور رسول کے لئے اور پانچ میں سے تین حصے لوگوں کے درمیان تقسیم کر دئے جائیں گے اور اگر بغیر لڑائی کے ملا ہے تو وہ سب مال امام کا ہوگا وہ جسے چاہے دے

۲- قلت اخبرني عن الجيش اذا غزا ارض الحرب فغنموا غنيمة ثم لحقهم جيش آخر قبل ان يخرجوا الى دار الاسلام ولم يلقوا عدوا حتى خرجوا الى دار الاسلام هل يشاركونهم فقال نعم وعن سرية كانوا في سفينة ولم يركب صاحب الفرس فرسه كيف تقسم الغنيمة بينهم فقال للفارس سهمان وللراجل سهم فقلت وان لم يركبوا ولم يقاتلوا على افراسهم فقال ارأيت لو كانوا في عسكر فتقدم الرجال فقاتلوا وغنموا كيف كان

میں نے پوچھا اگر ایک لشکر دار حرب میں لڑے اور غنیمت ہاتھ لگے تو تقسیم کیسے ہو اگر دوسرا لشکر ارض اسلام کی طرف پہنچنے سے پہلے وہاں آجائے فرمایا وہ بھی شریک ہونگے۔ میں نے کہا ایک لشکر کشتی میں جا رہا ہے اور اس میں سوار بھی ہیں مگر گھوڑوں پر سوار نہیں تو ان کے درمیان تقسیم کیسے ہوگی فرمایا گھڑسوار کے دو حصے اور پیادہ کا ایک میں نے کہا یہ کیوں جبکہ وہ سوار نہیں فرمایا تم نے غور نہیں کیا اگر وہ لشکر میں ہوتے تو پیادوں سے آگے ہوتے اور قتال کر کے مال غنیمت حاصل کرتے

يقسم بينهم اربعة اخماس للفارس سهمين وللراجل سهما وهم الذين غنموا دون الفرسان (حسن)

٣ - قال امير المومنين عليه السلام اذا كان مع الرجل افراس في الغزو لم يسهم الا لفرسين منها (مجهول)

٤ - عن ابي الحسن عليه السلام قال يؤخذ الخمس من الغنائم فيجعل لمن جعله الله عز وجل ويقسم اربعة اخماس بين من قاتل عليه وولي ذلك قال وللامام صفو المال ان يأخذ الجارية الفارهة والدابة الفارهة والثوب والمتاع مما يحب او يشتهي فذلك له قبل قسمة المال وقبل اخراج الخمس قال وليس لمن قاتل شيء من الارضين ولا ما غلبوا عليه الا ما احتوى عليه العسكر وليس للاعراب من الغنيمة شيء وان قاتلوا مع الامام لان رسول الله صلى الله عليه واله صالح الاعراب ان يدعهم في ديارهم ولا يهاجروا على انه ان دهم رسول الله صلعم من عدوه دهم ان يستفزهم فيقاتل بهم وليس لهم في الغنيمة نصيب وسنته جارية فيهم وفي غيرهم والارض التي اخذت عنوة بخيل او ركاب فهي موقوفة متروكة في يدي من يعمرها ويحييها ويقوم عليها على ما يصالحهم الوالي على قدر طاقتهم من الحق النصف والثلث والثلثين على قدر ما يكون لهم صالحا ولا يضرهم

٥ - عن ابي عبد الله عليه السلام قال سألته عن الاعراب عليهم جهاد قال لا الا ان يخاف على الاسلام فيستعان بهم قلت فلهم من الجزية شيء قال لا (ح)

٦ - عن علي عليه السلام في الرجل يأتي القوم وقد غنموا ولم يكن

تو کیسے تقسیم ہوتی ان کے درمیان کیا فارس کو دہرا اور پیادہ کو اکہرا نہ دیا جاتا۔

فرمایا اگر لشکر میں پیادوں کے ساتھ سوار ہوں تو سواروں کو حصہ دیا جائے گا

فرمایا ابوالحسن علیہ السلام نے مال غنیمت میں سے خمس نکالا جائے گا اور وہ انکو دیا جائے گا جن کا حق اللہ نے رکھا ہے پانچویں کے چار حصے ہونگے تقسیم ہونگے لڑنے والوں اور حاکم شرع (امام) کے درمیان اور امام کے لئے بہترین چیز ہوگی وہ حسین اور جوان کنیز اور جوان خوبصورت چوپایہ اور کپڑے اور دوسرا سامان لے گا جسے وہ پسند کرے اور خواہشمند ہو اور اخراج خمس سے پہلے یہ چیزیں اسکو دی جائیں گی اور لڑنے والوں کا زمین اور جس پر انھوں نے غلبہ پایا ہے کوئی حق نہیں سوائے ان چیزوں کے جو انھوں نے اپنے ہاتھو سے جمع کی ہوں اور بدو عربوں کو مال غنیمت میں سے کچھ نہ ملے گا اگرچہ وہ امام کے ساتھ شریک جنگ ہوں رسول اللہ نے ان سے ان شرائط پر صلح کی ہے کہ وہ اپنے گھروں میں رہیں اور ہجرت نہ کریں اور اگر کوئی دشمن آنحضرت پر چڑھائی کرے تو وہ اس سے لڑیں غنیمت میں ان کا کوئی حصہ نہیں اور یہ ان میں سنت جاریہ ہے اور جو زمین سواروں اور پیادوں کے زور پر دشمن سے چھینی جائے وہ موقوفہ اور متروکہ ہوگی اور اس کے قبضہ میں دی جائے گی جو اسے آباد اور سرسبز رکھے اور اس پر قائم رہے جو شرائط والی نے طے کی ہوں ان پر تقسیم انصافاً بقدر انکی طاقت کے ہو گی کسی کو نصف دی جائے گی کسی کو تہائی اور کسی کو دو تہائی۔ جیسی مصلحت ہو اور ان کے لئے باعث نقصان نہ ہو

میں نے کہا بدو عربوں پر جہاد ہے فرمایا نہیں لیکن اگر اسلام کو دشمن سے خوف ہو تو ان سے مدد لی جا سکتی ہے۔ میں نے کہا کیا ان پر کچھ جزیہ بھی ہے فرمایا نہیں۔

فرمایا اس شخص کے بارے میں جو ان لوگوں کے پاس آئے جنکے پاس مال غنیمت ہو

يشهد القتال فقال امير المؤمنين عليه السلام هولاء المحرومون وامر ان يقسم لهم (۴)

۷ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال سألته عن الغنيمة فقال يخرج منها خمس لله وخمس للرسول وما بقی قسم بين من قاتل عليه وولی ذلک (۴)

۸ - قال رسول الله صلى الله عليه وآله خرج بالنساء فی الحرب حتى يداوين الجرحى ولم يقسم لهن من الفیء شيئاً ولكنه نفلهن (موثق)

اور وہ قتال میں شریک نہ تھا فرمایا ایسے لوگ ثواب سے محروم ہیں اور حکم دیا کہ ان میں مال تقسیم کر دیا جائے

میں نے مال غنیمت کے متعلق پوچھا فرمایا اس سے خمس اللہ کا ہے اور خمس اس کے رسول کا اور باقی تقسیم کیا جائے گا لڑنے والوں اور ان کے ولی (امام) کے درمیان۔

فرمایا حضرت نے حرب میں عورتوں کا خرچ جراحت کے فنڈ سے دیا جائے گا مال غنیمت میں ان کا حصہ نہیں لیکن مجھ کچھ تبرکاً دیدیں

باب ۱۸
ارتباط الخیل

۱ - عن ابی عبد الله عليه السلام قال ان الخيل كانت وحوشاً فی بلاد العرب فصعد ابراهيم واسمعيل عليهما السلام على جبل جياد ثم صاحا الا هلا الا هلم فما بقی فرس الا اعطاهما بيده وامكن من ناصيته

۲ - قال رسول الله صلى الله عليه وآله الخيل معقود فی نواصيها الخير الى يوم القيامة

۳ - قال ابو الحسن عليه السلام من ربط فرساً عتيقاً محيت عنه ثلث سيئات فی كل يوم وكتب له احد عشر حسنة ومن ارتبط هجيناً محيت عنه سيئتان وكتب له سبع حسنات ومن ارتبط برذوناً يريد به جمالاً او قضاء حوائج او دفع عدو محيت عنه كل يوم سيئة واحدة وكتب له ست حسنات

فرمایا بلاد عرب میں گھوڑے وحشی تھے جناب ابراہیم و اسمعیل جیاد پہاڑ پر چڑھے اور دونوں نے پکارا - قریب آؤ قریب آؤ پس کوئی گھوڑا ایسا نہ رہا جس نے اپنے کو ان کے قابو میں نہ دے دیا ہو۔

فرمایا حضرت نے نیکی وابستہ ہے گھوڑوں کی پیشانیوں سے قیامت تک۔

فرمایا حضرت نے جو باندھے آزاد گھوڑے کو تو اس کے تین گناہ ہر روز محو ہوں گے اور گیارہ نیکیاں اس کے نام لکھی جائیں گی اور جو ہجین (جس کا باپ وحشی ہو اور ماں اہلی) اس کے دو گناہ محو ہوں گے اور سات نیکیاں لکھی جائیں گی اور موٹے تازہ کو باندھے اس کے حسن کی وجہ سے اور اپنی سواری اور دشمن کے دفع کرنے کے لیے ہر روز اس کے گناہ سے ایک گناہ محو ہوگا اور چھ نیکیاں لکھی جائیں گی

باب ۱۹
فضیلت شہدا

۱۔ عن ابی الحسن علیہ السلام قال سالتہ عن قول امیر المومنین علیہ السلام لالف ضربۃ بالسیف اھون من موت علی فراش قال فی سبیل اللہ

میں نے پوچھا اس قول امیر المومنین کے متعلق کہ ہزار ضرب تلوار کی آسان ہے اس موت سے جو فرش پر ہو فرمایا فی سبیل اللہ ضرب کھانا

۲۔ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ ما من قطرۃ احب الی اللہ عزوجل من قطرۃ دم فی سبیل اللہ

فرمایا رسول خدا نے جو قطرہ خون فی سبیل اللہ بہے وہ خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے

۳۔ قال ابو عبد اللہ علیہ السلام من قتل فی سبیل اللہ لم یعرفہ اللہ شیئاً من سیئاتہ

فرمایا جو راہ خدا میں قتل ہو اس کا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا

تمام شد

کتابت ۲ر فروری ۱۹۷۰ء کو ختم ہوئی
مطابق ۲۴ر ذی قعدہ ۱۳۸۹ھ